عشق محمد مذھبی ۔ و حبه ملتی ۔ وطاعته منزلی

حصه اول:۔ خزینہ تصوف

علم القرآن وتفسیر۔ فوائدوخصائل وفضائل سورہ وآیاتِ قرآنیہ۔خزینہ احادیثِ نبویہ ﷺ۔تلاشِ اسمِ اعظم پر تحقیقی دستاویز۔درود وسلام وزیارت النبی ﷺ کے طریقے۔متصوفین معہ حالات وواقعات،مراتب ومدارج اولیائے عظام معہ ملفوظات۔مُستند اورادواذکار، وظائف واشغال۔رسالہ روحی شریف (اَزحضرت سلطان العارفین سلطان الفقر شیخ باہوؒ)۔ ختمِ خواجگان۔باب الصلاۃ ومعمولات۔

حصہ دوئم:۔ خزینہ روحانیات وعملیات

اعمال وعملیات برائے قضائے حوائج۔استخارہ واستخبارہ معہ فال قرآنیہ۔قوائد عملیات۔ زکات ودعوات۔حب وبغض کے سریع الاثر اعمال وعملیات ۔عظیم المرتبت تصرفات۔مثلث خالی البطن۔تسخیرات ودعوات۔عجائب وغرائبِ بدیعہ۔ روحانی علوم وفنون۔صدری ومخزون اسرار ورموزِ مکشوفہ و مخفیہ۔تصرفاتِ روحانیہ اَزحکیم افلاطون۔آسیب وسحر کی نشاندہی وعلاجات۔نشاندہی سارق ومالِ مسروقہ۔سواقطِ حروفِ فاتحہ معہ اعمال وعملیات۔ حصولِ غناء ودستِ غیب معہ اعمال وعملیات برائے خیروبرکت۔ اسمائے عشرہ موسویؑ واسمائے اصحاب کہفؓ۔علاج الامراضِ روحانیہ وجسمانیہ۔

فرمانِ الٰہی: اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔جوایمان لائیں۔اور نیک کام کریں۔ان کے لئے وسیع مغفرت اور بہت بڑا اَجروثواب ہے۔

حدیثِ نبوی ﷺ : الشریعة اقوالی۔ والطریقة افعالی۔ والحقیقة احوالی۔المعرفة سری۔

بفیضانِ نگاہ وکرم

جناب غوث زمان محبوب عالم مخدوم پیر سید محبوب علی شاہ نوراللہ شاہ
بانوا قادری چشتی نقشبندی سہروردی شطاریؒ

☆گُلشنِ اَسرارِ محبوب☆
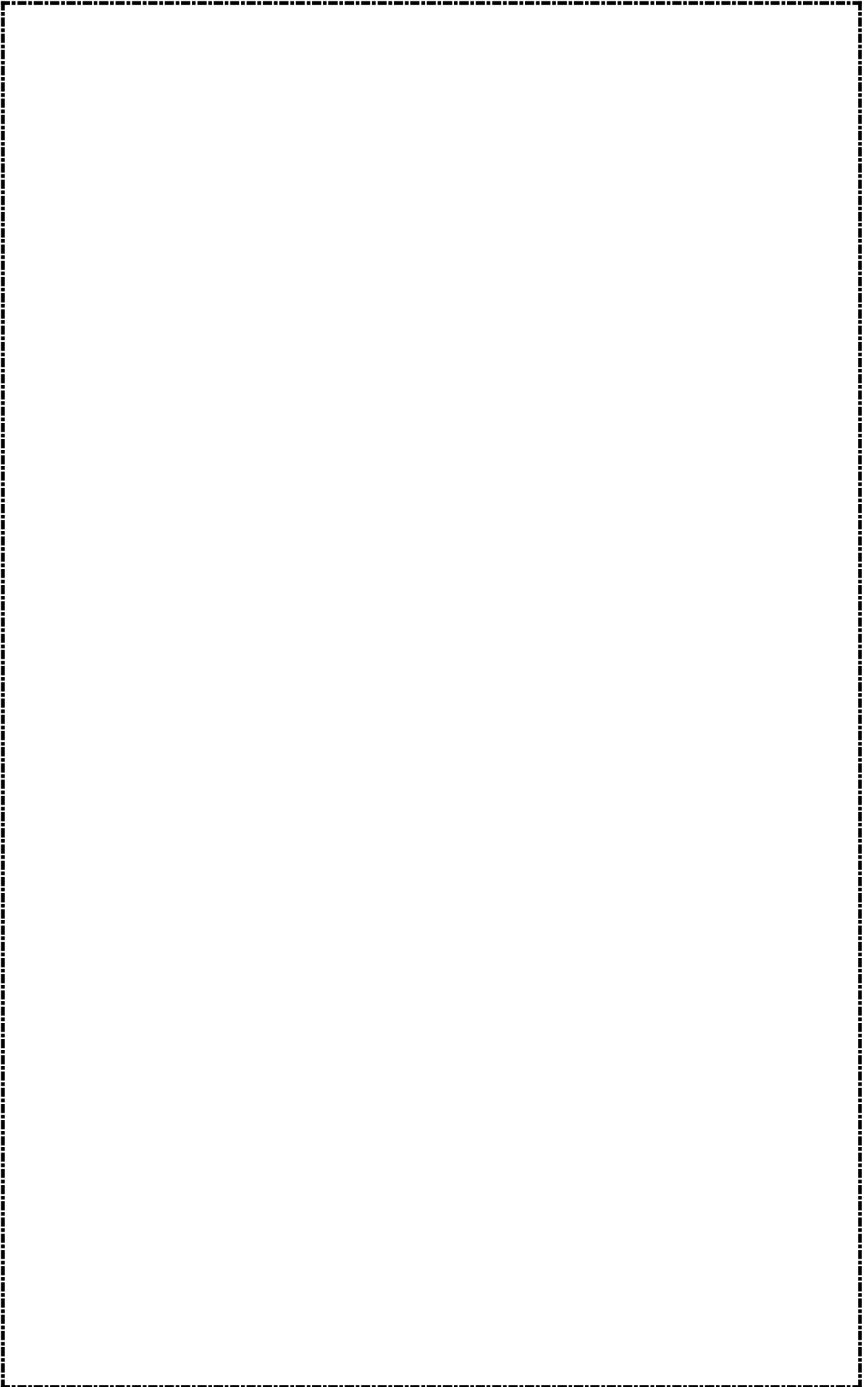
جدید ایڈیشن

مُرتب وجامع

ابوالعباد محمد عبدالرؤف بلوچ (کوئٹہ)

ملنے کا پتہ: مکتبہ دانیال، ملک جلال الدین، ہسپتال چوک، اُردو بازار، لاہور۔

برائے اِذن ورہنمائی: آستانہ عالیہ پیر سید محبوب علی شاہ بخاریؒ، طبیہ کالج، بستی عبداللہ۔ پپلی پہاڑ روڈ۔ دیپالپور۔ اوکاڑہ۔ پیر سید عابد علی شاہ صاحب۔پیر سید چمن شاہ صاحب۔پیر سید ابوسعید گلشن شاہ صاحب۔پیر سید مراد علی شاہ صاحب بن پیر سید صائم شاہؒ۔

حسبی ربی جل اللہ	**ما فی قلبی غیر اللہ**
نور محمد صلی اللہ	**لا الہ الا اللہ**

نعتِ حقیقی : **انا احمد بلا میم** **من رانی فقد رای الحق**

حدیثِ نبوی ﷺ : **الجاهل عدوی والعاقل صدیقی** ۔ جاہل میرا دشمن اور عاقل میرا دوست ہے۔

نام کتاب: گلشنِ اَسرارِ محبوب ۔ جدید ایڈیشن

فیضان کرم: **قطب الاقطاب محبوب الٰہی حضرت پیر سید محبوب علی شاہؒ ۔**

عُرف نور اللہ شاہ بانوا قادری چشتی نقشبندی سہروردی شطاریؒ ۔

مُرتب و جامع : ابو العبا دمحمد عبد الرؤف بلوچ ۔ (خادمِ اہلِ بیتِ رسول ﷺ وخلفائے راشدینؓ)

معاونِ خصوصی : پیر سید عابد علی شاہ موجِ دریا بانوا قادری صاحب ۔ (خادمِ پنجتن پاکؓ)

معاونِ خصوصی : ایڈوکیٹ بہادر خان مروت صاحب کوئٹہ (خادم درخانقاہِ سراجیہ) ۔

خصوصی مشاورت : محمد عدنان یوسف صاحب (MBA-UK) دیپالپور۔ عالم شیر (فیصل آباد) ۔

کمپوزرز : محمد عبد الرؤف بلوچ ۔ وقاص پرنٹرز (لاری اڈا) دیپالپور ۔ اوکاڑہ ۔

تعداد بارِ دوئم : **1500**

طبع دوئم : ربیع الاول ۔ **1442ھ**

ہدیہ کتاب: **750** (سات سو پچاس روپیہ سکہ رائج الوقت پاکستانی)

بات رہنے کے لئے ہوتی ہے رہ جائے گی وقت کا کام گزرنا ہے گزر جائے گا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

الھم صل وسلم علی سید المرسلین و راحۃ العاشقین و زینۃ العارفین ﷺ

عشقِ محمد مذھبی ۔ و حبہ ملتی ۔ و طاعتہ منزلی

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بندہ ءِ پروردگارم ، اُمتِ احمد نبی ﷺ　　دوست دارم چھار یارم، تابا اولادِ علی رض

مذھب حنفیہ دارم ، ملتِ حضرت خلیل ؑ　　خاک پائے غوثِ اعظم رض زیرِ سایہ ھر ولی

مَیں اس کتاب کا ثواب حضرت سید المرسلین ﷺ، حضرات خلفائے راشدین رض، دوازدہ امامین رح ہفت سلطانُ الفقراء، چاروں امامانِ شریعت رح و چاروں امامانِ طریقت رح کی ارواحِ طیبات کو ایصالِ ثواب کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنے رسولِ مقبول ﷺ خلفائے راشدین رض اور اہلِ بیت کے تصدق و توسل سے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرکر مجھے، میرے والدین اور میرے پیرومرشد کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

گلشن اسرار محبوب

(حصہ اول ۔ تصوف)

بفیضان نگاہ و کرم

جناب غوث زمان محبوب عالم مخدوم پیر سید محبوب علی شاہ نوراللہ شاہ

بانوا قادری چشتی نقشبندی سہروردی شطاری رح

مرتب و جامعِ کتاب ہٰذا :

محمد عبدالرؤف بلوچ (کوئٹہ)

﴿ دعائے خصوصی ﴾

فقیر پیر سید محمد شاہ صائم عرف فیض الاسرار بانوا قادری محبوبی رح (مرحوم)۔ فقیر پیر سید عابد علی شاہ موج دریا بانوا قادری محبوبی۔ فقیر پیر سید ابوصالح شاہ چمن صمدانی بانوا قادری محبوبی۔ فقیر پیر سید ابوسعید شاہ گلشن بانوا قادری محبوبی۔

چہرے کا تاثر تو زمانے کے لئے ہے　　پڑھیے میری آنکھوں میں جو پیغام لکھے ہیں

شرف عقیدتِ انتساب

☆☆☆☆☆☆☆

کھربوں درود وسلام ،آداب وتسلیمات ،تعظیم وتکریم ، احترام ونیاز
بحضورامام المرسلین خاتم النبیین

رسولِ معظم ومکرم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ

جن کا احسانِ عظیم پوری اُمت،تمام جہانوں کی تمام مخلوقات پر تھا۔
اَب تک بھی ہے۔
بلکہ ہمیشہ رہے گا۔
میں اپنی اس کاوش کا انتساب اپنے

پیارے نبی آخرالزمان سرورِکائنات سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ

کے نام کرنے کی سعادتِ عظیمہ حاصل کرتا ہوں!

☆☆☆

ایک ادنیٰ سا ناچیز اُمتی

احقرالعباد محمد عبدالرؤف الحنفی القادری (کوئٹہ)

گر قبول افتد زہے عز وشرف

باب نمبر
1
فہرست ابواب

☆ حُسنِ ترتیب برائے فہرستِ ابواب ☆

نعت شریف بحضور سرور کائنات ﷺ

(مولانا عبدالرحمان جامیؒ)

تنم فرسودہ جاں پارہ ز ھجراں یا رسول اللہ ﷺ
دِلم پژمردہ آوارہ زِ عصیاں یا رسول اللہ ﷺ

زِ کردہ خِویش حیرا نم سیہ شُد رو عصیا نم
پشیما نم پشیما نم پشیماں یا رسول اللہ ﷺ

زِ جامِ حُب تُو مستم بہ زنجیرِ تُو دِل بستم
نمی گویم کہ ! من ھستم سُخن داں یا رسول اللہ ﷺ

شب و روز زِ شکیبائی از حد گُشتم تمنائی
بہ خلوت سوئے من آئی خراماں یا رسول اللہ ﷺ

چُو سوئے من گُذر آری من مسکیں زِ ناداری
فدائے نقش نعلینت کُنم جاں یا رسول اللہ ﷺ

بوقتِ مرگ در مانم رود از تنم بیروں جانم
نِگہ داری تُوئی مانم زِ شیطاں ! یا رسول اللہ ﷺ

چُو روزِ حشر بر خیزم بدا ماں تُو آویزم
زِ دیدہ خوں دِل ریزم فراواں یا رسول اللہ ﷺ

زِ پائے افتادم از پیری بہ رحمت دستِ من گیری
ھمیں یک حرف بہ پزیری زِ ناداں ! یا رسول اللہ ﷺ

بصد یقت خریدارم عمرؓ را دوست می دارم
فدا سازم دل و جاں بہ عُثماں ! یا رسول اللہ ﷺ

نھادم پیش گاہ سر بہ پائے ساقی کوثر
اماماںؓ را شُدم چاکر بہ ایقاں ! یا رسول اللہ ﷺ

چُو با زوئے شفاعت را کشائی بر گنہ گاراں
مکن محروم جامیؒ را درآن ! یا رسول اللہ ﷺ

گر قبول اُفتد زھے عز و شرف

باب نمبر

2

عقیدہ

مؤلف ومصنف

''عقیدہ مؤلف ومصنف جناب محمد عبدالرؤف''

اِس ضمن میں، کہ میرا عقیدہ کیا ہے؟ میں مذہبی طور پر کِن خیالات کا قائل ہوں؟ یہاں پر ذِکر کرنا لازم سمجھتے ہوئے بیان کررہا ہوں۔ میں مذہبًا مسلمان، مسلکًا حنفی، مشربًا قادری ہوں۔ شکر الحمد للہ رب العالمین۔

☆ **ایمانِ ظاہری وباطنی** : میں تمام عالمین کے رب یعنی کہ اللہ تعالیٰ کے یکتا اور وحدہ لاشریک ہونے پر، اللہ تعالیٰ کے ماں باپ یا اولاد نہ ہونے پر، اللہ تعالیٰ کا ہر چیز پر مکمل قادر، مالک ومختار ہونے پر، اللہ تعالیٰ کے تمام بھیجے ہوئے تمام انبیاء ورسلؑ اور آخری پیغمبر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر اور اِنؑ کے حق وسچ ہونے پر اور اِن کو اللہ تعالیٰ کی عطا کی گئی شریعتوں پر، اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر، اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے تمام انبیاء ورُسلؑ پر نازل کردہ تمام آسمانی کتابوں (صحائف) کے حق وسچ ہونے اور اِن کے اندر موجود ہدایات وتعلیمات (مگر وہ ہدایات وتعلیمات قطعًا نہیں، جن میں قصدًا تبدل وتغیر، تقدیم وتاخیر کی گئی) پر، قیامت کے دن پر، اچھی اور بُری تقدیر پر، اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر، میں زبانِ جسم وقلب سے کامل تصدیق کرتے ہوئے ایمان لایا ہوں۔ اور ہمیشگی سے ایمان رکھے ہوئے ہوں۔ اور میری ہر ہر لمحہ یہی دلی دُعا اور رب متعال سے دست بستہ التجا ہے۔ کہ اسی عقیدہ ہی پر میرا خاتمہ ہو۔ انشاء اللہ۔ کیونکہ یہی عقیدہ ہی اللہ تعالیٰ اور اُس کے آخری رسولِ مکرم ﷺ کو پسند ہے۔

☆ **قرآنِ مجید فرقانِ حمید**: میرا اس بات پر بھی مکمل ایمان ہے۔ کہ قرآنی تعلیمات میں کوئی ردوبدل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس ومحترم کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے اوپر لی ہوئی ہے۔ اور قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کے پیغامات کی جامع کتاب ہے۔ نہ کہ کوئی مخلوق! جس میں حق وسچ بالکل واضح ہے۔ جس میں قطعًا کوئی شک وشبہ نہیں۔

☆ **فلسفہ مغفرت**: میرا یہ ایمان ہے۔ کہ! اگر کوئی مسلمان چاہے کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو۔ اگر وہ سچے دل کے ساتھ بارگاہِ الٰہیہ میں توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرلے۔ اور دوبارہ اُس گناہ کی جانب مبذول نہ ہو۔ تو اُس کی مغفرت یقینی ہے۔ بہرحال میں ہر ہر لمحے اپنے لئے، والدین کریمین، اہل وعیال، بہن بھائیوں، عزیز واقارب، دوست احباب، بلکہ تمام اُمتِ محمد ﷺ کے لئے، ایمان پر خاتمے کی دُعا مانگتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

☆ **حیات بعداز وصالِ انبیاءؑ واولیاءؒ** : میرا اس بات پر بھی مکمل ایمان ہے۔ کہ تمام انبیاء ورسلؑ، شہدائے عُظام اور اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بعداز وصال حیاتِ باطنی عطا فرمائی ہوئی ہے۔ وہ اپنی اپنی قبور میں نہ صرف محوِ عبادت واستراحت ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُنہیں رزق بھی عطا کیا جاتا ہے۔ (جیسا کہ شہداء کے بارے میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے) بالخصوص آنحضرت ﷺ معہ شیخین (حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ) اپنی اپنی قبور کے اندر محوِ استراحت ہیں۔ اور دنیا میں جب بھی کوئی مسلمان درود وسلام پڑھ کر آنحضرت ﷺ کو ایصال وارسال کرتا ہے۔ تو حضرت سید المرسلین ﷺ خود وہ درودِ پاک سنتے ہیں۔ اور اُنہیں درود پاک پڑھنے والے شخص کی مکمل پہچان ہے۔ یقینًا علمائے حق کا بھی اس بات پر مکمل اتفاق ہے۔

☆ **علمِ غیب رسول اللہ ﷺ وانبیائے عظام اور اولیائے کرامؒ** : میرا اور تمام علمائے حق کا اِس عقیدے پر قوی اتفاق اور مکمل ایمان ہے۔ کہ! مکمل غیب یا علوم غیبی کا مالک ومُختار صرف اللہ تعالیٰ خود ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ، دیگر انبیاء ورسلؑ اور اولیاء اللہؒ کے پاس جو علمِ غیب ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا عطائی اور محدود علمِ غیب ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے جب چاہے اور جتنا چاہے اپنے خصوصی فضل وکرم سے علمِ غیب اور باقی علوم وفنون عطا فرماتا ہے۔ **ان اللہ علیٰ کل شئی قدیر۔**

☆ **کامل اختیارِ رحمانی**: میرا اس بات پر بھی مکمل ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان (مسلم وغیر مسلم)، حیوان، چرند وپرند، جمادات وغیرہ کو ہر وقت دیکھ رہا ہے سُن رہا ہے اور ہر کسی کی حاجات کو اللہ تعالیٰ ہی پورا کرتا ہے۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اِذن سے ہو

رہا ہے۔**لا تتحرک ذرة الا باذن الله۔**

☆ **توسل واستمداد از انبیاء کرامؑ واولیائے عظامؒ :** میرا اس بات پر بھی مکمل ایمان ہے۔کہ اگر کوئی مسلمان اپنی حاجات اور حاجت روائی کے لئے اپنے نیک اعمال یا انبیاء ورسلؑ یا اللہ تعالیٰ کے مقبول صالحین بندوں کو وسیلہ بنائے۔تو یہ امر نہ صرف جائز بلکہ مستحب و مستحسن عمل ہے۔بلکہ یہ عمل سنتِ انبیاءؑ میں سے ہے۔

☆ **خلافتِ راشدہ یعنی خلافتِ حقہ :** میرا اس بات پر بھی مکمل ایمان ہے۔کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ ، حضرت سیدنا عمرِ فاروقؓ ، حضرت سیدنا عثمانِ غنیؓ ، حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ ، حضرت سیدنا حسن بن علیؓ اور حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ واقعتاً خلافت کے اُمور کو بخوبی سرانجام دینے میں حق و سچ پر اپنے آخیر سانس تک مکمل کاربند و عمل پیرا رہے۔علاوہ ازیں حضرت سیدنا امیر معاویہؓ اور اُن کے والدِ محترم جناب حضرت ابوسفیانؓ اور حضرت سیدنا عمر بن العاصؓ بھی حضرت نبی مکرم ﷺ کے جلیل القدر صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔

☆ **افضلیتِ صحابہ کرامؓ :** میرا اس بات پر بھی مکمل ایمان ہے۔کہ آنحضور نبی اکرم سید المرسلین ﷺ کی اُمت میں تمام خلفائے راشدینؓ (ابوبکرؓ وعمرؓ، عثمانؓ وعلیؓ وحسنؓ)، عشرہ مبشرہؓ اور اصحاب بدرؓ اور تمام اُمہات المؤمنینؓ اور جملہ صحابہ کرامؓ انتہائی زیادہ معزز و قابل احترام ہیں۔کوئی چاہے کتنا ہی بڑا ولی اللہؒ کیوں نہ ہو۔وہ صحابیؓ کے مرتبے تک کبھی بھی نہیں پہنچ سکتا۔اِن تمام میں سے کسی کے ساتھ بھی بغض وعداوت رکھنے والا یقینی طور پر جہنمی ہے۔

☆ **مسئلہ نور و بشر :** ہمیں قرآنِ حکیم بتاتا ہے کہ! **قل انما انا بشر مثلکم یوحٰی ---**آپ ﷺ کہہ دیجیئے کہ! میں تم ہی جیسا انسان ہوں۔**قد جآء کم من الله نور و کتاب مبین ۔** (اے حضرتِ انسان!) تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے **نور** اور واضح **کتاب** آ چکی ہے۔(یہاں نور سے مُراد آنحضور ﷺ کی شخصیت وتعلیمات ہیں) اِن دو آیات سے اِس عقیدے کی وضاحت ہو جاتی ہے۔کہ آنحضور ﷺ تمام عالمین کے عظیم ترین بشر ہیں۔اور اُن کی تعلیمات پُر نور ہیں۔لہذا کہا جاسکتا ہے۔کہ آنحضرت ﷺ نوری خصائل و خصائص کے حامل دنیا کے تمام انسانوں سے بلند مرتبت اور عظیم الشان **بشر** (انسان) ہیں۔

☆ **فی زمانہ پیرومرشد سے بیعت کی اہمیت :** بعد حضرت خاتم النبیین ﷺ سلسلہ انبیاءؑ خاتم ہو چکا۔لہٰذا اب رشد و ہدایت کی عظیم ذمہ داری علمائے کرامؒ اور اولیائے عظامؒ کے کندھوں پر آ چکی ہے۔کیونکہ تصفیہ قلب، رقتِ قلب اور ادب وآداب کو سیکھنے سکھانے کے لئے خانقاہی نظام، عبادات میں دل لگی، عاجزی وانکساری کے حصول کے لئے فی زمانہ پیرومرشد کی اہمیت و ضرورت ایک لازمی امر ہے۔اِسی لئے بزرگانِ دین نے تصوف وطریقت کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔مگر پیرومرشد کا پابند شریعت ہونا سب سے ضروری امر ہے۔تارک سنتِ نبوی ﷺ چاہے جتنا ہی با کمال کیوں نہ ہو وہ پیرومرشد نہیں ہوسکتا۔

مِری انتہائے نگارش یہی ہے

تیرے نام (اللہ) سے ابتداء کر رہا ہوں

☆ اظہار تشکر از مصنف و مؤلفِ کتاب ھذا☆

الحمدلله رب العالمین __ نحمده و نصلی علی رسوله الکریم _ اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم __ان النفس لامارة بالسوء__ اللهم یا رب زدنی علما __ اللهم انی اعوذبك من علم لا ینفع _

(بقول حضرت داتا گنج بخش دَر کشفُ المحجوب)

العجز عن درک الادرک ادراک

والوقف فی طرق الاخیار اشراک

کامل العقل لوگ دائما عجائبات بدیعہ اور اسرار مکشوفہ ومخفیہ میں اپنی اپنی قیمتی زندگیاں صرف کر کے دارالفناء سے دارالبقاء کی جانب کوچ کر گئے ۔لیکن یہی کامل العقل و ذہن رسا لوگ اپنے مشاہدات ملفوظات اور تصانیف و تالیفات سے اپنی اپنی علمی و عقلی استعداد اور سعی کے مطابق عوام الناس کے مطالب و مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنے علمی و عملی جواہر پاروں سے مستفید ہونے کا موقع عطا فرما گئے ۔تا کہ خلق خدا کی تشنگی کا خاطر خواہ مداوا ہو سکے ۔

یونہی کام دنیا میں چلتا رہا ہے　　　دیئے سے دیا جونہی جلتا رہا ہے

اللہ تعالیٰ نے ہر ذی روح ، بالخصوص انسان کو عقل سلیم سے نوازا ۔مگر پھر بھی لوگ اپنی اپنی نفسانی ،شہوانی ، دنیاوی آسائشوں اور آلائشوں کے درپے ہوئے ۔اور ایسے ہی لوگ علوم مخفیہ ومکشوفہ سے بے بہرہ ، تدبر وتشکر اور دائمی نفع کے حصول سے خود کو آزاد کر کے بِناء حصول نفع و فائدہ اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے ۔ بقولِ علامہ اِقبالؒ !

اپنی اصلیت سے ہو آ گاہ اے غافل کہ تو　　　قطرہ ہے،لیکن مثال بحرِ بے پایاں بھی ہے

کیوں گرفتار طلسم ہیچ مقداری ہے تو　　　دیکھ تو پوشیدہ تجھ میں شوکت طوفانی بھی ہے

رب العالمین عزوجل کے مجھ ناچیز فقیر حقیر پر تقصیر (مصنف و مؤلف کتاب گلشنِ اَسرارِ محبوب) پر بے شمار و لاتعداد احسانات وانعامات ہیں ۔جن کو احاطہ تحریر میں لانا کم از کم مجھ جیسے کمتر انسان کے بس کی بات ہرگز نہیں ہوسکتی ۔

سب سے پہلی اور عظیم مہربانی تو یہ ہے ۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام پیدا کردہ مخلوقات میں سب سے افضل واشرف المخلوقات میں مجھے پیدا فرمایا ۔　　**لقد خلقنا الا نسان فی احسن تقویم ـ**

مجھے انساں بنا کر دولتِ ایماں بھی بخشی　　　میرے مولا تو نے کیا مجھ پہ لطفِ بیکراں

اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان کے اوپر ایک اور عظیم ترین احسان یہ ہے ۔کہ ! مجھے اِس نے اپنے تمام انبیاءؑ اور رسلؑ کے امام وسردار بلکہ اپنے عزیز ترین ،حبیب ترین رسول پاک ﷺ کی اُمت میں پیدا فرمایا ۔

اُنؐ کا کرم ،کرم ہے میری زندگی کے ساتھ　　　ایسا کرم ہوا ہے، ہے یہ فضل کی بات

جن ﷺ کی عظمت وشان تمام انبیاء والرسلؑ کی بشارتوں سے اوران پر نازل شدہ صحائف میں موجود ہے ۔ بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے ان کو سب سے بلند و بالا اور عظیم المرتبت واعظم ترین درجات عالیہ سے نوازا ۔　**ورفعنا لك ذکرك ـ**

ورفعنا لك ذکرك کا جب بیان ہوتا ہے　　　ایسے موقع پر ہمیں ہوش کہاں ہوتا ہے

مزید براں یہ بھی رب العالمین کا مجھ جیسے گناہ گار پر خصوصی لطف وکرم ہے۔ کہ میں ناچیز امام الآئمہ، جدالآئمہ جناب امامِ اعظم ابوحنیفہؒ (نعمان بن ثابت کوفیؒ) کے فقہ کا پیروکار رہوں۔ جن کے لئے کثر تعداد میں خوشخبریاں ہیں۔

مذہب حنفیہ دارم، مِلتِ حضرت خلیلؑ　　خاک پائے غوثِ اعظمؓ، زیر سایہ ہر ولیؒ

اللہ تعالیٰ کا ایک اوراحسان واکرام وانعام مجھ جیسے حقیر انسان پر یہ بھی ہے۔ کہ مجھے شہنشاہ اولیاء پیران پیر کے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بطفیل وتوسط قطب الاقطاب **پیر سید محبوب علی شاہ بانوا قادریؒ** کے عظیم وارفع سلسلہ میں شرف ارادت عطا فرمایا۔ ماشاءاللہ العظیم۔

کُشتگانِ خنجرِ تسلیم را　　ہر زمانِ ازغیب جانے دیگر است

ہر انسان کی حیات صالحہ میں چند امور اور اشخاص ایسے ضرور ہوتے ہیں۔ جو کہ ناقابل فراموش اور لائق تحسین وتوصیف لمحات سے معمور ومزین ہوا کرتے ہیں۔ جیسے کہ میرے والدین اور بڑے بھائی (محمد فاروق بلوچ صاحب) کہ جن کی دعائیں اور ان کی تربیت و رہنمائی نے مجھے علم وعمل اور تصوف وعرفان کی آگاہی کا شعور بخشا۔ میرے بہن، بھائیوں، شریک حیات اور بالخصوص سب سے چھوٹی ہمشیرہ محترمہ (ح۔ب) جن کی معاونت کیلئے تاحیات ممنون ومشکور اور دست بستہ دائماً دُعا گو ہوں۔

اگر گیتی سراسر باد گیرد　　چراغِ مقبلاں ہرگز نہ میرد

میرے نانا جان جناب **مولانا محمد دین**ؒ جن کی سایہ عاطفت میں رہ کر مجھے دین اسلام اور دینی علوم سے وابستگی اور محبت نصیب ہوئی میرے نانا جانؒ جو کہ میرے استاد بھی تھے رہبر بھی۔ انہوں نے مجھے دین اسلام پر ہمیشہ عمل پیرا ہونے کا درس دیا انؒ کی دعائیں، ظاہری وباطنی توجہ اور پرورش نے مجھے اور میری ذات پر دینی ودنیاوی، علمی وعملی ان گنت اثرات ونقوش چھوڑے ہیں۔ جن کی زندہ امثال وہ لاتعداد وبے شمار ہزاروں خواتین وحضرات ہیں۔ جنہیں میرے نانا جانؒ نے قرآن مجید فرقان حمید کی تعلیم سے منور ومعمور فرمایا۔ غرضیکہ ان کی عنایات ومہربانیوں کو میں اور دیگر کئی لوگ آج بھی محسوس کرتے ہیں۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں سے، ارادت ہو تو دیکھ ان کو　　یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

میرے اپنوں میں اپنے خالہ زاد بھائی عالمی ایوارڈ یافتہ خطاط جناب **مقصود علی صاحب جواھر رقم** صاحب مدظلہ العالی کہ جنکی بدولت وبرکت سے مجھے علوم عجیبہ بدیعہ سیکھنے کا زریں موقع نصیب ہوا۔ علم روحانیہ، علم الجفر آثار، علم الاعداد کے پوشیدہ وصدری اسرر سے آگاہی بچپن سے انہی شخصیت کے طفیل حاصل ہوئی۔ بلکہ اگر سچ کہا جائے۔ تو مجھے دنیائے روحانیات وعملیات سے روشناس کرانے والے یہی تھے۔

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا　　درد کی دوا پائی، درد بے دواء پایا

انہوں نے نا صرف مجھے ان علوم سے روشناس فرمایا۔ بلکہ عملیاتی اقدار اور لاینحل معمات واشکالات کے عقود کی سبیل پیدا کی۔ جس کا میں تاحیات مشکور وممنون رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کے علم وعمل، رزق وروزی اور اعمال صالحہ میں عظیم ترین خیر وبرکت واضافہ فرمائے۔ آمین۔

میرے تین بہترین دوست اور رہنما جناب ایڈوکیٹ ڈاکٹر **سعید خان بزدار** صاحب، جناب ایڈوکیٹ بہادر خان مروت (خادم خاص خانقاہ عالیہ سراجیہ) اور کرنل ریٹائرڈ جناب **محمد نواز نعیم** صاحب، جن کے ان گنت احسانات اور نوازشات ہمیشہ راقم الحروف کے ساتھ رہی ہیں۔ جن کے ساتھ کئی گھنٹوں پر محیط روحانی ونورانی محافل رہی ہیں جن میں روحانی علوم میں کافی حد تک علمی وعملی وقوف وادراک کا حصول ممکن ہوسکا۔ ان تین حضرات کی دین ودنیا کی ترقی، ان کے مال واسباب اور اولاد کی دائمی خیر وبرکت کے لئے راقم ہمیشہ دعا گو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوفین کی عزت، جان ومال اور عمر

میں خیر و برکت عطا فرمائے۔آمین۔ثم آمین۔

نمی دانم کہ آخر چوں دم دیدار می رقصم　　　　مگر نازم بایں ذوق کہ پیشِ یار می رقصم

میرے عزیز ترین دوست، بھائیوں سے بڑھ کر بھائی وادی کوئٹہ کے مشہور و معروف صوفی بزرگ اور کامل ترین عامل جناب محترم **امتیاز حسین سروری قادری نقشبندی چشتی صابری** مدظلہ العالیٰ کے ساتھ جب سے دوستی و آشنائی کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ زندگی کی تو جیسے رت ہی بدل گئی۔ان جیسا ذہن رسا قابل شخص، عامل اکمل، ان کے جیسا صوفیانہ طرز و طرائق کا کامل شعور اور علمی اقدار و نکات کا مکمل فہم رکھنے والا شاید ہی سرزمین بلوچستان میں کوئی ہو۔امتیاز صاحبؒ کو کئی سلاسل طریقت میں خلافت و اجازت بھی حاصل ہے۔جناب قابل ذی احترام **امتیاز حسین** صاحب سے راقم الحروف کو بہت بڑا قلمی و صدری علمی خزانہ حاصل ہوا۔حضرت جی کے پاس علمائے عظام اور جلیل القدر اولیائے کرام کے سینکڑوں قیمتی قلمی نسخے (نادر و نایاب مخطوطات) موجود ہیں۔ان کے علم و حکمت کے مختلف الاقسام علوم و فنون پر مضامین عملیات، تصوف، ذکر و اذکار اور مشاغل کو پاک و ہند کے مختلف رسائل و جرائد سے معمور و مزین فرماتے رہتے ہیں۔اور عملیات و تعویذات، تصوف و معرفت، دین و دنیا، ذکر و اذکار، مشاغل و مراقبات کے مجھ جیسے لاکھوں شائقین کی تشنگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ثواب دارین حاصل کر رہے ہیں۔اور موصوف ہٰذا کے پاس علمائے کرام بھی اکثر و بیشتر تشریف لاتے رہتے ہیں۔ان کے فصیح و بلیغ مفاہیم کو ایک عام آدمی سمجھنے سے یکسر قاصر ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو اس علمی و عملی تبلیغ و اشاعت اور تشہیر و ترویج کے عوض ثواب دارین عطا فرمائے۔آمین۔

کیف و مستی کی عجیب بستی ہے　　　　جہاں صبح و شام خُدا کی رحمت برستی ہے

میرے پیر و مرشد و مربی جناب **سید محبوب علی شاہ نقوی بخاری بانوا قادریؒ**

میری زندگی کی سب سے زیادہ عظیم ترین شخصیت، جنہوں نے میرے جیسے کاہل و جاہل، ناقص العلم والعقل اور علم و عمل سے کوسوں میل بعید ایک عاصی بندے کی زندگی میں حسن و نکھار کا بحر بے کراں اور لاتعداد و بے شمار کمی و کوتاہیوں کو دور فرمایا۔جنہوں نے میرے ظاہر و باطن کو جہالت سے علم ___ علم سے عمل ___ عمل سے عامل ___ اور پھر ___ تصوف سے صوفی ___ صوفی سے متصوف ___ اور سب سے بڑھ کر میرے تقوی و ایمان و ایقان میں اضافہ کا سبب بننے والی شخصیت میرے پیر و مرشد ___ مربی و رہنما ___ جناب اُستاذُ الحکماء_ شمسُ الشریعت_ ماہر معرفت_ کامل طریقت_ اکمل حقیقت_ **پیر سید محبوب علی شاہ نقوی بخاری بانوا قادریؒ** ہیں۔یہ میری خوش نصیبی ہے۔کہ اپریل **2002** سے **2014** تک ان کے زیر سایہ عاطفت رہ کر مختلف الاعمال چلے اور ریاضتیں بخوبی سر انجام دینے کا عظیم ترین موقع میسر رہا۔

ازصد سخن پیرم یک نکتہ مَرا یاد اَست　　　　عالم نشو د ویراں تا میکدہ آباد اَست

ان کی رہبری و رہنمائی میں ظاہر و باطن کو کافی حد تک تقویت اور روحانی علوم اور روحانیت سے آشنائی نصیب ہوئی۔ان کی محبت و شفقت کے بحر بے کراں نے میری شخصیت کو بھرپور طریقے سے نکھارنے کی سعی فرمائی۔

این سعادت بزور بازو نیست　　　　تانہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ میرے لیے دنیا کی عظیم ترین سعادت ہے۔کہ وہ ہر لمحہ میرے لئے چلہ کشی، سخت ترین ریاضتوں اور ان اعمال کو سمجھنے کے لئے عظیم ترین استاد ثابت ہوئے۔پہلی ہی ملاقات میں پیر و مرشدؒ نے دوران ملاقات اپنے جمیع اعمال، عملیات و اوراد و وظائف کی تحریری اجازت لکھنے کے احکامات صادر فرمائے۔اور مجھ ناچیز پر احسان عظیم فرمایا۔ہمارے پیر و مرشدؒ ان تمام خوبیوں کے حامل و مالک تھے۔جو آج کل کے علماء، عاملین، حکماء صوفی حضرات یا پیران میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتیں۔ان کو بیک وقت مختلف زبانوں پر مکمل عبور حاصل تھا۔مختلف علوم و فنون کے وہ حاذق عالم تھے۔انہوں نے علم و عرفان، طب و حکمت، روحانی و جسمانی، سلوک و معرفت، اعمال و عملیات، غرضیکہ تمام علوم میں بھرپور انداز میں اپنے ماہر فن ہونے کا لوہا منوایا۔لیکن بظاہر وہ بہت ہی سادہ لوح شخصیت کے مالک تھے۔

خاکسارانِ جہاں رابحقارت منگر　　　　توچہ دانی کہ دریں گرد ، سوارے باشد

اسی وجہ سے تو لوگ محوِ حیرت اور انگشت بدنداں رہ گئے ۔ کہ ایک اللہ کے سادہ درویش بندے کے پاس اس قدر علم وفن کیونکر آیا ان کی کئی کرامات مشہور ومعروف ہیں ۔ گو کہ وہ کرامات کے ظہور سے بالکل احتراز فرماتے تھے ۔ کرامات کے صدور کا عمل میں آنا ویسے بھی اولیاء اللہ کا خاصہ ہے ۔

من نمی گویم انا الحق ، یار می گوید بگو　　　　چوں نہ گوید چوں مرادلار می گوید بگو

آنچہ نتواں گفت اندر صومعہ باز اہداں　　　　بے تحاشا بر سرِ بازار می گوید بگو

بندہ قدوس گنگوہی خدارا خود شناس　　　　ایں دِ دا ازغیب باِ اصرار می گوید بگو

ان کی خاص الخاص تربیت ہی کی برکت وبدولت راقم الحروف صرف جھاڑ پھونک اور دم سے ہی عوام الناس کی تکالیف کا مداوہ کر لیتا ہے ۔ چوبیس گھنٹوں میں سے صرف تین سے چار گھنٹے بھی سونے کو مل جائیں ۔ اور باقی تمام وقت کام کرنا پڑے ۔ تو بندہ حقیر کے لئے کوئی مشکل نہیں ۔ کھانے پینے میں پیاس وبھوک کی شدت میں عام انسان کی نسبت قوت برداشت کافی زیادہ ہے ۔ یہ تمام اموروفوائد صرف اور صرف اس وجہ سے حاصل ہوئے ۔ کہ پیرومرشدؒ نے کٹھن ریاضتوں اور چلہ کشی سے تربیت فرماتے ہوئے راقم الحروف کی حیات کو بھرپور طریقے سے نکھارا ۔ یہ سب انہی کا فیضان ہے ۔ کہ بارہا کچہری رسالت مآب ﷺ میں شرف باریابی ، دوران ریاضت کئی جنات و مؤکلات سے ملاقاتیں اور دیگر کئی اموروانعامات کا حاصل ہونا ہمارے پیرومرشدومربیؒ کی تعلیمات وبرکات کی بدولت ہے ۔

اس کے بعد میرے انتہائی مشفق استاد ، رہبرورہنما علامہ **پیر سید وارث علی شاہ جیلانی**ؒ فیصل آباد خلیفہ مجاز **پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی**ؒ جن سے اکتسابِ فیض کا بارہا موقع نصیب ہوا ۔ قبلہ شاہ صاحبؒ نے اپنے تمام اوراد وظائف اور تمام اعمال وعملیات کی مجھے بخوشی تحریراً اجازت مرحمت فرمائی ۔ جو کہ ان کو پیر سید مہر علی گولڑویؒ ، یا پھر علامہ جیلانیؒ کے والدِ محترمؒ اور دیگر کئی سلاسل کے بزرگان سے عنایت ہوئے تھے ۔ قبلہ پیر صاحبؒ سے تین مرتبہ دوبدو گفت وشنید اور استفسارات ، اشکالات اور معمات کے حل کرانے کا موقع میسر ہوا ۔

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء　　　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اور ان کے کئی خطوط اور مکتوبات کے علم بحرِ بےکراں سے کافی امور میں مکمل رہنمائی حاصل ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ ان کی تربت مبارک کو جنت کے باغوں میں سے ایک وسیع وعریض باغ بنائے ۔ اور قبلہ شاہ صاحبؒ کے درجات بلند فرمائے آمین ۔

زندگی میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوا کرتے ہیں ۔ جن سے ملاقات تو نہیں ہوتی ۔ لیکن ان کے فیوض وبرکات ، تعلیمات و ملفوظات ، مکتوبات وتجربات ، مشاہدات وتحریرات سے بھرپور استفادہ کا موقع ملتا ہے ۔ میری بھی زندگی میں چند نام اسی قبیل کے ہیں ۔ جیسے کہ حضرات صحابہ کرامؓ ، حضرت نعمان بن ثابت المعروف امام الآئمہ امامِ اعظم ابوحنیفہ کوفیؒ ، حضرت پیرانِ پیر **شیخ عبدالقادر جیلانی البغدادی**ؒ ، حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی اندلسیؒ ، حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغؒ ، حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ ، شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونیؒ ، شیخ الکبیر ابن الحاج التلسمانیؒ ، شاہ محمد غوث گوالیاریؒ ، مولانا عبدالعزیز پلہارویؒ ، علامہ شفق رام پوریؒ ، حضرت کاش البرنی ہیں ۔ ایسی ہی ایک شخصیت جن سے راقم الحروف کو انتہائی عقیدت ومحبت ہے ۔ اور میرے باطنی استادِ محترم جن کا نام نامی اسم گرامی **فقیر غلام الرسول ناشاد**ؒ آف لاڑکانہ ہے ۔

اِک مُدت سے میرے دل کے اندر تُمؒ ہو　　　　میری اُلفت ، میری چاہت کا سمندر تُمؒ ہو

جن کو میں اپنا سب سے بڑا اور عظیم باطنی استاد مانتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے ۔ آمین ۔ حضرت ناشادؒ نے کتاب شموس الانوار ، شمس المعارف اور دیگر کئی اردو ، عربی ، فارسی ، عبرانی ، سریانی زبانوں کے عملیات اور دیگر بےشمار علوم وفنون پر اپنی کامل تحقیقات کرتے ہوئے اپنے چند علمی جواہر پاروں سے عوام الناس کو بذریعہ ملاقات ، خط وکتابت اور روحانی وعلمی رسائل و

جرائد سے بھرپور طریقے سے مستفید و متنفع فرمایا۔

آنکھ والا تو تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے　　　دیدہ کور کو کیا نظر آئے؟ کیا دیکھے

اور میں نے اِن کے چند زریں اعمال و عملیات کو اس کتاب کی زینت بھی بنایا۔ تاکہ اُن کا مِشن جاری رہے۔ اور عوام النا س اُن کے قیمتی جواہرات کے ذریعے سے اپنے مسائل کو حل کر کے حضرت ناشاد جیؒ کے لئے دُعاگو رہیں۔ اور اللہ کریم ان کے انہی اعمال و عملیات کی بدولت ان کے مزید درجات بلند فرمائے۔ اور اُن کی تربت مبارک کو جنت کا حَسین باغ بنادے۔ آمین۔

نظر در دیدہا ناقص فتادہ　　　وگرنہ یارِ من از کس نہاں نیست

حضرت ناشاد جیؒ اُن خوش قسمت ترین بزرگوں میں سے ہیں۔ جن کو عطائے ربانی و عنایات رحمانی سے اِسم اعظم نصیب ہوا۔ میں ہمہ وقت ان کے عالی مرتبت، درجات عظیمہ کے لئے بارگاہ الٰہی میں دست بستہ دعاگو رہتا ہوں۔

ہمارے دوست اور بھائی جناب **غلام الرسول میمن عائلی نقشبندی** صاحب سے بھی اکتساب علم کا موقع میسر آیا۔ فاضل موصوف لاڑکانہ میں قیام پذیر ہیں۔ اور میرے باطنی مشفق استاد فقیر غلام الرسول ناشادؒ کے شاگرد رشید اور نواسے ہیں۔ اور بچپن ہی سے ان کی عنایات عائلی صاحب پر رہی ہیں۔ عائلی صاحب کی حال ہی میں چند کتب بھی منظر عام پر آئی ہیں۔ جیسے کہ مکاشفات اسرار، مکاشفات نور اور مکاتیب رسول اللہ ﷺ اور اسماء الحسنٰی پر تحقیقی تحاریر کے علاوہ دیگر کتب بھی انشاء اللہ منظر عام پر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و اعمال صالحہ میں برکات عطا فرمائے۔ مجھے اور شائقین عملیات و روحانیت کو ان کے قیمتی علوم و فنون سے مستفید ہونے کا موقع عطاء فرمائے۔ آمین۔ جناب محترم عائلی صاحب میرے استاد بھی ہیں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شُکر ہے۔ کہ وہ وقتاً فوقتاً میری رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ جس کا میں تہ دل سے ممنون و مشکور ہوں۔ **جزاك الله خيرا**۔

ان شخصیات کے علاوہ میرے چند انتہائی محترم و مکرم اُستاذانِ ذی اکرام، تلامذہ و معاونین، رفقاء اور احباب کی علمی و مالی معاونت اور حوصلہ افزائی شامل ہے۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

☆ جناب محترم و مکرم قبلہ **امان الله بلوچ** صاحب (مؤلف کے والد محترم)۔

☆ پیر سید محمد شاہ صائم (مرحوم و مغفور) گدی نشین آستانہ عالیہ پیر سید محبوب علی شاہؒ دیپال پور۔ ☆ پیر سید عابد علی شاہ موج دریا جانشین پیر سید محبوب علی شاہؒ دیپال پور۔ ☆ پیر سید ابو صالح چمن شاہ صمدانی جانشین پیر سید محبوب علی شاہؒ دیپال پور۔ ☆ پیر سید ابو سعید گلشن شاہ جانشین پیر سید محبوب علی شاہؒ دیپال پور۔ ☆ پیر سیف الرحمٰن ابن صاحب عرفان فقیر نور محمد سروری قادریؒ کلاچوی ڈیرہ اسماعیل خان حال مقیم لاہور۔ ☆ پروفیسر ڈاکٹر پیر سلطان الطاف حسین سروری قادری۔ ☆ پیر سید عبد الصمد جان آغا نقشبندی (کچلاک)،

☆ پیر سید غلام حسین شاہ بخاری (قمبر شہداد کوٹ) ☆ سلطان محمد نجیب الرحمٰن سروری قادری شور کوٹ جھنگ۔

☆ پیر صوفی نذر حسین صاحب وستی بزدار، تونسہ شریف۔ ☆ حضرت خواجہ پیر محمد طاہر صاحب بخشی نقشبندی المعروف سجن سائیں (اللہ آباد، کنڈیارو) ☆ محترم خالو جان جناب محمد نواز لاشاری صاحب (ریٹائرڈ۔ آفیسر محکمہ مواصلاتِ پاکستان۔**PTCL**)

☆ محمد فاروق بلوچ (مؤلف کے بڑے بھائی) ☆ علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب۔

☆ استاد محترم سیف اللہ صاحب بزدار (پروفیسر) کوئٹہ۔ ☆ مولانا مفتی محمد غزالی صاحب، امام وخطیب جامع مسجد عمر فاروقؓ۔

☆ حضرت سعادت خان صاحب (ڈپٹی سیکرٹری) صوبائی سیکرٹریٹ کوئٹہ۔ ☆ جناب حاجی **عبدالرشید** صاحب لاہور۔

☆ مزمل حسین صاحب (لیکچرار) وزڈم کالج دیپال پور ☆ حضرت مولانا محمد مسعود اظہر صاحب (بہاولپور)

☆ محمد یار لاشاری صاحب بارکھان (راقم الحروف کے ماموں) ☆ احمد یار صاحب لاشاری وستی بزدار (راقم کے ماموں)

☆ اللہ یار صاحب لاشاری وستی بزدار (راقم الحروف کے ماموں)۔ ☆ جناب حامد لون صاحب، بحریہ ٹاؤن، اسلام آباد

☆ محمد سلیم ہنگلزئی کوئٹہ۔ ☆ محترم عطاء محمد وستی بزدار (راقم الحروف کے خالو) محترم المقام جناب محمد نواز خان لاشاری صاحب۔ (راقم الحروف کے خالو) ☆ غلام شاہ محمد حسنی خاران ☆ حاجی محمد اسلم شاہ صاحب (محکمہ موسمیات) کوئٹہ

☆ محترم جناب محمد عدنان یوسف صاحب۔(**MBA-UK**) ☆ **ابو حنظلہ** محمد اجمل صاحب مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور

☆ محترم نوید احمد صاحب (NESCOM) اسلام آباد۔ ☆ پرفیسر ڈاکٹر محمد اسد صاحب (BUITMS) کوئٹہ۔
☆ ہومیو ڈاکٹر محمد اعجاز احمد صاحب (PTCL) کوئٹہ ☆ ثناءخوانِ مصطفےٰ ﷺ محمد اشفاق قادری دیپال پور، اوکاڑہ۔
☆ نصیر احمد (ٹریول ایجنٹ) کوئٹہ ☆ جبار احمد صاحب عُمرانی (اوستہ محمد) حال مقیم کوئٹہ۔
☆ ظفر علی صاحب (ایبٹ آباد) حال مقیم کوئٹہ ☆ محمد عثمان انصاری صاحب، حال مقیم انگلستان (England)۔
☆ مفتی نیک محمد صاحب (ہرنائی) بلوچستان ☆ استاد رحمت اللہ ساسولی صاحب آف ڈیرہ مراد جمالی۔
☆ وحید علی مہر (سپرنٹنڈنٹ پاکستان شریعہ کورٹ) لاڑکانہ (حال مقیم کوئٹہ) ☆ سپرنٹنڈنٹ (ر) غلام فرید صاحب ژوب۔
☆ حاجی حبیب جمال صاحب (IMG) کراچی ☆ محمد طاہر لاشاری (مؤلف کتاب ہذا کا کزن اور بچپن کا عزیز ترین رفیق)
☆ ربیع الخان صاحب کراچی ☆ استاد وخلیفہ عبدالقیوم صمدانی صاحب کراچی ☆ خلیفہ علی اکبر صمدانی صاحب کراچی
☆ عامل وحکیم غلام قادر بلوچ (مواچھ گوٹھ) کراچی ☆ محمد سعید صاحب (PTV) کراچی
☆ مولانا قاری محمد عبدالرسول صاحب لاہور ☆ توصیف عالم صاحب (چیف میٹرولوجسٹ ریٹائرڈ) کراچی
☆ پیر محمد فاروق جان سمون کراچی ☆ خرم شہزاد (چمالنگ) تونسہ شریف ☆ حکیم محمد آصف قادری تلہ گنگ
☆ عالم شیر صاحب (فیصل آباد) ☆ حکیم منصب علی صاحب ہڑپہ ساہیوال ☆ امین اللہ صاحب (سیکشن آفیسر) اسلام آباد
☆ جناب الطاف حسین (سمیع) لاڑکانہ ☆ منیر احمد صاحب (sub-Engg) واہ کینٹ۔ ☆ شیر احمد مینگل، موسمیات، قلات۔
☆ عبدالرحمٰن المعروف انوش زاہدان ایران ☆ ماسٹر عبدالعزیز ناصر صاحب کوئٹہ۔ ☆ پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی، لاہور۔
☆ حکیم محمد ذیشان قادری تلہ گنگ ☆ لیکچرار احمد بلال صاحب (U.O.B) کوئٹہ ☆ لیکچرار وجاہت علی (U.O.B)۔
☆ حکیم روحانی محمد عمران اعظم ہمدانی لاہور ☆ خادم حسین ساسولی چشتی صابری صاحب ڈیرہ مراد جمالی۔
☆ حکیم قیصر عباس سلطان کاٹھیا قادری محبوب آباد سبونی شورکوٹ جھن ☆ محقق ابرار احمد شاہی (ابن عربی فاؤنڈیشن) اسلام آباد
☆ عامل خالد اسحاق راٹھور (ماہنامہ رسالہ رہنمائے عملیات) لاہور ☆ سید محمد عمران (کیٹرنگ مینجر) سرینا ہوٹل کوئٹہ۔ (مؤلف کتاب ہذا کا بچپن کا عزیز ترین رفیق) ☆ جناب احسان اللہ نیازی (ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ) کوئٹہ۔ (مؤلف کتاب ہذا کا بچپن کا عزیز ترین رفیق) ☆ ڈاکٹر عمران مُصطفےٰ صاحب، گوجرانوالہ۔ ☆ جناب عبدالباقی صاحب ہنگزئی محکمہ موسمیات۔
☆ حافظ عبدالقدیر صاحب ضلع پنجگور۔ ☆ عبدالرؤف نظامی، اوکاڑہ۔

میں نے بھی بدل دیئے اصولِ زندگی اب جو یاد کرے گا وہی یاد رہے گا

باب نمبر

3

تقاریظ

دعائیہ کلمات

از سید محمد شاہ صائم قادری (مرحوم ومغفور) **عرف فیض الاسرار**

مدینۃ المحبوب غوثیہ طبیہ کالج اوکاڑہ روڈ دیپال پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

الصلوۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین

امام الانبیاء والمرسلین ﷺ۔

الحمد للہ ! ثم الحمد للہ ، قادرِ مطلق اللہ کریم کا فضل وکرم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کی رحمت اور پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی غوث صمدانی رضی اللہ عنہ' کا خاص الخاص فیض ہے کہ قطب الاقطاب آفتاب و ماہتاب سلوک ومعرفت محبوب الٰہی حضرت سید محبوب علی شاہ عرف نور اللہ شاہ قادری چشتی نقشبندی سہروردیؒ کے خاص عنایت وفیض سے ہمارے پیر بھائی اور خلیفہ طریقت جناب محترم عبدالرؤف خان قادری صاحب اس فیض کو جو کہ ان کو مرشد گرامی سے ملا ، کو اپنے تجربات کی صورت میں جمع کر کے طبع کرا رہے ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے اور فائدہ اٹھانے والوں کو صراط مستقیم نصیب کرے۔ اوراس کتاب کو فیض عام کا ذریعہ بنائے موئلف و مرتب کو بزرگوں کا نام روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور موئلف کی اس پہلی کاوش کو نبی کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے صدقہ جاریہ کا درجہ عنایت فرماتے ہوئے بالخصوص اور بالعموم ہم سب کو بھی دنیا اور آخرت کی بھلائیاں اور خوبیاں عطا فرمائے۔ ہم سب کی مغفرت فرمائے اور خود نبی کریم ﷺ کا قرب خاص واپنی معرفت سے نوازے۔آمین.

پروفیسر پیر سید محمد شاہ صائم قادری۔

پرنسپل غوثیہ طبیہ کالج ، پیر دی ہٹی ، دیپالپور، اوکاڑہ۔

0336-1549292

کلام موج دریا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ لحمد الله رب العالمین الرحمن الرحیم الصلوة والسلام علیك یا سیدی مرشدی یا مولائی یا محمد نور مجسم مصطفیٰ مجتبیٰ مرتضیٰ نور من نور الله یاعروس الخافقین یا ابیٰ الفاطمة الزهره (علیه الصلوة والسلام)یا جد الحسن والحسین یا رحمة اللعالمین یا حبیب الله یا نبی الله یا نور الله یا رسول الله ﷺ ۔

اللہ رب العزت جل جلالہٗ نے تخلیق نور محمد ﷺ کے بعد جب ظہور نور محمد ﷺ کا ارادہ فرمایا تو پسندیدگی محمد ﷺ سے تخلیق آدمؑ کو وجود آدمؑ کی شکل میں ظاہر فرمایا ______ اور اپنے نور کو نور محمد ﷺ میں ملفوف فرما کر ______ امر ربی سے روح آدمؑ میں منتقل فرما کر نور کا ظہور فرمایا ______ تب آدمؑ کو نائب ـ

مسجودِ ملائک __ اور اشرف المخلوقات کے القاب سے نوازا ___ لازم تھا کہ نائب میں بے شمار صفات الٰہیہ موجود ہوں جو ان کو نائب اور اشرف ثابت کریں اب اللہ علیم وحکیم نے اپنے نور میں چھپے بے بہا علوم کے خزینوں کے ابواب ___ آدمؑ پر کھول دیئے ___ جس کی بنا پر ملائکہ بھی سجود پر مجبور ہو گئے ___ اور ___ آدمؑ قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن کی حقیقی تصویر میں جلوہ گر ہوا __________ ☆

عطائے علوم کے بعد سب سے بڑا اکرم رب کریم نے یہ فرمایا! کہ ان علوم کو منتقل کرنے کا علم اور حوصلہ بھی آدمؑ کو عطا فرما دیا ______ ساتھ ہی علوم سے مستفید ہوتے ہوئے نا صرف روحانی ترقی کی منازل کو طے کرنے کا شرف بخشا __ بلکہ ایسے علوم سے بھی آشنا اور وابستہ فرمایا جن سے ____ آدمؑ و اولاد ___ اپنے آپ اور ___ اپنی نسلوں کا پالن ہار بھی بن سکا ___ ☆تقسیم علوم کی درجہ بندی قادر مطلق نے اپنی قوت اختیار میں مقید رکھی کسی کو عروج آدمیتؑ کا علم اور کوئی زوال انسانیت کے علوم کا بادشاہ _ _ _ _ _ ☆ظہور وجود مبارک ﷺ _ _ _ سیدناؐ _ _ مولاناؐ _ _ محمد مصطفےٰ ﷺ _ _ مرتضےٰ ﷺ _ _ _ _ مجتبےٰ ﷺ ___ ابوالقاسم ﷺ ___ ابن عبداللہ ﷺ ____ جسمہٗ ____ مقدسُ ____ معطرُ ____ منورُ ____ نور مجسم ﷺ _ نور من اللہ ﷺ ____ حامل قرآن ﷺ ____ امام الانبیاء ﷺ ____ سلطان الانبیاء ﷺ ____ شافع محشر ﷺ ____ ساقیِ کوثر ﷺ ____ شفیع الامم ﷺ ____ امام حاملین قرآن ﷺ ____ صاحب التاج ﷺ ____ صاحب المعراج ﷺ ____ صاحب البراق ﷺ ____ صاحب العلم ﷺ ____ صاحب لوح والقلم ﷺ ____ صاحب قاب وقوسین ﷺ ____ شمس الضحیٰ ﷺ ____ بدر الدجیٰ ﷺ ____ صدر العلیٰ ﷺ ____ نور الھدیٰ ﷺ ____ کھف الوریٰ ﷺ ____ صاحب الوجود الکرم ﷺ ____ سید المرسلین ﷺ ____ خاتم النبین ﷺ ____ شفیع المذنبین ﷺ ____ انیس الغریبین ﷺ ____ راحت العاشقین ﷺ ____ مراد المشتاقین ﷺ ____ مصباح المقربین ﷺ ____ صاحب صدق وصفا ﷺ ____ وجیہہ اللہ ﷺ ____ وجہ اللہ ﷺ ____ یداللہ ﷺ ____ قریب الله ﷺ ____ مہک اللہ ﷺ ____ مشک اللہ ﷺ ____ روح اللہ ﷺ ____ عشق اللہ ﷺ ____ معشوق اللہ ﷺ ____ عاشق اللہ ﷺ ____ حب اللہ ﷺ ____ محبّ اللہ ﷺ ____ محبوب اللہ ﷺ ____ کرم اللہ ﷺ ____ مطیب اللہ ﷺ ____ خلیفۃ اللہ ﷺ ____ امامُ امین اللہ ﷺ ____ فتاحُ فتح اللہ ﷺ ____ منبہ نور ﷺ ____ پیکر صبر و رضا ﷺ ____ پیکر حسن و جمال ﷺ ____ صاحب شکر ﷺ ____ محبّ الفقرا ﷺ ____ محبّ الغرباء ﷺ ____ محبّ المساکین ﷺ ____

مصباح الظلم ﷺ_____ جمیل الشیم ﷺ_____ صاحب المنبر خطیب رحمۃ اللہ ﷺ_____ نوراول ﷺ_____ نور آخر ﷺ_____ نورازلی ﷺ_____ نورابدی ﷺ_____ نورِظاہر ﷺ_____ نورباطن ﷺ_____ نورحاضر ﷺ_____ نورناظرﷺ_____ حبیب اللہ ﷺ_____ کرم اللہ ﷺ_____ رسولؐ سیدالحرمینﷺ جدالطیّبینﷺ_____ رسولؐ تاج الحرمینﷺ_____ رسولؐ ،رسولِ رحمۃ اللعالمین ﷺ_____ کے بعدعلوم کی منتقلی کے لئے جب__ نور محمد ﷺ کی نورانی قندیلیں جگمگانے لگیں___ تو نظر آیا۔

بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے

کالازوال نقشہ مکمل ہوگیا___ **اصلوا علیه و سلموا تسلیماً**_____ ☆

نورانی علوم کی منتقلی_____ عرش نشینی کے ظہورانشے میں جن جن کونصیب ہوئی وہ_____ وجود باری تعالیٰ میں مستغرق_____ ہوتے ہوئے___ مولا___ صادق وصدیق_____ داتا_____ غوث_____ محبوب سبحانی_____ نائب رسول_____ سلطان_____ قلندرکبریاء_____ محبوب عالم_____ موج نورِخدا_____ اورکوئی_____ مٹھاس کے خزانوں کا مالک_____ بن کر_____ تخت کائنات_____ پرجلوہ افروز ہوئے___ اور ہوتے رہیں گے_____ یہ خودکوگوڈریوں میں چھپانے والے_____ عرش نشیں_____ کہیں سینہ بہ سینہ___ کہیں بہ بانگ دہل___ بادشاہی کے____ گرعطاکرتے____ اور____ سکھاتے آرہے ہیں ☆

ہم فقیروں سے دوستی کرلو گرسکھادیں گے بادشاہی کے

اللہ رب العزت نے روحانی سلاسل کا وجوداپنے پیاروں کی پہچان_____ واضح کرنے کے لئے ظاہرفرمایا_____ محبوبیہ بانوا قادریہ _____ دیگرعظیم روحانی ونورانی سلاسل میں شامل روحانی ونورانی علوم سے بھرپورعظیم روحانی سلسلہ ہے_____ ☆ نورمحمد ﷺ کی خاص نورانی قندیلیں_____ ہمارے بزرگانِ عظام_____ مولائے کل ﷺ سے مولاابوتراب کرم اللہ وجہہ الکریم_____ سے سلسلہ درسلسلہ حضرت محبوب سبحانی_____ غوث الصمدانی_____ غوث یزدانی_____ قطب ربانی_____ شہنشاہ بغداد_____ سرتاج الاولیاء___ سرتاج الاصفیاء_____ پیران جن وانس_____ سید حسنیؓ وحسینیؓ_____ غوث الاعظم سیدمحی الدین شیخ عبدالقادرجیلانیؒ سے باطریق شجرہ حضرت سیدمحمودعلی شاہ المعروف قل ھواللہ شاہ بانواقادریؒ سے_____ ہمارے آقاومولاپیروپیشواسیدی_____ مرشدی_____ غوث زماں_____ محبوب عالم_____ شمس الحکماء_____ حضرت مخدوم پیرسیدمحبوب علی شاہ نوراللہ شاہ نقوی بخاری بانوا قادری رحمۃ اللہ علیہ کے_____ مقدس_____ منورسینہ میں روشن ہوئیں_____ جن کے فیض نظرسے ہمارے زنگ آلوددلوں کو_____ نورمحمد ﷺ_____ سے منوراورروشن کرنے کا_____ احسان عظیم_____ رب کریم_____ نے فرمایا_____ ☆ آفتاب علم ﷺ_____ شہرعلم ﷺ_____ کے روپ میں_____ ارض وسماء کے وسط_____ میں آبادہوئے توتمام باطل علوم کی شرانگیزقوتیں تاریکیوں کے عمیق غاروں میں سرپٹخنے اورسرچھپانے پرمجبور ہوگئے___ ان کے فسادی علوم کے شیطانی اورباطل چراغ_____ اپنی اپنی زندگیوں کے خاتمے کی طرف گامزن ہوگئے_____ ان کے اندرزندگی کی رمق ختم ہوتی چلی گئی_____ ان کی مصنوعی اورباطل روشنیوں کے چراغ اپنی زندگی کے آخری سانسوں پرٹمٹمانے لگے_____ ☆ شہرعلم ﷺ_____ کی ضوفشانیاں اپنے نقطہ عروج پرتھیں_____ روحانی ونورانی علوم کے دھانے_____ کائنات کے اندھیروں_____ میں روشن آفتاب_____ اورستاروں کی طرح_____ چمکنے دمکنے لگے_____ اوران ﷺ سے مستفید ہونے والے_____ روشن ستاروں کے القاب_____ سے نوازے اور

فلاح کے راستوں کے ہادی و رہبر اور منبع قرار پائے ______ فلاح کے یہی راستے آج تک سلاسل معرفت ______ حقیقت ______ اور طریقت میں جاری وساری ہیں ______ اور تا ابد جاری وساری رہیں گے ______ ☆

ہر سلسلہ کے شہنشاہ وراءُالورٰی علوم سے بھرپور خزانوں کو لٹانے کے لئے بے تاب و بے قرار رہے ______ اور ہیں ______ روشن ضمیری کے خزانوں کا یہ سلسلہ ہمارے مرشد کریم حضرت سید محبوب علی شاہ نور اللہ شاہؒ کے بھی حصہ وجثہ میں منتقل ہوا ______ ان کے استغراق ______ اور پرواز ______ کے وہ لوگ گواہ ہیں جو ان کی محفل میں ان کی محبت سے فیض یاب ہوئے۔ استغراق کا عالم یہ تھا کہ ان کے ______ مراقبہ ومشاہدہ ______ کی کیفیت میں اگر برلبِ سڑک ______ کوئی ڈھول بھی پیٹتا ہوا گزرتا تو ان کے استغراق میں بال برابر بھی فرق نہ پڑتا ______ ☆ روحانیت میں رب کریم ورحیم اور مالک دوجہاں سے وہ مقام ومرتبہ حاصل تھا کہ ______ وقت کے ابدال بھی مقام کی آگاہی اور بلندی درجات سے نا صرف لاعلم تھے بلکہ صاحب اعتراف بھی تھے کہ ______ ہم باوجود کوشش کے مقام سے آگاہ نہ ہوسکے اور ہماری یہ کوششیں سعی لاحاصل ثابت ہوئیں ______ ☆

ہمارے مرشد کریم حضرت سید محبوب علی شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے روحانی اور طبی علوم کے خزانوں کا دریا بہادیا ______ جن سے ______ الحمد للہ ______ برصغیر پاک و ہند بلکہ عرب ______ ایران ______ عراق ______ ترکی ______ مصر ______ افریقہ و یورپ تک کے بے شمار احباب فیض کے دریا سے اپنے اپنے ظاہری و باطنی ______ کاسہ عقل وخرد کو منور اور درخشاں کر گئے ______ کوئی پل بھر میں سفر کو طے کر گیا اور کوئی خدمت گاری کے سمندر سے فیض کے لعل و گوہر چن چن کر اپنے مقدر سنوار گیا ______ ☆ علوم کے خزانے ______ روح اور عقل وخرد کے حسین طباقوں ______ میں مقید ہوتے ہیں۔ اور وہاں سے ______ ایک سے ______ دوسرے ترابی پتلوں میں منتقل ہوتے چلے جاتے ہیں اور ان علوم کے فیوض وبرکات کا ہی یہ کمال ہے کہ یہ ______ ترابی پتلے اشرف المخلوقات کے اعزاز کے مستحق ٹھہرتے ہیں ______ ☆

اللہ رب العزت نے قرآن مجید فرقان حمید میں علوم کو مقید فرما کر اور کتابی شکل دے کر اپنی مخلوق کو نوازا ___ علوم قرآنی کی تشریحات اور فیوض وبرکات سے کتابوں کی کتابیں علم کے نور سے ______ جن وبشر کے سینے منور کر رہی ہیں اور ان بے بہا ______ نورانی علوم ___ سے جن وبشر کے سینے منور ہوئے اور ہوتے رہیں گے ______ لیکن اس کے ساتھ ساتھ بے بہا ______ علوم روح وعقل وخرد ______ سے سینہ بہ سینہ منتقل ہوئے ______ جن سے خاص خاص احباب ہی واقف اور مستفید ہوئے علوم کے بڑے بڑے۔۔

امام ______ مجدد ______ محدث ______ علماء ______ محققین نے علوم کی آگاہی اور تشریحات سے دنیا والوں کو آگاہ کیا ___ خیر وشر کے راستوں کی پہچان عطا فرمائی ___ ☆ رب کریم نے اپنی بے بہا رحمتوں میں سے ایک بہت بڑی رحمت ___ قلم اور کتاب ___ سے اپنی کمزور ترین مخلوق ___ انسان کو نواز کر اس کو علم و دانش کی بہت بڑی طاقت سے نوازا ___ اس علم و دانش کے کرشمے کتابوں کے سمندر کی صورت میں دنیائے ارض پر موجود ہیں ___ ہر کوئی اپنے اپنے مقدر اور حصہ کو حاصل کر رہا ہے۔ اور اپنی اپنی استطاعت کے مطابق فیض پا رہا ہے ______ اور لٹا رہا ہے ______ ☆

ہمارے مرشد کریم اعلیٰ حضرت پیر سید محبوب علی شاہ عرف نور اللہ شاہ نقوی بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی وطبی کتب بھی اپنے علمی جلووں سے منور ہیں ___ ہر صاحب علم اور طالب علم جب ان کی سیر کرتا ہے ______ تو انگشت بدنداں ______ عش عش کرنے پر مجبور ہوتا ہے ___ ☆

انسان کی عظمت کے پرستار ہیں ہم لوگ

ہمارے مرشد کریم پیر سید محبوب شاہ نور اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے___ دعائے سیفی کا مجموعہ ___ حضرت ابو تراب مولا علی کرم اللہ وجہہٗ کے حکم مبارک سے مرتب کیا___ دعائے حزب البحر کا وہ مجموعہ جو کتب میں عام طور پر مروجہ اور موجود ہے بھی___ کتاب دعوت حق___ میں مرتب کیا___ اور اس سے ہٹ کر___ حزب البحر کا وہ خاص الخاص نسخہ___ بھی ترتیب دے کر اشاعت کی منزل ومقصود تک پہنچایا___ جو خاص کر انہیں___ حضرت خواجہ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ ___ سے عنایت ہوا___ تصوف اور روحانیت کے موضوع پر بے شمار کتب کے خزینے عوام الناس کے لئے مرتب اور مرحلہ اشاعت کے سپرد کیے ___________ جواہر الاولیاء___ معدن شفاء سادات___ شمع تجلیات محبوب___ محبوب الجفر___ دعائے برہتی___ آیت الکرسی با موکل___ کے ساتھ ساتھ___ تلاوت الوجود___ اور___ تشریح تلاوت الوجود___ جیسی عظیم الشان___ نادر ونایاب___ تحفہ خداوندی کو چھپوا کر___ عوام الناس کی دسترس تک پہنچا دیا___ ان کی تصوف کی کتب کا مطالعہ کرنے والا___ اپنے___ وجود میں صفات باری تعالیٰ___ کے بھرپور احساس___ کو محسوس کرتا ہے اور ___ قرب الٰہی کی لذت سے آشنا___ ہوئے بغیر نہیں رہتا___ ☆ رازق مطلق___ رب العزت کی ذات با برکات___ ہے طبی کتب سے بے شمار احباب نے___ علم طب وحکمت___ سے مستفید ہو کر___ طبی میدان___ میں اپنا نام کمایا اور___ وہ وابستہ روزگار ہوئے___ ہمارے مرشد کریم پیر سید محبوب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے علم طب وحکمت کے استاد محترم___ برصغیر پاک وہند___ کی مشہور ومعروف شخصیت___ اور علم وحکمت کے___ بینا___ اور بے تاج بادشاہ ___ حضرت حکیم عبدالوھاب نابینا رحمۃ اللہ علیہ___ تھے جن سے انہوں نے طب وحکمت میں___ بادشاہی کے گر___ سیکھے اور___ استاد محترم کی بے ریا خدمت___ کو رب کریم نے حسن پسندیدگی سے نوازا___ اور انہیں لازوال شہرت___ سے نواز دیا___ اور بطور طبیب___ برصغیر پاک وہند___ میں ہمارے مرشد کریم حضرت پیر سید محبوب علی شاہ نور اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ___ کا نام نامی___ خوشبوئے لالہ وگل___ کی طرح مہکا___ اور پھیلا___ جس کی مہکار___ کا زمانہ گواہ ہے ___ ☆ کتاب ھذا___ ان مجربات محبوبیہ کا خزانہ ہے۔ جو میری نظر میں___ ''کشکول محبوبی''___ نہیں بلکہ ___ خزینہ محبوبی___ کا ایک حصہ ہے۔ مولف___ محمد عبدالرؤف خان قادری___ نے جو، جو جواہرات کا خزانہ جمع کیا___ ان سے خود بھی مستفید ہوئے اور دوسرے احباب کو بھی ان سے فیض رسائی کر کے ------

ہو حلقہ یاراں تو ابریشم کی طرح نرم

ہونے کا ثبوت دیا___ نوادرات کا یہ تمام خزانہ انہوں نے اپنے (ہمارے) مرشد کریم حضرت پیر سید محبوب علی شاہ نور اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ___ سے کئی سالوں کی شب وروز کی خدمت ومحبت کا صلہ پایا___ ان نادر عملیات کو صرف جمع ہی نہیں کیا بلکہ خود مستفید بھی ہوئے___ اور ان سے کام لے کر ان کو ذاتی مجربات بھی بنا دیا___ وظائف وعملیات سے کتب کی کتب بھری پڑی ہیں ان کو سمجھنے کے لئے زمانے درکار ہیں۔ کجا ان سے مستفید ہونا___ اکثر وبیشتر ان میں اتنے مشکل ومراحل سے سامنا ہوتا ہے۔ جو کامل واکمل ترین اساتذہ کے بغیر ان کا حل ممکن نہیں ہوتا___ اور کہیں روحانیت سے بھرپور شخصیات کی محبت اور توجہ خاص کا ہونا لازم ہے مولف ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہیں۔ جن کو مرشد کریم سید محبوب علی شاہ نور اللہ شاہؒ جیسے روحانی وعملیاتی دنیا کے ماہر ترین شخصیت سے فیض محبت اور روحانی وعملیات کے نور سے منور ہونے کا بھرپور موقع ملا۔

عملیات کی خاص بات یہ ہے کہ ان کو سمجھنا اور عمل میں لانا بہت مشکل ترین مرحلہ ہے___ کتاب ہذا کا اصل راز ارفن یہی ہے۔ کہ ان مراحل کو آسان اور سہولت کے ساتھ عوام الناس کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ جس سے کہ خلق خدا آسانی مستفید ہو سکے___

بے لوث خلوص و چاہت ، یہی وہ اصل چیز ہے جو کہ بعض اوقات چھوٹی عمر کے احباب کو بھی بام عروج پر لے جاتی ہے۔اور ہمارے مرشد کریمؒ نے تاحیات خلوص و چاہت کے بے لوث سلسلہ عظیمہ کورواں دواں رکھا اور اس کا ہمیشہ درس اور سبق پڑھایا۔

کسی کو کسی چیز سے نوازا دنیا بہت بڑی بات ہے اور نوازنے کے لئے مراحل کو دوسروں کے سامنے پیش کر دینا اس سے بھی بڑا کام ہے____ لیکن انسان کے قبضے میں ازلی وابدی خطا کی آمیزش یقیناً اپنا رنگ جماتی ہے۔اور جلوہ گر ہوتی ہے۔اس سے آگاہی آپ کے محبت بھرے خلوص کا مظہر ہے۔ان عملیات وظائف سے مستفید ہوں دوسروں کو بھی اس کے فیض سے فیض یافتہ کرلیا۔

اس پرُ آشوب دور میں اللہ کریم ہم سب کو نیک اور جائز راہ یعنی صراط مستقیم کے پیرائے پر عمل درآمد کرتے ہوئے نیک نامی کا سبب بنیں۔عملیات کو مثبت ومنفی نیک وبدنا جائز معاملات استعمال کرنا انسانی اختیار میں ہے۔یہی عاملین،کاملین کی آزمائش اور حقیقی اصل راز ہے۔مثبت جائز اور نیک طریقہ استعمال ہی اصل راہ اور صراط مستقیم ہے۔جس سے انسان کی اپنی نیک نامی اس کے والدین اساتذہ اور رہبر مرشد کی نیک نامی ہوتی ہے۔اور نام___ تو نیک نامی____ میں ہی ہے۔نام تو___ نہ ہوں گے تو کیا نام نہ ہوا ہوگا لیکن اہل علم جانتے ہیں اور اللہ کریم ورحیم آپ کو بھی توفیق دے کہ آپ خود بھی آگاہ ہوں کہ قرآن مجید فرقان حمید بھی ابلیس اور ابلیسی ٹولوں کی مذمت بار بار فرماتا ہے۔اس سے بچنا ہی انسانیت ہے____ اب وہ رب ذوالجلال جو دلوں کی دھڑکنوں اور آنکھ کے اشاروں کے پردوں میں چھپی باتوں سے آگاہ ہے بلکہ ان پر خداوندی قدرت کاملہ پر قادر ہے اس کی رحمت خاص اور اس کے جلال سے خائف جو وظائف وعملیات کو بدی کے خاتمہ اور نیکی کے حصول کے طریقہ کار کے لئے استعمال کرتے تو یقیناً جزا کا مستحق ہوگا۔اور جلال و جمال کے حسن سے ماورا ہو کر بدی کے راستوں پر گامزن یقیناً اپنی لحد کو انگاروں سے بھرنے کا مکمل اور بہ بانگ دہل منتظم ہوتا ہے________

ہمارے مرشد کریمؒ__________ نے اپنی تمام حیات مبارکہ ملا دی کو سرنگوں کرنے اور نیکی کے پرچار میں صرف فرما دیں انہوں نے نیکی و بدی کے سلسلہ کو خدائی عطا کے مطابق پیش کیا________ ہمیشہ اپنے چاہنے والوں اور خادمین کو عملیات وظائف کی بدی کی قوتوں کے تابع ہو کر استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔نیکی اور صراط مستقیم کے راستوں کی تشہیر ان کا مطمع نظر تھا اب نیکی اور محبتوں کے راستوں کی پہچان ہی کا مقصد حیات_____ تھا۔اور اسی کا وہ ہمیشہ درس دیتے۔اور لوگوں کو اسی اصل منزل مقصود پر پہچانا ان کا شیوہ احباب اپنوں نے صراط مستقیم کے آگاہی کا فرض ادا کیا اور برائی کے راستوں پر چلنے سے بچانے کے لئے اور منع کرتے تھے۔یہی وہ راستہ ہے جو رب کریم ورحیم نے انبیاء کرام سے اولیاء کرامؒ کو عطا فرمایا_____ اور انسانوں کو اس راہ پر چلنے کا حکم دیا۔اور اختیار دیا__ کتاب ہذا بھی اسی جذبہ نور ومحبت کا عطیہ ہے رب کریم ورحیم نیکی کے اس کرنے پر اور اس سے نیکیوں کے خزانے کو بھرنے کی توفیق ہم سب کو عطاء فرمائے آمین۔الحمدللہ آمین_____

اپنا شیوہ ہے اندھیروں میں جلائیں چراغ

الحمدللہ اندھیروں و کو اجالوں میں بدلنے کا نور کا یہ سلسلہ ہمارے ہادی مرشد کریم سے جاری وساری ہے انشاء اللہ تعالیٰ جاری وساری رہے گا۔آپ کے لئے_ ہمارے سب کے لئے_ یہ حاملین قرآن کا سلسلہ ہے۔

مفہوم حدیث مبارکہ ہے کہ___ سب کے لئے یہ حاملین قرآن کا سلسلہ ہے۔

مفہوم حدیث مبارکہ ہے کہ حاملین قرآن رحمت خداوندی میں گھرے ہوئے ہیں اور نور الٰہی کی چادر میں ملبوس ہوتے ہیں ____ نور کی چادروں میں ملبوس یہ حاملین قرآن کا سلسلہ او جھل ہوتا جا رہا ہے سچائی کی آڑ میں **بزرگی** پنپ رہی ہے اس کی پہچان اور اس سے بچنا ہی اصل صراط مستقیم ہے۔کیا کیا گوہر جلوہ افروز ہیں اس کشکول گوہر میں_____ یہ آپ جب ان کا مطالعہ فرمائیں گے تو یہ آپ کی عقل وخرد کی سکرینوں کو روشن کرتے ہوئے آپکے دل ودماغ کو اپنی آفت میں لیں گے تو یقیناً آپ یہ وظیفہ

یا عمل کو دوسرے سے پہلے کرنے کا ارادہ اور پروگرام بنائیں گے ____ لوگ کہتے ہیں کہ رکھ دیا کلیجہ نکال کر ____ یہ تو روح کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے فیض کے خالص گوہر ہیں ____ یقیناً آپ کو اپنے دامن رحمت میں جکڑیں گے اور کسی نہ کسی طور پر آپ اپنے آپ کو آمادہ عمل پر لازم، مجبور و بے بس پائیں گے ____ حوادثات زمانہ کا کون شکار نہیں ___ ان کا مقابلہ کرنے ان سے بچاؤ اور ان کے سامنے ڈھال کے لئے آپ کو بہت کچھ ملے گا ___ اس کتاب میں ___ آپ کے قلب کی اتھاہ گہرائیوں سے یقیناً دعاؤں کے چشمے ابلیں گے ___ جب اس فیض سے فیض یافتہ ہوں گے ____ لیکن اس کے لئے یقیناً آپ کو ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے چناؤ کرنا پڑے گا __ دعویٰ ہے کہ ___ آپ چناؤ کے چکر میں نہ پڑیں ___ جو عمل ___ جو وظیفہ اپنی تمنا حاجت اور چاہت کے مطابق پسند آئے ___ بے خوف وخطر کود پڑیں آتش عشق میں ___ پھر دیکھیں کہ زندگی کیسے گل وگزار ہوتی ہے مولف نے اپنے مرشد کریم کی سنت ادا کرتے ہوئے اپنے راز و نیاز آپ کے سامنے اس طرح رکھ دیئے ہیں کہ بقول شاعر!

تیرا سورج کے قبیلے سے تعلق تو نہیں — یہ کہاں سے تجھے آیا ہے سبھی کا ہونا

ہمارے مرشد کریم پیر سید محبوب علی شاہ نوراللہ شاہ قادریؒ نے اپنے نورانی علوم قلیل سی مہک سے محمد عبدالرؤف خان کو مہکا دیا۔ محمد عبدالرؤف خان اسم بامسمیٰ ہیں۔ رب کریم ان کے اسم پاک ''رؤف'' کی صفات سے نوازا ہے انہیں ___ دعا ہے رب رؤف الرحیم سے کہ! محمد عبدالرؤف خاں پر اپنے علوم کے دریاؤں کے دہانے کھول دے۔ جن کی روحانی موجوں میں یہ سدا غریق رہیں ___ اللہ رب العزت انہیں ان کے والدین، اساتذہ اور ان کے پیاروں کو دنیا و آخرت میں اپنی خاص نگاہ کریمی میں رکھے۔ آمین!

یا رسول اللہ

حَبِیبِیُ حِبِّیُ مَحبُوبِیُ اَغِثْنِیُ یَارَسُوْلَ اللّٰہ — مُحِبِّیُ حُبِّیُ مَطْلُوبِیُ اَغِثْنِیُ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

فِدَاکَ اِخْوَتِیُ ، اُمِّیُ ، اَبِیُ ، اَبنَائِیُ ، اَحبَابِیُ — وِادَادِیُ وُدِّیُ مَرغُوبِیُ اَغِثْنِیُ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

غِیَاثِیُ غَوثِیُ الْمَولیٰ مُغِیثِیُ غَیثِیَ الْمَلْجَاء — مُعِینِیُ مَنِّیُ اِحسَا نِی اَغِثْنِیُ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

ابنِ ابو تُراب خاکپائے پیران پیرؓ

حکیم پیر سید عابد علی شاہ موج دریا نقوی بخاری قادری بانوا

0301-7359092

صمدانی دُعا

الحمد للہ و ماشاء اللہ الصمد ہمارے پیارے دوست کو حضرت مظہر جان جاناں کی نسبت سے عبدالرؤف جان جاناں لقب بھی عطا ہوا ہے۔جیسا کہ پیر بھائی ان کو اسی نام سے جانتے ہیں۔ پیر بھائی محمد عبدالرؤف خان قادری صاحب آف کوئٹہ جن کو ہمارے ابا جی پر نور بھر پور فضل رب شکور مکمل تفصیل اور مکمل حوالہ جات کیساتھ مرتب کیا ہے۔تاکہ فیضان محبوب صمدانی جاری وساری ہے اللہ کریم ان کی یہ کوشش قبول فرمائے اور یہ توفیق بھی دے کہ ہمارے پیر بھائی عبدالرؤف صاحب اپنی مکمل سوانح عمری بھی لکھ دیں تاکہ سب دوستوں کی رہنمائی ہو اور ذوق وشوق میں اضافہ ہو۔میری اپنے تمام پیر بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے تجربات اور حالات وواقعات اور وہ وقت جوان کا محبوب صمدانی مرشد گرامی کے ساتھ گزارا تھا اور جو کچھ انہوں نے سیکھا ہے وہ سب الگ الگ لکھیں اور چھپوائیں۔خصوصاً جو کچھ ان کو مرشد گرامی سے ملا اور جو حالات وواقعات اور کرامات وآثار ان کے علم میں ہیں وہ سب لکھیں اور لوگوں تک پہنچائیں تاکہ مجموعہ اعمال کے ساتھ مجموعہ احوال بھی لکھے ہر فرض بھی ہے اور قرض بھی ہے طریقت کا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے اور میرے تمام دوست احباب مرید وخلفاء سب عبدالرؤف قادری صاحب کے لئے دعا گو ہیں۔اور اللہ کریم ان کے ذریعے سلسلہ عالیہ قادریہ غوثیہ محبوبیہ بانوامیں خیر وبرکت عطا فرما! آمین۔ والسلام۔

پیر سید ابو صالح چمن شاہ صمدانی ابن محبوب صمدانیؒ

0333-6968300

گلشن نامہ

یہ تو نے اچھا کیا کہ خود لکھا تمام پیام وگرنہ لوگ تو ہر بات من گھڑت لکھتے

برادر مکرم جناب عبدالرؤف خان قادری جان جاناں صاحب ساکن کوئٹہ دامت برکاتکم وطال اللہ عمرکم وادام اللہ فیوضکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ! خیریت موجود عافیت مطلوب! عرض احوال اینکہ الحمد للہ آپ نے اپنے مجرب المجرب اعمال واذکار، اشغال واذکار، اشغال ومراقبات، وظائف واوراد، ادعیہ و غیرہ کا مجموعہ مرتب فرمانے کا ارادہ ظاہر فرمایا جو آپ کو قبلہ وکعبہ غوث الفقراء قطب الاولیاء محبوب الٰہی الفقیر سید محبوب علی شاہ قادری بانوا نور اللہ مرقدہ' وقدس سرہ' سے حاصل ہوئے۔ اور آپ نے کئی جو دیگر کتب اور فقراء ومشائخ سے اکتساب فیض کیا ہے۔ سب کو جمع کیا ہے اس حوالے سے آپ یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں۔ نیز آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے راقم کو اس متبرک مجموعہ کے نام رکھنے پر مامور فرمایا۔ راقم چندے غور درین باب کرتا رہا ہے۔ کیونکہ **مھکتے بایست تا خون شیر شد**۔ پھر قبلہ ابا جی حضورؒ کے فیض پر نور سے یہ نام منصۂ شہود پر آیا۔ جس میں چند چند اسرار بھی مستور ہیں۔ نام نامی اس مجموعہ مبارک کا راقم کے نزدیک یہ رکھا جائے۔ ﴿ **گلشنِ اَسرارِ محبوب** ﴾

کتاب کے نام کو مدنظر رکھتے ہوئے عملیات کو چار انتہائی مشہور ومعروف کُتب جیسے ہمارے والدِ مُحترم قبلہ وکعبہ جناب پیر سید محبوب علی شاہ قادریؒ کی تصنیفِ کریمہ **جواھر الاولیاء** اور دیگر کتب جیسے کہ **شمس المعارف** ، **شموس الا نوار** ، **عوارف المعارف** ، **غنیة الطالبین** اور **مراة الاسرار** وغیرہ کے اسرار میں نظر کرتے ہوئے اس مجموعہ شریفہ کے کچھ بواطن ظہور میں آتے ہیں۔

جیسے کہ یہ مجموعہ متبرکہ نسخہ خالص ہمارے بزرگوں کے مجربات، اشغال، اذکار و وظائف کا عظیم الشان مرقع ہے اور تریاق عدیم المثل۔ توشہ عدیم المثل، توشہ خلیفہ، تریاق خلیفہ، خلاصہ اکسیر حیات، کوثر عدیم المثل، کوثر سخن، وارث آب کوثر، دیوان خانہ رحمانیت، نوشتہ **لا یجلیها لوقتها الاهو** . نوشتہ عجب تر، ھادی خلائق بحکم خدا، دسترس حقائق الاسرار، ذکر معشوق، نافع معرفت کردگار، فتح ونصرت رب، بارکرامت درویشاں، مقدس خاتم سلیمان، بارکرامات درویشاں، راہ فقیر خرم، مصدر فیوض مسنون، بدر مفوض، یہ سب اس مجموعہ کے اوصاف ہیں اور ہر مجموعہ کے اوصاف ہیں چونکہ یہ مجموعہ مبارکہ 1436ھ میں زیرِ قلم ہونا شروع ہوا اسی لئے مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ یہ مجموعہ آپ جیسے سکندر دیموم بخت 1436 اہل تخت 1436 کی تصریح تیز ہوش 1436 کی تنظیم آگہی 1436 ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس کتاب میں آپ کچھ اپنے ظاہری و باطنی اسفار و احوال بھی بیان فرمائیں گے اور اپنے روحانی وتعلیمی سفرنامے کی کچھ سیر ہم کو بھی کرائیں گے۔ نیز یک باب تو یقیناً آپ کے اور ابا جی حضورؒ کی باہمی ملاقاتوں اور راز و نیاز کے اظہار کے لئے مختص ہونا ہی چاہیے جس میں قبلہ غوث

الفقراء قطب الاولیاءؒ کے اقوال وارشادات اور سوانح حیات بھی کچھ ذکر ہونے لازم ہیں۔ امید ہے آپ ہم کو مایوس نہیں فرمائیں گے۔ اوراس سے ہر طرف بھی یہی نعرہ بلند ہوگا خدا خدا کرو 1436ھ نیز ہم شدت سے منتظر ہیں کہ آپ ایسی دسترس حقائق الاسرار رکھنے والی ہستی ضرور علوم مخفیہ روحانیہ کے اسرار کھولے گی جس میں جفر کے حصہ آثار، معروف وغیر معروف ادعیہ وعزائم پر تبصرے اوران کے اسرار ومفاتیح المغالیق، طلسمات ونقوش کی چیستانوں کے حل ہتھیلی پر سرسوں جمانے والے حب وتسخیر وجلب المطلوب کے عظیم نوادر ات، مراقبات، اذکار واشغال، لطائف ودوائر، **تحت الثریٰ تاسدرۃ المنتھی** پہنچانے والے زینہ ھائے ولایت کبریٰ۔ ارواح علویہ وسفلیہ سے ملاقات اور سرور کائنات فخر موجودات باعث ایجاد عالم روح الارواح حضور اکرم ﷺ کی پاک کچہری تک رسائی کا اجازہ نامہ جیسے امور آپ ضرور اس مجموعہ پرنور میں مذکور فرما کر مشکور ہوں گے۔ اوراس مجموعہ سے ہم جیسے مایوس العلاج مریضان دائمی صحت سے مسرور ہوسکیں گے۔ اللہ کریم آپ کو توفیق عطا فرمائے اور فیضان اولیاء سے آپ کو بھرپور فرمائے تاکہ چہار دانگ عالم میں محبوب کا نور پھیلے اور آپ اپنے بزرگوں کے لئے دنیا وآخرت میں باعث فخر بن جائیں۔ ہم ہر چہار برادران صائم وموج دریا وچمن وگلشن اور جملہ برادران طریقت آپ کے لئے، آپ کے والدین، برادران، اہل خانہ، اولاد امجاد، احباب پروقار اور آپ کے ہر چاہنے والے کے لئے خواہ اس نے آپ کو دیکھا ہو یا صرف نام سنا ہو۔ اور آپ کی کتاب پڑھنے پڑھانے والے والوں اوراسکی اشاعت وترویج کر نے والوں سب احباب کے لئے خصوصاً بالخصوص دعا گو ہیں۔ امید واثق ہے کہ اس رب حقائق کی رحمت خاص سے ہے۔ کہ ہم سب کو اللہ کریم حضور اکرم ﷺ کے طفیل آخرت میں اباجی حضور والنور کا قرب اور معیت عطا فرمائے گا انشاء اللہ عزوجل.

این دُعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

والسلام مع الاکرام خاکپائے محبوب

پروفیسر حکیم پیر سید ابو سعید گلشن شاہ قادری

0300-4695094

مجھے ابر کرم کی بھیک ملے
میرا کوئی نہیں ہے تیرے سوا

میرے محسن دوست !

جناب قبلہ وکعبہ پیرومرشد سید محبوب علی شاہ قادریؒ کی خدمت اوراس میں الحمدللہ ! کثرت سے حاضری کا شرف حاصل رکھا اوراکثر ایک مہمان صاحب آپ کے قدموں سے لپٹے ہوئے فیض یاب ہوتے پایا ملتے ملتے یہ کھلا کہ صاحب موصوف کوئٹہ سے عبدالرؤف قادری نام ہے ایم اے اسلامیات بھی ہیں اور محکمہ موسمیات میں ملازم بھی ہیں اور مزید قرب نصیب ہوا تو معلوم ہوا کہ اردو، انگریزی، پنجابی، سرائیکی، پشتو، بلوچی، بروہی، سندھی آٹھ زبانیں ایک جیسی روانی سے بول سکتے ہیں۔ بارہا دیکھا کہ عربی، فارسی عملیات وتصوف کی کتابیں مرشد صاحب کے سامنے ترجمہ کررہے ہیں اور مرشد کریم کہیں کہیں اصلاح وتشریح بھی فرماتے جارہے ہیں اس وقت دل میں شدید رشک پیدا ہوا تھا کہ کاش ان کی جگہ پر میں پڑھ رہا ہوتا اور مُرشد کریمؒ میری اصلاح فرمارہے ہوتے۔

ما او تو از یک گلستانیم از ما رُخ متاب گرچہ الطافش تُرا گُل کرد و مارا خارِ ساخت

کئی بار دیکھا گیا کہ جناب عبدالرؤف صاحب صرف کھجور اور پانی سے گزارا کرتے اور چالیس اوراسی روز تک ذکرواذکار میں مشغول ہیں۔ اللہ کریم اور ہمت عطا فرمائے اب یہ خوش خبری ہے کہ ہم جیسوں کے لئے رہنما اور رہبر کے طور پر ایک کتاب کا مجموعہ تیار کیا ہے جس میں مجربات کا ذخیرہ ہے میری دعا ہے کہ وہ ایسی ایک ہزار کتاب لکھیں۔ اور ہر کتاب کے کئی کئی ہزار ایڈیشن چھپیں۔ اور ہزاروں ہزار لوگ ہمارے مرشد کریم فقیر سید محبوب علی شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کے فیض عام سے ہمارے بھائی محترم عبدالرؤف قادری صاحب کے ذریعے فیض یاب ہوتے رہیں۔ اور یہ سلسلہ تا ابد جاری وساری رہے۔ اور مجھ جیسوں کی اصلاح ہوتی رہے آمین۔

نمی دانم کہ آخر چوں دم دیدار می رقصم مگر نازم بایں ذوقے کہ پیشِ یار می رقصم
خوشا رندی کہ پامالش کُنم صد پارسائی را زہے تقوٰی کہ من باجُبہ و دستار می رقصم

مُحترم و مُکرم جناب مُزمل حسین قادری (لیکچرار)
وِزڈم کالج کچہری چوک دیپال پور، اوکاڑہ۔
0300-2224761

بسم اللہ الرحمن الرحیم O

یعسوب العاملین !

شکرِ خدا، ادا کر! اے میری زبان کہ کھل گیا کنز عملیات کا دہان

مجھ فقیر اور مجھ جیسے بے شمار شائقین عملیات و روحانیات کے لئے یہ ایک عظیم نوید مسرت ہے۔ کہ ہمارے پیشوا حضرت فقیر سید محبوب علی شاہ نقوی بخاری قادریؒ کے خاص خلیفہ مجاز یعسوب العاملین جناب عبدالرؤف خان قادری صاحب اپنے اعمال، عملیات، وظائف اور مجربات کو جمع کر کے طبع فرما رہے ہیں۔

نگاہ میں برق نہیں، چہرہ تو آفتاب بھی نہیں یہ بات کیا ہے؟ انہیں دیکھنے کی تاب نہیں

اور پیرومرشد کی نسبت مبارکہ سے ﴿ **گلشنِ اَسرارِ محبوب** ﴾ کے عنوان عالی سے معنون کیا ہے۔ اللہ کریم ان کے جان و مال و اہل وعیال علم وعمل، قلم وگفتار میں برکت کاملہ شامل فرمائے۔ اور اس مُرقع عظیمہ کے پڑھنے والوں کو اس سے کما حقہ مستفید و مستفیض ہونے کی توفیق وہمت عطا فرماتے ہوئے احباب وقارئین کی دینی ودنیاوی و اخروی ترقی وحل المشکلات کا وسیلہ جلیلہ اور ذریعہ کاملہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اس کتاب میں نہایت عجیب وغریب اور دقیق وعمیق کئی اقسام کے علوم ورموز کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ جس طرح جناب عبدالرؤف قادری نے بیان فرمایا ہے وہ بے شک وشبہ اس زمانے کے یعسوب العاملین کہلانے کے مستحق ہیں۔ اور انہوں نے اس خطاب کا حق بھی ادا کر دیا ہے۔ ہم دعا گو ہیں۔ کہ اللہ کریم جناب یعسوب العاملین کو اسی طرح کی بے شمار انمول کتب لکھنے کی توفیق بخشے۔ جس سے پیر و مرشد کا فیضان جاری وساری تا ابد رہے اور ہم خدام سادات سے فیض تا حیات فیض یاب اور مُستفید ہوتے رہیں۔

آمین ثم آمین۔

واللہ المستعان علی ما تصفون o

خادمِ بارگاہِ محبوبیہؒ

علامہ خواجہ پیر محمد عبدالرسول قادری

(اسلام پورہ نزد سگیاں پُل، لاہور)

0335-137063 0301- 4137063

عرض مؤلف : (اپنی بات)

اللھم انی اسئلك علما نافعا ☆ ورزقا طیبا ☆ وعملا متقبلا ☆

سب سے پہلے تو میں الہ العالمین کا کھربوں بارشکر گزار ہوں۔ کہ اس ذاتِ اعلیٰ وارفع نے مجھے اس کتاب کو تحریر کرنے کی توفیق وطاقت عطا فرمائی۔ کیونکہ یہ سعادت اس ذات اقدس کے فضل وکرم کے بناء ناممکن العمل تھی۔ شکرالحمدللہ رب العالمین۔

دور حاضر کے عصری مسائل دینی و دنیاوی کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب کی تدوین وترویج اور اشاعت وتشہیر کی جارہی ہے۔ قارئینِ کتاب ہٰذا (گلشنِ اَسرارِ محبوب) کی خدمتِ اقدس میں راقم الحروف عرض پرداز ہے۔ کہ اس کتاب میں شامل تمام مضامینِ تصوف، احوال ومقامات ودرجاتِ اولیاء ومتعلقاتِ ولایت واقوال وملفوظات اولای ء و بزگانِ دین اور اعمال وعملیات کو اسناد کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ مجھے نہ تو خودنمائی وشُہرت کا شوق ہے۔ اور نہ ہی میں خود کو کوئی صوفی، ولی، عامل یا عالم سمجھتا ہوں۔ جو جوعمل جس جس کتاب یا جن جن بزرگوں اور عاملین سے منقول ومنسوب ہیں۔ میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے۔ کہ ان کے اسماء وکتب کا لازمی ذکر کروں۔ تا کہ جب لوگ دقیق مسائل تصوف ومتعلقات اور اعمال وعملیات سے مُستفید ومُنتفع ہوں۔ تو مجھے، میرے والدین، پیرانِ سلسلہ وپیرومرشد مع اولادو خلفاء کو اپنی خصوصی دُعاؤں میں لازمی یاد رکھیں۔ جزاک اللہ خیرً اکثیرا۔

اور ہاں! برسرلب اتنا ضرور کہوں گا۔ کہ اس کتاب میں جو کچھ بھی بیان ہوا ہے۔ اگر لوگ شرائط کی پاسداری کے ساتھ ان امور کو سرانجام دیں یا پھر متذکرۃ الصدر اقوال وملفوظات، اعمال کو اپنالیں تو اثرات سے قطعًا محروم نہیں رہیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بعد اَز حصولِ تقوٰی کسی کی محنت ومشقت کو ضائع نہیں کرتا۔ انشاء اللہ العظیم۔ اور یہی میرا ایمان ہے۔

بہرحال! لوگ گھر بیٹھے بٹھائے جعلی قسم کے پیروں و فقیروں اور لٹیرے عاملین کی معاونت وچکموں کے بناء ہی اپنے جمیع الاقسام امور میں اپنی مدد آپ کے تحت اس کتاب کی مدد سے اپنے مسائل میں خودکفیل ہوسکیں گے۔ انشاء اللہ العظیم۔

بے سہارا کوئی ملتا ہے تو دکھ ہوتا ہے   میں بھی کیا ہوں کہ کسی کام نہیں آسکتا

یادرہے۔ دورجدید میں خانقاہی نظام کو سیکھنے اور سمجھنے کے لئے کوئی درس وتدریس کا باقاعدہ کوئی ادارہ یا درس گاہ موجود نہیں۔ ہمارے پاس صرف سلف صالحین کی کتب کا خزانہ ہی واحد سبیل ہے۔ جس سے ہم تصوف، ولایت یا سلوک ومعرفت کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور روحانی علوم وفنون کو باقاعدہ سیکھنے سکھانے کا بھی نہ تو کوئی منضبط ادارہ ہے۔ نہ کوئی ظاہر استاد۔ جو کہ ان علوم وفنون کی باریک بینیوں سے مجھ جیسے کم عقل ونا سمجھ بندے اور عوام الناس کو روشناس کراسکے۔ بناء استاد ورہبر کے کسی بھی قسم کے علم کو سیکھنا یا اُس کے مفاہیم وادراک تک رسائی حاصل کرنا ناممکن العمل امر ہے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم   تا غلام شمس تبریزی نہ شد

کیونکہ مَیں نے بھی کئی سالوں کے بعد اپنے پیرومرشد جناب قبلہ وکعبہ سیدی پیر سید محبوب علی شاہ بخاری دہلوی ؒ کی خدمت اقدس میں رہ کر تعلیم تصوف اور زمانہ شناسی کے کچھ اسباق حاصل کئے۔ جو کہ واقعتًا میرے لئے پُرفخر سرمایہ حیات ہیں۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء   بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

فی زمانہ ضرورت تو اس امر کی تھی۔ کہ عوام الناس کی زبوں حالی، مصائب ومشکلات، امراض ونقائص، ظاہر وپوشیدہ مسائل کے تدارک ومداوہ اور ان کے روزمرہ کے جملہ مقاصد وجمیع مطالب کو مدنظر رکھتے ہوئے اسی لئے اِس کتاب کو مزین ومعمور کیا جائے۔ لہذا اس کتاب میں جو بھی علوم وفنون، حقائق ومعارف بیان ہوئے ہیں۔ ان تمام کو سہل اصطلاحات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور کوشش کی گئی ہے۔ کہ کتاب کے حصہ دوئم (روحانیات) میں کم سے کم نقوش کا دخیل ہو۔ تا کہ لوگوں کو نقوش کی چالوں اور مشک وکستوری اور عرق گلاب وزعفران، ہرقسم کے بخورات وخوشبویات وغیرہم سے بھی باز رکھا جائے۔ اِسی لئے تمام عملیات و

اعمال کو سلیس اردو، عام فہم اور سادہ الفاظ میں شائقین و قارئین تک پہنچایا جا رہا ہے۔ شائقین عملیات و قارئینِ کتاب ہذا سے یہ گزارش بھی ہے۔ کہ اس کتاب کے کسی عمل پر عمل پیرا ہونے سے قبل عمل میں مستعمل سورہ یا آیت کے اعراب کی قرآنِ پاک سے ضرور بالضرور تصحیح کر کے تسلی و تشفی کر لیں۔ بیسویں و اکیسویں صدی کی تاریخ میں عملیات و وظائف، اوراد و روحانی مجربات پر سینکڑوں کتب منظر عام پر آ چکی ہیں۔ جو کہ کافی حد تک متداول و مقبول بھی ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے امید کامل و یقین واثق ہے۔ کہ میری یہ کاوش بھی انہیں مشہور و مقبول و معروف کتب میں سے ایک ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ کتاب سہل پیرائے میں تصنیف کی گئی ہے۔ تاکہ مبتدی حضرات بھی اس کتاب سے بھرپور انداز میں متنفع و مستفید ہو سکیں۔

یاد رہے کہ عاملین و سالکین و متصوفین و علماء و صلحاء و اولیاء اور ماہرینِ علوم جدید ہو تمام مکتبہ فکر کے لوگوں سے دست بستہ استدعا کی جاتی ہے۔ کہ امور دنیاوی کے علاوہ اوقاتِ باقی ماندہ میں قرآن خوانی، درود و سلام، اوراد و وظائف و مشاغل و مراقبات، وعظ و نصائح میں مشغول رہیں۔ پنج وقتی نماز با جماعت کے علاوہ تہجد و چاشت و مسبعاتِ عشر و دعائے حزب البحر و اورادِ فتحیہ، اسبوع شریف اَز سیدی و مرشدی پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ وغیرہم کو قطعاً ترک نہ کریں۔ کہ اِن میں دین و دنیا کے جمیع امور کا سہل حل موجود ہے۔ اور ویسے بھی عاقل و عالم و طالب حق کے لئے لازمی ہے۔ کہ ہر مکانے و زمانے کے گفتار و رفتار، دیدن و شنیدن، نشستن و برخاستن، در عالم رویاء و بحالت بیداری، کاہلی و ہوشیاری غرضیکہ بہر صورت شرعی طریقے سے قرآن و سنت کے عین مطابق دین کی رسی کو مضبوط تھام کر زندگی بسر کریں۔ **وما خلقت الجن والانس الالیعبدون**۔ کیونکہ!

میدار نہاں چشم و دل جانب یار   دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار

میں اپنے استادِ محترم جناب مکرم پیر **سید ابو سعید گلشن شاہ** صاحب کا بھی انتہائی سپاس گزار ہوں۔ کہ!

ویران دل کو اس نے **گلشن** بنا دیا   سوچوں تو ہے خیال سا، دیکھوں تو روشنی

جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات و مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر نہایت عرق ریزی سے کتاب کی نہ صرف اکمل انداز میں پذیرائی کی۔ بلکہ اپنی قیمتی آراء و مشاورت سے بھی نوازا۔ اور کتاب میں ہر موضوع کے مطابق اشعار تحریر فرمائے۔ موصوف بلند کردار، اعلیٰ اخلاق کے حامل ہیں۔ اور شریعت و طریقت و معرفت و حقیقت کے رموز و اسرار سے مکمل آگاہی و آشنائی رکھتے ہیں۔

اس پر سنبھالنا دلِ اختیار کا   اُٹھنا ہی تیری بزم سے دشوار تھا مجھے

تاحال موصوف (گلشن شاہ صاحب) مریدین کی روحانی تربیت و رہنمائی کے لئے ہمہ تن مصروف و مشغول اور کوشاں ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ کے حضور دست بستہ ملتجی ہوں۔ کہ وہ نبی آخر الزمان سید المرسلین حبیب رب العالمین ﷺ کے صدقے و طفیل اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرف باریابی عطاء فرمائے۔ اور میری یہ بھی دعا ہے۔ کہ!

یا الٰہ العالمین! یہ کتاب مستطاب، روحانی علوم و فنون کے شائقین، اصحاب سلوک و معرفت اور خدام الناس کے لئے کامیابی کی تقلید، شرف باریابی کی نوید جانفزاء طالبان راہ شریعت اور سالکان جادہ ء طریقت کے لئے بہترین تحفہ ثابت ہو۔ اور ہمارے شیخ طریقت پیر سید محبوب علی شاہؒ کے درجات عالیہ کو مزید بلند فرمائے اور ہم تمام مریدین کو اس قسم کے عظیم علمی و روحانی مشن کی تکمیل و تتمیم کی توفیق انیق رفیق فرمائے۔   **اللھم آمین بجاہ النبی کریم ﷺ**۔

محمد عبدالرؤف بلوچ کوئٹہ. 7844556 333 92+

مر گئے ہم تو زمانے نے بہت یاد کیا   اس کو ناقدریء عالم کا صِلہ کہتے ہیں

باب نمبر

4

مُنتخب جوامع الکلم

احادیثِ نبویہ ﷺ

ہدیہ نعت بحضور سرورِ کائنات ﷺ

اَز

حضرت شمس الدین شمس التبریزیؒ

یا رسول اللہ ﷺ ! حبیبِ خالقِ یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلالِ پاک بے ہمتا توئی
نازنینِ حضرت حق وصدر و بدرِ کائنات
چشم و چراغِ انبیاءؑ ، نورِ چشمِ ما توئی
شمسِ تبریزی چہ داند ، نعتِ تُو پیغمبراؑ
مُصطفٰےؑ و مُجتبٰےؑ وسرورِ اعلٰے توئی

مُنتخب جوامع الکلم احادیث مبارکہ ﷺ

حدیث نمبر 1۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ۱۔گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یقیناً حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسولﷺ ہیں۔ ۲۔ نماز کا قائم کرنا۔ ۳۔ زکوۃ کا ادا کرنا۔ ۴۔ حج کرنا (اگرچہ استطاعت ہو) ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 2۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ (گنا) زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔صحیح بخاری، صحیح مسلم۔

حدیث نمبر 3۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔کہ تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہوگا۔جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے۔جو اپنے نفس کے لیے پسند ہے۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 4۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن غسل ہر بالغ کے لیے ضروری ہے۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 5۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے یا کھیت میں بیج بوئے پھر اس میں سے انسان، جانور یا پرند جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 6۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابوبکرۃ نفیع بن حارث ثقفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب دو مسلمان تلوار سونت کر باہم جنگ کریں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔میں نے عرض کیا کہ قاتل (تو) جہنم کا حقدار ہے۔مگر مقتول کیوں؟ فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 7۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام نیکیاں اور تمام برائیاں لکھ لی ہیں پھر انہیں بیان فرما دیا ہے۔پس اگر کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے مگر اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس سے (اس شخص کے لیے) ایک کامل نیکی لکھ لیتے ہیں اور اگر اس نے نیکی کا ارادہ کیا اور پھر اس کو انجام (بھی) دے لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیوں سے لے کر سات سو۔ بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ نیکیوں کا ثواب لکھ لیتے ہیں۔اور اگر کوئی شخص کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔تو (بھی) اللہ تعالیٰ اپنے پاس ایک کامل نیکی لکھ لیتے ہیں اور اگر اس (شخص) نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل کیا (یعنی کہ اس نے وہ برائی بھی کر ڈالی) تو اللہ تعالیٰ ایک ہی برائی لکھتے ہیں۔(صحیح بخاری و مسلم)

حدیث نمبر 8 صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر فرزند آدم کو ایک پوری وادی سونے کی مل جائے تو وہ یہی چاہے گا کہ دو وادیاں اور (بھی) میسر آ جائیں۔ قبر کی مٹی کے سوا کوئی چیز آدمی کا منہ نہیں بھرتی۔ اور جو شخص توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

(کیوں کہ موت کی یاد ہی حرص کا علاج ہے۔ فرمان عالی شان ہے کہ۔ **ا لھکم التکا ثر o حتی زر تم المقابر o** غفلت میں رکھا تم کو بہتات کی حرص نے۔ یہاں تک کہ تم قبروں تک پہنچ گئے)

حدیث نمبر 9۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ صدق (سچائی) نیکی کی جانب رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو اللہ تعالی کے یہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی جانب رہنمائی کرتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی کے یہاں (وہ شخص) کذاب لکھ دیا جاتا ہے (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 10۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے کہ!

حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صدق کے ساتھ اللہ تعالی سے شہادت طلب کرے تو اللہ سبحانہ تعالیٰ اسے شہداء کے مقامات تک پہنچا دیں گے اگر چہ اس کی وفات اپنے بستر پر ہو۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 11۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے کہ! حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نیک کاموں کے کرنے میں جلدی کرو عنقریب تاریک رات کے حصوں کے مانند فتنے ہوں گے صبح کو آدمی مؤمن ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر دنیا کے تھوڑے سے مال کے بدلے اپنا دین فروخت کر دے گا (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 12۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کون سے صدقے کا اجر عظیم ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ صدقہ زیادہ اجر کا مؤجب ہے جو تندرستی اور صحت کی حالت میں دے جب تو فقر سے ڈرتا ہو اور غناء کی امید رکھتا ہو اتنی مہلت نہ لے کہ سانس اکھڑ جائے اور تو یہ کہے کہ یہ فلاں کو دے دو اور یہ فلاں کو دے دو، وہ تو پہلے ہی فلاں کا ہو چکا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 13۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے کہ!

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں میت کے ساتھ جاتی ہیں۔ اہل خانہ، مال اور عمل۔ اہل خانہ اور مال تو واپس آ جاتے ہیں اور عمل باقی رہتا ہے۔ (یعنی کہ مرنے والے کے ساتھ صرف اعمال رہ جاتے ہیں۔ جیسے کہ فرمانِ رب تعالی ہے کہ! پس جس نے ذرہ برابر نیکی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ (سورہ زلزال۔ آیات نمبر 7۔8)

حدیث نمبر 14. صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی بھی نیک عمل کو حقیر نہ سمجھو اگر چہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرو۔ (صحیح مسلم)

حد یث نمبر 15۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح و شام مسجد جا تا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر صبح و شام مہمانی تیار فرماتے ہیں ۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حد یث نمبر 16۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا ہے (وہ) جنت میں داخل ہوگا (ٹھنڈی نمازیں یعنی کہ صبح اور عصر) (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حد یث نمبر 17۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے کہ!

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہوتے ہیں جو کھانا کھائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور پانی پیئے اور اللہ کی حمد کرے ۔ (صحیح مسلم)

حد یث نمبر 18۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نیکی کی طرف رہنمائی کی اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا (فرمان عالی شان ہے کہ **وتعا ون علی ا لبر و اتقوی ..**)

حد یث نمبر 19۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے کہ! حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹادے اگر قدرت نہ رکھتا ہو تو زبان سے منع کرے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا سمجھے یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

حد یث نمبر 20۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب بات کرے۔ تو جھوٹ بولے۔ وعدہ کرے۔ تو وعدہ خلافی کرے۔ اور اگر اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ (صحیح بخاری صحیح مسلم)

حد یث نمبر 21۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز کے تمام حقوق ضرور اہل حقوق کو مل کر رہیں گے حتیٰ کہ بے سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے قصاص دلایا جائے گا۔

حد یث نمبر 22۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

زوجۃ الرسول ؐ حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ جو شخص کسی کی ایک بالشت زمین ظلم کر کے لے لے۔ اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حد یث نمبر 23۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن مومن کے لئے ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ہر حصہ دوسرے حصے کو مضبوط رکھتا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حد یث نمبر 24۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ! کہ مسلمانوں کی باہمی الفت و مودت اور رحمت و شفقت میں مثال انسانی جسم کی سی ہے۔ اگر کسی ایک عضو میں تکلیف ہوتی ہے۔ تو اس کا سارا جسم بیداری اور بخار کی کیفیت

میں رہتا ہے(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 25۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتا (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 26۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے دشمن کے حوالے کرے جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکالیف میں سے کسی تکلیف کو دور فرمائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 27۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کے ساتھ چلنا، دعوت کو قبول کرنا ، اور چھینکنے والا **الحمدللہ** کہے تو اسے **یرحمك اللہ** کہہ کر جواب دینا۔(صحیح بخاری و مسلم)

حدیث نمبر 28۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ کہ! میری امت کے تمام لوگوں کو معاف کر دیا جائے گا۔ سوائے ان کے جو خود اپنے عیوب کا چرچا کرتے ہیں۔ ان کا چرچا یہ ہے کہ آدمی رات کو کوئی برا کام کرتا ہے۔ صبح ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی ہوئی ہوتی ہے مگر وہ کہتا ہے۔ کہ اے فلاں! میں نے رات فلاں فلاں کام کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس پردہ ڈال دیا تھا مگر وہ اللہ تعالیٰ کے ڈالے ہوئے پردہ کو چاک کر دیتا ہے۔(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 29۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے اور شوہر اس سے ناراض ہو ہو کر رات گزارے تو فرشتے صبح ہونے تک اس عورت پر لعنت کرتے ہیں۔(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 30۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو مسعود بدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہے۔(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 31۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل امین ؑ مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ اسے وارث قرار دیں گے۔(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 32 صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل اللہ کے یہاں سب سے زیادہ

محبوب ہے ؟ فرمایا۔نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔میں نے عرض کیا۔کہ پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ والدین کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کی کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (صحیح بخاری،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 33۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! میری حسن رفاقت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا! تیری ماں۔اس نے کہا کہ پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا! تیری ماں۔ اس نے کہا پھر کون ؟ فرمایا تیری ماں۔ اس نے کہا کہ پھر کون؟ فرمایا ، تیرا باپ۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 34۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اسے لمبی عمر عطا ہو تو وہ صلہ رحمی کرے (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 35۔ صحیح بخاری شریف میں مذکور ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کبیر گناہ یہ ہیں۔اللہ تعالی کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی،قتل النفس اور جھوٹی قسم۔ (صحیح بخاری)

حدیث نمبر 36۔ صحیح مسلم شریف میں مذکور ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے۔اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھاری جگہ ایسے لوگون کو لے آئے گا جو گناہ کریں اور اللہ تعالی سے مغفرت طلب کریں گے اور اللہ تعالی انہیں معاف فرما دے گا۔(صحیح مسلم)

حدیث نمبر 37۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے۔کہ وہ بیان کرتے ہیں۔! کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ! کھانا کھلاؤ۔اور سلام کرو۔جس کو تم پہچانتے ہو۔اور جس کو نہیں پہچانتے۔(صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 38۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاقتور وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے۔طاقتور وہ ہے۔جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔(صحیح بخاری،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 39۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے تمام کاموں میں دائیں طرف سے کام کرنا پسند تھا وضو میں، کنگھی میں اور جوتے پہننے میں دائیں طرف سے ابتداء فرماتے تھے۔(صحیح بخاری،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 40۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا خواہش ہوتی تو کھالیتے نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر۔41 صحیحین میں ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور

مسلمان سے لڑنا کفر ہے۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 42۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت رسولِ اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ! اے معاذ بن جبلؓ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا اے معاذؓ۔ میں نے عرض کیا حاضر ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ۔ آپ ﷺ نے (تیسری مرتبہ) فرمایا، اے معاذؓ، میں نے عرض کیا حاضر اے اللہ کے رسول ﷺ، تین مرتبہ ایسا ہوا (اس کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص سچے دِل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں، (تو) اللہ تعالی اس کو (دوزخ کی) آگ پر حرام کر دیتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا (میں) اس بات سے لوگوں کو باخبر نہ کردوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا (اگر تم یہ خبر لوگوں کو سناؤ گے) تو لوگ اس (بات) پر بھروسہ کر بیٹھیں گے (اور اعمال صالحہ کرنا چھوڑ دیں گے) حضرت معاذ بن جبلؓ نے بوقتِ انتقال یہ حدیثِ نبوی ﷺ اس خیال سے بیان فرما دی تھی۔ کہ کہیں حدیثِ رسول ﷺ چھپانے کے گناہ پر اِن سے آخرت میں مؤاخذہ نہ ہو جائے۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 43۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ میری اُمت کے لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دِن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں بلائے جائیں گے تو تم میں سے جو کوئی اپنی چمک بڑھانا چاہتا ہے تو وہ بڑھا لے (یعنی کہ اچھی طرح سے وضو کیا کرے)۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 44۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء (Toilet) میں جائے۔ تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے نہ (ہی) اس کی طرف پُشت کرے (بلکہ) مشرق کی طرف منہ کر لو یا مغرب کی طرف۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 45۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے حالت بیداری میں دیکھے گا۔ یا گویا کہ اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔ اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 46۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مدینے کے کسی راستے پر نبی کریم ﷺ سے اِن کی ملاقات ہوئی۔ اس وقت حضرت ابو ہریرہؓ حالتِ جنابت میں تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں پیچھے رہ کر لوٹ گیا اور غُسل کر کے واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے ابو ہریرہؓ! کہاں چلے گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں جنابت کی حالت میں تھا اس لئے میں نے آپ ﷺ کے ساتھ بِناء غُسل کے بیٹھنا بُرا جانا تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا! **سُبحان اللہ**۔ مومن ہر گز نجس نہیں ہو سکتا۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 47۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ (تو رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا، ہاں! وضو کر کے جنابت کی حالت میں سو سکتے ہو۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 48۔ صحیح بخاری اور مسندِ احمد میں ہے کہ!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک رنگین باریک پردہ تھا جسے انہوں نے اپنے گھر کے ایک طرف پردہ کے لئے لٹکا دیا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹا دو۔کیونکہ اس پر نقش شدہ تصاویر مسلسل میری نماز میں خلل انداز ہوتی رہی ہیں۔(صحیح بخاری،مسندِ احمد)

حدیث نمبر 49 ۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے بازوؤں کے درمیان اس قدر کشادگی کر دیتے کہ دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی تھی۔(صحیح بخاری و مسلم)

حدیث نمبر 50 ۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ! اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو اور انہیں بالکل مقبرہ مت بنالو۔ (صحیح بخاری ،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 51. صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ! جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو۔ تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لے (اگر چہ فرض نماز سے کچھ وقت ابھی باقی ہو)۔(صحیح بخاری ،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 52 ۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ! نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے کوئی اور نماز بھاری نہیں اور اگر اِنہیں معلوم ہوتا کہ اِن (دونوں نمازوں) کا ثواب کتنا زیادہ ہے (اور وہ چل بھی نہ سکتے) تو (وہی منافقین) گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آتے۔(صحیح بخاری ،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 53۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا،آپ ﷺ فرماتے تھے اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ (شخص) روزانہ اُس (نہر) میں پانچ مرتبہ نہائے تو تمھارا کیا گمان ہے؟ کیا اُس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (جوابًا) عرض کیا۔نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ یہی حال پانچ وقت کی نمازوں کا ہے۔اللہ تعالیٰ اِن کے ذریعے سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔(صحیح بخاری ،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 54 ۔ صحیح بخاری، جامع ترمذی اور تینوں سنن میں ہے کہ!

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ! جو شخص اذان کی آواز سن کر یہ کہے۔

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التآ مۃوالصلاۃ القائمۃ ، آت محمد ن ا لوسیلۃ والفضیلۃ۔ وابعثہ مقا ما محمودا ن الذی وعد تۃ۔ اُسے قیامت کے دِن میری شفاعت ملے گی۔ (انشاءاللہ)۔

حدیث نمبر 55 ۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ! شُہداء پانچ قسم کے ہوتے ہیں (۱) طاعون میں مرنے والے (۲) پیٹ کے عارضے میں مرنے والے۔ (۳) ڈوب کر مرنے والے۔ (۴) اور جو دیوار وغیرہ کسی چیز سے دب کر مرجائے۔ (۵) اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہونے والے۔(صحیح بخاری ،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 56 ۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! ایک شخص کہیں جا رہا تھا راستے میں اِس نے کانٹوں کی بھری ہوئی ایک ٹہنی دیکھی پس اِسے راستے سے دور کر دیا اللہ تعالی (اِس شخص کی صِرف اسی ایک چھوٹی سی نیکی پر) راضی ہو گیا اور اِس کی بخشش کر دی (سبحان اللہ)۔ (صحیح بخاری ،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 57 ۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت انس بن مالکؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! جب شام کا کھانا حاضِر کیا جائے تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لو اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز میں جلدی مت کرو۔ (صحیح بخاری ،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 58 ۔ صحیح بخاری اور مسند احمد میں ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! اِمام لوگوں کو نماز پڑھاتے ہیں۔ پس اگر اِمام نے ٹھیک نماز پڑھائی۔ تو اِس کا ثواب تمھیں ملے گا۔ اور اگر غلطی کی تو بھی (تمھاری نماز کا) ثواب تُم کو مِلے گا اور غلطی کا وبال اِن (یعنی اِمام) پر رہے گا۔

حدیث نمبر 59 ۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت زید بن ثابتؓ سے بھی یہ حدیث مروی ہے، البتہ یہ ہے کہ! آپ ﷺ نے فرمایا تُم نے جو کیا وہ مجھ کو معلوم ہے۔ لیکن لوگو! تُم اپنے گھروں میں نماز پڑھتے رہو کیونکہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہے جو اِس کے گھر میں ہو مگر فرض نماز (البتہ فرض نماز کو مسجد میں ہی پڑھنا ضروری ہے) (صحیح بخاری ،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 60 ۔ صحیح بخاری، ترمذی، سنن ابی داؤد اور سنن نسائی میں ہے کہ!

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے اُنہوں نے بتلایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ! یہ تو ڈاکہ ہے جو (کہ) شیطان بندے کی نماز پر ڈالتا ہے۔

حدیث نمبر 61 ۔ صحیحین، ترمذی، سنن ابی داؤد اور سنن نسائی میں ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! جب اِمام آمین کہے۔ تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ جِس کی آمین ملائکہ (فرشتوں) کی آمین کے ساتھ ہو گئی اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے (انشاءاللہ)

حدیث نمبر 62 ۔ صحیحین، ترمذی، سنن ابی داؤد اور سنن نسائی میں ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! جب اِمام **سمع اللہ لمن حمدہ** کہے تُم **اللھم ربنا لك الحمد** کہو۔ کیونکہ جِس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہو گا اِس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دئے جائیں گے۔

حدیث نمبر 63 ۔ صحیحین، اسنن ابی داؤد اور سنن نسائی میں ہے کہ!

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں گواہ ہوں کہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! جمعہ کے دِن ہر جوان پر غُسل، مِسواک اور خوشبو لگانا، اگر میسر ہو، ضروری ہے۔

حدیث نمبر 64 ۔ صحیحین اور مسند احمد میں ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! اگر مجھے میری اُمت یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لئے اِن کو مِسواک کا حکم دے دیتا۔

حدیث نمبر 65 ۔ صحیحین اور مسند احمد میں ہے کہ!

حضرت عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے تو کھڑا ہو جائے

خواہ اِس (جنازے) کے ساتھ جانے کا قصد نہ رکھتا ہو یہاں تک کہ وہ گزر جائے یا گُزرنے سے پہلے رکھ دیا جائے (صحیحین میں ایک اور آنحضرت ﷺ کا واقعہ ہے کہ آپ ﷺ ایک یہودی کے جنازے کو دیکھ کر بھی کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو بھی حکم فرمایا تھا کہ! جب تم لوگ جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو)

حدیث نمبر 66 ۔ صحیحین اور مسند احمد میں ہے کہ!

حضرت عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے (جو) آدمی کو کھانے پینے اور سونے (ہر ایک چیز) سے روک دیتا ہے۔ اس لئے جب کوئی اپنی ضرورت پوری کر چکے۔ تو فوراً گھر واپس آجائے۔

حدیث نمبر 67 ۔ صحیح بخاری اور سنن نسائی میں ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ انسان کوئی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو اس نے حاصل کیا وہ حلال سے ہے یا حرام سے ہے۔

حدیث نمبر 68 ۔ صحیح بخاری، ابو داؤد، ابن ماجہ اور سنن نسائی میں ہے کہ! حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! میرے دو پڑوسی ہیں، میں ان دونوں میں سے کِس کے پاس ہدیہ بھیجوں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا، جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہو۔

حدیث نمبر 69 ۔ صحیحین، جامع ترمذی اور سنن نسائی میں ہے کہ!

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ **نا پسند** وہ آدمی ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

حدیث نمبر 70 ۔ صحیحین، جامع ترمذی، ابو داؤد اور سنن نسائی میں ہے کہ!

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے سُنا! آپ ﷺ نے فرمایا، جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا۔ وہ شہید ہے۔

حدیث نمبر 71 ۔ صحیحین اور مسند احمد میں ہے کہ!

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ہی کی قسم کھائے، ورنہ خاموش رہے۔

حدیث نمبر 72 ۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! طاعون کی موت ہر مسلمان کے لئے شہادت کا درجہ رکھتی ہے۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 73 ۔ صحیحین اور مسند احمد میں ہے کہ!

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! بخار جہنم کی بھاپ کے اثر سے ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

حدیث نمبر 74 ۔ صحیحین اور مسند احمد میں ہے کہ!

حضرت ام شریکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا تھا۔ اور فرمایا، اِس (یعنی گرگٹ) نے حضرت سیدنا ابراہیمؑ کی آگ پر پھونکا تھا۔

حدیث نمبر 75 ۔ صحیحین ، جامع ترمذی ، ابوداؤداورسنن ابن ماجہ میں ہے کہ!

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔انہوں نے بیان کیا۔کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا ، اگر (وہ کھانا) آپ ﷺ کو مرغوب ہوتا تو کھاتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

حدیث نمبر 76 ۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت جندب بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! قرآن مجید اُس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے، جب دل اُچاٹ ہونے لگے۔تو پڑھنا بند کردو۔ (صحیح بخاری ،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 77 ۔ صحیحین ، جامع ترمذی ، اورسنن ابن ماجہ میں ہے کہ!

حضرت اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں نے اپنے بعد مَردوں کے لئے عورتوں کے فِتنے سے بڑھ کرنقصان دینے والا اورکوئی فِتنہ نہیں چھوڑا ہے۔

حدیث نمبر 78 ۔ صحیحین اورمسنداحمد میں ہے کہ!

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالی کو غیرت آتی ہے اوراللہ تعالی کو اُس وقت غیرت آتی ہے جب بندہ مومن وہ کام کرے جِسے اللہ تعالی نے حرام کیا ہو۔

حدیث نمبر 79 ۔ صحیحین ، جامع ترمذی اورسنن ابن ماجہ میں ہے کہ!

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بیواؤں اورمسکینوں کے کام آنے والا اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے ، یارات بھر عبادت اوردن کوروزہ رکھنے والوں کے برابر ہے۔

حدیث نمبر 80 ۔ صحیحین اورابن ماجہ میں ہے کہ!

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ چاٹنے یا کسی کو چٹانے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

حدیث نمبر 81 ۔ صحیحین ، جامع ترمذی اورسنن ابن ماجہ میں ہے کہ!

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ برتن میں پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

حدیث نمبر 82 ۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشادفرماتے ہیں کہ! قیامت کے دن میری اُمت اِس حالت میں بُلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثارِوضو سے چمکتے ہوں گے۔تو جس سے ہوسکے چمک زیادہ کرے۔(صحیح بخاری ،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 83 ۔ جامع ترمذی میں ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشادفرماتے ہیں کہ! جوشخص وضو پر وضوکرے۔اس کے لئے دس 10 نیکیاں لکھی جائیں گی۔

حدیث نمبر 84 ۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب جنابت کا غُسل فرماتے ،توابتداء یوں کرتے کہ!

پہلے ہاتھ دھوتے ، پھرنماز کا سا وضوکرتے ، پھراُنگلیاں پانی میں ڈال کران سے بالوں کی جڑیں ترفرماتے ، پھرسرپرتین لپ پانی ڈالتے ، پھرتمام جلد پر پانی بہاتے ۔(صحیح بخاری ،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 85 ۔ سُنن اربعہ میں ہے کہ!

اصحابِ سُنن اربعہ ؒ نے حضرت ام المؤمنین ؓ سے روایت کی، فرماتی ہیں کہ! نبی کریم ﷺ غُسل کے بعد وضو نہیں فرماتے۔

حدیث نمبر 86 ۔ صحیح مُسلم شریف میں ہے کہ!

حضرت حُذیفہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ! مُنجملہ ان باتوں کے جن سے ہم (یعنی اِس اُمت) کو لوگوں (اُمت محمدی ﷺ سے پہلے والی اُمتوں) پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں۔

ا۔ ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں۔ اور (۲) ہمارے لئے تمام زمین مسجد کر دی گئی۔ اور (۳) جب ہم پانی نہ پائیں (تو) زمین کی خاک ہمارے لئے پاک کرنے والی بنائی گئی۔ (یعنی پاک زمینی مٹی سے **تیمم**)

حدیث نمبر 87 ۔ صحیح مُسلم شریف میں ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ! پانچ نمازیں اور جُمعہ سے جُمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو اِن کے درمیان ہوں جب کہ کبائر (گناہ کبیرہ) سے بچا جائے۔

حدیث نمبر 88 ۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابنِ مسعود ؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا، حاضر ہو کر عرض کی، اُس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ ٥ (سورہ ھود آیت نمبر 114) نماز قائم کر دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں، نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں، یہ نصیحت ہے، نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ خاص میرے لئے ہے؟ فرمایا، میری تمام اُمت کے لئے۔

حدیث نمبر 89 ۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابنِ مسعود ؓ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، اعمال میں اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے؟ فرمایا، وقت کے اندر نماز، میں نے عرض کی، پھر ؟ فرمایا، ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا، میں نے عرض کی، پھر کیا ؟ فرمایا، راہِ خُدا میں جہاد کرنا۔ (صحیح بخاری ،صحیح مسلم)

حدیث نمبر 90 ۔ صحیحین اور ابنِ ماجہ میں ہے کہ!

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ! صفیں برابر کرو، کہ صفیں برابر کرنا، تمام نماز سے ہے۔

حدیث نمبر 91 ۔ صحیحین اور ابنِ ماجہ میں ہے کہ!

حضرت ابو موسٰی اشعری ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ! سب سے بڑھ کر نماز میں اس کو ثواب ہے، جو زیادہ دور سے چل کر آئے۔

حدیث نمبر 92 ۔ صحیح مُسلم شریف میں ہے کہ!

حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ! مجھ پر میری اُمت کے اچھے بُرے تمام اعمال پیش کئے گئے، نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا راستے سے دور کرنا پایا اور بُرے اعمال میں مسجد میں تھوک، کہ زائل نہ کیا گیا ہو۔

حدیث نمبر 93 ۔ صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، سنن دارِ قطنی، بیہقی، سنن ابی داؤد، مسند احمد اور معجم کبیر میں ہے کہ!

حضرت وائل حضرمی ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طارق بن سوید جعفی ؓ نے نبی مکرم ﷺ سے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے انہیں (حضرت طارق بن سوید جعفی ؓ) منع فرما دیا۔ (یا شاید) اِس بات پر ناپسندیدگی کا اِظہار فرمایا۔ کہ وہ (حضرت طارق بن سوید جعفی ؓ) شراب بنائے۔ تو اُنہوں (حضرت طارق بن سوید جعفی ؓ) نے عرض کیا۔ کہ اس (شراب) کو دواء (بنانے کے لئے) بناتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ دواء نہیں (بلکہ) داء (بیماری) ہے۔

﴿اِس ضمن میں مؤلف کتاب ہٰذا (فقیر عبدالرؤف قادری) قارئینِ کتاب ہٰذا کی خدمت اقدس میں نہایت ادب سے عرض پرداز ہے کہ دورِ حاضر میں تقریباً جملہ قسم کی دوائیوں اور خوشبوؤں (Scent) میں الکحل (ہلکی شراب) کا کثرت سے استعمال پایا جاتا ہے۔سادہ لوح اور پڑھے لکھے افراد بہت شوق سے استعمال کرتے ہیں۔﴾

حدیث نمبر 94 ۔ صحیح مُسلم شریف میں ہے کہ!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ! جب کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو اُسے دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیئے۔اور جب کچھ پیئے تو دائیں ہاتھ سے پینا چاہیئے۔کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

حدیث نمبر 95 ۔ صحیح مُسلم شریف ، جامع ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد، دارمی و دیگر کتبِ حدیث میں ہے کہ!

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 96 ۔ صحیحین، جامع ترمذی، صحیح ابن حبان، سُنن ابن ماجہ، سُنن نسائی و دیگر کتبِ حدیث میں ہے کہ! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آبِ زم زم پیش کیا تو آپ ﷺ نے اُسے کھڑے ہوکر پیا۔

حدیث نمبر 97 ۔ صحیحین، موطا امام مالک، ابویعلٰی اور معجم کبیر میں ہے کہ!

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی مِلا ہوا تھا۔آپ ﷺ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔آپ ﷺ نے اِسے (دودھ کو) پیا اور پھر اسے دیہاتی کو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا دائیں طرف والے کا پہلے حق ہے۔

حدیث نمبر 98 ۔ صحیحین، صحیح ابن حبان، سُنن ابی داؤد و ماجہ، جامع ترمذی، مستدرک حاکم و دیگر کتبِ حدیث میں ہے کہ!

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا ہے کہ! جب کوئی شخص کھانا کھالے تو انگلیاں چاٹ لینے یا انہیں کسی اور کے چاٹ لینے سے پہلے (کسی چیز سے) صاف نہ کرے۔

حدیث نمبر 99 ۔ صحیحین، صحیح ابن حبان، سُنن ابی داؤد و نسائی و ماجہ، جامع ترمذی، مستدرک حاکم و دیگر کتبِ حدیث میں ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے **زرد رنگ کے** کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر فرمایا یہ کفار کا لباس ہے اِسے نہ پہنو۔

حدیث نمبر 100 ۔ صحیح مسلم، صحیح ابن خزیمہ، مسند احمد و دیگر کتبِ حدیث میں ہے کہ!

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی مکرم سید المرسلین ﷺ کے سامنے سے گزرا اس وقت میرا تہبند گھسٹ رہا تھا۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنا تہبند اوپر کرو۔میں نے اِسے اوپر کیا آپ ﷺ نے فرمایا۔''اور'' (تو میں نے اور) اوپر کیا، یہاں تک کہ حاضرین میں سے ایک صاحب نے دریافت کیا، کتنا اوپر کرے ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نصف پنڈلیوں تک''۔

پانچ لاکھ میں سے صرف پانچ احادیث نبوی ﷺ کا انتخاب

ملفوظاتِ امام اعظم ابوحنیفہ میں جناب حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی ؒ کے متعلق ہے کہ اُنہوں نے **پانچ لاکھ احادیثِ نبویہ** ﷺ میں سے صِرف پانچ احادیثِ نبویہ ﷺ کو مُنتخب فرمایا۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1 اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اور ہر ایک کے لئے وہی ہے۔ جس کی اس نے نیت کی۔ (صحیح بُخاری)

2 انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے۔ کہ وہ فضول باتیں چھوڑ دے۔ (جامع ترمذی)

3 تُم میں سے کوئی اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے۔ جو اپنے لئے کرتا ہے۔ (صحیح بُخاری)

4 بے شک حلال بھی واضح ہے۔ اور حرام بھی واضح ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان مُشتبہ چیزیں ہیں۔ جن کے مُتعلق بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ جو مشتبہ چیزوں سے بچا۔ اس نے اپنی عزت اور اپنا دین بچالیا۔ اور جو مشتبہ چیزوں میں پڑا۔ وہ حرام میں مُبتلا ہوا۔ وہ اس چرواہے کی مانند ہے۔ جو چراگاہ کے قریب اپنا ریوڑ چراتا ہے۔ اس کے چراگاہ میں چلے جانے کا اندیشہ ہے۔ سُن لو! ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی۔ اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اُس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ خبردار! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ جب وہ سنور جائے۔ تو سارا جسم سنور جاتا ہے۔ اور جب وہ خراب ہوجائے۔ تو سارا جسم خراب ہوجاتا ہے۔ اور وہ (لوتھڑا) قلب ہے۔ (صحیح بُخاری)

5 مسلمان وہ ہے۔ جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (صحیح بُخاری)

بدو کے عجیب وغریب سوالات اور آنحضرت نبی مکرم ﷺ کے مکمل، مختصر مگر جامع جوابات

مسند احمد اور کنز العمال احادیثِ نبویہ ﷺ کی مشہور ومعروف کتب ہیں۔ اُن میں سے یہ ایک مختصر واقعہ مع سوالات و جوابات آیا ہے۔ آنحضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں ایک **بدو** حاضر ہوا۔ اور عرض کی۔ کہ! مَیں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ اس وقت حضرت خالد بن ولید ؓ (سیف اللہ) بھی وہاں (مجلس ومحفل میں) موجود تھے۔ بدو نے سوالات کئے۔ (تو) نبی اکرم ﷺ نے بہت ہی شاندار، مکمل، مختصر مگر انتہائی جامع انداز میں (نہ صِرف اُس بدو کو بلکہ تمام انسانیت) جوابات مرحمت فرمائے۔ جو کہ نہ صِرف اُمتِ محمدیہ ﷺ بلکہ تمام نوعِ انسانی کے لئے مشعلِ راہ اور کامل ضابطہ حیات ہیں۔ وہ تمام سوالات وجوابات ہدیہ ناظرین وشائقین حاضر خدمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور ہم سب کو ان پر مکمل عمل پیرا ہونے کی توفیق وطاقت عطا فرمائے۔ آمین۔

☆ **بدو** نے عرض کی۔ مَیں امیر (غنی) بننا چاہتا ہوں۔

آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ کہ! **قناعت اختیار کرو۔ امیر ہوجاؤ گے۔** (انشاءاللہ تعالیٰ)

☆ **بدو** نے عرض کی۔ مَیں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں۔

(**آنحضرت نبی مکرم** ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔ کہ! **تقوٰی اختیار کرو۔ عالم بن جاؤ گے۔** (انشاءاللہ تعالیٰ)

☆ **بدو** نے عرض کی۔ مَیں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں۔

(**آنحضرت نبی مکرم** ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔ کہ! **مخلوق کے سامنے ہاتھ پھیلانا بند کردو۔ عزت والے بن جاؤ گے۔**

☆ **بدو** نے عرض کی۔ مَیں اچھا آدمی بننا چاہتا ہوں۔

(**آنحضرت نبی مکرم** ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔ کہ! **قناعت اختیار کرو۔ امیر ہوجاؤ گے۔** (انشاءاللہ تعالیٰ)

☆ **بدو** نے عرض کی۔ مَیں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں۔

(**آنحضرت نبی مکرم** ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔ کہ! **مخلوق کو نفع پہنچاؤ۔ اچھے آدمی بن جاؤ گے۔** (انشاءاللہ تعالیٰ)

☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں عادل بننا چاہتا ہوں۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **قناعت اختیار کرو۔امیر ہو جاؤ گے۔** (انشاء اللہ تعالیٰ)
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **جسے اپنے لئے اچھا سمجھتے ہو۔وہی دوسروں کے لئے پسند کرو۔**
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں طاقت وَر بننا چاہتا ہوں۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔**
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں اللہ تعالیٰ کے دربار میں خاص درجہ چاہتا ہوں۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **کثرت سے ذِکر کرو۔**
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں رزق میں کشادگی چاہتا ہوں۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **ہمیشہ باوضو رہو۔**
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں دُعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **حرام نہ کھاؤ۔**
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں ایمان کی تکمیل چاہتا ہوں۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **اخلاق اچھے کرلو۔**
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے گناہوں سے پاک ہو کر ملنا چاہتا ہوں۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **جنابت کے بعد فوراً غسل کیا کرو۔**
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں گناہوں میں کمی چاہتا ہوں۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **کثرت سے استغفار کہا کرو۔**
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں بروزِ قیامت نُور میں اُٹھنا چاہتا ہوں۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **ظلم کرنا چھوڑ دو۔**
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں چاہتا ہوں۔کہ! اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رحم کرو۔**
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں چاہتا ہوں۔کہ! اللہ تعالیٰ میری پردہ پوشی فرمائے۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **لوگوں کی پردہ پوشی کیا کرو۔**
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں رُسوائی سے بچنا چاہتا ہوں۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **زِنا سے بچو۔**
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب بننا چاہتا ہوں۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب ہے۔اس کو اپنالو**
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننا چاہتا ہوں۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **فرائض کی ادائیگی کا اہتمام کرو۔**
☆ بدو نے عرض کی۔ مَیں احسان کرنے والا بننا چاہتا ہوں۔
(آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **اللہ تعالیٰ کی یوں بندگی کرو۔جیسے تُم اس کو دیکھ رہے ہو۔یا جیسے**

وہ تمھیں دیکھ رہا ہو۔

☆ **بدو** نے عرض کی۔ میرا کون سا عمل (مجھے) گناہوں سے معافی دلائے گا ؟

(آنحضرت **نبی مکرم** ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **آنسو، عاجزی ، بیماری۔**

☆ **بدو** نے عرض کی۔ میرا کون سا عمل دوزخ کی آگ کو ٹھنڈا کرے گا ؟

(آنحضرت **نبی مکرم** ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **چپکے چپکے صدقہ دو۔اور صلہ رحمی کرو۔**

☆ **بدو** نے عرض کی۔سب سے بڑی بُرائی کیا ہے؟

(آنحضرت **نبی مکرم** ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **بداخلاقی اور بخل۔**

☆ **بدو** نے عرض کی۔ سب سے بڑی اچھائی کیا ہے ؟

(آنحضرت **نبی مکرم** ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **اچھے اخلاق، تواضع اور صبر۔**

☆ **بدو** نے عرض کی۔ مَیں اللہ تعالیٰ کے غصے سے بچنا چاہتا ہوں۔

(آنحضرت **نبی مکرم** ﷺ نے) اِرشاد فرمایا۔کہ! **لوگوں پر غصہ کرنا چھوڑ دو۔**

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت سلطان العارفین سلطان الفقر سلطان باھوؒ کی جملہ کتبِ تصوف کی مشہور حدیث نبوی ﷺ

اس مشہور و معروف حدیث نبوی ﷺ کو حضرت سلطان العارفین سلطان باھوؒ نے اپنی تمام کتب میں لکھا ہے۔

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر غفاریؓ نے ارشاد فرمایا۔کہ!

اے ابوذرؓ! اکیلے چلا کرو۔اللہ تعالیٰ آسمانوں میں اکیلا ہے۔تم زمین میں اکیلے جاؤ۔اے ابوذرؓ! بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور حسن و جمال کو پسند فرماتا ہے۔اے ابوذرؓ! کیا تجھے ادراک ہے کہ میں کس غم و فکر میں رہتا ہوں ؟ اور مجھے کس چیز کا اشتیاق ہے ؟ حضرت ابوذر غفاریؓ نے عرض کیا ،اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اپنے غم ،فکر اور اشتیاق سے آگاہ فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''آہ آہ آہ'' مجھے اپنے اُن بھائیوں سے ملاقات کا اشتیاق ہے جو میرے بعد آئیں گے۔ وہ انبیائے کرامؑ جیسی شان کے مالک ہوں گے۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کا مرتبہ شُہداء کے جیسا ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے والدین ، بھائی بہنوں اور اولاد سے جدائی اختیار کریں گے۔اپنے مال و دولت کو اللہ تعالیٰ کے لئے ترک کردیں گے انکساری اختیار کریں گے۔شہوات اور حصولِ دنیا کی طرف راغب نہ ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے ایک میں جمع ہوں گے۔اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں درد و تکلیف برداشت کریں گے۔اِن کے قلوب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں گے۔ اِن کی ارواح اللہ تعالیٰ میں فناء ہوں گی (فناء فی اللہ) اور اِن کے اعمال اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوں گے۔جب اِن میں سے کوئی بیمار ہوگا۔تو اُن کی بیماری اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہزار **1000** سالہ عبادت سے (زیادہ) افضل ہوگی۔

اے ابوذرؓ اگر تم چاہو اِن کی شان میں کچھ اور بیان کروں؟ حضرت ابوذر غفاریؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں، فرمایا! جب اِن میں سے کسی کو موت آئے گی۔تو گویا آسمان والوں میں سے کسی کو موت آ گئی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ اہلِ اکرام میں سے ہوں گے۔

اے ابوذرؓ اگر تم چاہو اِن کے بارے میں بیان کروں؟ حضرت ابوذر غفاریؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں،فرمایا! اگر کوئی جوں (**Lice**) اِن کے کپڑوں میں گھس کر اِنہیں کاٹے گی۔تو (اُس جوں کے کاٹے کی تکلیف کے بدلے) اللہ تعالیٰ اِنہیں **70** حج اور **70** عُمروں کے برابر اجر عطا فرمائے گا۔اور اِن کے لئے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے چالیس غلام آزاد

کرنے کے برابر اجر ہوگا۔ اور وہ غلام بھی اِتنے قیمتی کہ اِن میں ہر ہر غلام کی قیمت بارہ ہزار دینار ہو۔

اے ابوذر ؓ اگر تم کہو تو مزید اِن کی شان بیان کروں؟ حضرت ابوذر غفاری ؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں، فرمایا! اِن میں سے جب کوئی اہلِ محبت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، تو اِس کے ہر ہر سانس کے بدلے دس لاکھ (Million) درجات لکھے جائیں۔

اے ابوذر ؓ اگر تم کہو تو اِن کے بارے میں کچھ اور بیان کروں؟ حضرت ابوذر غفاری ؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں، فرمایا! اِن میں سے جب کوئی عرفات کے پہاڑ پر دو رکعت نماز پڑھے گا تو اُس کو حضرت نوح ؑ کی ایک ہزار سالہ عمر جتنی عبادت کا ثواب دیا جائے گا۔

اے ابوذر ؓ اگر تم کہو تو اِن کے بارے میں کچھ اور بیان کروں؟ حضرت ابوذر غفاری ؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں، فرمایا! اِن میں سے جب کوئی اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے گا۔ تو قیامت کے دن وہ بیان کردہ تسبیح اِن کے لئے اِس بات سے بھی بہتر ثابت ہوگی کہ دنیا کے پہاڑ سونے اور چاندی کے بن کر اُس کے ساتھ چلا کرتے۔

اے ابوذر ؓ اگر تم چاہو تو اِن کے بارے میں مزید بیان کروں؟ حضرت ابوذر غفاری ؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں، فرمایا! جس نے عقیدت و محبت کی نگاہ سے اِن کی طرف دیکھا تو اللہ تعالیٰ کو یہ بات اِس کے بیت اللہ کی طرف دیکھنے سے زیادہ پسند ہوگی۔ جس نے اِن کو دیکھا تو گویا اِس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا جس نے اِنہیں لباس پہنایا اور انہیں کھانا کھلایا تو گویا اِس نے اللہ تعالیٰ کو لباس پہنایا اور کھانا کھلایا۔

اے ابوذر ؓ اگر تم چاہو تو اِن کے بارے میں مزید بیان کروں؟ حضرت ابوذر غفاری ؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ مزید ارشاد فرمائیں، فرمایا! وہ گناہ گار جو گناہ کرنے پر بضد ہوں اگر اِن کی محفل میں آ بیٹھے گا۔ تو اُٹھنے سے پہلے اُس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ پس تمھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اہلِ قلب کبھی سچے خوابوں کی صورت میں اسرارِ ملکوت کا مشاہدہ کرتے ہیں اور کبھی بحالتِ بیداری اُنہیں مشاہدہ ہوتا ہے جیسے کہ نیند میں ہوتا ہے جس سے اِنہیں ہر چیز کے معانی سمجھ آ جاتے ہیں یہ حالت اعلٰی درجات میں سے ہے جو کہ (دراصل) درجاتِ انبیاء میں سے ہے۔ (کیونکہ) بے شک سچے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں پس تم اِن کے معاملے میں ڈرنا۔ اگر تم اِن کے معاملے میں غلطی کرو گے تو تمھارے قصور کی حد تجاوز کر جائے گی اور تم ہلاکت میں پڑ جاؤ گے ایسی عقل سے جہالت بہتر ہے جو اُن کے انکار کی طرف راغب کرے۔ اولیاء اللہ کے اُمور سے جس نے انکار کیا تو گویا اُس نے انبیاء کا انکار کیا اور وہ دین سے مکمل طور پر خارج ہوگیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اس ضمن میں راقم الحروف و مؤلف کتاب ہذا (**محمد عبدالرؤف القادری**) قارئینِ کتاب ہذا کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اس حدیثِ نبوی ﷺ کے عین مطابق چند آیات قرآنیہ پیشِ خدمت ہیں جو کہ اِس حدیث نبوی ﷺ کی مکمل ترجمانی و تشریح کرتی ہیں۔ جیسے کہ!

واصبر نفسك مع الذين يدعون ۔۔۔۔۔وكان امره فرطا0 سورہ کہف آیت نمبر 28۔

ترجمہ: اور اپنی جان اِن سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں (اور) اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمھاری آنکھیں اِنہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیاوی زندگی کی زینت (سنگھار) چاہو گے اور اس کا کہنا مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے تجاوز کر گیا۔

یا ا یتھا النفس المطمئنہ--------واد خلی جنتی0 سورہ فجر آیت نمبر 30-27

ترجمہ: اے اطمینان والی جان اپنے رب کی جانب واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔

ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جو فہ0 سورہ احزاب آیت نمبر 4۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کسی کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے۔

دُعائے خاص

میری اللہ تعالیٰ سے خصوصی دُعا ہے۔ کہ! وہ اپنے خصوصی فضل و کرم، ربوبیت و وحدانیت، جلال و جمال اور اپنے پیارے حبیب آنحضرت ﷺ کے تصدق و توسل سے ہمیں اِن تمام احادیثِ نبویہ ﷺ کو زبانی یاد کرنے اور اِن پر من و عن عمل کرنے کی طاقت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ۔

اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔

باب نمبر

5

علوم القرآن

فضائل وفوائد وخواصِ

سُورۃ قُرآنیۃ

و

آیاتِ قُرآنیۃ

اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔

قُرآنِ پاک کے علوم وفنون

قُرآنِ پاک کا اعجاز جلیلہ :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اپنی کتاب ''**الفوز الکبیر**'' میں فرماتے ہیں۔کہ! اللہ تعالیٰ نے اس عاجز (حضرت شاہ ولی اللہؒ) کو جن بے شمار و لا تعداد نعمتوں سے نوازا ہے۔اُن میں سے جو سب سے بڑی نعمت مجھے نصیب ہوئی ہے۔وہ قُرآنِ مجید فُرقانِ حمید کا علم وفہم ہے۔اِس کے بعد نبی آخرالزمان سیدالمرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کے بھی ہم (جمیع اُمتِ مسلمہ) پر بہت بڑے احسانات ہیں۔جن میں سب سے بڑا احسان یہ ہے۔کہ! آپ ﷺ نے ہمیں قُرآنِ حکیم کی دعوت وتبلیغ فرمائی۔

آنحضور ﷺ نے سب سے پہلے صحابہ کرامؓ کو قرآنِ پاک کی تعلیم دی۔پھر صحابہ کرامؓ نے اپنے بعد آنی والی نسل کو قرآنِ مجید سکھایا۔اسی طرح ہر نسل نے اپنے بعد آنے والی نسل تک قرآنِ پاک کی تعلیمات کو پہنچایا۔یہاں تک کہ اس کی روایت و درایت میں سے اس فقیر (حضرت شاہ ولی اللہؒ) کو بھی وافر مقدار میں حصہ نصیب ہوا۔

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور نبی مکرم ﷺ پر درود وسلام کے بعد یہ فقیر جس کا نام ولی اللہ بن عبدالرحیمؒ ہے۔عرض کرتا ہے۔کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب (قُرآنِ مجید فُرقانِ حمید) کے فہم وادراک کا دروازہ مجھ پر کھولا۔تو میں نے چاہا۔کہ بعض مفید معلومات اور نکات کو اس مختصر سی کتاب (**الفوز الکبیر**) میں تحریر کردوں۔اللہ تعالیٰ سے امید ہے۔کہ وہ اس کتاب (**الفوز الکبیر**) کے ذریعے طالب علموں کے لئے قرآن فہمی کی ایسی وسیع راہیں کھول دے گا۔جو موجودہ زمانے میں عمریں کھپانے کے باوجود لوگوں پر نہیں کھلتیں۔میں نے اِس کتاب کا نام'' **الفوز الکبیر فی علوم التفسیر**''رکھا ہے۔**وما توفیقی الا باللہ**۔

قُرآنِ پاک کے پانچ بنیادی علوم وفنون :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اپنی کتاب ''**الفوز الکبیر**'' میں فرماتے ہیں۔کہ! اللہ تعالیٰ نے درحقیقت قُرآنِ مجید میں پانچ بنیادی علوم بیان فرمائے ہیں۔جن کو علوم خمسہ یا علوم پنج گانہ کہا جاتا ہے۔

۱۔ علمِ احکام۔ ۲۔ علمِ مخاصمہ۔ ۳۔ علمِ تذکیر بآلاء اللہ۔ ۴۔ علمِ تذکیر بایام اللہ۔ ۵۔ علمِ تذکیر بالموت ومابعدالموت ۔

علمِ احکام :(Allah's composite order in Quran)

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس علم کے متعلق فرماتے ہیں۔کہ! اس علم میں فرائض، واجبات، مستحبات، مباحات، حرام اور مکروہات کی بحث ہوتی ہے۔اور اس کا دائرہ کار (Jurisdiction) عبادات، معاملات، معاشرت اور سیاست تک پھیلا ہوا ہے۔ایسے احکامات کی تشریح کرنا علمائے مجتہدینؒ اور فقہائے کرامؒ کا کام ہے۔علم احکام کی آیات کا شانِ نزول لوگوں کے اچھے و بُرے اعمال اور ایک دوسرے پر احسان واکرام اور ظلم وزیادتی ہے۔لیکن یاد رہے۔کہ قرآن مجید فرقانِ حمید کے علمِ احکام کا سب سے پہلا نکتہ یہ ہے۔کہ نبی آخرالزمان امام الانبیاء شہنشاہِ کون ومکان سیدالمرسلین ﷺ کی بعثت دراصل مِلتِ ابراہیمؑ کے تناظر میں ہوئی تھی۔اسی لئے یہ ضروری تھا۔کہ آپؐ نے بھی ملتِ ابراہیمؑ کی تعلیمات اور احکامات کو باقی رکھنا تھا۔اور اِن کو علاقائیت سے نکال کر عالمگیریت(Universality) کا رَنگ دیں۔اور اِن کی تکمیل کے لئے اِن میں مزید اضافہ کریں۔اسی حوالے سے دوسرا نکتہ یہ تھا کہ مشیتِ الہیہ کے مطابق آنحضور نبی مکرم ﷺ کے ذریعے سے پہلے عربوں کی اصلاح ہو۔پھر حضور نبی کریم ﷺ کے اِن تربیت یافتہ عربوں کے ذریعے سے باقی قوموں کی اصلاح کا کام ہو سکے۔اسی لئے یہ ضروری تھا۔کہ شریعتِ محمدیہ ﷺ کے احکامات کی بنیاد عربوں کے مزاج وعادات اور رسم ورواج پر رکھی جائے۔یہی ایک بنیادی وجہ ہے۔کہ اگر ملتِ ابراہیمیہؑ

کے احکامات اور اہلِ عرب کے رسم و رواج کو دیکھا جائے۔ جو کہ دراصل پہلے دونوں کی اصلاح اور تکمیل کا نام ہے۔تو ہمیں شریعت اسلامیہ کے ہر ہر حکم کا سبب و وجہ معلوم ہو جائے گی۔اور قرآن میں بیان کردہ ہر ہر امرونہی میں پوشیدہ حکمت ومصلحت سے بھی آگاہی میسر ہو جائے گی۔انشاءاللہ۔یعنی کہ ملت ابراہیمؑ کی عبادات جیسے کہ طہارت، روزہ، نماز، زکوۃ، حج اور ذکرالہی میں لوگوں نے خرافات شامل کر کے اِن کے اندر بے شمار نقائص اور خرابیاں پیدا کر دی تھیں۔جن کی وجہ سے لوگ اِن احکامات پر عمل پیرا ہونے میں غفلت و لاپرواہی کا شکار ہو گئے۔اور دوسری وجہ یہ بھی تھی۔کہ صحیح علم نہ ہونے کے باعث اِن احکامات کے بارے میں عربوں میں مختلف الاقسام اختلافات پیدا ہو چکے تھے۔جس وجہ سے صحیح احکام الھیہ سے عدم واقفیت اور جہالت کی بہت سی بدعات تحریفات اور تشبیہات جنم لے چکی تھیں۔اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں ان تمام ناہمواریوں کو دور کر کے اعتدال کی راہ اختیار کی ہے۔علاوہ ازیں اللہ تعالٰی نے لوگوں کے اُن سوالوں اور استفسارات کا قرآنِ پاک میں جواب مرحمت فرمایا ہے۔جو مختلف اوقات میں آنحضور نبی مکرم ﷺ سے کئے گئے۔جیسے کہ!

آیت نمبر1۔ **كتب عليكم اذا حضر احد كم الموت ان ترك خيرا۔ ن الوصية للوا لدين والاقربين بالمعروف ج حقا على المتقين** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر 180)

ترجمہ۔ (فرمانِ الٰہی!) جب تم میں سے کسی کو موت آئے۔تو اگر وہ کچھ مال چھوڑے۔تو اس پر فرض کیا گیا ہے۔کہ وہ اپنے والدین (ماں اور باپ دونوں) اور قریبی رشتہ داروں کے لئے دستور کے مطابق وصیت کرے۔یہ متقین (اللہ تعالٰی سے ڈرنے والوں پر) پر حق ہے۔

آیت نمبر2۔ **يا يها الذين اٰ منوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر183) **ترجمہ۔** (فرمانِ الٰہی!) ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔جس طرح کے تم سے پہلے لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا تھا۔تا کہ تم متقی بن جاؤ۔

اس ضمن میں راقم الحروف ومؤلف کتاب ہذا (محمد عبدالرؤف القادری) قارئینِ کتاب ہذا کی خدمت میں عرض پرداز ہے۔ کہ!علمِ احکام کے موضوع پر علمائے عُظام نے قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ ﷺ کو مآخذ بناتے ہوئے اپنے اپنے علم، عقل وفہم کے مطابق بہت سی گراں قدر تصانیف وتالیف کو اُمت تک پہنچانے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔جس سے کہ موجودہ دور کے علمائے انگشت بدنداں اور تحیر کا شکار ہیں۔کہ عدم سہولیات کے باوجود قدیم علمائے نے اللہ تعالٰی کے احکامات کو کس قدر مفصل و جامع انداز میں پیش کر کے امت مرحومہ پر احسانِ عظیم سے سرفراز فرمایا۔اللہ تعالٰی اُنہیں اپنی شانِ کریمی کے مطابق جزا سے نوازے۔آمین۔

علمِ مخاصمہ (بحث ومباحثہ کی آیات۔Quranic Ayah of Debate):

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس علم کے متعلق فرماتے ہیں۔کہ! اس علم کے مطابق قُرآن مجید میں 4 گمراہ فرقوں (یہودیوں، عیسائیوں، مشرکین اور منافقین) سے بحث ومباحثہ کیا گیا ہے۔اس بحث ومباحثے کے دو حصے ہیں۔پہلا حصہ وہ ہے۔جس میں اُن گمراہ فرقوں (یہودیوں، عیسائیوں، مشرکین اور منافقین) کے غلط عقائد کی تردید کی گئی ہے۔جبکہ دوسرے حصے میں اُن گمراہ فرقوں (یہودیوں، عیسائیوں، مشرکین اور منافقین) کے باطل اعتراضات اور شکوک وشبہات کا مکمل و جامع جواب دیا گیا ہے۔اس علم کی تشریح کرنا ماہرینِ علمِ کلام (متکلمین) کے ذمہ کرم پر ہے۔علمِ مخاصمہ کی آیات کا شانِ نزول لوگوں کے غلط و باطل عقائد ہیں۔

علمِ تذکیر بآلاءاللہ : (اللہ تعالٰی کی نعمتوں ونشانیوں سے سمجھانے کا علم):

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس علم کے متعلق فرماتے ہیں۔کہ! اس علم کے لحاظ سے قُرآنِ مجید میں اللہ تعالٰی کی نعمتوں اور اُس کی نشانیوں کا مفصل ذکر ہے۔آسمان وزمین کی تخلیق کا بیان ہے۔نوعِ انسان جس ہدایت اور تعلیم کا محتاج وتشنہ ہے۔اس کی مکمل وضاحت بیان کی گئی ہے۔اللہ تعالٰی کی جامع ومکمل صفات کا تذکرہ ملتا ہے۔اسی لئے ہی تو علمِ تذکیر بآلاءاللہ کی آیات کا شانِ نزول اللہ

تعالیٰ کی نعمتوں اور نشانیوں کے ضمن میں ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ قُرآنِ مجید تمام جہانوں کے لوگوں کی اصلاح اور ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ اسی لئے اِس میں عربی وعجمی، امیر وغریب، شہری و دیہاتی کا کوئی فرق و امتیاز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے صرف ان نعمتوں اور نشانیوں کے ذریعے نصیحت وتذکیر فرمائی ہے۔ جن کو اکثر لوگ جانتے اور پہچانتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ امور پر بحث نہیں کی ہے۔

علمِ تذکیر بایام اللہ :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس علم کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ! یہ وہ علم ہے۔ جس کا تعلق اُن تاریخی واقعات اور حالات سے ہے۔ جو قُرآنِ مجید میں مذکور ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر اُس کے انعام واکرام کا اور نافرمانوں پر غضب وعذاب کا نازل ہونا بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا علمِ تذکیر بایام اللہ کی آیات کا شانِ نزول اچھے ومتقی لوگوں کے اچھے اعمال اور ایک دوسرے پر احسان و اکرام، جبکہ بُرے لوگوں کے بُرے اعمال اور ظلم وزیادتی سے متعلق ہیں۔ اس سلسلے میں قرآن پاک نے صرف اُن واقعات کو لیا ہے۔ جن کو لوگ اپنے آباؤ اجداد سے سن چکے تھے۔ جیسے قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود وغیرہ یا پھر حضرت ابراہیمؑ اور اقوامِ اسرائیلؑ وغیرہ۔ جس طرح قرآن نے کسی نئے اور انوکھے واقعے کا ذکر نہیں کیا۔ اسی طرح بیان شدہ کسی واقعے یا قصے کو مکمل یا مفصل طور پر بیان کرنے سے بھی گریز کیا ہے۔ بلکہ صرف کسی بھی قرآنی واقعے یا قصے کے صرف اُن پہلوؤں کو اُجاگر کیا ہے۔ جس سے قرآن کا مقصد وغایت پورا ہو جاتا ہے۔ اور جس سے لوگوں کو ہدایت اور عبرت حاصل ہو سکتی ہے۔ اس انداز سے اللہ تعالیٰ کا قرآنِ مجید میں واقعات پیش کرنے کا مقصد وحکمت یہ ہے۔ کہ اگر عوام الناس کو کوئی نیا اور عجیب وغریب قصہ یا واقعہ کو مفصل ومطول سنایا یا بیان کیا جائے۔ تو لوگ اس قصے و واقعے کی دلچسپیوں میں منہمک ومگن ہو جاتے ہیں۔ کہ جس سے قصہ و واقعہ بیان کرنے کا اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ حضراتِ انبیائے کرامؑ جیسے کہ حضرت آدمؑ اور اُنؑ کی قوم کا قصہ، حضرت نوحؑ اور اُنؑ کی قوم کا قصہ، حضرت ہودؑ اور اُنؑ کی قوم کا قصہ، حضرت صالحؑ اور اُنؑ کی قوم کا قصہ، حضرت لوطؑ اور اُنؑ کی قوم کا قصہ، حضرت شعیبؑ اور اُنؑ کی قوم کا قصہ، غرضیکہ اِن انبیائے کرامؑ اور اِنؑ کی اقوام کے قصص و واقعات میں ایک جیسی مماثلت پائی جاتی ہے۔ کہ ان واقعات میں ہر پیغمبر کا اپنی قوم سے وحدانیت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں بحث ومباحثہ ہوا ہے۔ ہر قوم نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیغمبر کی نافرمانی کی۔ اور فضول بے معنٰی وفضول اعتراضات کئے۔ پھر ہر قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب وغضب نازل ہونے اور انبیائے کرامؑ اور اُنؑ کے پیروکاروں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نُصرت وحمایت اور عذاب وغضب سے نجات پانے کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح باقی انبیائے کرامؑ جیسے حضرت یوسف نبیؑ، حضرت عیسٰیؑ بن مریمؑ، حضرت موسٰیؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمان نبیؑ، حضرت خضر نبیؑ، حضرت یونسؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت ادریسؑ کے ساتھ ساتھ ملکہ سباء (بلقیس)، ذوالقرنین، اصحاب کہفؓ، باغ والے، حضرت عیسٰیؑ کے تین قاصدوں کی شہادت، اصحابِ فیل وغیرہ وغیرہ کے قصص و واقعات مختصراً قرآنِ پاک میں بیان ہوئے ہیں۔ ان تمام قصص و واقعات کے بیان کرنے کا مقصد محض قصہ گوئی یا کہانیاں سنانا نہیں ہے۔ بلکہ اِس قصص و واقعات کا مقصد (حضرت شاہ ولی اللہؒ کی نظر میں) عوام الناس کا اس بات کی طرف توجہ دلانا ہے۔ کہ شرک ونافرمانی اور صغیرہ وکبیرہ گناہ کرنے والوں پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا عذاب وغضب نازل ہوتا ہے۔ اور اس کے برعکس سچے ایمان وایقان والوں، اللہ ونبیؐ کے فرمانبرداروں کو ہمیشہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی جانب سے تائید ونصرت، انعام واکرام کے ساتھ ساتھ ہمہ قسم کے عذاب وغضب سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

علمِ تذکیر بالموت ومابعد الموت :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس علم کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ! اس علم کا تعلق موت اور آخرت کے احوال و واقعات سے ہے۔ اس میں تفصیل کے حشر ونشر، حساب وکتاب، میزان اور جنت و دوزخ کا ذکر ملتا ہے۔ لہٰذا علمِ تذکیر بالموت ومابعد الموت کی آیات کا

شانِ نزول بھی حشر ونشر، حساب و کتاب، میزان اور جنت و دوزخ سے متعلق ہے۔قرآنِ پاک میں موت اور موت کے بعد کے واقعات کا علم بھی موجود ہے۔اس میں انسان پر موت کی حالت طاری ہونے، اُس وقت انسان کے بے بس ہو جانے، مرنے کے بعد اُس (مُردے) کو جنت و دوزخ دکھائے جانے اور عذاب کے فرشتوں کے آنے کا ذکر ملتا ہے۔اس کے علاوہ قیامت کی نشانیوں، حضرت عیسٰی نبیؑ کا آسمان سے زمین پر نازل ہونا، یاجوج ماجوج کا نکلنا، صور کا پھونکا جانا، لوگوں کا حشر کے میدان میں جمع ہونا، اعمال کا حساب ہونا، میزان کا قائم ہونا، دائیں یا بائیں ہاتھ میں اعمال نامے کا مِلنا، ایمان والوں کا جنت میں داخل ہونا اور کفار کا دوزخ میں بھیجا جانے کا ذکر ملتا ہے۔اس کے لئے یہ بھی بتایا گیا ہے۔کہ دوزخ میں عام لوگوں اور اُن کے رہنماؤں اور پیشواؤں کے درمیان ایک جھگڑا کب ہوگا؟ وہ ایک دوسرے پر الزام لگائیں گے۔ایک دوسرے کو بُرا بھلا بھی کہیں گے۔مومنین کو جنت میں اللہ تعالٰی کا دیدار بھی نصیب ہوگا۔کفار کو کس طرح عذاب دیا جائے گا۔عذاب کے لئے زنجیروں، طوق، کھولتے ہوئے پانی، پیپ، زقوم (تھوہر) کے درخت کا ذکر بھی مِلتا ہے۔جنت کی نعمتوں میں حوروں، محلات، نہروں، پسندیدہ کھانوں، عمدہ لباس، حسین وجمیل عورتوں، اور اہلِ جنت کی دلچسپ باتوں اور محفلوں کا ذکر ملتا ہے۔اور ان تمام باتوں کا ذکر قرآنِ مجید کی مختلف سورتوں میں الگ الگ مقامات پر کہیں مختصر اور کہیں مفصل بیان ہوا ہے۔لیکن ہر جگہ پر نئے اسلوبِ بیان کو اختیار کیا گیا ہے۔تاکہ لوگوں کی دلچسپی کا ساماں پیدا کیا جا سکے۔

قُرآنِ پاک کا اندازِ بیان :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس ضمن میں رقم طراز ہیں۔کہ! قُرآنِ پاک میں اِن علوم وفنون خمسہ (علوم پنج گانہ) کو بیان کرنے کے لئے قدیم عربوں کا اسلوب (Ancient Arab's Styles) اختیار کیا گیا ہے۔یاد رہے۔کہ یہ قدیمی اسلوب بعد کے عربوں کے ہاں نہیں ملتا۔چنانچہ قُرآن مجید نے احکامی آیات کو مختصر انداز میں واضح کیا ہے۔فقہاء کرامؒ کی طرح تفصیلات وجزئیات بیان نہیں کیں۔اسی طرح علم مخاصمہ کی آیات میں مخالفین کے عقائد پر تقریری انداز میں کلام کیا گیا ہے۔اور اُن سے فلسفیانہ اور منتقیانہ دلائل کے ساتھ بحث ومباحثہ کا انداز اختیار نہیں کیا گیا ہے۔جیسا کہ بعد کے لوگوں کا طریقہ ہے۔بلکہ اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے جو کچھ بھی ضروری تھا۔اُسے عمومی ترتیب کی پرواکئے بغیر بیان کیا گیا ہے۔

قُرآن فہمی کی مشکلات اور اُن کا حل :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس ضمن میں رقم طراز ہیں۔کہ! قرآنِ پاک عربوں کی زبان میں اسی لئے نازل ہوا۔کیونکہ اِنہیں قران فہمی کا قدرتی سلیقہ حاصل تھا۔جیسے کہ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔کہ! حٰمٓ۔قسم ہے واضح کتاب کی۔(سورہ دُخان)

☆ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔کہ! بے شک ہم نے یہ عربی قرآن اُتارا ہے۔تاکہ تم سمجھو۔(سورہ یوسف)

☆ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔کہ! الٓرا۔ یہ کتاب ہے۔جس کی آیات محکم ومفصل ہیں۔یہ ایک دانا اور باخبر ذات کی طرف سے ہے۔(سورہ یوسف)

قُرآن فہمی میں دشواری کا بنیادی سبب :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس ضمن میں رقم طراز ہیں۔کہ! قرآن کے بعض مقامات کو سمجھنے میں مشکلات کی چند وجوہات درج ذیل ہیں۔

☆ کسی سورہ اور آیہ میں استعمال ہونا والا لفظ نامانوس ہوتا ہے۔چونکہ لفظ کا صحیح مفہوم معلوم نہیں ہوتا۔اسی لئے پوری آیت کا مطلب ومقصد سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔اس مشکل کا ایک حل تو یہ ہے۔کہ دیکھا جائے۔کہ صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعینؒ اور سلف صالحین کے زمانے میں اس لفظ کے کیا معنٰی تھے۔تو آیت کو سمجھنا آسان ہو جائے گا۔بصورتِ دیگر لغت کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔

☆ قرآنِ پاک کی کسی سورہ یا آیت کا شانِ نزول نہ جاننے کی وجہ سے صحیح مطلب ومقصد اور مفہوم سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے۔

☆ کبھی کبھار قرآن میں کسی جگہ کوئی لفظ محذوف ہوتا ہے۔خواہ وہ مضاف ہو، موصوف ہو یا کچھ اور ہو۔اس حذف کی وجہ سے

آیت کا مضمون مبہم و غیر واضح ہوتا ہے۔

☆ بعض اوقات علم صرف و نحو سے عدم واقفیت کی بناء پر قرآن فہمی میں رکاوٹ پیش آتی ہے۔ مثلاً ایک لفظ دوسرے لفظ سے، یا ایک حرف دوسرے حرف سے، یا ایک فعل کو دوسرے فعل سے، یا ایک اسم کو دوسرے اسم سے بدلا ہوا ہوتا ہے۔

☆ بعض اوقات واحد کی جگہ جمع اور جمع کی جگہ واحد آجاتا ہے۔

☆ بعض اوقات کہیں حاضر اور مخاطب کے لئے غائب کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔

☆ کہیں الفاظ کی تقدیم و تاخیر ہوتی ہے۔

☆ کہیں کسی ضمیر کے اسم یا مرجع کا پتہ نہیں چلتا۔

☆ کبھی ایک لفظ کے ایک سے زیادہ معنٰی ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے پتہ نہیں چلتا۔ کہ یہاں کون سا معنی ہوگا۔

☆ بعض اوقات کہیں تکرار، کہیں تفصیل، کہیں اختصار، کہیں اشارے کنائے، کہیں متشابہ، کہیں مجاز مرسل کی وجہ سے بات سمجھ نہیں آتی۔

☆ قرآن فہمی کی راہ میں رکاوٹ کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے۔ کہ کبھی کبھار معلوم نہیں ہوتا۔ کہ کونسی آیت ناسخ ہے؟ اور کون سی آیت منسوخ ہے؟

ناسخ و منسوخ آیات :

ناسخ و منسوخ سے عدم واقفیت کی وجہ سے قرآنِ پاک کی بعض آیات میں تضاد (Contradiction) نظر آتا ہے۔ جس کی وجہ سے صحیح مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ اسی لئے علمائے مفسرین کے نزدیک فہم قرآن کے لئے جن مشکل مقامات پر بہت بحثیں ہوئی ہیں۔ یا اختلاف و تضاد نظر آیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ ناسخ و منسوخ آیات کی پہچان ہے۔ اِس حوالے سے سب سے بڑی دشواری یہ ہے۔ کہ! قدیم و جدید مفسرین کی اصطلاحات میں فرق پایا جاتا ہے۔ اگر صحابہ کرام ؓ اور تابعین و تبع تابعین ؒ کے اقوال کا جائزہ لیا جائے۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ نسخ بمعنٰی منسوخ ہونا (یعنی ایک چیز کو دوسری چیز سے ہٹا دینا)۔ لیکن دورِ جدید کے علمائے کرام نے نسخ کی ااایک نئی اصطلاح بنائی۔ یعنی کہ ایک آیت کے حکم کو دوسری آیت کے حکم سے بدل دینا۔

نسخ کی جدید اصطلاح کے طریقے :

حضرت شاہ ولی اللہ ؒ اس ضمن میں رقم طراز ہیں۔ کہ! نئی اصطلاح کے تحت نسخ کے چند ایک طریقے درج ذیل ہیں۔

☆ ایک طریقہ تو یہ ہے۔ کہ کسی قرآنی حکم کی انتہائی مدت مقرر کر دی جائے۔ اور اس مدت کے بعد وہ حکم خود بخود ختم ہو جائے گا۔

☆ دوسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ کسی قرآنی آیت کے ظاہری مفہوم کو کسی دوسرے مفہوم کی طرف پھیر دیا جائے۔ اس صورت میں پہلے مفہوم کو منسوخ سمجھا جائے گا۔

☆ تیسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ کسی قرآنی حکم میں مذکور شرط کے بارے میں یہ وضاحت کر دی جائے۔ کہ یہ شرط لازمی نہیں ہے۔

☆ چوتھا طریقہ یہ ہے۔ کہ کسی قرآنی عام حکم کو خاص حکم میں تبدیل کر دیا جائے۔

☆ پانچواں طریقہ یہ ہے۔ کہ کوئی ایسا نکتہ بیان کیا جائے۔ جس سے قرآنی آیت کے اصلی حکم کے مفہوم میں اور اس آیت کے الفاظ سے بظاہر پیدا ہونے والے غلط مفہوم کا فرق واضح کیا جائے۔

☆ چھٹا طریقہ یہ ہے۔ کہ جاہلیت کے کسی رسم و رواج یا پہلی شریعتوں کے کسی حکم کو ختم کر دیا جائے۔

اِس طرح کے اور بھی کئی طریقے ہیں۔ جن سے کسی آیت کے حکم کو دوسرے حکم سے منسوخ سمجھا جائے۔

سلف صالحین کے نزدیک منسوخ آیات اور اُن کی تعداد :

حضرت شاہ ولی اللہ ؒ اس ضمن میں رقم طراز ہیں۔ کہ! صحابہ کرام ؓ، تابعین ؒ و تبع تابعین ؒ اور سلف صالحین کے ادوار میں ''نسخ'' کے لفظ کو جن موقعوں کے لئے استعمال کیا گیا۔ جس سے کہ اِس لفظ ''نسخ'' کے معنی میں بہت وسعت پیدا ہوگئی۔ اور اس میں عقل و فہم اور رائے کا عمل دخل شامل ہوگیا۔ جس کے نتیجے میں منسوخ آیتوں کی تعداد کے بارے میں بہت زیادہ اختلافات پیدا ہوگئے۔ یاد رہے۔ کہ از سلف تا

خلف پوری اُمت مسلمہ اس بات پر متفق ہے۔ کہ قرآنِ کریم میں ناسخ آیات کے ساتھ منسوخ آیات بھی موجود ہیں۔

ہم اگر اِن جملہ اختلافات کو سامنے رکھیں۔ تو منسوخ آیات کی تعداد پانچ سو 500 سے بھی تجاوز کر گئی۔ بلکہ غور کرنے سے تو یہاں تک بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ منسوخ آیات کا کوئی شمار ہی نہیں۔ (مولف کی نظر میں یہ ایک صریح جہالت ہی ہے۔ کہ 500 یا اس سے زائد آیات بھلا اگر منسوخ تصور کی جائیں گی۔ تو قرآنِ پاک کی آیاتِ احکامات قلیل رہ جائیں گے۔ قرآنِ پاک تو سارا کا سارا ہی با مقصد ہے۔ اور انسانی زندگی کے ساتھ نہ صرف جُڑا ہوا ہے۔ بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات بھی ہے۔ کیونکہ!

(It's a comprehensive and compsite book for all mankind of the universe.)

علم ناسخ والمنسوخ من القرآن والحدیث کا ہونا علماء کے لئے لازمی بھی ہے۔ کیونکہ آئمہ مجتہدین کا قول ہے۔ کہ جب تک کوئی شخص قرآنِ پاک کے ناسخ اور منسوخ کی پوری طرح سے معرفت حاصلؒ نہ کر لے۔ اُس وقت تک اُس کے لئے قرآن مجید کی تفسیر کرنا جائز نہیں ہوسکتا۔ اسی ضمن میں خلیفہ چہارم جناب حضرت علیؓ کا ایک واقعہ ہے۔ کہ!

حضرت علیؓ بن ابی طالب نے ایک ایسے شخص سے جو کہ قرآنِ کریم کے معانی و مطالب (مطالب یعنی تفسیر و مفاہیم) بیان کیا کرتا تھا۔ سے دریافت فرمایا۔ کہ آیا اُسے قرآن حکیم کی ناسخ و منسوخ آیتوں کا حال معلوم ہے۔ اُس شخص نے نفی میں جواب دیا۔ اور پھر حضرت علیؓ نے فرمایا۔ تُو خود (تو ویسے بھی) ہلاک ہوا۔ اور تُو نے دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔

اسی ضمن میں علامہ جلال الدین السیوطی الشافعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ! نسخ کی تین اقسام ہیں۔

نمبر 1۔ نسخ وہ منسوخ حکم ہے۔ کہ **مامور به** (حکم دی گئی چیز) کا نسخ اُس کی بجا آوری سے قبل کر دیا گیا ہو۔ اور اس کی مثال ہے آیتِ نجوٰی اور یہی حقیقی نسخ ہے۔

نمبر 2۔ نسخ وہ منسوخ حکم ہے۔ جو کہ ہم (مسلمانوں) سے قبل کی اُمتوں پر نافذ اور مشروع تھا۔ اس کی مثال ہے شرع قصاص اور دیت کی آیت۔ یا یہ بات تھی۔ کہ اس امر کا اجمالی حکم دیا گیا تھا۔ مثلاً بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو کر نماز ادا کرنے کا حکم خانہ کعبہ کی جانب رُخ کرنے کے ساتھ۔ اور عاشورہ و روزے رمضان کے ایک ماہ کے روزوں کے ساتھ منسوخ کئے گئے۔ اور اسکو نسخ کے نام سے مجازی طور پر موسوم کرتے ہیں۔

نمبر 3۔ نسخ وہ منسوخ حکم ہے۔ کہ جس کے لئے کسی سبب سے حکم دیا گیا تھا۔ مگر بعد میں وہ سبب زائل ہو گیا۔ جس طرح کہ مسلمانوں کی کمزوری اور قلتِ وقت میں صبر و درگذر (اور شکر) کا حکم دیا گیا۔ مگر بعد میں یہ عذر جاتا رہا۔ تو قتال کا واجب بنا کر اس اگلے حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔

نسخ کی تیسری قسم درحقیقت نسخ نہیں ہے۔ بلکہ اس کو منساء (فراموش کردہ) کہا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''**او ننسها**'' (ترجمہ) بھلا دیتے ہیں۔ یا فراموش کر دیتے ہیں۔ (سورہ بقرہ۔ حصہ آیت نمبر 106) یعنی کہ قتال کا حکم اُس وقت کا نظر انداز کر رکھا گیا۔ جب تک کہ مسلمانوں میں قوت نہیں آئی۔ اور کمزوری کی حالت میں اذیت اور تکلیف کو صبر و درگذر (اور شکر) کے ساتھ برداشت کرنے کا حکم تھا۔

یاد رہے۔ (بقولِ امام سیوطیؒ) کہ ناسخ آیات پر مشتمل سورتوں کی تعداد فقط چھ ہے۔ جن میں ناسخ آیتیں پائی جاتی ہیں۔ اور منسوخ کا وجود نہیں۔ وہ سورتیں یہ ہیں۔ سورہ فتح۔ سورہ حشر۔ سورہ منافقون۔ سورہ تغابن۔ سورہ طلاق۔ سورہ اعلیٰ۔

اور اسی طرح سے منسوخ آیات پر مشتمل سورتوں کی تعداد چالیس ہے۔ جن میں محض منسوخ آیتیں پائی جاتی ہیں۔ اور ناسخ کا وجود نہیں۔ (اس ضمن میں مزید تفصیل کے لئے علامہ جلال الدین السیوطی الشافعیؒ کی کتاب ''الاتقان فی علوم القرآن'' کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کتاب میں علوم القرآن اور علم التفسیر پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ جو کہ بہت مفید و منتفع ہے)

متاخرین کے نزدیک منسوخ آیات کی تعداد :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس ضمن میں رقم طراز ہیں۔ کہ! سلف صالحین کے بعد علمائے متاخرین نے ''نسخ'' کا لفظ جن معنوں میں استعمال

کر کے اسے ایک نئی اصطلاح بنا دیا ہے۔جس کے مطابق منسوخ آیات کی تعداد بہت کم رہ جاتی ہے۔اس ضمن میں امام جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی گراں مایہ کتاب ''**الاتقان فی علوم القرآن**''میں ابن عربیؒ کے حوالے سے قرآنِ کریم کی منسوخ آیات کی تعداد بیس **20** بیان فرمائی ہے۔لیکن میرے (حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ) نزدیک یہ تعداد اور بھی کم ہوسکتی ہے۔

اس ضمن میں ہم (حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ) نے جو رائے اختیار کی ہے۔ان کے مطابق منسوخ آیات کی تعداد صرف پانچ **05** رہ جاتی ہے۔

جناب علامہ غلام رسول سعیدی (شیخُ الحدیث دارلعلوم نعیمیہ کراچی) اپنی مشہور و معروف تفسیرِ تبیانُ القرآن (جو کہ اہلِ سنت والجماعت کی موجودہ دور کی انتہائی مقبول اور سنی حضرات کے تقریبًا تمام مدارس میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی تفسیر ہے) میں رقم طراز ہیں۔۔ان کے مطابق منسوخ آیات کی تعداد صرف پانچ **12** رہ جاتی ہے۔علامہ سعیدی صاحب فرماتے ہیں۔کہ!

کچھ لوگ قرآن مجید کے الفاظ کا مفہوم احادیث اور آثار کے بجائے لغت سے متعین کرتے ہیں۔اور لغت میں ''نسخ'' کا معنٰی کسی چیز کو مٹا دینا اور اس کی جگہ پر دوسری چیز کو لے کر آنا ہے۔جیسے کہ تیمّم کے وقت وضو کرنا منسوخ نہیں ہوتا۔بلکہ بدستور مشروع رہتا ہے۔یاد رہے۔کہ نسخ کے وقوع پر قرآنِ مجید سے بھی استلال لایا جاسکتا ہے۔ہم یہاں پر چند آیات کا حوالہ دیتے ہیں۔جیسے کہ!

ما ننسخ من آ یة او ننسها نات بخير منها او مثلها۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر **106**)

ترجمہ۔ (فرمانِ الٰہی!) ہم جو آیت منسوخ کردیتے ہیں۔یا اس کو بُھلا دیتے ہیں۔تو اِس سے بہتر یا اِس جیسی آیت لے آتے ہیں۔

و اذا بدلنا آية مكان آ ية لا والله اعلم بما ينزل قالوا انما انت مفتر ط بل اكثر هم لا يعلمون۔(سورہ نحل۔نمبر **101**) ترجمہ۔(فرمانِ الٰہی!) اور جب ہم ایک آیت کو بدل کر اس کی جگہ پر دوسری آیت کو لاتے ہیں۔اور اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے۔جو کچھ نازل فرماتا ہے۔تو کافر کہتے ہیں۔آپ ﷺ یہ آیتیں خود بنا لاتے ہیں۔(یہ بات نہیں) بلکہ اِن میں سے اکثر (تو) جاہل ہیں۔

فاعفوا وصفحوا حتى يا تى الله با مره۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر **109**)

ترجمہ۔ (فرمانِ الٰہی!) تو انہیں معاف کردو۔اور درگذر کرو۔حتیٰ کہ اللہ تعالٰی اپنا کوئی (اور) حکم لے آئے۔

قرآنِ حکیم کا سات حروف پر نزول: (ایک مخفی راز)

حضرت عبداللہ بن مبارک اپنے پیر و مرشد و مربی ''غوث الوقت جناب سیدی عبدالعزیز الد باغ'' کے ملفوظات بنام ''**الابریز**'' میں رقم طرز ہیں۔کہ! مَیں نے کئی مرتبہ آپؒ سے اس حدیث نبوی ﷺ کے معنی دریافت کئے۔

ان هذا القرآن انزل علٰى سبعة اُ حرف۔(ترجمہ) بے شک!اس قرآنِ پاک کو سات حروف پر اُتارا گیا۔

بندہ ناچیز عبدالرؤف اس ضمن میں عرض گزر رہے۔کہ! اسی حدیثِ نبوی ﷺ کے مطابقت رکھنے والی چند مزید احادیث پیش خدمت ہیں۔تاکہ مَیں خود اور دیگر شائقینِ کتاب ہذا اس مخفی راز والی حدیثِ نبوی ﷺ سے بھرپور مستفید و متفع ہوسکیں۔

☆ مسند احمد کی حدیث نمبر **4031** میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابنِ مسعودؓ نے فرمایا۔کہ یہ قرآن تمھارے نبی ﷺ پر سات دروازوں سے سات حروف پر اُترا ہے۔جبکہ اس سے پہلے کی کتابیں ایک دروازے سے ایک حرف پر نازل ہوتی تھیں۔

☆ مسند احمد کی حدیث نمبر **19323** میں آیا ہے۔کہ! حضرت سمرہؓ (سمرہ بن جندب) سے مروی ہے۔کہ! نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔کہ! قرآنِ مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

☆ مسند احمد کی حدیث نمبر **20182** میں آیا ہے۔کہ! حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے۔کہ! نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔کہ! قرآنِ مجید سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔

☆ سنن ابوداؤد کی حدیث نمبر **1477** میں آیا ہے۔کہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔کہ! ابی! مجھے قرآن پڑھایا گیا۔پھر مجھ

سے پوچھا گیا۔ایک حرف پر یا دوحرف پر؟ میرے ساتھ جوفرشتہ تھا۔اُس نے کہا۔کہو۔(کہ) دوحرف پر۔مَیں نے کہا۔دوحرف پر۔
پھر مجھ سے پوچھا گیا۔دوحرف پر یا تین حرف پر؟اس فرشتے نے جو کہ میرے ساتھ تھا۔کہا۔کہو۔تین حرف پر۔چنانچہ مَیں نے کہا۔تین حرف پر۔اسی طرح معاملہ سات حروف تک پہنچا۔(تو) آپ ﷺ نے فرمایا۔اِن میں سے ہر ایک حرف شافی اور کافی ہے۔تم ''**سمیعا علیما**'' کہو۔یا ''**عزیز حکیما**''۔جب تک (کہ) تم عذاب کی آیت کو رحمت پر اور رحمت کی آیت کو عذاب پر ختم نہ کرو۔

☆ مسند احمد کی حدیث نمبر **19533** میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابو بکرہ (ابو بکرہ نفیع بن حارث بن کلدہ) سے مروی ہے۔کہ! نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔کہ! میرے پاس حضرت جبرائیلؑ اور حضرت میکائیلؑ تشریف لائے۔حضرت جبرائیلؑ نے مجھ سے کہا۔قرآنِ کریم کو ایک حرف پر پڑھیں۔حضرت میکائیلؑ نے کہا۔اس میں اضافہ کی درخواست کریں۔پھر حضرت جبرائیلؑ نے کہا۔کہ قرانِ حکیم کو آپ ﷺ سات حروف پر پڑھ سکتے ہیں۔جن میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔بشرطِ کہ! آیتِ رحمت کو آیتِ عذاب سے یا آیتِ عذاب کو آیتِ رحمت سے بدل نہ دیں۔

☆ مسند احمد کی حدیث نمبر **20182** میں آیا ہے۔کہ! نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔کہ! میرے پاس حضرت جبرائیلؑ اور حضرت میکائیلؑ تشریف لائے تھے۔حضرت جبرائیلؑ نے کہا۔قرآنِ کریم کو ایک حرف سے پڑھیئے۔حضرت میکائیلؑ نے کہا۔اس میں اضافہ کی درخواست کریں۔پھر حضرت جبرائیلؑ نے کہا۔کہ اسے دوحرفوں پر پڑھیئے۔حضرت میکائیلؑ نے پھر کہا۔اس میں اضافہ کی درخواست کریں۔یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے۔قرانِ حکیم کو آپ ﷺ سات حروف پر پڑھ سکتے ہیں۔اور فرمایا۔ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔اگر آپ ﷺ ''**غفورا رحیما**''یا''**سمیعا علیما**''یا''**علیما سمیعا**'' کہہ دیتے ہو۔تو اللہ تعالیٰ اسی طرح ہے۔بشرطِ کہ! تم آیت عذاب کو آیتِ رحمت سے یا آیت رحمت کو آیتِ عذاب سے بدل نہ دیں۔

☆ مسند احمد کی حدیث نمبر **2555** میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابن عباسؓ سے نبی مکرم ﷺ کا ارشاد منقول ہے۔مجھے جبرائیلؑ نے قرآنِ حکیم ایک حرف پر پڑھایا۔مَیں ان سے بار بار اضافہ کا مطالبہ کرتا رہا۔اور وہ اس میں برابر اضافہ کرتے رہے۔تا آنکہ ساتھ حروف تک پہنچ کر رک گئے۔

☆ مسند احمد کی حدیث نمبر **2582** میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابن عباسؓ سے نبی مکرم ﷺ کا ارشاد منقول ہے۔مجھے جبرائیلؑ نے قرآنِ حکیم ایک حرف (پر) پڑھایا۔اور وہ اس میں برابر اضافہ کرتے رہے۔تا آنکہ ساتھ حروف تک پہنچ کر رک گئے۔

مسند احمد میں اس طرح کی دیگر بھی کئی احادیث نبوہ ﷺ موجود ہیں۔وہاں سے دیکھی جا سکتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک اپنے پیر و مرشد و مربی''غوث الوقت جناب سیدی عبدالعزیز الدباغ'' کے ملفوظات بنام''**الابریز**'' میں رقم طرز ہیں۔کہ! آپؒ نے اس حدیث کے بہت سے جوابات عنایت فرمائے۔لیکن اس کے باوجود میری تسلی نہیں ہوسکی۔اور مَیں کسی جامع اور تسلی بخش جواب کا منتظر رہا۔اصل اُلجھن یہ تھی۔کہ''حرف'' کا لغوی معانی ظاہر تو ہے۔لیکن بعض سورتوں کے آغاز میں آنے والے حروفِ مقطعات سمجھ میں نہیں آتے۔علمائے کرامؒ (مفسرین ومحدثین) نے اس حدیث میں کثیر اقوال کے ساتھ بہت اختلاف کیا ہے۔جن کے مطالعے کے بعد بے چینی میں (مزید) اضافہ ہو جاتا ہے۔کیونکہ آنحضرت ﷺ کی مراد تو (اس حدیث) سے ایک ہی ہوگی۔لیکن اختلافی اقوال کی تعداد چالیس سے متجاوز ہے۔جس اس کے مبہم اور دقیق ہونے کے موجب ہیں۔صحابہ کرامؓ کی کثیر تعداد نے اسی ضمن میں اقوال واحادیث اکٹھی کی ہیں۔(جن میں سے چند ایک کو مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے۔جو آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں) یہاں تک کہ مشہور محدث حافظ ابو یعلیٰؒ اپنی کتاب''مسندِ کبیر'' میں درج ذیل روایت نقل کرتے ہیں۔کہ! ایک مرتبہ حضرت عثمانِ غنیؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر خطبے کے دوران حاضرین سے یہ بات دریافت کی۔کہ مَیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یہ بات کہہ رہا ہوں۔کہ تم میں سے جس شخص نے حضور نبی مکرم ﷺ کا فرمانِ ذی مقام سن رکھا ہے۔وہ کھڑا ہو جائے۔ **ان ھذا القرآن انزل علٰی سبعۃ حرف و کل لشان**۔(ترجمہ) بے شک! اس قرآنِ پاک کو

سات حروف پر اُتارا گیا۔ اوراس میں سے ہر حرف کی اپنی مخصوص شان ہے۔ (خلیفہ سوئم جناب حضرت عثمان بن عفانؓ کی یہ بات سن کر) بہت سے افراد کھڑے ہو گئے۔ جن میں سے ہر ایک اس بات کا اقرار کررہا تھا۔ کہ اس نے بذاتِ خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ فرمان عالی شان سن رکھا ہے۔۔۔ احمد بن مبارک کہتے ہیں۔ کہ اس مسئلے کے متعلق (بہت سارے علماء کی کتب کی چھان بین کے بعد مجھے) ذاتی طور پر چار حضرات کی تحقیق اور رائے پسند آئی۔ احمد بن مبارک کہتے ہیں۔ کہ اگر چہ مَیں ان چاروں حضرات کی کتب اور تحقیقت ملاحظہ کر چکا ہوں۔ اور اس مسئلے کے جو پہلو میرے پیشِ نظر تھے۔ لیکن اس کے باوجود یہ بات واضح نہ ہوسکی۔ کہ آنحضور نبی مکرم ﷺ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟ مَیں نے اپنے شیخ سیدی عبدالعزیز دباغؒ کی خدمت میں دوبارہ عرض کیا۔ کہ مَیں صرف آپؒ کے مؤقف کے تحت نبی اکرم ﷺ کے فرمان کی مراد کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔ تو آپؒ نے فرمایا۔ انشاء اللہ میں کل تمھیں اس بارے میں جواب دوں گا۔ اور اگلے ہی دن آپؒ نے جواب مرحمت فرمایا۔ جو کہ بالکل سچ (اور صحیح) تھا۔ آپؒ نے فرمایا۔ مَیں نے نبی اکرم ﷺ سے اس حدیث کے مرادی معنی دریافت کئے۔ تو آپ ﷺ نے اپنی مراد کی تشریح فرمائی۔ احمد بن مبارک کہتے ہیں۔ کہ! حضرت شیخ دباغؒ نے میرے سامنے جو معانی اور مفاہیم بیان کئے۔ تو میں تین دن تک شیخؒ کے ساتھ بحث میں مصروف ومشغول رہا۔ اور آپؒ اس کے معانی کی وضاحت کرتے رہے۔ اس کے بعد مجھے اندازہ ہوا۔ کہ یہ حدیث نبوی ﷺ (معنوی، اصطلاحی اور فہمی وسعت کے اعتبار) سے نہایت ہی عظیم مرتبے کی حامل ہے۔ اس کی تشریح کے دوران مَیں نے اس قدر اسرار کا علم حاصل کیا۔ کہ جن کی وضاحت کرنا ممکن ہی نہیں۔ تاہم مَیں (احمد بن مبارکؒ) اپنے الفاظ میں ان کا (قدرے) خلاصہ بقدر استطاعت تحریر کررہا ہوں۔

نبی مکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی خاص قوت ودیعت کررکھی ہے۔ کہ! جس کے انوار سات قسم پر مشتمل ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نور کے دورخ ہیں۔ ایک رخ تو آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس اور اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ کے بارے میں ہے۔ اور دوسرے پہلو کا تعلق مخلوق کے ساتھ آپ ﷺ کے تعلق سے ہے۔ یہ انوار پہلے رخ (یعنی آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس اور اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ کے تعلق) میں متواتر فیضان کرتے رہتے ہیں۔ اور کبھی نہیں تھمتے۔ اور نہ ہی سست پڑتے ہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی طرف کوئی آیت نازل کرتے ہیں۔ تو تو اس نازل شدہ آیت کے ہمراہ پہلے رخ کے نور میں سے تھوڑا سا نور بھی ظاہر ہوکر آتا ہے۔ سارا تو نہیں۔ کیونکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہونے کی وجہ سے تھمتا ہے اور نہ سست پڑتا ہے۔ اس لئے مخلوقات کی طرف توجہ کے وقت صِرف تھوڑا سا نور ظاہر ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جب دوسری آیت اُتارتا ہے۔ تو اس میں دوسرے رُخ کا کچھ نور ہوتا ہے۔ پھر جب تیسری آیت اُترتی ہے۔ تو اس میں تیسرے نور میں سے کسی قدر نور ہوتا ہے۔ اسی طرح ساتویں نور تک۔

پھر مَیں نے عرض کیا۔ یہ ساتوں انوار کہ جن کی طرف سات حرف کہہ کر اشارہ کیا گیا ہے۔ کون سے ہیں؟ حضرت شیخ دباغؒ نے فرمایا۔ وہ سات حروف یہ ہیں۔ ☆ حرفِ نبوت۔ ☆ حرفِ رسالت۔ ☆ حرفِ آدمیت۔ ☆ حرفِ روح۔ ☆ حرفِ علم۔ ☆ حرفِ قبض۔ ☆ حرفِ بسط۔

(ان تمام کی مختصر مگر جامع تشریح یہاں پیش کی جاتی ہے۔ شائقین حضرات مکمل تفصیل کے لئے کتاب ''الابریز'' کی طرف رجوع فرمائیں)

☆ **حرفِ نبوت**: حرفِ نبوت کی شناخت وعلامت یہ ہے۔ کہ! آیتِ مبارکہ میں صبر کا حکم دیا گیا ہو۔ اور حق کی جانب رہنمائی کی گئی ہو۔ وہ آیت دنیا اور اس کی خواہشات (شھوات) سے گریز کرنے کی تعلیم دیتی ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ! نبوت طبعی طور پر حق ہی کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اور صرف حق بیان کرتی ہے۔ اور حق ہی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اور اس ضمن میں خیر خواہی کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔

☆ **حرفِ رسالت**: حرفِ رسالت کی نشانی وعلامت یہ ہے۔ کہ! اس آیت میں دارِ آخرت، اس کے درجات اور وہاں

رہنے والوں کے مقامات اور انہیں حاصل ہونے والے ثواب کا ذکر موجود ہے۔

☆ **حرفِ آدمیت:** حرفِ آدمیت کا ماحصل وہ نور ہے۔ کہ! جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں ودیعت کر رکھا ہے۔ اور انہیں اس سے انسانی کلام کرنے پر قدرت بخشی ہے۔ تا کہ ان کا کلام ملائکہ، جنات اور باقی تمامی مخلوقات کے کلام سے یکسر ممتاز ہو سکے۔ باوجود اس کے کہ یہ صفت تمام انسانوں میں پائی جاتی ہے۔ اسے ان ساتوں میں سے اس لئے شامل کیا گیا۔ کہ یہ صفت آنحضرت ﷺ میں طہارت اور صفائی کے لحاظ سے انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ جس کی وجہ سے طہارت اور صفائی میں آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کا کمال اس درجہ عالیہ تک پہنچ چکا ہے۔ کہ جس سے بڑھ کر کوئی کمال ممکن نہیں۔ اور آنحضرت ﷺ کی ذات کے ماسوا کسی اور کی ذات میں اس کا ہونا بھی ناممکن ہے۔ مختصر یہ کہ! جب یہ نور جس سے کہ انسان کلام کیا کرتا ہے۔ آنحضرت نبی مکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس میں یہ نور باقی تمام انوارات (نورِ نبوت۔ نورِ رسالت۔ نورِ علم۔ نورِ روح۔ نورِ قبض اور نورِ بسط) کے ساتھ پایا گیا۔ تو یہ نور انتہائی کمال پر ہی ہوگا۔ کیونکہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس اِن چھ انوارات سے مستفیض ہو رہی ہے۔ لہذا آپ ﷺ پر جب آیات کا نزول ہوگا۔ تو کوئی آیت بھی ایسی نہ ہوگی۔ کہ جس میں یہ نور نہ پایا جائے۔ کیونکہ قرآنِ حکیم بنی نوعِ انسان ہی سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ کی زبان یعنی عربی میں ہی نازل ہوا ہے۔

☆ **حرفِ روح:** حرفِ روح کی شناخت یہ ہے۔ کہ! قرآنِ پاک کی آیت اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ یا اس کی صفاتِ مبارکہ کے بیان پر مشتمل ہو۔ اور اس میں مخلوق کا کوئی ذکر نہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ! روح ہمیشہ مشاہدہ حق میں محو و مستغرق رہتی ہے۔ اسی لئے جب بھی اس نوعیت کی کوئی آیت نازل ہوتی ہے۔ تو اس میں نورِ روح لازمی موجود ہوتا ہے۔

☆ **حرفِ علم:** حرفِ علم کی پہچان یہ ہے۔ کہ! آیت میں گذشتہ لوگوں کے حالات و واقعات بیان کئے گئے ہوں۔ مثلاً عد۔ ثمود۔ قومِ نوح۔ قومِ ہود۔ قومِ صالح وغیرہ کے حالات و واقعات یا اس میں کسی رائے کے مذموم ہونے کی اطلاع دی گئی ہو۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے۔ **اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی ص فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ** ۔ (ترجمہ) یہی وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی۔ لیکن ان کی تجارت فائدہ مند نہ ہوئی۔ اور وہ (فائدہ مند و نفع بخش سودے کی) راہ جانتے ہی نہ تھے۔ یعنی کہ مختصر طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ تمام آیات کہ جن میں واقعات بیان کئے گئے ہوں۔ وعظ و نصیحت کی گئی ہو۔ یا پھر حکمت آمیز باتیں کی گئی ہوں۔ سیدی دباغؒ فرماتے ہیں۔ کہ اس حرف کے نور کا تعلق انسان سے جہالت کو دور کر کے اسے عارف و معرف بنا دیتا ہے۔

☆ **حرفِ قبض:** حرفِ قبض کی علامت یہ ہے۔ کہ! آیتِ کریمہ میں کفار و مشرکین کو مخاطب کیا گیا ہو۔ کبھی انہیں تباہی کی وعید سنائی گئی ہو۔ اور کبھی دیگر طریقوں سے ڈرایا گیا ہو۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔ کہ!

فی قلو بھم مرض فزادھم اللہ مر ضا ولھم عذاب الیم م بما کانوا یکذبون ۔ (ترجمہ) اور ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی بیماری کو اور بڑھا دیا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اس و جہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر 102) نور اور ظلمت کی افواج ہمیشہ برسرِ پیکار رہتی ہیں۔ جب نبی مکرم ﷺ کی توجہ ان ظلمتوں کی طرف مبذول ہوتی ہے۔ تو اس وقت حرفِ قبض کا یہ نور ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس نور میں سے مذکورہ بالا قسم کی آیات سامنے آئی ہیں۔

☆ **حرفِ بسط:** حرفِ بسط کی شناخت یہ ہے۔ کہ! کسی آیت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہو۔ جب آپ ﷺ کی توجہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی طرف مبذول ہوتی ہے۔ تو اس وقت بسط کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور یہ آیات مقامِ بسط سے ظاہر ہوتی ہیں۔

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ فرماتے ہیں۔ کہ! اِن ساتوں حروف کی تقریباً یہی پہچان و علامات اور نشانیاں ہیں۔ جو یہاں ذکر کی گئی ہیں۔ ورنہ ہر ہر حرف میں **366** وجہیں ہیں۔ اگر مَیں ہر حرف کی **366** مختلف وجوہ میں سے ہر ایک کا ذکر کرنا شروع کر دوں۔ تو نبی مکرم ﷺ کے باطن کا آفتاب سب لوگوں کے سامنے روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا۔ لیکن یہ درحقیقت وہ رموز

واسرار ہیں۔کہ! جنہیں چھپانا واجب ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل کے تحت جن لوگوں کو **فتحِ کبیر** عطا فرماتا ہے۔وہ ان کا علم حاصل کر لیتے ہیں۔اور جسے فتح حاصل نہیں ہوتی۔اس کے لئے مناسب یہی ہے۔کہ! وہ اپنی ظاہری حالت پر ہی باقی رہے۔

سیدی عبدالعزیز دباغؒ نے ارشاد فرمایا۔کہ احادیثِ مبارکہ میں جو اختلافِ تلفظ پایا جاتا ہے۔اُس کی وجہ باطنی انوارات کے اختلاف کی **فرع** ہے۔کیونکہ قبض کی بدولت کچھ حروف کو ساکن پڑھا جاتا ہے۔اور اس پر پیش پڑھی جاتی ہے۔زبر حرفِ رسالت سے پیدا ہوتی ہے۔اور زیر حرفِ آدمیت سے پیدا ہوتی ہے۔اور ہر آیت کے لئے ایک خاص فتح اور مخصوص ذوق ہوتا ہے۔

جب آپؒ تشریح فرما رہے تھے۔تو مَیں نے آپؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔کہ! آیت میں کچھ تو اجزاء نبوت کے ہوتے ہیں۔کچھ اجزاء رسالت کے ہوتے ہیں۔اور اسی طرح باقی پانچ حروف کے۔اس لئے مَیں نے عرض کیا۔کہ! یا حضرت! اِن سات حروف کے اجزاء کی مزید تشریح فرمادیں۔اور یہ بھی بتادیں۔کہ! ان حروف کی ان پر تفریع کیسے ہوتی ہے۔تاکہ اُن کا فائدہ مکمل ہوجائے۔سیدی دباغؒ نے فرمایا۔کہ! اِن سات حرفوں میں سے ہر ایک کے سات سات اجزاء ہوتے ہیں۔(انتہی کلام الدباغ)

بندہ فقیر محمد عبدالرؤف قارئین کتاب کی خدمت میں عرض گزار ہے۔کہ اِن سات حروف کے اجزاء اور اِن سات حروف کی مزید جامع ومبسوط تشریح کتاب ''الابریز'' میں موجود ہے۔وہاں سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔کیونکہ علمِ لدنی کے کھلے اسرار و رموز پر اس سے بہتر شاید ہی کوئی کتاب ہو۔ وما توفیقی الا باللہ۔

آیاتِ قرآنی کے انوارات :

صاحب الابریز جناب شیخ احمد بن مبارکؒ اپنے شیخ سیدی عبدالعزیز دباغؒ کی تعلیمات اور ملفوظات سے روایت پیش کرتے ہیں کہ سیدی دباغؒ فرماتے ہیں۔کہ!

قرآنی آیات کے انوارات دراصل تین اقسام پر مشتمل ہیں۔سفید ، سبز اور زرد۔

☆ **سفید رنگ کا تعلق اُن آیات کے ساتھ ہے۔جن کے بندے قائل ہیں۔**

☆ **سبز رنگ کا تعلق اُن آیات کے ساتھ ہے۔جن کا قائل اللہ تعالیٰ خود ہے۔**

☆ **زرد رنگ کا تعلق اُن آیات سے ہے۔جو کفار (اور مشرکین) سے متعلق ہیں۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا۔**

اب اگر ہم سورہ فاتحہ کا جائزہ لیں۔تو ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ'' **الحمد للہ** '' میں سبز رنگ (اخضر) پایا جاتا ہے۔''**رب العالمین** '' سے لے کر'' **انعمت علیھم (غیر)** '' تک سفید رنگ (ابیض) پایا جاتا ہے۔اور'' **(غیر) المغضوب** '' سے لے کر'' **علیھم ولا الضالین** '' میں زرد رنگ (اصفر) پایا جاتا ہے۔ جس طرح یہ تینوں انوارات''**سورہ فاتحہ** '' میں پائے جاتے ہیں۔اِسی طرح باقی تمام قرآنی سورتوں میں بھی یہ تینوں انوارات پائے جاتے ہیں۔گویا کہ یہ تینوں انوارات قرآنِ مجید کی تمام سورتوں میں بھی موجود ہیں۔البتہ بعض اوقات کوئی ایک رنگ کسی ایک سورت میں کم اور دوسری میں زیادہ پایا جاتا ہے۔جس طرح کہ تم نے سورہ فاتحہ میں ملاحظہ کرلیا۔اِن تینوں قسموں کے انوارات کے درمیان اختلاف کی وجہ یہ ہے۔کہ لوحِ محفوظ کے تین حصے اور رُخ ہیں۔

☆ ایک حصے کا رُخ دنیا کی طرف ہے۔جس میں دنیا کے متعلق تمام تر معلومات،احوال وصفات درج ہیں۔

☆ دوسرے حصے کا رُخ جنت کی طرف ہے۔جس میں جنت اور اہلِ جنت کے متعلق تمام تر معلومات،احوال وصفات درج ہیں۔

☆ تیسرے حصے کا رُخ جہنم کی طرف ہے۔جس میں جہنم اور اہلِ جہنم کے متعلق تمام تر معلومات،احوال وصفات درج ہیں۔

یاد رہے کہ زرد نور درحقیقت سیاہ نور ہے۔مگر مومن کی نگاہ کو یہ نور زرد نظر آتا ہے۔کیونکہ جب اس کا نورِ بصیرت سیاہ رنگت پر پڑتا ہے۔تو اسے اس کی نگاہ میں زرد بنا دیتا ہے۔حتیٰ کہ مومن جب محشر میں کھڑا ہوگا۔تو اس کو اس کی لکھی ہوئی تقدیر کے مطابق نور ملے گا۔ اور اس سے دور ایک کافر ہوگا۔جسے بہت بڑی سیاہی اور تاریکیوں نے گھیرا ہوا ہوگا۔تو وہ کافر مومن کو زرد دکھائی دے

گا۔جس سے کہ مومن سمجھ جائے گا۔کہ یہ کسی کا فر ہی کا وجود ہے۔حضرت سیدی دباغؒ نے مزید فرمایا کہ کافر کوئی چیز نہیں دیکھ سکے گا۔کیونکہ وہ تاریکی اور نورِسیاہ جس نے اُس کافر کو چاروں اطراف سے گھیرے میں لے رکھا ہوگا۔اُس کے لئے حجاب (پردہ) کا کام دے گا۔لہٰذا اُنہیں (کفار) کو تاریکی میں نور سیاہ کے ماسوا کچھ بھی نظر نہیں آسکے گا۔(انوارات کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے)

مفسرین کے جدید وقدیم گروہ :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس ضمن میں رقم طراز ہیں۔کہ! قرآن کریم کی تفسیر کرنے والے مفسرین کے کئی گروہ ہیں۔

محدثینِ کرام :

یہ وہ گروہ ہے جو علم تفسیر میں اُن واقعات وقصص کو آسان پیرائے میں بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔جن کا ذِکر قرآن مجید میں آیا ہے۔لیکن یہ گروہ اِس بات کی بالکل پرواہ نہیں کرتا۔کہ اِن واقعات وقصص کی صداقت کی چھان بین اور تحقیق بھی کرے۔مگر وہ ہر واقعے کو نقل کر دیتے ہیں۔خواہ وہ واقعہ کسی مرفوع حدیث نبوی ﷺ کا ہو یا موقوف کا۔چاہے اُسے کسی تابعی نے ہی کیوں نہ بیان کیا ہو۔جو کہ کسی بھی طرح اُس واقعے کا گواہ ہی نہیں ہوسکتا۔یا پھر اِس واقعے کا تعلق اسرائیلیات (بنی اسرائیل کے قصص و کہانیاں) سے ہو۔مفسرین کا یہ گروہ محدثین کہلاتا ہے۔

متکلمینِ عظام :

مفسرین کا دوسرا گروہ ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حُسنیٰ کی توجیہ وتاویل کرنا ضروری سمجھتا ہے۔وہ اِس ضمن میں عموماً ظاہری مفہوم نہیں لیتے۔بلکہ اِسے اللہ تعالیٰ کی شان کے برخلاف سمجھتے ہیں۔اِن لوگوں نے علم تفسیر میں بھی اپنا یہی انداز اختیار کئے ہوئے ہے۔وہ جن آیات کے ظاہری مفہوم کو اپنے خیال میں اللہ تعالیٰ کی شانِ عظمیٰ کے خلاف سمجھتا ہے۔اُن کی تاویل کر دیتا ہے۔اِن کا حریف (Rival) مکتبہ فکر (School of Thought) جب اِس حوالے سے الفاظ کا ظاہری مفہوم لیتا ہے۔تو یہ لوگ اِس کی تردید کر دیتے ہیں۔

فقہائے کرام کا گروہ :

مفسرین کا تیسرا گروہ فقہائے کرام اور اصولیین کا ہے۔جو قرآنی آیات سے فقہی احکامات نکالتا ہے۔بعض مسائل میں تو ترجیح دینے کا کام بھی کرتا ہے۔اور اِس کے لئے دلائل بھی دیتا ہے۔اگر کسی آیت سے مختلف الاقسام احکامات نکلتے ہوں۔تو وہ اپنی رائے کے مطابق اِن میں سے بہتر اور راجح کو اختیار کرتا ہے۔اور اپنے نقطہ نظر سے اختلاف کرنے والوں کے نقطہ نظر کی کلی تردید کرتا ہے۔

لغت وصرف ونحو کے ماہرین کا گروہ :

مفسرین کا چوتھا گروہ جو کہ لغت (Dictionary) اور قواعد وانشاء کے ماہرین (Grammarian) کا گروہ ہے۔جو قرآنی الفاظ کے معانی ، الفاظ کے مختلف استعمالات (Usages) اور اِن کی صرفی ونحوی حیثیت (Grammatical status) سے بحث (Debate) کرتا ہے۔یہ گروہ الفاظ کے معانی ولغت اور صرف ونحو کے حوالے سے اِن کو بیان کرتے ہوئے عربوں کے کلام سے استشہاد کرتا ہے اور ثبوت بھی پیش کرتا ہے۔

ادیبوں کا گروہ :

مفسرین کا پانچواں گروہ قرآن کریم میں علم معانی اور علم بیان کے نقاط تلاش کر کے اِن کو بیان کرتا ہے۔اور قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت کے پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔یہ علم تفسیر میں ادیبوں کا گروہ کہلاتا ہے۔

علمِ قرأت کے ماہرین کا گروہ :

مفسرین کا چھٹا گروہ جو کہ قرآنِ پاک کی مختلف قرأتوں سے دلچسپی رکھتا ہے۔قرآنِ مجید کی مختلف مشہور ومعروف قرأتوں کو نقل کرنا ، اکٹھا کرنا اور اِن کو بیان کرنا اِس گروہ کے ماہرین کا کام ہے۔اور یہ گروہ اِس سلسلے میں کسی قسم کی کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔ یہ قرأ یعنی قاریوں کا گروہ ہے۔

علم تصوف و متصوفین کا گروہ :

مفسرین کا ساتواں گروہ جو کہ اُن لوگوں کا (عظیم المرتبت) گروہ ہے۔ جو کہ درحقیقت تصوف، علم صوفیاء اور سلوک و معرفت سے خاصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ لوگ دراصل قرآن پاک سے تصوف کے مسائل کی تحقیق و جستجو اور تلاش کر کے اِن کی تفسیر بیان کرتے ہیں۔ اِن کو قرآن شریف میں جہاں کہیں کوئی صوفیانہ نقطہ ملتا ہے۔ یہ لوگ اِس کی فوراً تشریح و توضیح کر دیتے ہیں۔

الغرض تفسیر کا میدان بہت وسیع ہے۔ تفسیر کی مذکورہ تمام اقسام میری نظر میں ہیں۔ اور میں نے اِن تمام قسم کی تفاسیر پر مجتہدانہ تحقیق کی ہے۔ بلکہ اِن کے علاوہ بھی علم تفسیر کی دو ایک ایسی اقسام ہیں۔ جو مجھے براہ راست الہام ہوتی ہیں۔ یہ ایک ایسی سعادت ہے۔ جس کا بیان کرنا کسی انسان کے بس میں نہیں۔ واللہ اعلم با لصواب۔

رموز اوقاف قرآن مجید برائے معلومات:

ہر زبان کے اہل زبان جب گفتگو کرتے ہیں۔ تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں، کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اور اس ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل حاصل ہے۔ قرآن مجید کی عبارات بھی رب العالمین جل شانہ اور سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کے مابین گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اس لئے اہل علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی چند جگھوں پر علامتیں مقرر کر رکھی ہیں۔ جن کو رموز اوقاف کہتے ہیں۔ ضروری ہیکہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں اور وہ یہ ہیں:

o جہاں بات پوری ہو جاتی ہیوہاں چھوٹا سا دائرہ لگا دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول (ت) ہے جو بصورت (ۃ) لکھی جاتی ہے۔ اور یہ وقف تام کی علامت ہے۔ یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ اب (ۃ) تو نہیں لکھی جاتی۔ اس کی جگہ دائرہ یا کوئی اور علامت آیت نمبر کے ساتھ ڈال دی جاتی ہے۔ اس قرآن پاک میں اس کو (۵) کے نشان سے ظاہر کیا گیا ہے۔ آیت کے نشان پر اگر کوئی اور علامت نہ ہو تو رک جائیں۔ ورنہ علامت کے مطابق عمل کریں۔

۵ یہ اس بات کی علامت ہے۔ کہ اس موقع پر غیر کوفیین کے نزدیک آیت ہے۔ وقف کریں۔ تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اس کا حکم بھی وہی ہے۔ جو آیت کے نشان کا ہے۔

م وقف مطلق کی علامت ہے۔ اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ یہ علامت وہاں ہوتی ہے۔ جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا۔ اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز علامت وقف مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص علامت وقف مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے۔ تو رخصت ہے۔ معلوم رہے۔ کہ (ص) پر ملا کر پڑھنا (ز) کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے الوصل اولیٰ کا اختصار ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق قبل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔

صل قد یوصل کا مخفف ہے۔ یہاں ٹھہرا بھی جاتا ہے۔ اور کبھی نہیں بھی۔ بوقت ضرورت وقف کر سکتے ہیں۔

قف یہ لفظ قِف ہے۔ جس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ۔ یہ علامت وہاں استعمال ہوتی ہے۔ جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

سکتہ سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفۃ لمبے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے۔ لیکن سانس نہ توڑیں۔ سکتہ اور وقفہ میں یہ

فرق ہے۔ کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے۔ اور وقفہ میں زیادہ۔

لا لا کے معنی نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے نشان کے اوپر استعمال کی جاتی ہے۔ اور کہیں آیت کی عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو۔ تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ آیت کے نشان کے اوپر ہو تو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ٹھہرنا چاہیے۔ اور بعض کے نزدیک نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے۔ اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

ک کذلک کا مخفف ہے۔ اس سے مراد ہے۔ کہ جو رمز اس سے پہلی آیت میں آچکی ہے۔ اس کا حکم اس پر بھی ہے۔

یہ تین نقاط والے دو وقف قریب قریب آتے ہیں۔ ان کو معانقہ کہتے ہیں۔ کبھی اس کو مختصر کر کے (مع) بھی لکھ دیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دونوں وقف گویا معانقہ کر رہے ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے۔ کہ ان دونوں میں سے کسی ایک پر ٹھہرنا چاہیے۔ ہاں وقف کرنے میں رموز کی قوت اور ضعف کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

ضروری ہدایات دورانِ تلاوتِ قرآن مجید

قرآنِ مجید میں بیس ایسے مقامات ہیں کہ جہاں پر ذرا سی بے احتیاطی سے نادانستہ کلمہ کفر کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زیر، زبر و پیش ردوبدل کر دینے سے معنٰی کچھ کے کچھ ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے دانستہ پڑھنے سے گناہِ کبیرہ بلکہ صریح کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ذیل میں وہ جملہ مقامات درج کئے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	مقاماتِ قرآنِ مجید	غلط	صحیح
1	سورہ فاتحہ (اُمُّ الکتاب)	اَنعمتُ عَلَیهِم	اَنعمتَ عَلَیهِم
2	سورہ فاتحہ (اُمُّ الکتاب)	اِیَا کَ نَعبُدُ وَاِیَاکَ تَستَعِین	اِ یَّا کَ نَعبُدُ وَاِ یَّا کَ تَستَعِین
3	سورہ بقرہ	وَاِذابتَلٰی اِبرَاهِیمُ رَبَّهٗ	وَاِذابتَلٰی ابرَاهِیمَ رَبُّهٗ
4	سورہ بقرہ	قَتَلَ دَاوٗدَ جَا لُوتُ	قَتَلَ دَاوٗدُ جَا لُوتَ
5	آیتُ الکرسی	اَ للّٰهُ لَا اِ لٰهَ اِ لَّا هُو	اَ للّٰهُ لَا اِ لٰهَ اِ لَّا هُو
6	سورہ بقرہ	وَاَللّٰهُ یُضعَفُ	وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ
7	سورہ نساء	رُسُلًا مُبَشِّرِ ینَ وَ مُنذَ رِینَ	رُسُلًا مُبَشِّرِ ینَ وَ مُنذِ رِین
8	سورہ توبہ	مِنَ المُشرِ کِینَ ۔ وَرَسُولِه	مِنَ المُشرِ کِینَ ۔ وَرَسُولُهٗ
9	سورہ بنی اسرائیل	وَ مَا کُنَّا مُعَذَّ بِینَ	وَ مَا کُنَّا مُعَذِّ بِین
10	سورہ طٰہٰ	وَ عَصٰی اٰدَمَ رَبُّهٗ	وَ عَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ
11	سورہ انبیاء	اِ نِّی کُنتَ مِنَ الظّٰا لِمِینَ	اِ نِّی کُنتُ مِنَ الظّٰا لِمِین
12	سورہ الشعراء	لِتَکُونَ مِنَ المُنذَ رِینَ	لِتَکُونَ مِنَ المُنذِ رِین
13	سورہ فاطر	یَخشَی اللّٰهُ مِن عِبَادِہ العُلَمٰٓؤُا	یَخشَی اللّٰهَ مِن عِبَادِہ العُلَمٰٓؤُا
14	سورہ الصافات	فِیهِم مُنذَ رِین	فِیهِم مُنذِ رِین
15	سورہ فتح	صَدَقَ اللّٰهَ رَسُولُهٗ	صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهٗ

مُصَوِّرُ	مُصَوَّرُ	سورہ الحشر	16
اِلَّا الخَاطِئُونَ	اِلَّا الخَا طَئُونَ	سورہ الحاقۃ	17
فَعَصٰی فِرعَونُ الرَّسُولَ	فَعَصٰی فِرعَونَ الرَّسُولُ	سورہ مزمل	18
فِی ظِلٰلٍ	فِی ظَلٰلٍ	سورہ مرسلٰت	19
اِنَّمَا اَ نتَ مُنذِ رُ	اِنَّمَا اَ نتَ مُنذِ رُ	سورہ والنزعات	20

رسم الخط عربی میں یائے مجہول نہیں ہے۔لیکن قرآنِ حکیم میں صرف ایک موقع پر اِس طرح کی آیت آئی ہے۔ **بسم اللہِ مَجرھا وَ مُر سٰھَا** ۔اِس کوایسے پڑھیں گے۔**بسم اللہِ مجرے ھا وَ مُر سٰھَا** ۔علاوہ ازیں قرآنِ مجید میں اکثر جگہوں پر''ا''الف لکھا ہوا آیا ہے۔لیکن یہ''ا''الف پڑھا نہیں جاتا۔اور اکثر قرآنِ مجید کے اندر اِسی''ا''پرایک چھوٹا سا گول دائرہ بنا ہوا ہوتا ہے۔

اِس کے علاوہ قرآنِ پاک میں جہاں پر''وْ''کے بعد حرف''ا''آ جائے تو وہ''ا''بھی نہیں پڑھا جائے گا۔جیسے **قَالُوا ، وَاتَّقُوا ، وَاعلَمُوا ---**

فضائل وفوائد وخواصِ قرآنِ مجید

هٰذَا بيان للناس و هدى و موعظة للمتقين o (سورہ آلِ عمران، آیت نمبر۔138)

ترجمہ : عام لوگوں کے لئے تو یہ بیان (یعنی یہ صِرف قرآنِ) ہے۔اور پرہیز گاروں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔

و اتل ما اوحی الیك من كتاب ربك ۔ لا مبدل لكلمٰته ۔ ولن تجد من دو نه ملتحدا o (سورہ کہف، آیت نمبر۔27)

ترجمہ : تیری جانب جو تیرے رب کی کتاب (قرآنِ مجید) وحی کی گئی ہے اسے پڑھتا رہ، اِس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں، آپ اِس کے سوا ہرگز ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائے گا۔

و ما يعزب عن ربك من مثقال ذرة فی الارض ولا فی السمآء ولا اصغر من ذٰلك ولا اكبر الا فی كتٰب مبين o (سورہ کہف، آیت نمبر۔61)

ترجمہ : اور آپ کے رب سے کوئی چیز ذرہ برابر بھی غائب نہیں، نہ زمین میں نہ آسمان میں۔اور نہ کوئی چیز اِس سے چھوٹی اور نہ کوئی چیز بڑی، مگر یہ سب (کچھ) کتابِ مبین میں موجود ہے۔

هو للذين اٰ منوا هدى و شفآء o (سورہ حم السجدہ، آیت نمبر۔44)

ترجمہ : یہ تو ایمان والوں کے لئے ہدایت وشفاء ہے۔

☆ صحیح بخاری اور صحیح مسلم (صحیحین) میں ہے۔کہ! قرآنِ پاک کا ماہر، نیکوکار کاتبِ قرآن، ملائکہ (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا۔اور جو قرآن شریف کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے۔اور مشقت اُٹھاتا ہے۔اس کو دوہرا اَجر ہوگا۔

☆ صحیح بخاری، صحیح مسلم (صحیحین)، جامع ترمذی اور سنن ابنِ ماجہ میں حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے۔کہ! غبطہ (یعنی کسی کی خوبی کی وجہ سے اُس کے زوال یا کم از کم اُس سے برابری کی خواہش رکھنا) اور رشک (یعنی حسد اور جلن) دو اشخاص کے سوا کسی سے جائز نہیں۔ایک وہ (کہ) جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک عطا کیا ہو۔اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہا۔(جبکہ) دوسرا وہ شخص (کہ) جس کو اللہ تعالیٰ نے خوب مال عطا کیا ہو۔اور وہ دن رات اس (مال و دولت) کو خرچ کرنے میں مصروف ہو۔

☆ صحیح مسلم اور سنن ابنِ ماجہ میں ہے۔کہ! اللہ تعالیٰ اِس قرآن کی بدولت بہت سی اقوام کو رفعت و بلندی عطا فرماتے ہیں۔اور بہت سی اقوام کو پستی و ذلت کا شکار کرتے ہیں۔

☆ جامع ترمذی شریف اور مسند امام احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ! وہ شخص جو (کہ) قرآن پڑھتا ہے۔اور اس کا ماہر ہے۔وہ کاتبین (قرآن)، نیکوکار ، ملائکہ (فرشتوں) کے سرداروں کے ساتھ ہوگا۔اور وہ شخص جو قرآن شریف کو مشقت کے ساتھ (یعنی اٹک اٹک کر) پڑھتا ہے۔اس کو دُگنا اَجر ہوگا۔

☆ جامع ترمذی شریف اور مسند امام احمد میں حضرت جبیر بن نفیرؓ اور مستدرک للحاکم میں حضرت ابی ذرؓ سے روایت ہے۔کہ! تم اللہ تعالیٰ کے پاس اس سے بہتر کوئی شیء نہیں لے جاسکتے۔جو خود اِس سے نکلی ہے۔یعنی قرآنِ پاک۔

☆ سنن ابنِ ماجہ میں حضرت سعدؓ سے روایت ہے۔کہ! تم میں بہترین لوگ وہ ہیں۔جو قرآن کو سیکھیں۔اور اس کو سکھائیں۔

☆ ابنِ عساکر میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے۔کہ! تم میں بہترین اور معزز وہ شخص ہے۔جو قرآن کو سیکھے۔اور اس کو سکھائے۔

☆ حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے۔کہ! تم میں بہترین لوگ وہ ہیں۔جو قرآن کو پڑھیں۔اور اس کو پڑھائیں۔

☆ شعب الایمان میں حضرت سمرہؓ سے روایت ہے۔کہ! ہر میزبان اپنا دسترخوان پیش کرنا پسند کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا دسترخوان قرآن ہے۔سو اس کو مَت چھوڑو۔

☆ شعب الایمان میں حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے۔کہ! وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔اہلِ آسمان کے لئے ایسے چمکتا ہے۔جیسے اہلِ اَرض کے لئے ستارے۔

☆ شعب الایمان میں روایت ہے۔کہ! قرآنِ پاک کھلانور ہے۔حکمت ودانائی کا ذکر ہے۔اورراہِ مستقیم ہے۔

☆ شعب الایمان میں روایت ہے۔کہ! میری اُمت کی افضل ترین عبادت قرآنِ پاک کی قرأت ہے۔

☆ شعب الایمان میں حضرت انس ؓ سے روایت ہے۔کہ! ہرختمِ قرآن پر دُعا قبول ہوتی ہے۔

احادیث نبویہ ﷺ کی مشہورومعروف کتاب **کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال** کے مصنف علامہ علاؤالدین علی المتقی بن حسام الدین الھندی البرہان نوری ؒ فرماتے ہیں۔کہ! کنایۃ العدوی ؓ فرماتے ہیں۔کہ! حضرت عمر فاروق ؓ نے مقامِ اجناد کے حکام کی جانب پیغام بھیجا۔کہ ہرحامل قرآن کو میرے روبروپیش کرو۔تاکہ میں اِنہیں عطاء کے شرف میں رکھوں۔اور اِنہیں نئے جہانوں میں بھیجوں۔(تاکہ) وہ لوگوں کو(قرآنِ کریم کی)تعلیم دیں۔تو حضرت اشعری ؓ نے حضرت سیدنا فاروقِ اعظم ؓ کی طرف(جواباً) پیغام بھیجا کہ یہ پتہ چلا ہے۔کہ میری جانب تقریباً تین سو 300۔اور کچھ حاملینِ قرآن ہیں۔تب حضرت عمرفاروق ؓ نے اِن کی طرف یہ پیغام بھیجا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم0

اللہ تعالٰی کے بندے عمر ؓ کی جانب سے!

عبداللہ بن قیس ؓ اور اِن کے ساتھ موجود حاملینِ قرآن کی طرف!

السّلامُ علیکم!

بعدازاں! بلاشبہ یہ قرآن کریم تمھارے لئے ہمیشہ اجر کا باعث رہے گا اور ہمیشہ تمھارے لئے بلندی اور ذخیرہ شدہ رہے گا۔(انشاءاللہ تعالٰی) چنانچہ تم اس (قرآن مجید) کی پیروی کرو۔یہ تمھارے پیچھے نہ لگا رہے کیونکہ جس کے پیچھے قرآنِ کریم لگا اس کی گدی میں دھکا مارا جائے گا۔حتٰی کہ یہی قرآنِ کریم اسے دوزخ میں پھینک دے گا۔اورجس آدمی نے قرآنِ کریم کی پیروی کی۔تو قرآنِ کریم اُسے جنت الفردوس میں لے جائے گا۔(انشاءاللہ) اگرتم طاقت رکھتے ہوتو اسے تمھارا سفارشی بننا چاہیئے۔تمھاری چغلی کھانے والا نہیں بننا چاہیئے۔کیونکہ جس کی سفارش قرآنِ کریم کرے گا۔وہ جنت میں (ضرور) داخل ہوگا۔اورجس کی چغلی قرآنِ کریم کھائے گا۔وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔جان لو! **یہ قرآنِ کریم ہدایت کا سرچشمہ اورعلم کی بہار ہے**۔اس نے تمام کتابوں سے تازہ تازہ رب رحمٰن کے قرب کا زمانہ پایا ہے۔اس کے باعث اللہ تعالٰی اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور غلاف چڑھے قلوب کو کھولتا ہے۔جان لو! جب بندہ رات کو اُٹھے۔مسواک کرے۔اوروضو کرے۔پھر اللہ تعالٰی کی بڑائی بیان کرے۔اورقرآنِ کریم پڑھے۔تو فرشتہ اپنا منہ اس آدمی (قرآن پڑھنے والے) کے منہ پر رکھتا ہے۔اورکہتا ہے۔تلاوت کرتا رہ۔تُو پاک صاف رہ۔اور یہ تجھے راس آئے۔اوراگر اس نے وضو کیا۔اورمسواک نہ کی۔تو وہ اس (مسواک کرنے) کی حفاظت کرے۔اور دوبارہ ایسا نہ کرے۔خبردار! نماز کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنا پوشیدہ خزانہ اوررکھی ہوئی بھلائی ہے۔تم جتنی طاقت رکھتے ہو۔اس کی زیادہ مقدار چاہو۔کیونکہ نمازنور، زکوۃ دلیل، صبرضیاء، روزہ ڈھال اورقرآنِ کریم تمھارے لئے حجت ہے۔یا پھر تمھارے خلاف حجت ہے۔چنانچہ قرآنِ کریم کی تکریم کرواَس کی تذلیل مت کرو۔کیونکہ جس نے قرآنِ کریم کی تکریم کی اللہ تعالٰی اُسے عزت دے گا۔اورجس نے اس (قرآنِ کریم) کی تذلیل کی اُسے (اللہ تعالٰی) ذلیل وخوار کرے گا۔جان لو! جس نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی اسے یاد کیا اوراس پرعمل کیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کی پیروی کی تو اس کے لئے اللہ تعالٰی کے ہاں ایک دُعا مستجاب ہوگی۔چاہے تو اسے (یعنی اس دعا کو) دنیا میں ہی جلدی سے اپنے لئے حاصل کرے وگرنہ وہ آخرت میں اس (یعنی اُس شخص کے لئے جو قرآنِ کریم پڑھے اوراس کی تعلیمات پرعمل کرے) کے لئے ذخیرہ ہوگی۔اور

جان لو کہ! جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اوران لوگوں کے لئے باقی رہنے والا ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ **(کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال)**

☆ حضرت عبداللہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ! وہ شخص بہت بُرا ہے جو یہ کہے کہ میں قرآنِ پاک کی فلاں آیت بھول گیا ہوں۔ بلکہ وہ آیت اسے بُھلائی گئی ہے۔قرآن مجید یاد کرتے رہو۔کیونکہ یہ بندھے ہوئے جانور سے (بھی) زیادہ تیزی سے انسان کے سینے سے رُخصت ہو جاتا ہے۔(یہ حدیث نبوی ﷺ صحیحین اور دیگر کتب حدیث سے ماخوذ ہے)

☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ! اِنہیں نبی مکرم ﷺ کی اِس حدیث کا پتا چلا ہے کہ اللہ تعالیٰ اچھی آواز والے نبی ؑ کو اچھے طریقے سے قرآن پڑھنے پر جو اجر عطا کرتا ہے وہ کسی اور عمل پر عطا نہیں کرتا۔(صحیح مسلم)

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قرآنِ پاک پڑھنے والے مسلمان کی مثال ترنج کی طرح ہے جس کی خوشبو پاکیزہ ہوتی ہے اور ذائقہ مزیدار ہوتا ہے اور قرآنِ پاک نہ پڑھنے والے مسلمان کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی کوئی خوشبو (تو) نہیں ہوتی مگر ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔قرآنِ مجید پڑھنے والے منافق کی مثال ریحانہ کی طرح ہوتی ہے جس کی خوشبو (تو) اچھی ہوتی ہے مگر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے قرآنِ مجید نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حنظلہ کی طرح ہوتی ہے جس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی ہے اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔(صحیح بخاری۔صحیح مسلم)

مختلف سورتوں کے نزول کے وقت فرشتوں کی ایک عظیم تعداد ہمراہ اُترنے کی روایات

امامِ وقت علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی الشافعی ؒ اپنی گراں مایہ تصنیفِ جلیلہ **''الا تقان فی علوم القرآن''** میں فرماتے ہیں کہ ! ابن حبیب اور اس کی پیروی میں ابن النقیب دونوں کا قول ہے کہ قرآنِ پاک میں بعض سورتیں اور آیتیں اس قسم کی ہیں کہ جن کے ساتھ فرشتوں (ملائکہ) کی ایک کثیر تعداد مشایعت کرتی ہوئی نازل ہوئی تھی۔

☆ اس قبیل کی سورتوں میں ایک سورہ انعام ہے جس کی مشایعت ستر ہزار فرشتوں نے کی۔ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ۔

امام بیہقی ؒ نے شعب الایمان سے اور امام طبرانی ؒ نے کمزور سند کے ساتھ حضرت انس ؓ سے مرفوعًا روایت کی ہے کہ! ''سورہ انعام کا نزول فرشتوں کے ایک جلوس کے ساتھ ہوا یہ جلوس اِس قدر بڑا اور کثیر تھا کہ اس جلوس نے مشرق تا مغرب تمام فضا کو پُر کر دیا تھا اور اِن فرشتوں کی تسبیح وتقدیس کے غلغلہ سے زمین تھرتھرا رہی تھی''۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔

حاکم اور بیہقی نے حضرت جابر ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ!''جس وقت سورہ انعام کا نزول ہوا اس وقت رسول اللہ ﷺ نے **سبحان الله العظيم** پڑھ کر فرمایا کہ! اِس سورہ کے سامنے اتنے فرشتے بطور مشایعت کے آئے ہیں کہ اُنہوں نے اُفق کو مسدود کردیا ہے''۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔

☆ امام احمد ؒ نے اپنی مسند میں معقل بن یسار سے روایت کی ہے کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ! ''سورہ بقرہ قرآنِ کریم کا بلندترین رکن اور کنگرہ ہے اس کی ہر ایک آیت کے ساتھ اَسی (شاید اسی ہزار) فرشتے نازل ہوئے۔اور آیہ **الله لا اله الاهو الحی القیوم**۔۔۔عرش کے نیچے سے نکال کر اِس میں ملائی گئی۔'' سبحان اللہ و بحمدہ۔

☆ ابن الضریس اپنی کتاب الفضائل میں رقم طراز ہیں کہ مجھ سے یزید بن عبدالعزیز طیالسی ؒ نے اور اس سے اسماعیل بن عافع ؒ نے روایت کی ہے ابن رافع مذکور نے کہا کہ ہم کو یہ حدیث نبوی ﷺ پہنچی ہے کہ! ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسی سورت نہ بتاؤں؟ (کہ) جس کی عظمت نے زمین وآسمان کے مابین تمام خلاء کو بھر لیا ہے اور ستر ہزار فرشتے اِس (سورہ) کی مشایعت میں آئے ہیں۔یہ **سورۃ الکھف** ہے۔''

دوئم۔ فاتحۃ الکتاب ہے جس کی مشایعت میں اَسی ہزار فرشتے ہمراہی (مشایعت) میں آئے۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔

سوئم۔ سورہ یونس اس کی مشایعت تیس ہزار فرشتوں نے کی۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔

چہارم۔ سورہ زخرف (**واسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا**) کہ اس سورہ کے ساتھ بیس (شاید بیس ہزار) فرشتے آسمان سے نازل ہوئے۔سبحا ن اللہ و بحمدہ ۔

اِس کے علاوہ آیت الکرسی کی مشایعت میں تیس ہزار فرشتے آسمان سے اُترے تھے۔ سبحا ن اللہ و بحمد ہ ۔

خاص عرش کے خزانے سے نازل ہونے والی آیات :

امامِ وقت علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی الشافعیؒ اپنی گراں مایہ تصنیفِ جلیلہ ''**الا تقان فی علوم القرآن**'' میں فرماتے ہیں کہ! ابن الضریس کہتا ہے کہ مجھ سے محمود بن غیلان نے بواسطہ یزید بن ہارون بیان کیا ہے کہ اس سے ولید یعنی ابن جمیل نے بواسطہ قاسم ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ! ''چار آیات اس قسم کی ہیں کہ جو عرش کے خزانے سے نازل کی گئیں اور بجز اِن آیات کے اور کوئی آیت عرش کے خزانے میں سے نہیں اُتاری گئی۔سبحا ن اللہ و بحمد ہ ۔ (وہ چار آیات یہ ہیں)

☆ **آیت الکر سی شر یف** ☆ **الم o ذٰلک الکتاب** (شاید **المفلحون**o تک)

☆ **سورۃ البقرہ** (شاید آخری آیات **آمن الرسول بما ..... علی القوم الکٰفرین** o تک)

☆ **سورہ کو ثر** (شاید مکمل **سورۃ الکوثر**)

علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی الشافعیؒ اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ! **سورہ فاتحہ** کی نسبت بھی بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں حضرت انسؓ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ!''بے شک جن چیزوں کو خداوند کریم نے مجھے (اپنی محبت وشفقت کے پیشِ نظر) احسان جتلا کر عطا فرمایا ہے۔اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا (کہ) میں نے آپ ﷺ کو فاتحۃ الکتاب (**سورہ فاتحہ**) عطا کی ہے۔ اور یہ میرے عرش کے خزانوں کا تحفہ ہے''۔سبحا ن اللہ و بحمد ہ ۔

☆ حاکم نے معقل بن یسارؓ سے مرفوعاً نقل روایت کی ہے کہ! ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مجھے فاتحۃُ الکتاب اور سورہ بقرہ کے خاتمہ کی آیات (شاید آخری آیات **آمن الرسول... علی القوم الکٰفرین** o تک) عرش کے نیچے عطا کی گئی ہیں۔''

☆ ابن راہو یہ اپنی مسند حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت کرتا ہے کہ اُن سے فاتحۃُ الکتاب کی نسبت سوال کیا گیا تو اُنہوں نے کہا کہ! ''مجھ سے نبی کریم ﷺ نے (یہ) فرمایا کہ یہ سورہ زیرِ عرش کے ایک خزانہ سے نازل ہوئی ہے۔''

☆ خاتمہ سورہ بقرہ کے بارے میں دارمی نے اپنی مسند میں ایفع الکلاعیؒ سے روایت کی ہے کہ اس نے بیان کیا کہ! ''کسی شخص نے دریافت کیا تھا کہ! یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اپنے اور اپنی اُمت کے لئے کس آیت کا حاصل ہونا پسند فرماتے ہیں؟ تو رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا! سورہ بقرہ کے آخری حصے کی آیت (شاید آخری آیات **آمن الرسول... علی القوم الکٰفرین** o تک) کیونکہ وہ عرشِ الٰہی کے خزانہ رحمت کا تحفہ ہے۔''

☆ احمد وغیرہ نے عقبہ بن عامر کی حدیث سے مرفوع طور پر روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ! ''تُم لوگ اِن دونوں آیتوں (شاید (**آیت الکر سی شر یف**) اور آخری آیات **آمن الرسول... علی القوم الکٰفرین** o تک) کو پڑھا کرو۔کیونکہ پروردگا عالم نے مجھے یہ دونوں عرش کے خزانہ سے عطا کی ہیں۔''

☆ اور اسی راوی نے حضرت حذیفہؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ!'' **سورۃ البقرہ** کے خاتمے کی آیات (شاید آخری آیات **آمن الرسول... علی القوم الکٰفرین** o تک) مجھ کو زیر عرش کے خزانے سے ملی ہیں اور یہ مجھ سے پہلے کسی نبیؑ کو عطا نہیں کی گئیں۔''

☆ حضرت ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ!''یہ سورۃ البقرہ کے خاتمے کی آیات (شاید آخری آیات **آمن الرسول... علی القوم الکٰفرین** o تک) مجھ کو زیر عرش کے خزانے سے ملی ہیں اور یہ مجھ سے پہلے کسی نبیؑ کو عطا نہیں کی گئیں۔''

اور اِس حدیث کے بکثرت طریقے حضرت عمرِ فاروق ؓ، حضرت علی المرتضیٰ ؓ اور ابنِ مسعود ؓ وغیرہ سے بھی آئے ہیں۔

اسی طرح ابوعبید ؒ نے اپنی کتاب الفضائل میں کعب سے روایت کرتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ! ''محمد رسول اللہ ﷺ کو چار آیات ایسی عطا کی گئی ہیں جو حضرت موسیٰ کلیم اللہ ؑ کو عطا نہیں کی گئی تھیں۔ اُن چار آیات میں سے ایک تو آیت الکرسی ہے اور باقی تین آیات یہ ہیں۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ'' o

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ '' اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ز غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ o لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ o

اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ ؑ کو ایک ایسی آیت عطا کی گئی جو کہ آنحضور نبی کریم ﷺ کو عطا نہیں ہوئی وہ یہ ہے۔

اللھم لا تولج الشیطان فی قلوبنا و خلصنا منه اجل ان لك الملکوت والابد والسلطان والملك والحمد والارض والسمآء الد ھرِ اَ ئنا ۔ آمین۔ آمین۔

طبرانی میں حضرت ابنِ عباس ؓ سے مرفوعًا روایت ہے کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ! ''میری اُمت کو ایک ایسی چیز ملی ہے جو کسی پیغمبر کی اُمت کو نصیب نہیں ہوئی اور وہ مصیبت کے وقت '**انا لله وانا الیه راجعون**' کہنا ہے۔''

دارِ قطنی نے حضرت بریدہ ؓ کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ! ''میں تجھ کو ایک ایسی آیت بتاتا ہوں جو حضرت سلیمان نبی ؑ کے بعد میرے سوا اور کسی نبی ؑ پر ہرگز نازل نہیں ہوئی (وہ آیت یہ ہے) **بسم الله الرحمٰن الرحیم**o۔''

حاکم نے ابی میسرہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت تورات میں سات سو آیات کے برابر مرتبہ رکھتی ہے۔ **یسبح لله ما فی السمٰوٰت وما فی الارض الملك القدوس العزیز الحکیم**o (سورہ جمعہ۔آیت نمبر 1)

...... علاوہ ازیں آیت الکرسی کے ضمن میں بھی چند احادیث نبویہ ﷺ پیشِ خدمت ہیں۔

☆ ابن مردویہ ؒ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ! ''جس وقت رسول اللہ ﷺ آیت الکرسی پڑھا کرتے تھے تو ہنس کر فرماتے کہ یہ آیت زیرِ عرش سے کنز الرحمان کا تحفہ ہے۔''

☆ ابوعبید نے حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا کہ! ''آیت الکرسی تمھارے نبی ﷺ کو زیرِ عرش کے ایک خزانہ سے عطا کی گئی ہے۔ اور تمھارے نبی ﷺ سے قبل یہ آیت کسی (نبی ؑ) کو نہیں عطا کی گئی تھی۔''

فضائلِ قرآن کی بابت احادیثِ نبویہ ﷺ :

امامِ وقت علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی الشافعی ؒ اپنی گراں مایہ تصنیفِ جلیلہ ''**الاتقان فی علوم القرآن**'' میں فرماتے ہیں کہ ! ابوبکر بن شیبہ النسائی ؒ، ابوعبید القاسم بن سلام، ابن الضریس اور دیگر کئی علمائے عظام ؒ نے اس نوع پر جداگانہ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اور اس بارے میں باعتبار اجمال صحیح احادیثِ نبویہ ﷺ پائی جاتی ہیں۔ اور بعض سورتوں میں تعین کے ساتھ بھی کوئی نہ کوئی فضیلت ثبوت کو پہنچتی ہے۔ مگر ایک بات جو کہ قابل لحاظ ہے وہ یہ کہ! فضائلِ قرآن کے بارے میں کثیر تعداد میں احادیثِ نبویہ ﷺ وضع (یعنی کہ جھوٹے طور پر گھڑی گئی) کی گئیں ہیں۔ اسی لئے میں نے ایک خاص کتاب بنام ''**حمائل الزھر فی فضائل السور**'' تصنیف کی ہے۔ اور اس میں صرف وہی احادیثِ نبویہ ﷺ تحریر کی ہیں جو کہ موضوع نہیں تھیں۔

اوراب میں یہاں پر اس نوع میں سے دو فصلیں وارد کرتا ہوں۔

وہ احادیثِ نبویہ ﷺ جو علی الجملہ قرآنِ پاک کی فضیلت میں آئی ہیں۔

وہ احادیث نبویہ ﷺ جو کہ علی الجملہ قرآن مجید کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں جیسے ترمذی اور دارمی وغیرہ نے حارث اعور کے طریق پر حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے روایت کی ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت سید المرسلین خاتم الانبیاء ﷺ سے سنا ہے کہ!

''عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب کہ فتنے برپا ہوں گے۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! پھر اِن فتنوں سے نکلنے کا کیا ذریعہ ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! کتاب اللہ (قرآن مجید) اُس میں تم سے قبل کے حالات اور تم سے بعد کی خبریں اور تمھارے مابین (موجودہ امور) کا حکم ہے۔ اور فصل (قولِ فیصل) ہے کوئی ہزل (ظرافت) نہیں جو شخص جبار اِسے چھوڑ دے گا رب ذوالجلال اُس کو توڑ ڈالے گا۔ اور جو شخص قرآن پاک کے ماسوا کسی اور کتاب میں ہدایت کو تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو گمراہ کردے گا۔ قرآنِ مجید ہی اللہ تعالیٰ کی استوار رسی ہے۔ وہی ذکر حکیم اور وہی صراط مستقیم ہے۔ قرانِ مجید ہی (وہ واحد ہدایت کرنے والی) چیز ہے کہ جس کو نفسانی خواہشات لغزش میں نہیں لاسکتیں۔ اور زبانیں اِس کے ساتھ ملتبس نہیں ہو سکتیں۔ علمائے کرام اُس کے علم سے آسودہ نہیں ہوا کرتے اور باوجود ادھر اُدھر بکثرت پھیرے جانے کے پرانا اور زرد نہیں ہوتا۔ اور اس کے عجائبات ختم ہونے میں نہیں آتے۔ اُس کے مطابق کہنے والا سچا اور اُس پر عمل کرنے والا مستحق اجر ہوجاتا ہے۔ اور اُس کے موافق حکم دینے والا عادل ہوتا ہے اور اُس کی جانب دعوت دینے والا راہ راست کی طرف ہدایت پاتا ہے۔''

☆ دارمی نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ! ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ اِن دونوں میں ہے اُن سب سے قرآن مجید ہی زیادہ محبوب ہے''

☆ احمد اور ترمذی نے شداد بن اوسؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جو مسلمان لیٹے ہوئے کتاب اللہ کی کوئی سورہ پڑھ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر ایک فرشتہ کو محافظ مقرر کر دیتا ہے اور فرشتہ کسی اذیت دینے والی چیز کو اُس کے پاس نہیں آنے دیتا یہاں تک کہ جس وقت وہ مسلمان بیدار ہوتا ہے اُس وقت وہ فرشتہ بھی اپنی (اُس شخص کی حفاظت کی) خدمت سے سبکدوش ہوجاتا ہے۔''

☆ حاکم وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جس شخص نے قرآن پاک کو پڑھا تو بے شک اُس کے دونوں پہلوؤں کے مابین نبوت کا استدراج ہوگیا مگر فرق یہ ہے اُس پر وحی نہیں بھیجی جاتی، صاحب القرآن کو یہ بات سزاوار نہیں کہ وہ جد کلام اللہ کو اپنے جوف (پیٹ) میں رکھتے ہوئے جد (متانت کا برتاؤ) کرنے والے کے ساتھ جِد کرے اور اُسے جہالت کرنے والے کے ساتھ جہالت بھی کرنی چاہیئے۔''

☆ بزار نے انس ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جس گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے اُس (گھر) میں خیر و برکت بکثرت ہوا کرتی ہے اور جس گھر میں قرآنِ پاک نہیں پڑھا جاتا اُس کی خیر و برکت کم ہوجاتی ہے''۔

☆ ابو یعلیٰ اور طبرانی نے ابو ہریرہ ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''قرآن مجید میں ایسی تونگری ہے کہ اُس کے بعد فقر ہوتا ہی نہیں اور نہ ہی اُس کے برابر کوئی اور تونگری ہے۔''

☆ نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے انس ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! اُس نے کہا، ''اہلِ قرآن ہی اہل اللہ اور اللہ کے خاص بندے ہیں۔''

☆ احمد نے معاذ بن انس ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جس شخص نے قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ (کی رضا و خوشنودی) کے لئے پڑھا وہ صدیقین، شہداء اور صالحین کی ہمراہی میں لکھا دیا گیا اور یہ لوگ کیسے ہی اچھے رفیق ہیں۔''

☆ حاکم نے ابو ہریرہ ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''قیامت کے دن صاحب قرآن (جب) حشر میں آئے گا تو قرآنِ پاک کہے گا اِس (قرآنِ پاک کے پڑھنے والے شخص) کو لباس آراستہ پہنا دے چنانچہ اُس کو بزرگی کا تاج پہنایا جائے گا پھر قرآنِ پاک کہے گا آپ اِس کو اور زیادہ مرتبہ عطا فرمائیں اور اِس سے راضی ہوجائیں اور خدائے ذوالجلال اُس سے راضی

ہوجائے گا اور اُس کو حکم دے گا کہ ایک ورق پڑھ ، اور ہر ایک آیت کے عوض اُس کی ایک نیکی بڑھائے گا۔'' اور اسی راوی نے عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''روزہ اور قرآنِ پاک ، یہ دونوں (قرآنِ مجید کے قاری اور روزہ رکھنے والے) بندہ کی شفاعت کریں گے۔'' اور پھر اسی راوی نے ابی ذرؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''تُم لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے اُس شیئے سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہ لے جاؤ گے جو اُسی سے نکلی ہو، اور اُس سے مُراد قرآنِ پاک ہے۔''

☆ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں اگر تمھارے قلوب پاک ہوں جائیں تو اللہ تعالیٰ کے کلام سے تم (کبھی بھی) سیر نہ ہو۔ **(کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال)**

☆ سعید بن منصور اور بیہقی وغیرہ نے ابی سعید خدریؓ کی حدیث نبوی ﷺ سے روایت کی ہے کہ فاتحۃُ الکتاب سم (زہر) سے شفاء ہے۔

☆ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے زیادہ بہتر، زیادہ نیک اور زیادہ ممتاز وہ ہے جس نے قرآنِ کریم سیکھا اور (دوسروں کو) سکھایا۔ **(کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال)**

☆ حضرت ابوسعید رافع بن معلّیٰؓ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآنِ کریم کی عظیم سورت نہ سکھا دوں؟ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لے لیا پھر جب ہم مسجد سے نکلنے لگے، میں نے عرض کی کہ! آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ آپ ﷺ مجھے قرآنِ کریم کی عظیم سورت سکھائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا (وہ سورہ) **الحمد للہ رب العالمین** ۔۔۔ سبع مثانی ہے اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا۔ (صحیح بخاری)

☆ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین وانصار سے فرمایا تم پر قرآنِ کریم لازم ہے اسے پیشوا اور رہبر بناؤ کیونکہ رب العالمین کا وہ کلام ہے جو اسی سے نکلا ہے اور دوبارہ اسی کی طرف لوٹ جائے گا۔ **(کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال)**

☆ حضرت عثمان بن عفانؓ کی حدیث سے روایت ہے کہ! ''جو شخص کسی رات میں سورہ آلِ عمران کا آخر پڑھے گا اُس کے حق میں تمام رات قیام کرنے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔''

☆ حاکم نے نے ابی سعیدؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جس شخص نے روزِ جمعہ کو سورہ کہف پڑھی اُس کو اِس قدر نور عطا کیا جائے گا جو جمعہ اور اُس کے بعد آنے والے جمعہ کے مابین امانہ کو تاباں رکھے گی۔''

☆ ابوداؤد، نسائی اور ابنِ حبان نے مغفل بن یسار کی حدیث سے روایت کی ہے کہ (سورہ) یٰسین قرآنِ پاک کا قلب ہے کوئی شخص اُس کو اللہ تعالیٰ سے ثواب اور آخرت کی خوبی حاصل کرنے کا ارادہ کر کے نہ پڑھے گا مگر یہ کہ اُس کی مغفرت ہوجائے گی تُم اِس (سورہ یٰسین شریف) کو اپنے مُردوں پر پڑھو۔''

☆ ترمذی اور دارمی نے انسؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''ہر ایک چیز کا ایک قلب ہوا کرتا ہے اور قرآنِ پاک کا قلب سورہ یٰسین ہے۔ (لہذا) جو شخص محض رضائے الٰہی کی طلب میں رات کے وقت سورہ یٰسین پڑھے گا اُس کی مغفرت کردی جائے گی۔''

☆ طبرانی نے انسؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جو شخص ہر رات کو (محض رضائے الٰہی کی طلب میں) سورہ یٰسین کی قرأت پر مداومت کرے گا اور پھر وہ مرجائے تو وہ شہید ہوکر مرے گا۔''

☆ ابوعبیدہ نے موقوفاً حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت کی ہے کہ! ''ہر ایک شیئے کا لب لباب ہوا کرتا ہے اور قرآنِ مجید کا لب لباب حوامیم (وہ تمام سورتیں جو حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں) ہیں۔''

☆ حاکم نے ابنِ مسعودؓ سے موقوفاً حدیث روایت کی ہے کہ! ''حوامیم قرآن کی دیباج (دیباج یعنی ایک بیش بہا نہایت اعلیٰ درجے کا انتہائی قیمتی ریشمی لباس) ہیں۔''

☆ ترمذی وغیرہ نے ابوہریرہؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! جس شخص نے رات میں سورہ دُخان پڑھی وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ اُس کے واسطے ستر ہزار (**70000**) فرشتے استغفار کرتے ہوں گے۔''

☆ بیہقی نے حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ! ''ہر شئے کی ایک عروس ہوا کرتی ہے۔ اور اور قرآنِ پاک کی عروس سورہ رحمٰن ہے۔''

☆ سنن ابوداؤد ونسائی، جامع ترمذی اور احمد نے عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہ آنحضور نبی مکرم ﷺ ہر شب کو سونے سے قبل سورۃ المسبحات (**سبــــح** سے شروع ہونے والی سورتیں۔ جو کہ چار ہیں۔ سورہ حدید، سورہ حشر، سورہ الصف اور سورہ اعلیٰ) کی قرأت فرمایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اِن سورتوں میں ایک آیت ایسی ہے جو ایک ہزار (**1000**) آیات سے بہتر ہے۔''

ابنِ کثیرؒ اپنی تفسیر میں اِس حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ اِس حدیث نبوی ﷺ میں جس آیات کی بابت فضیلت بیان ہوئی ہے وہ دراصل سورہ حشر کی آخری آیات (**لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لرایته** ـــــ آخر تک) ہیں۔

☆ ابن السنیؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ! ''نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ہدایت فرمائی کہ جب تو اپنی خواب گاہ میں آیا کرے تو سورہ حشر پڑھ لیا کر۔ اور فرمایا کہ اگر تو اِس اثناء میں مَر جائے گا تو شہید مرے گا۔''

☆ حضرت امام ترمذیؒ نے یسار بن معقلؓ کی ایک حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ **اعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم** پڑھ کر ایک مرتبہ سورہ حشر کی آخری آیات (**هوالله الذی لا اله الا هو** ـــــ آخر تک) ایک مرتبہ صبح پڑھے تو شام تک ستر ہزار (70000) فرشتے اُس کے لئے استغفار کریں اور اس دن مرے تو تو شہید ہو۔ اور شام کو پڑھے تو صبح تک یہی حکم ہے۔''

☆ ایک حدیث میں ہے کہ! ''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ **اعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم** پڑھ کر ایک مرتبہ سورہ حشر کی آخری آیات (**هوالله الذی لا اله الا هو** ـــــ آخر تک) ایک مرتبہ صبح پڑھے تو خداوند کریم اِس پر ستر ہزار (70000) فرشتے مقرر کردے گا۔ کہ وہ شام ہونے تک اُس شخص کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے۔ اور اس دن مرے تو تو شہید ہو۔ اور شام کو پڑھے تو وہ بھی بمنزلہ اُسی شخص کے ہوگا جس طرح صبح پڑھنے والے کی فضیلت ـــ۔''

☆ فن حدیث کے آئمہ اربعہ، ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہؓ کی کی حدیث سے روایت کی ہے ! ''کہ منجملہ قرآن پاک کے ایک سورہ اکتیس (31) آیات کی ہے اُس نے ایک مرد کی یہاں تک شفاعت کی کہ وہ بخش دیا گیا۔'' (وہ سورہ **سورہ مُلك** ہے)

☆ ترمذی نے ابن عباسؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''یہی سورہ (**مُلك**) مانعہ ومنجیہ ہے جو عذابِ قبر سے نجات دلاتی ہے۔

☆ ترمذی نے حضرت انسؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''**اذا جاء نصرالله والفتح** ربع قرآن ہے۔''

☆ احمد اور حاکم نے نوفل بن معاویہ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! '' **قل یا ایها الكٰفرون** ـــ کو پڑھ اور پھر اس کے خاتمے پر سو جا کہ بے شک وہ شرک سے برأت ہے۔''

☆ ابویعلٰی نے حضرت ابنِ عباسؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''کیا میں تُم کو (ایک ایسا عظیم الشان) کلمہ نہ بتاؤں ؟ جو کہ تمھیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے نجات دلاتا ہے تم اپنے سونے کے وقت **قل یا ایها الكٰفرون** ـــ پڑھا کرو۔''

☆ ترمذی نے حضرت انسؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جس نے ہر روز دو سو مرتبہ **قل هو الله احد** ـــ کو پڑھا اس کے پچاس (50) برس کے گناہ محو کردئے گئے مگر یہ کہ اس پر کوئی قرض ہو (یعنی کہ وہ شخص مقروض نہ ہو کیونکہ قرض دار کا بار معاف نہ ہوگا) اور جس شخص نے اپنے بستر پر سونے کے ارادے سے داہنے پہلو پر لیٹ کر کو ایک **قل هو الله احد** ـــ سو مرتبہ پڑھا (جب) قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ اِس (سورہ اخلاص پڑھنے والے شخص) سے ارشاد فرمائیں گے کہ! اے میرے بندے! تو اپنی داہنی جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔''

☆ طبرانی سے ابن الدیلمیؒ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جس شخص نے ایک سو مرتبہ **قل هو الله احد** ـــ بحالتِ نماز یا غیر نماز میں پڑھا تو اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ سے برأت کا فرمان لکھ دے گا۔''

☆ اسی راوی نے اپنی کتاب الاوسط میں ابی ہریرہؓ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ! ''جس شخص نے دس مرتبہ **قل هو الله احد**۔۔۔ پڑھا اس کے واسطے جنت میں ایک قصر (محل) تعمیر ہوگیا اور جس نے بیس مرتبہ پڑھا اس کے واسطے دو قصر، اور جس نے تیس مرتبہ اس کی قرأت کی اس کے واسطے تین قصر جنت میں بنا دیئے جاتے ہیں۔''

☆ اسی راوی نے اپنی کتاب الصغیر میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جو شخص بعد نمازِ فجر بارہ (12) مرتبہ **قل هو الله احد**۔۔۔ پڑھتا ہے تو گویا وہ پورا قرآن پاک چار مرتبہ پڑھ لیتا ہے۔اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے بھی۔تو اُس دن وہ اہلِ زمین میں سب سے افضل شخص ہوگا۔''

☆ ابوداؤد اور ترمذی نے عبداللہ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ اُس نے کہا کہ! ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ،تُو شام و صبح دونوں اوقات میں تین مرتبہ سورہ اخلاص اور معوذتین (یعنی تینوں سورتوں کو تین تین مرتبہ) پڑھا کر کہ یہ تیرے لئے ہر ایک چیز سے کفایت کرے گی۔''

☆ ابن السنیؒ نے حضرت عائشۃ الصدیقہؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جس شخص نے نمازِ جمعہ کے بعد سات مرتبہ سورہ اخلاص اور معوذتین (یعنی تینوں سورتوں کو سات سات مرتبہ) کو پڑھ لیا (تو) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے (یعنی آنے والے اگلے) جمعہ تک بُرائی سے اپنی پناہ میں رکھے گا۔''

☆ امام بیہقی نے ابی امامہ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جس شخص نے کسی رات یا دن میں سورہ حشر کو پڑھ لیا ہو اور اُسی دن یا رات میں مَر گیا تو بے شک اللہ تعالیٰ نے اُس کے لئے جنت واجب کر دی ہے۔''

☆ حضرت علی المرتضیٰؓ سے سورہ فاتحہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ ! مجھ سے اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ! یہ (یعنی سورہ فاتحہ) عرش کے نیچے ایک خزانے سے نازل کی گئی ہے۔**(کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال)**

شیطان کو بھگانے اور شیطان سے حفاظت کا مجرب عمل :

علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی الشافعیؒ اپنی یگانہ روزگار تصنیف مبارکہ '' **الاتقان فی علوم القرآن** '' میں فرماتے ہیں کہ دارمی نے ابن مسعودؓ سے موقوفاً روایت کی ہے کہ جو شخص سورہ بقرہ کی پہلی چار آیات، آیت الکرسی (**هم فيها خلدون o** تک) ،آخر سورہ بقرہ (**آمن الرسول بما انزل** ۔۔۔ آخر تک) پڑھے گا تو اُس دن نہ تو اُس کے اور نہ ہی اُس کے گھر والوں کے کسی کے نزدیک بھی شیطان نہیں آسکے گا۔اور نہ ہی اُس کو کوئی چیز رنج پہنچا سکے گی۔(انشاءاللہ تعالیٰ) اور یہی آیات اگر کسی مجنون پر پڑھ کر دَم کر دی جائیں تو وہ اسی لمحہ تندرست ہو جائے گا۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

سورہ کہف کی فضیلت : صحیح بخاری شریف میں یہ روایت ہے۔کہ! حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے۔کہ! آنحضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک دور میں ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنے گھر میں سورہ کہف کی تلاوت کی۔اُن (تلاوت کرنے والے صحابیؓ) کے گھر میں ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا۔وہ (گھوڑا) تلاوت سن کر خوشی سے اپنے پَیر اور گردن کو ہلانے لگا۔اور ایک بادل اُن (صحابیؓ) کے گھر پر آکر سایہ فگن ہوگیا۔ان (صحابیؓ) نے اس (سورہ کہف کی تلاوت) کا ذکر حضور نبی مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں کیا۔تو اس پر حضور ﷺ نے فرمایا۔کہ سورہ کہف پڑھا کرو۔کیونکہ یہ (سورہ کہف کی تلاوت کرنا) سکینہ ہے۔یعنی اس سے سکون ملتا ہے۔اور یہ بذریعہ وحی قرآن نازل ہوئی ہے۔

☆ صحیح مسلم شریف میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے۔کہ! آنحضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔کہ! جو شخص سورہ کہف کی آخری دس آیات کو پڑھے۔وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

☆ سنن ابوداؤد اور سنن نسائی میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے۔کہ! آنحضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔کہ! جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت کرے۔وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

☆ جامع ترمذی شریف میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابو درداء ؓ سے روایت ہے۔کہ! آنحضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔کہ! جوشخص سورہ کہف کی ابتدائی تین آیات کو یاد کرے۔وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

☆ حضرت مولانا شیخ محمد حقی نازلی ؒ اپنی کتاب **خزینۃ الاسرار** میں رقم طراز ہیں۔کہ! حضرت شیخ اکبر جناب رئیس المکاشفین امام اجل محمد محی الدین ابنِ عربی الحاتمی الطائی المالکی اندلسی ؒ نے اپنی مشہور و معروف کتاب بنام ''**فتوحاتِ مکیہ**'' اور اپنی یگانہ روزگار کتاب '' **مشکاۃُ الانوار فیما روی عن اللہ من الاخبار** ''میں فرمایا ہے۔کہ! سورہ فاتحہ،الحمد شریف کو بسم اللہ(**بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ ۔۔۔ملحَمْدُ لِلّٰہِ** ۔۔۔آخرتک) کے ساتھ مِلا کر ایک ہی دَم (یعنی ایک ہی سانس میں) پڑھا جائے۔کیونکہ !

☆ میں حلفاً کہتا ہوں۔کہ ابوالحسن علی بن ابوالفتح ؒ نے مقام کناری میں جو شہر موصل کے پاس ایک قریہ ہے۔601ھ میرے آگے بیان کیا۔ ☆اور حلفاً فرمایا کہ میں نے ابوالفضل طوسی ؒ سے سُنا ہے اور ابوالفضل طوسی ؒ نے حلفاً فرمایا کہ! ☆ میں نے مبارک بن احمد نیشا پوری ؒ سے سُنا ہے اور مبارک بن احمد نیشا پوری ؒ نے حلفاً کہا کہ! میں نے ابوبکر فضل بن محمد ہروی ؒ سے سُنا ہے اور ابوبکر فضل بن محمد ہروی ؒ نے حلفاً کہا کہ! میں نے ابوبکر محمد بن علی شاشی ؒ سے سُنا ہے اور ابوبکر محمد بن علی شاشی ؒ نے حلفاً کہا کہ! میں نے عبداللہ بن محمد ابوبکر سرخسی ؒ سے سُنا ہے اور عبداللہ بن محمد ابوبکر سرخسی ؒ نے حلفاً کہا کہ! میں نے ابوبکر محمد بن فضل ؒ سے سُنا ہے اور ابوبکر محمد بن فضل ؒ نے حلفاً کہا کہ! میں نے عبداللہ بن محمد بن علی بن یحیٰی الوراق ؒ سے سُنا ہے اور عبداللہ بن محمد بن علی بن یحیٰی الوراق ؒ نے حلفاً کہا کہ! میں نے محمد بن یونس الطّویل الفقیہہ ؒ سے سُنا ہے اور محمد بن یونس الطّویل الفقیہہ ؒ نے حلفاً کہا کہ ! میں نے محمد بن حسن علوی ؒ سے سُنا ہے اور محمد بن حسن علوی ؒ نے حلفاً کہا کہ! میں نے ابنِ عیسٰی ؒ سے سُنا ہے اور ابنِ عیسٰی ؒ نے حلفاً کہا کہ! میں نے ابوبکر الراجعی ؒ سے سُنا ہے اور ابوبکر الراجعی ؒ نے حلفاً کہا کہ! میں نے عمار بن موسٰی البرمکی ؒ سے سُنا ہے اور عمار بن موسٰی البرمکی ؒ نے حلفاً کہا کہ! میں نے انس بن مالک ؓ سے سُنا ہے اور انس بن مالک ؓ نے حلفاً کہا کہ! میں نے علی المرتضٰی بن ابی طالب ؓ سے سُنا ہے اور علی المرتضٰی بن ابی طالب ؓ نے حلفاً کہا کہ! میں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ سے سُنا ہے اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے حلفاً کہا کہ! میں نے حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے حلفاً فرمایا کہ! میں نے حضرت جبرائیلِ امین ؑ سے سُنا ہے اور حضرت جبرائیلِ امین ؑ نے حلفاً کہا کہ! میں نے حضرت میکائیل ؑ سے سُنا ہے اور حضرت میکائیل ؑ نے حلفاً کہا کہ! میں نے حضرت اسرافیل ؑ سے سُنا ہے اور حضرت اسرافیل ؑ نے حلفاً کہا کہ! مجھے اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ ! مجھے اپنی عزت وجلال اور بخشش وکرم کی قَسم ہے کہ! جوشخص بسم اللہ شریف کو الحمد للہ کے ساتھ(**بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ ۔۔۔ملحَمْدُ لِلّٰہِ** ۔۔۔آخرتک) مِلا کر پڑھے گا۔توتُم گواہ ہو کہ میں ضرور اُس کے گناہ بخش دوں گا اور اُس کی نیکیوں کو قبول کروں گا اور اُس کی بُرائیوں سے درگزر کروں گا اور اُس کی زبان کو آگ میں نہیں جلاؤں گا اور اُس کو عذابِ قبر، عذابِ دوزخ ، عذابِ قیامت اور بڑی بے قراری سے پناہ دوں گا۔اور(وہ شخص، جو سورہ فاتحہ کو اِس ترتیب سے پڑھے گا کو) تمام انبیاء ؑ اور اولیاء اللہ ؒ سے مجھ سے ملاقات کرے گا۔ (تفسیر روح البیان،خزینۃ الاسرار،فتوحاتِ مکیہ)

☆ حضرت علی المرتضٰی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اس منبر مبارک کی لکڑیوں پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اُسے (یعنی ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والے کو) جنت میں داخل ہونے سے فقط موت ہی روکے ہوئے ہے۔اور جس نے بستر پر لیٹے وقت آیت الکرسی پڑھی۔اللہ تعالٰی اسے اس کے اپنے گھر اور اردگرد کے گھر والوں پر امن عطا فرمائے گا۔(انشاءاللہ تعالٰی)(**کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال**)

☆ حضرت علی المرتضٰی ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورہ یٰسین شریف غور سے سنی

تو یہ اس کے لئے راہ خدا میں بیس دیناروں کے برابر ہوگی۔ اور جس نے سورہ یٰسین پڑھی یہ اس کے لئے بیس مقبول حجوں کے برابر ہوگی۔ اور جس نے اسے لکھا اور پی لیا اس کے پیٹ میں ایک ہزار نور، ایک ہزار رحمتیں اور ایک ہزار برکتیں داخل ہوگئیں اور اس کے دل سے ہر کھوٹ اور بیماری نکل گئی۔ (انشاءاللہ تعالیٰ) **(کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال)**

☆ حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **سورہ یٰسین** پڑھ، کیونکہ ! سورہ یٰسین میں دس برکتیں ہیں (جو کہ مندرجہ ذیل ہیں)

☆ جو بھوکا اسے پڑھے گا وہ سیر ہو جائے گا۔ ☆ جو پیاسا اسے پڑھے گا وہ سیراب ہوگا۔

☆ جو ننگا اسے پڑھے گا وہ کپڑا پہنے گا۔ ☆ جو غیر شادی شدہ اسے پڑھے گا اس کی شادی ہو جائے گی۔

☆ جو خوفزدہ اسے پڑھے گا وہ بے خوف ہو جائے گا۔ ☆ جو قیدی اسے پڑھے گا وہ رہا ہو جائے گا۔

☆ جو مسافر اسے پڑھے گا اس کے سفر پر اس کی مدد کی جائے گی۔ ☆ جو مقروض اسے پڑھے گا اس کا قرض ادا ہو جائے گا۔

☆ ایسا آدمی جس کی کوئی چیز کھوگئی ہو وہ (جب سورہ یٰسین کو) پڑھے گا تو اسے وہ (کھوئی ہوئی) چیز مل جائے گی۔

☆ جو اسے (سورہ یٰسین کو) میت کے قریب پڑھے گا تو اس (سورہ یٰسین کے پڑھنے سے) سے (اس میت کے عذاب میں) تخفیف ہوگی۔ **(کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال)**

☆ حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں جسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ اسے پورا پورا تولنے والے پیمانے سے اجر تول عطا کیا جائے تو اسے یہ آیت مبارکہ آخر تک تین مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ **سبحانك رب العزة عما يصفون ۔ و سلام على المرسلين ۔ والحمد لله رب العالمين۔** (سورہ الصافات۔ آخری آیات) (کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال)

☆☆☆ اس ضمن میں راقم الحروف ومؤلف کتاب ہذا (محمد عبدالرؤف القادری) قارئینِ کتاب ہذا کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ! حضرت علی المرتضیٰ ؓ کے اس فرمان کا یہ مطلب میرے گمان کے مطابق یہ ہوسکتا ہے کہ اگر کوئی بھی شخص کسی نماز، ذکر، یا کسی بھی دینی و اسلامی عمل کے بعد یہ آیات تین مرتبہ پڑھ لے گا تو اُس شخص کو اس کی کی گئی نیکی کا پورا پورا اجر وثواب ملے گا۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

☆ حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ایسا آدمی اُٹھایا جائے گا (یعنی زندہ کیا جائے گا) کہ جس نے گناہوں میں کوئی چیز نہیں چھوڑی ہوگی (یعنی اس نے ہر قسم کے صغیرہ وکبیرہ گناہوں کو کثرت سے کیا ہوگا) مگر یہ کہ اس پر سوار ہوا ہوگا ہاں مگر یہ ہے کہ! وہ اللہ تعالیٰ کی یکتائی کا اقرار کیا کرتا تھا (یعنی کہ وہ مسلمان تھا) اور قرآنِ کریم سے فقط ایک ہی سورت پڑھا کرتا تھا تو اسے دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم دیا جائے گا تب اس کے پیٹ سے شہابِ ثاقب کی مانند کوئی چیز اُڑے گی تو وہ (چیز) عرض کرے گی۔ اے اللہ تعالیٰ ! میں اس میں سے ہوں جو آپ نے اپنے (آخری رسول) سید المرسلین ﷺ پر اُتارا ، اور تیرا یہ بندہ اسے پڑھا کرتا تھا چنانچہ وہ (چیز) اُس آدمی کے لئے (اُس وقت تک) سفارش کرتی رہے گی حتیٰ کہ اُسے جنت میں لے جائے گی اور وہ نجات دلانے والی ہے یعنی سورہ **تبارك الذي بيده الملك** ۔۔ (سورہ مُلک شریف)، (کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال)

☆ حضرت ابنِ مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی وفات پا گیا تو عذاب (یعنی عذابِ قبر) اس کی قبر کے دونوں پہلوؤں کی طرف سے آیا تو قرآنِ کریم کی ایک سورہ اس آدمی (سورہ کے پڑھنے والے) کی طرف سے جھگڑنے لگی یہاں تک کہ اس نے اس عذاب کو روک دیا۔ میں نے اور مسروق نے دیکھا تو وہ سورت **تبارك الذي بيده الملك** ۔۔۔ (سورہ مُلک شریف) تھی۔

اسی طرح کی ایک اور روایت بھی ابنِ مسعود ؓ سے ہے کہ سورہ **تبارك الذي بيده الملك** ۔۔۔ (سورہ مُلک شریف) اپنے ساتھی کی طرف سے (یہاں تک) جھگڑی۔ حتیٰ کہ اسے جنت میں لے گئی۔ (کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال)

☆ حاکم نے حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ایک رات میں ایک ہزار

1000۔آیات پڑھیں وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اُس کے چہرے پر مسکراہٹ ہوگی عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! (ہررات کو) ایک ہزار **1000**۔آیات پڑھنے کی بھلا کون رکھتا ہے ؟ تو آپ ﷺ نے پڑھا۔ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o الھاکم التکاثر حتی زرتم المقابر** ۔۔۔آخر تک۔ پھر (آنحضور ﷺ نے) فرمایا قسم ہے اس ذات کی ، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ، یہ (سورہ تکاثر معہ تسمیہ) ایک ہزار **1000**۔ آیات کے برابر ہے۔(کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال)

☆ حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں جس نے (ہرروز) نماز فجر کے بعد دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی تو اس دن اس سے کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا اگرچہ شیطان زور لگالے۔(کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال)

☆ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی مکرم ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا! اے عقبہ بن عامرؓ! جو تجھ سے ناطہ توڑے تُو اُس سے ناطہ جوڑ، جو تجھے محروم رکھے تُو اسے عطا کر اور جو تجھ پر ظلم کرے تُو اُسے معاف کر۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا، اے عقبہ بن عامرؓ ! کیا میں تمھیں ایسی سورتیں نہ سکھاؤں کہ اِن (سورتوں) جیسی نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تورات میں، نہ ہی زبور میں ، نہ ہی انجیل میں اور نہ قرآنِ کریم میں نازل فرمائیں؟ اِن (یعنی رسول اللہ ﷺ) پر کوئی رات ایسی نہیں آتی کہ جس میں ، مَیں اِنہیں (یعنی اِن سورتوں کو) نہ پڑھوں۔ وہ سورتیں یہ ہیں۔ سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ والناس۔ چنانچہ مجھ (عقبہ بن عامرؓ) پر بھی ایسی کوئی رات نہیں آئی جب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے اِن کا حکم دیا ہے کہ جس میں ، مَیں نے اِنہیں (یعنی اِن تین سورتوں کو) نہ پڑھا ہو۔ اور میرے لئے یہ حق ہے کہ میں اِنہیں نہ چھوڑوں جبکہ رسولِ معظم ﷺ نے مجھے اِن (کے پڑھنے) کا حکم دیا ہے۔(کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال)

☆ حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہا تھا اس کے پاس ایک گھوڑا کھڑا تھا جو دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اس شخص کو بادل نے ڈھانپ لیا جو اس کے قریب آتا گیا اور گھومنے لگا۔ اس کے گھوڑے نے بدکنا شروع کر دیا صبح وہ شخص نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ (سورہ کہف مبارکہ) سکینت تھی جو قرآنِ مجید کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔(صحیح بخاری۔صحیح مسلم)

☆ حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیلؑ ، نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اسی دوران حضرت جبرائیل امینؑ نے اوپر کی جانب سے ایک آواز سنی۔ اُنہوں نے اپنا سر اُٹھایا اور عرض کی آسمان کا یہ دروازہ جسے آج کھولا گیا ہے آج سے پہلے کبھی (بھی) نہیں کھولا گیا پھر اس میں سے ایک فرشتہ اُترا تو حضرت جبرائیل امینؑ نے عرض کی یہ جو فرشتہ زمین پر اُترا ہے آج سے پہلے کبھی بھی نہیں اُترا۔ (اُس آسمانی) فرشتے نے آکر (بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوکر) سلام کیا اور عرض گزار ہوا آپ ﷺ کو دو ایسے نوروں کی خوشخبری ہو جو آپ ﷺ سے پہلے کسی نبیؑ کو عطا نہیں کئے گئے۔ ایک سورہ فاتحہ شریف اور دوسرا سورہ بقرہ کی آخری آیات (**آمن الرسول بما انزل الیہ ۔۔۔۔ علی القوم الکٰفرین o**) آپ ﷺ اِس کا جو بھی حرف پڑھیں گے آپ ﷺ کو اس کا مصداق عطا کر دیا جائے گا۔(انشاءاللہ) صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم۔

☆ عبدالرحمٰن بن یزیدؒ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس میری ملاقات حضرت ابومسعود انصاریؓ سے ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ آپؓ کے حوالے سے سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کے بارے میں ایک حدیث نبوی ﷺ مجھ تک پہنچی ہے، تو اُنہوں نے فرمایا، ہاں! اللہ تعالیٰ کے رسول معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیات (**آمن الرسول بما انزل الیہ ۔۔۔۔ علی القوم الکٰفرین o**) پڑھ لے گا وہ دونوں آیات اِس کے لئے کافی ہوں گی۔ صحیح مسلم، صحیح بخاری، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، سنن ابن ماجہ و ابوداؤد و دیگر کئی کتب احادیث نبویہ ﷺ ۔۔۔۔

☆ حضرت ابودرداءؓ حضور نبی مکرم ﷺ کا فرمانِ عالیشان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص سورہ کہف شریف کی ابتدائی

دس۔10۔آیات کو (زبانی) یاد کرلے گا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔(انشاءاللہ) صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم۔

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ کہ جو شخص سورہ کہف شریف کی آخری دس۔10۔آیات کو (زبانی) یاد کرلے گا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔(انشاءاللہ) صحیح مسلم

☆ حضرت ابی بن کعبؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآنِ مجید) کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا (کہ) اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔آپ ﷺ نے دوبارہ (یہی) دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآنِ مجید) کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا (کہ) **الله لا اله الا هو ۔ الحی القیوم**۔۔۔۔ (یعنی آیت الکرسی شریف) آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا ،اے ابوالمنذر ! تمھیں اس بات کا علم مبارک ہو۔(صحیح مسلم شریف)

☆ حضرت ابو درداءؓ حضور نبی مکرم ﷺ کا فرمانِ عالیشان نقل کرتے ہیں ،کیا کوئی شخص روزانہ رات کے وقت ایک تہائی قرآن پڑھ سکتا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کی ،(اِتنی زیادہ) تلاوت کیسے کی جاسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا **قل هو الله احد**۔۔۔(یعنی سورہ اخلاص) تہائی قرآن شریف کے برابر ہے۔صحیح مسلم، مستدرک حاکم، سنن نسائی و ابن ماجہ، جامع ترمذی وغیرہ۔۔

☆ حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ! حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ! میری خواہش ہے کہ یہ سورت ہر مومن کو (زبانی) یاد ہو۔**تبارك الذی بیده الملك**۔۔۔(سورہ مُلک شریف) **مستدرك علی الصحیحین** ۔

☆ حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ! حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ! سورہ زلزال (کا ثواب) آدھے قرآن کے برابر ہے اور سورہ کافرون (کا ثواب) چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور سورہ اخلاص (کا ثواب) تہائی قرآنِ مجید کے برابر ہے۔ **مستدرك علی الصحیحین** ۔

☆ حضرت ابنِ عمرؓ سے مروی حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ! سورہ کافرون کا ثواب چوتھائی قرآنِ پاک کے برابر ہے ،صحیح ہے۔جامع ترمذی شریف، **مستدرك علی الصحیحین** ۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! اور تم قرآنِ پاک کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔**مستدرك علی الصحیحین** ۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ! حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ! تُم اپنے گھروں کو مقابر نہ بناؤ ، بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں **سورہ بقرہ** (روزانہ) پڑھی جاتی ہے۔صحیح مسلم شریف۔

☆ صاحب **الابریز** فرماتے ہیں کہ! جو شخص وقتِ قبولیت کو پانا چاہے تو اُسے چاہیئے کہ وہ شخص سوتے وقت (بحالتِ وضو) سورہ کہف شریف کی آخری آیات (**11** مرتبہ) پڑھ کر پاک وصاف بستر پر سو جائے۔وہ آیات یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا o خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا لَا یَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا o قُلۡ لَّوۡ كَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیۡ لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ مَدَدًا o قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَر ’’ مِّثۡلُكُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰه ’’ وَّاحِد ’’ ج فَمَنۡ كَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡیَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا o**

اس کے بعد صاحب عمل ہذا یہ دُعا کرے۔کہ! یا اللہ تعالیٰ (رات کے جس وقت) ساعتِ قبولیت ہو مجھے اپنے خصوصی فضل وکرم سے بیدار فرمادے۔یہ شیخ عبدالرحمٰن ثعالبیؒ کا بیان ہے۔کہ! ہم نے بارہا اس (عمل) کو آزمایا اور اس کو اوروں نے بھی تجربہ کیا حتیٰ کہ اکثر ایسا ہوا کہ متعدد اشخاص نے یہ آیات پڑھ کر (ساعتِ قبولیت کے وقت) جاگنے کی دعا مانگی۔اور کسی ایک کو دوسرے کی نیت کا بھی علم نہیں تھا۔مگر جب بیدار ہوئے تو ایک ہی وقت میں۔

☆ تصوف کی مشہور ومعروف کتاب ہشت بہشت کے حصہ انیس الارواح میں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے اپنے خلیفہ خاص

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ؒ سے فرمایا کہ پیغمبر خدا ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ جو شخص سوتے وقت سورہ فاتحہ اور سورت اخلاص پڑھتا ہے وہ قیامت کے دن امینوں سے ہوگا اور پیغمبروں کے بعد سب سے پہلے بہشت میں داخل ہوگا اور بہشت میں جاتے وقت حضرت عیسیٰ ؑ کے نزدیک ہوں گے۔ (انشاء اللہ)

☆ تصوف کی مشہور و معروف کتاب ہشت بہشت کے حصہ انیس الارواح میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی ؒ نے اپنے خلیفہ خاص حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ؒ سے فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتا ہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا کہ ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہو۔

☆ تصوف کی مشہور و معروف کتاب ہشت بہشت کے حصہ انیس الارواح میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی ؒ نے اپنے خلیفہ خاص حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ؒ سے فرمایا کہ ''حدیقہ'' میں لکھا ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ اور حضرت ابنِ عمر ؓ نے فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت ''**قل یا یھا الکٰفرون** --- آخر تک'' پڑھے گا ایک ہزار۔ **1000**۔ آدمی بہشت میں اُس کی گواہی دیں گے۔

☆ صاحب ہشت بہشت ملفوظات خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ؒ میں مذکور ہے کہ حضرت خواجہ قطب ؒ نے فرمایا کہ میں شیخ معین الدین حسن سنجری ؒ کی زبانی سُنا جنہوں نے اپنے پیر و مرشد خواجہ عُثمان ہارونی ؒ کو یہ فرماتے سُنا کہ ابو یوسف چشتی ؒ کو قرآنِ پاک حفظ نہ تھا ایک رات آپ ؒ اسی متردد حالت میں سو گئے۔ خواب میں نہوں نے اپنے پیر و مرشد کو دیکھا۔ انہوں نے فرمایا آپ ؒ اِتنا مُتردد کیوں ہیں ؟ انہوں نے عرض کی کہ قرآنِ حکیم یاد کرنے کے لئے۔ آپ ؒ کے پیر و مرشد نے فرمایا کہ! آپ ؒ ہر روز 1000 ہزار مرتبہ سورہ اخلاص اِس نیت سے پڑھا کرو۔ کہ مجھے قرآنِ پاک (جَلد) حفظ ہو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ تیرے نصیب کرے گا۔ اور اگر کوئی اور بھی پڑھے گا تو اسے بھی نصیب ہوگا۔ جب میں جاگا تو ہر روز حسبُ الھدایت سورہ اخلاص پڑھا کرتا تھا۔ تھوڑے ہی دنوں میں اللہ عز و جل کے خصوصی فضل و کرم سے مجھے (پورا) قرآن شریف حفظ ہو گیا۔ آخری عمر میں یہاں تک کہ کمال حاصل کیا کہ ہر روز پانچ ختم کلام اللہ شریف کے کیا کرتا۔ پھر کسی دوسرے کام میں مشغول ہوتا۔

☆ احادیث نبویہ ﷺ کے مطابق افضل ذکر **لا الہ الا اللہ** اور افضل دعا '' **الحمد للہ** --- آخر تک'' ہے۔

فضیلت سورۃ فاتحہ بزبان ولی کامل شیخ الہند ؒ:

بندوں کے فہم و عقل کی ایک حد ہے وہ بھی ہیچ — کرتا ہے خود وہ اپنی خدائی کا انتظام

حضرت خواجہ شیخ الہند معین الہند شہنشاہ سلسلہ چشتیہ، خواجہ غریب نواز خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری ؒ کے عظیم ترین مفید ملفوظات بنام دلیل االعارفین میں ہے جو کہ ان کے چہیتے اور سب سے بڑے خلیفہ حضرت خواجہ خواجگان قطب الدین بخیار کاکی ؒ نے جمع فرمائے۔

ساتویں مجلس میں فرماتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ میں 124 حروف ہیں۔ اب جو کوئی بھی سورۃ فاتحہ کو ایک بار پڑھے گا۔ تو سورۃ فاتحہ کے تمام حروف کے بدلے اس شخص کو ایک ہزار پیغمبروں ؑ کا ثواب ملے گا (انشاء اللہ)

ہر ہر قدم پر جلوہ رنگین ہے نو بہ نو — خود تنگی نگاہ جو زنجیر پا نہ ہو

آپ ؒ نے فرمایا کہ ''**الحمد**'' کے پانچ حروف ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے دن میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جو بھی شخص پانچ وقت کی نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھے گا تو اس شخص کی نماز کے اندر جو بھی (خدانخواستہ) نقائص رہ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو در گزر فرماتے ہوئے ان پانچ حروف کی بدولت قبول فرما لیتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ للہ میں تین حروف ہیں۔ اور ان تین میں گزشتہ پانچ کو شامل کر لیا جائے یعنی **الحمد للہ** کل آٹھ حروف تو اس کے پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ جنت کے آٹھوں دروازے کھلوا دیتا ہے اور وہ (یعنی پڑھنے والا) جس دروازے سے دل چاہے داخل ہو۔ انشاء اللہ تعالی۔ پھر فرمایا کہ **رب العالمین** میں کل دس حروف ہیں ان دس میں گزشتہ آٹھ ملائے تو اٹھارہ بنتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا فرمائے ہیں جو ان حروف یعنی

الحمد لله رب العالمین کو پڑھتا ہے اسے اٹھارہ ہزار عالم کا ثواب ملتا ہے (ماشاء اللہ وانشاء اللہ)۔
پھر فرمایا کہ **الرحمن** کے چھ حروف ہیں ان چھ کو اٹھارہ میں جمع کریں **الحمد الله رب العالمین الرحمن** تو کل چوبیس بنتے ہیں دن اور رات میں کل چوبیس ساعتیں ہیں جو شخص **الحمد الله رب العالمین الرحمن** پڑھتا ہے تو وہ گویا گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ وہ مادر شکم سے ابھی ابھی پیدا ہوا ہے۔ سبحان اللہ۔ پھر فرمایا کہ **الرحیم** کے بھی چھ حروف ہیں یہ چھ اور گزشتہ چوبیس **الحمد الله رب العالمین الرحمن الرحیم** کو اگر ملائیں تو یہ تیس بنتے ہیں اور پل صراط کی مسافت بھی تیس ہزار سالہ ہے۔ اس کو پڑھنے والا بجلی کی سی تیزی سے یہ مسافت طے کر لیتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پھر فرمایا کہ **مالك یوم الدین** میں بارہ حروف ہیں اور سال کے بارہ ماہ ہوتے ہیں۔ توان بارہ حروف کی بدولت وفیضان برکت سے پڑھنے والے کے بارہ مہینے یعنی مکمل سال کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں پھر فرمایا کہ **ایاك نعبد** میں آٹھ حروف ہیں یہ آٹھ اور گزشتہ بیالیس **الحمد الله رب العالمین الرحمن الرحیم مالك یوم الدین ایاك نعبد**۔ کل پچاس ہوئے اور قیامت کا پچاس ہزار سال کا دن ہے یہ پڑھنے والا قیامت کے پچاس ہزار سال کے دن صدیقوں میں شمار ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
پھر فرمایا کہ **و ایاك نستعین** میں گیارہ حروف میں یہ گیارہ اور گزشتہ پچاس **الحمد الله رب العالمین الرحمن الرحیم مالك یوم الدین ایاك نعبد و ایاك نستعین** کل مجموعہ اکسٹھ ہوئے زمین وآسمان میں مخفی دریاؤں کی تعداد بھی اکسٹھ ہے (جو کہ صرف صاحب معرفت ہی) جانتے ہیں تو اس کے پڑھنے والے کو ان اکسٹھ دریاؤں کے قطروں کے برابر ثواب عطا ہوگا انشاء اللہ پھر فرمایا کہ **اهد نا الصراط المستقیم** میں انیس حروف ہیں یہ انیس اور گزشتہ اکسٹھ **الحمد الله رب العالمین الرحمن الرحیم مالك یوم الدین ایاك نعبد و ایاك نستعین اهد نا الصراط المستقیم** کل 80 بنتے ہیں شراب پینے والے کی شرعی سزا 80 کوڑے ہیں۔ اس کو پڑھنے والا دائمی طور پر شراب سے دور ہو جاتا ہے **صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین**۔ میں حروف کی تعداد چوالیس ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں مخصوص چوالیس ہزار انبیاءؑ دعوت دینے کے لئے بھیجے۔ ان حروف کے پڑھنے والے کو ان چوالیس ہزار انبیاءؑ کی دعوت دینے جتنا ثواب ملتا ہے۔
یہ چوالیس حروف گزشتہ 80 حروف میں جمع کرنے سے کل مجموعہ 124 بنتا ہے ایک بار اس پوری سورہ فاتحہ کے 124 حروف پڑھنے والے کو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل کا ثواب ملتا ہے۔

کچھ سمجھ میں نہیں آتا یہ طلسم ہستی   اس کی قدرت کے کرشمے بھی عجیب ہوتے ہیں

ایک اور جگہ اس کتاب میں خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس صحابہ کرامؓ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے بہت سے معجزے عطا فرمائے ہیں۔
جبرائیل امینؑ نے تشریف فرما کر کہا کہ حکم ربانی ہے کہ میں نے جو کتاب آپ ﷺ پر نازل کی ہے اس میں ایک ایسی سورۃ ہے اگر وہ سورۃ کتاب توریت شریف میں ہوتی تو حضرت موسیٰؑ کی امت میں کوئی شخص اس طرح کے یہود کی طرح نہ ہوتا۔
اگر یہ سورت انجیل مقدس میں ہوتی تو حضرت عیسیٰؑ کی امت میں کوئی بت پرست نہ ہوتا۔ اگر یہ سورۃ زبور مبارکہ میں ہوتی تو حضرت داؤدؑ کی امت میں کوئی **گمراہ** نہ رہتا ہے۔
یہ سورہ مبارکہ اس لئے نازل کی گئی تاکہ اس کی برکت سے آپ ﷺ کی امت مدد حاصل کرے اور قیامت میں دوزخ سے نجات پائے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ وہ کونسی سورت مبارک ہے تو حضرت جبرائیل نے فرمایا **سورۃ فاتحہ** پھر فرمایا کہ اگر دنیا کے تمام درخت قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائیں اور ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں کاغذ بن جائیں پھر بھی اس عظیم سورۃ کی تعریف مکمل نہیں ہو سکتی۔
☆ تصوف کی مشہور و معروف کتاب ہشت بہشت کے حصہ فوائد السالکین میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے اپنے

خلیفہ خاص حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ سے فرمایا کہ دعا گو (حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کیؒ) کو ابتدائے حال میں قرآن شریف یاد نہیں تھا جس کی وجہ سے طبیعت پریشان سی رہا کرتی تھی۔ (پھر فرمایا کہ!) ایک رات میں نے حضرت رسالت مآب ﷺ کو خواب میں دیکھا تو اپنی آنکھوں کو آنحضرت محمد ﷺ کے قدم مبارک پر ملا اور زار و زار رویا پھر عرض گزار ہوا کہ! یا رسول اللہ ﷺ میری ایک التماس ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا مجھے یاد ہے! آپ ﷺ کو میری حالت (زار و نا گفتہ) پر رحم آیا اور فرمایا کہ! سر اُٹھا! آپ ﷺ نے فرمایا کہ! سورہ یوسف پڑھا کر ، تا کہ تجھے قرآنِ پاک حفظ ہو جائے پھر میری آنکھ کھلی تو اِس (خواب) کے بعد میں ہمیشہ سورت یوسف پڑھتا رہا یہاں تک کہ جلد ہی مجھے قرآن شریف یاد ہو گیا۔

☆ تصوف کی مشہور و معروف کتاب ہشت بہشت کے حصہ **اسرار الاولیاء** میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے اپنے خلیفہ خاص حضرت خواجہ بدر الدین اسحاق اجودھنیؒ سے فرمایا کہ اے درویش! انسان کو حضرت رسالت پناہ ﷺ کی روح پاک کی زیارت اور امامانِ دین (امامانِ طریقت، مثل اصحابِ رسولؓ، تابعین و تبع تابعینؒ اور اولیاء اللہؒ) میں سے کسی کی زیارت کے لئے قرآنِ مجید کی (بار بار) تلاوت اور فاتحہ کے ختم میں شریک ہونا چاہیئے۔ تا کہ کلام اللہ اور ان کی روح کی برکت سے اس کے دینی و دنیاوی امور بخوبی سرانجام ہو سکیں۔ اور اسے عزت و مرتبہ حاصل ہو۔ اور صاحب قرب اور اسرارِ تجلی ہو جائے۔ پس اے درویش! جو شخص سورہ فاتحہ کو بیمار کی شفاء یا کسی مہم کے لئے اکتالیس (41) مرتبہ پڑھے۔ (پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تعوذ پڑھ کر سورہ فاتحہ کو ایسے پڑھے۔ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ** ۔۔۔**ملحَمْدُ لِلّٰهِ** ۔۔۔ آخر تک، مگر سورہ فاتحہ میں **الرحمٰن الرحیم** ، **ایاك نعبد وایاك نستعین** اور **آمین** کی تین۔ تین مرتبہ تکرار کرنی ہے) تو فوراً صاحب درد کو شفاء حاصل ہو گی اور مہم بھی پوری ہو گی کیونکہ سورہ فاتحہ شریفہ کا ختم ہی اس کا اکتالیس مرتبہ کا پڑھنا ہے۔

☆☆☆ کسی بھی مہم جوئی کی نیت سے سورہ فاتحہ کو درج بالا طریقے سے اگر روزانہ فجر کی نماز کے سنتوں اور فرض کے درمیان فقط اکتالیس مرتبہ چند ایام تک پڑھا جائے تو تمام حاجات بہر صورت پوری ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالٰی۔

☆ اے درویش! تجھے واضح رہے کہ حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے سورہ فاتحہ تمام بیماریوں کی شفاء ہے۔

☆ پھر فرمایا کہ! سورہ بقرہ کا ختم ہر روز ایک مرتبہ پڑھنا ہے۔ جو شخص صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان تین ایام تک سورہ بقرہ کسی بھی نیت سے پڑھے گا تو اللہ تعالٰی اُس کی نیت (مُراد) پوری ہو گی۔ پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ (میرے پیر و مرشد) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی اوشیؒ کو رب ذوالجلال سے کچھ حاجت تھی اس سورہ کا پڑھنا اختیار کیا ابھی ایک روز بھی پورے طور سے پڑھنے نہ پائے تھے کہ (اللہ تعالٰی کے خصوصی فضل و کرم اور سورہ بقرہ کی برکت سے) حاجت پوری ہو گئی۔

☆ پھر فرمایا کہ دینی و دنیاوی حاجتوں کے لئے ہر روز دو مرتبہ سورہ آلِ عمران پڑھنی چاہیئے۔

☆ پھر فرمایا کہ! اے بدر الدین درویش! جو کچھ میں بیان کر رہا ہوں یہ سب تیری ترغیب کے لئے ہے تا کہ تجھے تیرے حال کی کمالیت حاصل ہو۔ جو ہم سے علاقہ رکھتے ہیں اس واسطے کہ پیر اپنے مرید کو سنوارنے والا ہوتا ہے۔

☆ پھر فرمایا کہ! جو شخص سورہ النساء ہر روز سات مرتبہ پڑھتا ہے وہ دینی و دنیاوی عذابوں سے بے کھٹکے (لاپرواہ) ہو جائے گا۔

☆ جو شخص سورہ مائدہ کو ہر روز سات مرتبہ پڑھے اس کے شہر میں بارش کی کبھی قلت نہ ہو گی۔

☆ اسی طرح سورہ انعام کا ختم سات مرتبہ پڑھنا چاہیئے ایک روایت کے مطابق اکتالیس مرتبہ، پس جو بھی شخص برائے حاجت اس (سورہ انعام) کا ختم کرے گا اپس کی حاجت برآئے گی۔

☆ پھر فرمایا کہ سورہ اعراف، توبہ کے قبول ہونے کی خاطر اس طرح پڑھنی چاہیئے کہ پہلے ستر (70) مرتبہ استغفار پڑھنی چاہیئے پھر دو رکعت (صلاۃ التوبہ کی نیت سے) اس طرح پڑھنی چاہیئے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو (100) مرتبہ سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو (100) مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر سات مرتبہ سورہ اعراف پڑھ کر اللہ تعالٰی کے

حضورنہایت عاجزی وانکساری سے رورو کراور گڑگڑا کرمعافی کا خواست گوار ہو۔انشاءاللہ توبہ قبول ہوگی۔

☆ قیدی کی رہائی کے لئے سورہ انفال کا چار مرتبہ پڑھنا پُر اثر ہے۔اوراگرکوئی شخص سورہ انفال کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے دنیا کی قیداور قیدخانے سے نجات عطافرمائے گا نیز آخرت میں بھی اُسے محفوظ رکھے گا۔انشاءاللہ۔

☆ بعدازاں فرمایا کہ اس جہان میں عاقبت بخیر ہونے اوراپنے جمیع امور(تمام کاموں) پر فتح مندی حاصل کرنے کے لئے سورہ توبہ چالیس(40) مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔پس جوشخص اس طرح روزانہ پڑھے گا وہ دائمًا فتح مند رہے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

☆ پھرفرمایااے درویش! سورہ ہود کاختم دس مرتبہ پڑھنا ہے۔یہ ختم دراصل کفار پر مظفرومنصور ہونے کے لئے پڑھا جاتا ہے۔

☆ سورہ ابراہیم کا دس مرتبہ پڑھنا،کسی کے بخشے جانے،قرآنِ پاک پڑھنے اور حفظ کرنے کے وقت پڑھی جاتی ہے۔جوبھی سورہ ابراہیم کواس طرح دس مرتبہ روزانہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسے حافظِ قرآن بنائے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

☆ پھرفرمایا کہ! رسولِ مقبول ﷺ فرماتے ہیں کہ! جوشخص سورہ یوسف پڑھے۔اُسے ضرور بالضرور قرآنِ پاک حفظ ہوجائے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

☆ دشمنانِ دین کے ڈروخوف سے بے کھٹکے ہونے کے لئے سورہ رعدسات مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

☆ اگرکوئی شخص مرگی یا جنون کے مریض پرسورہ حج کوستر مرتبہ پڑھ کر مریض پر دَم کرے گا تو مریض فورًا صحت یاب ہوجائے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

☆ جوشخص سورہ نحل کو ہرروز دس مرتبہ پڑھ کراللہ تعالیٰ سے جوکچھ مانگے گا (یقینًا) پائے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

☆ سورہ بنی اسرائیل کاختم دس مرتبہ پڑھنا ہے۔

☆ ہرایک مہم کے پورا ہونے کے لئے سورہ کہف کا بروزِجمعۃ المبارک چالیس(40)مرتبہ پڑھنا حاجت کو پورا کرتا ہے۔

☆ سورہ مریم ہرروز بلاناغہ بیس مرتبہ پڑھنا فراخی نعمت اور فراخی کام کے لئے مجرب ہے۔

☆ سورہ طٰہٰ ہر جمعرات کو تین مرتبہ پڑھنی چاہیئے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ اِس سورہ کو بغیرزبان وتالو کے پڑھتا ہے۔جواس سورہ کو جمعرات کے روز پڑھے گا گویا وہ اللہ تعالیٰ سے باتیں کررہا ہے۔

☆ پھرفرمایا کہ دشمنوں کی مقہوری کے لئے سورہ انبیاء پچھتر(75)مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

☆ دین ودنیا کی خلاصی کے لئے سورہ مؤمنون سات مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔قسم قِسم کی بلاؤں کے دفیعے کے لئے سورہ نورسات مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

☆ پھرفرمایا کہ سورہ فرقان کاختم سات مرتبہ کا پڑھنا ہے۔

☆ سورہ والشّمس کاختم پچھتر(75)مرتبہ کا پڑھنا ہے۔اس سورہ کاختم دشمنانِ دین کے دفیعہ کے پڑھنا مفیدومنتفع ہوتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکرادا کرنے کے لئے سورہ نمل کاختم پڑھنا چاہیئے۔

☆ اگرسورہ قصص دس مرتبہ پڑھی جائے تواس قدرثواب ہوتا ہے جتنا کہ انبیاءؑ کو ہوا۔

☆ سورہ عنکبوت دس مرتبہ ،وساوس شیطانی کے دفیعے کے لئے پڑھی جاتی ہے۔

☆ دفیعہ دشمن کی نیت سے سورہ الروم اکیس مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

☆ دینی ودنیاوی سعادت کے حصول کے لئے سورہ لقمان ستر مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

☆ درجہ شہادت پانے کے لئے سورالسجدہ اکیس مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

☆ مہمات کے سرہونے کے لئے سورہ الم نشرح پچھتر(75)مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے سورہ السباء اکتالیس مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

☆ بلاؤں سے محفوظ رہنے اور بزرگوں کو ثواب پہنچانے کے لئے سورہ فاطر ستر مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

☆ سورہ یٰسین شریف کا ختم ہر ایک مہم کے لئے کافی ہے۔ (بشرطِ کہ اس سورہ کو ایک ہی نشست میں اکتالیس مرتبہ پڑھا جائے۔ اس دوران کسی سے کوئی بات نہ کی جائے اور نہ ہی وقفہ کیا جائے)

☆ بے کھٹکے ہونے کے لئے سورہ الصافات اکیس مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

☆ پھر فرمایا کہ اے درویش! اللہ تعالیٰ کی عبادت کے دوران شیطان کے دفیعہ کے لئے بروزِ جمعرات پانچ مرتبہ سورہ تنزیل الکتاب پڑھنی چاہیئے۔

☆ طاعون کے دفیعہ کے لئے دو مرتبہ سورہ سجدہ پڑھنی چاہیئے۔

☆ مصائب کے دفیعہ کے لئے اور سعادت کے حصول کے لئے سورہ حٰمٓ عٓسٓقٓ سات مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

☆ حفظ الایمان کے لئے اکیس مرتبہ سورہ زخرف پڑھنی چاہیئے۔

☆ سعادت کے حصول کے لئے پچھتر مرتبہ (75) سورہ دُخان پڑھنی چاہیئے۔

☆ اسرارِ الٰہی کے ظہور کے لئے سورہ محمد ﷺ اکتالیس مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

☆ فوائد الفواد میں ہے کہ! تنگی معاش دور کرنے کے لئے ہر شب سورہ جمعہ پڑھا کرو۔

فضائل وفوائد وخواص آیاتِ قرآنیہ :

☆ فوائد الفواد ملفوظاتِ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی ؒ میں فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو سوتے وقت یہ دو آیات پڑھ کر سویا کرے۔ اِسے ضرور قرآنِ پاک حفظ ہو جاتا ہے۔ **والھکم اله واحد لا اله الا ۔۔۔ یعقلون o**

امام جعفر صادق ؒ کا تعجب :

حضرت بقیۃ المجتہدین سمرقندی ؒ اور علامہ دمیری ؒ کی کتب اور ملفوظات حضرت بابا فرید گنج شکر ؒ کے جامع نے حضرت سیدنا امام جعفر صادق ؒ سے نقل کیا ہے کہ آپ ؒ نے فرمایا مجھے اس آدمی پر تعجب ہوتا ہے جو چار آزمائشوں میں مبتلا کیا جائے اور وہ (اِن چار آزمائشوں سے نکلنے کے لئے) چار باتوں سے غافل ہو۔

۱۔ مجھے اس آدمی پر تعجب ہے جو کسی تکلیف میں مبتلا ہو اور اس آیت کو نہ پڑھے۔

رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین o

حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **فا ستجبنا له و کشفنا ما به من ضر۔**

۲۔ مجھے اس شخص پر بھی تعجب ہے جسے کوئی غم پہنچے اور وہ اس آیت کو نہ پڑھے۔

لا اله الا انت سبحنك انی کنت من الظالمین o

جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **فا ستجبنا له ونجینا من الغم وکذلك ننجی المؤمنین o**

۳۔ مجھے اُن لوگوں پر بھی تعجب ہوتا ہے جو کسی سے ڈرتے ہیں کہ اِن کی نگاہ سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کیسے اوجھل رہتا ہے؟ (حالانکہ یہ پڑھنا مشکل نہیں) **حسبی الله و نعم الوکیل** ﴿ ایک جگہ آیا ہے۔ **حسبنا الله و نعم الوکیل** ﴾

کیونکہ اللہ تعالیٰ قُرآنِ مجید میں فرماتا ہے۔ **فانقلبوا بنعمة من الله و فضل۔**

۴۔ چوتھا مجھے اِن آدمیوں پر تعجب آتا ہے جو کسی کے مکر (دھوکہ بازی) سے ڈرتے ہوں وہ یہ آیت پڑھنا کیوں بھول جاتے ہیں۔

و افوض امری الی الله☆ ان الله بصیرم بالعباد☆ حالانکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ **فوقاه الله سیأت ما مکرو۔**

اسی ضمن میں صاحب راحت القلوب نے نمبر والی بات کو چھوڑ دیا جبکہ نمبر چار پر یہ لکھا ہے کہ !

۴۔ چوتھا مجھے تعجب ہے اُن لوگوں پر جو بہشت کے تو مُشتاق ہیں مگر یہ نہیں پڑھتے۔ **ما شاء الله لا حول ولا قوة الا با**

لله ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ! **فعسی ربی ان یؤتین خیرًا من جنتك ۔**

فراخی رزق کا مجرب وظیفہ :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرو مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ احادیثِ نبویہ ﷺ میں ہے کہ جو شخص فرض نمازوں کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص، تین مرتبہ درودِ پاک اور ایک مرتبہ یہ آیت **ومن یتق اللہ یجعل له ۔۔۔ لکل شیء قدرًا** o پڑھے گا (تو) اللہ تعالیٰ اُسے تین نعمتیں عطا فرمائے گا۔ ا۔ درازی عمر ۲۔ مالِ بسیار ۳۔ اِقبال مندی۔ نیز وہ (یعنی یہ وظیفہ ہر نماز کے بعد روزانہ پڑھنے والا شخص) بے حساب جنت میں داخِل ہوگا۔

قدر زر ، زرگر شناسد قدر جوہر، جوہری

اعمال مقبول ہونے کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرو مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کے (تمام نیک) اعمال مقبول ہوں تو اس کے لئے یہ آیت ہے۔ **ربنا تقبل منا انك اینت سمیع العلیم** o

میں نے سمندر سے سیکھا ہے جینے کا سلیقہ چپ چاپ سے بہنا، اپنی موج میں رہنا

دنیا و آخرت میں بھلائی کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرو مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص دنیا و آخرت میں بھلائی چاہے اور آتشِ دوزخ سے محفوظ رہنا چاہے تو یہ آیت پڑھا کرے۔ **ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار** o

ثابت قدم رہنے کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرو مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی بڑے بڑے کاموں میں صابر رہنے کا آرزومند ہو اور ہر معاملے میں ثابت قدم اور دشمنوں پر ظفریاب رہنا چاہتا ہو تو یہ آیت (اس کے لئے ہماری طرف سے) مجرب ہے۔ **ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکٰفرین** o ایک اور جگہ اسی کتاب میں فرماتے ہیں کہ جو شخص اسلام کے ساتھ اپنی زندگانی خوش خوش گزارنا چاہے وہ یہ آیت بکثرت پڑھا کرے۔ **ربنا افرغ علینا ۔۔۔۔ علی القوم الکٰفرین** o

دلی اطمینان و امان کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرو مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اگر (کسی کو) یہ منظور ہو کہ اس کا دل ایمان اور امان کے ساتھ رہے اور رحمت الٰہی اس کے ساتھ شامل حال ہو تو یہ آیت پڑھے۔ **ربنا لا تزغ قلوبنا بعد از ھدیتنا و ھب لنا من لدنك رحمة ط انك انت الوھاب** o

لوگ مجھ سے بھی کہہ دیتے ہیں اکثر دعا کے لئے دیکھو کس قدر خُدا نے چھپا رکھے ہیں میرے عیب

اولیاء اللہ میں شامل ہونے کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرو مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دوستانِ خُدا میں جمع ہونا چاہے تو وہ یہ آیت بکثرت پڑھے۔ **ربنا انك جامع الناس ليوم الا ريب فيه ط ان الله لا يخلف الميعادo**

حصولِ اولاد یا واپسی گریختہ کے لئے دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرومرشد حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کو کوئی مہم درپیش ہو یا کسی کا غُلام بھاگ گیا ہو یا وہ نیک و پارسا فرزند کا خواہاں ہو تو وہ یہ آیت پڑھا کرے۔ **رب هب لى من لدنك ذرية طيبة ۔ انك سميع الدعاء o** بعدازاں فرمایا کہ حضرت زکریاؑ نے یہی آیت پڑھی تھی کہ رب ذوالجلال نے حضرت یحیٰؑ جیسا فرزند عطا فرمایا۔

صالحین کے ساتھ حشر ہونے کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرومرشد حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی یہ چاہے کہ اس کا حشر نیک مَردوں کے ساتھ ہو اور وہ عرصاتِ قیامت کو بھی دیکھ لے تو یہ آیت پڑھے۔ **ربنا وآتنا ما وعد تنا على رسلك ولا تخزنا يوم القيمة ط انك لا تخلف الميعاد o** مزید چل کر آگے فرماتے ہیں کہ ایک شخص فسق و فجور کے سبب مشہور تھا جب وہ مَرا تو اس شخص کو کسی نے خواب میں اولیاء اللہ اور دوستانِ خُدا کے ساتھ دیکھا تو اس سے پوچھنے پر پتا چلا کہ وہ اس آیت کو خلوصِ دل کے ساتھ پڑھا کرتا تھا۔

ظالموں سے نجات پانے کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرومرشد حضرت بابا فرید گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص ظالموں کے ہاتھ سے نجات پانا چاہے تو لازم ہے کہ اس آیت کا وِرد کرے۔ **ربنا اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها واجعل لنا من لدنك وليا واجعل لنا من لدنك نصيرًا o** اس آیت کا پڑھنے والا ہمیشہ مظفر و منصور رہے گا۔

ندامت کے چراغوں سے بدل جاتی ہیں تقدیریں اندھیری رات کے آنسو، خُدا سے بات کرتے ہیں

رحمت و برکت اور وسعتِ رزق کے حصول کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرومرشد حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ رحمت و برکت اس پر نازل ہو اور وہ اپنی روزی میں وسعت پائے اور وہ کسی کا مُحتاج نہ رہے تو یہ آیت پڑھا کرے۔ **ربنا انزل علينا مآئدة من السماء --- وانت خير الرازقين o**

ظُلم سے بچنے کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرومرشد حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی یہ چاہے کہ دنیا و آخرت میں ظالمین کے ساتھ شریک نہ ہو تو یہ آیت پڑھا کرے۔ **ربنا لا تجعلنا........ القوم الكٰفرين o**

قید سے رہائی کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرومرشد حضرت بابا فرید گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار ہو گیا ہو وہ یہ آیت پڑھے۔ **ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمين o ونجنا برحمتك من القوم الكٰفرين o**

دل میں نورِ ایمان کامل ہونے کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرومرشد حضرت بابا فرید گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص یہ چاہے کہ نورِ ایمان اس کے دل میں کامل ہو تو یہ آیت پڑھا کرے۔ **ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انك علی کل شیءٍ قدیر o**

ہزار خویش کہ بیگانہ از خُدا باشد　　　　ندائے یک تن بیگانہ کاشنا باشد

صالحین کے درجے پر پہنچنے کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرومرشد حضرت بابا فرید گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی چاہے کہ صالحین کے درجے تک پہنچے تو یہ آیت پڑھا کرے۔ **فاطر السموت والارض ط انت ولی فی الدنیا والآخرة o توفنی مسلما و الحقنی بالصلحین o**

کفار پر فتح یاب ہونے کی مجرب دعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرومرشد حضرت بابا فرید گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ کُفار اس پر حاوی نہ ہوں تو وہ یہ آیت پڑھا کرے۔ **ربنا لا تجعلنا فتنة للذین کفروا واغفرلنا ربنا انك انت العزیز الحکیم o**

بُرے لوگوں کے لئے اصلاحی عمل :

اگر کوئی شخص شراب نوشی، جوئے، سود خوری، زنا کاری اور جھوٹ وچغلی وغیرہ جیسے معاصی میں مبتلا ہو تو بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ کسی پیالے یا طشتری (جو کہ سفید رنگ کی ہو اور اس پر کوئی ڈیزائن، لائینیں، یا پھول وغیرہ نہ ہو) پر ان آیتوں کو لکھے پھر جب یہ آیتیں خشک ہو جائیں تو پیالے یا طشتری میں آب باراں (بارش کا پانی) ڈال کر پھر اس پانی پر ستر مرتبہ ان آیتوں کو پڑھ کر پانی پر پھونک ماریں پھر بحالت وضو ہی میں اس پانی کے ساتھ گیہوں کا آٹا گوندھ کر روٹی پکائیں پھر جس شخص کی اصلاح کا ارادہ ہو اسے ہفتے کے دن صبح نہار منہ (خالی پیٹ) روٹی کھلائیں اور اسی طرح سے اتوار اور پیر کی صبح بھی، متواتر تین، پانچ یا زیادہ سے زیادہ نو دن تک روٹی کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور اس معاصی شخص سے برائیوں کو ختم فرما دے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اس طرح گناہوں میں پھنسے ہوئے آدمی کی حالت تبدیل ہو کر کچھ یوں ہو جائے گی۔ پردہ دامان اکابر ہیں نگاہیں دل علم کا گنجینہ انوار ہے گویا آزادی کامل کے لئے رزم عمل میں اخلاص کی چلتی ہوئی تلوار ہے گویا اور اگر ہر جمعۃ المبارک کو یہ عمل کیا جائے اور ہفتہ سے جمعہ تک یہ روٹی اس معاصی کو کھلائیں۔ پھر دوسرے جمعہ اور تیسرے جمعہ تک بھی یہ عمل کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے۔ کہ وہ شخص تاحیات ہمہ قسم برائیوں سے دور رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو بھی شخص یہ عمل کسی معاصی کے لئے کرے وہ نمازی متقی اور دیندار ہو تاکہ عمل میں سرعت وتاثیر یقینی ہو۔ آیات ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o یٰاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَیۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۔ اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃَ وَ الۡبَغۡضَآءَ فِی الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ وَیَصُدَّکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِاللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ.فَھَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَھُوۡنَ. وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاحۡذَرُوۡا.فَاِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوۡلِنَا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ o (سورہ مائدہ نمبر۹۰۔۹۱)

صاحب **خزینۃ الاسرار** (حقی نازلیؒ) نے اس عمل کو اپنے مجربات میں کافی تعریف وتوصیف کے ساتھ لکھا ہے۔

اخلاق واحوال میں اصلاح پیدا کرنے کا عمل درود پاک :

اخلاق واحوال میں درستی واصلاح پیدا کرنے کے حصول کے لئے ایک عمل یہاں پر پیش کیا جا رہا ہے۔ جو کہ دراصل حضرت

مولانا مولوی حقی نازلیؒ کی گراں مایہ تصنیف مبارکہ **خزینۃ الاسرار الکبری** میں درج ہے۔آپؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں۔کہ! کہ جوشخص **سورۃ اخلاص (1000)** ایک ہزار بار معہ تسمیہ اور **آیت الکرسی (313)** تین سو تیرہ مرتبہ اور **درود تنجینا** بھی **(1000)** ایک ہزار بار پڑھ کر ایسے شخص کی قمیص پر دَم کردے۔جو کہ زنا ، شراب نوشی ، جوا اور والدین کی نافرمانی جیسے محرمات و گناہوں میں مبتلا ہو۔جب وہ زانی، شراب خور، جواری اور والدین کا نافرمان شخص اس پڑھی ہوئی قمیص کو پہنے گا۔تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے اخلاق اور احوال کی اصلاح فرمادے گا۔اور ہم نے بارہا اسکا تجربہ کیا ہے۔بشرطِ کہ! صدقِ نیت سے اِس عمل کو کم از کم تین یا پانچ مرتبہ عاصی کی قمیص پر کیا جائے۔انشاء اللہ تعالیٰ کلی فوائد حاصل ہوں گے۔

کثیر علوم کے حفظ کا مجرب عمل :

صاحب خزینۃ الاسرار جناب علامہ حقی نازلیؒ فرماتے ہیں کہ امام غزالیؒ خواص القرآن میں رقم طراز ہیں کہ جوشخص تمام علوم کے حفظ کا خواہش مند ہو تو اسے چاہیئے کہ ایک نہایت پاکیزہ برتن (مثل طشتری مگر بغیر لائن و ڈیزائن) پر درج ذیل آیات لکھ کر صبح سویرے نہار منہ آب زم زم سے دھو کر پیا کرے تو ایسا شخص جو بھی چیز سنے گا یا پڑھے گا تو ان آیات کی برکات سے یاد کرلے گا (یاد رہے کہ یہ آیات روزانہ لکھ کر خشک ہونے کے بعد آب زم زم یا عرق گلاب سے دھو کر پیتا رہے) یہ عمل نہایت مجرب المجرب اور مستند ہے۔آیات شریفہ یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

الرحمن ۔ علم القرآن ۔۔ والشجر یسجدان ۔(سورہ رحمٰن)

لا تحرك به لسانك ۔۔۔۔۔۔۔ ان علینا بیانه (سورہ القیمۃ آیت نمبر ۱۶ سے ۱۹ تک)

بل ھو قرآن مجید ۔ فی لوح محفوظ ۔ (سورہ بروج آیت نمبر ۲۱۔۲۲)

سنقرئك فلا تنسی ۔(سورہ اعلیٰ آیت نمبر ۶)

اقراء وربك ۔۔۔۔۔ مالم یعلم ۔(سورہ علق آیت نمبر ۳ سے ۵ تک)

نزولِ باراں کا مجرب و بے مثل عمل : (بارگاہ الٰہیہ میں التجاء):

مولانا مولوی حقی نازلیؒ نے اپنی گراں مایہ تصنیف مبارکہ **خزینۃ الاسرار** میں فرمایا ہے۔کہ سنگریزوں پر طلب بارش کیلئے آیات قرآنیہ کا پڑھنا ایک مستحسن امر ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصریؒ، علامہ ابن سیرینؒ وغیرہ کبار تابعینؒ سے اس طرح مروی ہے کہ ستر ہزار 70000 کنکریوں پر یہ آیت پڑھی جائے۔

وَھُوَ الَّذِیۡ یُنَزِّلُ الۡغَیۡثَ مِنۡ بَعۡدِہٖ مَا قَنَطُوۡا وَیَنۡشُرُوۡا رَحۡمَتَه‘ وَھُوَ الۡوَلِیُّ الۡحَمِیۡدُ ۔ (سورہ شوریٰ ۔ نمبر ۲۸) اور ہر سینکڑہ کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔ **اَللّٰھُمَّ لَا تَھۡلِكۡ بِلَادَكَ بِذُنُوۡبِ عِبَادِكَ وَلٰكِنۡ بِرَحۡمَتِكَ الشَّامِلَةِ اَسۡقِنَآ مَآءٍ غَدَ قاً تُحۡیٖ بِهِ الۡاَرۡضِ وَتُرۡوٰی بِهِ الۡعِبَادِ ۔ اِنَّكَ عَلٰی شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ٥**

پھر ان تمام سنگریزوں کو پاک صاف بہتے ہوئے پانی میں یا کسی پاک صاف حوض کے کھڑے پانی میں ڈال دیں۔تو اللہ تعالیٰ ضرور باران رحمت کا نزول فرمائے گا۔

جب گناہ یاد آجائیں تو:

جب کسی کو اپنے گناہ یاد آجائیں تو ایسے وقت میں اُس شخص کو چاہیئے کہ یوں کہے۔**رب انی ظلمت نفسی فاغفر لی وارحمنی ۔ انك انت الغفور الرحیم ۔** گناہوں سے بچاؤ کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ!

۱۔ اپنے کئے ہوئے گناہ پر وہ ایسے غمگین ہو جیسا کہ اُس کا عزیز ترین اکلوتا بیٹا اچانک نوجوانی میں فوت ہو جائے۔

۲۔ اپنے ساتھ یہ عہد کرے کہ آئندہ کسی بھی چھوٹے یا بڑے گناہ کی طرف قطعاً توجہ نہ دے۔

۳۔ ہر وقت استغفار کرتا رہے اور مندرجہ بالا دُعا کے ترجمہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اِس دعا کو بار بار پڑھتا رہے۔

ایک اہم وظیفہ :

حضرت امام مبارکؒ اپنے پیرومرشد حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغؒ کے ملفوظات بنام'' **الا بریز** ''میں بیان کرتے ہیں کہ سیدی دباغؒ نے فرمایا کہ سورہ ملک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ **الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیرo** ۔ جو شخص اِس آیت کو کثرت سے تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے فقر، جہالت، آزمائش، گناہ، اور نقصان سے محفوظ رکھے گا۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

الحمد شریف (سورہ فاتحہ) کے خصائص میں قصائد و ابیات کا ذکر:

صاحب **خزینۃ الاسرار** جناب علامہ حقی نازلیؒ فرماتے ہیں کہ! حضرت امام احمد بن علی بونیؒ نے **شمس المعارف و لطائف العوارف** میں، امام غزالیؒ اور شیخ اکبر محی الدینؒ نے اپنی اپنی تصانیف میں حضرت علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے ذیل کا قصیدہ نقل کیا ہے۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے)۔

جب رزق تلاش کرنا چاہے یا اپنی مراد کی کامیابی ہر ایک شخص سے ، اور تو جلدی کامیاب ہو اپنی مراد کے ساتھ اور ہر قسم کی مخالفت اور فریب سے امن میں رہے۔ تو الحمد شریف کا ورد کر۔ کیوں کہ اُس تیری امید کا بڑا بھاری بھید ہے۔ اور ہر ایک وقت میں اُس کو پڑھتا رہے یعنی صبح، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء میں سو۔سو مرتبہ۔ تو تُو عزت، مرتبہ اور علو قدر اور عظیم الشان ہیبت کو پالے گا۔ (انشاءاللہ) اور کسی حاجت میں کسی کا محتاج نہیں رہے گا۔ اور نہ تجھے کوئی تکلیف اور مصیبت پہنچے گی۔ اور یہ ایک ایسا پردہ ہے جس کو حوادثِ زمانہ متغیر نہیں کر سکتے۔ اور اِس میں تجھے پے در پے خوشی اور توفیق نصیب ہوگی۔ اور ہر ایک کے شر سے تُو امن میں رہے گا۔ اور فقیری، تنگ دستی اور اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بھی مامون رہے گا۔ اگر تو ایسا کرے گا تو غائب سے کوئی شخص تیرے پاس آئے گا جس کی وجہ سے تُو تمام لوگوں سے بے نیاز ہو جائے گا۔ اور تُو ہر ایک وقت میں برگزیدہ اور اللہ تعالیٰ کی نعمت سے ہمیشہ مالا مال رہے گا۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

☆ صحیح بخاری شریف میں آیا ہے۔ کہ! آنحضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سیدنا ابو سعید معلیؓ سے فرمایا۔ کہ! مَیں تمھارے مسجد سے نکلنے سے پہلے تمھیں ایک سورۃ سکھاؤں گا۔ جو کہ قرآن کی سب سے عظیم سورۃ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم نے مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا۔ تو مَیں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ (کہ) مَیں تمھیں قرآن کی سب سے عظیم سورۃ سکھاؤں گا۔ (تو) آپ ﷺ نے فرمایا۔ وہ ''الحمد للہ رب العالمین'' ہے۔ یہ وہ سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے۔ جو مجھے عطا کیا گیا۔

قضائے حوائج کا مجرب المجرب اعمال : (فضائلِ سورہ یٰسین شریف)

صاحب مجربات دیربیؒ فرماتے ہیں۔ اور بعض خواص سورہ یٰسین شریف سے کفایت جمیع مہمات کے واسطے سے آیا ہے۔ کہ! اگر کوئی شخص (مسلمان صحیح العقیدہ) بعد نمازِ عشاء دو رکعت بنیتِ قضائے حاجت سورہ یٰسین کو اکتالیس (41) مرتبہ اِس طرح سے پڑھے۔ کہ! ہر خاتمہ سورہ یٰسین شریف کے عقب پر تین مرتبہ یہ کہے۔ **یا من یقول للشئی کن فیکون۔ افعل بی کذا و کذا (حاجت کا نام) بحق سلٰم قف قولا من رب رحیمo** ۔ چنانچہ مقصد و مطلب اِس سورہ مبارکہ کو اِس ترتیب سے پڑھنے والے کا (باذن اللہ تعالیٰ) ضرور بالضرور پورا کیا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

سرزمینِ افغانستان کے ایک مشہور و معروف عامل و عالم فرماتے ہیں۔ سورہ یٰسین شریف کو اکتالیس مرتبہ پڑھنے میں کافی وقت لگ جاتا ہے۔ سورہ یٰسین کو کم وقت میں اور سرعتِ اجابت کے حوالے سے اُن کا اپنا ایک نہایت ہی مجرب طریقہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ (یاد رہے۔ کہ اِس طریقہ کو احقر [**عبدالرؤف**] نے خود بھی آزمایا۔ اور چند احباب کو بھی بتایا۔ ہم سب نے بہت مجرب پایا)۔

سورہ یٰسین شریف کو فقط دس مرتبہ ایسے پڑھنا ہے۔ کہ! پہلی مرتبہ مکمل سورہ یٰسین خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول

کے لئے پڑھیں۔ دوسری مرتبہ سورہ یٰسین ایسے پڑھیں۔ کہ! جب آیتِ کریمہ (**سلٰم** قف **قولا من رب رحیمo**) پر پہنچے۔ تو اِس آیتِ کریمہ کو اٹھارہ مرتبہ تکرار کرے۔ پھر سورہ یٰسین مکمل کرے۔ دوسری سے نویں مرتبہ اِس طریقے سے پڑھیں۔ کہ اِس آیتِ کریمہ کی ہر دفعہ میں سو مرتبہ تکرار کرنی ہے۔

(یعنی کہ نو مرتبہ سورہ یٰسین شریف پڑھنے میں سورہ یٰسین نو مرتبہ ہو جائے گی۔ اور آیتِ کریمہ آٹھ سو اٹھارہ مرتبہ ہو جائے گی۔ ٹوٹل دس مرتبہ سورہ یٰسین، کیونکہ پہلی مرتبہ رضائے الٰہی کے لئے بھی پڑھی گئی تھی)

یہ واقعی بہت ہی مجرب طریقہ ہے۔ اگر چند ایام میں حاجت پوری نہ ہو۔ تو صاحب عمل ہٰذا کو چاہیئے۔ کہ! اپنے تئیں ذرا سا غور و فکر کرے۔ اُس نے لازمًا کہیں کوئی غلطی یا کوتاہی کی ہوگی۔ **وما توفیقی الا باللہ۔**

آیت الکرسی کے خصائص قدسیہ :

صاحب خزینۃ الاسرار جناب علامہ حقی نازلیؒ فرماتے ہیں کہ! شیخ جلال الدین محقق دوانیؒ نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص آیت الکرسی شریف کو اُس کے حروف کی تعداد (170) مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ تو دنیا کی ہر منزل، جس کو طلب کرے گا پالے گا۔ اور اگر رزق کے کشائش کے لئے پڑھے، یا قرض کے پورا کرنے کے لئے یا کسی غم کے دور کرنے کے لئے یا قید سے آزاد ہونے کے لئے یا ہلاکت و تکلیف سے بچنے کے لئے پڑھے۔ تو یہ سب مرادیں اُس کی پوری ہوں گی۔ (انشاءاللہ) لیکن اگر جلدی آیت الکرسی کی تاثیر کا ظاہر ہونا منظور ہو تو پانچوں فرض نمازوں کے بعد اور نصف شب میں بھی روبقبلہ بحالت وضو اِسی تعداد میں پڑھنے کا معمول بنالے۔ اور اگر حروف کی تعداد کے مطابق کسی بادشاہ یا حکمران کے سامنے پڑھے تو بادشاہ و حکمران اُس (آیت الکرسی کو 170 مرتبہ پڑھنے والا) کی بہت عزت و تکریم کرے گا۔ انشاءاللہ۔

آیت الکرسی شریف کے کچھ مزید فوائد یہ بھی ہیں۔ کہ! صاحب مجربات دیربیؒ فرماتے ہیں۔ واضح ہو کہ! آیت الکرسی کے ٹوٹل حروف ایک سو ستر (**170**) ہیں۔ اور اِس کے کُل کلمات کی تعداد پچاس (**50**) ہے۔ اور اِس کے فصول سات ہیں۔ بعضوں نے کہا ہے۔ سترہ ہیں۔

☆ چنانچہ جو کوئی (مسلمان شخص) اِس کو (یعنی آیت الکرسی کو) اول روز (یعنی بوقتِ صبح) پڑھے۔ تو وہ شخص پورا دن شر شیطان و ایذائے انسان سے مکمل امان میں رہے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

☆ اور جو شخص اول شب سے (یعنی بعد نماز مغرب) آیت الکرسی کو پڑھے گا۔ تو وہ بھی پوری رات شر شیطان و ایذائے انسان سے مکمل امان میں رہے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

☆ اور جو شخص نصف شب اُٹھ لکھ کر بطریقِ احسن وضو کر کے تنہائی میں آوازِ مردم سے دور ہو کر آیت الکرسی کو بعد دحوف (یعنی ایک سو ستر مرتبہ) تلاوت کرے گا۔ اور حق تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے گا۔ تو اُس کی حاجت بر آئے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

☆ اور جو شخص آیت الکرسی کو رسولوںؑ، اصحابِ بدر اور اصحابِ طالوت کے شمار (یعنی **313** مرتبہ) کے مطابق تلاوت کر کے اِنہیں کے توسط و توسل سے دعا مانگے۔ اور حق تعالیٰ سے اپنی بابت دَرا ُمور دِین و دُنیا کسی قسم کی کوئی حاجت طلب کرے گا۔ تو اُس کی حاجت (اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور اِذن سے) ضرور بر آئے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

آیت الکرسی کے وہ خصائص: (جن کو امام بونیؒ نے بیان فرمایا ہے)

صاحب خزینۃ الاسرار جناب علامہ حقی نازلیؒ فرماتے ہیں کہ! امام بونیؒ فرماتے ہیں کہ آیت الکرسی کے حروف کی تعداد **170** پر جو مشتمل ہے) کو جو شخص اپنی تمام عمر میں فقط ایک مرتبہ آیت الکرسی کو ایک سو ستر مرتبہ پڑھے گا۔ تو کوئی شخص اُس کے دین و دنیا میں اُسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور وہ تمام ظالمین کے شر اور شیطانی وساوس سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص بتعدادِ مذکورہ کسی خالی مکان (یا کمرے) میں آیت الکرسی کو اِسی تعداد میں پڑھا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی تمام حاجات کو پورا

فرمائے گا۔ ایک سوستر مرتبہ پڑھنے والی بات ایک مصدقہ و مجربہ امر ہے۔ جس میں کسی بھی قسم کے شک وشبہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور جو شخص اِسی تعداد کے موافق پانچوں نمازوں میں فرائض یا سنن کے بعد پڑھنے کا معمول بنالے ۔تو وہ تمام لوگوں کے نزدیک محبوب ہوگا۔ بلکہ تمام علوی وسفلی روحانیات چند ہی ماہ میں اُس کے تابع فرمان ہو جائیں گیں ۔ اور جو شخص وسعتِ رزق چاہے ۔تو وہ آیت الکرسی کو ایک سوستر مرتبہ پڑھ کر اِن اسمائے الٰہیہ کو تین ہزار مرتبہ پڑھا کرے ۔ اسماء یہ ہیں ۔**یا کافی ۔ یا غنی ۔ یا فتاح ۔ یا رزاق** ۔ تو کچھ ہی عرصے میں اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رزق کے وسیع دروازے کھول دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔ نیز امام بونیؒ نے فرمایا ہے کہ جو شخص آنحضرت رسالت مآب ﷺ کے اسمائے مقدسہ کی تعداد (200) کے مطابق آیت الکرسی پڑھے گا۔ اور آیت الکرسی کی اِس تعداد کی تکمیل کے بعد وہ شخص اپنے کسی دینی یا دنیاوی امر میں اللہ تعالیٰ سے اپنا کوئی مقصد و غایت طلب کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت ضرور پوری فرمائے گا۔

صاحب خزینۃ الاسرار جناب علامہ حقی نازلیؒ فرماتے ہیں کہ! جو شخص آیت الکرسی میں سے مستخرج پانچ اسمائے الٰہیہ (**یا اللہ ۔ یا حی ۔ یا قیوم ۔ یا علی ۔ یا عظیم**) کو تین سو تیرہ مرتبہ یا اِس سے زیادہ پڑھنے کا روزانہ معمول بنالے ۔ تو یہ وظیفہ اُس کے لئے بمثل کبریت احمر اور اکسیرِ اعظم کے ہوگا۔ اور اِس عظیم وظیفہ کے سبب وہ ہر قسم کے تصرفات کا حامل ہوگا۔ کیونکہ اِن مخصوص اعداد (313) میں ایک ایسی خاصیت اور سر عظیم موجود ہے۔ جو اور عددوں میں نہیں پائی جاتی ۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے جملہ انبیائے کرامؑ کی تعداد (کم وبیش) ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے اور اِن جملہ انبیائے کرامؑ میں رسولوںؑ کی تعداد تین سو تیرہ (313) ہے۔ اور یہی تعداد اصحاب بدرؓ اور اصحابِ طالوتؓ کی بتائی جاتی ہے۔

آیت الکرسی کے وہ خصائص: (جن کو امام محی الدین ابنِ عربیؒ نے بیان فرمایا ہے)

صاحب خزینۃ الاسرار جناب علامہ حقی نازلیؒ فرماتے ہیں کہ! شیخ اکبر حضرت امام محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ! جو شخص آیت الکرسی کو اُس کے حروف کی تعداد (170) کے مطابق پڑھے گا۔ تو ایسا شخص سلاطین، وُزراء اور قضاء کے نزدیک نہایت معزز و مکرم و مرغوب و محبوب اور معظم مانا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اُس پر ہر ہر حرف کے عوض نیکی و بھلائی کے دروازے کھول دے گا۔ اور ایسے شخص کو علم خزائن، علوم مکنونہ، علوم معالجہ اور علومِ کشفیہ اُسے سکھلائے گا۔ اور اُس کے ظاہر و باطن کو علم وحکمت سے مالا مال کردے گا۔ علاوہ ازیں تمام مَردوں وعورتوں اور جنات وشیاطین کو اُس کے تصرف میں کردے گا۔

اور جو شخص آیت الکرسی کو رات یا دن میں روزانہ چالیس ایام تک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ کی قَسم ہے جو لائق پرستش وعظمت و بزرگی والا ہے، ایسے شخص پر تمام عالم روحانی منکشف ہوگا۔ اور فرشتے اُس کی زیارت کو آئیں گے۔ اور اُس کی تمام مُرادیں پوری ہوں گی۔ اور جو شخص ہر روز ایک ہزار مرتبہ آیت الکرسی کو (ہمیشگی کے ساتھ) پڑھنے کا معمول بنالے۔ تو اُسے کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ایسا شخص نان ونفقہ، مال ودولت اور دیگر ضرویات زندگی سے مستغنی و بے نیاز ہو جائے گا۔ کیونکہ اُس کی تمام حاجات دینی و دنیاوی از خود پوری ہوتی رہیں گی۔ یہ بات یاد رہے کہ حاجات بر آری، علوم واسرار کے انکشاف کے لئے آیت الکرسی کا ہمیشہ ہزار مرتبہ پڑھنا اِس قدر بے نظیر، عظیم الشان وظیفہ ہے جس کا کوئی ثانی وظیفہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ آیت الکرسی قرآن کریم کی اعظم ترین آیت ہے۔ نیز اِس میں عجائب وغرائب کے اسرار، علوم وانکشافات کے ساتھ ساتھ بحالتِ خواب و عالم بیداری میں آنحضرت رسالت مآب ﷺ کی زیارت ہونے کی سعادتِ عُظمٰی بھی پوشیدہ راز ہے۔ یعنی زیارت النبی ﷺ اور زیاراتِ انبیائے کرامؑ بھی اِس وظیفہءعظیمہ کی خصائص میں شامل ہے۔ بہر حال ایسے شخص کو کسی اور ریاضت و وظیفہ کی ضرورت نہیں رہتی۔

سورہ اخلاص کے خصائص وفوائد :

صاحب خزینۃ الاسرار فرماتے ہیں کہ! جو شخص سورہ اخلاص کو ایک ہی مجلس میں معہ تسمیہ بناء کسی سے بات چیت کئے پڑھ لیا اور

اثنائے قرأت میں نہ ہی کوئی دنیاوی کام کرے۔ تو یہ وِردُاس کے لئے **اسمِ اعظم** کے مثل سریع الاثر والا جابت ثابت ہوگا۔ اور جو شخص ہمیشہ اِسی ترتیب سے سورہ اخلاص کا ورد کرتا رہے گا تو وہ شخص دنیا و آخرت کے ہر شر سے بچ کر ہر بھلائی و نیکی کو بآسانی پالے گا۔ اور ایسے شخص پر تجلیاتِ الٰہیہ کا دروازہ کھل جائے گا۔ جس کی علامات یہ ہیں کہ! وہ تجلیات کا بعین مشاہدہ تمام موجودات میں کرے گا۔ انشاء اللہ۔

اِسی ضمن میں صاحب شمس المعارف حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونیؒ رقم طراز ہیں کہ! جو شخص سورہ اخلاص کو ایک ہی مجلس میں معہ تسمیہ بناء کسی سے بات چیت کئے پڑھ لیا وراثنائے قرأت میں نہ ہی کوئی دنیاوی کام کرے۔ اور وہ شخص ہمیشہ اِسی ترتیب سے سورہ اخلاص کا ورد کرتا رہے تو ایسے شخص سے روحانیات اچھے تعلقات استوار کرنے کے بے حد متمنی و ملتجی ہوتے ہیں۔ اور ایسے شخص کے خواب میں اور کبھی بیداری میں روحانیات اِس وظیفہ کے پڑھنے والے کی استعداد کے مطابق آن حاضر ہوتے ہیں۔ جس کی کچھ علامات تو یہ ہیں کہ! بعض روحانی تو نور بن کر آتے ہیں، بعض برق کی مانند، بعض سورج کی روشنی کی طرح بن کر آتے ہیں۔ اور بعض تو سبز یا سفید پرندوں کی اشکال میں کہ جن کے چہرے خوبصورت آدمیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ اور صاحب وظیفہ سے مختلف زبانوں میں آکر بات چیت کرتے ہیں۔ اور بعض روحانی ایسے شخص کے پاس شرابِ طہورا لے کر آن حاضر ہوتے ہیں۔ جو شخص اِس شراب کو پی لے تو اُس شخص پر سے حجابات اُٹھ جاتے ہیں۔ اور اُسے انکشافات تآم اور خوارقِ عادات حاصل ہوتے ہیں۔ لہٰذا چاہیئے کہ اِس سورہ کے ساتھ ساتھ درود وسلام کا ورد بھی لازمی رکھا جائے۔ تا کہ دین و دنیا کے کثیر و بے شمار فوائد کے علاوہ بار بار زیارت النبی ﷺ کا شرف اور اِس شرابِ طہورا کو پینے کی سعادات وانعامات بھی نصیب ہوسکیں۔

☆ صحیح مسلم میں آیا ہے۔ کہ! حضرت سیدنا ابودرداءؓ سے روایت ہے۔ کہ! نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم میں سے کوئی شخص رات میں تہائی قرآن کیوں نہیں پڑھتا ؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ (کہ) کوئی شخص تہائی قرآن کیسے پڑھ سکتا ہے۔ ارشاد فرمایا۔ **قل ھواللہ احد۔۔۔**'' تہائی قرآن کے برابر ہے۔

☆ صحیح مسلم میں روایت ہے۔ کہ! اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کے تین جزء فرمادیئے۔ اور **قل ھواللہ احد۔۔۔**'' کو قرآن کے اجزاء میں سے ایک جزء بنادیا۔

حضرت شیخ العلمائے ہند شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ سورہ اخلاص کو معہ تسمیہ بحالت تہائی (دَریک نشست) روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے تو ایسے شخص کو شروع میں عالمِ رویاء کے اندر اور کچھ عرصہ گزرنے کے بعد بحالت بیداری، زیارت النبی ﷺ کا بار بار شرف حاصل ہوتا رہتا ہے۔ لہٰذا چاہیئے کہ سورہ اخلاص کو ایک ہزار مرتبہ اِس طرح پڑھتا رہے کہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود وسلام پڑھا جائے۔ ایسے شخص کی تمام دینی ودنیاوی حاجات ازخود پوری ہوتی رہتی ہیں۔

یاد رہے۔ کہ سورہ اخلاص (سورہ صمدیہ) کے بہت ہی زیادہ خواص ہیں۔

سورہ توبہ کی آخری آیت کی فضیلت وخواص: (لقد جآء کم ۔۔۔۔۔ العرش العظیم۔):

احادیثِ نبویہ ﷺ میں ہے کہ جو کوئی نمازِ فجر کے بعد سات مرتبہ یہ آیت پڑھے۔ **بسم اللہ الرحمن الرحیم o فان تولو فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم o** تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دن بھر کافی ہوگا اگر چہ (پڑھنے والا) توکل میں سچا نہ ہو۔ اگر شام کو پڑھے تو صبح تک یہی اثر رہے گا۔ (انشاء اللہ العظیم)

حضرت ابن الحاج تلسمانی المغربیؒ اپنی مشہور زمانہ کتاب ''شموس الانوار'' میں رقم طراز ہیں کہ! جو اِس آیت کو ہر دن یا رات سات مرتبہ پڑھا کرے۔ وہ اُس دن یا رات لوہے سے ہلاک نہ ہو۔ اور نہ ہی اچانک اُسے موت آئے گی۔ انشاء اللہ۔ اِس آیت کا تعویذ عجیب وغریب اور کئی اقسام کے خواص وفوائد کا حامل ہے۔ جن میں سے چند یہاں ذکر کئے جاتے ہیں۔ جو کہ عرق گلاب، مشک وزعفران سے بنایا جاتا ہے۔

1۔ جو کوئی اِس نقش کو اپنے پاس رکھے گا لوہا یا تلوار وخنجر کا اثر نہ ہوگا۔ (یعنی یہ تعویذ مثل تیغ بند ہے) جنگ میں محفوظ رہتا ہے۔

2۔ اِس تعویذ کو پاس رکھنے والا مرجع خلائق ہو جاتا ہے۔ اور دشمنان کی زبانیں بند ہو جاتی ہیں۔ انشاء اللہ۔

3۔ اِس تعویذ کو پاس رکھنے والا اگر کسی خوفناک جگہ یا کسی درندوں وخطرناک جانوروں کے جنگل میں چلا جائے تو حفظ میں رہے۔

4۔ حامل تعویذ ھذا کی لوگوں وجنات پر عجیب ہیبت طاری رہتی ہے۔ اِسی لئے جن وانس حامل تعویذ ھذا کو ضرر نہیں پہنچا سکتے۔

5۔ ہر عارضہ اور جمیع امراض سے نجات مل جاتی ہے۔ بشرطِ کہ تعویذ کو گلے میں ڈال کر آیت کو روزانہ 313 مرتبہ پڑھا بھی جائے۔

6۔ اِس تعویذ کو رکھنے والا ہر شخص (مرد وعورت) ہر قسم کی برائیوں، زنا ونشہ جات سے محفوظ و مامون رہتا ہے۔ انشاءاللہ۔

7۔ اِس تعویذ کو اگر مال واسباب میں رکھا جائے تو وہ مال واسباب چوری ہونے سے محفوظ رہے گا۔ انشاءاللہ۔

8۔ اگر اِس تعویذ کو کسی برتن میں لکھ کر اُس میں آبِ باراں ڈال کر وہ پانی کسی پھل دار درخت میں ڈالا جائے تو اُس درخت کے پھل ضائع نہیں ہوں گے۔ بفضلِ خُدا اُن درختوں کے پھل وفروٹ میں بھی خیر وبرکت ہو جاتی ہے۔ انشاءاللہ۔

9۔ حامل تعویذ ھذا پر کسی قسم کا سحر وجادو یا آسیبی وجناتی اثر نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی ایسا شخص کسی قسم کی قید وبند کا شکار ہوتا ہے۔

10۔ حامل تعویذ ھذا کو ہر قسم کے زہر، درد کمر، دردسر، دردِ پیٹ، درد جوڑ وپٹھے سے نجات رہتی ہے۔

11۔ اگر اِس تعویذ کو لکھ کر اپنے مکان کے بالاخانے یا درخت پر باندھا جائے تو اُس گھر میں سارق کبھی داخل نہ ہوسکے۔

12۔ اگر کوئی سوداگر اِس تعویذ کو اپنے مال میں یا کوئی دکاندار اپنی دکان میں رکھے تو وہاں خیر وبرکات کا نزول ہو۔ انشاءاللہ۔

العظیم	العرش	رب	وھو	توکلت	علیه	الا ھو	لا اله	الله	العظیم
الله	حسبی	فقل	تولوا	فان	رحیم	رؤف	بالمؤمنین	حسبی	العرش
لا اله	بالمؤمنین	علیکم	حریص	ما عنتم	علیه	عزیز	علیکم	فقل	رب
الا ھو	رؤف	رحیم	انفسکم	من	رسول	انفسکم	حریص	تولوا	ھو
توکلت	فان	ما عنتم	من	لقد جآء کم	لقد جآء کم	من	ما عنتم	فان	تولوا
علیه	رحیم	علیه	رسول	لقد جآء کم	لقد جآء کم	رسول	علیه	رحیم	علیه
وھو	تولوا	حریص	انفسکم	رسول	من	انفسکم	عزیز	رؤف	الا ھو
رب	فقل	علیکم	عزیز	علیه	ما عنتم	حریص	علیکم	بالمؤمنین	لا اله
العرش	حسبی	بالمؤمنین	رؤف	رحیم	فان	تولوا	فقل	حسبی	الله
العظیم	الله	لا اله	الا ھو	علیکم	توکلت	وھو	رب	العرش	العظیم

مختلف سورتوں کے متفرق فوائد :

☆ جامع ترمذی میں آیا ہے۔ کہ! حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ! حبیب العالمین ﷺ نے فرمایا۔ جو کسی رات میں سورہ دخان پڑھے گا۔ تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔ (انشاءاللہ)

☆ جامع ترمذی میں آیا ہے۔ کہ! حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ! رسولِ معظم ﷺ نے فرمایا۔ کہ! بے شک قرآنِ مجید میں تیس آیتوں پر مشتمل ایک سورہ ایسی ہے۔ جو اپنے قاری کے لئے شفاعت کرتی رہے گی۔ یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ (اسی لئے یہ قدیم رواج ہے۔ کہ لوگ رات کو سونے سے پہلے سورہ ملک لازمی پڑھ کر ہی سوتے ہیں)

☆ جامع ترمذی میں آیا ہے۔ کہ! حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ! نبی مکرم ﷺ نے ایک صحابیؓ سے فرمایا۔ کہ! اے فلاں! کیا تم نے شادی کرلی ہے؟ تو اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کی قسم! نہیں۔ (کیونکہ) میرے پاس شادی کرنے کے لئے کچھ نہیں۔ فرمایا۔ کیا تمھیں ''**قل ھواللہ احد**۔۔۔'' یاد نہیں۔ اس نے عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ پھر فرمایا۔ کیا تمھیں ''**اذا جاء نصراللہ والفتح**۔۔۔'' یاد نہیں۔ اس نے

عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ پھر فرمایا۔ پھر دریافت فرمایا۔ کیا تمھیں ''**قل یا یھا الکٰفرون** ۔۔۔'' یاد نہیں۔ اس نے عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ پھر فرمایا۔ پھر دریافت فرمایا۔ کیا تمھیں ''**اذا زلزلت الارض** ۔۔۔'' یاد نہیں۔ اس نے عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشادرفرمایا۔ یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ پھر فرمایا۔ پھر دومرتبہ ارشاد فرمایا۔ شادی کرلو۔

☆ جامع ترمذی میں آیا ہے۔ کہ! حضرت سیدنا ابنِ عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ! نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ کہ! **اذا زلزلت الارض** ۔۔۔'' نصف قرآن کے برابر ہے۔ **قل ھواللہ احد** ۔۔۔'' تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اور **قل یا یھا الکٰفرون** ۔۔۔۔۔'' چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

☆ صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں ابنِ مسعودؓ روایت ہے۔ کہ! جس نے رات کے پہر سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں۔ یہ اس کے لئے کافی ہوجائیں گیں۔ (انشاءاللہ العظیم)

☆ صحیح مسلم میں ابی امامہؓ روایت ہے۔ کہ! قرآن پڑھو۔ کیونکہ یہ روزِ قیامت اپنے اصحاب کے لئے شفاعت گار بن کر آئے گا۔ دو روشن سورتیں یعنی سورہ بقرہ اور سورہ آلِ عمران پڑھو۔ کیونکہ وہ روزِ حشر اپنے پڑھنے والوں پر بادل کی مانند چھا جائیں گی۔ یا صف در صف پرندوں کے غول کی مانند آئیں گی۔ اور اپنے پڑھنے والوں کی حمایت میں جھگڑا کریں گی۔ سورہ بقرہ پڑھو۔ کیونکہ اس کا پڑھنا باعثِ برکت اور ترک کرنا باعثِ حسرت وندامت ہے۔ باطل لوگ اس کی ہمت نہیں رکھتے۔

☆ صحیح مسلم میں آیا ہے۔ کہ! حضرت سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے۔ کہ! نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ گذشتہ رات کچھ ایسی آیتیں نازل ہوئیں۔ جن کی مثل کوئی آیت نہیں۔ وہ **قل اعوذ برب الفلق**۔۔ اور **قل اعوذ برب الناس** ۔۔۔ ہیں۔

☆ مشکوٰۃ شریف میں آیا ہے۔ کہ! حضرت سیدنا عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے۔ کہ! نبی مکرم ﷺ سونے سے پہلے مسبحات (وہ سورتیں جن کی ابتداء لفظ **سبحٰن یاسبح یایسبح** سے شروع ہوتی ہیں) پڑھتے تھے۔ کہ ان میں ایک (ایسی) آیت ہے۔ جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

☆ صحیحین (بخاری ومسلم)، سنن نسائی اور مستدرک للحاکم میں حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے۔ کہ! اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تخلیق کرنے سے دو ہزار برس قبل ایک کتاب لکھی۔ جو عرش کے پاس ہے۔ اسی سے دو آیات نازل کیں۔ جن پر سورہ بقرہ کا اختتام فرمایا۔ یہ دو آیات کسی گھر میں نہیں پڑھی جاتیں۔ مگر شیطان تین رات تک اس گھر کے قریب نہیں پھٹک سکتا۔

☆ صحیحین (بخاری ومسلم) اور سنن ابنِ ماجہ میں حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ! جس نے رات کے پہر سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں۔ یہ اس کے لئے کافی ہوجائیں گی۔ (انشاءاللہ العظیم)

☆ جامع ترمذی شریف میں ابو ہریرہؓ روایت ہے۔ کہ! ہر چیز کی کوہان بلند ہوتی ہے۔ اور قرآنِ حکیم کی کوہان سورہ بقرہ ہے۔ جو آیاتِ قرآنیہ کا سردار ہے۔ وہ آیتُ الکرسی ہے۔

☆ جامع ترمذی شریف میں حضرت عمرؓ روایت ہے۔ فرمایا کہ! مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئیں۔ جس نے اِن پر عمل کیا۔ (وہ) جنت میں داخل ہوجائے گا۔ شروع آیت ''قد افلح ۔۔۔ سے دس آیات تک۔

(**قد افلح المؤمنون** ۔۔۔ سے ۔۔۔ **اولئک ھم الوٰرثون**۔ تک) سورہ مؤمنون کی دس آیات۔

☆ جامع ترمذی شریف اور دارمی میں حضرت انسؓ روایت ہے۔ فرمایا کہ! ہر شئے کا دل ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید کا دل سورہ یٰسین ہے۔ جس نے (سورہ) یٰسین پرھی۔ اللہ تعالیٰ اس کی قرآت پر دس قرآن پڑھنے کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔

☆ شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہؓ روایت ہے۔فرمایا کہ! جس نے ہر رات (سورہ) یٰسین پڑھی۔اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

☆ شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہؓ روایت ہے۔فرمایا کہ! جس نے رات کو یسین پڑھی۔صبح کو بخشش شدہ اُٹھے گا۔

غافل تجھے گھڑیال دیتا ہے منادی　　　　خالق نے تیری عُمر کی اک سانس گھٹا دی

باب نمبر

6

تلاشِ اسمِ اللہُ العظیم الاعظم

احادیث واقوال وآثار

مع

کتاب الرموز والاسرار مخفیہ ومکنونہ

اِسمُ اللہُ العظیمُ الاعظم

اسم اللہ العظیم الاعظم کے ضمن میں ہم اگر مختلف علماء وفضلاء، محدثین ومفسرین، عاملین و ماہرینِ روحانیہ کی کتب و آراء، ملفوظات و مکتوبات کا بغور مطالعہ کریں۔ تو ہمیں مندرجہ ذیل باتوں کی آگاہی وشناسائی میسر ہوگی۔ جیسے کہ !

اللہ تعالیٰ کے تمام اسماءفضیلت و برکت کے اعتبار سے مساوی ہیں۔ کسی اسم کو دوسرے اسم پرفضیلت وفوقیت حاصل نہیں ہے۔ اور احادیث و آثار میں جو اسم اعظم مذکور ہے۔ وہاں پر اعظم دراصل عظیم کے معنٰی میں مستعمل ہوا ہے۔ اگر کوئی اسم اعظم ہوتا۔ تو رسول اللہ اپنی اُمت کے لئے تقرر وتعین فرما کر اس اسم اعظم کے توسل سے دعا مانگتے۔ کیونکہ آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی بھی انسان اس عظیم اُمت کا غمگسار و ہمدرد نہیں۔ لہٰذا فضیلت وحکم میں تمام اسماء برابر ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ!

قل ادعوالله اوادعوالرحمٰن ط ایا ما تدعوا فله الاسمآء الحُسنٰی ---اے محمد ﷺ کہہ دو کہ! اللہ کو پکارو یا رحمان کو، جس نام سے بھی اسے پکارو۔ سب اُسی کے نام ہیں---

اس ضمن میں مؤلف کتاب ہٰذا (فقیر عبدالرؤف القادری) قارئینِ کتاب وشائقین علوم روحانیہ کی خدمت اقدس میں نہایت ادب واحترام سے عرض پرداز ہے کہ! ہمیں اس بات پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ جو لوگ اسم اعظم کے وجود کے منکر ہیں۔ اِن کے انکار کی وجہ کیا ہے؟ آیہ یہ بات عقلاً محال ہے۔ یا شرعاً---

چنانچہ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ! یہ بات عقلاً وشرعاً محال نہیں، اس بات کی عقلی دلیل تو یہ ہے۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ!

افضل الذکر لا الہ الا اللہ ، افضل الدعا الحمد لله ---الخ (تمام اذکار میں سے) افضل (ترین) ذکر **لا الہ الا اللہ** ہے۔ اور (تمام ادعیہ میں سے) افضل (ترین) دعا **الحمد لله** ---(الخ) ہے۔

اِسی طرح سے نمازوں میں سے سب سے زیادہ فضیلت فرض نماز کو، نوافل میں سے سب سے زیادہ فضیلت تہجد کی نماز کو ہے۔ اِسی لئے یہ بات قطعاً واضح وعیاں ہوگئی۔ کہ! اللہ تعالیٰ نے افضلیت کا پیمانہ اور معیار ضرور مقرر فرمایا ہوگا۔ البتہ یہ بات بھی ضرور ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ! اگر کوئی شخص کسی ایک اسم الٰہی کو کوئی مقرر تعداد سے پڑھنے کا مسلسل اہتمام کرتا ہے۔ تو اسے اِسی اسم الٰہی سے اسم اعظم جیسے خواص وفضائل میسر ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء اور آیت قرآنیہ بمنزلہ وسیلہ استجابت ہیں۔ کچھ لوگ چند قرآنی آیاتِ کریمہ جیسے **آیتُ الکرسی** یا یہ تین آیاتِ کریمہ **لا الہ الا انت سبحٰنك انی کنت من الظالمین** o یا پھر **حسبنا الله و نعم الوکیل** o یا پھر **سلٰم قف قولًا من رب رحیم** o یا پھر **اسماء الحسنی** بمثل **یا حی یا قیوم ، یا وهاب ، یا ذوالجلال والاکرام ، یا الله** وغیرہم کو پڑھ کر اپنی حاجات میں استجابت ملاحظہ کرتے ہیں۔ اِسی ضمن میں اِس آیت کو دلیل بنایا جاتا ہے۔ **قل ادعوالله اوادعوالرحمٰن ط ایا ما تدعوا فله الاسمآء الحُسنٰی** ---اے محمد ﷺ کہہ دو کہ! اللہ کو پکارو یا رحمان کو، جس نام سے بھی اسے پکارو سب اُسی کے نام ہیں---

مگر یاد رہے کہ اگر اعظم بمعنی عظیم ہوتا تو ہمیں اِس حدیثِ نبوی ﷺ کی طرف ضرور رجوع کرنا چاہیئے کہ !

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب ؓ سے استفسار فرمایا کہ! قُرآنِ کریم میں اعظم آیت کون سی ہے؟ تو اُنہوں نے جواباً عرض کیا! **اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم** --- الخ (آیت الکرسی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اے ابوالمنذر ؓ تجھے تیرا علم مبارک ہو۔

کچھ لوگوں کا یہ بھی گمان ہے۔ کہ ہم اسم اعظم سے دعا کرتے ہیں۔ مگر ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جہاں تک میرا خیال ہے تو اس سوال کے چند جوابات یہ ہوسکتے ہیں جیسے کہ!

1۔ دعا کا قبول ہونا صرف اور صرف اللہ جل شانہ کے فضل و کرم اور عطیہ الٰہیہ پر ہی منحصر ہے۔ نہ کہ ہمارے اوراد و وظائف، نوافل یا نیکیوں سے۔ 2۔ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی اسم کے بارے میں یہ قطعی طور پر یقین سے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جس اسم سے اُس بندہ خدا نے دعا کی ہے۔ وہی دراصل اسم اعظم ہو۔ بلکہ انسانی ظن ہی ہوتا ہے کیونکہ اسم اعظم کی تعیین میں علماء کا اختلاف ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوا کہ! جب دعا مانگنے والے کے نزدیک اسم اعظم ہی متعین و مقرر نہیں۔ تو وہ کیونکر یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ! میں نے اسم اعظم سے دعا مانگی مگر قبول نہ ہوئی۔ 3۔ دعا کی قبولیت کے لئے تو انسان کی اپنی اندرونی کیفیت، عاجزی، انکساری اور صدقِ نیت و خلوص ہے۔ کیونکہ ہم جب اپنے معاشرے میں بسنے والے عوام الناس کا بغور مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں یہ بات بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ ! اگر کوئی ہندو، مندر میں، کوئی عیسائی، گر جا میں، کوئی آتش پرست آتش کدہ میں آگ کے سامنے بیٹھ کر، یا کوئی رب العالمین کو سرے سے نہ ماننے والا بھی جب دعا کرتا ہے۔ تو ہر شخص کی دعا تو صرف اور صرف وہی ایک ذات (جو کہ **وحدہ لا شریك**) ہے۔ جو اس کی دعا اور حاجت کو درجہ قبولیت عطا فرماتے ہوئے انعامِ استجابت عنایت فرماتی ہے۔ کیونکہ!

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ! **امن یجیب المضطر اذا دعاہ۔**

بہرحال دعا کی قبولیت کے ضمن میں ایک مشہور و معروف حدیثِ نبوی ﷺ ہے کہ!

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ یا تو سائل کا مطلوب (مطلوب یعنی کہ! سائل کی مطلوبہ چیز، کہ جس کی اُس نے دعا مانگی ہوتی ہے) اُسے مِل جاتا ہے۔ یا اِس دعا کے عوض اِس کے لئے قیامت کے دِن تک ذخیرہ کر لیا جاتا ہے۔ اور سائل کے لئے وہ ذخیرہ آخرت کہیں بہتر ہوتا ہے۔ اور یا اِس دعا کے سبب سے اُس (یعنی دعا کرنے والے) کے سر سے کوئی بلا ٹال دی جاتی ہے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا کہ! میری اُمت دنیا کے کسی عذاب میں مبتلا نہ کی جائے۔ اس لئے قبول نہ ہوئی۔ تا کہ قیامت کے دن دنیا کے فتنوں کے عوض اُمت کے حق میں حضورِ اکرم ﷺ کی سفارش قبول کی جائے۔ اور آنحضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ! میری اُمت مرحوم ہے۔ آخرت کے دن اِسے عذاب نہ ہوگا۔ اور دنیا میں انہیں زلزلوں اور فتنوں کا عذاب ہوگا۔

تمام اسماء میں اسم اعظم کو فوقیت حاصل ہونا :

مذکورہ بحث سے یہ بات تو بہرحال عقلاً ثابت ہو ہی گئی۔ کہ! اسم اعظم واقعتاً ہے اور یہی اسمِ اعظم اللہ تعالیٰ کے باقی تمام اسماء پر افضلیت و فوقیت رکھتا ہے۔ اور یہ بات ناممکنات سے ہے۔ کہ یہ اسمِ اعظم قُرآنِ کریم میں وجود نہ رکھتا ہو۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین کتاب ہے۔ اور جس کو باقی تمام الہامی کتب و صحائف پر افضلیت و فوقیت حاصل ہے۔ اور ارشادِ ربانی ہے کہ! **ما فرطنا فی الکتاب من شیء**۔ (سورہ انعام۔ آیت نمبر 38) کوئی (بھی) ایسی شئے نہیں جو ہم نے قُرآن میں نہ لکھی ہو۔ لہذا قُرآنِ مجید میں اسم اعظم ضرور واقع ہے۔ اب ضرورت تو اس امر کی ہے۔ کہ! قُرآنِ پاک میں یہ اسم اعظم کہاں واقع ہے؟

اِس ضمن میں دو مشہور و معروف احادیثِ نبویہ ﷺ بھی پیشِ خدمت ہیں۔

۱۔ حضرت ابو امامہ ؓ سے مروی ہے۔ کہ! اسمِ اعظم (قرآن پاک کی) تین سورتوں میں ہے۔ **بقرہ، آلِ عمران، طٰهٰ** (مستدرک حاکم)

۲۔ حضرت اسماء بنتِ یزید ؓ سے روایت ہے کہ! نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم اِن دو آیتوں میں ہے۔ **والھکم اله واحد لا اله الا ھو الرحمٰن الرحیم** o (اور دوسری آیت) **الم اللہ لا اله الا ھو الحی القیوم**۔ یہ روایت جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن ابنِ ماجہ، دارمی شریف میں ہے۔

لہذا یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ اسم اعظم قرانِ پاک میں بہرحال و بہرصورت لازماً موجود ہے۔ لیکن یہ اُسی طرح مخفی ہے۔ جیسے کہ 1۔ ماہِ رمضان میں شب قدر، 2۔ جمعہ کے دن میں ساعتِ قبولیت، 3۔ اولیاء اللہ کے سردار قطب الاقطاب یعنی غوثِ وقت، 4

۔مجد دِ زمانہ (جس کو امام وقت بھی کہا جاتا ہے) جو کہ صرف اور صرف مسلمانوں کے اہلِ سنت والجماعت میں سے ہی ہو سکتے ہیں۔ وغیرہم ۔تا کہ لوگ ان کی تلاش میں مستعد وکوشاں رہیں۔ اور جس پر یہ عیاں ہوں۔ تو اُن پر لازم ہے۔ کہ عوام الناس میں ڈھنڈورا نہ پیٹیں۔ کیونکہ جس کو اللہ تعالیٰ پوشیدہ رکھنا چاہتا ہو۔ اور صرف مستحقین تک پہنچائے۔ تو مستحق لوگ بھی اُسے پوشیدہ رکھیں۔

اِسی ضمن میں مؤلف کتاب ہذا (محمد عبدالرؤف القادری) قارئینِ کتاب کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ! بعض حاملین علم لدنیہ وولایتِ کاملہ فرماتے ہیں۔ کہ! اسم اعظم کو حضرت عیسٰیؑ دن میں 14 مرتبہ اور حضرت علی المرتضٰیؓ دن میں فقط 4 مرتبہ وِردِ معمول رکھے ہوئے تھے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

اسمِ اعظم کے متعلق آیاتِ قُرآنیہ واحادیثِ نبویہ ﷺ اور آثارِ سلف صالحین :

اسمِ اعظم کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ!

واتل علیهم نبا الذی آتینه اٰیتنا فا نسلخ منها ۔یعنی اِن کو اس شخص کی خبر سنا دے۔ جس کو ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں۔ اور وہ اِن سے نکل گیا۔

حضرت ابنِ عباسؓ، حضرت ابنِ اسحاقؒ، حضرت سدیؒ اور حضرت مقاتلؒ اِس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ! اس آیت میں جس شخص کا ذِکر ہے۔ وہ دراصل بنی اسرائیل کا آدمی **بلعم با عور** تھا۔ اور اسے اسمِ اعظم معلوم تھا۔ جن کا قصہ مشہور ہے۔ اور اِسی طرح کی دوسری آیت یہ بھی ہے!

قال الذی عنده علم من الکتٰب انا اتیك ۔۔ اکثر مفسرین کرامؒ فرماتے ہیں۔ اس آیتِ عظیمہ میں جس شخص کو کتاب کا علم دیا گیا۔ وہ حضرت سلیمان بن داوٗدؑ کے چچازاد بھائی **آصف ابنِ برخیا**ؓ تھے۔ جنہوں نے اسمِ اعظم کے ذریعے سے حضرت سلیمان نبیؑ کی آنکھ جھپکنے سے قبل ہی تختِ بلقیس کو آن حاضر کیا تھا۔

☆☆ بہرحال اب اسمِ اعظم کے متعلق چند احادیثِ نبویہ ﷺ پیش خدمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وقوف وادراک عطا فرمائے۔ آمین۔ کیونکہ اسمِ اعظم کا پانا نعمتِ بے بہا اور اس دنیا کی نعمتوں میں سے بہت ہی بڑی اور عظیم ترین انعام ہے۔

☆۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا ایک شخص نے اِس طرح دُعا مانگی۔

یا بدیع السمٰوٰات یا حی یا قیوم انی اسئلك ☆ تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اس نے کس چیز کے ساتھ دعا کی؟ مجھے قسم ہے اس ذاتِ پاک کی۔ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے نام (اسم اعظم) کے ساتھ دعا کی جب اس کے ذریعے دعا کی جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فورًا قبول فرماتا ہے۔ (الادب المُفرد للبُخاری)

☆۔ حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ پس جب اس نے رکوع اور سجدہ کیا۔ تو اس میں یوں دُعا کی۔ **اللهم انی اسئلك بان لك الحمد لا اله الا انت بدیع السمٰوٰات والارض یا ذالجلال والاکرام یا حی یا قیوم** ☆ ایک روایت (کے آخر میں یہ) بھی ہے۔ **اسئالك الجنة واعوذ بك من النار**۔ یہ سن کر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ تعالیٰ سے اسمِ اعظم کے ذریعے سے دعا کی ہے جب اس (یعنی اسم اعظم) کے ذریعہ سے دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے (مستدرک حاکم، ابوداود فی السنن)

☆۔ حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ کلمات کہتے ہوئے سُنا۔

اللهم انی اسئلك بان لك الحمد لا اله الا انت۔ انت الحنان المنان بدیع السمٰوٰات والارض ذوالجلال والاکرام ۔ اسئلك الجنة واعوذبك من النار ☆ یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے اس نام کے ذریعے دُعا مانگ رہا ہے کہ جب اس سے اس نام کے ذریعے سے دعا مانگی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ

دعا کو قبول فرماتا ہے۔ جب اس نام کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالی عطا کرتا ہے۔ (المستدرک للحاکم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ کلمات کہتے ہوئے سُنا۔

اللھم لك الحمد لا اله الا انت۔ یا حنان یامنان یابدیع السمٰوٰت والارض یاذوالجلال والاکرام ۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس نے اسمِ اعظم **اللہ لا الہ الا ھو** کے ذریعے سے اپنے رب کو پکارا ہے۔ کیونکہ اِس کا کوئی ہم نام نہیں۔ اور اِس نام کے ساتھ کوئی دوسرا موسوم نہیں ہے۔

☆۔ حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی ؓ اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یوں دعا مانگتے ہوئے سنا۔ **اللھم انی اسئلك بانك احد صمد۔ لَمْ یَلِدْ o وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ o** تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اِس شخص نے اللہ تعالٰی سے اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب (بھی) اس (یعنی اسمِ اعظم) سے دعا مانگی جائے۔ تو قبول ہوتی ہے۔ اور جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔ مستدرک حاکم۔

☆۔ حضرت ابن بریدہ ؓ اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یوں دعا مانگتے ہوئے سنا۔ **اللھم انی اسئلك بانك انت لا اله الا انت۔ الاحد الصمد الذی لَمْ یَلِدْ o وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ o** تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اِس (شخص) نے اللہ تعالٰی سے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا مانگو، قبول ہوتی ہے۔ اور جب بھی اس کے ساتھ سوال کرو تو پورا کیا جاتا ہے۔ مستدرک حاکم۔

☆۔ حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اس طرح کہتے ہوئے سُنا۔

اللھم انی اسئلك بانی اشھدانك انت الله لا اله الا انت الله لا اله الا انت الاحد الصمد الذی لَمْ یَلِدْ o وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ o یہ سن کر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو نے اللہ تعالٰی کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے جب اس کے ذریعے سے سوال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالٰی عطا کرتا ہے اور جب اس کے واسطہ سے دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالٰی قبول فرماتا ہے۔ (المستدرک للحاکم، ترمذی، ابوداود، نسائی ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

☆☆☆ حافظ ابنِ حجر ؒ نے فرمایا کہ یہ روایت اس باب (یعنی کہ **اسم اعظم** کے ضمن میں) واردشدہ تمام روایتوں میں سند کی حیثیت سے زیادہ راجح ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں یوں دعا مانگتے ہوئے سنا۔ **اللھم انی اسئلك انك احد صمد لم یتخذصا حبة ولا ولدا۔** تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تُم نے اللہ تعالٰی سے اس اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے۔ جس سے دعا قبول ہو جاتی ہے۔ اور جو مانگو مِل جاتا ہے۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! آصف بن برخیا ؒ نے جس اسمِ اعظم سے دعا مانگی تھی وہ **یا حی یا قیوم** تھا۔

☆ علامہ زہری ؒ فرماتے ہیں کہ! آصف بن برخیا ؒ نے جس اسمِ اعظم سے دعا مانگی تھی۔ وہ یہ دعا تھی۔ **یا الٰھنا و اله کل شیء الٰھا واحدا لا اله الا انت آنتی بعر شھا۔** اور اس دعا کی برکت سے تخت فوراً موجود ہوگیا۔ ☆ اِسی ضمن میں بعض علمائے عُظام فرماتے ہیں کہ! حضرت آصف بن برخیا ؒ کا اسمِ اعظم **یا ذوالجلال والاکرام** تھا۔

☆۔ حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے کہ بارگاہ رسول اللہ ﷺ میں ایک شخص نے عرض کی کہ!

یارسول اللہ ﷺ ! کیا کوئی ایسی دُعا ہے جو رد نہ کی جائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہاں۔ تو اس طرح دُعا کیا کر۔ **اسئلك باسمك الاعلیٰ الاعز الاجل الاکرم۔** (المعجم الکبیر للطبرانی)

☆۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔ **یا ذوالجلالِ والا کرام**۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تمھاری دعا قبول ہوگئی اب مانگو (جو مانگنا ہے)۔ ترمذی شریف۔

☆۔ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر ہے اِس شخص کے لئے جو تین مرتبہ **یا ارحم الرا حمین** کہتا ہے۔ تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ **ارحم الراحمین** تیری طرف متوجہ ہیں۔ جو مانگنا ہے مانگ لے۔ (مستدرک حاکم)

☆۔ حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جو اِن پانچ کلمات کے ذریعے دعا کرے (پھر) اللہ تعالیٰ سے جو طلب کرے اللہ جل شانہ اُس کو عطا فرمائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

☆۔ **لا اله الا الله والله اكبر**۔ ☆ **لا اله الا الله وحده لا شريك له۔ له الملك**۔ ☆ **وله الحمد وهو علٰى كل شيء قدير**۔ ☆ **لا اله الا الله**۔ ☆ **لا حول ولا قوة الا با لله**۔ (طبرانی فی الکبیر والاوسط)

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! مچھلی والے (نبی یونس بن متّیٰؑ) کی دعا، جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھی، یہ تھی۔ **لا الـه الا ا نت سبحنك انى كنت من الظا لمين**۔ (سورہ انبیاء۔ آیت نمبر 87) کوئی بھی مسلمان کسی بھی ضرورت میں اس (دعا) کے ذریعے سے دعا کرے گا۔ (تو) اللہ تعالیٰ اُس کی دعا کو ضرور قبول فرمائے گا۔ (انشاءاللہ) جامع ترمذی، مستدرک حاکم، سنن نسائی۔ الترہیب والترغیب۔

☆☆☆ اور اِسی طرح کی حدیث نبوی ﷺ حضرت ابراہیم بن محمد بن سعدؓ اپنے والد سے، اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں؟ کہ اگر تم کسی دنیاوی آزمائش میں مبتلا ہو۔ اور وہ دعا مانگو۔ تو اللہ تعالیٰ تمھاری آزمائش ختم فرمادے۔ اُنھوں نے جوابًا عرض کیا! جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت یونسؑ کی دعا۔ **لا اله الا ا نت سبحنك انى كنت من الظا لمين**o ہے۔ (مستدرک حاکم)

☆☆☆ اور اِسی طرح کی حدیث نبوی ﷺ کے متعلق حضرت سعد بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں اللہ تعالیٰ کے اس اسمِ اعظم کے بارے میں رہنمائی نہ کروں کہ اِس کے ساتھ جب دعا مانگی جائے تو قبول کی جاتی ہے جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے۔ یہ وہ دعا ہے جو حضرت یونسؑ نے مانگی تھی۔ جب اُنھوں نے اللہ تعالیٰ سے اندھیریوں میں تین مرتبہ یہ دعا مانگی تھی۔ **لا الـه الا ا نت سبحنك انى كنت من الظا لمين**۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ (دعا صِرف) حضرت یونسؑ کے ساتھ مخصوص ہے یا تمام مومنوں کے لئے (بھی) ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ (عالیشان) نہیں سنا۔ **فستجبناله لا و نجيناه من الغم ۔ و كذلك ننجى الـمـؤ منين** ۔ (ترجمہ: تو ہم نے اُن کی پکار سُن لی، اور اُسے غم سے نجات دے دی۔ اور ہم ایمان والوں کو اِسی طرح سے بچالیا کرتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص (اگر) بیماری کی حالت میں 40 چالیس مرتبہ یہ دعا مانگے اور (وہ مریض) اسی بیماری میں انتقال کر جائے تو اس کو شہید کے برابر اجر دیا جاتا ہے۔ اور اگر اس بیماری سے شفایاب ہو جائے تو اس کے تمام گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

اسمِ اعظم سے متعلق تمام اقوال وآثار :

یہاں پر اسمِ اعظم سے متعلق تمام اقوال پیش کئے جارہے ہیں۔کہ اسمِ اعظم کن اسماء یا آیات کو کہا گیا ہے۔

☆ ازالہ غم اور ادائیگی قرض کی مجرب دعا :

ا۔ حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی البغدادیؒ اپنی کتاب ''**غنية الطالبين**'' میں فرماتے ہیں کہ!

حضرت حسن بصریؒ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ! ایک دن اِن کے پاس انہی کے ایک عزیز دوست تشریف لائے۔اور گزارش کی کہ! ابوسعید! مجھ پر (بہت زیادہ) قرض ہے۔میں چاہتا ہوں کہ آپؒ مجھے اسم اعظم سکھائیں۔تو اُنھوں نے فرمایا کہ اگر تم یہ بات چاہتے ہو تو اُٹھو اور (تجدید) وضو کرو۔وہ اُٹھا اور (وضو کے ہوتے ہوئے دوبارہ سے) وضو کیا۔تو آپؒ نے فرمایا کہ یوں دُعا مانگو۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم ٥اللهم يا الله يا الله انت الله بلٰى والله انت الله لا اله الا انت الله ۔ الله الله ۔ والله انه لا اله الا الله ۔ اقض عنى الدين وارزقنى بعد الدين ۔(وہ بزرگ رات کو چند مرتبہ اِس دعائے مبارکہ کو پڑھتے پڑھتے سو گیا) صبح جب وہ شخص اُٹھا تو اُس نے اپنی مسجد میں ایک تھیلی میں مختلف اقسام کے ایک لاکھ دراہم رکھے ہوئے پائے۔اور اُس تھیلی کے دھانے پر لکھا ہوا تھا کہ اگر تم اِس سے زیادہ بھی مانگتے تو تمھیں دیتے، تو نے جنت کا سوال کیوں نہیں کیا۔پھر وہ بزرگ حضرت سیدنا حسن بصریؒ کے پاس تشریف لائے اور تمام واقعہ سے انہیں مطلع کیا، تو حضرت حسن بصریؒ اپنے دوست کے ساتھ اِن کے گھر کو چلے گئے۔اُنہوں نے عرض کیا۔۔(باقی حکایت شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ کی کتاب **غنية الطالبين** میں مذکور ہے)

۲۔ حضرت سیدی عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنی کتاب لطائف المنن میں فرماتے ہیں کہ!

ایک شخص پر تین ہزار دینار قرض تھا تو اُس نے یہ کہا۔ **بسم الله الرحمٰن الرحيم ٥اللهم انى اسئلك يا الله يا الله يا الله بلٰى والله ، انت الله لا اله الا انت الله الله الله والله انت الله لا اله الا انت يا حى يا قيوم ۔** پھر وہ شخص سو گیا اور جب اُٹھا تو اپنے سر کے قریب تین ہزار دینار پائے۔پھر اِس شخص کو خواب میں بتایا گیا کہ تو نے اسمِ اعظم کے ساتھ سوال کیا جسے اگر پانی پر پڑھا جائے تو وہ بھی جم جائے۔۔۔

لہٰذا مندرجہ ذیل دونوں بھی اسمائے عظام ہیں۔جن کو پڑھنے سے دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔

1. **بسم الله الرحمٰن الرحيم ٥اللهم يا الله يا الله انت الله بلٰى والله انت الله لا اله الا انت الله ۔ الله الله ۔ والله انه لا اله الا الله ۔ اقض عنى الدين وارزقنى بعد الدين ۔**
2. **بسم الله الرحمٰن الرحيم٥اللهم انى اسئلك يا الله يا الله يا الله انت الله بلٰى والله ، انت الله لا اله الا انت الله الله الله والله انت الله لا اله الا انت يا حى يا قيوم ۔**

☆ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ سے ایک روایت ہے۔(یہ روایت دمشق کے ایک مکتبہ بنام ''**مكتبة الاسد**'' کے مخطوطے سے نقل کی گئی ہے) حضرت شیخ اکبر ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔کہ ہر فرض نماز کے بعد مندرجہ ذیل دعا (تین مرتبہ یقین کے ساتھ) پڑھ کر ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھو۔دعائے اسمِ اعظم یہ ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم٥اللهم يا من له الاسم الاعظم وهواعظم ۔ يا من تقدم على القدم وهو اقدم ۔ يا من ليس له جهة تعلم وهو اعلم ۔ اسئلك بكل اسم هولك فى اللوح المحفوظ ان تكفينى شر من خلقت من خلقك ۔ ما علمت منهم وما لم اعلم ۔ وان تسخر لى الملك والملكوت ۔ وان تجرى بمرادى القضآء والقدر والفَلَكِ والفُلكِ ۔ فقد سألتك بجملة اسمآئك التى تحى بها من حى ۔ و تهلك بها من هلك ۔ لا اله الا انت وحدك لا شريك لك ۔ اللهم صل علٰى سيدنا محمد و

علٰی اٰ له و صحبه وبارك وسلم تسلیما۔ والحمد لله رب العا لمین ۔

☆ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ سے ایک روایت ہے ۔کہ! جس کسی کو کوئی حاجت ہو تو وہ مغرب کی نماز کے بعد فرض وسنن سے فارغ ہو کر وہیں پر بیٹھے ہوئے (بحالتِ تشہد ہی) تسمیہ کے ساتھ سورہ فاتحہ مع یہ دُعا چالیس 40 مرتبہ پڑھے۔اور پھر اپنی حاجت کا اللہ تعالٰی سے سوال کرے۔تو اللہ تعالٰی اُس کی حاجت کو ضرور پورا فرمائے گا۔انشاء اللہ۔اور اِس کا ہم نے تجربہ کیا ہے۔الحمد شریف کے ساتھ پڑھنے والی دُعا یہ ہے۔

بسم اللـه الر حمٰن الر حیم ٥الٰهی علـمك كآف عن السؤال اكفنی بحق الفا تحة سؤلًا وكرمك كآفٍ عن المقال أكر منی بحق الفا تحة مقالًا و حصل ما فی ضمیری۔

☆ **الد ر المنظم** میں ہے کہ! حضرت امام فخر الدین الرازیؒ نے حضرت امام زین العابدینؒ کا ایک قول نقل کیا ہے کہ! حضرت امام زین العابدینؒ نے اللہ تعالٰی سے دُعا کی کہ! وہ اِنہیں اسم اعظم کی تعلیم عطا فرمائیں۔تو آپؒ نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالٰی کا ''اسم اعظم'' یہ ہے۔ **الله الله الذی لا اله الا هو رب العرش العظیم ۔**

☆ حضرت سری بن یحیٰی قبیلہ بنو طے کے ایک شخص کے بارے میں ہے۔جس کی انہوں نے بہت تعریف بھی کی ہے۔بیان نقل فرماتے ہیں کہ! میں اللہ تعالٰی سے دعا کیا کرتا تھا کہ! (اے اللہ تعالٰی) مجھے اسم اعظم دِکھا دے۔جس کے ذریعے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔تو میں نے ایک روز ستاروں کے اندر یہ لکھا ہوا دیکھا۔**یا بد یع السموات والارض یا ذوالجلال والاکرام۔**

☆ حضرت ہشام بن ابی رقبہؒ سے روایت ہے کہ! حضرت ابو درداءؓ اور حضرت ابنِ عباسؓ نے فرمایا ہے کہ! اللہ تعالٰی کا اسمِ اعظم ''**رب رب**'' ہے۔ مستدرک حاکم

☆ حضرت علی المرتضٰیؓ کا اِرشاد ہے کہ! اسمِ اعظم **الـم** ---**کھیعص**---**حم عسق** --- وغیرہ ہیں۔جو شخص اِن حروف کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنا جانتا ہو وہ اسمِ اعظم سے ناواقف نہیں رہ سکتا۔

حضرت علی المرتضٰیؓ کے اِس فرمانِ ذی مقام کے ضمن میں مؤلف کتاب ہٰذا (**محمد عبدالرؤف**) قارئین وشائقینِ کتاب ہٰذا کی خدمتِ اقدس میں عرض پرداز ہیں کہ! گُمان غالب ہے کہ! اسمِ اعظم حروفِ مقطعات سے حاصل شدہ حروف ہی میں سے چند حروف کا جامع ہوگا۔ایسے حروف کو حروفِ نورانی کہا جاتا ہے۔جو کہ یہ ہیں۔ا-ل-ر-ح-م-ن-ك-ه-ی-ع-ص-ط-س-ق-اور ان سے کئی **اسماء الحسنٰی** بنائے اور جوڑے جاسکتے ہیں۔جیسے کہ۔**الـله ۔ ا لر حمٰن ۔ صمد ۔ حنان ۔ منان ۔ حی ۔ حق ۔ مالك الملك ۔ سلطان ۔ سطیع** ---وغیرہ وغیرہ ۔

☆ چند علمائے کرام اور اولیائے عُظام جیسے حضرت امام مالکؒ ،حضرت امام طبریؒ اور حضرت ابوالحسن اشعریؒ کا یہ مؤقف ہے کہ! اللہ تعالٰی کے تمام اسماء عظیم اور جلیل القدر ہیں۔اِن میں سے کسی کو دوسرے اسماء پر اعظم قرار دینا درست نہیں۔چنانچہ جن احادیث و روایات میں اسمِ اعظم کا تذکرہ ہے وہاں دراصل اعظم،''عظیم'' کے معنیٰ میں مستعمل ہوا ہے۔

☆ چند علمائے کرام اور اولیائے عُظام کا یہ مؤقف ہے کہ! اسمِ اعظم کو بھی لیلۃ القدر، جمعۃ المبارک اور ہر رات کی مقبول گھڑی (وقتِ استجابت) کی طرح اس وجہ سے مخفی رکھا گیا ہے کہ! لوگ پھر اسی اسمِ اعظم کو لسانُ الوِرد رکھیں گے۔قُرآن خوانی، نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام پڑھنا اور باقی اسمائے باری تعالٰی، اوراد و وظائف، عبادات ونوافل پر دھیان نہیں دیں گے۔بلکہ شیخ عمر بن سعید الفونیؒ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ! یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ اسمِ اعظم دنیا اور طالبِ دنیا کے لئے مفید ومناسب ہی نہیں ہے۔کیونکہ جو شخص اسمِ اعظم پا کر دنیا کے لئے استعمال کرتا ہے۔وہ دنیا وآخرت دونوں کا خسارہ پاتا ہے۔(لیکن اِس خاکسار مصنف کا یہ خیال ہے کہ! حاملِ اسمِ اعظم اطاعتِ الٰہی، تقوٰی وعبادت، عجز وانکساری کا پرتَو اور خوش خُلقی ونرم مزاجی میں لاکھوں مسلمانوں میں لاثانی ہوا کرتا ہے)

☆ چند علمائے کرام اور اولیائے عُظام فرماتے ہیں ۔ کہ اسمِ اعظم تقوٰی ، کشف اور الہام کے ذریعے سے ایسے نیکوکار اور متقی حضرات کو حاصل ہوتا ہے ۔ جو مکمل امانت دار ، اللہ تعالٰی کے اخلاق و اخلاص و فناء میں مکمل مستغرق ہو دنیاوی آسائشوں ، آلائشوں سے بے رُغبت اور آخرت و آسائشِ قبر کے لئے محنت و فکر رکھنے والا ہو ۔ تاکہ وہ اسمِ اعظم کو حاصل کر کے اس فانی دنیا کے معاملات میں استعمال کر کے دونوں جہانوں کی سعادت سے سے محروم نہ ہو جائے ۔ جیسا کہ ایک مشہور و معروف واقعہ ہے ۔ کہ ! حضرت ذوالنون مصریؒ نے اپنے بعض خدام و خواص اصحاب کو اسمِ اعظم کے متعلق آگاہی کا قصد کیا ۔ مگر جب اُن میں تھوڑی سی خیانت کا شائبہ ہوتے ہوئے دیکھا ۔ تو اُنھیں اسمِ اعظم سکھانے سے انکار کر دیا ۔

☆ حضرت امام جلال الدین السیوطی الشافعیؒ نے اپنی تفسیر الدر المنثور میں شرح اسماالحسنٰی کے تحت فرماتے ہیں ۔ کہ ! **ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکوننا من الخٰسرین**o میں اسمِ اعظم ہے ۔

☆ بعض اصحاب سالکین جیسے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ حکیم ترمذیؒ اور حضرت شیخ المفسرین حضرت امام فخر الدین رازی شافعیؒ کا مؤقف ہے کہ اسمِ اعظم ''**ھو**'' ہے ۔

☆ اسمِ اعظم **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ہے ۔

☆ سورہ فاتحہ میں موجود اسماء جیسے کہ **یا اللہ ، یا رب العالمین ، یا رحمٰن ، یا رحیم ، یا مالک یوم الدین ۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین** ۔ اسمِ اعظم ہے ۔ کیونکہ انہیں اسماء سے سورہ فاتحہ شریف کو فضیلت عطا کی گئی ہے ۔

☆ اسمِ اعظم **سورہ حدید** کے شروع اور **سورہ حشر** کی آخری آیات میں موجود ہے ۔

☆ زیادہ تر محققین ، محدثین ، مفسرین ، علمائے کرام اور اولیائے عظام کا خیال ہے کہ اسمِ اعظم دراصل یہ ہے ۔ **اللھم انی اسئلک یا اللہ ۔ یا حی ۔ یا قیوم ۔ یا ذوالجلال والاکرام ۔ یا وھاب ۔ یا حنان ۔ یا منان ۔ یا بدیع السمٰوٰت والارض ۔ یا ارحم الراحمین ۔ یا صمد ۔ یا من لَم یلد و لَم یُولَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o اقضِ حاجتی (کذا وکذا) بحق اسمُ اللہ العظیم الاعظم** ۔ اور لوگوں نے واقعتاً اِن اسماء کے مسلسل وِرد سے اسمِ اعظم کی تاثیرات کو بعین مشاہدہ و ملاحظہ کیا ہے ۔

☆☆☆ اس ضمن میں مؤلف کتاب ہٰذا (فقیر عبدالرؤف القادری) قارئینِ کتاب و شائقینِ علمِ روحانیہ کی خدمت اقدس میں نہایت ادب و احترام سے عرض پرداز ہے کہ ! اِن اسماء کو میں نے وردِ زبان رکھ کر تاثیر پائی ہے ۔ عقل مند کو اشارہ کافی ہے ۔ کیونکہ بے عقل وضدی تو نصیحت سے ہی بے بہرہ ہوتا ہے ۔

☆ احادیث و آثار میں ''**یا حی یا قیوم**'' یا ''**الحی القیوم**'' کو اسمِ اعظم بتایا گیا ہے ۔

☆ احادیث و آثار میں ''**یا ذوالجلالِ والاکرام**'' کو اسمِ اعظم بتایا گیا ہے ۔

☆ احادیث و آثار میں ''**یا اللہ ۔ یا الہ ۔ یا ھو ۔ یا حی ۔ یا قیوم ۔ یا علی ۔ یا عظیم**'' کو اسمِ اعظم بتایا گیا ہے ۔ کیونکہ انہیں اسماء سے آیت الکرسی کو فضیلت عطا کی گئی ہے ۔

☆ سلسلہ سروری قادری میں ''**یااللہ ۔ یا رحمٰن ۔ یا رحیم ۔ یا حی ۔ یا قیوم**'' کو اسمِ اعظم بتایا گیا ہے ۔ (کیونکہ اُن کا فرمان ہے ۔ کہ ! قرآنِ کریم کی سب سے زیادہ عظیم سورہ ''سورہ فاتحہ'' ہے ۔ جس میں کہ تین اسماء (**یااللہ ۔ یا رحمٰن ۔ یا رحیم**) ہیں ۔ جبکہ قرآنِ مجید کی سب سے عظیم آیت '' آیت الکرسی ہے ۔ جس میں کہ دو اسماء (**یا حی ۔ یا قیوم**) ہیں ۔)

☆ حضرت شریحؒ فرماتے ہیں کہ ! میں نے عالم رویاء میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ! فلاں (ایک بزرگ) کے پاس چلے جاؤ ہم نے اُسے حکم دے دیا ہے وہ تمھیں اسمِ اعظم سکھا دے گا ۔ جب صبح ہوئی تو میرے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات کو خواب میں مجھے

کہا گیا کہ! شریحؒ کے پاس جاؤ اور اُسے اسمِ اعظم سکھا دو۔ وہ اسم اعظم قرآن پاک کی یہ آیات ہیں۔جن میں کلمہ ''**لا الــہ الا** '' آتا ہے۔ جو کہ 30 آیاتِ قرآنیہ ہیں۔

☆ احادیث و آثار کے مطابق اسمِ اعظم اِن **سورتوں** میں موجود ہے۔**سورہ فاتحہ** میں تین آیتیں، **سورہ بقرہ** میں دو آیتیں،**سورہ آلِ عمران** میں ایک آیت، **سورہ انعام** میں تین آیتیں،**سورہ اعراف** میں دو آیتیں، **سورہ رعد** میں ایک آیت، **سورہ مریم** میں ایک آیت،**سورہ طٰهٰ** میں چار آیات، **سورہ مومنون** میں ایک آیت،**سورہ فیل** میں ایک آیت،**سورہ روم** میں ایک آیت، **سورہ سجدہ** میں ایک آیت،**سورہ یسین** میں دو آیتیں،**سورہ حدید** میں چھ آیتیں، **سورہ حشر** میں تین آیتیں، **سورہ مُلك** میں ایک آیت، اور **سورہ اخلاص** میں دو آیتیں ایسی ہیں جن میں اسمِ اعظم اشتقاقاً موجود ہے۔ جو کہ قسمت والے ہی ڈھونڈ سکتے ہیں۔

☆ حضرت ابنِ جریرؒ نے **بسندِ صحیح**،حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔کہ اسمِ اعظم ''**ن**'' ہے۔

☆ حضرت ابنِ مسعودؓ نے روایت کیا ہے۔کہ! اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الم**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الله**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**لا اله الاالله**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الرحمٰن**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**بد یع السمٰوٰت والارض ۔ ذوالجلالِ والاکرام**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**ما لك ا لملك**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**اللطیف**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**یا و ها ب**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**سلٰم قف قولا من رب رحیم**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**یا حی یا قیوم**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**اللھم**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**ر بنا**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**حسبنا الله و نعم الو کیل**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**و الله المستعان علٰی ما تصفون**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الله الصمد**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**احد الصمد**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**خیر الوٰرثین**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الغفا ر**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**القریب**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**السمیع العلیم**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**السمیع الد عاء**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الودود**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **یا ودود ۔ یا ذوالعرش المجید ۔ یا فعال لما یر ید** ‘‘ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **یا کھیعص ۔ یا حم عسق ۔ اغفر لی و ار حمنی** ‘‘ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **العلی العظیم** ‘‘ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **العلی العظیم الحلیم العلیم** ‘‘ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **العلیم** ‘‘ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **الما نع** ‘‘ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **الم** ‘‘ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **حم** ‘‘ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **حم ۔ لا ینصرون ۔** ‘‘ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **الم ۔ حٰمٓ ۔ طٰسٓ** ‘‘ ہے۔

☆ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا قول ہے۔کہ! اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **اللـه لا الـه الا هـو رب العرش العظیم** ‘‘ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **الله الله الله الذی لا اله الا هو رب العرش العظیم** ‘‘ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم ’’ **هوالله الله الله الذی لا اله الا هو رب العرش العظیم** ‘‘ یہ دعا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم **سورہ حدید** کی چھ آیتوں اور **سورہ حشر** کی آخری چھ آیتوں میں ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **یا لطیف ۔ یا لطیف ۔ یا لطیف ۔ الطف لی بلطفك الخفی یا لطیف بالقدرة التی استویت بها علی العرش فلم یعلم العرش این مستقرك منه الا ما كفیتنی هذه الحیة ۔** ‘‘ ہے۔ یہ دعا **حیات الحیوانات** میں مذکور ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **بسم الله الرحمن الرحیم ٥ لَا حَـوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِّیِ الْعَظِیْمِ ۔ یَا قَدِیْمُ یَا دَاآئِمُ یَا قَآئِمُ یَافَرْ دُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَاالْجَلَا لِ وَالْاِکْرَامِ یَاکَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا سَنَدُ مَنْ لَّاسَنَدَ لَه‘ یَا مَنْ اِلَیْهِ الْمُسْتَنَدُ یَامَنْ لَّمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّه‘ کُفُوًا اَحَدٌ ٥** اس دعا کے بارے میں علمائے عاملین کا صریح گمان ہے کہ! یہ دعا حضرت عیسیٰؑ کی تھی ۔اس دعا کو بعد نماز فجر روزانہ 100 مرتبہ پڑھنے سے تمام مشکلات حل ہوتی ہیں ۔اور یہ بار ہا کا مجرب و مستند عمل ہے جو فیل نہیں ہوتا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **بسم اللـه الـرحمن الرحیم ٥ لَا حَـوْلَ وَلَا قُـوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِّیِ الْعَظِیْمِ ۔ یَا قَدِیْمُ یَا دَاآئِمُ یَا قَآئِمُ یَافَرْ دُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَاالْجَلَا لِ وَالْاِکْرَامِ یَاکَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا مَنْ لَّمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّه‘ کُفُوًا اَحَدٌ ٥** بقولِ علمائے عاملین ! یہ دعا حضرت عیسیٰؑ کی تھی ۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ’’ **بسم اللـه الـرحـمـن الرحیم ٥ لَا حَـوْلَ وَلَا قُـوَّةَ اِلَّا بِاللّٰـهِ الْعَلِّیِ الْعَظِیْمِ ۔ اللهم انی اسئلك یَا قَدِیْمُ یَا دَاآئِمُ یَا قَآئِمُ یَافَرْ دُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَاالْجَلَا لِ وَالْاِکْرَامِ یَاکَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ ۔ فا ن تو لو فقل حسبی الله لا اله الا هو علیه تو کلت و هو رب العرش العظیم٥**

اس دعا کے بارے میں علمائے عاملین فرماتے ہیں کہ! یہ دعا حضرت مقاتل بن سلیمانؒ سے مرفوع و منقول ہے۔ یہ دعا اس قدر

مجرب ہے کہ! حضرت عیسیٰؑ اسی دعا سے مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ جو شخص اس دعا سے مستفید و منتفع ہونا چاہے اُسے چاہیئے کہ! فجر کی نماز کے بعد بحالت تشہد بناء کسی سے کلام کئے اس دعا کو 100 مرتبہ روزانہ پڑھنے سے چند ہی ایام میں ہر طرح کی حاجت پوری ہو گی بشرطیکہ وہ جائز ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo اللھم انی اسئلك یا واحد ۔ یا احد ۔ یا واجد ۔ یا جواد ۔ انفحنا منك بنفحة خیرا o انك علیٰ کل شیء قدیرo**'' ہے۔

☆ حضرت ابوالعباس احمد بن علی البونی القرشیؒ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب ''شمس المعارف'' میں فرماتے ہیں۔کہ! حضرت محاسبیؒ نے فرمایا۔کہ! حضرت جبرائیلِ امینؑ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم لے کر بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں باادب واحترام تشریف لائے۔ جو کہ جنت کے ایک ورق پر لکھا ہوا تھا۔اور اِس (اسمِ اعظم) پر مشک کی مہر لگی ہوئی تھی۔اور اِس (جنتی ورق) کے اندر یہ عبارتِ عظیمہ لکھی ہوئی تھی۔

اللّٰھُمَّ انی اسئلك با سمك المخزون الطا ھر المطھر القدوس الحی القیوم الرحمٰن الرحیم ذی الجلال والاکرام۔

☆☆☆ یہی دعا صاحب **شمس المعارف**، جناب حضرت شیخ احمد بن عباس علی بونی قرشیؒ نے اپنی کتاب **منبع اصول الحکمة** میں اس طرح سے بیان فرمائی ہے۔

اللھم انی اسئلك با سمك العلی العزیز الا عز الجلیل الاجل الکبیر الاکبر الکریم الا کرم المخزون المکنون الطا ھر المطھر المقدس المبا رك الحی القیوم الرحمن الرحیم بدیع السموت و الا رض ذی الجلا ل و الا کرام ان تصلی و تسلم علی سیدنا و مو لا نا محمدو علی آل سیدنا محمد و ان تفعل لی کذا و کذا (حاجت کا نام) **و صلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد و علی آله و صحبه و با رك و سلم۔**

☆ اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم کے ضمن میں آیا ہے کہ ! ایک مشہور ومعروف دعا جو کہ حضرت امام محمد بن ادریس رازیؒ سے منسوب و منقول ہے۔اس دعا سے فرشتے کانپ اُٹھتے ہیں۔دعائے مبارک یہ ہے۔**اللھم یا ودود یا ودود یا ودود یا ذوالعرش المجید یا مبدیء یا معید یا فعال لما یرید ۔ اسئلك بنور وجھك الذی ملا ء ار کان عر شك و بقدرتك التی قدرت بھا علیٰ جمیع خلقك و بر حمتك التی و سعت کل شیء لا الہ الا انت یا غیاث المستغیثین اغثنی اغثنی ا غثنی۔**

☆ ایک دوسری روایت میں (بمطابق مرقع کلیمی) یہی دعا اِس طرح سے ہے۔**اللھم یا ودود یا ودود یا ودود یا ذوالعرش المجید یا مبدیء یا معید یا فعال لما یرید ۔ اسئلك بنور وجھك الذی ملا ء ار کان عر شك و بقدرتك التی قدرت بھا علیٰ جمیع خلقك و بر حمتك التی و سعت کل شیء لا الہ الا انت یا غیاث المستغیثین اغثنی اغثنی ا غثنی۔ بفضلك اغثنی بجودك اغثنی برحمتك اغثنی برافتك اغثنی بلطفك اغثنی بجمیع اسما ئك وصفا تك و جمالك و جلالك اغثنی یا غیاث المستغیثین اغثنی اغثنی ا غثنی ۔** اِس دعا کو اگر بوقت حاجت ایک ہی مجلس میں 51 مرتبہ صدق نیت وخلوص سے پڑھا جائے تو ہر طرح کی حاجت پوری ہو گی۔

☆ اِسی طرح تیسری روایت میں یہی دعا اِس طرح سے ہے۔ **اللھم یا ودود یا ودود یا ودود یا ذوالعرش المجید یا مبدیء یا معید یا فعال لما یرید یا ذالعزة التی لا ترام والملك الذی لا یضام یا من علیٰ نورہ ارکان عر شه یا مغیث اغثنی اغثنی اغثنی۔ انك علیٰ کل شیء قد یرo**

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆ اللھم یا کریم العفو یا حسب التجاوز یا کاشف البلایا یا مُحسن یا مُفضل یا منعم انت الذی سجدلك سواد اللیل و نور النھار وضوء القمر وشُعاع الشمس وذوی الماء وھفیف الشجر یا الله لا شریك لك ○'' ہے۔ یہ اسمِ اعظم حضرت امام غزالیؒ کے ایک قلمی مخطوط بنامِ ''السر القاطع'' سے حاصل ہوا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! قبولیت کی تاثیر رکھنے والا اسم اعظم سورہ آلِ عمران کی اِس آیت میں ہے۔ قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِیَدِكَ الْخَیْرُ ط اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر'' ○ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ○

اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم میں علماء کا اختلاف :

صاحب شمس المعارف حضرت امام بونیؒ فرماتے ہیں۔ کہ! اسمِ اعظم کے اندر علمائے کرامؒ کے تین مختلف اقوال پائے جاتے ہیں۔

☆ ایک تو یہ کہ! بحالتِ اضطراب جس بھی اسم (الٰہی) کے ساتھ دعا مانگی جائے۔ قبول ہو۔ یہ اسم اعظم ہے۔

☆ دوسری بات یہ ہے۔ کہ! اسمِ اعظم میں لوگوں نے بہت اختلاف کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ اسماعظم ''اللہ'' ہے۔ اور یہی قول (اُن کے مطابق) زیادہ صحیح ہے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ ''ذوالجلالِ والاکرام'' ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ ''یا لطیف'' ہے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ ''سلام قولا من رب رحیم'' (سورہ یٰسین۔ آیت نمبر 58) ہے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ ''حنان منان ذوالجلال والاکرام'' ہے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ ''شروع آیات سورہ حدید'' ہے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ ''آخری آیات سورہ حشر'' ہے۔ بعض کے نزدیک ''یاودود'' ہے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ سورہ حج کی اس آیت میں (اسمِ اعظم) ہے۔ والذین ھاجروا فی سبیل اللہ ثم قتلوا وما توا لیرزقنھم اللہ رزقا حسنا۔ وان اللہ خیرالرازقین۔ (سورہ حج۔ آیت نمبر 58) اور بعض کہتے ہیں۔ حروفِ نورانیہ یعنی مقطعات اسمِ اعظم ہیں۔ اور بعض کے نزدیک اسم ''کانع'' ہے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ اسم ''اللہ'' مکرر کرنے سے اسمِ اعظم بنتا ہے۔ اور بعض اسم ''علیم'' کو بتلاتے ہیں۔ اور بعض ''علی العظیم'' کو اسمِ اعظم سمجھتے ہیں۔ اور بعض ''لا الہ الا اللہ'' کی گواہی کو کہتے ہیں۔ بعض کے نزدیک اسمِ اعظم ''ھوھو'' ہے۔ اور بعض کے نزدیک ''ھوالرب'' ہے۔ (یاد رہے۔ کہ) یہ سب روایات اخبارِ صحیحہ کے ساتھ مروی ہیں۔ اور ایک حدیث نبوی ﷺ میں وارد ہے۔ کہ! حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ''ذوالجلال والاکرام'' کے ساتھ دعا کرو۔ یہ دلیل قطعی ہے۔

سریانی وعبرانی زبانوں میں اسمِ اعظم :

سریانی زبان میں یہ اسمِ اعظم اس طرح سے ہے۔ ''باخیار صحیحہ تضیر جیوشا'' اور عبرانی زبان میں اسمِ اعظم اس طرح سے ہے۔ ''اھیا اشراھیا اذوانائی اصباؤث ال شدای''

☆ تیسری بات یہ ہے۔ کہ! اسمِ اعظم قطب الاسماء ہے۔ یعنی تمام اسمائے الٰہی اسی اسمِ اعظم سے مدد لیتے ہیں۔ جیسے کہ غوث یا قطب سے تمام عالم مدد لیتا ہے۔ اور اسی سبب سے دعا قبول ہوتی ہے۔ اسی لئے تمام ارواح ومؤکلات اس کی (حاملِ اسمِ اعظم کی) اطاعت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

''کتابُ الرموز والاسرارِ مخفیہ ومکنونہ''

تلاش اسم اعظم (ایك حل طلب معمه عظیمه) :

یہ ایک ایسا عظیم الشان اور مخفی رمز یہ اسرار اور خزانہ مکنونہ ہے۔کہ جس کی خاطر لاتعداد عُلمائے عظام ، اولیائے کرام اور محققین نے اپنی اپنی زندگیاں صَرف کردیں۔مختلف اساتذہ سے ملنے کے قصد سے کئی ممالک کے دورے کئے۔انتہائی سخت ریاضات ومجاہدات اور مشقتیں سرانجام دیں۔برسوں تک اپنے اساتذہ ومرشدین کی خدمت کی۔ مگر اکثر لوگ اس گوہر نایاب راز واسرار سے آگاہی وشناسائی حاصل کرنے میں ناکام رہے۔

سپردم بتو مایہءخویش را　　　　تو چہ دانی حساب کم وبیش را

1۔ علمائے عاملین کے گمان کے مطابق اِسمِ اعظم چار، پانچ یا چھ حرفی ایک عظیم ومقدس لفظ یا اسم ہے۔جو ایک یا دو مکرر حروف پر مشتمل ہے۔لیکن اِس ضمن میں میرا (مُصنفِ کتاب ہٰذا **محمد عبدالرؤف القادری آف کوئٹہ** کا) خیال ہے۔کہ ہمارا **مطلوبہ ومقصودہ ''اِسمِ اعظم'' پانچ حرفی** ہے۔جِس کا **ایک حرف مکرر** ہے۔اور یہ قرآنِ پاک میں صریحًا فقط ایک مرتبہ آیا ہے۔اور اشتقاقًا دو مرتبہ۔　　　　**واللہ اعلم بالصواب۔**

2۔ اسمِ اعظم فقط ایک لفظ (یعنی کہ ایک اسم) ہے۔کوئی آیت یا **اسماء الحُسنٰی** وغیرہ کا مجموعہ نہیں۔جیسے کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے۔کہ **یا حی یا قیوم - یا ذوالجلال والاکرام - اللہ الصمد - مالك الملك** وغیرہ ہے۔(حالانکہ یہ ایک اسم نہیں۔بلکہ دو۔دو **اسماءُ الحسنٰی** ہیں)

اِسی طرح سے کچھ علماء کا یہ بھی خیال ہے۔کچھ آیات ہی اسمِ اعظم ہیں۔جیسے کہ!

آیتِ کریمہ **سلٰم** قف **قولا من رب رحیم** ۔یا پھر آیتِ کریمہ **حسبنا اللہ و نعم الوکیل** ۔یا پھر آیتِ کریمہ **لا الہ الا انت سبحنك انی کنت من الظالمین** ۔ یا پھر آیتِ کریمہ **اللہ الذی لا الہ الا ھو رب العرش العظیم** ۔ یا پھر آیتِ کریمہ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔کیونکہ یہ سب تو آیات ہیں۔جب کہ! یہاں پر تو بات ہی فقط ایک اسم یعنی اسمِ اعظم کی ہو رہی ہے۔بہر حال اسمِ اعظم کی کھوج کے لئے یہاں پر کچھ نشانیاں، وضاحتیں اور اشارات پیشِ خدمت ہیں۔تاکہ (صاحبانِ تقوٰی) عوام الناس اسمِ اعظم کی تحقیق وجستجو کو جاری رکھیں۔اور اللہ تعالٰی کی اِس عظیم سعادت وانعام واکرام کو پاسکیں۔انشاءاللہ تعالٰی۔

A۔ تصوف کی عظیم المرتبت کتاب ''**الابریز**'' میں اسمِ اعظم کے متعلق مندرج ہے۔کہ! سیدی عبدالعزیز دباغؒ فرماتے ہیں۔کہ! اللہ تعالٰی کے **99** مشہور اسماء میں سے کوئی اسمِ اعظم نہیں ہے۔(کوئی اسمِ اعظم نہیں، سے یہ مراد ہے۔کہ! وہ اسمِ اعظم نہیں، جس کو ہم تلاش کر رہے ہیں) البتہ اسمِ اعظم کے بیشتر معانی اِن **99** اسماء میں (ضرور) پائے جاتے ہیں۔زبان کے ذریعے اسمِ اعظم کا وِرد کیا جاتا ہے۔لیکن جب اسمِ اعظم کا ذِکر (وِرد) انسان کی ذات کرتی ہے۔تو اِس کے ذکر کی آواز یوں محسوس ہوتی ہے۔جیسے پیتل کا برتن کھنکھایا جائے۔اور یہ ذِکر بہت وزنی ہوتا ہے۔اِس لئے روزانہ ایک یا دو مرتبہ اِس (اسمِ اعظم) کا ذِکر (وِرد) کیا جاتا ہے۔اُس کی وجہ یہ ہے۔کہ! یہ ذکر مکمل مشاہدے کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔چونکہ یہ بہت وزنی محسوس ہوتا ہے۔اِسی لئے جب ذاتِ انسانی اِس کا ذکر کرتی ہے۔تو خوف اور ہیبت کے باعث ذات کے سامنے سے تمام جہان مفقود ہو جاتا ہے۔

سیدی دباغؒ فرماتے ہیں۔کہ! حضرت سیدنا عیسٰی رسولؑ روزانہ فقط **14** مرتبہ یہ ذکر کیا کرتے تھے۔(ایک اور کتاب میں مرقوم ہے۔کہ حضرت سیدنا علی المرتضٰیؓ بمشکل **4** مرتبہ اسمِ اعظم کا روزانہ ذکر کیا کرتے تھے۔) سیدی دباغؒ سے دریافت کیا

گیا۔ کہ! آپؒ کو کتنے اسماء کے انوارات سے نوازا گیا؟ تو آپؒ نے فرمایا۔ اور بلاشبہ سچ فرمایا۔ کہ! مجھے 97 اسماء کے انوارات سے نوازا گیا۔ پوچھا گیا۔ کہ! اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء تو 99 ہیں؟ آپؒ نے فرمایا۔ نہیں۔ بلکہ 100 ہیں۔ لیکن عام طور پر سوواں اسم (جو کہ دراصل اسمِ اعظم ہی ہے) شمار نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ لوگ اِس کے انوارات برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اور یہی (سوواں اسم ہی) اسمِ اعظم ہے۔ کہ جس کے وسیلے سے جب دعا کی جائے۔ تو وہ قبول ہوتی ہے۔ اور اگر سوال کیا جائے۔ تو پورا کیا جاتا ہے۔ (یہ الفاظ کسی عام کتاب کے نہیں۔ بلکہ صحاح ستہ کی مشہور و معروف کتب احادیث میں مرقوم ہیں۔ جیسے کہ پچھلے صفحات میں مفصلاً مذکور ہے۔)

B۔ صاحبِ **مراۃ الاسرار** نے حضرت خواجہ داؤد بلخیؒ کے تذکرہ میں فرمایا ہے۔ کہ! ایک کرامت کے ظاہر ہونے کے بعد استفسار کیا گیا۔ کہ! یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ اسمِ اعظم۔ پوچھا گیا۔ وہ (یعنی اسمِ اعظم) کیا ہے؟ وہ اسمِ پاک میرے قلب میں اِس قدر عظیم ہے۔ کہ زبان پر نہیں لایا جا سکتا۔ اِسی ضمن میں مُلا عبدالغفورؒ نے **نفحات الانس** کے حاشیہ پر اِس کلام کی شرح میں لکھا ہے۔ کہ! اسمِ اعظم کے دو اطلاق (اعتبار) ہیں۔ ایک وہ اسم ہے۔ جو ذاتِ مستجمع جمیع صفاتِ کمال پر دلالت کرتا ہے۔ اور وہ اسم ذات ''اللہ'' ہے۔ جبکہ دوسرا وہ اسم ہے۔ کہ جس کی برکت سے عجیب و غریب (بعید از فہم و ادراک اور ناقابلِ یقین اثرات) آثار مرتب ہوتے ہیں۔ اور اِس بات میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ کہ! آیا وہ (یعنی اسمِ اعظم) فقط ایک اِسم ہے۔ یا ایک سے زیادہ اسمائے مبارکہ و معظّمہ ہیں (ہر ایک کی مناسبت کے مطابق)۔ اِس اسم پاک کا تعین شریعت میں بطریقِ اجمال ہے۔ اور اِس فقیر مؤلفِ کتاب (یعنی صاحبِ **مراۃ الاسرار**) نے سالہا سال اسمِ اعظم کے حصول اور آرزو میں جان توڑ محنتِ شاقہ کی ہے۔ اور برسوں تک حالتِ زار میں ہی رہا۔ (یہاں تک کہ!) میرے سر سے پاؤں تک جملہ جسمانی اعضاء ذاکر ہو گئے۔ اور بہت محنت کے بعد میرا قلب نیلوفری (قلبِ صنوبری) شگفتہ ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں اسمِ اعظم (بالآخر) ظاہر ہو ہی گیا۔ اسمِ اعظم کے ظہور کے بعد مجھ پر پہلی مرتبہ ایک عجیب و غریب سی کیفیت طاری ہو گئی۔ میں کبھی حالتِ سُکر (بے خودی) اور کبھی حالتِ صَحو (ہوشیاری) میں ہو گیا۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ یہ سب اسمِ اعظم ہی کی برکات ہیں۔ پس اِسی دوران مجھے حضرت بندگی شیخ نظام الدین انبیٹھویؒ کے خلیفہ حضرت بندگی شیخ معروف بہ جونپوریؒ سے درعالمِ غیب ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اور میں نے اُن سے اسمِ اعظم کی بابت دریافت کیا۔ تو آپؒ نے میرے **قلبِ نیلوفری** پر نشان دہی فرمائی۔ مجھے اُس وقت معلوم ہو گیا۔ کہ! یہی اسمِ اعظم ہے۔ اس کا مطلب ہے۔ کہ! جب تک قلبِ نیلوفری شگفتہ نہ ہو۔ اسمِ اعظم سے آشنا ہونا یا اس کا ادراک ہونا محال ہے۔ اور یہ وہ راز ہے۔ کہ قلب اس کا موم ہو جاتا ہے۔ اور بیان کرتا ہے۔ زبان پر لانا ممکن نہیں۔ اِسی وجہ سے **خواجہ ابراہیم بن ادھمؒ** نے اُس بزرگ سے فرمایا۔ کہ اسمِ اعظم اِس قدر عظیم ہے۔ کہ زبان پر نہیں لایا جا سکتا۔ **فھم من فھم** (سمجھا جس نے سمجھا)

C۔ اسمِ اعظم کے متعلق جناب سید شریف احمد شرافت نوشاہی قادری صاحب اپنی یگانہ روزگار تاریخی کتاب شریف التواریخ کی پہلی جلد میں جناب حضرت سید نوشہ گنج بخش کے حالات و واقعات کے سلسلے میں رقم طراز ہیں۔ کہ!

جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اپنا ولی و مقرب بنانا چاہتا ہے۔ تو پہلے پہل اِس کو علمِ لدنی عطا فرماتا ہے۔ جس سے وہ ولی عالم ہو جاتا ہے۔ پھر اُس کو نودنہ 99 نام یعنی اسمائے حُسنیٰ کا علم عطا فرماتا ہے۔ جس سے کہ اُس پر وہ علوم کھلتے ہیں۔ جس سے کہ علمائے ظاہر بے خبر رہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس کو اسمائے باطنی و ظاہری کی معرفت کی طرف ترقی عطا فرماتا ہے۔ پھر اُسے 14 حروفِ مفرد قرآنی جو کہ 29 سورتوں کے اوائل میں وارد ہوئے ہیں۔ اور جن کو حروفِ نورانی کہا جاتا ہے۔ (جن کی تفصیل اِسی باب میں آگے بیان کی گئی ہے) اُن کا علم عطا فرماتا ہے۔ پھر اُس کو اسمِ اعظم (منجانب اللہ تعالیٰ) بتایا اور سکھلایا جاتا ہے۔ جس سے وہ جو دعا

کرے۔ وہ قبول ہو۔ اور وہ جو سوال کرے۔ وہ پورا کیا جائے۔ (لیکن حامل اسمِ اعظم اپنی ذات کے لئے کوئی دعا نہیں کرتا۔ بلکہ ہر وقت عشقِ الٰہی میں منہمک و مستغرق رہتا ہے) بعض اوقات حضرت خضر نبیؑ کے توسط و توسل سے ایسے شخص کو اسمِ اعظم بتایا اور سکھایا جاتا ہے۔ اور پھر اِس کو الہام و القاء سے بہرہ ور کیا جاتا ہے۔ اور کثیر کرامات عطا کی جاتی ہیں۔ جیسے **استجابت دعا، طی الارض، مشی علی الماء، طیران فی الہوا** اور زمین و اعیان اُس کے لئے منقلب و مسخر کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر کئی ایسے کرامات سے اللہ تعالیٰ اُسے مخصوص فرماتا ہے۔ جو لوگوں کی لکھی ہوئی کتب میں یا اُن کے علوم میں نہیں۔ بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ اور اُس کے مخصوصین و محبوبین کے مابین ہی مخصوص ہیں۔

D۔ اسمِ اعظم کے متعلق مذکورہ واقعے سے کچھ ملتی جلتی کیفیت کا واقعہ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی سہروردیؒ کے خانوادہ کے نامور بزرگ حضرت بہاؤالدین المعروف **حضرت خاکی شاہ**ؒ سے بھی منقول و منسوب ہے۔ یہ واقعہ قدیم طرزِ لفاظی کا عظیم شاہکار ہے۔ اسی لئے اِس واقعے کو بعنیہٖ اُسی طرح نقل کیا جاتا ہے۔ آپؒ خود فرماتے ہیں۔ کہ!

مَیں سالہا سال تک پیچ طلب کرنے اسمِ اعظم کے رہا۔ (اسمِ اعظم کی تلاش و جستجو اور تحقیق کے ضمن میں) ہر کتاب سے، ہر شیخ (پیرِ طریقت) سے اور عالم (علمائے و فقہائے شریعت) سے ڈھونڈتا پھرتا رہا۔ مگر نہیں پایا۔ ایسی کوئی کتاب نہ چھوڑی کہ جس کا مَیں نے مطالعہ نہ کیا ہو۔ نہ پایا مَیں نے کہیں پر۔ یہاں تک کہ خدمت کی مَیں نے ہر مذہب کے جید علمائے اکابر کی۔ اور اُن کی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا۔ مگر سب بے سود۔

پس خیال کیا مَیں نے۔ کہ شاید ریاضت و محنتِ شاقہ سے حاصل ہو مقصود میرا۔ لہٰذا مَیں نے سخت و کٹھن ریاضات شروع کر دیں۔ کم کھانا کھانے کی عادت ڈالی۔ راتوں کو عبادت و ریاضت کرنا شروع کر دی۔ اِس سلسلے میں کافی بھوک و پیاس برداشت کی۔ جس کی وجہ سے میرے تمام اعضاء کمزور پڑ گئے۔ پھر بھی کسی جگہ یا کہیں سے مجھے بوئے اسمِ اعظم کی میرے دماغ میں نہیں پہنچی۔ پس مَیں نے تسخیر کی ستاروں، جنوں اور مؤکلات (فرشتوں) کی۔ تاکہ کسی بھی طرح سے مجھے میرا مقصود حاصل ہووے۔ جب کسی بھی طرح سے کچھ حاصل نہ ہوا۔ پس مَیں بیزار ہو گیا۔ کہا مَیں نے پھر خود سے۔ کہ! بس! اب اگر مجھے اسمِ اعظم حاصل ہو بھی گیا۔ تو نہ چاہوں گا مَیں اسمِ اعظم کو۔ اور کیفیت میری ہو گئی بیزاری کی اِس قدر کہ۔ مَیں دنیا و مافیہا سے ہو گیا بہت بیزار۔ پس میں سخت نا اُمید ہوا ہر چیز سے۔ اَب مَیں نے کہا خود سے کہ! بعد اِن سب باتوں (یعنی محنت و ریاضت اور بھوکا پیاسا رہنے) کے۔ اَب مَیں کل دن کو سب کچھ کھاؤں گا اور مزے سے سب پیوں گا۔ اور آج سے راتوں کو گہری نیند سویا کروں گا۔ اور مدت تیس برس کی میری محنت و ریاضت و بھوک و پیاس کو ہوئی۔ جب کہ مَیں طلب کرتا رہا اپنے مقصد کی۔ پر نہیں پایا مَیں نے اِس کو۔ بہر حال اِسی رات اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم سے حاصل ہوا مجھے میرا مقصد۔ اور دیکھا مَیں نے آنحضور سید المرسلین ﷺ کو۔ جب رات کو مَیں سویا۔ پھر مَیں خواب میں گیا۔ تو ہوا مشک بوئے کی میرے دماغ تک پہنچی۔ جب نظر کی مَیں نے تو دیکھا۔ کہ! اشرفِ کائنات جناب آنحضرت نبی مکرم ﷺ ٹہلتے ہوئے میری جانب تشریف لا رہے ہیں۔ ستر پوشاکیں نور کی پہنے ہوئے چہرہ اقدس مجھ بندہ عاجز کی طرف کیا ہوا ہے۔ اور مجھ کو بغل میں پکڑا۔ اور سر اور منہ میرے کو بوسہ دیا۔ اور نوازش و وعدہ بہت فرمایا۔ اور مجھ کو ساتھ فرزندی کے نسبت دی۔ اور مجھ بندی ناچیز کی تعریف کرتے تھے۔ اور زبانِ مبارک سے فرماتے تھے۔ کہ! کیا حاجت رکھتا ہے تُو؟ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ! تم اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ تاکہ میں آمین کہوں۔ کہا مَیں نے نہایت عاجزی و انکساری سے۔ کہ! یارسول اللہ ﷺ! اسمِ اعظم چاہتا ہوں مَیں۔ پس کہا میں نے یہ دعا کی۔ کہ!

اے خداوند پروردگار! اَب حق حقانیت اپنی اور بحرمتِ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے۔ حاجت میری (اسمِ اعظم کی)

روا فرما۔ اور تو خیر کر مجھ پر۔ اور آنحضرت ﷺ آمین کہتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ!

میرا سینہ گرم ہوگیا۔ دل کی حرکت (یعنی دھڑکن) تیز ہوگئی۔ زبان میں شیرینی آگئی۔

دماغ معطر ہوگیا۔ آنکھیں روشن (پُرنور) ہوگئیں۔

ایسا کہ! درمیان میرے اور پروردگا کے کوئی پردہ نہ رہا۔ اور آواز آتی تھی۔ اور اسمِ اعظم کی تلقین کرتے تھے۔

(پھر مجھے) لکھنے کا حکم ہُوا۔ مَیں نے لکھنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کُھلی۔ تو نورانی خط سے لکھے ہوئے اسماء میری یاد میں تھے۔ اور نور کا کاغذ ظاہراً میرے ہاتھ میں تھا۔ جس میں اسمائے اعظم لکھے ہوئے تھے۔ پس واسطے ہر مطلب و مقصد کے جو پڑھتا تھا۔ وہ مقبول ہوجاتا تھا۔ پس ساتھ عزت تمام کے اِن کو نگاہ رکھتا تھا۔ اور لوگوں سے پوشیدہ رکھتا تھا۔ شرح اس اسمِ اعظم کی بے حد و بے شمار ہے۔ لیکن اِس جگہ مختصر کیا گیا۔ تا کہ پڑھنے والے اور لکھنے والے کو ملال نہ ہووے۔ دس عبارات (ادعیہ و آیات) جو نورانی کاغز میں شیخ مذکور (حضرت بہاؤالدین خاکی شاہؒ) کے ہاتھ میں بعداز بیداری غیب سے لکھی ہوئی آن میسر ہوئی تھیں۔ وہ یہ ہیں۔ اِن کا ورد کامیابی مقاصد اور روائے مُرادات کے لئے اکسیرِ اعظم ہے۔ کیونکہ اِن میں اسمِ اعظم موجود ہے۔ بہرحال وہ دس آیات و ادعیہ یہ ہیں۔ (یہ واقعہ جس طرزِ لفاظی میں مرقوم تھا۔ بعینہٖ ویسا یہاں لکھا گیا ہے۔ جو کہ اُردو کی قدیم طرز ہے)

الاسمآئے الاعظم لسیدنا بھاؤالدین خاکی شاہؒ

اسمِ اعظم اول: **بسم الله الرحمٰن الرحیمo اللھم انی اسئلك با نی اشھد انك انت الله لا اله الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یو لد ولم یکن له کفوا احدo**

اسمِ اعظم دوئم: **بسم الله الرحمٰن الرحیمo اللھم انی اسئلك باسمك ا لله الاحد الصمد الذی لم یلد الم یو لد ولم یکن له کفوا احدo ان تغفر لی ذنوبی انك انت الغفور الرحیمo**

اسمِ اعظم سوئم: **بسم الله الرحمٰن الرحیمo اللھم انی اسئلك با ن لك الحمد لا اله الا انت الحنان المنان oیا بد یع السمٰوٰت والارض یا ذالجلال والاکرامo یا حی یا قیوم اسئلك ان تقضی حا جتی بر حمتك یا رحم الراحمینo**

اسمِ اعظم چہارم: **بسم الله الرحمٰن الرحیم oاللھم یا کٓھٰیٰعٓصٓ یا حٰمٓ عٓسٓقٓ ۔ طٰهٰ و یٰسٓ ۔ یا مٰلکِ یومِ الدینo ایاك نعبد وایاك نستعینo الا الا الله تصیر الامورo**

اسمِ اعظم پنجم: **بسم الله الرحمٰن الرحیم oاللھم انی اسئلك باسمك الاعلٰی الاعلٰی الاعلٰی۔ الاعز الاعز الاعز۔ الاکرم الاکرم الاکرم۔ الذی لا اله الا الله الاجل الاجل الاجل۔ العظیم العظیم العظیم۔ الاعلم الکبیر الاکبر۔ الذی من دعاك بهٖ اجبتهٗ oومن سألك بهٖ اعطیتهٗ oاللھم انی اسئلك بو جھك الکریم واسئلك بر حمتك علٰی جمیع خلقك واسئلك بفضلك ان تقضی حا جتی والله المستعان علٰی ما تصفونo**

اسمِ اعظم ششم: **بسم الله الرحمٰن الرحیمo والھکم اله واحد۔ لا اله الا ھو الرحمٰن الرحیم۔**

اسمِ اعظم ہفتم: **بسم الله الرحمٰن الرحیم oالمٓo الله لا اله الا ھو الحی القیوم۔ و عنت الو جوه للحی**

القیوم۔ یا حی یا قیوم یا اله الاولین والاٰ خرین یا رب العا لمین۔ یاَ رحم الرا حمینo

اسمِ اعظم ہشتم: بسم الله الرحمٰن الر حیمo فسیکفیکھم الله وھو السمیع العلیم۔ سلٰم قف قولا من رب رحیمo یا حا فظ یا نا صر یا معین یا صر یخ المستصر خین۔ یا دلیل المتحر ین۔ یا مفرج المکروبین۔ یا غیاث المستغیثین ا غثنی بعز تك القد یم۔ لله الامر من قبل ومن م بعدو یومئذ یفر ح المؤ منون بنصرالله ینصر من یشآء ۔ وھو العز یز الر حیمo

اسمِ اعظم نہم: بسم الله الرحمٰن الر حیمoاللھم یا الله یا رحمٰن یار حیم یا رب الارباب یا مفتح الابواب۔ الر حمٰن علی العرش استوٰی۔ الله لا اله الا ھو۔ له الاسمآء الحُسنٰی۔ وھو الفتاح العلیم۔ یا علی یا عظیم۔ والله علٰی کل شیء قد یر۔ و صلی الله تعالٰی علٰی خیر خلقه سیدنا و سندنا محمد وعلٰی اٰ لهٖ و اصحا بهٖ اجمعینo

اسمِ اعظم دہم: بسم الله الرحمٰن الر حیمoاللھم انی اسئلك با ن لك الحمد لا اله الا انت الحنان المنان یا بد یع السمٰوٰت والارض یا ذالجلال والاکرام ۔الاحد الصمد۔ الذی لم یلد ولم یو لد ولم یکن له کفوا احد oیا حی یا قیوم فی دیمو مة ملکه وبقا ئهٖ۔یا حی محی الموتٰی یا حی۔ یا ممیت الاحیآء۔ یا وارث الارض والسمآء۔ اللھم انی اسئلك با سمك الذی لا اله الاھو الحی القیوم۔ لاتا خذہ سنة ولا نوم۔ له ما فی السموات وما فی الارض۔من ذالذی یشفع عندہ الا با ذنه۔ یعلم ما بین اید یھم وما خلفھم ولا یحیطون بشئی من علمه الا بما شآء وسع کر سیه السموات والارض۔ ولا یئو دہ حفظھما۔ وھو العلی العظیم ۔اللھم انی اسئلك با سمك العظیم الاعظم العلی العزیز الا عز الجلیل الاجل الکبیر الاکبر الکریم الا کرم المخزون المکنون الطا ھر المطھر المقدس المبا رك الحی القیوم الرحمن الرحیم بدیع السموت و الا رض ذی الجلا ل و الا کرام ۔ الذی اذا دعیت بهٖ اجبتہٗ واذا سئلت بهٖ اعطیت یا نورہٗ۔یا مد بر الامور۔ یا عا لمّا م بما فی الصدور۔یا رقیب۔ یا مجیب۔ یا سمیع الدعآء۔ یا لطیفا لما تشآء۔ یا رؤف۔ یا عطوف۔ یا حلیم۔ یا کبیر۔ یا عظیم۔ یا الله۔ یا رحمٰن۔ یا رحیم۔ یا علیم۔ یا ذالجلال والاکرام۔ اللھم یا کٓھٰیٰعٓصٓ ویا حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ طٰهٰ و یٰسٓ۔ یا مٰلك یوم الدین۔ ایاك نعبد وایاك نستعین۔ الا الا الله تصیر الامور۔ بر حمتك یارحم الراحمین۔ و صلی الله تعالٰی علٰی خیر خلقهٖ نورِ عر شه و سید رسلهٖ سیدنا و سندنا محمد وعلٰی اٰلهٖ واصحابه اجمعین۔ وسَلِّم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا ۔

یہ اضافی دُعا (منازل بن لاحق) ہے۔ جو کہ مصنف ومؤلف کی جانب سے add کی جا رہی ہے۔

اسمِ اعظم یازدہم: بسم الله الرحمٰن الرحیم oاللھم انی اسئلك یا عالم الخفیة۔ ویا من

السمآء بقدرته مبنية ۔ويا من الارض بعز تہٖ مد حية۔ و يا من الشمس والقمر بنور جلالہٖ مشر قة و مضيئة۔ ويا مقبلا علٰى كل نفس مؤ منة ز كية۔ ويا مسكن رعب الخا ئفين واهل التقية ۔يا من حوائج الخلق عنده مقضية۔ يا من نجى يو سف نبى عليه السلام من رق العبو دية۔يا من ليس بواب ينادى۔۔ ولا صا حب يغشٰى۔ ولا وزير يعطى۔ ولا غيره رب يد عى۔ ولا يزداد على كثرة الحوا ئج الا كرما و جودا۔ وصلى الله على محمد واله۔ أعطنى سؤوالى (حاجت کا نام) انك على كل شىء قد ير۔ انك على كل شىء قد ير☆يا حى يا قيوم۔يا ارحم الراحمين۔يا ارحم الراحمين۔يا ارحم الراحمين۔

کیونکہ! **(فيها اسم الله العظيم الاعظم۔ الذى اذا دعى به اجاب۔ واذا سئل به اعطى)**

اِس دُعا (منازل بن لاحق) کے متعلق علمائے کرام اوراولیائے عظام فرماتے ہیں ۔کہ! جو دعا کوقبل اذانِ فجر (بوقت سحر، جوکہ یقینًا بوقتِ قبولیت ہے) اورقبل اذانِ مغرب وقبل سونے کے **25** یا**50** مرتبہ پڑھا جائے ۔تو جائز حاجت چندایام میں ہی باذن اللہ تعالیٰ پوری ہوجائے گی ۔انشاءاللہ تعالیٰ ۔

اِس دُعا کی اسنادا حا دیث وآ ثار کی کتب کے علاوہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی کتاب غنیۃ الطالبین اور علامہ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری الشافعیؒ کی کتاب نزھۃ المجالس میں دیکھی جاسکتی ہے ۔

E۔ اسمِ اعظم کے متعلق حضرت شیخِ اکبرمحی الدین ابنِ عربیؒ اپنی کتاب **(كشف المعانى عن سر اسماء الله الحُسنٰى)** میں فرماتے ہیں ۔کہ! اسمائے الٰہیہ کاعلم (دراصل) معرفت کا پہلاعلم ہے ۔یہ علم اِس بات پر دلالت کرتا ہے ۔کہ! اسماءکس لئے لائے گئے ۔اور یہ اسماء کے خواص کاعلم بھی ہے ۔لیکن اِس پر بات کرنے سے اہل اللہ کوروکا گیا ہے ۔کیونکہ اِس میں رازافشانی اور پردہ کشائی ہے ۔جبکہ غیرتِ الٰہی اِس کے اظہار میں مانع ہے ۔ بلکہ اہل اللہ اِن اسماء کے بارے میں سب کچھ جانتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے اِن کا استعمال نہیں کرتے ۔اوراس پر دلیل رسول اللہ ﷺ ہیں ۔کیونکہ! آپؐ اِن اسماءکوسب سے بڑھ کر جاننے والے ہیں ۔اور یہ بھی جانتے ہیں ۔کہ! اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی دعا کوضرور مستجاب فرمائے گا۔ جو اِن اسماء سے دعا مانگے ۔اوراللہ تعالیٰ تو یہ بھی جانتا ہے ۔کہ! اِن اسماء کی ایک خاصیت ہے ۔(ننانوے اسماء کے علاوہ ایک خاص اسم یعنی اسمِ اعظم ہے) اگر رسول اللہ ﷺ اِس خاص اسم کواستعمال میں لاکر دعا فرماتے ۔تو اللہ تعالیٰ آپؐ کی دعا کوضرور درجہ استجابت عطا فرماتا۔ہم یہ بھی جانتے ہیں ۔کہ! آپؐ اولین اورآخرین کاعلم بھی رکھتے ہیں ۔اورآپؐ عوام الناس (یعنی تمام انبیائے کرام اورتمام انسانیت) میں سب سے بڑھ کرعلم رکھنے والے ہیں ۔سوہمیں یہ پتا چلا۔کہ آپ ﷺ نے اِس خاص اسم (اسمِ اعظم) سے دعا نہ کی ۔اوراللہ تعالیٰ کے حضورادب کا اظہار کیا۔لہذا اِس کا سبب دراصل ’’ادبِ الٰہی ‘‘ ہی ہے ۔ادبِ الٰہی کے ضمن میں حضرت عیسیٰ رسولؑ کا فرمان ہے ۔ **تعلم ما فى نفسى ولا اعلم ما فى نفسك** ۔(سورہ مائدہ ۔آیت نمبر ۔**116**) اے اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے ۔جومیرے دل میں ہے ۔لیکن میں وہ نہیں جانتا۔ جوآپ کے علم میں ہے ۔اِس آیت کے سلسلے میں مفسرین کی یہ رائے ہے ۔کہ! ہر نبیؑ ورسولؑ آئینہ حق نما ہوا کرتا ہے ۔اُن کی اپنی کسی قسم کی کوئی مرضی نہیں ہوتی ۔اُنہوں نے خودکواللہ تعالیٰ کے حضور میں **100 %** پیش (**Surrender**) کیا ہوا ہوتا ہے ۔لہذا وہ کبھی بھی انبیاء والی فطرت کے مطابق اپنی کسی خواہش کا اظہار نہیں

کیا کرتے۔(اللہ تعالیٰ مجھے بھی اپنے پیارے حبیب ﷺ کے توسل وتوسط سے ایسا ادب عطا فرمائے۔آمین۔مؤلف)

حضرت شیخ اکبر امام محی الدین ابنِ عربیؒ مزید فرماتے ہیں۔کہ! ہر عام وخاص کو معلوم ہے۔کہ! اسماء میں سے ایک خاص اسم ایسا بھی ہے۔جسے اسمِ اعظم کہتے ہیں۔ **یہ آیت الکرسی اور سورہ آلِ عمران کی ابتدائی آیت میں ہے**۔حالانکہ نبی مکرم ﷺ اِس اسمِ اعظم سے بخوبی واقف وشناسا تھے۔لیکن آپ ﷺ نے کبھی کسی رنج والم، غم وخوشی، یا خواہش کے وقت اِس اسمِ خاص سے دعا نہیں مانگی۔اگر آپؐ اس اسمِ اعظم سے دعا مانگ لیتے۔تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی دعائے مبارکہ کو بعینہٖ مستجاب فرما لیتا۔لہٰذا اللہ تعالیٰ اہل اللہ کو ادب سکھاتا ہے۔اور یہ ادب بھی اسمائے الٰہیہ کے علوم میں سے ہے۔ حضرت شیخ اکبرؒ فرماتے ہیں۔کہ! حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے۔کہ! حق تعالیٰ کے اسماء دو اقسام پر منقسم ہیں۔ایک وہ جو اُس ذاتِ باری تعالیٰ نے ہمیں سکھائے۔اور دوسرے وہ جو اُس ذات نے اپنے تئیں پوشیدہ رکھے۔

حضرت شیخ اکبرؒ اِس حدیث شریف کی شرح میں رقم طراز ہیں۔کہ! ذاتِ باری تعالیٰ نے جو اسماء اپنے بندوں کو سکھائے۔اِن کی بھی آگے دو اقسام ہیں۔ایک وہ قسم جو عمومی (مسلمان) بندوں کے لئے ہے۔(عمومی بندوں کو اللہ تعالیٰ کے ننانویں یا اِس سے زیادہ اسمآئے الٰہیہ کا وقوف وادراک عطا کیا گیا ہے) جبکہ دوسری قسم خواص کی ہے۔جن میں انبیائے کرامؑ اور اولیائے اُمت ہیں۔یہ دوسری قسم کے خاص بندوں کو اسمِ اعظم، سارے اسمائے احصاء اور دیگر اسمآئے باطنیہ مخفیہ تعلیم ہوئے ہیں۔

F۔ اسمِ اعظم کے متعلق حضرت قطبِ ربانی ہیکلِ سلیمانی عارف باللہ سیدی شیخ عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنی کتاب **لطائف المنن** میں فرماتے ہیں۔کہ! مجھے اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم کی معرفت حاصل ہے۔(الحمدللہ)۔جس کے ساتھ دعا مانگی جائے۔تو قبول ہوتی ہے۔لیکن میں اِس کی تعلیم اسے نہیں دیتا۔جو اسے طلب کرے۔مگر جبکہ مجھے اس کے دین کا وثوق ہو۔اللہ تعالیٰ کے خوف اور اِس کی مخلوق پر اِس کی شفقت کا یقین ہو۔پس مجھے خطرہ ہے۔کہ وہ اس کے ساتھ اُس (شخص) کے لئے بد دعا کرے۔جس سے وہ ناراض ہو۔یا اس نے اسے ستایا ہو۔پس اسے اللہ تبارک وتعالیٰ ہلاک فرما دے۔جیسا کہ **بلعم بن باعور** کا واقعہ مشہور ہے۔اگر میرے علاوہ گذشتہ اولیاءؒ نے مجھ سے پہلے اسے چھپایا نہ ہوتا۔تو اے بھائی! اس کتاب (**لطائف المنن**) میں علی التعین میں تیرے لئے اس (اسمِ اعظم) کا ذکر کر دیتا۔لیکن کتاب اہل و نا اہل دونوں کے ہاتھ آتی ہے۔آگے چل کر حضرت مولانا عبدالوہاب الشعرانیؒ فرماتے ہیں۔کہ! قصہ مختصر یہ کہ، بغیر کشف کے اسمِ اعظم پر مطلع نہیں ہوا جا سکتا۔

سید سرفراز اے شاہ صاحب (آف لاہور) نے اپنی چند کتب میں اسمِ اعظم کے متعلق بہت سے اشارات دیئے ہیں۔ جن کتب کے چند چیدہ وچنیدہ متن مختصر مگر جامع تفصیل کے ساتھ قارئینِ وشائقین کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

G۔ بقول **سید سرفراز اے شاہ صاحب**! اسمِ اعظم، اُنہی **29** اسمائے مبارکہ (یعنی **29** حروفِ مقطعات) میں سے ایک ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ایک نام میں واضح کرتا ہے۔یہ **29** احکامات درحقیقت اپنے اندر ایک (خاص) ترتیب رکھتے ہیں۔لہٰذا اُنہیں اِسی ترتیب سے جاننا اور تحقیق کیا جائے۔

اور اسمِ اعظم اللہ تعالیٰ کا ایسا اسمِ اعظم ہے۔جس میں تمام کے تمام حروف، دراصل حروفِ مقطعات (یعنی کہ **14** حروفِ نورانی) میں سے ہیں۔

ارژنگ فقیر کے صفحہ نمبر **225** پر ہے۔اگر آپ کو اسمِ اعظم کا پتا چل جائے۔تو مَیں آپ کو **Warn** (متنبہ) کر دوں۔کہ! اولیاء اللہ جب ایک خاص مقام پر پہنچتے ہیں۔تو اسمِ اعظم اُن کے علم میں آ جاتا ہے۔لیکن اگر وہ اسمِ اعظم (آپ) استعمال کر لیں۔تو دعا تو قبول ہو جاتی ہے۔لیکن ولایت کی فہرست سے اُنھیں (حاملِ اسمِ اعظم کو) خارج کر دیا جاتا ہے۔عمر بھر کی کمائی (یعنی عبادت و ریاضت، تقوٰی و بزرگی وغیرہ) سب رائیگاں جاتی ہے۔کسی فقیر (حاملِ اسمِ اعظم) کے لئے یہ بہت سخت سزا ہے۔اِسی لئے کوئی

(بھی) ولی اللہ کبھی کبھی اسمِ اعظم استعمال کر کے دعا نہیں کرے گا۔

ارژنگ فقیر کے صفحہ نمبر **227** پر ہے۔آپ ایسا کیوں نہیں کر لیتے۔کہ رب تعالیٰ کو درد سے پکاریئے۔ بندے کا رب کو درد سے پکارنا ہی اُس کے لئے **اسم اعظم** ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔کہ تب (جب بندہ رب کو درد بھری کیفیت میں پکارے) رب بندے کی طرف متوجہ نہ ہو۔ہم اپنی اُس آہ کو **اسم اعظم** کیوں نہیں بنا لیتے!

فقیر رنگ کے صفحہ نمبر **40** پر ہے۔کہ! **اسم اعظم** کبھی اکیلا لکھا ہوا نظر نہیں آئے گا۔ یہ ہمیشہ دیگر لفظوں میں لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ اِس سے پہلے اور بعد میں الفاظ موجود ہوں گے۔ جو لوگ اسمِ اعظم کا علم رکھتے ہیں۔ وہ بھی اِسے لپٹی ہوئی حالت میں ہی جانتے ہیں۔ بہر حال رب تعالیٰ کے تمام اسماء بہت مبارک ہیں۔ا،ن کی اپنی قوتیں ہیں۔ اِن کو پڑھنے والے کو انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ اِس لئے آپ بھی یہ اسماء ضرور پڑھ لیجئے۔(انشاءاللہ) بہت برکات نازل ہوں گی۔

فقیر رنگ کے صفحہ نمبر **40** پر ہے۔کہ! روحانیت میں تیسرا لیول **Advance Level** کہلاتا ہے۔جس میں کچھ باتیں صرف مستند اولیائے کرام کے سامنے کی جاتی ہیں۔جن کے بارے میں مرشد کو پتا ہوتا ہے۔کہ یہ اُس مقام پر آچکا ہے۔ جہاں اُس کے کندھے پر مُہر (یعنی مہرِ ولایت) لگا کر اُسے باقاعدہ ولی اللہ کا درجہ دے دیا گیا ہے۔اس کے بعد وہ مقام شروع ہوتا ہے۔جس میں انسان جوں جوں آگے بڑھتا ہے۔وہ تجربات سے سیکھتا (چلا جاتا) ہے۔اور یوں اُس کی معلومات اور علم میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے۔ جہاں پہنچ کر اسمِ اعظم اپس کے علم میں آجائے گا۔(ورنہ) نہ تو کوئی مرشد کسی مرید کو بتاتا ہے۔کیونکہ اِس کی اجازت نہیں۔اور نہ ہی کسی کتاب اُسے ملتا ہے۔کیونکہ یہ ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ایک ولی اللہ جب ذکر اذکار اور مجاہدوں کی بنیاد پر روحانیت کی راہ میں آگے بڑھ رہا ہوتا ہے۔تو **اسم اعظم** خود بخود اُس کے علم میں آجاتا ہے۔

اسم اعظم سید سرفراز احمد شاہ صاحب کے مطابق چار حرفی اسم ہے۔(**فقیر رنگ۔صفحہ نمبر 265**)

نوائے فقیر کے صفحہ نمبر **173** پر ہے۔کہ! ''**اسمِ اعظم**'' یہ دو الفاظ خود اپنی تشریح کر رہے ہیں۔کہ ''**بڑا نام**'' اِس سے ظاہر ہوتا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سب ناموں میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔(یاد رکھیئے۔کہ!) ربِّ متعال کا قرب اسمِ اعظم سے حاصل نہیں ہوتا۔البتہ اسمِ اعظم اُس وقت حاصل ہوتا ہے۔جب قربِ الٰہی حاصل ہو جائے۔اور قربِ الٰہی اُس وقت حاصل ہوگا۔جب انسان علم و تربیت کے مراحل سے گزر چکا ہوگا۔بغیر تربیت کے انسان صاحبِ علم نہیں بنتا۔صاحب علم ہوگا۔تو اُسے رب تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا۔(اور اگر) رب تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا۔تو اسمِ اعظم تک رسائی پالے گا۔لیکن تب تک وہ دنیا کی محبت سے اتنا دور جا چکا ہوگا۔کہ وہ اسمِ اعظم کو استعمال نہیں کرتا۔

کہے فقیر کے صفحہ نمبر **68** پر ایک جناب سید سرفراز اے شاہ صاحب سے ایک سوال کیا گیا ہے۔کہ!

(جناب) دُعائے مشلول اُردو میں بتائی گئی ہے۔تو کیا اسمِ اعظم کا بھی (اُردو زبان میں) ترجمہ کیا گیا ہے؟

تو جناب سید سرفراز اے شاہ صاحب نے جواب میں فرمایا۔آپ خاطر جمع رکھیئے۔۔۔**اسمِ اعظم** کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔وہ بعینہٖ اِس میں موجود ہے۔(یاد رہے۔کہ! **دُعائے مشلول** اِسی کتاب **کہے فقیر** کے صفحہ نمبر **61-62** پر اِس طرح بیان ہوئی ہے)

حضرت علی شیرِ خداؓ نے اُسے (ایک شخص بنامِ حضرت منازل بن لاحقؒ کو، ازراہِ ہمدردی وخدا ترسی) ایک دُعا پڑھنے کو دی۔اور فرمایا۔کہ اِسے پڑھو۔رب تعالیٰ سے اُمید ہے۔کہا، سے پڑھنے سے تم صحتِ یاب ہو جاؤ گے۔(انشاءاللہ) منازل بن لاحقؒ کا کہنا ہے۔کہ اپس رات جب میں سویا۔تو مجھے آنحضرت نبی مکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔جو دُعا تمھیں میرے چچا زاد بھائی حضرت علیُ المُرتضیٰؓ نے دی ہے۔اُس کو پڑھو۔اِس دُعا میں اسمِ اعظم پوشیدہ ہے۔اور جو شخص رب تعالیٰ کو اسمِ اعظم سے پکارتا ہے۔(وہ) اُس کی دُعائیں پوری کرتا ہے۔

(یاد رہے۔کہ! اِس دعا کا مکمل قصہ وفضیلت مشہور کتب غنیۃ الطالبین اور نزھۃ المجالس وغیرہ میں مفصل موجود ہے)

دُعا پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔نماز کا سلام پھیرنے کے بعد تین بار درودِ پاک پڑھ لیجئے۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔یہ کہتے ہوئے۔کہ!

اے اللہ! اے پوشیدہ چیزوں کے جاننے والے۔
اے وہ ذات! جس کی قدرت سے آسمان بنائے گئے۔
اے وہ ذات! جس کی قوت سے زمین بچھائی گئی۔
اے وہ ذات! جس کے نورِ جلال سے سورج اور چاند روشن و پُر نور ہیں۔
اے وہ ذات! جس کی توجہ ہر پاک، ایماندار نفس کی طرف ہوتی ہے۔
اے وہ ذات! جو ترساں اور ہراساں لوگوں کو خوف سے تسکین دینے والی ہے۔
اے وہ ذات! جس کے ہاں مخلوق کی حاجتیں پوری کی جاتی ہیں۔
اے وہ ذات! جس نے حضرت سیدنا یوسف نبیؑ کو غلامی کی ذلت سے نجات عطا فرمائی۔
اے وہ ذات! جس کا کوئی دربان ہے۔کہ اُس کو پکارا جائے۔نہ اُس کے علاوہ کوئی رب ہے۔جس سے دعا کی جائے۔جس کا کرم اور فضل باوجود کثرتِ حاجات بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔مَیں تجھ سے درخواست کرتا ہوں۔کہ! تُو اپنی رحمت آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر نازل فرما۔اور مجھے میری مُراد (حاجت کا نام) عطا فرما۔بے شک و بلا شبہ، حقیقت میں ہر چیز تیرے ہی قابو میں ہے۔

یہ دُعا کے وہ الفاظ ہیں۔جو آپ ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے بھی اُس خواب میں ادا فرمائے تھے۔اور منازل بن لاحق کو تلقین فرمائی تھی۔کہ اِس دُعا کو پڑھنے والے کی کوئی حاجت اور دُعا رَد نہیں ہوتی۔(سبحان اللہ وماشاءاللہ) اِسی میں اسمِ اعظم پوشیدہ ہے۔کیونکہ یہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔اور آپ ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلنے والا کوئی (بھی) لفظ حکمت سے خالی نہیں۔اور اِس میں کوئی شبہ نہیں۔

اَز مؤلف ومصنف! یاد رہے۔کہ یہی دُعا چند صفحات پیچھے حضرت خاکی شاہ ؒ کے اسمائے اعظم کے مضمون میں بزبانِ عربی دی گئی ہے۔یہاں پر بعینہٖ بھی درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆اللھم انی اسئلک یا عالم الخفیۃ☆ ویا من السمآء بقدرتہ مبنیۃ☆ویا من الارض بعزتہٖ مدحیۃ☆ و یا من الشمس والقمر بنور جلالہٖ مشرقۃ و مضیئۃ☆ ویا مقبلا علیٰ کل نفس مؤمنۃ زکیۃ☆ ویا مسکن رعب الخائفین واھل التقیۃ ☆یا من حوائج الخلق عندہ مقضیۃ☆یا من نجی یوسف من رق العبودیۃ☆یا من لیس بواب ینادی☆ ولا صاحب یغشیٰ☆ ولا وزیر یعطی۔ ولا غیرہ رب یدعی☆ ولا یزداد علی کثرۃ الحوائج الا کرما و جودا☆ وصلی اللہ تعالی علی محمد والہ☆ أعطنی سؤالی (حاجت کا نام) **انک علی کل شیء قدیر☆یا حی یا قیوم۔یا ارحم الراحمین۔یا ارحم الراحمین۔یا ارحم الراحمین۔**

کھے فقیر کے صفحہ نمبر 138 پر مرقوم ہے۔کہ!

ایسی چیز جس کی جستجو سبھی لوگوں کو ہے۔اگرچہ اس میں نیت دینی نہیں۔بلکہ دنیاوی ہے۔اگر یہ ہاتھ لگ جائے۔تو ہم اپنی دنیاوی

اغراض پوری کرلیں۔ وہ ہے اسمِ اعظم ۔۔۔ وہ اسمِ اعظم ، اُنہی 29 اسمائے مبارکہ (یعنی 29 حروفِ مقطعات) میں سے ایک ہے۔ جو اِن چیزوں کو ایک (ہی) نام میں واضح کرتا ہے۔

کھے فقیر کے صفحہ 115 پر مرقوم ہے۔ کہ!

مَیں بھی جوانی میں 40 ,42 اوراد و وظائف صبح اور اتنے ہی شام کو کیا کرتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود کسی مقام تک نہ پہنچا تھا۔ جب مرشد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ تو انہوں نے (سب سے) پہلا حکم (ہی) یہی دیا۔ کہ جو پڑھتے ہو۔ سب چھوڑ دو۔ میں یہ سن کر پریشان ہوگیا۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ بہت (ہی) اعلیٰ وظائف تھے۔ اور (مختلف اوراد و وظائف اور احادیثِ نبویہ ﷺ و اولیاء اللہؒ کی) کتابیں اِن کی فضیلت کے بیان سے بھری پڑی تھیں۔ لیکن چونکہ مرشد صاحب کا حکم تھا۔ لہذا سب اوراد و وظائف ترک کردیئے۔ **تب مرشد صاحب نے مجھے صِرف ایک '' حـــرف'' بتایا۔** جس کی فضیلت مجھے اُس وقت مجھ نہیں آئی۔۔۔ لہذا مَیں نے مرشد صاحب سے کہا۔ '' یہ کیا دے دیا آپؒ نے؟ ''

وہ بولے ایسا نہیں کہتے۔

(پھر) مَیں نے قدرے حیرت اور اس خیال کے تحت کہ! آخر اِس کو پڑھنے سے حاصل کیا ہوگا؟ اُن سے دریافت کیا۔ '' کیا اِس (فقط ایک) '' **حرف** '' کو پڑھنے سے (مجھے) **کشف و کرامات حاصل ہو جائیں گی؟''**

تو اُنہوں نے فرمایا۔ '' ہاں ''

مَیں نے پھر پوچھا، '' کیا اِس سے مراد حاصل ہو جائے گی؟ ''

وہ بولے، '' ہاں ''

غرض وہ میرے ہر سوال کے جواب میں '' ہاں '' کہتے رہے۔ اور مَیں حیرت سے سوچتا رہا۔ کہ آخر اِس (ایک) حرف میں ایسا ہے کیا؟ **لیکن محض ڈھائی سال کے (مختصر) عرصے میں (اِسی ایک حرف کو ایک مخصوص تعداد میں پڑھنے سے مجھ سے) کشف و کرامات ظاہر ہونے لگیں۔ چھ سات سال کے عرصے میں '' اَمر '' حاصل ہوگیا۔** اور مَیں مستجاب الدعوات بھی ہوگیا۔ یہ سب کچھ (صِرف اُسی) ایک حرف کے پڑھنے کی برکت سے (مجھے) حاصل ہوا۔ لیکن اِسی دوران شرط و ہی تھی۔ کہ کچھ اور نہیں پڑھنا۔

جب یہ ایک حرف پڑھتے پڑھتے ایک لمبا عرصہ گزر گیا۔ تو مرشد صاحب نے ایک روز بیٹھے بیٹھے ایک '' **لـــفـــظ** '' عطا کر دیا۔ اور فرمایا۔ یہ پڑھا کرو۔ تمھیں دستِ غیب حاصؒ ہو جائے گا۔ دستِ غیب دو طرح کا ہوتا ہے۔

1۔ (روزانہ) اتنی رقم مل جاتی ہے۔ (کہ) جس سے کم اَز کم ضروریات تو پوری ہو جائیں۔

2۔ دوسری قِسم میں دستِ غیب کے ذریعے وافر پیسہ آتا ہے۔ لیکن اگر اس پیسے کو جمع کرلیا جائے۔ اور رات تک خرچ نہ کیا جائے۔ تو اِس کی سزا بسا اوقات '' موت '' بھی ہوسکتی ہے۔

مَیں ایک روز پشاور میں تھا۔ عشاء کی نماز کے لئے کھڑا ہونے لگا۔ تب مرشد صاحب نے ایک اور '' حرف '' بتایا۔ اور فرمایا۔ (کہ) یہ حرف ہر جمعہ کی صبح پڑھنا ہے۔ رزق کثرت سے ملے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

مرشدص احب نے جو پہلا حرف بتایا تھا۔ شروع میں اُسے پڑھنے میں ساڑھے سات گھنٹے لگتے تھے۔ اَب (صِرف) سوا گھنٹہ لگتا ہے۔ کیونکہ (اَب میری) زبان رواں ہوگئی ہے۔

(میرے خیال میں مذکورہ دونوں حروف شاید حروفِ نورانی میں سے ہی ہوں گے۔ بہرحال حروف نورانی کی خاصیات و فضائل

کتاب ''الابریز'' اور ابنِ عربی کی کتب جیسے فتوحاتِ مکیہ وغیرہ میں مفصل بیان کی گئی ہیں۔ شائقین وہاں دیکھ سکتے ہیں)

فقیر نگری کے صفحہ نمبر **57** پر ہے۔ کہ! **اسم اعظم** قرآن میں تین مقامات پر بیان ہوا ہے۔ اور وہ بھی لفظوں میں لپٹا ہوا۔ کہیں بھی یہ **Single Word** میں آپ کو نہیں ملے گا۔ کوئی ولی اللہ بھی **اسم اعظم** آپ کو نہیں بتائے گا۔ کیونکہ اُسے بتانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

اِسی کتاب **فقیر نگری** کے صفحہ نمبر **59** پر ہے۔ حضرت علی المرتضیٰؓ سے جب اِس بارے میں پوچھا گیا۔ کیا'' **یا حی یا قیوم** '' **اسم اعظم** ہے۔ تب انہوں نے جواب تو نہیں دیا۔ لیکن اسماء الحسنیٰ میں سے ایک اور لفظ عطا فرمایا۔ یہ پڑھ لیا کرو۔ یہ **اسم اعظم** ہی ہے۔۔۔ اِس جملہ میں لفظ ''ہی'' ساری بات کو واضح کر دیتا ہے۔ اگر یہ **اسم اعظم** ہوتا۔ تو حضرت علیؓ یہ نہ فرماتے۔ کہ یہ **اسم اعظم** ہی ہے۔ پھر وہ یہ فرماتے۔ کہ یہ **اسم اعظم** ہے۔ دراصل ''**یا حی یا قیوم** '' **اسم اعظم** (تو) نہیں۔ تاہم **اسم اعظم** کے بہت **Close** ہے۔ اسماء الحسنیٰ میں تین چار نام ایسے ہیں۔ جو **اسم اعظم** تو نہیں ہیں۔ لیکن اسمِ اعظم کے بہت قریب چلے جاتے ہیں۔ جیسے!

فقیر نگری کے صفحہ نمبر **60** پر ہے۔ کہ **اسماءُ الحُسنٰی** میں سے تین چار ایسے ہیں۔ جو **اسم اعظم** تو نہیں۔ لیکن **اسم اعظم** کے بہت قریب چلے جاتے ہیں۔ جیسے!

☆ **یا حی - یا قیوم - یا احد۔** یہ تقریباً **96,95** فیصد **اسم اعظم** کے قریب ہیں۔ حضرت علیؓ نے جو اسم مبارک '' **یا ذاالجلال والاکرام** '' عطا فرمایا تھا۔ وہ بھی **اسم اعظم** سے بہت قریب ہے۔ اِسی طرح '' **وھو الرحمٰن الرحیم** '' بھی اسمِ اعظم سے خاصا قریب ہے۔

یہ سب اسمائے مبارکہ **اسم اعظم** کے طور پر کام کرتے ہیں۔ لیکن اِن کا دائرہ اثر (**Area of Influence**) اِتنا وسیع نہیں ہے۔ جتنا **اسم اعظم** کا۔۔۔

جیسے ''**یا ذاالجلال والاکرام** '' کو اگر ایک خاص وقت میں (**جیسے بوقتِ تہجد**) ایک مخصوص تعداد میں (**جیسے 1000 مرتبہ**) پڑھیں۔ تو اِنسان کو لوگوں میں عزت ملنے لگتی ہے۔ (**یعنی ایسے شخص کو تسخیر الخلائق حاصل ہو جاتا ہے**) ظاہر ہے۔ کہ جب عزت ملے گی۔ تو اُس کے اور بھی بہت سے کام ہونے لگیں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

''**وھو الرحمٰن الرحیم** '' کو اگر ایک خاص وقت میں (**جیسے مغرب وعشاء کے درمیان بحالتِ خلوت**) ایک مخصوص تعداد میں (**جیسے 1000 مرتبہ**) پڑھا جائے۔ تو انسان کے رُکے ہوئے کام ہونے لگتے ہیں۔ کوئی شخص آپ کو کسی بھی کام کے لئے انکار نہیں کرے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

یا ذاالجلال والاکرام جلالی ہے۔ جب کہ **وھو الرحمٰن الرحیم Construction** میں جمالی اور اثرات میں جلالی ہے۔ **یا احد** بے پناہ جلالی ہے۔ اگر یہ (یا احد) **Suit** کر جائے۔ تو جس کام کے لئے پڑھا جائے۔ وہ کام (فوراً) ہو جائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

کتاب **فقیر نگری** کے صفحہ نمبر **61** پر ہے۔ (کہ!) اُن اسمائے مبارکہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ جو **اسم اعظم** سے قریب تر ہیں۔ **یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع** ۔ یہ ذکر بہت جلالی ہے۔ اور **اسم اعظم** کے بہت قریب ہے۔ اپنی **Efficiency** میں۔

آگے چل کر سید سرفراز احمد شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ!

اسم اعظم سے قریب ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ! اِن اسماء کے ذکر کے اثرات یا **Influence اسم اعظم** کے اثرات کے بہت قریب چلا جاتا ہے۔ پھر شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ! یہاں میں آپ سے گزارش کروں گا۔ کہ اِن اسماء کو پڑھیئے گا نہیں۔

کیونکہ آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔کہ آپ کی Body Chemistry کیا ہے؟ آپ کی روح کا Controlling Word کیا ہے؟ کون سے اسماء آپ کے لئے Compitable ہیں ؟ اور کون سے Neutral ہیں؟ اور کون سے Unfavourable ہیں؟

☆ اِسی کتاب **فقیر نگری** کے صفحہ نمبر **62** پر ہے۔کہ!

اسم اعظم کا اِدراک رب تعالیٰ کے انعام کے طور پر ہوتا ہے۔جب رب تعالیٰ کے عطا کردہ علم کے ایک مخصوص مقام تک انسان جا پہنچتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے صدقے اُس پر عنایات کرتا چلا جاتا ہے۔اُسے علم عطا کرتا جاتا ہے۔حتیٰ کے ایک Stage پر جا کر اِس صاحبِ علم پر یہ راز کھل جاتا ہے۔کہ یہ۔۔۔**اسمِ اعظم** ہے۔لیکن اُس وقت صاحب علم ظرف کے اُس بلند مقام پر ہوتا ہے۔کہ اُسے استعمال نہیں کر پاتا۔اُس فقیر (یعنی حامل **اسم اعظم**) کو شرم اور حیا آنے لگتی ہے۔کہ جو رب تعالیٰ اِتنا مہربان ہے۔کہ میری ضروریات کو میرے بغیر کہے پورا کر دیتا ہے۔جو میری ضروریات کا مجھ سے زیادہ خیال رکھتا ہے۔اُس رب کے ہوتے ہوئے میں اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے **اسم اعظم** بھلا کیسے استعمال کرسکتا ہوں۔

کسی بھی صاحب علم کے لئے سب سے زیادہ طمانیت کا باعث یہ بات ہوتی ہے۔کہ اُس پر علم کے راز کھلتے چلے جا رہے ہیں۔وہ اِسی پر ہی اتنا خوش ہوتا ہے۔کہ **اسم اعظم** اُس کے علم میں ہے۔لیکن اِس کے باوجود وہ اُسے استعمال نہیں کرنا چاہتا۔وہ اسمِ اعظم کی گردان بھی نہیں کرتا۔وہ اسے محض Routine میں پڑھتا ہے۔بغیر رُکے اور دیکھے۔کہ کب وہ (قرانِ پاک کی تلاوت کے دوران) اسمِ اعظم پڑھ کر آگے گزر گیا۔اِس کے نزدیک قرآنِ پاک کے تمام الفاظ **اسم اعظم** کی مانند مقدس ہیں۔ یہی وجہ ہے۔کہ وہ اسمِ اعظم پر رُکتا نہیں۔

بعینہٖ جب انسان علم کے حصول کی طرف بڑھتا ہے۔تو ابتداء میں اُسے **اسم اعظم** جان لینے کی بہت بے چینی ہوتی ہے۔لیکن رفتہ رفتہ وہ علم کے اس بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے۔جہاں **اسم اعظم** اُس کے علم میں آ جاتا ہے۔لیکن تب وہ **اسم اعظم** کو استعمال کرنے کی سطح سے بہت اوپر جا چکا ہوتا ہے۔تب فقیر (حامل **اسم اعظم**) سوچتا ہے۔کہ میں کیا کر رہا ہوں۔میرا رب جو اتنا مہربان ہے۔کہ بغیر میرے مانگے اور کہے میری ضروریات پوری کر دیتا ہے۔ایسے مہربان رب کے ہوتے ہوئے مَیں **اسم اعظم** استعمال کروں۔تو یہ مقام، شرم ہے۔یوں وہ صاحبِ علم **اسم اعظم** معلوم ہونے کے باوجود اُس کی تسبیح پڑھنے نہیں بیٹھتا۔۔۔

اِسی کتاب **فقیر نگری** کے صفحہ نمبر **288** پر ہے۔

یاد رکھیئے۔کہ اسمِ اعظم ہمیشہ الفاظ میں لپٹا ہوا علم میں آتا ہے۔اکیلے لفظ کی صورت میں کسی کے علم میں بھی نہیں آتا۔اور اس قدر چھپا ہونے کے باوجود اُس (یعنی **اسم اعظم**) کے اظہار کی اجازت نہیں ہوتی۔آپ حضرات کو چونکہ اکثر **اسم اعظم** کی کرید رہتی ہے۔۔۔کہ کوئی آدمی **اسم اعظم** کا آپ کے سامنے اظہار نہیں کرے گا۔یوں یہ ہمیشہ الفاظ میں ہی لپٹا ہوا علم میں آتا ہے۔خود وہ لفظ Directly کسی کے علم میں نہیں آتا۔عموماً یہ تین الفاظ میں ملفوف ہوتا ہے۔اور بتا دیا جاتا ہے۔کہ یہ **اسم اعظم** ہے۔ **عالم الغیب والشھادۃ** کا حصہ ہونے کی وجہ سے **اسم اعظم** اتنا چھپا ہوا ہے۔اور ظاہر نہیں ہوتا۔

H۔ **اسمِ اعظم** کے متعلق حضرت غوثِ پاک محی الدین **شیخ عبدالقادر الجیلانی البغدادی**ؒ فرماتے ہیں۔کہ!

I۔ **اسمِ اعظم** کے متعلق بمطابق حدیثِ نبوی ﷺ! حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ پاک ہے۔کہ! **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** اور اسمِ اعظم میں اتنا فرق ہے۔جتنا آنکھ کی سفیدی اور سیاہی میں ہے۔(**شمس المعارف ولطائف العوارف۔امام بونیؒ**)

J۔ **اسمِ اعظم** کے متعلق حضرت غوثُ الوقت سلطانُ العارفین حضرت سلطان باھوؒ اپنی کتاب ''**عین الفقر**'' میں فرماتے ہیں۔سُن! اہلِ علم کو قرآنِ پاک میں **اسم اعظم** اِس لئے نہیں ملتا۔کہ! **اسم اعظم** وجودِ اعظم ہی میں قرار پکڑتا ہے۔اگر کسی کو اسم

اعظم مِل بھی جائے۔اور وہ اِس کا ذکر کرتا بھی رہے۔تو بھی اسم اعظم اِس (حامل اسمِ اعظم) پر تاثیر نہیں کرے گا۔کیونکہ جو وجود ہی بے اعظم ہے۔اِس پر اسم اعظم کیا تاثیر کرے گا۔(یاد رہے کہ) اسم اعظم کے بغیر ذکر (بھی) جاری نہیں ہوتا۔اور اسم اعظم صرف فقیرِ کامل مکمل اور علمائے عامل کے وجود میں قرار پکڑتا ہے۔علمائے عامل بھی فقیرِ کامل ہی ہیں۔ **وہ احمق ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے بجائے اسمِ اعظم پر اعتقاد و یقین رکھتا ہے۔** اسم اعظم اُسے حاصل ہوتا ہے۔جو صاحبِ مسمّٰی ہو۔اور وہی (درحقیقت) صاحبِ اسم اعظم ہوتا ہے۔علمائے عامل اور فقیرِ کامل کے پیٹ میں حرام کا ایک بھی لقمہ ہرگز نہیں جا سکتا۔چاہے ظاہر اور باطن میں زمین و آسمان کی ہر چیز حرام ہو جائے۔کیونکہ وہ ولایت کے والی ہیں۔مشرق سے مغرب تک تمام عالم اِنہی (حاملینِ اسم اعظم اولیاءاللہ) کی برکت سے قائم ہے۔یہ صرف اہل دنیا کے حق سے اپنی گردن آزاد کرانے کے لئے کھاتے ہیں۔جس طرح پیغمبرؑ کا حق (اُس کی) اُمت پر ہوتا ہے۔بالکل اِسی طرح علمائے عامل اور فقرائے کامل کا حق مخلوق پر ہوتا ہے۔فقیرِ کامل وہ ہے۔جس کے وجود میں ذکرِ سلطانی (**شاید ذکر سلطانی سے مراد ذکرِ سلطانُ الاذکار ہو**)اور ذکرِ حامل جاری ہو چکا ہو۔**ذکرِ حامل** وہ ذکر ہے۔جو گمان اور فکر کے بغیر تمام ہڈیوں،مغز،رگوں،گوشت،قلب،روح،سرّ،کھال اور ہر ہر بال یعنی تمام وجود میں جاری رہے۔جیسے کہ! ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **فاذکرونی اذکر کم** ۔(سورہ بقرہ) **ترجمہ**: تم میرا ذکر کرو۔میں تمھارا ذکر کروں گا۔

K۔ اسمِ اعظم کے متعلق کئی کتب میں رموز و اشارات دیئے گئے ہیں۔لیکن سب سے زیادہ رموز و اشارات حضرت ابوالعباس احمد بن علی البونیؒ کی کتاب ''**شمسُ المعارف و لطائف العوارف** ''میں بیان کیا گیا ہے۔تاریخ شاہد ہے۔کہ اِس قدر نشانیاں،رموز و اشارات کسی بھی اور کتاب میں موجود نہیں ہیں۔بہر حال اللہ تعالیٰ اسمِ اعظم اپنے مخصوصین ہی کو عطا فرماتا ہے۔

L۔ اسمِ اعظم کے متعلق یہاں پر ایک مشق دی جا رہی ہے۔جس کے کرنے سے اسمِ اعظم کے حصول میں مزید نشانیاں سامنے آتی ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم سے اسمِ اعظم تک مستحق بندے کو اسم اعظم تک پہنچا دیتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔

اِس ضمن میں فقیرِ احقر **عبدالرؤف القادری** عرض پرداز ہے۔کہ! صاحب شمس المعارف فرماتے ہیں۔کہ!

یہی حروفِ نورانی ہی ہیں۔کہ! جن کا پہلے (کتاب شمس المعارف میں) میں ذکر کیا گیا ہے۔پھر اِن کے سمجھنے کے بعد اللہ تعالیٰ اسمِ اعظم کی سمجھ عطا کرتا ہے۔جس کے ساتھ جو دعا مانگی جائے۔قبول کی جاتی ہے۔اور جو کچھ طلب کیا جائے۔عطا کیا جاتا ہے۔پھر اِن کے سمجھنے کے بعد حضرت خضرؑ کے ذریعے سے اسمِ اعظم تعلیم کیا جاتا ہے۔اور بعض اوقات بندے پر رحمت کے نزول کے وقت بطریق الہام بھی اسمِ اعظم معلوم ہو جاتا ہے۔اولیاء اللہ میں اس کے (یعنی اسمِ اعظم کے) حاصل ہونے کے مختلف طریقے ہیں۔اسمِ اعظم کا علم مختلف علوم و فنون میں سب سے اشرف ترین علم ہے۔درحقیقت اسمِ اعظم ایک پوشیدہ قیمتی اور سرمخزون ہے۔

یاد رہے۔کہ! اسمِ اعظم کا **مسمیٰ و مقتضی** یہ ہے۔کہ! یہ اسم اِن اسماء میں سے ہے۔جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کو بیان فرمایا ہے۔آگے چل کر امام بونیؒ فرماتے ہیں۔کہ! مَیں آپ کے لئے اِس کی ایک مثال بیان کرتا ہوں۔جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔وہ یہ کہ!

انسان بعض دفعہ کسی ایک دواء کا نام جانتا ہے۔اور وہ اِس دواء کی قوت و منافع سے بھی شناسا ہوتا ہے۔پھر اِس دواء کو وقف و ادراک کے بعد استعمال میں لاتا ہے۔درحقیقت یہی لفظ کے ادراک کا رُتبہ ہے۔کہ حسبِ موقع اِس کا استعمال کرتا ہے۔اِسی طرح جب انسان نے ایک لفظ کو معلوم کرلیا۔اور اِس کے کمال کی تحقیق کی۔تو یہی حقیقت ہے۔کہ اُسے استعمال کرے۔تو ضرور اِس کا پھل حاصل ہوگا۔اور اِس کے نفع کی تعریف کی جائے گی۔یہ دراصل اعتبار کی وجہ سے ہے۔لفظ کی دو حالتیں ہیں۔ایک تو یہ کہ! اللہ تعالیٰ اِسے انسان کی زبان پر جاری کرے۔اور اُسے معلوم نہ ہو۔کہ یہی اسمِ اعظم ہے۔تو کیا دونوں (حالتیں) اِس کے لئے کافی ہیں۔یا دوسرا کافی ہے۔اور اِسی تمام میں نظر ہے۔کیونکہ اِس سے اسمِ اعظم کے متعلق اطلاع ہوتی

ہے۔اور یہ درجات میں سب سے زیادہ خالص ہے۔ اِس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں زیادہ طمع ہوتا ہے۔جس سے واقعتاً بندے کو عروج وکمال حاصل ہوتا ہے۔وہ یہ ہے۔کہ! اِس اسم کی حقیقت سے واقف ہو۔اگر واقف نہیں ہے۔تب بھی اِس میں خیر و برکت ضروری ہے۔اور ادراک کے درجات بھی مختلف ہیں۔اس کی دلیل یہ ہے۔کہ کیا ایسا شخص بھی برابر ہے۔جسے اللہ تعالیٰ نے اِس کے لئے خصوصیت دی۔اگر یہ اسم ایسے شخص کی زبان پر جاری ہو۔جسے اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت نہ دی ہو۔تو دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔اسی طرح سب درجات کو بھی خیال کرو۔اور واقف ہونے کی یہ صورت ہے۔کہ واقعتاً یہی اسمِ اعظم ہی ہے۔

M۔ اسمِ اعظم کے متعلق ایک انتہائی مشہور و معروف روایت یہ بھی ہے۔ایک نیک وصالح شخص جن کا اسمِ گرامی حضرت شریحؒ تھا۔کہ اُنہوں نے خواب میں دیکھا۔کہ! ایک شخص نے اُن کو بحالتِ رویاء تاکیداً حکم فرمایا۔کہ! آپ فلاں شخص کے پاس جائیں۔کہ! ہم نے اُسے حکم دیا ہے۔کہ! وہ آپ کو اسمِ اعظم تعلیم فرمائیں گے۔(انشاءاللہ)

حضرت شریحؒ فرماتے ہیں۔کہ صبح اُٹھتے ہی مَیں اُن کے پاس گیا۔تو اُنہوں نے مجھ سے دریافت فرمایا۔کہ! کیا تم شریحؒ ہو؟ تو حضرت شریحؒ نے اثبات میں جواب دیا۔ہاں! تو اُس شخص نے فرمایا۔کہ! رات کو خواب میں مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ! مَیں تمھیں اسمِ اعظم سکھاؤں۔غور سے سنیں۔کہ قرآنِ پاک میں دیکھیں۔کہ جس قدر وہ آیات ہیں۔کہ جن کلمہ'' **لا الہ الا اللہ** '' آیا ہے۔وہ سب اسمِ اعظم ہیں۔(یعنی اُنہیں آیات (' لا الہ الا اللہ') میں اسمِ اعظم پایا جاتا ہے)

لہذا بہتر تو یہ ہے۔کہ اِن آیات کو قرآن میں تلاش کیا جائے۔تاکہ بفضلِ الٰہی اسمِ اعظم میسر ہو سکے۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

M۔ اسمِ اعظم کے متعلق علمائے عاملین فرماتے ہیں۔کہ اسمِ اعظم درحقیقت 13۔اسماء پر مُشتمل ہے۔

☆ اِن میں سے یہ 5۔الفاظ قُرآنِ معظم کے ہیں۔ **سلام ق قولا من رب رحیم** ☆

☆ اِن میں سے یہ 4۔الفاظ توراتِ عظیم کے ہیں۔ **آب توك جليل يا دار غاب** ☆

☆ اور یہ 4۔الفاظ انجیلِ مُقدس کے ہیں۔ **یا غائب اغیل یامٍ لمیمٍ قائم نحس برغاث**

صاحب شمس المعارف فرماتے ہیں۔کہ معلوم ہو۔کہ میں نے یہاں (اس عزیمت کے اندر) آنحضور نبی مکرم ﷺ کا اسمِ مبارک نہیں لیا۔اس کی چند وجوہات ہیں۔مُنجملہ ان کے کہ حضور ﷺ (بشر اور) نور ہیں۔آپ ﷺ کے اسم مبارک کے نور سے ان اسماء کا نور بجھ جاتا ہے۔

☆ ان میں تورات کے یہ حروف ہیں۔ ھ۔ ۶۔ ۱۱۱۱۔

☆ ان میں سے انجیل کے یہ دو حروف ہیں۔ #۔م۔

☆ انمیں سے قُرآنِ مجید کے یہ دو حروف ہیں۔ ☆۔۱۱۱۔

اِن کو سمجھو اور (رازِ عظیمہ) کو پوشیدہ رکھو۔ میں اس کے چند خواص تم کو سُناتا ہوں۔اور یہ وہ خواص ہیں۔کہ جن کو کاملین نے بھی بیان نہیں کیا۔اور عارفین بھی یہاں ادب سے خاموش ہیں۔جن کی جانب اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ **کل من عند ربنا وما یذکر اولوا الالباب۔** اور ملائکہ بھی باوجود ملکوتِ سماوی وارضی پر مطلع ہونے کے یہی کہتے ہیں۔ **سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا۔انك انت العليم الحكيم** ☆ان اسمائے مبارکہ **(فرد۔جبار۔شکور۔ثابت۔ظهير۔خبير۔زكى)** سے اگر بعد دعا کے توسل کیا جائے۔تو حاجت پوری ہوگی۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

ان اسماء کے دیگر کئی مجرب اور مستند اعمال وعملیات سے روحانی علوم وفنون کی کُتب بھری پڑی ہیں۔شائقین اعمال و عملیات وہاں سے دیکھ سکتے ہیں۔جن میں سے قابل ذکر چند کتب کے نام یہ ہیں۔جیسے شمس المعارف ولطائف العوارف للبونیؒ۔منبع اُصول الحکمہ للبونیؒ۔الجواہر الماعہ فی استحضار الجن للمرزوقی۔الکبریت الاحمر ابنِ عربیؒ وغیرہم کے علاوہ بیسیوں عاملین کی کتب

سواقط حروف فاتحہ کے پر تاثیر و سریع الاجابت اعمال و عملیات سے معمور و مزین ہیں۔

اس کو خاتم سلیمانی اور اللہ کا اسم اعظم کہتے ہیں۔ حضرت علیؓ کے دیوان کے اشعار اس کے بارے میں بہت معروف ہیں۔

ثُلٰثَ عَصِيّ صُفِّفَتْ بَعْدَ خَاتَمِ	عَلٰی رَأْ سِهَا مِثْلَ السِّنَانِ الْمَقَوَّمِ
انگشتری خاتم کے بعد تین الف برابر ہوں	اس کے سر پر مثل نیزے سیدھے کے
وَمِيْمٌ طَمِيْسٌ اَبْتَرٌ ثُمَّ سُلَّمٌ	اَلیٰ كُلِّ مَاٰمُوْلٍ وَّلَيْسَ بِسُلِمِ
اور میم ہو مڑی ہوئی پھر زینہ ہو	ہر امید کا اور حقیقت میں وہ زینہ نہیں ہے
وَ اَرْبَعَةٌ مِّثْلَ الْاَصَابِعِ صُفِّفَتْ	تُشِيْرُ اِلَى الْخَيْرَاتِ مِنْ غَيْرِ مِعْصَمِ
اور چار انگلیاں کیطرح برابر الف ہوں	جس میں کلائی نہ ہو جو نیکیوں کیطرف اشارہ کرتے ہیں
وَهَآءٌ شَقِيْقٌ ثُمَّ وَاوٌ مُّقَوَّسٌ	عَلَيْهَا اِذَا يَبْدُوْا كَانْبُوْبِ مَحْجَمِ
اور شگاف شدہ پھر کج واؤ ہو	اور وہ ھاء کے اوپر ہو مثل پچھنہ کی آر کی گرہ کی
فَيَاحَامِلَ الْاِسْمِ الَّذِیْ لَيْسَ مِثْلَهٗ	تَوَقَّ مِنَ الْاَسْوَآءِ تَنْجُ وَتَسْلِمُ
پس اس خدام کے یاد کرنے والے جس کی مثل نہیں	برائیوں سے بچ نجات حاصل کر اور سلامت رکھ
فَذَالِكَ الْاِسْمِ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ	اِلیٰ كُلِّ مَخْلُوْقٍ فَصِيْحٌ وَّاَعْجَمِ
پس یہ اللہ کا اسم اعظم ہے بڑے جلال والا	ہر مخلوق کے نزدیک خواہ فصیح ہو یا عجمی ہو

دعائے اسمِ اعظم :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ο اللهم انی اسئلك بالهاء من اسمك الاعظم وبا لثلث العصی والالف المقوم وبا لميم الطميس الا بتر وبا لسلم و با لا ربعة التی هی كا لكف بلا معصم و با لهاء المشفو قة والواو المعظم صورة اسمك الشر يف الا عظم ۔ ان تصلی و تسلم علٰی سيدنا محمد بعدد كل حرف جرٰی به القلمتقضی حا جتی و هی كذا و كذا (حاجت کا نام)۔

اس دعا کا خاتم یہ ہے۔ جس کے ذریعے جملہ قسم کی حاجتیں بفضلِ خدا پوری ہوتی ہیں۔

و	ه	IIII	#	م	III	☆
☆	و	ه	IIII	#	م	III
III	☆	و	ه	IIII	#	م
م	III	☆	و	ه	IIII	#
#	م	III	☆	و	ه	IIII
IIII	#	م	III	☆	و	ه
ه	IIII	#	م	III	☆	و

یہ وفق مبارک ہے۔ جس کے اندر سات حروفِ ہجا ہیں۔ جو کہ درحقیقت سواقطِ فاتحہ کے حروف ہیں۔ اور ان ساتوں حروف میں سے ہر ایک حرف سے ایک۔ ایک اسمِ الٰہی متخرج ہوتا ہے۔ وہ حروف اور اسمائے الٰہیہ یہ ہیں۔

و	ه	IIII	#	م	III	☆	اسمِ اعظم درزبانِ غیر عربی
ز	خ	ظ	ث	ش	ج	ف	سواقط فاتحہ کے حروف
زکی	خبیر	ظهیر	ثا بت	شكور	جبار	فرد	سواقط فاتحہ کے حروف سے متخرج اسمائے الٰہیہ

علمائے عاملین کا اِس بات پر قوی اتفاق ہے۔ کہ یہ سات حروف سورہ فاتحہ میں قطعًا موجود نہیں ہیں۔ اِسی وجہ سے اِن حروف کو سواقطِ فاتحہ بھی کہا جاتا ہے۔ علمائے عاملین نے اِن حروف کے دو کلمے بھی ترتیب دیئے ہیں۔ جو کہ یہ ہیں۔ **فَجَشٍ ثُظخَزٍ** ۔

علامہ دیربی ؒ اپنی کتاب ''الفتح المجید'' میں رقم طراز ہیں۔ کہ!

☆ اِن اشکال (☆۔ ااا۔ م۔ #۔ اااا۔ ھ۔ و) کو حضرت ابنِ عباس ؓ نے اسمِ اعظم قرار دیا ہے۔

☆ حضرت ذالنون مِصری ؒ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اِن اشکالِ سبعہ (☆۔ ااا۔ م۔ #۔ اااا۔ ھ۔ و) کو تین مختلف امور میں آزمایا۔ تو میں نے اِن اسماء کو شمشیر تیر براں سے بھی زیادہ تیز پایا۔ ۱۔ میں نے اِن اشکال کو کتنی ہی کشتیوں میں رکھا ہے۔ اور وہ ہمیشہ غرق ہونے سے محفوظ رہیں۔ ۲۔ میں نے اِن اشکال کو کسی بھی گھر میں جب رکھا ہے۔ اور وہ ہمیشہ جلنے سے محفوظ رہا۔ ۳۔ میں نے اِن اشکال بضاعت میں رکھا ہے۔ نہ وہ چرایا گیا۔ اور نہ ہی وہ رائیگاں گیا۔

اِس ضمن میں ابن الوراق ؒ فرماتے ہیں۔ کہ جب یہ نقوش اشکالِ سبعہ کسی مالِ بضاعت میں رکھے جائیں۔ تو سزاوار ہے۔ کہ اِن اشکالِ سبعہ کے ساتھ یہ کلمات بھی لکھے جائیں۔ تو یہ اشکال اور کلمات اس مال کے لئے حرز و حفظِ تمام ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

بسم الله الر حمٰن الر حيم ٥يا حفيظ لا ينسٰى يا من لعمته لا محصى يا من له الاسماءُ الحُسنٰى اِحفظ هذا الشيء بما حفظت به الذ كر فا نك قلت فى كتا بك المنزل علٰى نبيك المر سل انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحا فظون٥

حروف مقطعات کے رموز و اسرار سے مستفید و متنفع ہونے کی صدری ریاضت: (49 روزہ)

یہ طریقہ دراصل سلسلہ شاذلیہ شطاریہ قادریہ کے ایک روحانی بزرگ (**افغانی پیرِ طریقت**) سے منقول و منسوب ہے۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ یہ طریقہ اُنہوں نے ایام جوانی میں سرانجام دیا تھا۔ مزید فرماتے ہیں۔ کہ! وہ اُس وقت رات کو اِس عمل سے خود کو محظوظ (**Enjoy**) کراتے۔ دن کو سوتے تھے۔ مگر کوئی نماز قطعًا قضاء نہیں کرتے تھے۔ یہ طریقہ تو **49** دنوں تک کرنا پڑتا ہے۔ مگر وہ سات سال تک ہر برس یہی طریقہ اختیار کیئے ہوئے تھے۔ کیونکہ اِس میں جو مزہ اور لذت ہے۔ وہ کسی اور عمل میں دیکھنے میں نہیں آیا۔ اور اِس عمل سے خوارقِ عادات کرامات اور دستِ غیب حاصل ہوئے۔ بہر حال بعد میں مَیں صرف یہ حروفِ مقطعات (الم. المص. الر. المر. كهيعص. طه. طسم. طس. يس. ص. حم. حم عسق. ق. ن) روزانہ اَب تک ایک ہزار مرتبہ پڑھتا رہتا ہوں۔ اُس بزرگ نے مجھ جیسے فقیرِ حقیر پُر تقصیر (**مؤلف کتاب گلشنِ اَسرارِ محبوب**) کو نہ صرف اِس عظیم روحانی ریاضت کے رموز و اسرار دکھلائے۔ بلکہ مجھے بخوشی اِس تمام عمل کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ مَیں کسی اور (اہل و متقی شخص) کو بھی اس کی اجازت دینے کا کلی اہل و مجاز ہوں۔ یہ بات یاد رہے۔ کہ! اِس عمل سے رموز و اسرار کا سلسلہ پہلے ہی ہفتے سے شروع ہو جاتا ہے۔ اِس طریقہ میں کسی بھی قسم کا کوئی مخصوص پرہیز نہیں۔ ماسوائے یہ کہ! ریاضت کرنے والا شخص صحیح العقیدہ سنی ہو۔ سچا عاشقِ رسول اللہ ﷺ ہو۔ اور اہلِ بیتِ نبوی ﷺ وخلفائے راشدین ؓ سے شدید محبت و عقیدت رکھتا ہو۔ کیونکہ (درحقیقت) حروفِ مقطعات، اسمِ اعظم اور علمِ لدنی کا وقوف و ادراک اور شناسائی زیادہ تر سادات اور علمائے باطنیہ ہی کا خاصہ اور ورثہ ہے۔ اِس عمل کے لئے دو اوقات میں سے کوئی ایک وقت مخصوص کر لیں۔ بعد نمازِ تہجد یا بعد نمازِ عشاء۔ بوقتِ عمل مکمل تخلیہ ہو۔ خوشبو کے لئے ایک عام سی اگر بتی سلگا لیں۔ وقت، جگہ (کمرہ، مسجد یا حجرہ وغیرہ۔۔۔) اور نشست (جائے نماز یا کوئی پاک صاف سفید چادر وغیرہ) ہرگز ہرگز تبدیل نہ کریں۔

بہر حال عمل کا مکمل طریقہ قارئین و شائقین کے حضور پیشِ خدمت ہے۔

☆ پہلے گیارہ مرتبہ درود و سلام پڑھیں۔

☆ پھر یہ چودہ حروف چودہ سو مرتبہ پڑھیں۔

الم.المص.الر.المرٰ.کھیعص.طه.طسم.طس.یس.ص.حم .حم عسق.ق.ن۔

☆ پھر ایک سو ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔

اللهم انی اسئلك با سمك العظيم الاعظم العلى العزيز الا عز الجليل الاجل الكبير الاكبر الكريم الا كرم المخزون المكنون الطا هر المطهر المقدس المبا رك الحى القيوم الرحمن الرحيم بديع السموت و الا رض ذى الجلا ل و الا كرام۔ الذى اذا دعيت بهٖ اجبتهٗ واذا سئلت بهٖ اعطيت۔

☆ پھر گیارہ مرتبہ درود و سلام پڑھیں۔

☆ پھر چار رکعت نمازِ روحانی (بنیتِ حصول فیضِ حروفِ مقطعات وعلم لدنی) بالکل نمازِ تسبیح کی طرح پڑھیں۔

لیکن اِس نماز میں تسبیح (**سبحٰن الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر**) پندرہ اور دس مرتبہ کے بجائے حروفِ مقطعات (**الٓرٰ - کٓھٰیٰعٓصٓ - طٰسٓ - حٰمٓ - قٓ - نٓ -**) فقط پندرہ اور دس مرتبہ پڑھنے ہیں۔ اِس طرح ہر رکعت میں تعداد **75** ہو گی۔ اور چاروں رکعتوں میں تعداد **300** ہو جائے گی۔

بہرحال چار رکعت نمازِ روحانی کے بعد دیئے گئے نقش کو آدھے گھنٹے تک بغور دیکھتے رہنا ہے۔ اور جب بھی سو کر اُٹھیں۔ اِسی نقش کو دس سے پندرہ منٹ تک دیکھا کریں۔ اور اِسی طرح کا نقش خوشخط لکھ کر روزانہ سرہانے کے نیچے رکھنا ہے۔ تا کہ ہر طرح کی رُجعت سے محفوظ و مامون رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
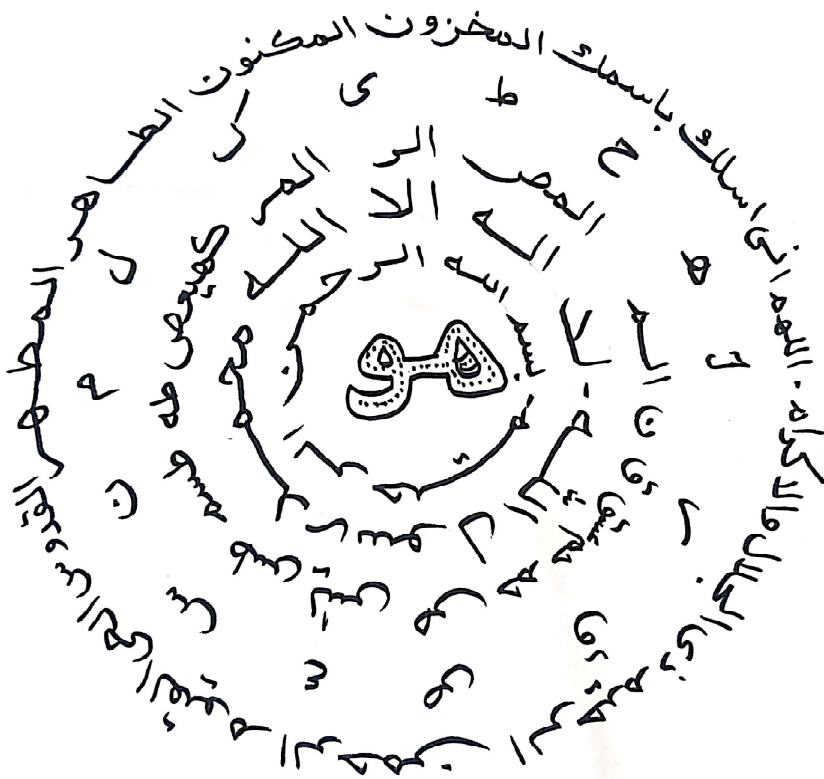
بقول (افغانی) روحانی بزرگ! یہ طریقہ کسی کتاب میں تو ناپید ہے۔ ہاں البتہ کسی شاذلی شطاری قادری سلسلے کے پیران یا مرید کی ذاتی قلمی بیاض میں ممکن ہو سکتا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

اسی ضمن میں ایک بات یاد آئی۔ کہ! صاحب شمس المعارف حضرت امام بونیؒ فرماتے ہیں۔ کہ!

میں تجھ کو ایک سرِ لطیف اور کشف شریف بتا تا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ! جو اسم لطیف اور بزرگ ہوگا۔ اس کی (لطافت و بزرگی کی) نشانی یہ ہے۔ کہ اس کے معانی عقل کے اندر عجیب وغریب اور دیر فہم ہوں گے۔ اور اس کا علم ادراک سے بعید ہوگا۔ پس جاننا چاہیئے۔ کہ! ایسا اسم جو بھی ہو۔ اس کو خوب جان لو۔ کہ یہی اسمِ اعظم سے کافی زیادہ قریب ہے۔ چنانچہ اسم ''احد'' بجز جہت کے دوسری جہت سے نہیں جانا جاتا۔ یہ اسم، اسمائے الٰہی قدیم سے ہے۔ کیونکہ بجز اس کے دوسرا کوئی موجود نہیں۔ اس نے تمام عالم کی مثالیں بنائی ہوئی ہیں۔

بہر حال! یہاں پر اس راز کو جاننے کی چند نشانیاں واشارات اور وضاحتیں پیش کردی گئی ہیں۔ جس کسی کے نصیب میں اسمِ اعظم ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے اپنی علمی استعداد، روحانی ونورانی تفکر وتدبر سے ذیل میں دی گئی چند وضاحتوں (جن میں کافی سارے قوانین ونشانیوں دی گئی ہیں) کے ذریعے سے اِس عظیم ترین راز تک پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ العظیم۔ جو اِس عظیم راز تک پہنچ جائے۔ مجھ حقیر پر تقصیر کو لازمًا اپنی دعاؤں میں یاد رکھے۔

دائرہ اسمِ اللہ العظیم الاعظم ۔ تعارف، تفصیل و فوائد :

وضاحتِ اول :

اِس ضمن میں حضرت ابوالعباس احمد بن علی بونیؒ اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف **شمس المعارف و لطائف العوارف** کے حصہءاول میں فرماتے ہیں ۔ کہ! بہت سے بزرگانِ دین نے ''**بیتُ الخطابہ**'' کے اندر جو کہ حلب میں واقع ہے ، کے اندر اعتکاف کیا ہے ۔ یہ قبر کی مثل تنگ و تاریک ہے ۔ یہ ایک ایسی کوٹھڑی ہے ۔ کہ سوائے دروازے کے روشنی جانے کا اِس میں کوئی اور راستہ نہیں ہے ۔ جب دروازے کو بند کر دیا جائے ۔ تو یہ کوٹھڑی بالکل قبر کی طرح تنگ و تاریک اور خوفناک ہو جاتی ہے ۔ بہت سارے عاملین و علمائے کرامؒ نے اِس میں سخت قسم کی ریاضتیں اور مجاہدے کئے ہیں ۔ جب نماز کا وقت ہو جاتا تو یہ لوگ اُس کوٹھڑی سے نکل آتے ۔ اور جونہی نماز ختم ہوتی اور امام صاحب سلام پھیرتے ۔ تو یہ لوگ جلدی سے اِسی کال کوٹھڑی میں واپس چلے جاتے ۔ اور رو بہ قبلہ بیٹھے رہتے اور کسی کی جانب قطعاً نظر نہیں کرتے تھے ۔ اور نہ ہی متوجہ ہوتے تھے ۔

ایک بزرگ نے اِسی کوٹھڑی میں کئی ماہ کی چلہ کشی کی ۔ اور وہ اکثر یہی دُعا مانگتے رہتے تھے ۔ کہ اِن کو اسمِ اعظم معلوم ہو جائے ۔ پس وہ بزرگ ایک رات اپنی عادت کے موافق ذِکر و دُعا کے مجاہدے میں مشغول تھے ۔ کہ اچانک نور کی ایک لوح اِن کے سامنے نمودار ہوئی ۔ جس میں چند اشکال بنی ہوئی تھیں ۔ اِس بزرگ نے اِس خیال سے اِس لوح سے اپنی نظر ہٹا لی کہ شاید یہ لوح اِسے اللہ تعالیٰ کے ذِکر سے سے غافل نہ کر دے ۔ لیکن پھر دوبارہ وہ لوح اِن کے سامنے آ گئی ۔ اور آواز آئی ۔ کہ اِس لوح کو خوب غور سے دیکھو اور ذہن نشیں کر لو ۔ کیونکہ یہی وہ چیز ہے ۔ جو دراصل تمھیں نفع پہنچائے گی ۔ تب اِس بزرگ نے اپنی آنکھیں کھولیں ۔ اور اِس لوح کو دیکھنا شروع کیا ۔ اِس لوح میں چار سطور تھیں ۔ ایک اوپر ایک نیچے، ایک دائیں اور ایک بائیں ۔ اِن کے اندرون ایک دائرہ تھا ۔ پھر اِس دائرہ میں ایک اور دائرہ تھا ۔ اندر کے دائرے میں ایک خط تھا ۔ جس نے اِس کے دو حصے کئے ہوئے تھے ۔ اور پھر اوپر کے نصف دائرے میں مزید دو خطوط دونوں جانب تھے ۔ جنہوں نے اِسے مثل مثلث کی شکل کے بنا دیا تھا ۔ اور اِس خط کے درمیان میں یہ لکھا ہوا تھا ۔ **کلا بل هوا الله** ۔ جبکہ دونوں خطوط کے زاویوں میں ایک '' **ج** '' تھا ۔ دائیں خط کی طرف قطر دائرے سے متصل حرف '' **د** '' لکھا ہوا تھا ۔ اور قطرِ خط پر اللہ تعالیٰ کا اسم '' **صمد** '' لکھا ہوا تھا ۔ اِس کی ابتداء خط مثلث سے اور انتہاء دائرے کے قریب ہے ۔ قطر کے دائرے پر حرف '' **د** '' لکھا ہوا تھا ۔ دائرے کے نیچے حرف '' **ا** '' اور اسم الٰہی '' **صمد** '' سے پہلے اسمِ الٰہی '' **واحد** '' لکھا ہوا تھا ۔ اور اِسی خط میں اسم '' **واحد** '' سے آگے اسم '' **قها ر** '' لکھا ہوا تھا ۔ دوسرے خط پر اسمائے الٰہیہ '' **قهار ۔ رحمٰن ۔ رحیم ۔ غفور** '' لکھے ہوئے تھے ۔ مثلث کے اندر قطر پر حرف '' **ط** '' لکھا ہوا تھا ۔ نیچے کے آدھے دائرے میں جو خطوط تھے ۔ وہ چوتھائی دائرے کے برابر تھے ۔ ایک اور خط جو کہ نصف دائرے تک ختم ہوتا ہے ۔ اِس کے اندر '' **سجل** '' لکھا ہوا تھا ۔ اِس کے اندر دائرے کے مقابل حرف '' **ز** '' لکھا ہوا تھا ۔ دائرے کی دوسری چوتھائی کے اندر دائرے کے اندر ہندی میں حرف '' **ه** '' جبکہ باہر '' **عبد لنا** '' لکھا ہوا تھا ۔ چھوٹے دائرے میں جو نصف دائرے کی چوتھائی ہے ۔ وہاں پر '' **مختار** '' لکھا ہوا تھا ۔ زاویئے کے پاس جہاں دونوں خطوط دائرے کے نصف تک ملے ہوئے ہیں ۔ وہاں '' **تلك عشرة كاملة** '' اور حرف '' **و** '' لکھے ہوئے تھے ۔ دائرے کے اوپر '' **الم الله لا اله الا هو الحی القیوم** '' الگ الگ (متفرق) حروف میں لکھا ہوا تھا ۔ یہ تمام حروف دراصل حرف '' **ج** '' کے مقابل تھے ۔ جو مثلث کے اندر تھا ۔ اور اسم الٰہی '' **حی** '' کی '' **ی** '' اِس '' **و** '' کے مقابل ہے ۔ جو اسفل دائرہ میں ہے ۔ اسم الٰہی '' **قیوم** '' کا '' **م** '' ، '' **الم** '' کے مقابل ہے ۔ دائرے کے باہر کی ایک طرف '' **والله من ورآئهم محیط** '' اور دائرے کے باہر کی دوسری طرف '' **بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ** '' لکھا ہوا تھا ۔ وہ دائرہ درجِ ذیل ہے ۔ (شمس المعارف کی قلمی کتب میں دائرہ اِسی طرح سے بنا ہوا ہے)
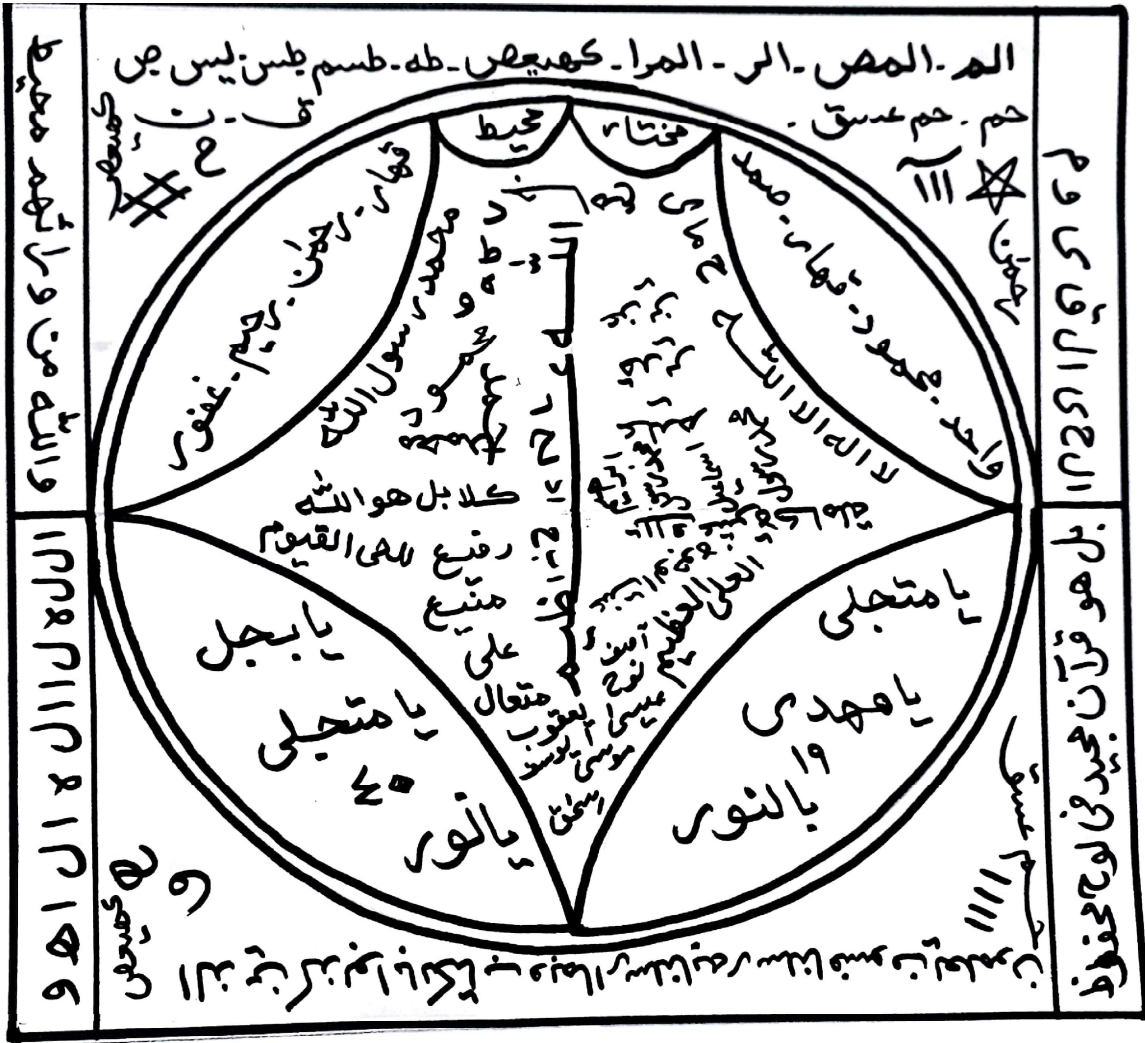
آگے چل کر یہی بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ!

جب میں نے کیفیت کا مثال کے ساتھ سامنا کیا تو وہ شکل غائب ہوگئی۔ میں نے اُٹھ کر نماز ادا کی۔ اور اپنا وظیفہ پڑھنے لگا۔ کہ دورانِ وظیفہ خوانی مجھے نیند نے آلیا۔ اور میں نے حضرت شیرِ خدا جناب امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضٰی ؓ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ؓ نے مجھ سے پوچھا وہ لوح کہاں ہے؟ جو تم نے دیکھی تھی۔ چونکہ وہ لوح میرے تصور میں تصویر کی طرح تھی۔ میں نے اُسے پیش کیا۔ آپ ؓ نے اُسے لے لیا۔ اور اُس عظیم دائرہ کی تفصیل بیان کرنا شروع کر دی۔ جس کو میں نہیں سمجھا۔ صِرف اِتنا سمجھ آیا۔ کہ آپ ؓ نے حرف ''**ج**'' پر اپنی انگشتِ شہادت رکھی۔ جو دائرے سے اوپر والے نصف میں مثلث کے زاویئے میں ہے۔ اور فرمایا کہ یہیں سے جلال پیدا ہوتا ہے۔ تب میں نے جانا کہ یہی اللہ تعالیٰ کا ''**اِسمِ اعظم**'' ہے۔ اور اسمائے ذاتِ مقدسہ پر دلالت کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین ؓ! میں نہیں سمجھا۔ تو آپ ؓ نے فرمایا کہ! **محمد بن طلحه** ؓ تمھیں سمجھا دیں گے۔ پھر میں جاگ گیا۔ اور جاگتے ہی اپنا وظیفہ پورا کر کے محمد بن طلحہ ؓ کے پاس پہنچا۔ یہ میرے دینی بھائی تھے۔ میں نے اِن سے سارا قصہ بیان کیا۔ اِنہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی۔ پھر مجھے اِسی دائرے کی شرح سمجھانی شروع کی۔ اِنہوں نے اِس (دائرے) کا نام ''**درالمنظم فی شرح اسم الا عظم**'' رکھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اِس دائرے کو ''**فی السر الا عظم**'' بھی کہا گیا ہے۔ وہ بزرگ کہتے ہیں کہ! اِس کے بعد میں نے آنحضرت رسالت مآب ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ ﷺ ایک محراب میں جلوہ افروز ہیں۔ اور ساتھ ہی حضرت امیر المؤمنین جناب علیؑ المرتضٰی ؓ اِسی اِسمِ اعظم کا وِرد کر رہے ہیں۔ آپ ؓ نے مجھے یہ کلمہ تعلیم فرمایا۔ ''**لم یتو قف الا سم المقدس علیٰ غیره فی الد لة**''۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! حق تعالیٰ کی قسم ہے۔ اِسی طرح جبرائیلؑ نے مجھے تعلیم دی ہے۔ پھر جب میں خواب سے بیدار ہوا۔تو شیخ کی خدمت میں حاضر ہوکر سارا قصہ بیان کیا۔ اُنہوں نے کچھ دیر سکوت اختیار کیا۔ پھر اپنی پشت پر ہاتھ ڈال کر ایک پرچہ نکالا۔ جس پر بعینہٖ وہی الفاظ لکھے ہوئے تھے۔یعنی کہ! **''لم یتوقف الا سم المقدس علٰی غیرہ فی الدلالۃ''**۔

میں نے اِس کو دیکھتے ہی کہا کہ! اِس کو آپ ؒ شرح کے ساتھ کیوں نہیں لکھتے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ! میرا خیال تھا۔کہ اِس کو میرے سوا اور کوئی نہ جان سکے۔ پھر اُنہوں نے **''استغفار''** پڑھی۔اور مجھے لکھ دیا۔ یہ وہ چیز ہے۔کہ جس کو اہلِ صدق وصفا کے اور کوئی نہیں جان سکتا۔ کیونکہ یہ **''اِسمِ اعظم''** اور **''سرِّ کریم و مخزونِ عظیم''** ہے۔ اگر تو اِس کو جان لے۔تو جن و انس تیری اطاعت کریں گے۔لیکن چاہیئے کہ غیر اہل سے اِس کو بچایا جائے۔اور چاہیئے کہ ظاہر و پوشیدہ حالت میں اللہ تعالیٰ سے تقوٰی اختیار کریں۔اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمھارے تمام امور میں کامیابی حاصل ہوگی۔انشاء اللہ العظیم۔

حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونیؒ اپنی کتاب شمس المعارف ولطائف العوارف کے حصہ سوئم میں فرماتے ہیں کہ! ایک بزرگ نے فرمایا کہ! جب میں نے بیت المقدس کی زیارت کے واسطے سفر کیا۔تو مجھے خیال آیا کہ! کیوں نہ، شام اور حلب کے بزرگوں کی زیارت بھی کرتا چلوں۔ چنانچہ میں ابھی راستے میں ہی تھا۔کہ! ایک شخص، جو کہ شاید ابدالوں میں سے تھا۔میرے سامنے آیا اور بعد سلام کے مجھے فرمایا کہ! اے احمدؒ! میں آپؒ کو ایک تحفہ دینا چاہتا ہوں۔جس سے آپؒ کو بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ! وہ تحفہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا۔میں ایک روز خلوت میں مراقبہ کر رہا تھا۔اور اپنے روزانہ کے **اوراد و اذکار** میں مشغول تھا کہ! اچانک ایک **لوحِ عظیمہ** میرے سامنے آئی۔جس پر عجیب وغریب طرح سے چند خطوط، دوائر اور اسماء و حروف مرقوم تھے۔پھر ایک مؤکل (**فرشتہ**) میرے سامنے آیا۔اور وہی لوح اس نے مجھے دے دی۔مگر کچھ بتایا نہیں اور فوراً ہی غائب ہوگیا۔اُس وقت مجھے یہ معلوم نہ ہوا کہ اِس لوح کے کیا کیا فوائد ہیں؟ اور یہ لوح کس کام کے لئے مفید ہے۔جس کے سبب میرے قلق واضطراب میں کافی اِضافہ ہوتا رہا۔کہ اسی حال میں مجھ پر نیند غالب ہوئی۔اور خواب میں مجھے حضرت علیؓ المرتضٰیؓ کی زیارت سے فیضِ یابی کا شرف حاصل ہوا۔اور میں نے دیکھا۔کہ! حضرت علیؓ کھڑے ہوئے ہیں۔اور اُنہوں نے سلام کرنے میں مجھ سے سبقت کی۔ پھر میں نے اُنؓ کے سلام کا جواب عرض کیا۔ پھر آپؓ نے مجھ سے فرمایا کہ! وہ لوح کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا یہ حاضر ہے۔پھر آپؓ نے وہ لوح مجھ سے لے کر اُسے نہایت ادب واحترام سے بوسہ دیا۔اور فرمایا! کیا تم جانتے ہو کہ! اِس لوح میں حقیقت اور معرفت کے کیا کیا اسرار ہیں؟ اور تمام **''علمِ جفر''** جو میں نے تالیف کیا ہے۔وہ سب اِسی کے اندر موجود ہے۔اور اِس لوح کا نام میں نے قضاء وقدر رکھا ہے۔ اِس میں حرف **''ا''** کے اسرار ہیں۔اور اِس میں **''اسمِ اعظم''** کا راز ہے۔دورہء اقطاب اور خلداء سب اسی میں ہیں۔ پھر جنابِ حضرت امیرالمؤمنین علیؓ المرتضٰیؓ وہ دائرہ (جو پچھلے صفحہ پر دیا گیا ہے) مجھ کو عنایت کر کے اپنا دستِ مبارک اسمِ ذات (اللہ) پر رکھا۔اور فرمایا کہ! یہ اسمِ اعظم کا راز اور اِس کی حقیقت ہے۔ پھر حضرت امیرالمؤمنینؓ تشریف لے گئے۔اے احمدؒ! میں اِس لوح کو لے کر تمھارے پاس آیا ہوں۔ میں نے اِس کو قبول کیا۔

دائرے کے انوارات واسرار :

اِس ضمن میں حضرت ابوالعباس احمد بن علی بونیؒ اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف شمس المعارف ولطائف العوارف میں فرماتے ہیں کہ! اِس دائرے میں ایسے ایسے اسرار اور انوارات مخفی ہیں۔ یہ (اسرار اور انوارات) میں صرف سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی اِجازت سے ظاہر کرتا ہوں۔یعنی میں نے آنحضور نبی کریم ﷺ کو محراب میں اور حضرت علیؓ کو اِس دائرہ کا ذکر کرتے ہوئے اور اِس کے فوائد کو بیان کرتے ہوئے ملاحظہ کیا۔تو آنحضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ! میں نے اِس (لوح مبارک) کو اِسی طرح لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا دیکھا ہے۔اور حضرت جبرائیلؑ نے اِسی صورت سے مجھے یہ لوحِ عظیمہ دکھائی تھی۔ میں نے اِس وقت عرض کیا کہ! حضور! مجھے اِجازت ہو

تو میں اِس کی تشریح کو ظاہر کر دوں ۔ اِرشاد فرمایا کہ کچھ حرج نہیں ۔ اِس وقت میں خواب سے بیدار ہوا۔اور میں نے اِس دائرہ میں غور وغوض کرنا شروع کیا۔اب جو میں نے دیکھا۔تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ دائرہ تمام اسرار پر حاوی ہے۔پس حروف اِس کے شفع اور وتر ہیں۔اور اسمائے مبارکہ اِس کے مجموع اور متفرق ہیں۔بے شک ! حرف '' **ا** '' کا جو میں نے ذکر کیا ہے۔وہ اِنہی معنوں میں اور اِسی شرح کے ساتھ ہے۔اور میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں ۔کہ وہ الہام والقاء میں میری معاونت فرمائے۔اور مجھے ثوابِ عظیم عطا فرمائے۔(آمین)۔ بے شک وہ بڑا ابخشش کرنے والا مہربان ہے۔اور میں یہ بھی دُعا کرتا ہوں کہ ! ہر طالبِ علم کو اِس کے ساتھ احسان واکرام سے منتفع ومستفیذ فرمائے۔آمین۔

اِس دائرہ میں دُنیا کے جملہ تغیرات وحوادث اور تمام سلطنتوں کے عروج وزوال کا حال ہے۔اور تمام لڑائیاں جو بادشاہوں میں ہوئی ہیں یا آنے والے وقتوں میں وقوع پذیر ہوں گی۔اور سب بادشاہوں کے نام اِس سے نکل سکتے ہیں۔مگر یاد رہے۔کہ اِن رموز واسرار اور پوشیدہ رازوں کا استخراج صرف وہی اہل شخص کر سکتا ہے۔جو قواعد بسط وتکسیر وجفر سے واقفیت رکھتا ہو۔اور ہر اصل کو اِس کے اصول میں ضرب دینا بھی جانتا ہو۔کیونکہ جب تم کسی حرف کے اعداد کو بسط کرو گے۔اور تحقیق کرو گے۔کہ یہ حرف کِس مرتبے کا ہے؟ اور کون سی دولت سے متعلق ہے؟ تو اِس وقت تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ! اِس دولت کے ساتھ مستقبل میں کون کون سے واقعات و حوادث پیش آئیں گے۔یہ دائرہ دراصل اُن تمام باتوں کا مجموعہ ہے۔جو'' **جفر مِفتاحُ الغیب** ''میں وضع کی گئی ہیں۔اور ہم نے اِس کو جفر کا مصادر پایا ہے۔چنانچہ اِس جفر میں **626** مصراع ہیں۔جس میں سے ہر ایک کی **28** جدولیں ہیں۔اور ہر جدول میں **28** خانے طول وعرض میں ہیں۔اور سب حروف معجمہ (یعنی کہ **28** حروفِ تہجی) ہیں۔

دائرے کے خواص :

اِس ضمن میں حضرت ابوالعباس احمد بن علی بونیؒ فرماتے ہیں کہ !اگر کوئی شخص اِس دائرے کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔تو ایسے شخص کا عوام الناس کے اندر رعب ودبدبہ ہوگا۔اور اُسے تسخیرِ خلائق وعظیم قبولیت نصیب ہوگی۔(انشاء اللہ تعالیٰ)اور اگر کوئی شخص اِس دائرے کو سونے کے پانی سے چاندی کی پلیٹ پر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔تو تمام پر مخلوقات میں ایسے شخص کو عظیم ترین توقیر و قبولیت نصیب ہوگی۔(انشاء اللہ تعالیٰ)اور اگر کوئی شخص کسی لشکر میں ہو اور اِس دائرے کو علم پر لکھ کر لگائے۔تو کبھی ایسا لشکر ناکام و شکست خوردہ واپس نہیں لوٹے گا۔(انشاء اللہ تعالیٰ)اور اگر اِس دائرے کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر کوئی اپنے پاس رکھے۔تو ایسا شخص ایذا دینے والے لوگوں کے شر سے مامون ومحفوظ رہے گا۔(انشاء اللہ تعالیٰ)

اِس دائرے کے لاتعداد و بے شمار فوائد ومنافع ہیں۔جن کے بیان کرنے سے زبان جسم یکسر قاصر وگونگ ہے۔اگر سعادت وانعام کسی کے نصیب میں ہوگا۔تو وہ اِس رازِ عظیمہ، جوہرِ مکنون ومخزون سے مستفید ومنتفع ہوگا۔(انشاء اللہ تعالیٰ)

وضاحتِ دوئم:

اِسی ضمن میں حضرت ابوالعباس احمد بن علی بونیؒ اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف شمس المعارف ولطائف العوارف کے حصہ سوئم میں اِسی اسمِ اعظم کے متعلق ایک عظیم الشان اشارہ فرماتے ہیں۔کہ ! کِن کِن اسمائے الٰہیہ میں اسمِ اعظم کے کتنے کتنے حروف شامل ہیں۔اسمائے حُسنیٰ کی شرح کے تحت امام بونیؒ فرماتے ہیں۔کہ ! اللہ تعالیٰ کا اسم'' **اَللّٰه** ''اسمِ اعظم اور بہت ہی عظیم اذکار میں سے ایک اسم ہے۔اور اسم'' **العزیز** ''کے ضمن میں فرماتے ہیں۔کہ اسم الٰہی'' **العزیز** ''میں اسمِ اعظم کے حروف میں سے ایک حرف ہے۔اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک'' **الممیت** ''کے ضمن میں امام بونیؒ فرماتے ہیں۔کہ! اسم'' **الممیت** ''میں اسمِ اعظم کے خالص دو حروف'' **م** '' مکرر آئے ہیں۔(لہٰذا گمان غالب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کا جو بھی اسم اعظم ہے۔اُس میں حرف'' **م** '' ضرور آئے گا)واللہ اعلم بالصواب

(باقی کچھ اسمائے الٰہیہ کا جدول بمطابق اشارہ علامہ بونیؒ مندرجہ ذیل ہے)

العزیز۔1	العلیم۔2	الرافع۔3	المعز۔2	الحکم۔1	العدل۔1	الخبیر۔1	الحلیم۔1	العظیم۔2	الغفور۔2
شکور۔1	العلی۔1	المقیت۔1	الکریم۔2	المجیب۔1	الحکیم۔1	المجید۔1	باعث۔2	حمید۔1	المحصی۔1
المبدیء۔1	المعید۔2	المحی۔1	الواجد۔1	الواحد۔1	القادر۔1	المقدم۔2	الوالی۔1	المنتقم۔1	رؤف۔1
مقسط۔1	الجامع1	الغنی۔1	المغنی۔1	المانع۔1	الباقی۔1	الرشید۔1	الصبور۔1	الممیت۔1	

وضاحتِ سوئم :

اسی ضمن میں ایک اور بات یاد آئی۔کہ! میرے اُستادِ محترم جناب **غلام الرسول عائلی نقشبندی** صاحب نے اپنی کتاب مکاشفاتِ نور میں بابِ اسمِ اعظم میں ''**جدول کلیدِ اسمِ اعظم**'' کے تحت رقم طراز ہیں۔کہ!

واضح ہو کہ یہ جدول (جو کہ اگلے صفحہ پر دیا گیا ہے) اِس سارے معمے کی کلید اعظم ہے۔اور ہم نے آگاہی دی تھی۔کہ اسمِ اعظم کوئی جفر کا نہ تو قاعدہ تھا اور نہ معمہ! بلکہ جنہوں نے اِس بات کو عوام الناس تک صراطِ مستقیم بنا کر پیش کیا۔تو اس کے قواعد اسی جدول ہی سے بنائے گئے ہیں۔اور تمام معمہ (اسمِ اعظم) اسی جدول سے ہی وضع کیا گیا تھا۔وگرنہ یہ اسم کوئی نہیں تھا۔

عائلی صاحب دعویٰ کرتے ہیں۔کہ! اِس جدول کو بطور اس معمے کی کلید کے تاریخ میں پہلی بار پیش کیا جا رہا ہے۔اِس سے آپ کسی بھی اسم کو پھیلا کر اِس کا بسطِ کبیر لے سکتے ہیں۔اور کسی کا بھی نصف وثلث ودیگر اجزاء لے سکتے ہیں۔ اور اگر اِس براہینہ بات کو سمجھنے کے بعد کسی بھی اسم کو اِس جدول میں پھیلا دیں۔اور پھر تمام حروف کا بسطِ کبیر لے لیں۔اور دیکھیں۔

کہ اِس کے **40** حروف بنتے ہیں کہ نہیں؟ اگر **40** حروف بنتے ہیں۔تو دیکھیں۔کہ!

اِن کے وہ اعداد **581** نکلتے ہیں؟ اور اگر نکلتے ہیں۔

تو کیا اِن کو جُمل کرنے سے **19** حروف نکلتے ہیں؟

اور کیا اِن **19** حروف کے جُمل کبیر کے اعدادِ کامل **600** نکلتے ہیں؟

اگر اِس طرح ہے۔تو آپ کو مبارک ہو۔کہ آپ اِس عظیم ترین راز سے آگاہ ہو گئے۔کہ جس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگوں کی عمریں صَرف ہو گئیں۔

لیکن پھر بھی وہ مقصود کو نہ پا سکے۔کیونکہ اِن کے پاس پرکھنے کا کوئی پیمانہ نہیں تھا۔جس کی بناء پر وہ سرگردان رہے۔اِس کے بعد آپ دیکھیں گے۔کہ باقی تمام قواعد جتنے بھی اِس معمے میں مرقوم ہیں۔وہ اس پر منضبط ہونا شروع ہو جائیں گے۔اور کوئی بھی علامت، کوئی بھی رمز اِس کے سوا باقی نہیں رہے گی۔کہ اِس جیسی تفاصیل تاریخ میں موجود تمام کتب میں سے کہیں بھی آپ کو نہیں ملیں گی۔اور نہ ہی تاریخِ عالم میں اِس سے قبل ایسی جامع گفتگو کی گئی ہوگی۔اور اِس سلسلے میں یہ تمام اسرار محض اس وجہ سے دیئے گئے ہیں۔کہ اِس کتاب کے بارے میں جو ہمارا مقصود تھا۔کہ اِسے تاریخ کی پہلی باضابطہ اور مفصل کتاب بنایا جائے۔اِس سلسلے میں ہمیں جتنی آگاہی تھی۔ہم نے اِسے دل کھول کر بیان کر دیا ہے۔۔۔

(یہی جدول ''رسالہ مجربۃ لطیفہ فی الزایرجہ'' از ''سرفراز علی رضوی'' کی فارسی کتاب میں بعنوانِ ''هذا جدول الكسور المسمی بجدول العناصر'' کے تحت موجود ہے)

مجھے جتنی تعلیم تھی میں نے بتا دی۔اب اِس سے زائد کچھ بھی بتانے کے لئے باقی نہیں رہا۔یہاں وہ (تقریباً) سب کچھ بتا دیا گیا ہے جو بتانا نہیں چاہیئے تھا۔یہی سب کچھ حتمی ہے۔کیونکہ اِس سے زائد کچھ ہے بھی نہیں، کہ جسے بتایا جائے۔

حروف	اعداد قمری	نصف	ثالث	رابع	خامس	سادس	سابع	ثامن	تاسع	عاشر
		1/2	1/3	1/4	1/5	1/6	1/7	1/8	1/9	1/10
ا	01	☆	☆	☆	☆	☆	☆	☆	☆	☆
ب	02	ا	☆	☆	☆	☆	☆	☆	☆	☆
ج	03	☆	ا	☆	☆	☆	☆	☆	☆	☆
د	04	ب	☆	ا	☆	☆	☆	☆	☆	☆
ه	05	☆	☆	☆	ا	☆	☆	☆	☆	☆
و	06	ج	ب	☆	☆	ا	☆	☆	☆	☆
ز	07	☆	☆	☆	☆	☆	ا	☆	☆	☆
ح	08	د	☆	ب	☆	☆	☆	ا	☆	☆
ط	09	☆	ج	☆	☆	☆	☆	☆	ا	☆
ی	10	ه	☆	☆	ب	☆	☆	☆	☆	ا
ك	20	ی	☆	ه	د	☆	☆	☆	☆	ب
ل	30	ه ی	ی	☆	و	ه	☆	☆	☆	ج
م	40	ك	☆	ی	ح	☆	☆	ه	☆	د
ن	50	ه ك	☆	☆	ی	☆	☆	☆	☆	ه
س	60	ل	ك	ه ی	ب ی	ی	☆	☆	☆	و
ع	70	ه ل	☆	☆	د ی	☆	ی	☆	☆	ز
ف	80	م	☆	ك	و ی	☆	☆	ی	☆	ح
ص	90	ه م	ل	☆	ح ی	ه ی	☆	☆	ی	ط
ق	100	ن	☆	ه ك	ك	☆	☆	☆	☆	ی
ر	200	ق	☆	ن	م	☆	☆	ه ك	☆	ك
ش	300	ن ق	ق	ه ع	س	ن	☆	☆	☆	ل
ت	400	ر	☆	ق	ف	☆	☆	ن	☆	م
ث	500	ن ر	☆	ق ك ه	ق	☆	☆	☆	☆	ن
خ	600	ش	ر	ن ق	ك ق	ق	☆	ه ع	☆	س
ذ	700	ن ش	☆	ق ع ه	م ق	☆	ق	☆	☆	ع
ض	800	ت	☆	ر	س ق	☆	☆	ق	☆	ف
ظ	900	ن ت	ش	ر ك ه	☆	ن ق	☆	☆	ق	ص
غ	1000	ث	☆	ن ر	ر	☆	☆	ه ك ق	☆	ق

وضاحتِ چہارم:

حضرت شیخ بہاؤالدین عاملیؒ نے اپنی ابیات میں اِسمِ اعظم کے متعلق چند اِشارات ونشانیاں بیان کی ہیں۔ وہ ابیات تو بہت زیادہ ہیں۔مگرہم یہاں پر اسمِ اعظم تک رسائی والی چند چنیدہ ابیات درج کررہے ہیں۔

گنج اسرار الهی حرف است — گوهر مخزن شاهی حرف است

سی و شش حرف که در گفت و شنید — کس بپایان رموزش نرسید

اسمِ اعظم که نهاں از نظر است — عقل ها جُمله از اں بی خبر است

شد از آن اسم مقدس آگاه — که بود اعظم اسماء الله

هر چه در عالم از ایں اسم بپا ست — زانکه ایں اسم کنوز الاسماء است

هست در مُصحف ما بعد سه میم — در میاں هائی سور در حا میم

عد د ش با سورِ قُرآنی — متساوی است اگر میدانی

هشت حرف است بتر تیب و نظام — بسط حرفیش چهل گُشته تمام

نقطه اش (حرفیش) نوزده از روئے جُمل — هشت چوں مُدخل باسط بعمل

اولش میم و چهارم لام است — سیمش شهره در ایں ایام است

طابود آخر شش حرف در او — گوش دل باز کُنی گر نیکو

در سه جا مصدر اسمش دال است — در سه آیت یی از انفال است

اولش هفده و آ خر سین اَست — متصل در وسطِ یا سین اَ ست

عدد بینه اش هفتاد است — ایں هم از قاعده استاد است

اے (شیخ بہائی) چو تو ایں کشف رموز — کردی و یافتی آں نقد کنوز

چندمزید وضاحتیں برائے تحقیق وجستجو وتلاشِ اسمِ اعظم :

1۔ اِسی ضمن میں میرے باطنی استادمحترم جناب حضرت فقیر غُلام الرسول مین ناشاد ؒ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ حضرت بہاؤالدین عاملیؒ ،خواجہ نصیرالدین طوسی اور دیلمی ؒ نے اسم اعظم کے متعلق جن دوسورتوں (سوره بقره ۔ سوره آل عمران) کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اِن میں اسم اعظم واقعی موجود تو ہے۔مگر **اشتقاقًا** موجود ہے۔اورجس قُرآنی سورہ میں **اسم اعظم صریحًا** (یعنی کہ جس سورہ مبارکہ میں اسم اعظم صریحًا اور بہ لحاظ خوانده مکمل ہے) موجود ہے۔اس سے پہلوتہی کر گئے۔اس لئے کہ جس سورہ مبارکہ میں اسم اعظم صریحًا اور بہ لحاظ خوانده مکمل طور پر ہے۔ وہ ان دونوں سورتوں سے مقدار میں اتنی ہی کم ہے۔

2۔ اسم اعظم جس طرح قُرآن میں موجود ہے۔اسی طرح عبرانی وسریانی، بابلی وآرامی اور دیگر زبانوں میں بھی موجود تھا۔

3۔ اس اسم اعظم سے تمام انبیاء ورسلؑ آگاہ تھے۔اور بوقت لا ینحل معمات ومہمات میں اسی سے دعافرماتے تھے۔

4۔ بقول علمائے روحانیہ وجفارین ! اِس اسم اعظم کو بسط کرنے سے **40** حروف نکلتے ہیں۔جن کے اعداد بحساب ابجد قمری **581** ہیں۔اورانہیں جُمل کرنے سے **19** حروف نکلتے ہیں۔جن کے اعداد بحساب ابجد قمری **600** بنتے ہیں۔

اِسی ضمن میں مزید کچھ وضاحت وتفصیل پیشِ خدمت ہے۔کہ اگر تو آپ نے کوئی اسم تلاش کر ہی لیا ہے۔تو وہ اُن **99**۔اسمآءِ اِلٰہیہ میں سے تو نہیں ہے۔اور کیا اُس اسم کے تمام حروف کا استخراج حروف نورانی سے کیا گیا ہے۔یعنی حاصل شدہ اسم حروفِ نورانی کے چند حروف پر مشتمل ہے۔اب اِس حاصل شدہ اسم کے تمام حروف کا بسطِ کبیر لے لیں۔اور دیکھیں۔کہ اِس کے **40** حروف بنتے ہیں کہ نہیں؟ اگر **40** حروف بنتے ہیں۔تو دیکھیں۔کہ اِن کے وہ اعداد **581** نکلتے ہیں؟ اور اگر نکلتے ہیں۔ تو کیا۔اِن کو جُمل کرنے سے **19** حروف نکلتے ہیں؟ اور کیا اِن **19** حروف کے جُمل کبیر کے اعدادِ کامل **600** نکلتے ہیں؟ اگر اِس طرح ہے۔تو آپ کو مبارک ہو۔کہ آپ اِس عظیم ترین راز سے آگاہ ہوگئے۔

5۔ اِسی طرح سے ہمارے باطنی استاذِ محترم **جناب غلام الرسول میمن ناشاد**ؒ اور صاحب حقیقتِ گلزارِ صابری جناب مخدومِ زمن **شاہ محمد حسن صابری چشتی** قادری حنفی رامپوریؒ کے علاوہ دیگر صاحبانِ تصوف کا اس بات پر قوی اتفاق ہے کہ! اسمائے اعظم الٰہی سب گیارہ (11) ہیں۔ جو کہ انہی اٹھائیس **28 حروف معجمہ** کے حروف تہجی میں پوشیدہ ہیں۔ جن میں آتشی، بادی و آبی میں تین۔ تین اور خاکی میں فقط دو اسماء ہیں۔ اِن میں سے صرف ایک اسم کو حضرت امام جعفر صادقؓ نے قواعد علم جفر میں ضم فرما دیا ہے۔ اور حکام اہل جفر اُس اسم مبارک کو اسمِ اعظم تحریر کرتے ہیں۔ کیونکہ بغیر اس اسمِ اعظم کے علم جفر تاثر ہوتا ہی نہیں۔

حضرت ناشادؒ فرماتے ہیں۔ کہ! اِن گیارہ اسمائے عظام الٰہیہ کی اطلاع بلا رمزیہ کلیہ پر مجاہدہ کرنے کے بعد مبشرات، مغیبات اور مکاشفات ہی سے اطلاع ہوتی ہے۔ جو بندہ خدا خود کو ریاضت سے اِس کا اہل ثابت کردے گا۔ تو یہ اسمائے عظام الٰہیہ خود بخود اُسے میسر ہو جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

6۔ اسمِ اعظم **29** اسمائے مبارکہ (یعنی **29** حروفِ مقطعات سے مستخرج شدہ **14** حروفِ نورانی سے) مرکب ہے۔

7۔ اِسی بارے میں میرے باطنی استادِ محترم جناب حضرت فقیر غلام الرسول میمن ناشادؒ فرماتے ہیں کہ حروفِ نورانی کا ایک عظیم طریقہ **جفر الجامع** کی طرز کا ہے۔ جس میں حروفِ مقطعات سے حاصل شدہ 14 حروفِ نورانی کا ایک صحیفہ نورانیہ بھی مرتب کیا جاتا ہے۔ انہی چودہ حروف کو گردشیں دے کر 196 صفحات تیار ہوتے ہیں۔ یاد رہے۔ کہ اِس پورے صحیفہ نورانیہ میں اسمِ اعظم 14 جگہوں پر آتا ہے۔ ایک جگہ پر مستقیم اور باقی صدر و مؤخر کے لحاظ سے۔ اِس اسمِ اعظم کی مختلف جہتیں سامنے آتی ہیں۔ لیکن اِس اسمِ اعظم میں ایک حرف کی گنجائش ہے۔ اِس لئے کہ یہ حروف کا جو صحیفہ ہے اِس کے اندر تمام حروف خالص ہیں۔ اور اسمِ اعظم حروف کے لحاظ سے مکرر ہے۔ مگر پھر بھی بہ لحاظِ قوتِ اعراب بآسانی پڑھنے میں صاف طور سے آتا ہے۔

8۔ میرے باطنی استادِ محترم جناب حضرت فقیر غُلام الرسول میمن ناشادؒ فرماتے ہیں کہ! آپ (قارئین و متلاشی اسمِ اعظم) کے پاس تین چیزیں موجود ہیں۔

1۔ جفر الجامع کے 14 نورانی حروف کا صحیفہ۔ 2۔ معمہ اسمِ اعظم (منظومی اشارات در ابیاتِ بہائی برائے اسمِ اعظم)۔
3۔ اس مضمون میں درج شدہ بسط کے **40** حروف، جُمل کے **19** حروف۔

(یعنی کہ! اسم اعظم کو بسط کرنے سے **40** حروف نکلتے ہیں۔ جن کے اعداد بحساب ابجد قمری **581** ہیں۔ اور انہیں جُمل کرنے سے 19 حروف نکلتے ہیں۔ جن کے اعداد بحساب ابجد قمری **600** بنتے ہیں)۔

9۔ اِسی ضمن میں میرے باطنی استادِ محترم جناب حضرت فقیر غُلام الرسول میمن ناشادؒ فرماتے ہیں۔ کہ اب بھی اگر (معمہ اسمِ اعظم) حل نہ ہوتا ہو۔ تو **اُمُّ الدعوات** (یعنی کہ) سورہ فاتحہ کی **40**۔ ایام کی ریاضت عظیمہ (باپرہیز روحانی) خصوصی جناب حضرت امامِ موسیٰ کاظمؓ **بن** حضرت امامِ جعفر صادقؓ کی خصوصی اجازت سے ادا کریں۔ میں دعوٰی سے کہتا ہوں۔ کہ ناکامی کا **1%** بھی امکان نہیں رہے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

10۔ اسی ضمن میں ایک اور بات یاد آئی۔ کہ! حضرت شیخ سعد الدین حمویؒ اسمِ اعظم سے واقف تھے۔ اور اُنہوں نے اسمِ اعظم کا بطریقِ جفر استخراج بھی کیا تھا۔ لیکن اُنہوں نے بزبانِ فارسی بطریقِ علم جفر نااہل سے مخفی رکھا۔ اور پھر اسی اسمِ اعظم کے معمہ کو والی افغانستان جناب احمد شاہ ابدالی کے پیرومرشد حضرت **میاں فقیراللہ علوی شکارپوری**ؒ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "**قطبُ الارشاد**" پر اسمِ اعظم کی تلاش کے طریقے کو کچھ اس طرح سے بیان فرمایا ہے۔ کہ!

اگر کوئی شخص ایک مرتبہ سورہ **یٰسین شریف** کو سجدے میں اِس طرح سے پڑھے۔ کہ! مقاماتِ رمز و اشارات کو **200-200** مرتبہ تکرار کرے۔ تو یہ طریقہ جمیع مقاصد دینی و دنیاوی کے لئے راقم (میاں فقیراللہ علویؒ) کے بارہا کا مجرب اور

آزمودہ طریقہ ہے۔ جاننا چاہیئے۔کہ! اِس سورہ شریفہ (سورہ یٰسین شریف) میں تین محل اشارات کے مقامات ہیں۔ جوکہ رمزو اشارات میں لکھے ہوئے ہیں۔ اگر یہ اُمور افشاں ہو جائیں۔ اور مخلوق میں سے کوئی اِن کا ادراک حاصل کر لے۔ تو ایسے شخص سے کارہائے عظیمہ رونما ہوں۔ (وہ مافوق الفطرت خصوصیات کا حامل ہو جائے) اور کوئی بھی شخص اُس کی نافرمانی نہ کر سکے۔ اشارات کی تفصیل درجِ ذیل ہے۔

☆ **پہلا اشارہ** : یہ اشارہ دوکلمات کے درمیان واقع ہے۔ کہ ہر دو حروف کا مجموعہ ''**بہشت**'' کی تعداد کے مطابق ہے۔ پہلے کلمے کے چار حروف ہیں۔ کہ ہر حرف نے دوسرے حرف کے بعد تکرار کیا ہوا ہے۔ اور دوسرے کلمے کے چاروں حروف ہی غیر مکرر ہیں۔ اگر چہ اِن میں سے ایک حرف کا پہلے کلمے میں تکرار موجود ہے۔ جبکہ دوسرا اور تیسرا حرف پہلے کلمے کے حرفِ اول کے مقابل ہے۔ جو مراتب اعدادِ جمل کے مرتبہ ثانیہ میں ہے۔ جبکہ چوتھا حرف پہلے اور تیسے حرف کے مجموعہ مثل ہے۔ جو **امامِ مبین** نکلا۔

☆ **دوسرا اِشارہ** : یہ اشارہ تین کلمات کے درمیان واقع ہے۔ اِن حروف کا مجموعہ ''**ابواب**'' کی تعداد سے باہر ہے۔ پہلا اور ساتواں حرف ہم مثل ہیں۔ چنانچہ دوسرا اور چھٹا، تیسرا اور پانچواں ہم مثل ہیں۔ جبکہ چوتھا حرف اِن حروف کے مجموعے کا عین مرکز ہے۔ اور وہ ایک حرف ہے۔ کہ وہ زبر و بینہ کے ساتھ کے ساتھ'' **اسمِ اعظم** '' کے مطابق ہے۔ کہ اِس سے اسمِ اعظم مراد ہے۔ اور (تمام) حروف کا دائرہ اِس پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور اِس کا بینہ ہا آخر سے مِلا ہوا ہے۔ اور اِسی میں دوسری علامت یہ ہے۔ کہ کلمات کے انضمام کا عمل اگر مقلوبی طور پر کیا جائے۔ تو پھر بھی وہی کلمات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو یہ ہیں۔

کل فی فلك۔

☆ **تیسرا اِشارہ** : یہ اشارہ پانچ کلمات کے درمیان واقع ہے۔ اِن کلموں کے حروف کا مجموعہ تمام ابواب مذکورہ کی تعداد کے مطابق ہے۔ ایک زیادہ سے اور دو کلموں کے حروف جو پہلے اشارے کے مقام پر ہیں۔ بعینہٖ پہلے اور دوسرے اشارے کی ترتیب پر غیر مرتب اِن کلمات میں مندرج ہیں۔ اور اِن کلمات کے نقطے (نقات) تمام جہات کو احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اِس کے اندر نصف نقاط بالائی ہیں۔ اور نصف نقاط زیریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے الٰہیہ اِس کلمے کے اول و آخر میں جلوہ گر ہیں۔ جوکہ یہ ہے۔

سلٰم قف قولا من رب رحیم ○

11۔ حروفِ نورانی کے صحیفہ جفر جامع میں ایک جگہ پر اسمِ اعظم آتا ہے۔ صحیفہ جفر جامع کو سمجھانے کے لئے یہاں طریقہ دیا جاتا ہے۔ تاکہ عوام الناس کو معلوم ہو۔ کہ صحیفہ نورانی جفر جامع کیسے بنے گا۔ اِسی سلسے میں حروفِ مقطعات اور اِس سے متخرج حروفِ نورانی کے سلسلے میں کچھ معلومات پیشِ خدمت ہیں۔

معلوماتِ حروفِ مقطعات اور حروفِ نورانی:

حروفِ مقطعات	الم	المص	الر	المر	کھیعص	طه	طسم	طس	یس	ص	حم	حم عسق	ق	ن
اعداد قمری	71	161	231	271	195	15	109	69	70	90	48	278	100	50
اعدادِ شمسی	1101	1151	511	1111	2047	970	700	100	1030	50	606	1026	300	700
حروفِ نورانی	ا	ه	ح	ط	ی	ك	ل	م	ن	س	ع	ص	ق	ر
اعداد قمری	1	5	8	9	10	20	30	40	50	60	70	90	100	200
اعدادِ شمسی	1	900	6	70	1000	400	500	600	700	30	90	50	300	10

حروفِ مقطعات یہ ہیں۔ **الم.المص.الرا.المرا.کھیعص.طه.طسم.طس.یس.ص.حم.حم عسق.ق.ن۔**

انہیں حروفِ مقطعات کی مفرد صورت (یعنی مکرر کو ہٹا کر) یہ ہے۔ **الرٰ۔ کھیعص۔ طٰسٓ۔ حٰمٓ۔ قٓ۔ نٓ۔**

14 حروفِ نورانی یہ ہیں۔ **ا۔ه۔ح۔ط۔ی۔ك۔ل۔م۔ن۔س۔ع۔ص۔ق۔ر۔**

حروفِ مقطعات کی تکرار کی تعداد اور سورتوں کے نام

☆ الم ۔ چھ مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ بقرہ ، آلِ عمران ، العنکبوت ، الروم ، لقمان ، السجدۃ)

☆ المص ۔ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ الاعراف)

☆ الرٰ ۔ پانچ مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ یونس ، ھود ، یوسف ، ابراہیم ، الحجر)

☆ حم ۔ چھ مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ غافر ، فصلت ، الزخرف ، الدخان ، الجاثیہ ، الاحقاف)

☆ المرٰ ۔ ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ الرعد)

☆ طٰسٓمٓ ۔ دو مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ الشعراء ، القصص)

☆ کٓھٰیٰعٓصٓ ۔ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ مریم)

☆ طٰہٰ ۔ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ طٰہٰ)

☆ یٰسٓ ۔ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ یٰسین)

☆ طٰسٓ ۔ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ النمل)

☆ حٰمٓ عٓسٓقٓ ۔ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ الشوریٰ)

☆ صٓ ۔ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ صاد)

☆ قٓ ۔ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ قاف)

☆ نٓ ۔ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ القلم)۔

حاملینِ اسمِ اعظم پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات و انعامات :

ویسے تو حاملِ اسمِ اعظم پر اللہ تعالیٰ کے انعامات وعنایات اِس قدر بے شمار و لا تعداد ہیں ۔ کہ جن کو بیان کرنا ناممکن ہے ۔ کیونکہ اسمِ اعظم اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین اور مخفی اسرار ورموز میں سے اللہ تعالیٰ کی ذاتی نام کی صفت ہے ۔ اور اسمِ اعظم تک پہنچنے سے پہلے حاملِ اسمِ اعظم کو کئی طرح کے مدارج طے کرنے پڑتے ہیں ۔ جیسے کہ!

☆ ایسا شخص **100%** اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول اللہ ﷺ پر دائمی عمل پیرا ہوتا ہے ۔

☆ ایسا شخص واقعتاً ولی اللہ ہوتا ہے ۔جس کو دیکھ کر بندہ ازخود اپنی مغفرت کا طلب گار ہوتا ہے ۔ اور ایسے شخص کو دیکھ کر ہر خاص وعام بندگان کو اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے ۔ اور وہ عبادت وتقویٰ کی طرف ازخود مائل ہو جاتے ہیں ۔

☆ ایسا شخص عبادت وتقویٰ کا عظیم پیکر ہوتا ہے ۔ مگر اُس کی عبادت وتقویٰ شاذ و نادر ہی نظر آتے ہیں ۔

☆ ایسا شخص ہر وقت اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہے ۔ اُس کی زبان پر ہر وقت ''استغفار'' اور ذکر الٰہی کا ورد جاری رہتا ہے ۔

☆ اُسے اللہ تعالیٰ ، نبی مکرم ﷺ اور تمام انسانوں سے دائمی **(Ever Lasting)** عشق ہو جاتا ہے ۔

☆ ایسا متوکل شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے کوئی بھی تقاضا نہیں کرتا ۔

☆ ایسے شخص کی عبادت میں اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے ۔

☆ ایسے شخص کا نفس دائمی موت مر چکا ہوتا ہے ۔ ایسے شخص کی کوئی بھی دنیاوی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔ وہ فقر اور فقیرانہ طرزِ زندگی کو ہمیشہ اپناتا ہے ۔ وہ خود کو معہ تمام دینی ودنیاوہ خواہشات کے اللہ تعالیٰ کے حضور **(Surrender)** پیش کر چکا ہوتا ہے ۔

☆ ایسا شخص کم گو ہوتا ہے ۔ کیونکہ خاموشی بھی عبادت ہے ۔

☆ ایسا شخص ہر مشکل ومصیبت میں بھرپور صبر وشکر اور اطمینان کا مظاہرہ کرتا ہے ۔

☆ ایسا شخص حد درجہ مہمان نواز، خوش اخلاق اور تمام حقوق (حقوق العباد وحقوق اللہ) کو پورا کرنے والا ہوتا ہے۔

☆ ایسا شخص ہر طرح کی غیبت، بدعت، ریاء کاری، لوگوں کی دِل آزاری اور گناہِ صغیرہ وکبیرہ سے خود کو محفوظ رکھتا ہے۔

☆ ایسا شخص کسی سے بھی بغض و عداوت، دُشمنی و حسد، حرص و طمع نہیں رکھتا۔ بلکہ جو لوگ حامل اسمِ اعظم سے بغض و عداوت، دُشمنی وحسد اور نفاق رکھتے ہیں۔ بالخصوص جو لوگ ایسے انسان کو جانی و مالی اور نا قابلِ تلافی نقصان پہنچاتے ہیں۔ یہ اُن سے شدید محبت و مؤدت سے پیش آتا ہے۔ بلکہ غیبی طور پر اُن کے ہر طرح کے کام بھی آتا ہے۔ اور اُنہیں پریشانیوں، مصائب و مظالم سے نجات دلانے کی بھر پور سعی کرتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص حد درجہ تک اعلیٰ ظرف کا مسلمان ہوتا ہے۔

اولیاء اللہ کے ملفوظات، مکتوبات اور تعلیمات کی روشنی کی میں حاملِ اسمِ اعظم کے چند خصائل وفضائل پیشِ خدمت ہیں۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم محبوبِ رب العالمین ہوتا ہے۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کی دائمی مغفرت ہو جاتی ہے۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم جنت الفردوس کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور ایسے شخص پر نارِ دوزخ حرام ہو جاتی ہے۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کی دعائیں رب متعال کے حضور مقبول ہو جاتی ہیں۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم صلہ رحمی، خوش اخلاقی، اخوت اور خدا ترسی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کے کسی بھی قول وفعل سے قطعاً یہ گمان نہیں ہوتا۔ کہ یہ شخص ریا کار ہے۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم مقبول الخلائق ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسے شخص کو ملکہ تسخیر الخلائق حاصل ہوتا ہے۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کی جانب سب لوگ (امیر وغریب ، چھوٹے بڑے) رجوع کرتے ہیں۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کا بتایا ہوا یا تعلیم کردہ ہر ورد و وظیفہ انتہائی سریع الاثر ہوا کرتا ہے۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم جب ذکر ربانی یا ذکر نبی اکرم ﷺ سنتا ہے۔ تو اشکبار ہو جایا کرتا ہے۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کو طی الارض (زمین کا سمٹ جانا) کی کرامت حاصل ہو جاتی ہے۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کو طیران فی الھواء (ہوا میں بناء پروں کے اُڑنا) کی کرامت حاصل ہو جاتی ہے۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کو مشی علی الماء (پانی پر چلنا) کی کرامت حاصل ہو جاتی ہے۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کو اختفیٰ عن الناس (سب کو دیکھنا، مگر حامل اسمِ اعظم کو کوئی نہ دیکھ سکے) کی کرامت حاصل ہو جاتی ہے۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کو کشف القبور و کشف القلوب کی کرامت حاصل ہو جاتی ہے۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کثیر تسخیر الخلائق و مرجع الخلائق کا حامل ہوتا ہے۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کے پاس پاک طینت و مقدس ارواح حاضر ہوتی رہتی ہیں۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کو بزمِ نبوی ﷺ اور دیوانُ الصالحین میں باریابی کا شرف حاصل رہتا ہے۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کو فتح کبیر وصغیرا ور دستِ غیب اور کثیر کرامات دائمی طور پر میسر رہتی ہیں۔

☆ حاملِ اسمِ اعظم کو نہ ہی کسی چیز کے پانے کی کوئی خاص خوشی ہوتی ہے۔ اور نہ کسی انتہائی اہم ترین چیز (مثل مال و دولت، یا اولاد) کے کھونے کا کوئی دکھ ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص ہر وقت بلکہ ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی رضا میں خوش وخرم اور راضی رہتا ہے۔ اور ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم ہر ہر لحہ رہتا ہے۔

اِس کے علاوہ بھی حاملِ اسمِ اعظم پر لطف وعنایات اور انعامات کی دائمی برسات ہمیشہ برستی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی لطف وعنایات عطا فرمائے۔ آمین۔

جفر الجامع لکھنے کا مختصر طریق:

علمائے عاملین نے جفر الجامع لکھنے کا ایک طریقہ وضع فرمایا ہے۔اگر کوئی شخص ابجدِ قمری یا ابجدِ شمسی، یا حروفِ نورانی یا حروفِ صوامت کو بطرزِ جفر الجامع لکھ لے۔تو ایسا شخص کثیر الاقسام فیوضات و برکات کا حامل ہو جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو علم الحروف، علم الاعداد اور علمِ لدنی کے فہم و ادراک اور شناسائی سے نوازتا ہے۔یہ بات بارہا تجربے سے بھی ثابت ہو چکی ہے۔

مزید مبسوط شرح بزبانِ جناب عائلی نقشبندی صاحب

جناب غلام الرسول عائلی نقشبندی صاحب اپنی گراں مایہ کتاب مکاشفات نور میں بعنوانِ ''صحیفہ نورانی و اسمِ اعظم'' کے تحت رقم طراز ہیں۔کہ! اِن حروف کا ایک عظیم طریقہ جفر الجامع کی طرح کا ہے۔جس سے کہ اِنہیں **14** حروفِ نورانی کا ایک صحیفہ بھی مرتب کیا جاتا ہے۔جو کہ انہی چودہ حروف کو گردشیں دے کر (**14x14=196**) ایک سو چھیانوے صفحات پر مشتمل ہوتا ہے۔حروفِ نورانی کی یہ ترتیب، جس سے کہ یہ صحیفہ بنایا گیا ہے۔بہت ہی خاص ہے۔واضح ہو کہ یہ **4** حرفی کتاب ہے۔اور جفر الجامع کی طرز پر مشتمل ہے۔اِس لحاظ سے کوئی بھی نورانی حروف پر مشتمل چہار حرفی لفظ ایسا نہیں ہے۔جو کہ اِس کتاب میں موجود نہ ہو۔اِس صحیفہ نور کے **14** جزو ہیں۔اور ہر جزو کے **14** صفحات ہیں۔اور ہر صفحے میں **14** سطور ہیں۔طول میں بھی اور عرض میں بھی۔اِسی طرح ہر سطر میں 14 خانے ہیں۔اور ہر خانے میں 4 حروف مقرر ہیں۔یہ کتاب حروفِ مقطعات پر مشتمل ایک صحیفہ نورانیہ ہے۔اِس لئے اِس کے لکھنے کا طریقہ بھی مقرر ہے۔اور لکھتے وقت کچھ قواعد و ضوابط کا خیال رکھنا بھی لازم ہے۔جب یہ کتاب مکمل طور پر پایۂ تکمیل کو پہنچے گی۔تو اِس سے بے شمار فوائد حاصل ہوں گے۔صحیفۂ نورانیہ کو لکھنے سے پہلے اِن شرائط کو لازماً ملحوظِ خاطر رکھیں۔

اول : یہ پورا صحیفہ نورانیہ قمری ماہ کی اُن پہلی **14** تاریخوں میں لکھا جاتا ہے۔جب اِنہی **14** تاریخوں میں قمر در عقرب نہ آئے۔(ورنہ اگلے ماہ یا کچھ مہینے چھوڑ کر یہ عمل کرے۔جبکہ اُن **14** ۔ایام میں قمر در عقرب وقوع پذیر نہ ہو)

دوئم: روزانہ لکھنے سے پہلے غسل کر کے پاکیزہ و معطر لباس زیب تن کریں۔

سوئم: معطر بخور جلایا یا سلگایا جائے۔

چہارم: کوشش کی جائے۔کہ صحیفۂ نورانی لکھتے وقت مکمل تخلیہ ہو۔روشنائی میں مشک و زعفران ملا دیں۔

پنجم: کامل احتیاط سے سطور بنائیں۔اور ہر، ہر خانے میں **4-4** حروف لکھے جائیں۔لکھتے وقت یہ بھی خیال رکھا جائے۔کہ کسی بھی خانے میں کوءغلط حرف نہ لکھا جائے۔وگرنہ وہ پورا صفحہ ہی غلط ہو جائے گا۔لہذا اِس نسخہ کو پیشِ نظر رکھا جائے۔کہ محض دیکھ کر ہی لکھا جائے۔تاکہ حسابی مراحل سے گزرنا نہ پڑے۔

ششم: روزانہ **14** صفحات تیار کرنے ہوں گے۔

ہفتم: روزانہ لکھنے سے پہلے اور لکھنے کے بعد 29 حروفِ مقطعات کی ایک تسبیح پڑھنا خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے۔

بہرحال متفرقات حروفِ مقطعات یعنی کہ! حروفِ نورانی کو بطرزِ جفر الجامع لکھنے کا مختصر سا طریقہ یہاں لکھا جاتا ہے۔جس کی چند مثالیں پیش کی جارہی ہیں۔حروفِ نورانی 14 ہیں۔لہذا یہاں پر ایک صفحہ پر **14-Rows** اور **14-Columns** بنیں گے۔بہرحال **14** حروف نورانی ترتیب وار یہ ہیں۔ **ا۔ل۔ر۔ح۔م۔ن۔ك۔ه۔ی۔ع۔ص۔ط۔س۔ق۔**

چند صفحات کی کچھ لائنیں بطورِ تمثیل یہاں پر پیشِ خدمت ہیں۔میرے خیال میں جفر الجامع کو لکھنے سے پہلے اگر اِن **14** حروف کو زبانی یاد کر لیا جائے۔تو جفر الجامع کا لکھنا بہت سہل ہوگا۔اور اِسی طرح سے اگر پہلے صفحے کی مشق پر عبور حاصل ہو جائے۔تو باقی صفحات لکھنا آسان ہوگا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

صفحہ نمبر 1 کی تمام سطور

اااا	ااال	اار	ااح	اام	اا ن	ااک	ااہ	اای	اا ع	ااص	ااط	ااس	ااق
اال ا	اا ل ل	اال ر	اال ح	اال م	اال ن	اال ک	اال ہ	اال ی	اال ع	اال ص	اال ط	اال س	اال ق
اارا	اار ل	اارر	اار ح	اار م	اار ن	اار ک	اار ہ	اار ی	اار ع	اار ص	اار ط	اار س	اار ق
ااح ا	ااح ل	ااح ر	ااح ح	ااح م	ااح ن	ااح ک	اا ح ہ	ااح ی	ااح ع	ااح ص	ااح ط	ااح س	ااح ق
اام ا	اام ل	اام ر	اام ح	اام م	اام ن	اام ک	اام ہ	اام ی	اام ع	اام ص	اام ط	اام س	اام ق
اان ا	اان ل	اان ر	اان ح	اان م	اان ن	اان ک	اان ہ	اان ی	اان ع	اان ص	اان ط	اان س	اان ق
ااک ا	ااک ل	ااک ر	ااک ح	ااک م	ااک ن	ااک ک	ااک ہ	ااک ی	ااک ع	ااک ص	ااک ط	ااک س	ااک ق
ااہ ا	ااہ ل	ااہ ر	ااہ ح	ااہ م	ااہ ن	ااہ ک	ااہہ	ااہ ی	ااہ ع	ااہ ص	ااہ ط	ااہ س	ااہ ق
اای ا	اای ل	اای ر	اای ح	اای م	اای ن	اای ک	اای ہ	اای ی	اای ع	اای ص	اای ط	اای س	اای ق
اا ع ا	اای ل	اای ر	اای ح	اای م	اای ن	اای ک	اای ہ	اای ی	اای ع	اای ص	اای ط	اای س	اای ق
ااص ا	ااص ل	ااص ر	ااص ح	ااص م	ااص ن	ااص ک	ااص ہ	ااص ی	ااص ع	ااص ص	ااص ط	ااص س	ااص ق
ااط ا	ااط ل	ااط ر	ااط ح	ااط م	ااط ن	ااط ک	ااط ہ	ااط ی	ااط ع	ااط ص	ااط ط	ااط س	ااط ق
ااس ا	ااس ل	ااس ر	ااس ح	ااس م	ااس ن	ااس ک	ااس ہ	ااس ی	ااس ع	ااس ص	ااس ط	ااس س	ااس ق
ااق ا	ااق ل	ااق ر	ااق ح	ااق م	ااق ن	ااق ک	ااق ہ	ااق ی	ااق ع	ااق ص	ااق ط	ااق س	ااق ق

صفحہ نمبر2 کی تمام سطور

ال اا	ال ا ل	ال ا ر	ال ا ح	ال ا م	ال ا ن	ال ا ک	ال ا ہ	ال ا ی	ال ا ع	ال ا ص	ال ا ط	ال ا س	ال ا ق
ال ل ا	ال ل ل	ال ل ر	ال ل ح	ال ل م	ال ل ن	ال ل ک	ال ل ہ	ال ل ی	ال ل ع	ال ل ص	ال ل ط	ال ل س	ال ل ق
ال ر ا	ال ر ل	ال ر ر	ال ر ح	ال ر م	ال ر ن	ال ر ک	ال ر ہ	ال ر ی	ال ر ع	ال ر ص	ال ر ط	ال ر س	ال ر ق
ال ح ا	ال ح ل	ال ح ر	ال ح ح	ال ح م	ال ح ن	ال ح ک	ال ح ہ	ال ح ی	ال ح ع	ال ح ص	ال ح ط	ال ح س	ال ح ق
ال م ا	ال م ل	ال م ر	ال م ح	ال م م	ال م ن	ال م ک	ال م ہ	ال م ی	ال م ع	ال م ص	ال م ط	ال م س	ال م ق
ال ن ا	ال ن ل	ال ن ر	ال ن ح	ال ن م	ال ن ن	ال ن ک	ال ن ہ	ال ن ی	ال ن ع	ال ن ص	ال ن ط	ال ن س	ال ن ق
ال ک ا	ال ک ل	ال ک ر	ال ک ح	ال ک م	ال ک ن	ال ک ک	ال ک ہ	ال ک ی	ال ک ع	ال ک ص	ال ک ط	ال ک س	ال ک ق
ال ہ ا	ال ہ ل	ال ہ ر	ال ہ ح	ال ہ م	ال ہ ن	ال ہ ک	ال ہ ہ	ال ہ ی	ال ہ ع	ال ہ ص	ال ہ ط	ال ہ س	ال ہ ق
ال ی ا	ال ی ل	ال ی ر	ال ی ح	ال ی م	ال ی ن	ال ی ک	ال ی ہ	ال ی ی	ال ی ع	ال ی ص	ال ی ط	ال ی س	ال ی ق
ال ع ا	ال ع ل	ال ع ر	ال ع ح	ال ع م	ال ع ن	ال ع ک	ال ع ہ	ال ع ی	ال ع ع	ال ع ص	ال ع ط	ال ع س	ال ع ق
ال ص ا	ال ص ل	ال ص ر	ال ص ح	ال ص م	ال ص ن	ال ص ک	ال ص ہ	ال ص ی	ال ص ع	ال ص ص	ال ص ط	ال ص س	ال ص ق
ال ط ا	ال ل ط	ال ط ر	ال ط ح	ال ط م	ال ط ن	ال ط ک	ال ط ہ	ال ط ی	ال ط ع	ال ط ص	ال ط ط	ال ط س	ال ط ق
ال س ا	ال س ل	ال س ر	ال س ح	ال س م	ال س ن	ال س ک	ال س ہ	ال س ی	ال س ع	ال س ص	ال س ط	ال س س	ال س ق
ال ق ا	ال ق	ال ق ر	ال ق	ال ق م	ال ق	ال ق ک	ال ق	ال ق ی	ال ق ع	ال ق ص	ال ق ط	ال ق س	ال ق ق

صفحہ نمبر3 کی تمام سطور

اراا	ارال	ارار	اراح	ارام	اران	اراک	اراہ	ارای	اراع	اراص	اراط	اراس	اراق
ارلا	ارلل	ارلر	ارلح	ارلم	ارلن	ارلک	ارلہ	ارلی	ارلع	ارلص	ارلط	ارلس	ارلق
اررا	اررل	اررر	اررح	اررم	اررن	اررک	اررہ	ارری	اررع	اررص	اررط	اررس	اررق
ارحا	ارحل	ارحر	ارحح	ارحم	ارحن	ارحک	ارحہ	ارحی	ارحع	ارحص	ارحط	ارحس	ارحق
ارما	ارمل	ارمر	ارمح	ارمم	ارمن	ارمک	ارمہ	ارمی	ارمع	ارمص	ارمط	ارمس	ارمق
ارنا	ارنل	ارنر	ارنح	ارنم	ارنن	ارنک	ارنہ	ارنی	ارنع	ارنص	ارنط	ارنس	ارنق
ارکا	ارکل	ارکر	ارکح	ارکم	ارکن	ارکک	ارکہ	ارکی	ارکع	ارکص	ارکط	ارکس	ارکق
ارہا	ارہل	ارہر	ارہح	ارہم	ارہن	ارہک	ارہہ	ارہی	ارہع	ارہص	ارہط	ارہس	ارہق
اریا	اریل	اریر	اریح	اریم	ارین	اریک	اریہ	اریی	اریع	اریص	اریط	اریس	اریق
ارعا	ارعل	ارعر	ارعح	ارعم	ارعن	ارعک	ارعہ	ارعی	ارعع	ارعص	ارعط	ارعس	ارعق
ارص ص	ارص ل	ارص ر	ارص ح	ارص م	ارص ن	ارص ک	ارص ہ	ارص ی	ارص ع	ارص ص	ارص ط	ارص س	ارص ق
ارطا	ارطل	ارطر	ارطح	ارطم	ارطن	ارطک	ارطہ	ارطی	ارطع	ارطص	ارطط	ارطس	ارطق
ارسا	ارسل	ارسر	ارسح	ارسم	ارسن	ارسک	ارسہ	ارسی	ارسع	ارسص	ارسط	ارسس	ارسق
ارقا	ارقل	ارقر	ارقح	ارقم	ارقن	ارقک	ارقہ	ارقی	ارقع	ارقص	ارقط	ارقس	ارقق

صفحہ نمبر196 یعنی آخری صفحہ کی تمام سطور

ققاا	ققال	ققار	ققاح	ققام	ققان	ققاک	ققاہ	ققای	ققاع	ققاص	ققاط	ققاس	ققاق
ققلا	ققلل	ققلر	ققلح	ققلم	ققلن	ققلک	ققلہ	ققلی	ققلع	ققلص	ققلط	ققلس	ققلق
ققرا	ققرل	ققرر	ققرح	ققرم	ققرن	ققرک	ققرہ	ققری	ققرع	ققرص	ققرط	ققرس	ققرق
ققحا	ققحل	ققحر	ققحح	ققحم	ققحن	ققحک	ققحہ	ققحی	ققحع	ققحص	ققحط	ققحس	ققحق
ققما	ققمل	ققمر	ققمح	ققمم	ققمن	ققمک	ققمہ	ققمی	ققمع	ققمص	ققمط	ققمس	ققمق
ققنا	ققنل	ققنر	ققنح	ققنم	ققنن	ققنک	ققنہ	ققنی	ققنع	ققنص	ققنط	ققنس	ققنق
ققکا	ققکل	ققکر	ققکح	ققکم	ققکن	ققکک	ققکہ	ققکی	ققکع	ققکص	ققکط	ققکس	ققکق
ققہا	ققہل	ققہر	ققہح	ققہم	ققہن	ققہک	ققہہ	ققہی	ققہع	ققہص	ققہط	ققہس	ققہق
ققیا	ققیل	ققیر	ققیح	ققیم	ققین	ققیک	ققیہ	ققیی	ققیع	ققیص	ققیط	ققیس	ققیق
ققعا	ققعل	ققعر	ققعح	ققعم	ققعن	ققعک	ققعہ	ققعی	ققعع	ققعص	ققعط	ققعس	ققعق
ققصا	ققصل	ققصر	ققصح	ققصم	ققصن	ققصک	ققصہ	ققصی	ققصع	ققصص	ققصط	ققصس	ققصق
ققطا	ققطل	ققطر	ققطح	ققطم	ققطن	ققطک	ققطہ	ققطی	ققطع	ققطص	ققطط	ققطس	ققطق
ققسا	ققسل	ققسر	ققسح	ققسم	ققسن	ققسک	ققسہ	ققسی	ققسع	ققسص	ققسط	ققسس	ققسق
قققا	قققل	قققر	قققح	قققم	قققن	قققک	قققہ	قققی	قققع	قققص	قققط	قققس	قققق

ذاتی اسمِ اعظم کا استخراج (ایک عجیب و غریب صدری و پر تاثیر طریقه مخفیه و مکنونه):

علمائے جفارین نے اس طریقے کوعوام الناس کی نظروں سے ہمیشہ پوشیدہ رکھا۔اور صرف اپنے معتقدین اورشاگردوں یا پھر اپنی اولاد کو یہ طریقہ عظیمہ تعلیم کیا۔اسی لئے یہ طریقہ صدری طور سے مخصوص لوگوں تک ہی محدود رہا۔مُختلف کُتب جیسے **عامل کامل** مؤلف پیر سید وارث علی شاہ جیلانی القادری ؒ ،**ارواح الجفر** (حصہ اول و دوئم)مُصنف علامہ شفق رامپوری ؒ،**محبوب الطالبین** میں پنڈت ـگردہاری لعل (جفارونجم ورمال) کے علاوہ دیگر کئی مصنفین ومؤلفین نے بھی اس علم کا تھوڑا سا تذکرہ کیا ہے۔اس کے علاوہ صاحبِ **مصباحُ الرموز و اسرار الکنوز** جناب عبدالوہاب ابن مُصطفٰے نحاس رقم طراز ہیں۔کہ ! چونکہ اسم موافق کا استخراج ہر ایک مشکل کام کے واسطے نہایت عظیم النفع اورمفید ہے۔اسی واسطے میں نے ان قواعد کوتُرکی زبان سے عربی زبان میں ترجمہ کیا۔تاکہ مخلوقِ خُدا ان کے فوائد سے بہرہ ور ہو۔اور یہ سب ہمارے مرشد کامل سید واقف علے باب النبی شاذلی بیلانی ؒ کے طفیل وتصدق ہے۔

معلوم ہو۔کہ ہر چیز کے واسطے مناسبت ہے خیر کے لانے اورنقصان کے دفع کرنے۔خصوصًا جوموافقت کہ جفر کے طریق سے ہو۔وہ تومثل سیفِ قاطع اور برقِ ساطع کے ہے۔اوراس کے ذریعے سے بحکم الٰہی بہت جلد مراد پوری اورمسائل حل ہوتے ہیں۔ **وللہ الاسماءُ الحُسنٰی فادعوہ بھا** ۔اورنیز اسمائے الٰہیہ کے ساتھ دعا کرنے میں سچی نیت کا ہونا بھی شرط ہے۔کیونکہ ہر کام نیت ہی کے موافق ہوتا ہے۔

یادرہے۔کہ جب کوئی انسان کسی ایسے اسم کے ساتھ دعا کرے۔جوحروف **مستوی** ،حروف **دلیلی** اورحروف **سِـــری** سے مُرکب ومجمع ہو۔تو دعا ضرور بالضرور قبول ہوتی ہے۔اور کامیابی کا چہرہ مراد کے آئینہ میں نظر آئے گا۔اوراگر بالفرض ایک اسم الٰہی ایسا نہ ملے۔تو چاہیئے۔کہ دو یا دو سے زائد **اسماءُ الحُسنٰی** کولے لیوے۔اور پھران کے اعداد کے مطابق ان اسماء یا اسم الٰہی کا وِردکرے۔کیونکہ یہ طریقہ انتہائی پُرتاثیر وسریع الاثر مانا گیا ہے۔

صاحبِ مصباحُ الرموز واسرارالکنوز جناب عبدالوہاب ابن مُصطفٰے نحاس مسمی بہ عبداوہاب رقم طراز ہیں۔کہ! ناظرینِ کتاب کومیری یہ وصیت یادرہے۔کہ ان اسرار کو ہرگز ہرگز کسی جاہل وناواقف یا پھرنااہل کوقطعًا تعلیم نہ کریں۔ورنہ اس کا وبال ظاہر کرنے والے کی گردن پر ہوگا۔نیز راز کا فاش کرنا اور نااہل کواس قسم کی مخصوص تعلیم دینا سخت گُناہ اورقطعًا ممنوع ہے۔ (کیونکہ نااہل اورعلم وعقل سے کورے لوگ عدم شعوراورناواقفیت کی بناء پراپنے بھائیوں کے خلاف بددعائیں کریں گے۔اوران کی بددعائیں قبول ہوں گی)طریقہ اسم اعظم کے استخراج کا یہ ہے۔مثلاً !

عبدالرؤف کا اسم الٰہی مُستخرج کرنا ہو۔تو!

☆ **حرف مستوی** حرف ''**ع**'' ہے۔ (کیونکہ حرفِ مستوی کسی بھی نام کے پہلے حرف کوکہا جاتا ہے)

☆ **حرف دلیلی** کے استخراج کا طریقہ یہ ہے۔کہ اسم ''عبدالرؤف'' کے اعداد چونکہ **393** بنتے ہیں۔ان اعدادکو **28** پر تقسیم کیا۔توباقی **1** بچا۔پھر جب ہم نے ابجد قمری پرنظر کی۔توہمیں معلوم ہوا۔کہ پہلا حرف ''**ا**'' آیا۔لہذاہمارے پاس حرف دلیلی دوسرا حرف''**ا**'' آیا۔اَب حرفِ دلیلی سے حاصل شُدہ (پہلا) حرف ''**ا**'' کا عدد بحسابِ ابجد قمری **1** ہے۔

☆ **حرف سِری** کے استخراج کا طریقہ یہ ہے۔کہ! حرف دلیلی سے حاصل شدہ **1** سے **28** منہا کریں۔**28-1** توباقی **27** بچے۔توہمارے پاس جدول نمبر **2** کے مطابق ستائیسواں حرف''**ظ**'' **حـــرف سِــری** کے برآمد ہوا۔لہذااِن سب حروف کا مجموعہ''**ع ۔ا۔ ظ**''ہوا۔اوران حروف کے اعداد بحساب ابجد قمری **971** بنتے ہیں۔

یاد رہے۔کہ! ہر حرف، اسمِ الٰہی (یا کسی شخص کے نام)، سورہ یا آیت کا پہلا حرف ہی اُس کا ''حرفِ مستوی'' ہوگا۔ جبکہ حروف دلیلی اور سری کے حصول کے لئے ہمیں حرف مستوی کے حرف کے اعداد بحسابِ ابجد قمری لینے کے لئے کچھ مزید حساب (Calculations) کرنا ہوں گیں۔ اگر تو حاصل شدہ حرف ''ا سے ک'' تک میں سے کوئی ایک کوئی حرف ہے۔تو ہم اس حرف کے اعداد قمری کو 28 سے منہا (Minus) کریں گے۔لیکن اگر تو حاصل شدہ حرف ''ل سے غ'' تک میں سے کوئی ایک کوئی حرف ہے۔تو ہم اس حرف کے اعداد قمری کو 28 سے تقسیم کریں گے۔ جیسے کہ!

یاد رہے۔کہ! اگر کسی کے نام کے اعداد **48** ہوتے۔تو **48-28**، باقی **20** بچتے ہیں۔ جب ہم ابجد قمری کو دیکھتے ہیں۔تو ہمیں معلوم ہوا۔کہ! بیسواں حرف ''**ر**'' آیا۔اور اگر باقی کچھ نہ بچے۔تو اس کا مطلب ہے۔کہ''**غ**'' برآمد ہوا۔ اور اگر حرف کے اعداد **28** سے کم آئیں۔تو اُن اعداد کو **28** سے منفی (منہا) کریں گے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے۔

اب اس بات کا لازمی دھیان رکھنا ہے۔کہ اس قاعدے کے معلوم ہونے کے بعد آگے دی گئی جدول کے مطابق اسمِ الٰہی کا استخراج کریں۔یعنی کہ حاصل شُدہ تینوں حرفوں کے اعداد **971** کے موافق ایسے **اسمآءُ الحُسنٰی** یا کوئی ایسی آیت کریمہ استخراج کرنا ہوگی۔کہ! جن میں سے یہ تینوں حروف پیدا ہوئے ہوں۔ اگر ایسا اسمِ الٰہی نہ ملے۔تب دو یا تین اسمائے الٰہیہ کو مِلا کر یہی تین حروف پیدا کرنے ہیں۔جن اسماء سے وہی تین حروف (جو کسی کے نام سے متخرج کئے ہوں) اِن اسمائے الٰہیہ کو مکمل تقوٰی (طہارت ظاہری و باطنی کے ساتھ) صدقِ نیت اور خلوصِ قلب کے ساتھ پڑھا جائے۔تو ہر ایک جائز و متشرع حاجت باِذن اللہ تعالٰی پوری ہو جائے گی۔ کیونکہ! **یہ اسم یا اسمائے الٰہیہ تاثیر میں مثل اسمِ اعظم ہوں گے**۔انشاءاللہ تعالٰی۔

(علمائے روحانیات وشائقینِ اعمال وعملیات کی آسانی کے پیشِ نظر یہاں پر پانچ جداول دیئے جارہے ہیں۔تاکہ شائقین حضرات اِس قاعدے کو بخوبی سمجھ سکیں۔)

جدول نمبر **1** یہ جدول حروف کے قمری اعداد بحسابِ ابجدِ قمری کا ہے۔

ا 1	ب پ 2	ج چ 3	د ڈ 4	ھ ہ 5	و 6	ز ژ 7
ح 8	ط 9	ی ے 10	ك گ 20	ل 30	م 40	ن 50
س 60	ع 70	ف 80	ص 90	ق 100	ر ڑ 200	ش 300
ت ٹ 400	ث 500	خ 600	ذ 700	ض 800	ظ 900	غ 1000

جدول نمبر **2** یہ جدول حساب کی ہے۔کہ کون سا حرف کتنے نمبر شمار پر ہے۔

ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ی	ك	ل	م	ن
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28

جدول نمبر 3 یہ جدول حروف سے مستخرج مستوی اور دلیلی اور سری حروف اور اِن کے اعداد کا ہے۔

ا ا ظ د 905	ب ب ض ع 872	ج ج ذ غ 1704	د د خ ل 634	ہ ہ ث خ 1105	و وت ح 414	ز ز ش ر 507
ح ح ر د 212	ط ط ق ع 179	ی ی ص و 186	ک ک ح ر 228	ل ل ب ص 122	م م ل ب 72	ن ن ت ح 458
س س د خ 664	ع ع ن ت 520	ف ف خ ل 710	ص ص وت 496	ق ق ع ن 220	ر ر د خ 804	س ش ر د 504
ت ت ح ر 608	ث ث خ ل 1130	خ خ ل ب 637	ذ ذ ع ز 777	ض ض ع ن 504	ظ ظ د خ 1204	غ غ ر ر 608

جدول نمبر 4 یہ جدول اعدادِ حروفِ ابجد کے منازل پر تقسیم کرنے کے بعد عددِ بقایا کے بارے میں ہے۔

یعنی کہ حرف دلیلی کے حرف سری کا جدول یہ ہوگا۔ جیسے کہ اگر ہمارے پاس حرف دلیلی ہمیں ''ک'' حاصل ہوا۔ جس کے اعداد بحساب ابجد قمری 20 ہیں۔ اَب ہم حرف ''ک'' کے اعداد 20 کو 28 سے منہا کریں۔ تو ہمارے پاس حاصل نفی 8 ہو گا۔ لہذا قاعدے کے مطابق حرف سری ہمارے لئے ابجد کا آٹھواں حرف ''ح'' ہوگا۔ حرف ''ک'' کی مزید تفصیل آگے بیان کی گئی ہے۔

اگر باقی کچھ نہ بچے۔ تو اس کا مطلب ہے۔ کہ ''غ'' برآمد ہوا۔ اور اگر حرف کے اعداد 28 سے کم آئیں۔ تو اُن اعداد کو 28 سے منفی (منہا) کریں گے۔

ا 1	ب 2	ج 3	د 4	ھ ہ 5	و 6	ز 7
ح 8	ط 9	ی ے 10	ک 8 یا 20	ل 2	م 12	ن 22
س 4	ع 14	ف 24	ص 6	ق 16	ر 4	ش 20
ت 8	ث 24	خ 12	ذ 20	ض 16	ظ 4	غ 20

جدول نمبر 5 قاعدہ جفر کے مطابق اسمائے الٰہیہ سے مستخرج اعداد و حروف۔

اللہ 66 ا ی ص	رحمٰن 298 ر ص و	رحیم 258 د و ت	مٰلک 90 م و ت	قدوس 170 ق ب ض	سلٰم 130 ص ت غ	مؤمن 136 م خ ل	مھیمن 145 م ہ ث	عزیز 94 ع ی ص	جبار 206 ج ی ص

جدول نمبر 4 کو مدنظر رکھ کر باقی تمام اسماء کے اعداد اور حروف کا استخراج کر کے اس عظیم الشان قاعدے سے مستفید و متنفع ہوں۔

ویسے اسی کتاب میں چند صفحات آگے تقریباً 200 سے زائد اسمائے الٰہیہ، اور کچھ آیاتِ قُرآنی اور سورتیں دی گئی ہیں۔

اگر شائقینِ کتاب ہذا کچھ محنت کریں گیں۔ تو ایک بہترین جدول تیار ہو جائے گا۔ جو آپ کے اور آپ کے دوستوں کے بہت کام

آ ئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ویسے بھی یہ محنت آپ کی مشق کو کامل کرنے میں بہت معاون ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اسی ضمن میں حضرت علامہ شفق رامپوریؒ اپنی کتاب **ارواح الجفر** میں رقمطراز ہیں۔ کہ! میں قطعی طور پر یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ! اس طریقے سے حاصل شُدہ اسمِ الٰہی واقعی مثلِ اسمِ اعظم ہی ہوگا۔ مگر ہاں! اس قدر میں ضرور عرض کر دوں۔ کہ! اثرات ونتائج کے اعتبار سے اس جفری طریقہ سے حاصل شدہ اسم الٰہی (**جو کہ بمثلِ اسمِ اعظم ہی ہے**) کے بعد پھر دنیا میں کسی اور عمل کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ اسم الٰہی تمام امور میں متکفل اور جمیع ضروریات کو حل کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حصولِ محبت، مفارقت وجدائی، حصولِ مال وزر، زیادتی عزت وعظمت، فتح در جنگ وکھیل، غرضیکہ ہر کام و ہر حاجت میں یہ اسم الٰہی سیفِ قاطع ہے۔ اور اس کا اثر کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دو سے تین عشروں میں ہی لازمی جاتا ہے۔ کیونکہ یہ بہت ہی زیادہ آزمودہ اور کثیر لوگوں کا نہایت مجرب المجرب صدری طریقہ ہے۔ اگر خدانخواستہ سریع الاثری واجابۃ الدعاء میں تاخیر ہو۔ تو صاحب عمل کو اپنے ہی تئیں کمی و کوتاہی تلاش کرنی چاہیئے۔ اور اپنے تقوٰی اور معاملات واخلاقیات کو ہر طرح سے پرکھنا ہوگا۔ کیونکہ یہ بھی علمِ لدنی ہی کی ایک شاخ اور حصہ ہے۔ **واللہ اعلم بالصواب۔**

اِسی ضمن میں حضرت علامہ شفق رامپوریؒ اپنی کتاب ارواح الجفر کی جلد دوئم میں فرماتے ہیں۔ کہ! مذکورہ طریقہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے ایک جدید طریقہ لاعلم ہوا ہے۔ کہ! اگر حرف دلیلی میں سے **1** سے **20** تک جفت اعداد حاصل ہوں۔ تو اِن اعداد کو **28** سے منہا کرو۔ جو باقی رہے۔ وہی حرف سری ہوگا۔ مثلاً حرف دلیلی ہمیں ''ک'' حاصل ہوا۔ جس کے اعداد بحساب ابجد قمری **20** ہیں۔ اور یہی ایک حرف ہے۔ کہ! جس میں دو ہی صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جبکہ باقی حروف کے اعداد میں یعنی **ابجد** سے **حطی** تک کوئی دو صورتیں پیدا نہیں ہوتیں۔ اِسی لئے اگر حرفِ دلیلی ''**ک**'' پیدا ہوا۔ تو دونوں ہی صورتیں جائز اور مستعمل ہونگی۔ لہذا بطریق مذکور حرف سری ہمارے لئے ابجد کا بیسواں حرف ''ر'' ہوگا۔ اور دوسری صورت یہ ہے۔ کہ! جب حرف دلیلی ہم نے **28** میں سے **20** منہا کئے۔ تو ہمیں حاصل نفی **8** میسر ہوئے۔ لہذا ابجد کا آٹھواں حرف ''ح'' ہی حرف سری ہوگا۔ باقی دس حروف میں یعنی ''**ابجد**'' سے ''**حطی**'' تک سب میں یہی صورت ہوگی۔ کہ ''**ا**'' سے ''**ی**'' تک جو بھی حرف دلیلی پیدا ہوگا۔ اُسے **28** سے منہا (منفی) کرنے سے جو باقی بچے گا۔ وہی درحقیقت **حرف سری** ہوگا۔ **علٰی ھذا القیاس۔۔۔**

اپنے نام کے اسمِ اعظم کا استخراج وحصولِ فوائد (بطریق حضرۃ شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ):

اپنے نام کے مطابق اسمِ اعظم کا یہ طریقہ حضرت شیخ اکبر امام محی الدین ابن العربی اندلسیؒ سے منقول ومنسوب ہے۔ اس کا طریقہ نہایت آسان اور سریع الاثر ہے۔ جب بھی کوئی شخص اپنے یا کسی دوسرے شخص، عزیز واقارب کے لئے ذاتی اسمِ الٰہی (بمثل اسمِ اعظم) کا استخراج کرنے کا قصد کرے۔ تو پہلے اپنے نام کے اعداد بحساب ابجدِ قمری نکال لیں۔ پھر اتنے ہی اعداد کا ایک یا ایک سے زائد اسمائے الٰہیہ تلاش کرلیں۔ تو یہی آپ کا ذاتی اسم اعظم ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مثلاً اگر کسی کے نام کے اعداد بحسابِ ابجد قمری 92 ہیں۔ تو ہم اسمائے الٰہیہ میں سے ''**امان**'' لیں گے۔ یا پھر ''**حی۔ وھاب۔ واجد۔ ولی**'' لیں گے۔ بہر حال جو بھی لیں۔ چاہے پہلا والا اسم لیں۔ یا باقی کے چار اسماء الحُسنٰی لے لیں۔ کیونکہ پہلے اسم یا دوسرے چار اسماء کے اعداد 92 ہی بنتے ہیں۔ اب جو بھی شخص اپنے اسم اعظم کے فوائد سے متنفع ومستفید ہونا چاہے۔ تو اُس کو چاہیئے کہ! یہ طریقہ عظیمہ اختیار کرے۔

سب سے پہلے درودِ ابراہیمؑ	**11** مرتبہ پڑھے۔
سب سے پہلے اسم الٰہی **یا امان**	**92** مرتبہ پڑھے۔
پھر **سورہ فاتحہ**	**92** مرتبہ پڑھے۔
پھر **سورہ الم نشرح**	**92** مرتبہ پڑھے۔

پھر اسمِ الٰہی **یا امان** 92 مرتبہ پڑھے۔

سب سے آخر میں دوبارہ درودِ ابراہیمؑ 11 مرتبہ پڑھے۔

اگر اِن تمام اوراد و وظائف کے بعد نہایت عاجزی و انکساری اور صدقِ دل سے دعا مانگیں گے۔ تو یقیناً آپ اپنے سامنے ضرور استجابت پائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اور پھر کسی دوسرے ورد و وظیفے کی آپ کو قطعاً ضرورت نہیں پڑے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اگر کوئی روزانہ اِس پر مداومت اختیار کرے۔ تو چند ہی عشروں میں یہی اسمِ الٰہی بمنزلہ اسمِ اعظم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

طریقه خواندن اسمِ اِلٰهیه دورانِ وظیفه خوانی

اس عظیم المرتبت طریقہ کو علمائے عاملین نے ہمیشہ اپنے استعمال میں رکھ کر سریع التاثیر فوائد و منافع اور اپنی حاجات کو مستجاب پایا ہے۔ یاد رہے۔ کہ جب کوئی اسمِ الٰہی (اپنے نام کا اسمِ اعظم یا اپنے استاد و مرشد کے بتائے ہوئے اسمائے عظام) کو پڑھنے کا اہتمام کرے۔ تو اُسے چاہیئے۔ کہ! اگر ان اسمائے الٰہیہ کا ورد طلوعِ آفتاب سے غروب آفتاب تک کرنا ہو۔ تو ''**ا ل**'' کے ساتھ ہوگا جیسے ''**الحی القیوم**'' مگر بعد غروبِ آفتاب تا قبل طلوعِ آفتاب (یعنی کہ رات کے کسی دورانیہ میں) اگر ورد کرنا مقصود ہو۔ تو ''**حرفِ ندائیه**'' کے ساتھ اسمائے الٰہیہ کا وِرد کرنا ہوگا۔ جیسے کہ ''**یا حی یا قیوم**'' کیونکہ یہ بھی ایک مجرب و مستند طریقہ ہے۔ جو کہ اپنے اندر سموئے ہوئے اثرات کے ظاہر ہونے کا متقاضی ہے۔

علم الحروف و علم الکتاب کی عظیم الشان اچھوتی ترتیبات

1۔ حروفِ تہجی کے اسمائے عظام کا استخراج :

ابجد کے حروف سے اسمائے الٰہیہ کی ایک عجیب و غریب و پرتاثیر و سریع الاجابت اشکال نہایت منفرد ہیں۔ اِسی ضمن میں فقیر غلام الرسول میمن ناشادؒ فرماتے ہیں۔ کہ! اِس فقیر کے تجربہ و مشاہدہ کا نچوڑ یہ ہے۔ کہ! حروف کے جو اسماء ہیں وہ انہی کے اعدادِ ملفوظی کے برابر ہیں۔ یہاں پر تین درجات و ترجیحات میں منقسم طریقہ کو مفصلاً بیان کیا جا رہا ہے۔

اول : سب سے عمدہ ترین و اولین طریقہ یہ ہے۔ کہ! ابجد کے حروف کے عین مطابق اُنہیں حروف و اعداد سے اسمِ اعظم نکالنا۔ جیسے حرف ''غ'' (**غین**) کا اسمِ اعظم ''**غنی**'' بنتا ہے۔ (حرفِ **غین** اور اسم الٰہی **غنی** کے سرحرف، حروف اور اعداد تینوں بالکل برابر و یکساں ہیں۔)

دوئم : دوسرے درجہ پر عمدہ تر طریقہ یہ ہے۔ کہ! ابجد کے حرف کے سرحرف اور اعداد کے مطابق اسمِ اعظم نکالنا۔ جیسے کہ! حرف ''ا'' (**الف**) کا اسمِ اعظم ''**اعلیٰ**'' بنے گا۔ (حرف **الف** اور اسمِ الٰہی **اعلیٰ** کے اعداد اور سرحرف تو ایک جیسے ہیں۔ مگر تمام حروف اور اعداد ایک جیسے نہیں ہیں۔)

سوئم : تیسرے درجہ پر عمدہ طریقہ یہ ہے۔ کہ! حروفِ تہجی کے صرف اعداد بحسابِ ابجد قمری کے اسمِ اعظم نکالنا۔ جیسے کہ! حرف ''ش'' (**شین**) کا اسمِ اعظم ''**رفیع**'' بنے گا۔ (اِس طریقہ میں حرف شین اور اسمِ الٰہی رفیع کے صرف اعداد بحسابِ ابجدِ قمری برابر ہیں۔)

اِسی طرح 28 حروفِ ملفوظی سے اٹھائیس **اسمآءُ الحسنٰی** استخراج کریں۔ اور (رمز کی بات یہ بھی ہے۔ کہ!) اِسی طریقہ سے رازِ اسرار الحروف بھی حل ہوگا۔ شائقینِ علم الحروف و قارئینِ کتاب اِس طریقہ میں غور و غوض کر کے حروفِ تہجی کے 28 حروف کے اسمائے الٰہیہ کا استخراج خود کریں گے۔ علمی ادراک سے نوازے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ!

Practice makes a person perfect.

حروفِ تہجی کے 28 حروف کے اسمائے الٰہیہ کے ضمن میں میرے باطنی اُستادِ محترم جناب حضرت میمن ناشادؒ فرماتے ہیں

۔کہ! اب میں حروف (علم الحروف) کے ایک خاص الخاص راز سے آپ کو آگاہ کرتا ہوں۔کہ آپ بلاشبہ سب اعمال چھوڑ دیں۔اور 28 حروف کے 28۔اسماء کو لے لیں۔تو وہ موجودات میں ہر جائز ومتشرع امور پر تصرف کے لئے کافی ہیں۔اِسی بابت میں ایک جدول پیشِ خدمت ہے۔یہ **تمثیلی** جدول ہے۔قارئین از خود کوشش کریں۔مگر استخراج اسمائے الٰہیہ کے وقت تینوں درجات و ترجیحات کوملحوظِ خاطر رکھنا ضروری ہے۔اسمائے الٰہیہ اگر عربی کے علاوہ سریانی،عبرانی یا کسی اور زبان میں بھی ہوں۔تو کوئی حرج نہیں۔لیکن عربی زبان (زبانِ محمد ﷺ،ابراہیمؑ واسمائیلؑ اور زبانِ قرآن) کے اسمائے الٰہیہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

حروفِ معجمه	الف	با	جیم	دال	ها	واؤ	زا
اسما ئے الٰهیه	اعلٰی۔کافی	☆	موجد	له ۔ هل	اٰهِ	احد	☆
حروفِ معجمه	حا	طا	یا	کاف	لام	میم	نون
اسما ئے الٰهیه	☆	هادِ	هُو	صاحب	الٓمٓ۔حاسب	ملك	☆
حروفِ معجمه	سین	عین	فا	صاد	قاف	را	شین
اسما ئے الٰهیه	سُبحٰن	سلٰم	☆	صٓ	فعال	نافع	رفیع
حروفِ معجمه	تا	ثا	خا	ذال	ضاد	ظا	غین
اسما ئے الٰهیه	کاشف	☆	☆	خالق	☆	☆	غنی

2 ۔ حروف (الفاظِ) مقطعات سے اسمائے الٰہیہ کا استخراج :

یہ ایک ایسا طریقہ ہے۔جس کی تعریف لکھنے سے قلم قاصر ہے۔جو بھی اِس طریقہ میں محنت شاقہ سے ہمکنار ہوگا۔اُس کے لئے کامرانی کے دریچے خود بخود کھلتے چلے جائیں گے۔انشاء اللہ تعالیٰ۔سب سے پہلے یاد رہے۔کہ حروف مقطعات غیر مکرر یہ ہیں۔

الم۔المص۔الرٰ۔المرٰ۔کهیعص۔طه۔طسم۔طس۔یٰس۔ص۔حم۔حم عسق۔ق۔ن۔

اب ان سے ہمیں اسمائے الٰہیہ بنانے ہیں۔ جیسے کہ! **الرٰ۔ حمٓ۔ نٓ** سے **الرحمٰن۔**

اور اِسی طرح سے اگر اِن کو متفرق کیا جائے۔تو اِن حروفِ مقطعات سے جو حروف نکلیں گے۔وہ حروفِ نورانی کہلائیں گے۔جو کہ یہ ہیں۔ **ا ۔ ه ۔ ح ۔ ط ۔ ی ۔ ك ۔ ل ۔ م ۔ ن ۔ س ۔ ع ۔ ص ۔ ق ۔ ر۔**

اور اِن حروفِ نورانی سے اسمائے الٰہیہ اِس طرح سے بنائیں۔جیسے کہ! **الله ۔ حی ۔ صمد ۔۔۔** یہاں پر ایک بات یاد دلانا ضروری ہے۔کہ کچھ دوستوں نے تو یہاں تک بھی محنت کی ہے۔کہ اِنہیں 14 حروفِ نورانی سے مرکب چار اور پانچ اسمائے الٰہیہ کا استخراج کیا ہے۔جن میں ایک بھی حرف مکرر نہیں آتا۔بہرحال یہ محنت ہم اور آپ بھی کر سکتے ہیں۔ وما توفیقی الا بالله ۔

3۔ حروف (الفاظ) مقطعات سے اسمائے الٰہیہ کا استخراج :

یہ طریقہ اوپر کے بیان کردہ طریقے ہی کی طرح ہے۔مگر اِس میں اسمائے الٰہیہ کے بجائے قرآنِ مجید کی آیات کو تلاش کرنا پڑتا ہے۔اِس کا طریقہ کار یہ ہے۔کہ وہ حروفِ مقطعات جو کہ فقط ایک ہی حرف پر مشتمل ہیں۔اُن کی تو پوری آیت ہی لی جائے گی۔جیسے کہ!

ص — **ص ج والقرآن ذی الذکر o**

ق — **ق ج والقرآن المجید o**

ن — **نٓ ج والقلم وما یسطرونo**

اِن حروفِ مقطعات کے علاوہ دیگر تمام حروفِ مقطعات کی آیات بھی محنت اور لگن سے استخراج کی جاسکتی ہیں۔جیسے کہ!

حم سے **حسبی الله لا اله الا هو علیه توکلت و هو رب العرش العظیم o**

یعنی کہ! حرف ''**حا**'' سے آیتِ کریمہ شروع ہوکر حرف ''**م**'' پر ختم ہوئی۔ ۔یاد رہے۔کہ! **حم**۔چھ مرتبہ آیا ہے۔اور اِن چھ **حم**۔کی علیحدہ علیحدہ چھ ہی مختلف آیات تلاش کرنی پڑیں گی۔

اِسی طرح سے دیگر تمام حروفِ مقطعات سے بھی قرآنِ کریم کی آیات کا استخراج کیا جاسکتا ہے۔لیکن یاد رہے۔کہ ہر مستخرج آیت ایک مکمل و جامع دُعا کی صورت میں ہوگی۔جیسے کہ ''حٰمٓ'' کی مذکورہ مثال میں دیا گیا ہے۔اِن آیات کی تلاش کے دوران بِاِذن اللہِ تعالیٰ کئی اقسام کے عجائب وغرائب اور رموز واسرار کا انکشاف ہوگا۔انشاءاللہ۔جو محنت کرے گا۔وہ ضرور بالضرور میٹھا اور دائمی پھل پائے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

مختلف اَسماء کی عظیم تاثیرات (بمطابق حدیثِ نبوی ﷺ):

صاحب **منبع اصول الحکمۃ** اپنی کتاب عظیمہ **شمس المعارف** کے آخر میں فرماتے ہیں۔کہ میں ایک مرتبہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ کی زیارت باسعادت سے مُشرف ہوا۔اور میں نے آپ ﷺ سے خلوت اور اس (یعنی خلوت) کے **اسماء** کی نسبت سوال کیا۔تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔کہ !

خلوت کے سات 7 روز ہیں۔اور اس (یعنی خلوت) کے اسماء یہ ہیں۔(یاد رہے۔کہ خلوت کے اسماء بھی سات 7 ہی ہیں)

یا حی یا قیوم یا ذوالجلال والاکرام یا نھایۃ النھایات یا نور الانوار یا روح الارواح۔

مُختلف اسماء کی عظیم تاثیرات :

صاحب **شمس المعارف** میں فرماتے ہیں کہ جب اثنائے خلوت میں تم ہو اور !

☆ اگر تم پر خلوت میں **شہوت کا غلبہ** ہو تو بحالتِ وضو اسم الٰہی **یا ھادی** کا خوب ذِکر کرو۔

☆ اگر تم پر خلوت میں **خیالاتِ فاسدہ** ستائیں تو بحالتِ وضو اسم الٰہی **یا لطیف** کا خوب ذِکر کرو۔

☆ اگر تم پر خلوت میں **کھانے یا پینے کے خیالات کا غلبہ** ہو تو بحالتِ وضو اسم الٰہی **یا قوی** کا خوب ذِکر کرو۔

☆ اگر تم پر خلوت میں **خرچ کی تنگی** ہو تو بحالتِ وضو اسم الٰہی **یا فتاح** کا خوب ذِکر کرو۔

☆ اگر تم پر خلوت میں **نفسانی خیالات** اور **شہوانی وساوس کا غلبہ** ہو تو بحالتِ وضو اسم الٰہی **یاذوالقوۃ** کا خوب ذِکر کرو۔

☆ اگر تم پر دورانِ ریاضت **قلق اور اضطراب** کی سی کیفیت پیدا ہو تو بحالتِ وضو اسم الٰہی **یا باسط** کا خوب ذِکر کرو۔

☆ اگر تم دین کے کسی کام میں **متوجہ** ہونا چاہو تو بحالتِ وضو اسم الٰہی **یا قوی ۔ یا عزیز ۔ یا علیم ۔ یا سمیع ۔ یا بصیر** کا خوب ذِکر کرو۔

باب نمبر
7
درودُ و سلام
و
اعمال وعملیات
برائے
زیارتُ النبی ﷺ

ورفعنا لک ذکرک

یا صاحب الجمال و یا سید البشر — من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ — بعد از خُدا بزرگ توئی قصہ مختصر

درودِ پاک کی اہمیت :

☆ اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ کہ!

ان اللہ و ملائکۃ یصلون علی النبی۔ یاایھاالذین اٰمنوا صلو علیہ و سلموا تسلیما۔ (سورہ احزاب)

ترجمہ: بے شک! اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ (فرشتے) نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان ﷺ پر درود بھیجو۔ اور خوب سلام بھیجو۔

یاد رہے۔ کہ! درود شریف ایک ایسا پُر لذت، روح پرور، پاکیزہ اور نیک ترین عمل ہے۔ کہ جو انسان کو آسانی عظمت و رفعت کے بلند ترین مقامات سے لے جا کر ایک ایسی شان و عزت کا باعث فراہم کرتا ہے۔ کہ جس کا وہم و گمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نبیؑ و رسولؑ کو اپنی کسی نہ کسی خصوصی شان و عظمت سے ضرور نوازا ہے۔

☆ سب سے پہلے حضرت آدمؑ کو یہ عزت اور شرف عطا ہوا۔ کہ فرشتوں کو اُنؑ کے سامنے جھکایا۔ اور اسماء کا کثیر ترین علم عنایت فرمایا۔ اور اُنؑ کو ابوالبشر کا خطاب ملا۔

☆ اسی طرح سے حضرت سیدنا ابراہیمؑ کو اپنی دوستی سے نوازتے ہوئے خلیل اللہ کا لقب عطا فرمایا۔ اِن کی جائے سکونت حج کو مرکز بنایا۔ اور پھر اِن کے چہیتے صاحبزادے کو ذبیح اللہ کے لقب سے سرفراز فرمایا۔

☆ اسی طرح سے حضرت سیدنا ادریسؑ کے بارے میں فرمایا۔ کہ یہ میرا سچا نبیؑ ہے۔ جن کا میں نے درجہ بلند کیا۔

☆ اسی طرح سے حضرت سیدنا یوسف نبیؑ کو علم تعبیر سکھایا، ایک عظیم سلطنت کا والی بنایا۔ اور عظیم المثل حسن سے نوازا۔

☆ اسی طرح سے حضرت سیدنا موسیٰؑ کو اپنی ہم کلامی کا شرف بخشا۔ علم عظیم عطا فرمایا۔ جادوگروں کے مقابلے میں عظیم الشان معجزات سے نوازا۔ اور فرعون جیسی عظیم شیطانی قوت کے مقابلے میں بہت بڑی فتح عطا فرمائی۔

☆ اسی طرح سے حضرت سیدنا عیسی نبیؑ کو مُردوں کو زندہ کرنے، کوڑھی و جذام کے مریضوں کو شفایاب کرنے کی قابلیت و صلاحیت سے ہمکنار فرمایا۔ اور ہر جگہ پر اپنی حمایت و تائید عطا فرمائی۔

☆ مگر یاد رہے۔ کہ! آنحضور نبی مکرم سید المرسلین رحمۃ اللعالمین ﷺ کو مذکورہ بالا تمام معجزات و عنایات کے علاوہ سب سے اعلیٰ یہ مرتبہ، اعزاز اور درجہ عطا فرمایا۔ کہ! انؑ کے ذکر (درود و سلام) کو اپنا ذکر قرار دیا۔ اور اِن ﷺ کے اسمِ مبارک کو اپنے اسمِ مبارک کے ساتھ شامل کر کے اِن ﷺ پر نہ صِرف خود صلوٰۃ پڑھا۔ بلکہ جملہ جن و انس و ملائکہ کو یہ ذمہ داری (Duty) تفویض کی گئی۔ کہ جمیع مخلوقات آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجا کریں۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ۔

یاد رہے۔ کہ! اگر احادیثِ نبوی ﷺ کا بغور جائزہ لیا جائے۔ یا علماء، صلحاء، فقہاء اور مجتہدین کے اخبار سے اسناد و استدلال کی روشنی میں تجزیہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت نبی مکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر درود و سلام بھیجنا افضل ترین اور انتہا درجے کی مفید و منتفع ترین عبادت و ریاضت ہے۔ اور اس بات کی سب سے قوی ترین دلیل یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام تر مخلوق کو فقط اپنی ہی عبادت کا حکم فرمایا ہے۔ مگر درود و سلام کی عبادت ایسی عظیم ترین فضیلت والی عبادت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نہ صِرف

خود یہ عبادت کرتا ہے۔ بلکہ جمیع مخلوقات مثل جن وانس، ملائکہ ودیگر مخلوقات جیسے چرند وپرند وشجر وحجر اور تمام جانداروں کو بھی یہی حکم ہے۔ کیونکہ! یہ ایک ایسی عبادت ہے۔ کہ جس سے اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوقات سے بے انتہا خوش وراضی ہوتا ہے۔ اسی ضمن میں چند احادیثِ نبویہ ﷺ اور علماء کے اقوال تحریر کئے جاتے ہیں۔

☆ جامع ترمذی کی ایک روایت ہے۔ حضرت ابن ابی کعبؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ پر درود پڑھتا ہوں۔ تو کتنا وقت درود (پڑھنے) کے لئے مقرر کروں؟ (آنخضرت ﷺ نے) فرمایا۔ جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا۔ چوتھائی حصہ۔ (آنخضرت ﷺ نے) فرمایا۔ جتنا چاہو۔ اگر درود کا وقت بڑھا دو۔ تو تمھارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا۔ آدھا وقت؟ (آنخضرت ﷺ نے) فرمایا۔ جتنا چاہو۔ اگر درود کا وقت بڑھا دو۔ تو تمھارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا۔ دو تہائی وقت؟ (آنخضرت ﷺ نے) فرمایا۔ جتنا چاہو۔ اگر درود کا وقت بڑھا دو۔ تو تمھارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا۔ میں سارا وقت درود ہی پڑھوں گا؟ (آنخضرت ﷺ نے) فرمایا۔ تب تو تمھارے غموں کے لئے کافی ہے۔ اور تمھارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆ حضرت ابوطلحہؓ سے مروی ہے۔ کہ! ایک دن آنخضور پُرنور ﷺ خوش خوش تشریف لائے۔ فرمایا۔ حضرت جبرائیلِ آمینؑ میرے پاس تشریف لائے۔ اور کہا۔ آپ ﷺ کا رب فرماتا ہے۔ اے محمد ﷺ! کیا آپ ﷺ اِس پر راضی نہیں۔ کہ آپ ﷺ کی اُمت میں سے جو کوئی آپ ﷺ پر درود بھیجے۔ مَیں اِس پر دس مرتبہ سلام نازل کروں۔

☆ مسند احمد بن حنبلؒ کی ایک روایت ہے۔ آنخضرت ﷺ نے فرمایا۔ میرے پاس میرے پروردگار کا ایک قاصد آیا۔ اور کہا۔ آپ ﷺ کی اُمت کا جو فرد آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے۔ اور دس برائیاں مٹا دیں گے۔ اور اس کے دس درجات بلند کریں گے۔

☆ ابنِ عساکرؒ کی ایک روایت ہے۔ آنخضرت ﷺ نے فرمایا۔ مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ تمھارا مجھ پر درود بھیجنا تمھارے (ہی) گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ اور میرے لئے درجہ ووسیلہ طلب کرو۔ کیونکہ میرے رب کے یاں میرا مقامِ وسیلہ پر فائز ہونا تمھارے لئے (تمھاری ہی) شفاعت کا باعث ہوگا۔

☆ ابنِ ماجہؒ میں حضرت ابی درداءؓ سے مروی ہے۔ کہ! آنخضرت ﷺ نے فرمایا۔ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ وہ ملائکہ کی حاضری کا دن ہے۔ اور کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا۔ مگر وہ ضرور مجھ پر پڑھنے والے کی فراغت تک پیش کر دیا جاتا ہے۔

☆ شعب الایمان میں حضرت ابی امامہؓ سے مروی ہے۔ کہ! آنخضرت ﷺ نے فرمایا۔ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ میری اُمت کا درود ہر جمعہ کو مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوتا ہے۔ وہی مجھ سے قریب تر ہوتا ہے۔

☆ جامع ترمذی شریف میں روایت ہے۔ کہ! آنخضرت ﷺ نے فرمایا۔ لوگوں میں بخیل ترین وہ شخص ہے۔ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے۔ اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

☆ کتاب الکبیر میں امام طبرانی تحریر کرتے ہیں۔ کہ حضرت حسن بن علیؓ سے روایت ہے۔ کہ! آنخضرت ﷺ نے فرمایا۔ تم جہاں کہیں ہو۔ مجھ پر درود بھیجو۔ کیونکہ مجھ پر تمھارا درود پہنچ جاتا ہے۔ (یعنی پہنچایا جاتا ہے)

☆ جامع ترمذی اور مستدرک للحاکم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ! آنخضرت ﷺ نے فرمایا۔ ہلاک ہو وہ شخص (کہ) جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے۔ اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور ہلاک ہو وہ شخص (کہ) جس پر ماہ رمضان آئے۔ اور اس کی بخشش سے قبل چلا جائے۔ اور ہلاک ہو وہ شخص (کہ) جس کے پاس اس کے والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔ اور وہ اس کو اس کی خدمت کی بدولت جنت میں داخل نہ کرا دیں۔

☆ کتاب الحلیہ میں حضرت سعید بن عمیر انصاری ؓ سے مروی ہے۔کہ! آنخضرت ﷺ نے فرمایا۔میری اُمت کا کوئی بندہ صدقِ دل کے ساتھ مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔مگر اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے۔اور اس کے لئے دس برائیاں محو فرماتا ہے۔

☆ کتاب مسند احمد،سنن نسائی،صحیح ابن حبان اور مستدرک للحاکم میں حضرت ابی طلحہ ؓ سے مروی ہے۔کہ! آنخضرت ﷺ نے فرمایا۔(کہ) میرے پاس حضرت جبرائیل ؑ تشریف لائے۔اور کہا۔اے محمد ﷺ! کیا آپ ﷺ اس (امر) پر خوش نہیں۔(کہ) آپ ﷺ کے پروردگار نے فرمایا۔(کہ) آپ ﷺ پر آپ ﷺ کی اُمت کا کوئی فرد ایک مرتبہ درود نہیں بھیجے گا۔مگر میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا۔آپ ﷺ کی اُمت کا کوئی فرد آپ ﷺ پر ایک مرتبہ سلام نہیں کرے گا۔مگر میں اس پر دس (مرتبہ) سلامتی بھیجوں گا۔آپ ﷺ نے فرمایا۔اے پروردگا! میں اس پر کیوں خوش نہ ہوں۔

☆ حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی ؓ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر میں اپنے تمام اوراد و اشغال اور دُعاوں کی جگہ صرف آپ ﷺ پر درود پڑھا کروں تو یہ کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ!اگر تم نے ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ تمھارے دین و دنیا کے کاموں کا ذمہ دار بن جائے گا (مسند امام احمد بہ سند جید)

☆ کتاب الکبیر للطبرانی میں حضرت ابی طلحہ ؓ سے مروی ہے۔کہ! آنخضرت ﷺ نے فرمایا۔(کہ) میرے پاس حضرت جبرائیل ؑ تشریف لائے۔اور کہا۔اے محمد ﷺ! (کہ) آپ ﷺ پر آپ ﷺ کی اُمت کا کوئی فرد ایک مرتبہ درود بھیجے گا۔اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے۔اور دس برائیاں مٹا دیں گے۔اور اس کے دس درجات بلند فرما دیں گے۔اور فرشتہ بھی ان کو یوں ہی دعا کرے گا۔جس طرح اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا۔میں نے پوچھا۔اے جبرائیل ؑ! وہ فرشتہ کونسا ہے؟ جواب دیا۔کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو پیدا فرمایا ہے۔آپ ﷺ کی بعثت تک آپ ﷺ پر دو فرشتے مقرر فرما دیئے ہیں۔کہ جو بھی آپ ﷺ کی اُمت کا فرد آپ ﷺ پر درود بھیجے۔تو وہ فرشتہ اس کو کہے۔اللہ تعالیٰ بھی تجھ پر رحمت نازل فرمائے۔(آمین)

☆ کتاب جامع ترمذی میں حضرت عمر فاروق ؓ روایت کرتے ہیں۔کہ! دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا۔یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام پیش نہ کیا جائے۔

اِسی ضمن میں فقیر (محمد عبدالرؤف قادری) قارئینِ کتاب ہذا (گلشن اَسرارِ محبوب) کی خدمت میں عرض گزار ہے۔کہ! درودِ پاک پڑھتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کا کامل تصور کرے۔اور یہ یقین رکھے۔کہ اُن کی ذاتِ اقدس ﷺ پر درودِ پاک پڑھنا بہت عظیم نیکی اور عمل ہے۔اگر خوش قسمتی سے آنخضرت رسالت مآب ﷺ کی بحالتِ خواب زیارت کا عظیم شرف حاصل ہو جائے۔تو چاہیئے۔کہ اُسی صورتِ دل نشین کے تصور و تخیل میں دائمًا خود کو محو مستغرق رکھے۔کیونکہ کثرت درور و سلام اور اِسی صورت کے انہماک کی وجہ سے شاید دوبارہ بھی زیارت حاصل ہو جائے۔(انشاء اللہ تعالیٰ)اگر درود و سلام پڑھنے کے باوجود بھی (خدانخواستہ) زیارت کا شرف حاصل نہ ہوا۔تو بھی اپنے ذوق و شوق میں کمی نہیں آنے دینی چاہیئے۔یاد رہے۔کہ شروع میں آنخضرت ﷺ بحالتِ خواب اپنی بارہا مرتبہ زیارت کا شرف عطا فرماتے ہیں۔پھر بحالت بیداری بھی یہ شرف حاصل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔جب درود و سلام کثرت سے پڑھتے پڑھتے اور عشق نبوی ﷺ میں ہمیشہ منہمک رہنے کی عادت ہو جائے گی۔تو (انشاء اللہ تعالیٰ) درودِ پاک پڑھنے والے کی روح کا مجلس و محفل نبوی ﷺ میں آنا جانا شروع ہو جائے گا۔کیونکہ ایسا شخص پھر اپنی روح و جسم کی آنکھ سے ہمیشہ یاد نبوی ﷺ و عشق نبوی ﷺ میں مستغرق و محو رہے گا۔اور جوں جوں درودِ پاک کے قاری کی محبت و عشق میں آنخضرت ﷺ کے لئے جذبہ عشق زیادہ ہوتا چلا جائے گا۔اسی نسبت سے اس کی روح پر انواراتِ الٰہیہ کا نزول کثرت سے ہوتا جائے گا۔اور اسی طرح دن بدن اس پر رحمتِ خداوندی،عنایات رحمانی اور نبی مکرم ﷺ کی خصوصی توجہ سے وہ خوش نصیب شخص ولایت کے عظیم درجات کو پالے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔ایسا شخص ہر وقت اپنے ارد گرد نور کا بحر بیکراں محسوس کرتا ہے۔اور

اسی بحرِ بیکراں میں اُس کی روح غوطہ زن ہو کر روحانیت و نورانیت سے مالا مال ہوتی چلی جائے گی ۔ کیونکہ!

☆ ہر مرض کی دواء صلے علےٰ محمدٍ ۔ ☆ ہر مشکل کا حل صلے علےٰ محمدٍ ۔
☆ ہر مصیبت سے نجات صلے علےٰ محمدٍ ۔ ☆ ہر دشمن سے پناہ صلے علےٰ محمدٍ ۔
☆ دین و دنیا کی بھلائی صلے علےٰ محمدٍ ۔

☆ حضرت شیخ علامہ **شہاب الدین قلیوبیؒ** نے صلوٰۃ القلیوبی کے مقدمہ میں نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام کی فضیلت میں چند احادیثِ نبوی ﷺ اور اِن کے عظیم فوائد ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ کہ!

یہ عبادت (یعنی درود و سلام پڑھنا) تمام عبادات میں آسان ترین عبادت ہے۔ اور اللہ الملک الجلیل کے زیادہ قریب ہے۔ اور ہر ایک کی طرف سے مقبول (بلکہ) ہر حال میں مقبول (ہے) چاہے پڑھنے والا مخلص ہو یا ریا کار۔ اُن (شیخ علامہ شہاب الدین قلیوبیؒ کے نزدیک) یہی قول زیادہ صحیح ہے۔ اور ویسے بھی ارشادِ ربانی ہے۔ کہ!

ان الله لا يضيع اجرالمحسنين ۔ ترجمہ: یقیناً! اللہ تعالیٰ بھلائی کرنے والے کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

☆ اِسی ضمن میں غوث الوقت حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ کے ملفوظات بنام کتاب ''الابریز'' میں آیا ہے۔ کہ!

ہم یہ بات دیکھتے ہیں۔ کہ! دو اشخاص بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ اِن دونوں میں سے ایک شخص کو زیادہ اجر و ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ جبکہ دوسرا کم ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے۔ کہ! جس شخص کو کم اجر و ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ اِس نے اپنے خیالات کی یورش میں بہتے ہوئے غفلت کے ساتھ درود پڑھا تھا۔ گویا یہ درود اس نے محض عام عادت و فطرت کے تحت پڑھا تھا۔ اور نتیجے کے طور پر اسے کم اجر و ثواب میسر ہوا۔ اس کے برعکس دوسرے شخص نے مکمل محبت و اخلاص کے ہمراہ درودِ پاک پڑھا تھا۔ (جس کے باعث وہ ثواب کا زیادہ حقدار بنا) اور آنحضرت نبی مکرم ﷺ سے محبت کا بنیادی سبب یہ ہے۔ کہ! انسان کے دل میں آنحضرت رسالت مآب ﷺ کی عظمت و شان اور رفعتِ مکان کا کامل تصور جاگزیں ہو۔ (انسان ہمیشہ یہ بات ذہن نشیں رکھے۔ کہ) آپ ﷺ کی ذات تمام موجودات کے وجود میں آنے کا وسیلہ ہیں۔ اور تمام انوارات آپ ﷺ ہی کے نور سے نکلتے ہیں۔ آپ ﷺ گذشتہ اور آنے والے تمام لوگوں بلکہ تمام تر مخلوقات کے لئے رحمت ہیں۔ جیسا کہ فرمانِ عالی شان ہے۔

وما ارسلنك الا رحمة اللعالمين ۔ ترجمہ: اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

لہٰذا جملہ مخلوقات کو یقیناً آپ ﷺ ہی کے وسیلے سے ہدایت نصیب ہوئی۔ جب انسان آنحضرت نبی مکرم ﷺ کی اِسی عظمت و شان و رفعت مکان کو پیشِ نظر رکھ کر درود شریف پڑھے گا۔ (تو یقیناً وہ بے شمار اجر و ثواب کا مستحق قرار پائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

آگے چل کر حضرت سیدی دباغؒ مزید فرماتے ہیں۔ کہ! جو بھی شخص آنحضرت رسالت مآب ﷺ کی عظمت و شان سے ذرہ بھر بھی واقف و شنا سا ہو جائے۔ وہ بہت خوش نصیب شخص ہوتا ہے۔ اور زیادہ بہتر یہی ہے۔ کہ انسان آنحضرت ﷺ کی عظمتِ شان کا خیال سامنے رکھ کر ہدیہ درود پیش کرے۔ تاکہ اس کے انوار سے فیض یاب ہو سکے۔

حضرت سیدی دباغؒ مزید فرماتے ہیں۔ کہ! ہر عمل کا اجر اور ہر اجر کا (ایک مخصوص) نور ہوا کرتا ہے۔ اور یہ نور دنیاوی زندگی میں بھی انسان سے کافی گہرا تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا (اور خوشنودی) کے حصول کے لئے کیا جائے۔ تو اس عمل کے انوارات صاحب عمل کی شخصیت پر (بالکل واضح طور پر) بھی ظاہر ہوں گے۔ اور صاحب عمل اِن انوارات کو (انتہائی لذت سے) محسوس بھی کرے گا۔ جو خشیت، لرزہ یا گریہ و زاری کی شکل میں ظاہر ہوں گے۔ اور اگر عمل کرنے والا صاحبِ بصیرت ہو گا۔ تو فوراً سمجھ جائے گا۔ کہ اس کا عمل قبول ہو گیا ہے۔ اسی طرح اسے اجر (وثواب) کے بارے میں بھی علم ہو جائے گا۔ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اجر کے بارے میں صِرف آخرت میں ہی پتہ چل سکتا ہے۔ حالانکہ یہ (بیان اور) کیفیت مجوب لوگوں ہی

کی ہے۔ ورنہ اہلِ بصیرت لوگوں کے سامنے ہر چیز روزِ روشن کی طرح عیاں ہوا کرتی ہے۔لیکن صاحبِ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے بجائے کسی ذاتی مقصد کے حصول کے لئے کوئی نیکی کرتا ہے۔تو یہ نیکی بے نور رہوتی ہے۔اور عمل کرنے والے کو عمل کی مشقت اور محنت کے بجائے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

حضرت سیدی دباغؒ نے مزید ارشاد فرمایا۔کہ! صاحبِ عمل کو عمل (یعنی کسی بھی قسم کی کوئی نیکی یا نیک عمل) کرتے وقت اپنا (ایک سرسری سا) جائزہ لینا چاہیئے۔اگرچہ اس کا عمل کسی قدر معمولی ہی کیوں نہ ہو۔کیونکہ ہر معمولی سے معمولی نیکی کا بھی کوئی نہ کوئی اجر (اور ثواب) ضرور ہوتا ہے۔اور اس اجر کا مخصوص نور ہوتا ہے۔جو نیکی کرنے والے شخص کے باطن پر ظاہر ہوتا ہے۔اور یہ اثر محسوس بھی کیا جا سکتا ہے۔(اس اثر کو محسوس کرنے کا سہل طریق یہ ہے۔کہ!) اگر نیکی کرتے وقت انسان کا دل دناوی خواہشات اور اللہ تعالیٰ سے منقطع کرنے والے اُمور سے معمور ہوگا۔تو انسان کو سمجھ لینا چاہیئے۔کہ وہ اجر (اور ثواب) سے محروم رہے گا۔کیونکہ اجر سے محرومی کے باعث اس کا دل غافل ہے۔لیکن اگر عمل کرتے وقت انسان کا دل بارگاہ رب العزت کی طرف متوجہ ہو۔تو انسان کو سمجھ لینا چاہیئے۔کہ اللہ تعالیٰ اسے اس عمل کا بہترین اجر عطا فرمائیں گے۔(انشاء اللہ تعالیٰ) اسی طرح اگر کوئی شخص پورے خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دستِ سوال دراز کرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔البتہ (اس شخص کی اسی) دعا کی قبولیت کا اثر دو صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں (ضرور) ظاہر ہوتا ہے۔ایک صورت تو یہ ہے۔کہ سائل کی درخواست کے مطابق اس کی مراد پوری کر دی جاتی ہے۔جبکہ دوسری صورت یہ ہے۔سائل کی مراد تو پوری نہیں ہوتی۔البتہ اسے مراد پوری نہ ہونے کی حکمت کے راز سے آگاہ (ضرور) کر دیا جاتا ہے۔اور یہ خصوصیت صِرف اولیاءاللہ ہی کو حاصل ہے۔

☆ اِسی ضمن میں فلسطین کے ایک سچے عاشقِ رسول ﷺ حضرت **محمد یوسف بن اسمٰعیل النبہانی**ؒ اپنی کتاب **سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علیٰ سید الکونین** ﷺ میں فرماتے ہیں۔کہ!

درود و سلام کا سب سے بڑا فائدہ (بلکہ سعادت و انعام) خواب میں آپ ﷺ کی زیارت کرنا ہے۔جن لوگوں کو یہ نعمت کثرت سے حاصل ہوگی۔وہ اس سے ترقی کر کے بحالتِ بیداری آنحضرت نبی مکرم ﷺ کی زیارت تک پہنچیں گے۔اور جب کہ یہ سب سے بڑی نعمت ہے۔اور اس کے اسباب کا علم تمام علوم میں اہم ترین علم ہے۔

پس جو کوئی نبی کرم ﷺ کی زیارتِ بابرکات کا شوق رکھتا ہے۔اور جس کے دل پر آقائے دوجہاں ﷺ کی محبت غالب ہے۔اور اس کے دل میں دنیا کے مال و اسباب کی محبت نہیں۔اس کا دل ایسا (صاف و شفاف) آئینہ ہو جاتا ہے۔جس میں کہ اس کائنات کے سب سے زیادہ اعلیٰ صفات و کمالات کی حامل شخصیت حضور نبی مکرم ﷺ ہی نظر آتے ہیں۔اور آپ ﷺ کا دیدار بالکل درست اور خواب میں قطعی ہے۔پس تیرے (یعنی شائق زیارت کے) اور اس مقام میں دل کی صفائی اور پختہ محبت کے سوا کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔بقولِ مرزا غالب!

وا کر دیئے ہیں شوق نے بند قبائے حُسن   عز از نگاہ اَب کوئی حائل نہیں رہا

کیونکہ صادق و مصدوق آقا ﷺ فرماتے ہیں۔کہ!

من راٰنی فی المنام فقد راٰنی حقا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا۔اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا۔

پس تمہیں (یعنی شائق زیارت کو) جب بھی اِن عظیم المرتبت شان والے نبی ﷺ کے دیدار کا شوق دامن گیر ہو۔تو اپنی محبت کو خالص و قوی کر لو۔نفس کو بالکل صاف کر لو۔اور حضورِ پاک ﷺ پر درود و سلام پڑھنے میں اپنی تمام عمر صَرف کر دو۔یہاں تک کہ مکمل قلب، جسم کا ایک ایک بال اور تمام جسم انوار سے پُر ہو جائے۔اور اغیار و ظلمت کے اندھیرے مِٹ جائیں۔اور قلب میں صِرف اور صِرف حضرت ابوالقاسم ﷺ ہی کی صورتِ مبارکہ منقش ہو جائے۔

☆ بہر حال ہم دوبارہ درود و سلام کے موضوع کی طرف آتے ہیں۔اس دنیا میں بے شمار و لاتعداد لوگ عشقِ نبوی ﷺ سے

سرشار تھے، ہیں اور انشاء اللہ پیدا بھی ہوتے رہیں گے۔ اسی طرح کی ایک شخصیت ہیں جنکا اسمِ گرامی حضرت **شیخ باغ حسین کمال** اویسی نقشبندی ؒ ہے۔ جو کہ حضرت **مولانا اللہ یار خان صاحب** اویسی نقشبندیؒ، منارہ، چکوال کے مرید ہیں۔ (اِن کے متعلق کتاب ''خطباتِ کمال'' میں آیا ہے۔ کہ!) حضرت جی پروفیسر کمال صاحب ؒ روحانیت کے تاجدار اور ولایت کے بلند ترین منصب ''عبد'' پر فائز المرام تھے۔ آپ ؒ کا ذکر آتے ہی ایک ایسی ہستی کا تصور (ذہن میں) آتا ہے۔ (کہ) جنھوں نے ذکر اسمِ ذات ''اللہ'' اور ''درود شریف'' کی ترویج کو اپنی زندگی کا مرکز ومحور اور نصب العین بنائے رکھا۔ (اُن پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم یہ ہے۔ کہ!) خاص طور پر درود شریف کو آپ ؒ نے درجہ کمال تک پہنچایا۔ اور ایسے ایسے ریکارڈ قائم کئے۔ (اُنہوں نے آنحضور پر نور ﷺ کی تمام گذشتہ، موجودہ اور آنے والی اُمت میں سب سے زیادہ درود وسلام پیش کیا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کی جانب سے پہلے نمبر پر آئے ہیں۔ سبحان اللہ) کہ انہیں رہتی دنیا تک بطورِ مثال پیش کیا جاتا رہے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)۔ کیوں نہ ہو۔ کہ خود اللہ تعالیٰ نے آپ ؒ کو درود شریف کی ذاتی نسبت عطا فرمائی۔ اور جنابِ رسالت مآب ﷺ نے آپ ؒ کو اس حوالے سے اولیت کی سند عطا کرتے ہوئے فرمایا۔ (جس کی مکمل تفصیل پیشِ خدمت ہے) حضرت باغ حسین کمال ؒ اپنی کتاب ''حالِ سفر'' میں فرماتے ہیں۔ کہ!

(مجھے) بارگاہ رسالت ﷺ سے حکم۔۔۔ صادر فرمایا گیا۔ کہ اپنی روحانی کیفیات و احوال اور تصوف و سلوک کے بارے میں ایک مختصر سی کتاب قلمبند کروں۔ جو سالکین کے لئے مشعل راہ ثابت ہو۔۔۔ مزید فرمایا۔۔۔ دین کے اہم ترین شعبے ''احسان'' کو ایک بڑا طبقہ نظرانداز کر چکا ہے۔۔۔ انکار کے مقابلے میں بھی پوری قوت سے ہونا چاہیئے۔ لہذا (تم) اپنے احوال کا تذکرہ کرو۔ تاکہ لوگوں کو اس کی برکات کا احساس ہو۔ اور انہیں اس راہ پر چلنے کا شوق نصیب ہو۔۔۔ (میں نے) عرض کیا۔ کتاب کا نام کیا رکھوں؟ حضرت امام حسینؓ بول اُٹھے۔۔۔ ''حالِ سفر''۔۔۔ مَیں (ابھی اس نام پر) غور ہی کر رہا تھا۔ کہ حضورانور ﷺ نے فرمایا۔ ''اَز فرش تا عرش'' بھی نیچے لکھوا دینا۔ تاکہ معنویت پیدا ہو جائے۔ **الحمد لله رب العلمين** o مَیں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ ﷺ کے کرم سے ناچیز (جناب باغ حسین کمال ؒ) کو انعامات سے اس قدر مالا مال فرمایا گیا ہے۔ کہ اگر مَیں ظاہر کردوں۔ تو لوگ یقین کرنے کے بجائے مذاق کرنا شروع کر دیں گے۔۔۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔۔۔ ''سنو! قرآنِ کریم کی یہ آیت:

ان الله و ملائكة يصلون على النبى۔ يايها الذين اٰمنوا صلو عليه و سلموا تسليما۔ (سورہ احزاب)

ترجمہ: بے شک! اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ (فرشتے) نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ (تو) اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود بھیجو۔ اور خوب سلام بھیجو۔

۔۔۔ ہر کوئی ہر دور میں (درود) پڑھتا رہا ہے۔ میری حدیث میں بھی موجود ہے۔ کہ! ''حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت والے دن وہ شخص میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ جس (کسی دنیا میں) نے مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف پڑھا ہوگا۔ (جامع ترمذی)۔۔۔

۔۔۔ مگر اس حکم پر کما حقہ توجہ نہیں دی گئی۔۔۔ تمام عباد وزہاد نے نوافل، تلاوت اور تسبیحات پر (اپنی) توجہ مرکوز رکھی۔ انہوں نے درودِ پاک (کے ورد کرنے پر) وہ توجہ نہ دی۔ (کہ) جس کا تقاضا اللہ کریم نے کیا تھا۔ مگر میری اُمت میں تم (باغ حسین کمال صاحب ؒ) واحد شخص ہو۔ (کہ) جس نے اللہ کریم سے عجیب دعا مانگی۔۔۔ درود اللہ تعالیٰ کا ذاتی وظیفہ ہے۔ سو جب تم نے اس کی دعا کی۔ تو گویا اللہ کریم کی آرزو طلب کر لی۔ لہذا اس نے تمھیں درود کی ذاتی نسبت عطا فرما دی۔ تمھاری یہ معصوم اور پاکیزہ اَدا و دعا اللہ کریم کو اتنی پسند آئی۔ کہ تمھیں بتدریج ذوق وشوق اور ہمت وحوصلے سے نوازتے چلے گئے۔۔۔ (اور) تم نے اُمت محمدیہ ﷺ کے کثرت سے درود پڑھنے والے پہلے سو (انتہائی خوش نصیب) اشخاص میں شامل ہونے کی دعا کی تھی۔۔۔ مگر اللہ کریم نے اس لحاظ سے ساری اُمت میں (تمھیں) اول کر دیا۔ درود شریف کے لحاظ سے کوئی بھی تمھارا مثیل نہیں۔ اس درود شریف (کہ

جس درود شریف نے پروفیسر باغ حسین کمال ؒ کو درجہ کمال تک پہنچایا۔آگے دیا جائے گا۔) کی وجہ و برکت سے مَیں نے اور ایصالِ ثواب کی وجہ سے دیگر انبیائے کرام ؑ ، خلفائے راشدین ؓ ، حسنین کریمین ؓ ، صحابہ کرام ؓ اور اولیائے کرام ؒ نے تمھیں اپنا (روحانی) بیٹا بنایا ہے۔اور اولیائے کرام ؒ میں میری ذاتی توجہ جتنی تمھیں حاصل ہوئی ہے۔وہ اور کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم تیرے شاملِ حال ہو رہا ہے۔(حضرت باغ حسین کمال نقشبندی ؒ کا درودِ پاک یہ ہے)

اللھم صل علی محمد ن النبی الامی وعلی اله و صحبه وبارك وسلم۔

آگے چل کر پروفیسر باغ حسین کمال نقشبندی ؒ مزید فرماتے ہیں۔کہ! درود شریف کے سلسلے میں یہ گزارش بے جا نہ ہوگی۔کہ اگر چہ درود شریف پہلے بھی میرا معمول تھا۔مگر 29 جولائی 1975 کو میں حضرت جی (اپنے پیر و مرشد جناب مولانا اللہ یار خان اویسی نقشبندی، منارہ، چکوال) کے حلقہ ذکر میں شامل ہوا۔تو اس انس مزید بڑھ گیا۔اور میں نے روزانہ بلا ناغہ دس ہزار درود شریف اور دس ہزار کلمہ طیبہ کا وِردِ معمول بنا لیا۔۔۔تا آنکہ رمضان شریف 1978 کے اعتکاف کے دوران دل میں (یہ) خیال پیدا ہوا۔کہ اِن میں سے کسی ایک (ذکر یعنی ''ذکر اسمِ ذات اللہ'' یا ''درود شریف'' کے ورد) کو اختیار کر کے درجہ کمال تک پہنچانا چاہیئے۔سو (آخر دل نے یہ فیصلہ دیا کہ) درود شریف سے طبعی لگاؤ کے باعث اسے اختیار کیا گیا۔۔۔اور پھر ایک عجیب سی آرزو نے دل میں پیدا ہو کر بے قرار کر دیا۔۔۔بے چینی بڑھی۔تو نصف رات کے وقت دعا کی صورت میں لبوں پر (یہ خواہش) آ گئی۔۔۔(کہ) بارگاہ الٰہی میں دستِ دعا بلند ہوا۔

''الٰہی! مجھے تا حیات آنحضور نبی مکرم ﷺ کے حضور میں کم اَز کم ایک کروڑ (مرتبہ) سالانہ درود شریف کے ایصال کی سعادت نصیب فرما''۔ ''یا اللہ کریم! مَیں درود شریف کا ریکارڈ قائم کروں۔پھر توڑوں۔پھر قائم کروں۔پھر توڑوں۔اے رب العالمین! میرے مالک! مجھے اُمت محمدیہ ﷺ کے ان پہلے سو 100 خوش نصیبوں میں شامل فرما۔(کہ) جنھوں نے حضور ﷺ پر کثرت سے درود شریف بھیجا ہے''۔ (یہاں تک پروفیسر باغ حسین کمال ؒ کی دعا تھی)

بے حد و بے حساب تعریفیں ناپیدا کنار تعریفیں بے انتہا تعریفیں میرے اللہ میرے مالک کے حضور (کہ) جس نے مجھ ناچیز دعا کو یہ دعا مانگنے کا لازوال شرف بخشا۔۔۔بے مثال سعادت سے بہرہ ور فرمایا۔جس نے مجھے اپنے ذاتی وظیفے سے سرفراز فرما دیا۔۔۔میں اگر یہ کہوں۔کہ نہ (ہی) کسی نے ایسی دعا مانگی۔(اور) نہ کسی کی ایسی دعا قبول ہوئی۔میں کیوں نہ کہوں۔کہ چودہ سو 1400 سال سے رحمتِ حق منتظر تھی۔کہ کوئی ایسی دعا مانگے تو سہی۔وہ ذاتِ اقدس طالب تھی۔کہ کوئی طلب تو کرے۔۔۔یہی مطلب اس کا مطلوب تھی۔اور اسی طلب کے لئے دل چنا۔تو کس کا چنا؟ ہاں! کمال (پروفیسر باغ حسین کمال نقشبندی ؒ) کا چُنا۔بے شک کمال کا چنا۔حضور ﷺ کی رحمت کے صدقے کمال ؒ کو اس نعمتِ لازوال و بے مثال سے مشرف کیا گیا۔کہ ملائکہ بھی جھوم اُٹھے۔کائنات جھوم اُٹھی۔۔۔حضور نبی اکرم ﷺ جھوم اُٹھے۔ارے رحمتِ حق جھوم آٹھی۔کمال ؒ کا نصیب جاگ اُٹھا۔میرے اللہ! میرے مالک! بے حد و بے حساب تعریفیں۔۔۔بے کراں تعریفیں، بے پایاں تعریفیں تیرے لئے ہیں۔

یاد رہے۔کہ! پروفیسر باغ حسین کمال نقشبندی ؒ کو بہت زیادہ انعامات و اکرامات و کرامات سے نوازا گیا ہے۔کہ جن کی تفصیل اگر یہاں لکھی جائے۔تو کم اِز کم سینکڑوں صفحات درکار ہوں گے۔بہر حال شائقین حضرات اُن کے متعلق دو کتب ''حالِ سفر، فرش تا عرش'' اور خطباتِ کمال'' میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔کہ جن کی روزانہ کی کم سے کم تعداد دو لاکھ **200000** مرتبہ ہوا کرتی تھی۔اور اُنہوں نے پانچ اَرب سے کہیں زیادہ مرتبہ درود شریف پڑھ لیا تھا۔جو کہ ناممکن الامر نظر آتا ہے۔لیکن جیسے ایک کرامت ''طی الارض'' کی ہے۔اسی طرح کی ایک اور کرامت ''طی اللسان'' کی بھی ہے۔کیونکہ بعض اولیاء اللہ ؒ کے قصص میں مذکور ہے۔کہ وہ ایک دن و رات میں پانچ یا اس سے بھی زیادہ مکمل قرآنِ پاک کا ختم کر لیا کرتے تھے۔کئی اولیاء اللہ ایک سے دوسرا قدم اُٹھانے اور رکھنے تک ایک مکمل قرآنِ پاک کا ختم کر لیا کرتے تھے۔اسی طرح سے امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ؒ نے اپنے حجرے میں

(کہ جہاں ابھی اُن کا مزار مبارک بنا ہوا ہے) ستر ہزار 70000 سے زائد مرتبہ قرآنِ پاک کا ختم کیا ہوا تھا۔اور پھر وصیت فرمائی تھی ۔کہ مجھے بعد اَز وصال اسی حجرے ہی میں دفن کر دیا جائے ۔۔۔بہر حال اس تمہید کا مقصد و غایت یہی تھی ۔کہ جہاں پر اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ کسی شخص سے راضی اور خوش ہو جائیں ۔تو وہاں زمان و مکان کی قید ختم ہو جاتی ہے ۔تعداد اور وقت میں ایک عجیب سی خیر و برکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب سے راضی ہو۔آمین ۔

ہر لفظ میں ہے پوشیدہ لفظ اسم محمد ﷺ :

کتاب من موہنی الحب میں مرقوم ہے کہ بابا گرونانک صاحب نے اپنی ایک رباعی میں ایسا فیصلہ ظاہر کر دیا کہ جس سے کہ ان کی حضرت خاتم الرسل ﷺ سے محبت و عقیدت نہایت وضاحت سے آشکار ہوتی ہے ۔اِن کی رباعی یہ ہے۔

نام لو جس اچھر کا کر لو چوگن سار ۔۔۔ دو ملا پنج گنا بیسوں دوا وڑا

جو بچے سو نو گن کر دو اور لو ملا ۔۔۔ نانک تن بدن سے محمد لو بنا

مثال کے طور پر ہم ایک لفظ لیتے ہیں جیسے کہ امید ۔امید کے حروف ابجد قمری یہ ہوئے ۔ **ا** کا **1** ،م کے **40** ، ی کے **10**، د کے **4** کل اعداد کا حاصل جمع کیا تو **55** ہوئے ۔اب ان **55** کو چوگنا کیا یعنی کہ 4 میں ضرب دیا ۔ تو **55x4=220** اب ان **2** اور ملائے یعنی جمع کئے تو **222** ہوئے پھر ان **222** کو **5** میں ضرب دیا تو **1110** ہوئے پھر انکو **20** پر تقسیم کریں ۔تو **10** باقی بچے ۔اب ان **10** کو **9** سے ضرب دی ۔تو **90** ہوئے ۔اب اس میں **2** اور ملائے تو کل **92** ہوئے اور آنحضرت خاتم النبیین ﷺ کے اسمِ مبارک '' **محمد** '' کے اعداد بحسابِ ابجدِ قمری بھی **92** ہیں ۔

مذکورہ طریقہ کو مدنظر رکھ کر منہ سے جو بھی لفظ ،جس بھی زبان سے لیا جائے تو اس سے لفظ **محمد** ﷺ ہی نکلے گا ۔

ورفعنا لك ذكرك ☆ بابا گرونانک بھی اس بات کے قائل تھے کہ اس کائنات کی تمام تخلیقات آنحضور ﷺ ہی کی وجہ سے ہیں ۔

اَب ہم کچھ گنے چنے درودِ پاک کے فضائل اور زیارت النبی ﷺ کے مجرب المجرب طریقوں کی طرف آتے ہیں ۔

درود کمالیہ کے عجیب و غریب فوائد فضائل و کمالات :

اور اس عظیم درود پاک کو صاحب **کنز الاسرار** جناب علامہ مولانا حقی نازلیؒ اور علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی نے اس درود کی فضیلت بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمائی ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ○ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْكَامِلِ وَعَلٰى اٰلِهٖ كَمَا لَا نَهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَ عَدَدَ كَمَالِهٖ ۔**

اس درود پاک کے فضائل و فوائد اور برکات مندرجہ ذیل ہیں ۔یہ بزرگ ترین درود پاک ہے ۔کیونکہ یہ ستر ہزار یا ایک لاکھ درود پڑھنے کی فضیلت جتنا درود و سلام ہے ۔

کی کجھ نعت تساڈی آکھاں خلقت دے سردارا ۔۔۔ لکھ صلوٰۃ سلام تیرے تے لکھ درود ہزارا

☆ ایک بزرگ شیخ سالم بن احمد الشماعؒ کی تصنیف کے مطابق یہ درود شریف حضرت خضر نبیؑ کی طرف منسوب ہے ۔جو دفع نسیان کے لئے مشہور ہے ۔کہ! روزانہ یہی درود شریف مغرب و عشاء کے درمیان بغیر تعداد (در یک نشست و در خلوت) پڑھو ۔

☆ سید علی سموی سے مروی ہے ۔جس کسی نے یہ درود و سلام فقط ایک بار بھی پڑھا ۔تو اسے پانچ لاکھ بار پڑھنے جتنا ثواب ملے گا ۔اور یہ اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا فدیہ ہو گا ۔

☆ شیخ شریف حسن بن ابو عبداللہ محمد بن علی المعروف بہ ابن بسونؒ نے خواب میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ درود شریف دس ہزار کے برابر ہے ۔

☆ اس طرح شیخ عارف مولانا عبداللہ بن علی طاہر حسنیؒ نے آنحضرت ﷺ کا دیدار کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسا ہی ہے (یعنی یہ درود پاک دس ہزار کے برابر ہے)

☆ جس نے نبی اکرم ﷺ پر یہ درود وسلام فقط 700 سات سو بار بھیجا۔ تو یہ درودِ پاک پڑھنے والے کی طرف سے فدیہ ہو جائیگا۔ انشاءاللہ

اِس درودِ پاک کے کثیر التعداد فوائد درودِ پاک کی مختلف کتب میں مرقوم ہیں۔ وہاں سے دیکھے جاسکتے ہیں۔

درودِ پاک از سیدنا پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر الجیلانی والبغدادیؒ :

صلوٰة الغوثیه کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ!

حضرت شیخ شمس الدین عیدروسیؒ فرماتے ہیں کہ یہ درودِ پاک سیدنا قطبِ ربانی محبوبِ سبحانی جناب شیخ عبدالقادر الجیلانی والبغدادیؒ کا ہے۔ اور حضرت شیخ شمس الدین عیدروسیؒ ہی سے مروی ہے۔ کہ جو شخص بعد نمازِ عشاء 3-3 مرتبہ سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ والناس پڑھ کر یہ درودِ غوثیہ فقط ایک مرتبہ پڑھ لے تو ایسا شخص چند ہی راتوں میں زیارت النبی ﷺ سے ضرور ابالضرور مشرف ہو کر سعادتِ دارین حاصل کرے گا۔ انشاءاللہ العظیم۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم O اللهم اجعل افضل صلواتك ابدا۔ وانمٰی برکاتك سرمدا۔ وازكٰی تحیاتك فضلا وعددا۔ واسنٰی سلامك مجددا علٰی اشرف الخلآئق الانسانیة والجانیة۔ ومجمع الحقائق الایمانیة۔ ومعدن الدقائق الایمانیة۔ ومظهر التجلیات الاحسانیة۔ ومهبط الاسرار الرحمانیة۔ وعروس المملكة القدسیة۔ وامام الحضرة الربانیة۔ وواسطة عقد النبیین۔ ومقدم جیش المرسلین۔ وقائد ركب الانبیآء المكرمین۔ وافضل الخلائق اجمعین۔ حامل لواء العز الأعلٰی۔ ومالك أزمة الشرف الأسنٰی۔ شاهد الأسرار الأزل۔ ومشاهد أنوار السوابق الأول۔ وترجمان لسان القدم۔ ومنبع العلم والحلم والحكمة والحكم۔ مظهر سر الجود الجزئی والكلی۔ وانسان عین الوجود العلوی والسفلی۔ روح الجسد الكونین روح الجسد الكونین روح الجسد الكونین۔ وعین حیاة الدارین۔ المتحقق بأعلٰی رتب العبودیة۔ والمتخلق بأخلاق المقامات الاصطفانیة۔ سید الأشرف۔ وجامع الأوصاف۔ الخلیل الاعظم۔ والحبیب الأكرم۔ ونبیك العظیم ورسولك الكریم الهادی الصراط المستقیم سیدنا وسندنا ونبینا وحبیبنا وشفیعنا محمد بن عبدالله ابن عبدالمطلب سیدالسادات الأعراب والأعاجم صلی الله علیه وعلیٰ اٰله وصحبه وعترته وشیعته وحزبه عدد خلقك وعدد معلوماتك ورضی نفسك ووزنة عرشك ومداد كلماتك ومنتهٰی رضاك ومبلغ رضاك كلما ذكرك الذاكرون وغفل عن ذكرك الغافلون۔ اللهم صل وسلم علٰی محمد وعلٰی آل محمد تسلیما كثیرا ورضی الله عن اصحاب رسول الله وعلٰی جمیع الأولیآء والصالحین صلوات الله علیهم اجمعین۔ وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین۔ برحمتك یا رحم الراحمین۔ آمین۔

مجموعہ درود پاک کے فوائد:

احباب نے طویل مضامین وہاں پڑھے — لیکن میری زبان کا تھا حصہ مختصر

میں نے تو بزم نعت میں صرف اتنا ہی کہہ دیا — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کتاب سعادۃ الدین فی الصلوۃ علی سید الکونین ﷺ (مصنف۔علامہ یوسف نبہانیؒ) میں ہے کہ حضرت جابرؓ حضرت امام المرسلین سیدنا نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ میرا جو امتی صبح وشام یہ درود شریف پڑھے تو اس نے ستر ۷۰ لکھنے والوں کو ہزار دن تک تھکا دیا اس نے نبی اکرم ﷺ حق ادا کر دیا۔اس کی اور اسکے والدین کی مغفرت ہوگئی۔مجموعہ درودِ پاک یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرضٰی لَه‘۔ اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ وَ اعطِ مُحَمَّدِ نِ الدَّرَجۃِ الرَّفِیعَۃِ وَالوَسِیلَۃِ فِی الجَنَّۃِ۔اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ وَ اعطِ مُحَمَّد ﷺ مَا ھُوَ اَھلُه‘۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدُنَا مُحَمَّد وَعَلٰی اَھلِ بَیتِہٖ۔

کثیر الفوائد وسریع الاثر اردرود پاک :

سید و سرور محمد ﷺ نور جاں مہتر و بہتر شفیع مجرماں

بہتر و بہترین از جملہ انبیاء بجز **محمد** ﷺ نیست درارض وسماء

حضرت علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی فلسطینیؒ اپنی تصنیف جلیلہ بنام **سعادۃ الدراین فی الصلوٰۃ علی سیدالکونین** ﷺ میں سیدی عارف باللہ شیخ محمد تقی الدین دمشقی حنبلیؒ کے اس درود وسلام کے بارے میں فرماتے ہیں۔کہ!

1 اگر کوئی اس درود پاک کو روزانہ **1000** ہزار مرتبہ پڑھے گا۔تو اسے غیب سے رزق ملے گا انشاءاللہ۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

۲ گمشدہ چیز کے ملنے، واپسی گریختہ، چوری شدہ یا چھینا ہوا مال واپس ہونے یا امانت وقرض کے وصول ہونے کے لئے ہر روز سات بار (مقصد کو دل میں رکھ کر) یہ درود پاک پڑھیں مطلب حاصل ہوگا انشاءاللہ۔

ہے رضائے مصطفیٰ ﷺ میں رب کعبہ کی رضا رب کعبہ کی رضا میں ہے رضائے مصطفیٰ ﷺ

۳ اگر کوئی شخص کسی بیماری میں مبتلا ہو تو لوبان پر یہی درودِ پاک پڑھ کر تو اسکا دھواں مریض پر پھونک دو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ مریض تندرست ہو جائیگا! انشاءاللہ تعالیٰ۔

۴ اگر کسی کو دردسر ہو، بخار ہو، آشوب چشم ہو، آنکھوں میں درد ہو یا آدھے سر کا درد ہو تو عرق گلاب پر فقط 7 مرتبہ اس دروپاک کو پڑھیں۔اور ہر مرتبہ **سورۃ فاتحہ مع تسمیہ** بھی پڑھ کر بیمار کے سر پر اسکی مالش کریں۔تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی وقت شفاء ہوگی۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

۵ اگر کسی عورت یا چوپائے کا دودھ نہ آتا ہو تو جاری ابلتے چشمہ سے پانی لے کر اس پر صرف سات مرتبہ **سورۃ فاتحہ مع تسمیہ** کے یہ درود شریف پڑھ کر اس بیمار کو پلائیں اور اس پر چھڑکاؤ بھی کریں۔تو وہ اللہ کے حکم سے نہ صرف شفاء یاب ہوگا بلکہ دودھ دینے لگے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

٦ کسی کا پیشاب بند ہو جائے یا بچے کی پیدائش میں تکلیف ہو تو **سورۃ فاتحہ مع تسمیہ** کے یہ درودِ پاک سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں شفا ہوگی انشاءاللہ تعالیٰ۔

۷ ذہنی عوارض کے ختم ہونے کے لئے پانی، بتی یا تیل پر پڑھیں یا پھر سرمہ یا مرہم وغیرہ پر یہ درودِ پاک پڑھیں۔

۸ اگر کوئی شخص ایک طشتری پر یہ درود پاک لکھ کر اس میں پانی یا دودھ ڈال لے یا شہد ڈال کر چاٹ لے تو ڈراؤنے یا غلط قسم کے خواب، گھبراہٹ، بھول جانا، سانس میں تنگی، سینے میں درد، پیٹ میں گیس، پیٹ کے درد، ٹونے ٹوٹکے، دل کی دھڑکن یعنی تمام امراض سے شفا حاصل ہوگی۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

۹ اگر کوئی شخص یہ درود پاک لکھ کر دوکان میں رکھے تو دوکان میں کثیر رونق وعجیب حسن ظاہر ہوگا۔ گاہکوں کے قلوب اس دوکان کی طرف ازخود مائل ہوں جائیں گے۔ اور نتیجتاً تجارت، نفع اور برکت میں بے حد اضافہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔

۱۰۔ اگر کوئی شخص زیارت النبی ﷺ کا متمنی ہو یا حضرت سید خضر نبیؑ سے ملاقات کا مشتاق ہو یا کسی امر کو معلوم کرنا چاہتا ہے یا پھر کوئی ایسا علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو جس سے دنیا و آخرت میں فائدہ ہو تو سوتے وقت یہ درود پاک روزانہ 100 بار اسی نیت سے پڑھ لے۔ اور درود پاک لکھ کر تکیہ کے نیچے بھی رکھ لے اور مطلب کے حصول تک روزانہ باوضو قبلہ رخ ہوکر اور سر کے پاس کوئی خوشبو مثل عرق گلاب یا گلاب کے پھول یا ایسی ہی کوئی چیز رکھ کر اور با معطر ہوکر تنہا سویا کرے تو سردار الانبیاء ﷺ کی روحانیت اس پر اسکی استعداد کے مطابق عالم رویا میں باذن اللہ ضرور ظاہر ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوا ہر دکھ کے درد کی درود پاک ہے　　　　پڑھتے رہو کہ پڑھتا یہ معبود پاک ہے

کثیر الفوائد درود پاک یہ ہے۔

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ o اَللّٰهُمَّ اِنِیّ اَسئَلُكَ بِاِسمِكَ الاَ عُظَمِ المَكتُوبِ مِنْ نُّورِ وَجهِكَ الاَعلَی المُوَبَّدِ الدَّا ئِمِ البَاقِی المُخَلَّدِ فِیْ قَلبِ نَبِیّكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّاَسئَلُكَ بِاِسمِكَ الاَعْظَمِ الوَاحِدِ ۔بِوَحدَةِالاَحدِالمُتَعَالِیٰ عَنْ وَحدَةِ الكَمِّ وَالعَدَدِ۔ اَلمُقَدَّسِ عَنْ كُلّ اَحدٍ وَبِحَقِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ o قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحدٍ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ oوَلَمْ يُوْلَدْo وَلَمْ يَكُن لَّه' كُفُوَاً اَحد'' o اَنْ تُصَلّیٰ عَلیٰ سَیّدنَا مُحَمَّدٍ سِرّ حَیَاةِ الوُجُودِ وَالسَّبَبِ الاَعظَمِ لِكُلِّ مَوْجُوْدٍ صَلٰوةً تُثَبّتُ فِیْ قَلبِیَ الاِیْمَانَ وَ تُحَفّظُنِیَ القُرآنَ وَتُفَهّمُنِیْ مِنْهُ الاٰيَاتِ وَتَفْتَحُ لِیْ بِهَا نُوْرَالجَنَّاتِ وَنُوْرَ النَّعِيمِ وَنُوْرَالنَّظرِ اِلٰی وَجهِكَ الكَرِيمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحبِهٖ وَسَلّمِ☆

زیارت النبی ﷺ کا مجرب المجرب اور مستند و عظیم عمل مبارک:

یہ عمل مجربات میں سے ہے کہ اگر ہر روز سونے سے پہلے (۱۰۰۰) ایک ہزار مرتبہ کوئی بھی درودِ پاک، ایک ہزار (1000) سورہ کوثر اور (۱۰۰۰) ایک ہزار بار سورہ اخلاص پڑھ کر بناء کسی سے بات چیت کئے سو جائیں۔ تو یقینی طور پر چند ہی راتوں میں جمال مصطفے ﷺ سے مستفید و مستفیض ہو جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مجرب و اللہ مجرب۔

زیارت النبی ﷺ کا طریقہ:

صاحب سعادۃ الدارین جناب علامہ محمد یوسف بن اسماعیلؒ فرماتے ہیں کہ پیران پیر شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ اپنی تصنیف جلیلہ **غنیة الطالبین** میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضور ﷺ کا یہ فرمان عالیشان نقل فرمایا ہے کہ! جو کوئی شب جمعہ میں زیارت النبی کریم ﷺ کی نیت سے صدق دل سے دو رکعت نفل اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص (صمدیہ) پڑھے بعد از سلام بناء کسی سے بات چیت کئے بحالت تشہد ایک ہزار مرتبہ یہ درودِ پاک پڑھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم o اللهم صل على سيدنا محمد ن النبي الامی .

تو وہ مجھے دیکھے گا اور اگلے جمعہ سے پہلے مجھے دیکھے گا اور جس نے مجھے دیکھا اس کے لئے جنت ہے اور اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف۔ (سبحان اللہ)

درود تنجینا : تعارف و فوائد :

فوائد درود تنجینا کے سلسلے میں صاحب **سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین** ﷺ میں علامہ محمد یوسف بن اسماعیل البنہانی الفلسطینیؒ فرماتے ہیں کہ!

الفاکہانی نے اپنی کتاب ''**الفجر المنیر**'' میں شیخ صالح ضریر کا یہ واقعہ انہی کی زبانی نقل کیا ہے کہ میں بحر شور میں جہاز پر سوار ہوا ہم لوگوں پر تیز آندھی آمسلط ہوئی۔ کسی کے بچنے کی کم ہی امید تھی کہ مجھے اچانک نیند آ گئی۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کی زیارت (بحالت رویا) کی آنحضور ﷺ نے فرمایا جہاز پر سوار تمام لوگوں سے کہو کہ 1000 ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف (یعنی درود تنجینا) پڑھیں۔ کہتے ہیں کہ جب کچھ دیر کے بعد میں نیند سے بیدار ہوئے اور تمام اہل جہاز کو خواب میں جو کچھ دیکھا تھا بتا دیا پس ہم نے تقریباً صرف 300 تین سو مرتبہ ہی یہ درود شریف پڑھا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے وہ مشکل دور فرمادی اور وہ آندھی ٹھہر گئی اور یہ سب کچھ ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام (یعنی درود تنجینا) ہی کے پڑھنے کی برکت سے ہوا۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّيۡنَا بِهَا مِنۡ جَمِيۡعِ الۡاَهۡوَالِ وَالۡاٰفَاتِ وَ تُقۡضِیۡ لَنَا بِهَا جَمِيۡعِ الۡحَا جَاتِ وَ تُطَهِّرُ نَا بِهَا مِنۡ جَمِيۡعِ السَّيِّآتِ وَ تَرۡفَعُنَا بِهَا عِنۡدَكَ اَ عۡلَى الدَّ رَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقۡصَى الۡغَا يَا تِ مِنۡ جَمِيۡعِ الۡخَيۡرَاتِ فِى الۡحَيَاتِ وَ بَعۡدَ الۡمَمَا تِo اِ نَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِيۡرٌ o

اسی ضمن میں علامہ مجد الدین فیروز آبادلغوی نے بھی ایک ایسا ہی واقعہ اپنی سند کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اور اس واقعہ کے نقل کرنے کے بعد انہوں نے حسن بن علی اسوانی سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف (درود تنجینا) کسی مہم، کسی مصیبت اور بلا میں صرف ایک ہزار 1000 بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مشکل ضرور دور فرمائیگا۔ اور مقصد برآری ہوگی۔ انشاء اللہ العظیم۔

السمہودی نے اپنی گراں قدر مایہ تصنیف **جواھر العقدین فی فضل الشرقین** میں فرمایا جو کوئی طاعون سے بچنا چاہے اس کو (یعنی کہ درود تنجینا کو) کثرت سے پڑھے۔ اور اسی بات کو ابن ابی حجلہ نے ابن خطیب بیرود سے نقل کیا ہے اور اس بات کا تجربہ کیا گیا یہ بات بالکل درست ہے بہرحال اس درود پاک کی افادیت اور بارہا کا تجربہ کئی محترم ومکرم شخصیات نے بھی کثرت سے کیا ہے۔ مثلاً علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہائیؒ نے **سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین** ﷺ اور **افضل الصلوۃ** میں ii۔ مولانا مولوی حقی نازلیؒ نے **خزینۃ الاسرار الکبری** میں۔ iii۔ علامہ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الشافعی الصفوریؒ نے **نزھۃ المجالس** میں iv۔ امام شمس الدین محمد عبدالرحمٰن السخاویؒ نے **القول البدیع** میں اور اس طرح سے کئی دیگر مصنفین متقدمین ومتاخرین نے اس درود پاک سے اپنی تالیفات وتصانیف کو بصد شوق مزین ومعمور فرمایا ہے۔

درودِ مُحبت :

یہ انتہائی مختصر درود پاک ہے جو کہ بارگاہ نبوی ﷺ میں عشق رسول اکرم ﷺ میں پڑھا جاتا ہے۔

جو کچھ کہ تھا وظیفہ واوراد رہ گیا تیرا ﷺ ایک نام فقط یاد رہ گیا

حضرت علامہ شیخ محمد یوسف بن اسماعیلؒ نبہانی فلسطینیؒ اپنی گراں مایہ کتاب **افضل الصلوٰۃ علی سید السادات** میں اس درود مبارک کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ یہ درود پاک مختصر مگر نہایت سریع الاثر ہے درود یہ ہے۔

☆ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد ☆

حضرت علامہ شیخ محمد یوسف بن اسماعیلؒ نبہائیؒ حضرت امام عبدالوہاب الشعرانیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یہ درود شریف پڑھا تو ایسے شخص نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ستر دروازے اپنی ذات پر کھول دیئے۔ اور

اللہ تعالیٰ اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس آدمی (یعنی یہ درود پاک پڑھنے والے آدمی) سے وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔

محمد ﷺ محمد ﷺ پکارے چلا جا یونہی زندگانی گزارے چلا جا

اسی طرح علامہ سخاویؒ نے صاحب القاموس جناب حضرت مجدالدین فیروز آبادی سے امام سمرقندیؒ تک سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت خضر نبیؑ اور حضرت الیاس نبیؑ سے سنا ہے کہ اوران دونوں حضرات نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ جو صاحب ایمان **صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّد** پڑھے گا۔ لوگ اس سے محبت کریں گے اگرچہ وہ بغض ہی کیوں نہ رکھتے ہوں اور اللہ کی قسم لوگ اس سے محبت نہیں کرتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ اسے دوست نہ رکھے اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ!

جس شخص نے **صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّد** کہا اس نے اپنے اوپر رحمت کے ستر دروازے کھول دیئے۔ علامہ حافظ سخاویؒ نے سند مذکورہ کے ساتھ حضرت امام سمرقندیؒ سے نقل فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے انہوں نے (یعنی حضرت خضر نبیؑ اور حضرت الیاس نبیؑ سے) بھی روایت فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک نبیؑ تھے جنہیں **اسموئیل**ؑ کہا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دشمنوں پر غلبہ عطا فرمایا اور انہوں نے دشمنوں کا تعاقب کیا وہ (یعنی دشمن) کہنے لگے کہ یہ نبیؑ (معاذ اللہ) جادوگر ہے۔ اسی لئے ہمارے پیچھے آئے تا کہ ہماری آنکھوں پر جادو کر دیں اور ہمارے لشکر کو تباہ کر دیں لہذا ہم انہیں سمندر کے کنارے پر لے جا کر ان سے لڑیں گے۔ تو اللہ کے نبی سموئیلؑ چالیس آدمیوں کے ہمراہ ان کے تعاقب میں نکلے تو دشمنوں نے انہیں سمندر کے کنارے لا کھڑا کیا اب اللہ کے نبی سموئیلؑ کے اصحابؓ بولے کہ اب ہم کیا کریں گے تو انہوںؑ نے فرمایا کہ تم دشمنوں پر حملہ کر دو اور **صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّد** کہتے جاؤ ان سب نے **صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّد** کہتے ہوئے حملہ کیا اور دشمنوں کے تمام لشکر کو اس سمندر میں ہی غرق کر دیا۔

علامہ حافظ سخاویؒ نے یہ بھی روایت فرمایا کہ ملک شام سے ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا والد بہت ہی ضعیف العمر ہے مگر آپ ﷺ کی زیارت کا بے حد مشتاق ہے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے یعنی اپنے والد کو میرے پاس لے آؤ تو اس شخص نے عرض کی کہ حضور ﷺ وہ تو نابینا ہے تو آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کہ اسے کہنا کہ مسلسل سات ہفتے یہ درود پاک (**صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّد**) پڑھے بے شک وہ خواب میں میری زیارت کرے گا اور مجھ سے حدیث کی روایت بھی کرے گا پس اس (ضعیف العمر نابینا) نے ایسا ہی کی اور آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف بھی ہوا اور آپ ﷺ سے روایت کیا کرتے تھے۔

زیارت النبی ﷺ کا طریقہ:

اگر کوئی صاحب ذوق وشوق اس ذِکر سہ ضربی کو زیارت آنحضور نبی مکرم ﷺ کی نیت سے روزانہ رات کو سونے سے پہلے کیا کرے۔ تو انشاءاللہ وہ ہمیشہ زیارت النبی ﷺ سے مشرف ہوتا رہے گا۔ اس ذکر کا سہل طریقہ یہ ہے۔ کہ!

دائیں کندھے پر **یا محمد**

بائیں کندھے پر **یا احمد**

دِل پر **یا رسول اللہ**

اس ذکر مبارک کو شروع کے ایک ہفتہ تک تین سو تیرہ (313) مرتبہ پڑھنا ہے۔ پھر اسی ذِکر کو ہمیشہ گیارہ سو (1100) مرتبہ کرتے رہنا چاہیئے۔ تا کہ بار بار اِس عظیم ترین نعمتِ زیارت النبی ﷺ کا شرف حاصل ہوتا رہے۔ انشاءاللہ العظیم۔

حضرت خضر نبیؑ کا مجوزہ درودِ پاک:

عالم باعمل جناب علامہ شیخ احمد بن مبارک سلجماسیؒ نے اپنی مشہور ومعروف زمانہ کتاب ''**الابریز**'' جو کہ ان کے

شیخ کامل پیر طریقت غوث زماں جناب سیدنا عبدالعزیز دباغ ؒ کے مناقب، ملفوظات وتعلیمات کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔ میں فرماتے ہیں۔ کہ آپ ؒ یعنی سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ کو اوائل عمری میں ہی حضرت سیدنا خضر نبیؑ نے ایک وظیفہ مرحمت فرمایا کہ اسے روزانہ سات ہزار مرتبہ پڑھنا تاکید فرمایا۔ وہ عطائے خضری ؑ وظیفہ مبارک یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ O اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ بِجَاهِ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ٥ اِجۡمَعۡ بَيۡنِىۡ وَ بَيۡنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بۡنِ عَبۡدِا للّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِى الدُّنۡيَا قَبۡلَ الۡاٰخِرَةِ O

چنانچہ شیخ سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ نے ہمیشہ کے لیے ان دعائیہ کلمات کو اپنا دائمی وظیفہ بنا لیا۔ اور کتاب میں متعدد جگہ اس بات کا تذکرہ کیا۔ کہ سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ کئی مرتبہ بحالت بیداری نبی کریم ﷺ کی مبارک مجلس سے بار آور ہوئے۔ حضرت سیدی دباغ ؒ سے لوگ کئی مسائل دریافت کرتے۔ تو ان کی بات اور دلائل بالکل آئمہ دین اور علمائے کرام ؒ کے عین مطابق ہوتی۔ حالانکہ آپ ؒ بظاہر پڑھے لکھے نہیں تھے۔ بلکہ امی تھے۔ اسی درود پاک کے ورد کی تاکید ہمارے پیرومرشدؒ نے اپنی کتاب معدن کرامات میں بہت زیادہ فرمائی ہے۔ اللہ کریم ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

سوچا تھا بہت دور نکل جاؤں گا لیکن   دیکھا تو ہر مقام تیری راہ گزر میں تھا

زیارت النبی ﷺ کا طریقہ:

راقم الحروف فقیر حقیر چند سال بیشتر حضرت **پیر سید غلام حسین شاہ بخاری** کے حضور شہداد کوٹ قمبر ضلع لاڑکانہ میں حاضر خدمت ہوا، اور حضرت صاحب سے زیارت النبی کریم ﷺ کے لئے عرض گزار ہوا تو آپ جناب نے از راہ محبت وشفقت یہ درودِ پاک دو سو مرتبہ بقصد زیارت النبی ﷺ کے پڑھنا ارشاد فرمایا تھا۔

بسم الله الر حمن الر حيم ٥ اللهم صل على سيدنا محمد ن النبى الا مى الطاهر المطهر و علٰى اله وصحبه وبارك وسلم۔

زیارت النبی ﷺ کا طریقہ:

صاحب سعادۃ الدارین جناب علامہ محمد یوسف بن اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ شیخ حسن العدوی ؒ نے شرح دلائل الخیرات میں بعض عارفین کے حوالہ سے عارف المرسیؒ کے قول کو نقل کیا ہے کہ جو کوئی دن رات میں پانچ سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا وہ مرنے سے پہلے بحالت بیداری نبی آخر الزمان ﷺ کی زیارتِ بابرکت سے مشرف ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ درود شریف یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ٥ ا للهم صل على سيد نا محمد عبدك و نبيك و رسولك النبى الامى و على ا له و صحبه وبارك و سلم۔

اسماء النبی کریم ﷺ کے فوائد:

شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونیؒ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب **شمس المعارف ولطائف العوارف** میں، علامہ کمال الدین الدمیریؒ نے **حیات الحیوان** میں اور علامہ شیخ محمد یوسف بن اسماعیل ؒ نے **سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین** ﷺ میں اور دیگر کئی مؤلفین ومصنفین نے اس مبارک، مجرب المجرب اور مستند عمل سے اپنی تصانیف وتالیفات کو مزین ومعمور فرمایا ہے۔ عمل ہذا کا طریق کار یہ ہے۔ اگر کوئی شخص بعد نماز جمعہ پاکی ونظافت میں (ذیل میں دیئے

گئے نقش کی طرح) **محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله** فقط **35** مرتبہ مصلے پر بیٹھ کر نہایت ادب واحترام سے رو بہ قبلہ با معطر ہو کر لکھیں ۔

اب اگر اس نقش (خاتم) کو روزانہ بوقت طلوع وغروب آفتاب آدھے گھنٹہ تک دیکھتے ہوئے خود کو عشق نبوی ﷺ میں ڈھال کر درود وسلام بھی زبان قلب سے پڑھتے رہیں ۔ تو اللہ تعالیٰ بار بار اپنے پیارے حبیب ﷺ کا دیدار عطا فرماتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ۔

طریقہ نمبر ۲ . اور اگر کوئی شخص بعد نماز جمعہ پاکی ونظافت میں ایک سادہ بغیر لائن کے صفحہ پر فقط **35** مرتبہ دیئے گئے نقش کی طرح مصلےٰ پر بیٹھ کر نہایت ادب واحترام سے رو بہ قبلہ با معطر ہو کر لکھے ۔

محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسو ل الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ۔ محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ،محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسو ل الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله۔ محمد رسول الله ۔ احمد رسو ل الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ۔محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله۔ محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله۔محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسول الله ۔ احمد رسول الله ، محمد رسو

ل اللہ ۔ احمد رسول اللہ، محمد رسول اللہ ۔ احمد رسول اللہ ، محمد رسول اللہ ۔ احمد رسول اللہ ، محمد رسول اللہ ۔ احمد رسول اللہ، محمد رسول اللہ ۔ احمد رسول اللہ ، محمد رسول اللہ ۔ احمد رسو ل اللہ ، محمد رسول اللہ ۔ احمد رسول اللہ۔ محمد رسول اللہ۔ احمد رسول اللہ ۔

اس نقش کو اپنے پاس رکھنے کے سینکڑوں فوائد کے علاوہ چند مفید وسریع الاثر فضائل وفوائد یہ ہیں ۔

☆ اس نقش کے حامل کو اللہ تعالیٰ اپنی عبادت میں شوق اور چستی عطا فرمائیں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

☆. اس نقش کے حامل کو اللہ تعالیٰ ہر قسم کی خیر و برکت عطا فرمائیں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

☆. اس نقش کے حامل کو اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شیطانی خطرات وحملوں سے محفوظ و مامون فرمائیں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

نوٹ : یہ بات یاد رہے کہ ان دونوں اعمال کا دارومدار اور اثر خلوص نیت اور طہارتِ ظاہر و باطن پر ہے ۔

زیارت النبی ﷺ کا طریقہ:

مغزِ قرآن ، روحِ ایماں ، جان ودیں　　　ہست حب رحمۃ اللعالمین ﷺ

علامہ سنوسی ؒ اپنے مجربات میں اور صاحب مسالک الحنفاء رقم طراز ہیں ۔ کہ جو شخص یہ چاہے ۔ کہ جمالِ باکمال حضرت سید المرسلین ﷺ کو خواب میں ملاحظہ کرے ۔ تو اُسے چاہیئے ۔ کہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے دو رکعت بنیت دیدار النبی ﷺ اس طرح پڑھے ۔ کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص سو 100 مرتبہ پڑھے ۔ اور بعد سلام حالت تشہد ہی میں یہ دعا سو **100** مرتبہ پڑھے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اللھم یا اللہ ۔ یا رحمٰن ۔ یامُحسن ۔ یا مجمل ۔ یا منعم ۔ یا متفضل ۔ اَرنی وجہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ و علی الہ و صحبہ و بارک وسلم ۔

سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت بحالت بیداری :

جناب حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری ؒ اپنی کتاب اوراد غوثیہ میں رقمطراز ہیں کہ جب بھی کوئی سالک ارواحِ انبیاء و اولیاء اور دیگر مؤمنین کی ارواح وملائکہ کے دیدار کا متمنی ہو اور اُنہیں حاضر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ وہ نوچندی اتوار کو کسی جنگل ، یا ویران مقام یا پھر آبادی سے دور کسی پہاڑ کی گھاٹی یا دامن ، یا پھر جنگل میں یا کسی خالی مکان میں یا پھر کسی سنسان وویران جگہ پر چلا جائے جہاں پر کسی آدمی کی آواز ، چرند و پرند تک کا گذر نہ ہو ۔ وہاں پہنچ کر اِس ریاضت کا آغاز اِس طرح سے کرے کہ ! نوچندی سوموار ، منگل ، بدھ کو دن ورات جاگتا رہے ۔ اور ایک منٹ کے لئے بھی نہ سوئے ۔ اور اِس دوران استغفار ، درود وسلام اور قرآن خوانی میں اپنا وقت صَرف کرے ۔ پھر بروزِ جمعرات بعد از نمازِ فجر وہاں پر پہلے پہل غسل کر کے مصلے پر بیٹھ کر فقط 5000 (پانچ ہزار) مرتبہ یہ اسم مبارک بنا تعداد کی کمی وبیشی کے پڑھے ۔ **یا کبیر انت الذی لا تھتدی العقول لوصف عظمتہ یا کبیر o یا باریء النفوس بلا مثال خلا من غیرہ یا باریء o یا زاکی الطاھر من کل آفۃ بقدسہ یا زاکی o یا کافی الموسع لما خلق من کل عطا یا فضلہ یا کافی o یا حنان انت الذی وسعت کل شیء رحمتہ و علما یا حنان o** پھر تازہ وضو کرے ۔ اور پھر دو رکعت کے بعد **تحیۃ الوضو** پڑھ کر چار رکعت ایک سلام سے یہ نیت کر کے پڑھے ۔ **نویت ان اصلی للہ تعالی اربع رکعات صلوۃ اظھار الارواح العلویۃ والسفلیۃ متوجھا الی جھۃ الکعبۃ ۔ اللہ اکبر** ۔ چاروں رکعتوں میں **سورہ فاتحہ** کے بعد 9 مرتبہ **سورہ قدر** پڑھ کر 9 مرتبہ **سورہ اخلاص**

پڑھے۔نماز سے فارغ ہوکر آنحضور ﷺ پر دس مرتبہ درود وسلام پڑھے۔ پھر صاحب عمل کھڑا ہو جائے۔ پھر سات قدم آہستہ آہستہ آگے رکھتا چلا جائے۔اور ہر قدم پر تین مرتبہ **اغثنی اغثنی اغثنی** پڑھے۔ساتویں قدم کے بعد درود وسلام پڑھ کر سات مرتبہ یہ اسماء مبارکہ پڑھے۔**یا کبیر انت الذی لا تهتدی العقول لوصف عظمته یا کبیر ٥ یا باریء النفوس بلا مثال خلا من غیره یا باریء ٥ یا زاکی الطاهر من کل آفة بقدسه یا زاکی ٥ یا کافی الموسع لما خلق من کل عطا یا فضله یا کافی ٥ یا حنان انت الذی وسعت کل شیء رحمته وعلما یا حنان ٥** پھر درود وسلام پڑھتا ہوا جائے نماز پر چلا جائے۔اور منہ قبلہ ہی کی طرف رہنا چاہیئے پھر مصلے پر بیٹھ کر یہی اسما مبارکہ دس بار پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ پھر سات قدم آہستہ آہستہ پیچھے رکھتا چلا جائے۔اور منہ قبلہ ہی کی طرف رہنا چاہیئے۔اور ہر قدم پر تین مرتبہ **اغثنی اغثنی** پڑھے۔ساتویں قدم کے بعد درود وسلام پڑھ کر سات مرتبہ یہ اسماء مبارکہ پڑھے۔**یا کبیر انت الذی لا تهتدی العقول لوصف عظمته یا کبیر٥ یا باریء النفوس بلا مثال خلا من غیره یا باریء٥ یا زاکی الطاهر من کل آفة بقدسه یا زاکی ٥ یا کافی الموسع لما خلق من کل عطا یا فضله یا کافی ٥ یا حنان انت الذی وسعت کل شیء رحمته وعلما یا حنان ٥** پھر درود وسلام پڑھتا ہوا جائے نماز پر چلا آئے اور منہ قبلہ ہی کی طرف رہنا چاہیئے پھر مصلے پر بیٹھ کر یہی اسماء مبارکہ دس بار پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ پھر سات قدم آہستہ آہستہ دائیں طرف شمال کی جانب رکھتا چلا جائے اور منہ قبلہ ہی کی طرف رہنا چاہیئے اور ہر قدم پر تین مرتبہ **اغثنی اغثنی** پڑھے ساتویں قدم کے بعد درود وسلام پڑھ کر سات مرتبہ یہ اسماء مبارکہ پڑھے۔**یا کبیر انت الذی لا تهتدی العقول لوصف عظمته یا کبیر٥ یا باریء النفوس بلا مثال خلا من غیره یا باریء ٥ یا زاکی الطاهر من کل آفة بقدسه یا زاکی ٥ یا کافی الموسع لما خلق من کل عطا یا فضله یا کافی ٥ یا حنان انت الذی وسعت کل شیء رحمته وعلما یا حنان ٥** پھر درود وسلام پڑھتا ہوا جائے۔نماز پر چلا آئے۔اور منہ قبلہ ہی کی طرف رہنا چاہیئے۔پھر مصلے پر بیٹھ کر یہی **اسماء مبارکه** دس بار پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔پھر سات قدم آہستہ آہستہ بائیں طرف جنوب کی جانب رکھتا چلا جائے اور منہ قبلہ ہی کی طرف رہنا چاہیئے اور ہر قدم پر تین مرتبہ **اغثنی اغثنی** پڑھے ساتویں قدم کے بعد درود وسلام پڑھ کر سات مرتبہ یہ اسماء مبارکہ پڑھے۔**یا کبیر انت الذی لا تهتدی العقول لوصف عظمته یا کبیر٥ یا باریء النفوس بلا مثال خلا من غیره یا باریء ٥ یا زاکی الطاهر من کل آفة بقدسه یا زاکی ٥ یا کافی الموسع لما خلق من کل عطا یا فضله یا کافی ٥ یا حنان انت الذی وسعت کل شیء رحمته وعلما یا حنان٥** پھر درود وسلام پڑھتا ہوا جائے نماز پر چلا آئے اور منہ قبلہ ہی کی طرف رہنا چاہیے مصلّے پر پہنچ کر 21 مرتبہ **احضرو احضرو** اکہتا ہوا پھر مصلے پر بیٹھ کر یہی اسماءِ مبارکہ تین سو اکسٹھ **(361)** بار پڑھے۔انشاءاللہ تعالیٰ اسی پڑھائی کے دوران و درمیان ہی ارواح انبیاءؑ واولیاءؒ وجمیع مومنین وملائکہ حاضر ہو جائیں گے۔

طلع البدر علینا	**من ثنیات الوداع**
وجب الشکر علینا	**ما دعا لله داع**
ایها المبعوث فینا	**جئت با الامر المطاع**

صاحب عمل یعنی کہ سالک انہیں دیکھ کر بے ہوش ہو جائے گا۔ پھر جب ہوش میں آئے گا تو مستوں کی سی خبریں دے گا اس نماز کا

سلسلہ شطاریہ اور دیگر سلاسل طریقت میں بار ہا مرتبہ تجربہ کیا گیا ہے یہ نماز گو کہ کچھ مشقت طلب تو ضرور ہے مگر ناممکن نہیں۔

درودِ جوھرۃُ الکمال :

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر　　　وہی قرآن وہی فرقان وہی یسین وہی طٰہ ﷺ

صاحب سعادۃ الدارین جناب علامہ محمد یوسف بن اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ یہ درودِ پاک بڑے مشہور ولی اللہ جناب سیدی ابوالعباس احمد نجانی مغربی ؒ کا ہے۔ اِن کے شاگردِ رشید جناب علی بن حرازم ؒ کی کتاب جواہر المعانی میں لکھا ہے۔ کہ یہ درودِ پاک آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے خود جناب سیدی ابوالعباس احمد نجانی مغربی ؒ کو بحالتِ بیداری لکھوایا تھا۔ اور یہ کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس درود شریف کے چند خواص بھی بیان فرمائے تھے۔ان فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے۔ کہ جو آدمی اس درود شریف کو سات مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے گا تو اس شخص کے پاس حضورِ اکرم ﷺ اور چاروں خُلفائے راشدین ؓ کی ارواح طیبات آن حاضر ہوتی ہیں۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جو اس درود پاک کو سات مرتبہ سے زیادہ (ہمیشگی کیساتھ) پڑھتا رہے گا۔ تو ایسے شخص سے رسولِ اکرم ﷺ خصوصی محبت فرماتے ہیں۔ اور جب تک وہ شخص ولی اللہ نہ بن جائے مَرے گا نہیں۔ انشاء اللہ العظیم۔

اور شیخ احمد نجانی مغربی ؒ نے فرمایا کہ جس نے اس درودِ پاک کو سونے سے پہلے باوضو ہو کر پاک وصاف، مُعطر بستر پر سات مرتبہ روزانہ پڑھتا رہا اس کو نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوگی۔ درود پاک یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o اللھم صل و سلم علی عین الرحمۃ الربانیۃ والیاقو تۃ المتحققۃ الحائطۃ بمرکز الفھوم والمعانی☆ و نور الاکوان المتکونۃ الآدمی صاحب الحق الربانی☆ البرق الاسطع بمزون الارباح المالئۃ لکل متعرض من البحور والا وانی☆ و نورك اللا مع الذی ملأت به کونك الحائط بامکنۃ المکان☆اللھم صل و سلم علی عین الرحمۃ الحق التی تتجلی منھا عروش الحقائق عین المعارف الاقوم☆صراطك التآم الاسقم☆اللھم صل و سلم علی طلعۃ الحق بالحق الکنز الاعظم☆افاضتك منك الیك احاطۃ النور المطلسم☆وصلی اللہ علیہ و علی الہ صلاۃ تُعرفنا بھا ایاہ☆

زیارت النبی ﷺ کا طریقہ:

حضرت خواجہ غلام فرید ؒ کے ملفوظات بنام **مقابیس المجالس** میں مرقوم ہے۔ کہ حضرت خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی ؒ نے فرمایا۔ کہ جو شخص ایک لاکھ مرتبہ (پرہیز عمومی کے ساتھ) اس درودِ پاک کو پڑھے۔ تو اس ساتھ رسول اللہ ﷺ بے حجاب و بے حساب کلام فرماتے ہیں۔ درود شریف یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o اللھم صل و سلم علی سیدنا رسولك محمد تعینك الاقدم والمظھر الاتم لاسمك الاعظم بعدد تجلیات ذلك و تعینات صفاتك و علی الہ کذلك۔

درودِ تاج :

درودِ تاج دراصل اولیائے عُظام، عاشقانِ رسولِ کریم ﷺ اور علماء والمشائخین میں انتہائی خاصیت اور بے پناہ فیوض و برکات کا منبع و حامل رہا ہے۔۔ درودِ تاج یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ **اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد صاحب التاج والمعراج والبراق والعلم☆دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم☆اسمہ مکتوب مرفوع مشفوع منقوش فی اللوح والقلم☆سید العرب والعجم☆جسمہ مقدس معطر مطھر منور فی البیت والحرم☆شمس الضُحٰی بدر الدجٰی صدرالعُلٰی نور الھُدٰی کھف الورٰی مِصباحِ الظلم☆جمیل الشیم☆صاحب الجود والکرم☆واللہ عاصمہ وجبریل خادمہ والبُراق مرکبہ والمعراج سفرہ و سدرۃ المُنتھٰی مقمہ وقاب قوسین مطلوبہ والمطلوب مقصودہ والمقصود موجود ۃسید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبیین انیس الغریبین رحمۃ للعٰلمین راحۃ العاشقین مُراد المُشتاقین شمس العارفین سراج السالکین مِصباح المقربین محب الفقرآء والغربآء والمساکین سید الثقلین وسیلتِنا فی الدارین صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین جد الحسن والحسین مولٰنا و مولا الثقلین ابی القاسم محمد بن عبداللہ☆نور من نور اللہ☆یا یھا لمُشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ والہ واصحابہ وسلموا تسلیما ☆**

اس کے ہزاروں فوائد میں سے چند فوائد (لوگوں کے تجربات ومُشاہدات کی بنا پر) یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

☆ جو مومن شخص اس درود پاک کو روزانہ رات کو سونے سے پہلے 170 مرتبہ پڑھے گا۔ وہ چند ہی راتوں میں حضرت سید المرسلین ﷺ کی زیارت سے مُشرف ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

☆ جو شخص اس درود کو صبح اور رات (قبل نوم) 100 مرتبہ پڑھے گا۔ چند ہفتوں میں صاحب کشف ہو جائیگا۔ انشاءاللہ۔

☆ جو شخص اس درودِ پاک کو ہر نماز کے بعد 11 مرتبہ پڑھے گا وہ عابدین وزاہدین کے اعلیٰ مقام تک پہنچ جائے گا۔ انشاءاللہ۔

☆ جو شخص خلوت اختیار کر کے 100 ایام تک (پرہیز روحانی کے ساتھ) اس درود شریف کو 1000 کی تعداد کے مطابق روزانہ پڑھتا رہے گا۔ تو اس کی رسائی ولایت کے اعلیٰ وارفع مقام تک یقینی ہو جائے گی۔ اور خیال غالب ہے کہ وہ ابدال بن جائے۔ انشاءاللہ۔

☆ جو شخص درودِ تاج کا عامل بننا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ خلوت اختیار کر کے اس درودِ پاک کو ہر نماز کے بعد 100-100 مرتبہ اور رات کو سونے سے پہلے 313 مرتبہ 41 (اکتالیس) ایام تک پڑھے۔ (دورانِ زکات عین ممکن ہے کہ حضرت سیدنا آخر الزمان امام المرسلین سیدنا محمد ﷺ کی بحالتِ بیداری زیارت بھی نصیب ہو جائے۔ انشاءاللہ العظیم) تو اس درودِ پاک کی زکاتِ کبیر ہو جائے گی۔ پھر مداومت کے طور ہر روزانہ بعد نمازِ فجر اور بعد نمازِ عشاء 21-21 مرتبہ تاحیات پڑھتا رہے۔ تاکہ وہ اس درودِ پاک کے فیوض وبرکات سے مستفید ومنتفع ہوتا رہے۔

زیارت النبی ﷺ کا طریقہ:

حضرت خواجہ غلام فرید ؒ کے ملفوظات بنام **مقابیس المجالس** میں مرقوم ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ اس غلام کو

آنحضرت ﷺ کی زیارت اقدس کے لئے کوئی وظیفہ تعلیم فرمایا جاوے تو حضرت اقدس (خواجہ غلام فرید ؒ) نے یہ وظیفہ لکھ کر دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ اللهم رب البلد الحرام ۔ و رب الشهر الحرام ۔ و رب المشعر الحرام ۔ و رب البيت الحرام ۔ و رب الركن والمقام۔ و الحل و الحرام ۔ اقراء روح محمدٍ منا السلام۔ ا بلغ لسيدنا ومولانا محمد منا السلام ۔ اللهم اَرنی فی منامی سيدنا و سندنا محمد رسول الله صلى الله عليه واله وصحبه وبارك وسلم تسليما دائما ابدا كثيرا كثيرا۔

فرمایا کہ بعد نماز عشاء اس وظیفہ کو ایک سو مرتبہ پڑھا کرو۔ اگر اِس وظیفہ کو خانہ کعبہ کے سامنے پڑھا جائے تو بہت زیادہ فوائد حاصل ہوں گے۔ انشاء اللہ العظیم۔

نوٹ : اِن کلمات کے متعلق کچھ کتب میں یہ وظیفہ مبارکہ **200**، **313** اور **1000** کی تعداد بھی مرفوع و منقول ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم، عشق نبوی ﷺ اور اِس وظیفہ کی بدولت کافی لوگوں کو زیارت النبی ﷺ کا شرف حاصل ؒ ہو چکا ہے۔ کیونکہ یہ واقعتاً مجرب المجرب وظیفہ ہے۔

درود بیر : (صاحبِ دلائل الخیرات کا عجیب واقعہ)

صلٰوۃ البیر کے بارے میں مشہور ہے کہ! وظائف کی مشہور و معروف کتاب بنام "**دلائل الخیرات**" کے عظیم المرتبت جامع جناب امام علامہ قطبِ زماں ابو عبداللہ شیخ سید محمد سلیمان الجزولی ؒ (م۔ 870ھ) ایک دِن بنیتِ وضو ایک کنویں پر تشریف لے گئے۔ جب کنویں کے آس پاس اور اندر جھانک کر دیکھا تو حیران و پریشان رہ گئے۔ کہ گہرے کنویں میں سے پانی نکالنے کے لئے وہاں پر نہ تو کوئی ڈول ہے اور نہ ہی کوئی رسی۔ کہ جس کی مدد سے پانی نکالا جا سکے۔ اِتنے میں قریب کے مکان سے ایک معصوم سی بچی نے دیکھا۔ تو کہنے لگی۔ آپ ؒ وہی شخصیت ہیں ؟ جن کی نیکی کی بڑی تعریف کی جاتی ہے اِس کے باوجود آپ ؒ پریشان اِس لئے ہیں۔ کہ کنویں کا پانی کس شئے کی مدد سے نکالیں ؟ اِس لڑکی نے کنویں میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا جس کی وجہ سے کنویں کا پانی جوش مارتا ہوا باہر اُبل پڑا۔ اور باہر بہنے لگا۔ جس سے کہ حضرت شیخ مذکور ؒ نے وضو کیا اور پھر اِس لڑکی سے اِس کرامت کے رازِ عظیمہ کی بابت قَسم دے کر دریافت فرمایا کہ! تُم نے یہ مرتبہ کیونکر حاصل کیا؟ تو اُس معصوم و فرشتہ صفت لڑکی نے بتایا کہ! اِس ذات اقدس ﷺ پر درود و سلام بھیجنے سے۔ کہ جس کی بدولت جب آپ ﷺ جنگل میں چلتے تو جنگل کے وحشی جانور و درندے بھی آپ ﷺ سے لپٹ جاتے تھے۔ یہ سُن کر حضرت شیخ نے قَسم کھائی کہ! وہ بھی دربارِ رسالت مآب ﷺ میں درود و سلام کی کتاب لکھ کر ضرور پیش کریں گے۔ بہر حال اِس واقعے کے بعد اُنہوں نے دلائل الخیرات نامی کتاب لکھی جس کی مقبولیت زد عام و خاص ہر زبان پر ہر زماں میں موجود و مستحکم ہے۔ اُس نیک لڑکی نے بتایا تھا کہ! میں یہ درودِ پاک پڑھا کرتی ہوں۔ (جو کہ درودِ بیر کے نام سے مشہور و معروف ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ اللهم صل على سيدنا ومولانا محمدوعلٰى آلِ سيدنا و مولانا محمد صلٰوة دائمة مقبولة تؤدى بها عنا حقه العظيم۔

زیارت النبی ﷺ کے چند مزید مجرب طریقہ جات :

1۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ کہ! جس شخص نے بوقتِ طلوعِ آفتاب اور بوقت غروب آفتاب سورہ قدر کو **21-21** مرتبہ پڑھا۔ وہ خوش نصیب شخص خواب میں آنحضور نبی مکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف اور بہرہ وَر ہوگا۔

2۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔کہ! جوشخص دن میں کوئی ایک وقت مخصوص کر کے سورہ مزمل اور سورہ مدثر کو **100-100** مرتبہ زیارت النبی ﷺ کے قصد سے پڑھے گا۔وہ بالآخر اپنے اسی نیک مقصد میں ضرور کامیاب ہوگا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

3۔ صاحبِ فتح المجید فرماتے ہیں۔کہ! جوشخص ہر جمعۃ المبارک کوسورہ قدر ایک ہی نشست میں ایک ہزار **1000** مرتبہ پڑھے گا۔وہ مَرنے سے پہلے زیارت النبی ﷺ کے شرف سے فیض یاب ہوگا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

4۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔کہ! جس نے شب جمعہ میں نصف شب کوسورہ قریش ایک ہزار 1000 مرتبہ پڑھی۔پھر وہ سو گیا۔تو وہ ضرور آنحضور نبی مکرم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کر پائے گا۔(انشاءاللہ) مجرب ہے۔

5۔ حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں۔کہ! جس نے رات کوایک ہزار 1000 مرتبہ سورہ اخلاص کو(ایک ہی نشست میں بغیر کسی سے بات چیت کئے) پڑھا۔اسے خواب میں جناب سید عالم ﷺ کی زیارت ہوگی۔(انشاءاللہ) الحمدللہ یہ مجرب ہے۔

6۔ سید جمال الدین ابوالمواہب الشاذلیؒ فرماتے ہیں۔کہ! مَیں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔آپ ﷺ نے مجھے فرمایا۔(کہ)

سوتے وقت پانچ مرتبہ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** پانچ مرتبہ **اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔** کہو۔پھر کہو۔**اللھم بحق محمدٍ آرِنی وَجہَ مُحَمَّدٍ مَا لًا وَ حَا لًا** ۔جب تم سوتے وقت ایسا کہوگے۔تومَیں تمھارے پاس آؤں گا۔اور تجھ سے بالکل دور نہیں ہوں گا۔پھر فرمایا۔کتنا اچھا تعویذ (تعویذ سے مراد طریقہ) ہے۔اور کتنی اچھی مراد ہے۔(کہ) جو اس پر ایمان لائے۔اور یقین کرے۔خصوصًا اگر آپ ﷺ پر درود وسلام کا اِضافہ بھی کرلیں۔(الحمدللہ یہ طریقہ مجرب ہے۔)

☆ کتاب سعادۃُ الدارین میں آیا ہے۔کہ مدینہ منورہ کی ایک شخصیت نے مجھ(مصنف کتاب سعادۃ،سیدی شیخ یوسف بن اسمائیل النبہانی الشافعیؒ) سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔آپؒ فرماتے ہیں۔جوشخص خواب میں حضور نبی مکرم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہو۔تو وہ سوتے وقت بائیس **22** مرتبہ''محمد ﷺ'' کہے۔ (سبحان اللہ۔بہت سہل عمل ہے۔)

7۔ کتاب **سرمایہ درویش** میں پرفیسر محمد عبداللہ بھٹی فرماتے ہیں۔کہ! یہ(عمل مبارک) ایک کامل درویش کا تحفہ خاص ہے۔ایسے سالکین و عاملین جو عرصہ دراز سے زیارتِ رسولِ مقبول ﷺ کی تلاش میں رہتے ہیں۔ بلکہ وہ سالکین جو**20** سالوں سے اس شوق میں بار بار وظیفے بدل چکے تھے۔ان کی قسمت بھی جاگ اُٹھی۔جب سرکارِ مدینہ ﷺ نے اِن (سالکین) پر کرم فرمایا۔مَیں اُن سے درخواست کرتا ہوں۔کہ ایک بار ضرور یہ عمل کریں۔کیونکہ میرے بہت سارے ایسے دوست ہیں۔جن کو اس عمل کے دوران ایک سے زیادہ مرتبہ سرکارِ مدینہ ﷺ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔۔۔(بلکہ) میری ایک روحانی مرید کو تو عالم بیداری میں بھی سرکارِمدینہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔۔۔ترکیبِ عمل یہ ہے۔

بعد نمازِ عشاء اول وآخر **11-11** مرتبہ درود شریف (اور درمیان میں) تیسرا کلمہ (کلمہ تمجید) اور سورہ کوثر شریف**500-500** مرتبہ پڑھ کر سرکارِمدینہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں اس تصور کے ساتھ کہ! سرکارِ ﷺ مَیں آپ ﷺ کا ایک کمزور گناہ گار اُمتی ہوں۔مجھ پر کرم فرمائیں۔یہ عمل بعد نمازِ عشاء روضہ رسول ﷺ کا تصور کر کے کریں۔(یا پھر اس وظیفہ کے دوران گنبدِ حضرٰی کی کوئی تصویر لے کر سامنے رکھیں۔اور اس پر اپنی نظریں ٹکا کر رکھیں) انشاءاللہ سرکارِمدینہ ﷺ کا دیدار نصیب ہوگا۔

8۔ میرے پیر بھائی اور استادِمحترم جناب سید گلشن شاہ صاحب ہمارے پیرومرشد کے حوالے سے اُن کا فرمودہ ایک مجرب عمل تحریر فرماتے ہیں۔کہ! اگر کوئی شخص**20** مرتبہ سورہ مزمل شریف پڑھ کر **2000** مرتبہ یہ درود پڑھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ الصلوٰۃ والسلام علیك یَاَ یُّھَا الْمُزَّ مِّلُ زَمِّلْنِیْ زَمِّلْنِیْ زَمِّلْنِیْ ۔

اِس عمل کی برکت سے زیارت النبی ﷺ کا شرف حاصل ہوگا۔اور حاجت بھی پوری ہوگی۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

9۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ اپنی کتاب **کلیاتِ امدادیہ** میں فرماتے ہیں۔کہ! عشاء کی نماز کے بعد (تمام کاموں سے فارغ ہوکر، سونے سے قبل) مکمل پاکی سے نئے کپڑے پہن پہن کر خوشبو لگا کر باادب مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں جمالِ مبارک آنحضرت رسولِ مکرم ﷺ کی زیارت حاصل ہونے کے قصد سے نہایت عاجزی وانکساری سے دعا کرے۔اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت نبی مکرم ﷺ کی صورتِ مبارکہ کا سفید شفاف کپڑے، سبز پگڑی اور منور چہرے کے ساتھ تصور وتخیل میں خود کو محو ومستغرق کرلے۔(اول وآخر طاق مرتبہ کم اَز کم **33** مرتبہ) درودِ پاک پڑھنا ہے) اور درمیان میں یک صد مرتبہ یہ تین ضربی ذکر کرنا ہے۔

دائیں طرف **الصلوٰۃ والسلام علیك یَا رسول اللہ** کی ضرب لگانی ہے۔

بائیں طرف **الصلوٰۃ والسلا علیك یَا نبی اللہ** کی ضرب لگانی ہے۔

دل پر **الصلوٰۃ والسلام علیك یَا حبیب اللہ** کی ضرب لگانی ہے۔

اور پھر متواتر جس قدر ہو سکے۔اس کے بعد طاق تعداد میں جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے۔(یعنی اول وآخر طاق مرتبہ (کم اَز کم **33** مرتبہ) درودِ پاک پڑھنا ہے) درود شریف یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّد کما امر تنااَن تصلی علیه۔ اللھم صلی علٰی محمد کما ھو اھله۔ اللھم صلی علٰی محمد کما تحب و تر ضا له۔

اس کے بعد پاک صاف بستر پر آ کر لیٹے ہوئے **سورہ نصر معه تسمیه 21** مرتبہ پڑھ کر آپ ﷺ کے جمالِ مبارک کا تصور کرے۔اور درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ سے سوئے۔اور **الصلوٰۃ والسلام علیك یَا رسول اللہ** پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دَم کرے۔اور اس ہتھیلی کو سر کے نیچے رکھ کر سو جائے۔یہ عمل شب جمعہ یا دوشنبہ کی رات کو کیا کرے۔انشاء اللہ تعالیٰ اُسی رات یا چند راتوں میں ہی اپنا مقصد پالے گا۔

10۔ صاحب سعادۃ الدارین جناب علامہ محمد یوسف بن اسماعیلؒ فرماتے ہیں۔کہ! جو کوئی خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہو۔وہ یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّد کما امر تنااَن نصلی علیه۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّد کما ھو اھله۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّد کما تحب و تر ضٰی له۔ جو کوئی طاق مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا۔وہ خواب میں آپ ﷺ کو (ضرور) دیکھے گا۔اور اس کے ساتھ اِن کلمات کا اِضافہ کرلے۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّد فی الارواح۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جسد مُحَمَّد فی الا جساد۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قبرمُحَمَّد فی القبور۔**

11۔ حضرت حسن رسول نماؒ فرماتے ہیں۔کہ! اگر آنحضور نبی مکرم ﷺ کی زیارت کی خواہش ہو۔تو اپنے اندر خلوص پیدا کرو۔حضرت حسن رسول نماؒ **1100** مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔اور جس کو بتا دیا کرتے تھے۔اُس کو بھی حضور ﷺ کی زیارت کا شرف نصیب ہو جاتا تھا۔(حضرت حسن رسول نماؒ کا درود شریف یہ ہے)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمo اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّ عِتْرَ تِه بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

اس درود شریف کی وجہ سے آپؒ کے اندر یہ وصف پیدا ہو گیا تھا۔کہ جس کو چاہتے حضرت رسولِ کریم ﷺ کی زیارت کرا دیتے تھے۔اور خود اس قدر صاحبِ حضور تھے۔کہ! ہر وقت آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں موجود رہتے تھے۔اور اس درود شریف کو اسی طرح پڑھنے کی آپؒ کی جانب سے اجازت عام ہے۔ (ماشاءاللہ)

باب نمبر
8
ادعیہ
اوراد
وظائف

بسمِ اللہ الرحمٰنِ الرَّحِیمِ o

یا اللہ　　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　　یا لطیفُ

ذکرِ رحمانی اور فائدہ انسانی:

☆ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے۔**الذین امنوا وتطمئن قلوبھم بذکراللہ ط ا لا بذکراللہ تطمئن القلوب** ۔(سورہ رعد آیت 28) جو ایمان لائے اور ان کے دِل اللہ جل شانہ کے ذِکر سے مطمئن ہو گئے ۔سنو! اللہ تعالیٰ کے ذِکر سے ہی دل کا اطمینان (چین ،سکون ،آرام ،قرار) ہوسکتا ہے۔

☆۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ!

ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا و نحشرہ یوم القیمۃ اعمی o (سورہ طٰہٰ آیت 124) جس نے میرے ذکر سے منہ موڑا اس کی روزی تنگ ہو جائے گی اور اس کو (ہم) قیامت کے دن اندھا اُٹھائیں گے۔

مؤلف کی رائے :

ان آیات کو یہاں پیشِ خدمت کرنے کا مقصد و غایت بھی یہی ہے کہ جب دائمی ذکر ہی محبت و مودت الٰہی کا سبب ہے اور اللہ جل شانہ کامل محبت ،عبودیت ،تعظیم ،تکریم و اجلال کا سب سے بڑھ کر مُستحق ہے تو اس کا ذِکر بندے کے لئے جُملہ اشیاء و ضروریاتِ حیات میں سب سے مُقدم ہونا لازمی ہے۔تاکہ ایسا شخص رحمتِ رحمانی اور فیوضات و انعاماتِ ربانی سے مستفید و متنفع اور مفید ہونے کا مستحق قرار پاسکے۔آمین۔

اے بے خبر! جزاء کی تمنا بھی چھوڑ دے　　　سوداگری نہیں ، یہ عبادت خُدا کی ہے

اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے حق و سچ کتابِ مبین قرآنِ حکیم میں اہلِ ایمان کے لئے فرمایا ہے۔کہ!

☆۔ **یا یھاالذین آمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکراللہ ج ومن یفعل ذلک فاولئك ھم الخسرون** (سورہ المنافقون۔ آیت 9) اے ایمان والو! تمھارے مال اور تمھاری اولاد تمھیں اللہ تعالیٰ کے ذِکر سے غافل کر نہ دیں ۔اور جو ایسا کریں وہی نُقصان اُٹھانے والے ہیں۔

☆۔ حضرت ابو ہریرہؓ ، نبی آخرالزمان حضرت رسالت مآب ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔کہ! میں اپنے بارے میں بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔جب کہ وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ تنہائی میں میرا ذکر کرے۔تو میں بھی تنہائی میں اسکا ذکر کرتا ہوں۔اور اگر وہ محفل میں میرا ذکر کرے۔تو میں اُس محفل میں اسکا ذکر کرتا ہوں۔جو اسکی محفل سے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔اور اگر وہ ایک بالشت کے برابر میرے قریب آئے۔تو میں چار ہاتھ کے برابر اسکے قریب ہوتا ہوں۔اور اگر وہ چل کر میرے پاس آئے۔تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں۔(صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

☆ حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن بسرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے (بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر) عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ !اسلام کی تعلیمات بہت زیادہ ہیں۔آپ ﷺ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جسے میں باقاعدگی سے اختیار کرلوں۔نبی اکرم ﷺ نے اِرشاد فرمایا (کہ) تمھاری زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذِکر سے تر رہنی چاہیئے۔ (جامع ترمذی ،سنن ابن ماجہ)

☆ ایک اور حدیث نبوی ﷺ میں آیا ہے کہ۔حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں (کہ) میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو اِرشاد فرماتے ہوئے سُنا۔ **افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ** ۔ سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر **لا الہ الا اللہ** ہے۔اور سب سے زیادہ فضیلت والی دُعا **الحمدللہ** ہے۔ (جامع ترمذی ،سنن ابن ماجہ ،سنن نسائی)

قُرآنِ کریم کے اسرار :

رئیس المفسرین حضرت جناب امام فخرالدین الرازیؒ نے اپنی کتاب **حدائق الانوار** معروف بہ **جامع العلوم** میں علم آخرت کے مضمون کے تحت فرماتے ہیں کہ قرآن شریف پڑھنے کے بہت سے اسرار ہیں۔ جو کہ پڑھنے والے کے دل پر بہت عظیم الشان و گہرے اثرات کو دائمًا منقش کرتے ہیں۔ ان اسرار کے ساتھ ساتھ بہت سے آداب بھی ہیں لیکن فقط 9 آداب یہاں پر بیان کئے جاتے ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ قُرآن کریم پڑھنے کے وقت اللہ تعالیٰ کے کلامِ مبارک کی دل میں عزت وتکریم اور عظمت کو پہچانے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام (لفظوں میں) دیگر تمام کلاموں سے فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے بہت بلند وعظیم المرتبت اور معنوں میں سب سے زیادہ کامل ہے۔

۲۔ تعظیمِ متکلم، یعنی کہ پڑھنے کے وقت اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت کو جانے۔

۳۔ قُرآنِ پاک کو حضورِ دل سے پڑھتے ہوئے دیگر کسی چیز کی طرف قطعًا دھیان نہ کرے۔ تاکہ فیوض و برکات کا مستحق قرار پاسکے۔

۴۔ قُرآن کریم پڑھتے وقت اس کے معانی ومفاہیم اور اسرار میں تدبر وتفکر کرے۔ اور تحقیق کے ساتھ سمجھنے کی سعی وجستجو کرے۔

۵۔ قُرآن کریم پڑھتے وقت ہر ایک آیت کا مرتبہ علیحدہ جانے۔ کیونکہ ہر آیت میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات، آیات افعال و اقوال، آیات کے احکامات اور مبشرات، وعید، ڈر وخوف واحکاماتِ شریعہ کو علیحدہ علیحدہ معلوم کرکے پہچاننے کی سعی کرے۔

۶۔ قُرآن کریم کی کسی آیت کی تکلف سے تاویل نہ کرے۔ کیونکہ دیگر اکثر مذاہب کے پیروکاروں کی عادات ہیں کہ تکلف سے آیتوں کو اپنے اپنے مذاہب کے موافق اور مطابق ڈھال لیتے ہیں۔

۷۔ قُرآنِ پاک کی آیتوں سے متاثر ہو۔ قُرآن کریم کی تلاوت کے وقت آیاتِ ذات اور آیاتِ صفات کی اپنے دل میں ہیبت کو بزرگی کو غالب کرے۔ اور جب وعدے ووعید کی آیات پر پہنچے تو قاری کو چاہیئے کہ اپنے دل کو رقیق و نرم رکھے۔

۸۔ بوقتِ تلاوتِ قُرآنِ کریم اپنے دل سے خیالات وتعلقات، ذریعے و وسیلے ایسے طور سے محو وزائل کرے کہ اس کو معلوم ہوے کہ گویا میں کلام عالیشان کو اللہ تعالیٰ ہی کی مقدس ومحترم ذات سے بے واسطہ سُن رہا ہوں۔

۹۔ تلاوت کے وقت اپنی طاقت وقوت پر کسی قسم کا گھمنڈ نہ کرے۔ کہ میں اتنا پڑھ سکتا ہوں۔ (کیونکہ اولیاء اللہؒ تو ایک ایک دن میں کئی کئی مرتبہ پورا پورا قُرآن ختم کرلیا کرتے تھے)

۱۰۔ قُرآن مجید کی ہمیشہ تلاوت کرتا رہے۔ لیکن ہمیشہ کی تلاوت کا دل و دماغ میں غرور وتکبر پیدا نہ ہونے دے۔ اور روزانہ کی تلاوت کو محض وفقط رب متعال کا فضل وکرم ہی سمجھے۔ نہ کہ اپنی کوششوں کا ثمر۔

اذکار کی تحقیق اور اِن کا خُلاصہ:

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز مُحدث دہلویؒ اپنی مشہور ومعروف تصنیفِ جلیلہ فتاوٰی عزیزی میں رقمطراز ہیں کہ اس مسئلے کی تحقیق فقیر کی بعض تالیفات میں مذکور ہے کہ تقریبًا تمامی اذکارِ ماثورہ کے صِرف 9 صیغے ہیں۔ غالبًا اِس کے عِلاوہ کسی ذِکر کا کوئی دوسرا صیغہ نہیں۔ (وہ نو صیغے مندرجہ ذیل ہیں)

پہلا صیغہ **تسبیح۔** دوسرا صیغہ **تحمید۔** تیسرا صیغہ **تکبیر۔**

چوتھا صیغہ **تہلیل۔** پانچواں صیغہ **تفویض وتوکل۔** چھٹا صیغہ **تعوض، التجا اور تحصن**

ساتواں صیغہ **درودوسلام۔** آٹھواں صیغہ **استغفار۔** نواں صیغہ **ادعیہ جامعہ۔**

کیونکہ ادعیہ جامعہ ہر ہر مطالب کے لئے باعتبارِ حاجات اور اوقات کے وارد ہیں۔ ان تمام صیغوں کے ہر ہر صیغہ کے لئے

اجمال اور تفصیل موجود ہے۔ اور ہر ہر صیغہ کے آثار بھی ہیں۔ جو کہ ذاکر کے نفس میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ہر ہر صیغہ کے خواص بھی جُدا جُدا ہیں۔ جو کہ مطالب کے حاصل ہونیکے لحاظ سے ہیں۔ اور تفویض و توکل کے کلمات تاثیر میں تریاق کے مانند ہیں۔ اور ظاہری طور پر تجربے میں آیا ہے۔ کہ اِن کلمات کی برکت سے یا اس کی حالت میں (عوام الناس کی) حاجت روائی بھی ہوئی ہے۔

میرے بعض احباب نے ایک دسواں صیغہ بھی ذِکر کیا ہے اور وہ تسمیہ (**بسم الله الرحمٰن الرحيم o**) ہے مگر اِس فقیر کے نزدیک یہ صیغہ مقصود بالذات نہیں بلکہ یہ توصِرف توسّل و تبریک ہے کہ جس کے ذریعے سے سب اذکار سے استفادہ و نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ البتہ بعض مقامات میں اس کی خاص تاثیر بھی ہے۔ جیسے کہ! **بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السميع العليم o**

آداب الاذکار: حضرت سید بندہ نواز گیسودراز ؒ کے ملفوظات میں ہے کہ کتاب **منهج السالك الى اشرف المسالك** میں ذکر کے بیس آداب بیان کئے گئے ہیں۔ اِنہیں تین مراتب میں منقسم کیا گیا ہے۔

جن میں سے پانچ آداب ذِکر سے پہلے، بارہ آداب بوقت ذکر اور تین آداب ذکر سے فراغت کے بعد کے ہیں۔

ذکر سے پہلے کے پانچ آداب: ۱۔ طہارتِ ظاہری و باطنی ۲۔ توبۃ النصوح ۳۔ اطمینانِ قلب ۴۔ اپنے شیخِ طریقت سے طلبِ اِمداد ۵۔ شیخ کی اِمداد کو سیدنا نبی کریم ﷺ کی اِمداد تصور کرنا۔

ذکر کے دوران کے بارہ آداب: ۱۔ پاک صاف و معطر کپڑے پہننا ۲۔ حجرے کا تاریک ہونا ۳۔ حجرے میں کوئی خوشبودار دخنہ سلگانا یا کوئی خوشبو (مثل اگربتی) لگانا ۴۔ دونوں آنکھوں کو بند رکھنا ۵۔ دونوں کانوں کو بھی بند رکھنا ۶۔ اپنے شیخ کو روبرو سمجھنا ۷۔ صدقِ نیت اور طہارتِ ظاہری و باطنی کو ملحوظِ خاطر رکھنا ۸۔ ذکر کے لئے چارزانو یا نماز کے قعدہ کی طرح بیٹھنا ۹۔ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کی چپنیوں پر رکھنا ۱۰۔ کلمہ توحید کا ذکر کرنا ۱۱۔ ذکر کے دوران ریا و شہرت کو قطعی دخیل نہ ہونے دینا ۱۲۔ ہر مرتبہ ذکر کرتے وقت اس ذکر کے معنی کا دل میں اِستحضار کرنا۔

ذکر کے بعد کے تین آداب: ۱۔ ذکر کرنے کے بعد بہت دیر تک مُراقبہ میں خاموشی سے بیٹھ کر دل پر توجہ کرنا ۲۔ حبس نفس کرنا ۳۔ ذکر کرنے کے کافی دیر بعد تک ٹھنڈی ہوا یا ٹھنڈے پانی کے استعمال سے پرہیز کرنا۔

(مخدومی حضرت بندہ نوازؒ فرماتے ہیں کہ جو بھی شخص طہارت ظاہری و باطنی اور حضورِ قلب کے ساتھ جو بھی ذکر و مراقبہ بجالائے گا چاہے وہ کوئی سا بھی ہو اس کا مقصد حاصل ہونا ضروری ہے ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔ کہ ہر ذکر کی کم سے کم تعداد پانچ سو مرتبہ ہے اور زیادہ سے زیادہ تین ہزار مرتبہ ہے۔ مگر یاد رہے کہ جس قدر زیادہ ذکر کرے گا بہتر ہے۔ اور ایک درجہ درحقیقت ایک ہزار مرتبہ کے مساوی ہے۔)

اوراد و وظائف کا مقصد :

جو کوئی مسلمان اوراد اور وظائف سے بھرپور انداز میں مستفید و منتفع ہونا چاہے تو تو اسے چاہیئے کہ اپنے جُملہ اعمال و اقوال اور دینی و دنیاوی امورات و معاملات میں سُنتِ نبوی ﷺ کی مکمل مطابعت کرتے ہوئے شریعت پر مکمل کاربند ہو اور پھر اِن اوراد و وظائف کے اسرارِ عجیبہ اور اثراتِ سریعہ کا بعین مشاہدہ و معائنہ کرے یہ بات یاد رہے کہ اوراد و وظائف، اذکار و ادعیہ وغیرہ قضاء قدر اور پیش آمدہ مصائب و مشکلات کو بدلتے تو نہیں۔ ہاں البتہ آسانی پیدا کر دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ تو بندگی ہے۔

زندگی آمد برائے بندگی　　　　زندگی بے بندگی شرمندگی

خُلاصہ یہ ہے کہ مقصد کے حصول اور قضاء و قدر میں اوراد و وظائف، اذکار و ادعیہ لُطف و کرم کا فائدہ دیتے ہیں۔ اِس ضمن میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ! **ولو ان اهل القُرىٰ اٰمنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركٰت من السمآء والارض ولٰكن كذبوا فاخذ نٰهم بما كانوا يكسبون o** (ترجمہ) اور اگر اِن بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اِختیار کرتے۔ تو ہم اِن پر آسمان و زمین کی برکتیں کھول دیتے۔ لیکن اُنہوں نے تکذیب کی ہم نے اِن کے اعمال کی وجہ

سے اِن کو پکڑ لیا۔ (سورہ اعراف ۔ آیت نمبر 96) صبر و شکر اور تقوٰی اختیار کرنے سے جملہ نفسانی، شہوانی اور جمیع مکروہات کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایسا شخص اپنے جُملہ امورِ دینی و دنیاوی میں مُکتفی اور لا یحتاج ہو جاتا ہے۔ اور اِمدادِ ربانی از غیب کے اسرارِ عجیبہ اور اثراتِ سریعہ کا بعین مشاہدہ و معائنہ کرتے ہوئے پُرسکون اور مسرور ہو جاتا ہے۔ دراصل طلب کا مقصد و غایت بھی یہی ہے اور نتیجتاً ایسا شخص اپنے تمامی دینی و دنیاوی امورات و معاملات کو سُپرد خُدا کر کے پھر قضائے الٰہی کو مدنظر رکھتے ہوئے رب العالمین کے حضور سرِ خم تسلیم کر کے اور اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھ کر مدد کا طالب ہوتا ہے کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور تسلیم و رضا کی لازماً پیروی کرنی چاہیئے۔ **ایاک نعبد و ایاک نستعین٥**

ترتیبِ اوراد :

رئیس المفسرین حضرت جناب امام فخر الدین الرازیؒ نے اپنی کتاب **حدائق الانوار** معروف بہ جامع العلوم میں اوراد کی ترتیب کے بارے میں رقم طراز ہیں کہ دن کے اوقات میں اوراد کے سات 7 اوقات ہیں۔

۱۔ طلوعِ صبح سے لے کر طلوعِ قرصِ آفتاب تک۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس بزرگ وقت کی قسم یاد فرمائی ہے جیسے کہ فرمانِ رب ذوالجلالِ والاکرام ہے کہ! **والصبح اذا تنفس** ۔ ۲۔ بوقتِ اشراق۔ جب آفتاب آدھا نیزہ جتنا اُونچا ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس وقت کی نسبت فرماتا ہے۔ **یسبحن بالعشی والاشراق** ۔ ۳۔ بوقتِ چاشت۔ اس وقت کی اللہ تعالیٰ قسم یاد فرماتا ہے کہ! **والضحی والیل اذا سجی** ۔ ۴۔ آفتاب ڈھلنے کے وقت سے لے کر نمازِ ظہر تک۔ ۵۔ نمازِ ظہر کے بعد سے لے کر نمازِ عصر تک۔ ۶۔ نمازِ عصر کا وقت۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ! **والعصر ان الانسان لفی خسر** ۔ ۷۔ غروبِ آفتاب کا وقت۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ! **فسبحان اللہ حین تمسون و حین تصبحون**۔

(اسی ضمن میں یہ فقیر قارئینِ کتاب ہٰذا کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اولیاء اللہ کی کئی تصانیف میں آیا ہے کہ بوقتِ غروبِ آفتاب ملائکہ کا عرش سے فرش زمین پر نزول ہوتا ہے۔ اور تمام شب زمین پر قیام کرتے ہیں۔ پھر طلوعِ آفتاب سے چند لمحات قبل ملائکہ آسمان کی جانب واپس تشریف لے جاتے ہیں۔ اور اس وقت جو بھی بندۂ خُدا سربسجود رہتا ہے اور نوافل کی کثرت کرتا ہے یا **تسبیح و تہلیل و تحمید و تمجید** میں مشغول رہتا ہے۔ تو ایسا شخص ضرور بالضرور مقبولِ ملائک ہوتا ہے۔)

اسی طرح رات میں اوراد کے پانچ اوقات ہیں۔

۱۔ نمازِ مغرب سے نمازِ عشاء تک۔ (یعنی کہ اذانِ مغرب سے اذانِ عشاء تک، کیونکہ عشاء کی نماز کا وقت تو بوقتِ سحر تک ہوتا ہے)

۲۔ عشاء کے وقت سے لے کر عوام الناس کے سونے تک۔

۳۔ باوضو ہو کر (اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نبی کریم ﷺ پر درودِ و سلام بھیج کر) سوئے تاکہ روح قوت پا کر فکر و تدبر میں مشغول ہو سکے۔ کیونکہ اس طرح سے سونے کی فضیلت کثیر احادیثِ نبویہ ﷺ میں آئی ہے۔

۴۔ چوتھا وقت نیم شب کا ہے جس کو بوقتِ تہجد بھی کہتے ہیں۔ (کیونکہ آدھی رات کے وقت کی عبادت کے وقت اللہ تعالیٰ کی خصوصی نظرِ کرم اور فضلِ عظیم ہوتا ہے۔ اسی وقت سے اولیاء اللہ اپنے معمولات، عبادات اور حضوریِ قلب میں تقویت حاصل کرتے ہیں) ۵۔ پچھلی رات کو صبح سے پہلے پہلے عبادت میں مشغول ہو جیسا کہ اس وقت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ!

وبالاسحار ھم یستغفرون ۔

دُعا شروع کرنے کا مسنون طریقہ نبویہ ﷺ : مسند امام احمد بن حنبل میں وارد ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ اس طرح دُعا شروع فرمایا کرتے تھے۔

سبحان ربی العلی الا علی الوهاب۔

☆ اذکار و ادعیه بمطابقِ احادیث نبویه ﷺ ☆

حدیث نمبر 1۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابوموسیٰؓ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرے تو اللہ پاک (بھی)اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے۔(معاذ اللہ) تو اللہ تعالیٰ بھی اس شخص سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 2۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابوھریرہؓ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص روزانہ یہ دعا سو مرتبہ پڑھے **لا اله الا الله ۔ وحده لا شريك له۔له الملك وله الحمد۔ وهو على كل شيء قدير** تو ایسے شخص کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔اس شخص کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔اور اس شخص کے سو گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں ۔اور وہ اس دن (کو) شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔اور اس دن کسی بھی شخص کا عمل اس (دعا کو سو مرتبہ پڑھنے والے) کے عمل سے افضل نہیں ہوتا البتہ جس شخص نے اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہو(اسی حدیث کا دوسرا حصہ یہ بھی ہے کہ!) اور جو شخص روزانہ سو مرتبہ **سبحان الله وبحمده** پڑھے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔(صحیحین، صحیح ابن حبان۔صحیح مستدرک)

حدیث نمبر 3۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابوھریرہؓ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص روزانہ صبح و شام کے وقت سو مرتبہ **سبحان الله وبحمده** پڑھے (تو) قیامت کے دن کسی بھی شخص کا عمل اسکے عمل سے افضل نہیں ہوگا۔ ماسوائے اس شخص کے جس نے اس کلمے کو اتنی ہی مرتبہ پڑھا ہو یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہو۔(صحیحین، صحیح ابن حبان، صحیح مستدرک)

حدیث نمبر 4۔ صحیح مسلم ، جامع ترمذی میں مذکور ہے کہ !

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا کلام افضل ہے تو آپ ﷺ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے اپنے ملائکہ (فرشتے)اور بندوں کے لئے **سبحان الله وبحمده** کو منتخب فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 5۔ صحیح مسلم، جامع ترمذی اور صحیح ابن حبان میں مذکور ہے کہ ! حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا **سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر** ایک مرتبہ پڑھنا میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 6۔ صحیح مسلم میں مذکور ہے کہ !

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کیا کرو میں خود اس کی بارگاہ میں روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

حدیث نمبر 7۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے۔

اللهم باسمك احياء و باسمك اموت۔(صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابن حبان)

حدیث نمبر 8۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت سلیمان بن صردؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ دو آدمی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایسا کلمہ معلوم ہے جو اسے کہے اس کا غصہ جاتا رہے۔ اگر **اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم** پڑھ لے تو اس کی یہ حالت دور ہو جائے۔ صحابہ کرامؓ نے اس شخص سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ **اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم** پڑھ لو۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 9۔ صحیح مسلم میں مذکور ہے کہ!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہر نماز کے بعد **سبحان اللہ** 33 مرتبہ، **الحمدللہ** 33 مرتبہ، **اللہ اکبر** 33 مرتبہ، کہا اور سو کا عدد پورا کرنے کے لئے یہ کلمہ پڑھا۔ **لا الہ الا اللہ ۔ وحدہ لا شریک لہ ۔ لہ الملک ولہ الحمد وھوعلی کل شیء قدیر** o اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (صحیح مسلم شریف)

حدیث نمبر 10۔ صحیح مسلم میں ہے کہ!

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

حدیث نمبر 11۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور میزان پر بھاری ہیں اور رحمان کو محبوب ہیں۔ **سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم** (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 12۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے دس مرتبہ یہ کلمہ کہا **لا الہ الا اللہ ۔ وحدہ لا شریک لہ۔ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر** o تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے اولاد اسماعیلؑ میں سے چار آدمیوں کی گردنیں آزاد کی ہوں۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث نمبر 13۔ صحیح مسلم میں ہے کہ!

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ طہارت ایمان کا حصہ ہے **الحمد للہ** میزان کو بھر دیتا ہے اور **سبحان اللہ** اور **الحمد للہ** آسمانوں اور زمینوں کے درمیان ساری فضا کو بھر دیتے ہیں۔

حدیث نمبر 14۔ صحیح مسلم میں ہے کہ!

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمالے؟ شرکائے مجلس میں سے کسی نے عرض کیا کہ آدمی ایک ہزار نیکیاں کیسے حاصل کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سو مرتبہ **سبحان اللہ** کہنے پر ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا اس سے ایک ہزار خطائیں درگزر کی جاتی ہیں۔ (صحیح مسلم)

حدیث نمبر 15۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

ا للهم آ تنا فی ا لد نیا حسنة و فی ا لآ خرة حسنة و قنا عذ ا ب ا لنا ر ۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حد یث نمبر16۔ صحیحین میں ہے کہ!

حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمھیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ پر مطلع نہ کردوں میں نے عرض کیا کہ ضرور یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ! **لا حـــــول ولا قوۃ الا با للہ** ۔ (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حد یث نمبر 17۔ صحیح مسلم ، جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں ہے کہ! حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں جمع کر کے ان میں پھونک مارتے تھے آپ ﷺ سورہ اخلاص ، سورہ فلق اور والناس پڑھ کر دم کرتے تھے پھران دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہوسکتا تھا پھیر لیتے تھے پہلے آپ ﷺ اپنے سر مبارک پر ، اپنے چہرۂ اقدس پر اور جسم کے آگے والے حصہ پر پھیرتے تھے آپ ﷺ یہ عمل تین مرتبہ کیا کرتے تھے ۔ (صحیح مسلم ، جامع ترمذی ، سنن ابن ماجہ)

حد یث نمبر 18 ۔ صحیحین میں ہے کہ! فُقرائے مہاجرین خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی ، مال داروں نے بڑے بڑے درجے اور لازوال نعمتیں حاصل کیں ، ارشاد فرمایا ، کیا سبب ؟ لوگوں نے عرض کی ، ہم جیسے نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں ، اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم صدقہ نہیں کر سکتے ۔ اور غُلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے ، ، فرمایا کیا تمھیں ایسی بات نہ سِکھا دوں ؟ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو ، مگر وہ جو تمھاری طرح کرے ۔ لوگوں نے عرض کی ، ہاں یارسول اللہ ﷺ ! ارشاد فرمایا کہ! ہر نماز کے بعد 33-33 مرتبہ **سبحٰن اللہ ، اللہ اکبر ، الحمد للہ** کہہ لیا کرو ، ابوصالح کہتے ہیں کہ پھر فقرائے مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کی ، ہم نے جو کیا اس کو ہمارے مال دار بھائیوں نے سُنا تو انہوں نے بھی ویسا ہی کیا ، ارشاد فرمایا ، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ، جسے چاہے دیتا ہے ۔

99 اسماء الحُسنیٰ کا فائدہ عظیمہ :

صحیحین (صحیح بخاری ، صحیح مسلم) میں ہے کہ!

حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء مبارکہ ہیں جو شخص انھیں یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا ۔ بیشک اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے ۔

جامع ترمذی میں ہے کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ ؓ نے فرمایا (کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ! بے شک اللہ تعالیٰ کے 99 اسماء مبارکہ ہیں جس نے اِن کو یاد کرلیا وہ جنت میں جائے گا (انشاء اللہ) جو (کہ) یہ ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو ۔ الرحمٰن ۔ الرحیم ۔ الملک ۔ القدوس ۔ السلام ۔ المؤمن ۔ المھیمن ۔ العزیز ۔ الجبار ۔ المتکبر ۔ الخالق ۔ الباریٔ ۔ المصور ۔ الغفار ۔ القھار ۔ الوھاب ۔ الرزاق ۔ الفتاح ۔ العلیم ۔ القابض ۔ الباسط ۔ الخافض ۔ الرافع ۔ المعز ۔ المذل ۔ السمیع ۔ البصیر ۔ الحکم ۔ العدل ۔ اللطیف ۔ الخبیر ۔ الحلیم ۔ العظیم ۔ الغفور ۔ الشکور ۔ العلی ۔ الکبیر ۔ الحفیظ ۔ المقیت ۔ الحسیب ۔ الجلیل ۔ الکریم ۔ الرقیب ۔ المجیب ۔ الواسع ۔ الحکیم ۔ الودود ۔ المجید ۔ الباعث ۔ الشھید ۔ الحق ۔ الوکیل ۔ القوی

۔ المتین ۔ الولی ۔ الحمید ۔ المحصی ۔ المبدیء ۔ المعید ۔ المحی ۔ الممیت ۔ الحی ۔ القیوم ۔ الواجد ۔ الما جد ۔ الواحد ۔ الا حد ۔ الصمد ۔ القادر ۔ المقتدر ۔ المقدم ۔ المؤخر ۔ الاول ۔ الآ خر ۔ الظاهر ۔ الباطن ۔ الوالی ۔ المتعالی ۔ البر ۔ التواب ۔ المنعم ۔ المنتقم ۔ العفو ۔ الرؤف ۔ ما لك الملك ۔ ذوالجلال والاکرام ۔ الرب ۔ المقسط ۔ الجامع ۔ الغنی ۔ المعطی ۔ المانع ۔ الضآر ۔ النا فع ۔ النور ۔ الهادی ۔ البدیع ۔ الباقی ۔ الوارث ۔ الر شید ۔ الصبور ۔ الذی لیس کمثله شیء و هو السمیع البصیر ○نعم المولٰی و نعم النصیر○سمیع ۔ بصیر ۔ علیم ۔ قدیر ۔ مر ید ۔ متکلم ۔ یا من لم یلد ۔ ولم یولد ۔ ولم یکن له کفوًا احد ○

فضیلت کلمہ طیبہ:

قبلہ پیر صاحب سید محبوب الٰہی اعرف نور اللہ شاہؒ اپنی تصنیف مبارکہ **وصل حق یعنی کشکول محبوبی** میں ابن عطاء اللہ شاذلیؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ!

۱۔ جب کوئی بھی شخص (صدق قلب ونیت سے) **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**(ﷺ) کہتا ہے تو عرش عظیم ہلنے لگتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کلمہ جبروتی ہے اور اسکو ملک کے ساتھ خصوصی نسبت ہے جس کی وجہ سے یہ ملکوت پر جا لگتا ہے۔ کیونکہ عالم کی حقیقت سے اسے کوئی سروکار نہیں۔

۲۔ جو شخص بوقت صبح طہارت کیساتھ 1000 ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر روزی کے اسباب آسان فرما دے گا۔ انشاء اللہ (قبلہ پیر صاحب اسی ضمن میں مزید تشریح فرماتے ہیں کہ غالباً روزی سے مراد عام ہو خواہ روحانی ہو یا جسمانی۔ انشاء اللہ)

۳۔ جو شخص 1000 ہزار مرتبہ پڑھ کر سوئے اسکی روح عرش کے نیچے پہنچ کر استراحت کرتی ہے اور اگر دوپہر کے وقت 1000 بار پڑھ لے تو اسکے باطن سے غلبہ شیطانی جاتا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

۴۔ جو شخص نیا چاند دیکھتے وقت 1000 ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ لے تو وہ جملہ بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۵۔ جو شخص شہر میں داخل ہونے کے وقت 1000 بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسکو تمام خوفناک چیزوں سے محفوظ رکھے گا انشاء اللہ۔

۶۔ جو شخص اطمینان اور حضور قلب سے 1000 بار پڑھے گا کسی سرکش، ظالم و جبار کی طرف دم کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو برباد، نیست و نابود کر دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۷۔ جو شخص 1000 مرتبہ اس قصد سے پڑھے گا۔ کہ اس پر غیب کی باتیں ظاہر ہونے لگیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر ملک وملکوت کے پر دے کھول دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۸۔ جو شخص کلمہ طیبہ کو 70000 ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ انشاء اللہ۔

من از فریبِ امارت گدا شدم ورنہ　　　هزار گنج بہ ویرانۂ دل افتادہ است

ذکرو فوائد کلمہ طیبہ:

ذکر کا یہ طریقہ حضرت پیر سید وارث علی شاہ جیلانی القادریؒ سے منقول ہے آپؒ اپنی کتاب **عامل کامل** میں فرماتے ہیں کہ طریقت کے اربعہ سلاسل یعنی قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ میں اللہ تعالی تک رسائی کے لئے مراقبہ میں کلمہ طیبہ کے ذکر کو خصوصی اہمیت حاصل ہے اس کے بغیر تصوف ومعرفت اور عرفان ربانی کی کوئی منزل بھی طے نہیں ہوسکتی۔

جو کیا تھا یاد سب تھا بھول جانے کے لئے　　　اللہ اللہ کے سوا آخر رہا نہ کچھ بھی یاد

کیونکہ یہ ذکر دراصل اصل الاصول اور اساس و بنیاد ہے جس کا آسان اور سہل طریقہ یہ ہے کہ! بحالت تنہائی باوضو قبلہ رخ چارزانو بیٹھ کر دل پر اللہ لکھا ہوا تصور کرے اور **لا** کو ناف سے دائیں طرف سے ہوتا ہوا دماغ کی طرف **الـــہ** لے جا کر دل پر **الا اللہ** کی ضرب مارو دو تسبیح اسی طرح سے پوری کرنی ہیں پھر بائیں طرف سر جھکا کر **الا اللہ** کی چار تسبیحات کی ضربات لگاؤ بعد ازاں **اللہ اللہ** کی چھ تسبیحات کی ضربات لگاؤ اور دل پر یہ خیال ہو کہ عرش سے نورانی انوارات وتجلیات کی بارش ہو رہی ہے بفضلہٖ تعالیٰ اس ذکر کلمہ طیبہ سے تصوف ومعرفت اور عرفان ربانی کے تمام مقامات اور منازل پر کامل عبور حاصل ہو جائے گا انشاء اللہ العظیم۔

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے — تسلی دل کو ملتی ہے خُدا کو یاد کرنے سے

پانچ آسان ترین کام:

دامان نگاہ تنگ گل حسن تو بسیار — گل چیین بہار تو ز دامان گلہ دارد

تصوف کی مشہور کتاب **اسرار الاولیاء** جوکہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کے ملفوظات سے مزین ہے اس میں فرماتے ہیں ایک دن آنحضورﷺ مع اصحابؓ ورفقاء تشریف فرما تھے آپﷺ نے فرمایا جب تک تم پانچ کام نہ کرلیا کرو اس وقت تک نہ سویا کرو۔

پہلا کام	قرآن شریف پورا پڑھنا
دوسرا کام	خیرات کر کے سونا
تیسرا کام	رسول اللہ ﷺ کو خوش کرنا
چوتھا کام	حج کرنا
پانچواں کام	اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا

تمام اصحاب کرامؓ حیران ہوئے کہ! ایک رات میں یہ سارے کام کیونکر ہو سکتے ہیں۔ آپﷺ نے فرمایا کہ پورا قرآن پاک پڑھنے کی بجائے پچیس بار **سورۃ اخلاص** پڑھنا۔ خیرات کرنے کے بجائے دس بار **سبحن اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر** پڑھنا۔ جوشخص رسول اللہﷺ کو خوش کرنا چاہتا ہو تو وہ سومرتبہ **درود و سلام** پڑھے جو حج کرنا چاہتا ہو (یعنی حج کا ثواب چاہتا ہو تو) وہ سومرتبہ **لا الہ الااللہ الحکیم الکریم** پڑھے۔ جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہتا ہے وہ بکثرت **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھے۔

ہزار بار بشوئم دہن بمشک وگلاب — ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

پانچ اہم ترین اشکالات (سوالات):

علامہ کمال الدین الدمیریؒ کی کتاب **حیات الحیوان** میں مرقوم ہے کہ!

ملک روم کے بادشاہ نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا امیر معاویہؓ کی خدمت اقدس میں ایک خط ارسال کیا جس میں سات سوالات پیش کئے گئے تھے۔

ا۔ افضل کلام کون سا ہے؟ اور اس کے بعد دوسرا، تیسرا، چوتھا اور پانچواں (افضل کلمہ) کون سا ہے۔ (اس کے علاوہ چھ اور سوالات بھی تھے بہرحال) جب امیر المؤمنین حضرت سیدنا امیر معاویہؓ نے یہ خط پڑھا تو آپؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو (یعنی ملک روم کے بادشاہ کو) ذلیل کرے ہمیں ان باتوں کا (یعنی سات سوالوں) کا کیا علم؟ پھر آپؓ کو کسی نے مشورہ دیا کہ آپؓ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کو خط لکھ کر (ان سات سوالوں کے جوابات) معلوم کر لیجئے چنانچہ آپؓ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت اقدس میں خط بھیجا تو وہاں سے یہ جوابات موصول ہوئے۔

ا۔ افضل کلام، کلمہ اخلاص یعنی کہ **لا الہ الا اللہ** ہے (کیونکہ) اس (عمل) کے بغیر کوئی عمل نیک ومقبول نہیں ہوتا

۲. دوسرے نمبر پر **سبحان الله و بحمده** ہے جو (کہ) اللہ تعالیٰ کی رحمت لانے میں معین ہے۔
۳۔ تیسرے نمبر پر کلمہ شکر **الحمد لله** ہے۔ ۴۔ چوتھے نمبر پر **الله اکبر** ہے۔
۵۔ پانچویں نمبر پر **لا حول ولا قوة الا بالله** ہے۔

وہیں آتے ہیں طائر، جہاں اُن کے مِلے دانا — پسند آتا ہے اُن کو بھی سخی لوگوں کے گھر آنا

مُسبعاتِ عشر (جامع الوظائف عظیم البرکۃ وکثیر الفوائد تحفہ):

یہ جامع الوظائف عظیم البرکۃ وکثیر الفوائد تحفہ (بنامِ **مُسبعاتِ عُشر**) جناب حضرت خضر علی نبیّنا علیہ السلام نے حضرت سید ابراہیم تیمیؒ کو عطا فرمایا تھا اور وصیت فرمائی تھی کہ روزانہ صبح وشام پڑھا کریں۔ مزید یہ بھی ارشاد فرمایا کہ انہیں یہ وظیفہ ہمارے پیارے رسولِ کریم جناب آقائے نامدار رسالت ماب ﷺ نے عطا فرمایا تھا۔ کہ اس کے بعد آپؑ نے اس وظیفہ کے فضائل اور اس کے عظیم الشان ہونے کا تذکرہ فرمایا پس کوئی ایسا سعادت مند انسان ہی اس پر ہمیشہ عمل کر سکتا ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی نظر کرم ہو۔ اسی وظیفہ ہی کے متعلق حضرت سیدنا سعید بن سعیدؓ سے بھی مروی ہے کہ حضرت سیدنا ابوطیبہؒ، جناب کرز بن وبرہؒ جو کہ ابدال تھے فرماتے ہیں کہ میرے ایک برادر محترم ملک شام سے تشریف لائے اور مجھے ایک تحفہ عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''اے کرزؒ، میری جانب یہ تحفہ عظیمہ قبول فرمالیں کیونکہ یہ ایک بہترین تحفہ ہے میں نے ان سے عرض کی اے میرے بھائی آپؒ کو یہ تحفہ کہاں سے ملا تو انہوں نے بتلایا کہ مجھے حضرت سیدنا ابراہیم تیمیؒ نے عطا فرمایا کہ انہیں یہ تحفہ کس نے دیا تو انہوں نے بتایا کہ'' ہاں'' میں نے دریافت کیا تھا پس انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں کعبہ مشرفہ کے صحن میں تسبیح وتحمید اور تہلیل میں مشغول تھا کہ ایک بزرگ نے میرے پاس آکر سلام کیا اور میرے دائیں جانب آکر تشریف فرما ہوئے میں نے ان سے زیادہ حسین چہرے، عمدہ لباس، گوری رنگت اور بہترین خوشبو والے کسی فرد کو نہ دیکھا تھا چنانچہ میں نے ان سے دریافت کیا! اے بندہءخدا، آپؑ کون ہیں؟ اور کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ میں ''خضرؑ'' ہوں میں نے دوبارہ پوچھا کہ میرے پاس کس غرض سے تشریف لائے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ! میں تو صرف آپؒ کو صرف سلام کرنے اور آپؒ کی پروردگار عالم سے جو محبت ہے۔ اس کی وجہ سے آیا ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ وہ کیا (تحفہ) ہے تو انہوں نے فرمایا کہ سورج طلوع ہونے پر اس کی روشنی پھیلنے سے پہلے اور اسی طرح سورج کے غروب ہونے سے پہلے یہ وظیفہ پڑھا کریں۔

پڑھتے ہیں لوگ جو مسبعات عشر — پائیں گے اجر وہ سب بروز حشر

(اس وظیفہ کے شروع میں **درود پاك** اور **سورة کافرون** کے بعد **سورة بقرة** کی آخری آیات اس فقیر کی طرف سے اضافہ شدہ ہیں سورہ بقرہ کو شامل کرنے کی وجہ سیک حدیثِ نبوی ﷺ ہے۔

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیلِ امینؑ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر تھے کہ اُنہوں نے اپنے سر پر ایک آواز سُنی تو اوپر سر اُٹھایا اور عرض کیا، یہ آسمان کا دروازہ ہے جو آج ہی کھولا گیا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ پھر اس سے ایک فرشتہ نیچے اُترا۔ تو جبرائیلؑ نے عرض کیا یہ ایک فرشتہ ہے جو زمین کی طرف اُترا ہے آج سے پہلے کبھی نہیں اُترا۔ پھر اس فرشتے نے سلام کیا اور عرض کیا! یا رسول اللہ ﷺ! دونوروں کی خوشخبری لیجئے جو آپ ﷺ کو عطا کئے گئے ہیں اور آپ ﷺ سے پہلے کسی بھی نبیؑ کو عطا نہیں ہوئے۔ وہ (سورہ) فاتحہ اور (سورہ) بقرہ کی آخری آیات ہیں۔ آپ ﷺ ان دونوں میں سے جو بھی حرف پڑھیں گے اس کے عوض آپ ﷺ پر عطائیں کی جائیں گیں۔ (انشاء اللہ العظیم) حصولِ خیر وبرکت اور رضائے الٰہی وخوشنودی رب ذوالجلال والاکرام کا سبب بننے کے لئے سورہ بقرہ کی انہیں

آخری آیات کو مُسبعاتِ عشر میں شامل کیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّد نِ النَّبِیِّ ا لا می الۡکَامِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ کَمَالَا نَھَا یَۃَ لِکَمَالِكَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ ہ گیارہ مرتبہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ہ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ہ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ہ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ہ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ہ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَاالضَّآلِّیۡنَ ہ ساتھ مرتبہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ہ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاس ہ مَلِكِ النَّاس ہ اِلٰہِ النَّاس ہ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاس ہ الۡخَنَّاس ہ الَّذِی یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاس ہ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاس ہ سات مرتبہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ہ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ہ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ہ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ہ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ہ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ہ سات مرتبہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ہ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ہ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ہ لَمۡ یَلِدۡ ہ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ہ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ہ سات مرتبہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ہ قُلۡ یٰٓاَیُّھَا الۡکٰفِرُوۡنَ ہ لَآ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ہ وَلَآ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ ہ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ہ وَلَآ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ ہ لَکُمۡ

دِيُنُكُمُ وَلِىَ دِيُنِ ۵ؑ سات مرتبہ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۵ اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ز غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ ۵ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ اِنۡ نَّسِيۡنَآ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعۡفُ عَنَّا وقفة وَاغۡفِرۡ لَنَا وقفة وَارۡحَمۡنَا وقفة اَنۡتَ مَوۡلٰنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ۵ؑ سات مرتبہ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۵ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۵ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ط لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ط مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ط يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ ج وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ج وَلَا يَـُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ج وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ۵ لَاۤ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ قف قَدۡ تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَىِّ ج فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَيُؤۡمِنۡ م بِاللّٰهِ فَقَدِ

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ق لَاانْفِصَامَ لَهَا ط وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ
عَلِیْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓئُهُمُ
الطَّاغُوْتُ لا یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ط
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ سات مرتبہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ٥ سُبْحٰنَ اللّٰهِ ۔ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ ۔ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ وَاللّٰهُ اَکْبَر ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ٥ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَ
رَضَاءَ نَفْسِهٖ وَ زِیْنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ کَلِمَا تِهٖ ٥ سات مرتبہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ٥ وَعَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَزِنَةَ مَاعَلِمَ
اللّٰهُ وَمِلَا مَا عَلِمَ اللّٰهُ ٥ تین مرتبہ ، شروع میں صرف ایک بار تسمیہ شریف۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ٥ تَبرَّاتُ مِنْ حَوْلِیْ
وَقُوَّتِیْ وَالْجَأْتُ اِلٰی حَوْلِ اللّٰهِ فِیْ قُوَّتِهٖ فِیْ جَمِیْعِ
اُمُوْرِیَ الدِّیْنِیْ وَ دُنْیَایَ ٥ ایک مرتبہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً بِقَدْرِ عَظَمَةِ
ذَاتِكَ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَحِیْن ٥ سات مرتبہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ٥ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَالِوَالِدَیَّ

وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِیْرًا وَّ اغْفِرِ اللّٰهُمَّ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ o سات مرتبہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اَللّٰهُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّ اٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْل وَلَا تَفْعَلْ بِنَا وَ بِهِمْ یَا مَوْلٰنَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْل'' اِنَّكَ غَفُوْر'' حَلِیْم'' جَوَّادُ ، كَرِیْم'' ، مَلِك'' ۔ بَرّ'' ۔ رَؤُّف'' ۔ رَّحِیْم o سات مرتبہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ بِرَأْفَتِكَ یَا نَافِعُ وَ مُرَافِعُ رَبَّنَا تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ o چھ مرتبہ۔

یَاجَبَّارُ (شروع میں ایک بار تسمیہ پھر ایک ہی سانس میں 21 مرتبہ ''**یا جبار**'' پڑھنا ہے)

اور پھر حضرت سیدنا خضر نبیؑ نے فرمایا کہ یہ خیال رکھیں کہ صبح و شام ان وظائف میں سے کوئی رہ نہ جائے حضرت سیدنا ابراہیم تمیمیؒ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ان سے عرض کی کہ! میں چاہتا ہوں کہ آپؑ مجھے اس بات سے بھی آگاہ فرمائیں کہ آپؑ کو یہ عظیم تحفہ کس نے عطا فرمایا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ مجھے یہ تحفہ وعطیہ سرکار مدینہ نبی آخری الزمان ﷺ نے عطا فرمایا ہے میں نے پھر عرض کی کہ مجھے اس کا اجر وثواب بھی بتائیں تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپؒ کی ملاقات تاجدار رسالت مآب ﷺ سے ہوگی تو آپؒ خود ہی اس وظیفہ کا ثواب دریافت فرمالیجیے گا۔ یقیناً وہ ﷺ آپؒ کو آگاہ فرمادیں گے۔

حضرت سیدنا ابراہیم تمیمیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے خواب دیکھا کہ فرشتے ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں اٹھا کر جنت میں داخل فرمادیا انہوں نے جنت کے انعامات واکرامات بھی دیکھے اور جو کچھ دیکھا تھا اسکے اوصاف بھی بیان فرمائے اور پھر ارشاد فرمانے لگے کہ مجھے فرشتوں نے بتایا کہ! یہ سب کچھ اس کے لئے ہے جو ویسا ہی عمل کرے جو آپؒ کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جنتی پھل بھی کھائے۔ اور فرشتوں نے مجھے جنتی مشروب بھی پلایا۔ اس اثناء میں اللہ عزوجل کے محبوب نبی احمد مجتبیٰ ﷺ تشریف لائے۔ اور آپ ﷺ کے ہمراہ ستر انبیاء کرامؑ کے ساتھ ساتھ فرشتوں کی 70 قطاریں بھی تھیں۔ اور ہر قطار مشرق سے مغرب تک طویل تھی۔ آپ ﷺ نے مجھے السّلام علیکم فرمایا اور پھر میرا ہاتھ تھام لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ! حضرت خضرؑ نے سچ کہا ہے۔ انہوں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ حق ہے اور وہ اہل زمین کے عالم اور ابدالوں کے سردار ہیں۔ نیز وہ زمین پر اللہ کے لشکر میں سے ہیں میں نے دوبارہ عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ جو یہ عمل کرے لیکن ان انعامات کا مشاہدہ نہ کرسکے جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تو کیا اسے بھی ویسے ہی نوازا جائیگا جیسے مجھے نوازا گیا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! اس ذات کی قسم جس نے مجھے **حق** کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے یقیناً! رب قدوس ہر اس شخص کو بھی ان انعامات سے نوازے گا جو اس وظیفہ پر عمل کرنے والا ہوگا خواہ اس نے نہ تو

میری زیارت کی ہو تو اور نہ ہی جنت کا مشاہدہ کیا ہو بلکہ پروردگار عالم اس کی تمام بڑی بڑی لغزشیں تک معاف فرما کر اس سے اپنی ناراضگی ختم فرما دے گا۔ اور بائیں کندھے والے فرشتے کو حکم دے گا۔ کہ سال بھر تک اس کی برائیاں نہ لکھنا اور اس ذات کی قسم ! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے یہ عمل صرف وہی شخص بجالائے گا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے سعادت مند و خوش بخت بنا کر پیدا کیا ہو گا۔ اور اس عمل کو ترک بھی صرف وہی (شخص) کرے گا جو بد بخت ہو گا۔

حضرت سیدنا اعمشؒ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم تیمیؒ نے چار ماہ تک نہ تو کچھ کھایا اور نہ ہی کچھ پیا۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ! اُن کی یہ حالت اس خواب کے بعد ہی ہوئی ہو (والله اعلم بالصواب)۔

بہر حال یہ وظیفہ مبارکہ **مسبعات عشر** حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنی تصنیف مبارکہ **غنیۃ الطالبین**'' میں ،حضرت حجۃ الاسلام امام غزالیؒ نے **احیاء العلوم الدین** (جلد اول) **کیمیائے سعادت** وغیرہ میں حضرت امام اجل سیدنا شیخ ابو طالب مکیؒ نے **قوت القلوب** (جلد اول)، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کیؒ کی تصنیف بنام **دلیل العارفین** جو کہ در اصل ملفوظات حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتیؒ پر مشتمل ہے۔ شیخ ابو البرکات احمد بن محمد بن احمد بن ابی حامد العروی الازہری کی مشہور کتاب **صلوٰۃ الدردی**، امام احمد الصاوی المصیر کی **کتاب الاسرار الربانیه والفیوضات الرحمانیه** میں علامہ ابن عبدین شامیؒ نے **عقود اللآلی فی السانید المعالی** میں اور ان کی کتب کے علاوہ لاتعداد قیمتی کتب میں **مسبعات عشر** کے فوائد و فضائل درج ہیں۔

اسی ضمن میں حضرت قطب عالم سید جلال الملۃ والدین سرخ پوش بُخاریؒ نے فرمایا ہے اگر فُرصت نہ ہو تو مسبعاتِ عشر کے بجائے کم از کم سات مرتبہ یہ دعا پڑھ لیں۔ انشاء اللہ وہی فوائد حاصل ہونگے۔ (جو مسبعاتِ عشر میں مضمر ہیں) دعا یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ٥ اللهم انت ربی لا اله الا انت رب العرش الكريم عليك توكلت و انت رب العرش العظيمِ۔ لا حول ولا قوة الا با لله العلى العظيمِ۔ ماشاء الله كان وما لم يشاء لم يكن اشهد ان لا اله الا الله اعلم ان الله على كل شئی قدير واَن الله قد احاط بكل شئی علما ۔ واحصی كل شئی عددا۔ اللهم انی اعوذبك من شر نفسی ومن شرغيری ومن شر كل دآ بة انت آخذ م بنا صيتها ان ربی علی صراط مستقيم ٥

اِسی دُعائے عظیمہ (جس کو دعائے ابو درداءؓ بھی کہا جاتا ہے) کے متعلق ہے کہ! **امام غزالی**ؒ نے اپنی کتاب احیاء العلوم الدین اور حضرت شاہ ولی اللہؒ اپنی کتاب **شفاء العلیل** میں اس عمل نبوی ﷺ کو مشہور و معروف کتاب **الدعاء للطبرانی** میں حدیث نمبر 343 کے تحت نقل فرماتے ہیں کہ!

حضرت سیدنا ابو درداءؓ کے محلے میں ایک دفعہ آگ لگ گئی۔ کسی نے آپؓ کو خبر دی کہ آپؓ کا گھر جل گیا ہے آپؓ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہونے دے گا۔ انہیں تین مرتبہ یہ خبر دی گئی۔ مگر آپؓ (ہر بار) اس کے جواب میں یہی کہتے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہونے دے گا۔ پھر ایک شخص نے آکر بتایا۔ اے ابو درداءؓ محلے میں لگنے والی آگ جب آپؓ کے گھر کے قریب پہنچی تو بجھ گئی۔ یہ سن کر (آپؓ نے) فرمایا مجھے معلوم تھا۔ پوچھا گیا آپؓ کی بات حیران کن ہے۔ اصل معاملہ کیا ہے؟ فرمایا۔ میں نے سرور کائنات نبی آخر الزمان ﷺ کا یہ فرمانِ عالیشان سنا کہ جو شخص دن یا رات میں یہ کلمات (دعائے ابو درداءؓ) پڑھ لے گا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اور میں نے (یہ کلمات مبارکہ) پڑھ لئے تھے۔

دعائے ابو ذرؓ کے متعلق عظیم حدیث مبارکہ نبویہ ﷺ:۔

صاحب کنز العمال نے اس حدیث مبارکہ کو بحوالہ **حکیم ترمذی**ؒ کی کتاب **نوادر الوصول** سے تحریر فرمایا ہے فرماتے ہیں

عمرو بن ابی عمرو، ابو ہمام الدلال ابراہیم بن طہمان، عاصم بن ابی النجود ، زریں النجود ، زر بن حبیش اور حضرت علیؓ سے مروی ہے۔ کہ! رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام تشریف لائے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس ہی تھے کہ حضرت ابوذرؓ صحابی رسول ﷺ سامنے آئے تو حضرت جبرائیلؑ نے انہیں دیکھا تو فرمایا کہ یہ ابوذرؓ ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے پوچھا اے اللہ کے امین علیہ السلام آپ علیہ السلام ابوذرؓ کو پہچانتے ہیں؟ حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا جی ہاں! قسم ہے اس ذات باری تعالیٰ کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، حضرت ابوذرؓ جتنے زمین والوں میں معروف ہیں اس سے زیادہ آسمان والوں میں معروف ہیں۔ اور اس کی وجہ (معروفیت ومشہوری) وہ دعا مبارکہ ہے جو یہ ہر روز دن میں دو مرتبہ کیا کرتے تھے۔ جس پر ملائکہ (فرشتے) بھی فخر وتعجب کرتے ہیں ان ؓ کو بلایئے اور انؓ سے اس دعا مبارک کے بارے میں پوچھیئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اے ابوذرؓ ایک دعا ہے جو آپؓ ہر روز دو مرتبہ مانگتے ہیں انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں میں نے وہ دعا کسی انسان سے نہیں سنی وہ دس کلمات ہیں جو کہ میرے رب تعالیٰ نے مجھے الہام فرمائے ہیں اور میں اسے (یعنی دعا کو) ہر روز دو مرتبہ مانگتا ہوں (سب سے پہلے) میں قبلہ رخ ہوتا ہوں پھر کافی دیر تک (جی بھر کے) اللہ تعالیٰ کی تسبیح (یعنی **سبحان الله**) وتہلیل (یعنی **لا اله الا الله**) اور تحمید (یعنی **الحمد الله**) وتکبیر (یعنی **الله اکبر**) کرتا ہوں (یعنی اورادِ تسبیح، تہلیل، تحمید اور تکبیر پڑھتا ہوں) پھر میں وہ دعا مبارک (دُعائے ابوذر غفاریؓ) مانگتا ہوں۔ جو کہ دس کلمات پر مشتمل ہے۔

بسم الله الرحمن الرحیم ہ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ اِیمَاناً دَآئِماً ☆ وَاَسْئَلُكَ قَلْباً خَاشِعاً ☆ وَاَسْئَلُكَ عِلْماً نَافِعاً ☆ وَاَسْئَلُكَ یَقِیْناً صَادِقا ☆ وَاَسْئَلُكَ دِیناً قَیّما ☆ وَاَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ کُلِّ بَلِیَّةٍ ☆ وَاَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِیَة ☆ وَاَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَة ☆ وَاَسْئَلُكَ الشُّکرَ عَلَی الْعَافِیَة ☆ وَاَسْئَلُكَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ ☆ بِرَحمَتِكَ یَا اَرحَم الراحمین ☆

(پھر) حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا اے محمد ﷺ قسم ہے اس اس ذات باری تعالیٰ کی ، جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ نبیؐ بنا کر بھیجا آپ ﷺ کی امت میں جب کوئی بھی یہ دعا مانگے گا۔ تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اگر چہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں اور زمین کی مٹی کے ذروں کی تعداد سے زیادہ ہوں اور آپ ﷺ کی امت میں سے کوئی بھی اس حال میں (اللہ تعالیٰ سے) ملے گا تو اس کے دل میں یہ دعا ہو تو جنتیں اس کی مشتاق ہوں گی فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کریں گے۔ اور اسکے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور فرشتے ندا دیں گے کہ اے ولی اللہ (اللہ کے دوست) آپ جس دروازے سے چاہیں جائیں یعنی جنت میں داخل ہو جائیں۔

☆ میری رائے کے مطابق اگر اللہ تعالیٰ کی تسبیح (یعنی **سبحان الله**) وتہلیل (یعنی **لا اله الا الله**) اور تحمید (یعنی **الحمد الله**) وتکبیر (یعنی **الله اکبر**) کو 101-101 مرتبہ اور **دس کلماتی دعائے** مبارک (**دعائے ابوذرؓ**) کو 10 مرتبہ پڑھا جائے اور یہ مداومت دن میں دو بار یعنی صبح اور رات کو پڑھے جائیں تو اس ورد کی برکت سے تھوڑے وقت میں بہت زیادہ نیکیاں کمائی جاسکتی ہیں انشاء اللہ العزیز۔

صلوٰۃ التوبہ کی ترغیب وفائدہ:

یہ ایک انتہائی مشہور ومعروف حدیث نبوی ﷺ ہے جسے **امام ترمذیؒ** ، **امام دائود** ، **امام نسائیؒ** ، **امام ابن ماجہؒ** نے اپنی سنن میں **امام ابن حنانؒ** اور **امام خزیمہؒ** نے اپنی صحیحین میں اور امام بیہقیؒ نے ذکر فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی شخص بھی کسی قسم کا گناہ کرے پھر اٹھ کر وضو کرے اور

نماز (**صلوٰۃ توبہ**) پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

موت علی الایمان (دو طریقے):

1۔ حضرت قطب ربانی ہیکل صمدانی، عارف باللہ، جناب سید عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنی گراں مایہ تصنیف لطیف **لطائف المنن** میں فرماتے ہیں کہ میں نے سیدی عبدالقادری الدشطوطیؒ کو فرماتے سنا کر ابو ادریس الخولانیؒ کی مجلس وعظ میں حضرت خضر نبیؑ تشریف فرمایا کرتے تھے اور جب مجلس سے فارغ ہوتے تو آپؒ سے گفتگو فرماتے تھے۔

پس ایک دن ابو ادریسؒ نے عرض کی یا نبی اللہؑ بندہ کون (ایسا) سا عمل کرے؟ کہ! اللہ تعالیٰ اسے ایمان پر موت عطا فرمائے۔ تو حضرت خضر نبیؑ نے فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ انبیاء علیہم الصلوات والتسلیماتؑ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اور میں نے بھی ان تمام انبیاءؑ سے یہی سوال کیا لیکن انہوں نے مجھے جواب نہیں دیا یہاں تک کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی ملاقات کا بھی شرف نصیب ہوا۔ پس میں نے آپ ﷺ سے بھی یہ سوال کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ جو شخص نماز فجر ادا کرے۔ اور **آیت الکرسی**، آخر سورہ بقرہ (**امن الرسول بما انزل** ۔۔آخر تک) اور **شهد الله انه لا اله الا هو ۔و ترزق من تشآء بغير حساب** (سورۃ ال عمران نمبر ۱۸ تا نمبر ۲۷ تک) پڑھے۔ (یعنی ان تینوں کو پڑھنے سے ایمان پر موت نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ العظیم) یہ تینوں آیات اسی کتاب کے آخر میں دی گئی ہیں۔

اسی کتاب میں سید عبدالوہاب اشعرانیؒ صاحب **بستان العارفین** سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے آپؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس عمل کے متعلق پوچھا کہ جو بندے کے ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔ تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر ایمان کی حفاظت فرمائے۔ یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اس کی (اللہ تعالیٰ کی) ملاقات کا شرف پاوے تو اسے چاہیے کہ ہر شب سنت مغرب کے بعد کوئی بات کرنے سے پہلے دو رکعت (اِس طرح) پڑھے ہر رکعت میں **فاتحه الكتاب** ایک مرتبہ، **سورۃ قدر** ایک مرتبہ، **سورۃ اخلاص** ایک مرتبہ اور ایک مرتبہ **سورۃ فلق** اور ایک مرتبہ **سورہ والناس** پڑھے۔ اور پھر اپنی بقایا نماز مکمل کرے اور بعد نماز بناء کسی سے بات چیت کئے بحالت تشہد 100 مرتبہ **سبحٰن الله و بحمده** پڑھ کر 11 مرتبہ **يا حي يا قيوم ثبتني على الايمان و ثبت قدمي علىٰ دينك۔ ان الدين عند الله الاسلام۔ و الحقني بالصالحين۔ يا هادي اهدنا الصراط المستقيم۔ صراط الذين انعمت عليهم**۔ پڑھیں پس اللہ تعالیٰ اس پر اس کے ایمان کی حفاظت فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن اس کے (یعنی اللہ تعالیٰ کے) حضور حاضر ہو جائے۔ یہ عمل لطائف المنن اور حیاۃ الحیوان میں مذکور ہے۔ (اللہ تعالیٰ عبارتِ متن میں کمی بیشی معاف فرمائے۔ آمین)

دلم پاک است و مذہب پاک دارم — فریق راست، راہ راست دارم

2۔ صاحب **نُزهة المجالس** اور صاحب **فتح المجيد** نے فرمایا ہے کہ! کہ حکیم ترمذی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رب ذوالجلال کو ہزار مرتبہ خواب میں دیکھا اور عرض کی۔ اے میرے مولا کریم ! میں زوالِ ایمان سے خائف ہوں۔ اِرشاد ہوا کہ اس دُعا کو فجر کے سُنت اور فرض کے مابین پڑھا کر۔

بسم الله الرحمن الرحيم ٥ اللهم بحرمة الحسن والحسين و اخيه و جده و ابيه و امه و بنيه نجني من الهم والغم الذى انا فيه يا حي يا قيوم يا الله لا اله الا انت يا حنان يا منان يا بديع السموت والارض يا ذوالجلال والاكرام اسئلك ان تحي قلبي بنور معرفتك حتى اعرف حق معرفتك كما ينبغي ان

تعرف به یا الله یا الله یا الله یا محی الموتی یا ارحم الرا حمین ☆

بارہ رکعت نوافل کا ثواب :

مسلم شریف ، ترمذی شریف ، ابی داؤد اور **نسائی شریف** میں یہ مرفوع حدیث ذکر ہے۔جو بھی مسلمان شخص فرضوں کے علاوہ روزانہ بارہ رکعت نفل (نماز) صرف عبادت کی نیت سے پڑھا کرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ جنت میں سے اس کے لئے گھر بنا دیتا ہے۔

شیخ کامل ملنے کا مجرب عمل:

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی نہیں ملتا یہ گوہر، بادشاہوں کے خزینوں میں

1۔ میرے پیرو مرشد و ہادی برحق جناب سید عبد القادر جیلانی البغدادی اپنے ملفوظات و خطابات بنام ''الفتح الربانی'' کی مجلس نمبر **26** میں فرماتے ہیں۔کہ! جب کوئی امر تجھ پر مشکل ہو۔(جس کی وجہ سے) تُو نیک صالح اور منافق کے مابین امتیاز نہ کر سکے۔کہ کون صالح ہے اور کون منافق؟ پس تُو رات میں کھڑا ہو۔اور دو رکعت نمازِ نفل پڑھ کر پھر یہ دُعا مانگ۔

بِسمِ اللّٰہ الرحمٰن الرحیم o یَا رَبِّ دُلَّنِی عَلٰی الصَّالِحِینَ مِن خَلقِكَ دُلَّنِی عَلٰی مَن یَّدُلَّنِی عَلَیكَ وَ یُطعِمُنِی مِن طَعَامِكَ یَسقِینِی مِن شَرَابِكَ وَ یَکحِلُ عَینَ قَلبِی بِنُورِ قُربِكَ وَ یُخبِرُنِی بِمَا رَاٰی عِیَانًا تَقلِیدًاo آمین.

2۔ میرے پیرو مرشد و ہادی برحق جناب سید عبد القادر جیلانی البغدادی اپنے ملفوظات و خطابات بنام ''الفتح الربانی'' کی مجلس نمبر **61** میں فرماتے ہیں۔کہ! تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے ۔کہ! جب رات کا اندھیرا (دن میں نظر آنے والی تمام اشیاء کو اندھیرا ہونے کی وجہ سے) چھپا لے۔اور ساری مخلوق سو جائے۔اور اُن کی (یعنی عوام الناس کی) آوازیں تھم جائیں۔تو (طالبِ حق) کھڑا ہو جائے۔وضو کرے۔اور دو رکعت نمازِ نفل پڑھے۔اور پھر یہ دُعا مانگے۔

بِسمِ اللّٰہ الرحمٰن الرحیم o یَا رَبِّ دُلَّنِی عَلٰی عَبدٍ مِن عِبَادِكَ الصَّالِحِینَ المُقَرِّبِینَ حَتّٰی یَدُلَّنِی وَ یُعرِفُنِی طَرِیقَكَo آمین.

3۔ ہمارے پیرو مرشد جناب سید محبوب الٰہی عرف نور اللہ شاہؒ اپنی عظیم کتاب **وصل حق** یعنی **کشکول محبوبی** میں جناب حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی چشتیؒ کی کتاب **کشکول کلیمی** اور سید موسیٰ پاک شہیدؒ کی کتاب **تیسیر الشاغلین** سے روایت فرماتے ہیں۔کہ حضرت سیدنا شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانیؒ نے فرمایا۔کہ جو شخص آدھی رات کو اٹھ کر وضو کرے۔اور دو رکعت نماز پڑھے۔اور جس قدر چاہے۔قرآن پڑھے۔اور بارگاہ الہ العالمین میں بحالت سجدہ عاجزی اور استغاثہ کرے۔اور وہ یہ دعا پڑھے۔

بِسمِ اللّٰہ الرحمٰن الرحیم **o یا رب دلنی علٰی عَبدٍمِّن عِبَادِكَ المُقَرِّبِینَ حَتّٰی یَدُلَّنِی عَلَیكَ وَیُعَلِّمُنِی طَرِیقَ الوَصُولِ اِلَیكَo**

تو اللہ تعالیٰ اس پر ضرور بالضرور وصول کا دروازہ کھول دے گا۔ اور کسی ایسے ولی اللہ کے پاس پہنچا دے گا۔ جو کہ اس (طالب) کو حق سبحانہ کی طرف پہنچا دے۔ اور بارہا اس دعا کا تجربہ ہو چکا ہے۔ آگے چل کر شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی فرماتے ہیں۔ کہ متاخرین گروہ شاذلیہ نے فرمایا۔ کہ جو کوئی حضور دل سے **درود و سلام** اور **لا الہ الا اللہ** کو کثرت سے پڑھتا رہے۔ تو ضرور اس کو شیخ کامل ملے گا۔ اور جماعۃ الشاذلیہ فرماتے ہیں۔ کہ اس طریقہ میں ہمارے پیشوا حضرت حسنؓ بن علی المرتضیٰؓ ہیں۔

شیخ کامل کی نہ ہو جس پر نظر — پا سکتا نہیں کبھی وہ حق کی خبر

3۔ اسی طرح حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ کا طریقہ **احسن الاعمال** میں ہے کہ روزانہ بعد نماز فجر یہ وظیفہ 1000 ہزار بار پڑھیں۔ (تو بھی شیخ کامل جیسے مدعا کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ انشاء اللہ العظیم۔)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ٥ **یَارَبِّ دُلَّنِیۡ عَلٰی عَبۡدٍمِّنۡ عِبَادِکَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ حَتّٰی یَدُلَّنِیۡ عَلَیۡکَ وَیُعَرِّفُنِیۡ اِلٰی طَرِیۡقَ الۡوَصُوۡلِ اِلَیۡکَ ٥**

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی — بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

(اس ضمن میں راقم الحروف قارئین کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اس دُعا مبارکہ کو روزانہ بعد نماز فجر اور بعد نمازِ عشاء یعنی کہ سونے سے قبل یہ وظیفہ **1000** ہزار بار پڑھیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ٥ یَارَبِّ دُلَّنِیۡ عَلٰی عَبۡدٍمِّنۡ عِبَادِکَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ حَتّٰی یَدُلَّنِیۡ عَلَیۡکَ وَیُعَرِّفُنِیۡ اِلٰی طَرِیۡقَ الۡوَصُوۡلِ اِلَیۡکَ ٥توفنی مسلما و الحقنی بالصالحین ٥

رہ جانے والے وظیفے کا تدارک بزبان مصطفی ﷺ :

صحیح مسلم شریف ،صحیح ابن خزیمه ، جامع ترمذی شریف ، سنن ابی داؤد ، سنن نسائی اور سنن ابن ماجه میں یہ مرفوع حدیث ہے کہ جو شخص سو جانے کی وجہ سے اپنا پورا وظیفہ یا اس کا کچھ حصہ چھوڑ بیٹھے تاہم اسے فجر اور ظہر کی نماز کے درمیانے وقت میں پڑھ لے تو اس کے بارے میں لکھ دیا جائے گا کہ اس نے اسے رات ہی میں پڑھا تھا۔

مردہ دِلی سے بچنے کا نبوی ﷺ وظیفہ:

حضرت سیدی عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنی کتاب طبقات امام شعرانی میں اور عبدالرحمان جامیؒ اپنی کتاب نفحاتُ الانس میں رقمطراز ہیں کہ ایک بزرگ کو بحالتِ رویا حضرت رسولِ کریم ﷺ کی زیارت ہوئی تو بزرگ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ کے حضور میرے لئے دُعا فرمائیں کہ میرا دِل مُردہ نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر روز چالیس (40) مرتبہ یہ پڑھا کرو۔

یا حی یا قیوم لا الہ الا انت ۔

سیدالاستغفار بمطابقِ حدیثِ نبوی ﷺ:

صحیح بُخاری میں ہے کہ محبوب رب العالمین حضرت رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ یہ سیدالاستغفار ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی انه لا یغفر الذنوب الا انت۔

جس نے اسے (سیدالاستغفار) شام کے وقت ایمان ویقین کے ساتھ پڑھا پھر اس کا اس رات میں انتقال ہو گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس نے صبح کے وقت اسے ایمان ویقین کے ساتھ پڑھا پھر اسی دن اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنت میں

داخل ہوگا۔ (انشاء اللہ العظیم)

ایک جامع دُعائے نبوی ﷺ، جس میں کچھ پنہاں ہے:

حضرت ابوامامہ ؓ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے بہت زیادہ دُعا مانگی۔ لیکن ہمیں اِس میں سے کچھ یاد نہ رہا۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ ! آپ ﷺ نے بہت زیادہ دعا مانگی۔ لیکن ہمیں اِس میں سے کچھ یاد نہ رہا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں کوئی جامع دُعا نہ بتادوں؟ جس میں یہ سب کچھ آجائے۔ تُم یہ دُعا مانگا کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ اللهم انا نسئلك من خير ما ساء لك منه نبيك محمد صلى الله عليه و سلم و نعو ذ بك من شر ما استعا ذ منه نبيك محمد صلى الله عليه واله وسلم وانت المستعان و عليك و عليك البلاغ ولا حول ولا قوة الا بالله۔

نازیبا گفتگو کا کُفارہ:

حضرت امامِ غزالیؒ کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص ایسی کسی محفل میں بیٹھ جائے۔ جہاں نازیبا گفتگو ہو رہی ہو۔ تو اس (نازیبا گفتگو) کا کُفارہ یہ ہے۔ کہ اِنسان یہ دُعا مانگے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ٥ سبحا نك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك عملت سوء و ظلمت نفسى فا غفرلى انه لا يغفر الذ نوب الا انت۔

تین روشن اعمال:

حضرت سیدی عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنی کتاب طبقات امام شعرانی میں اپنے والدِ محترم اور مقتدأ الشیخ نورالدین الشونیؒ کے حالات میں رقمطراز ہیں کہ ایک دفعہ میں (عبدالوہاب الشعرانیؒ) نے خواب میں آپ (یعنی اپنے والدِ محترم) کو دیکھا۔ تو پوچھا! یا سیدیؒ ! آپؒ کا کیا حال ہے ؟ فرمایا مجھے برزخ کا دربان بنا دیا گیا ہے چنانچہ کوئی عمل برزخ میں داخل نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ اور میں نے اپنے اصحاب کے اعمال میں سے **سورہ اخلاص** کی قرأت ، **درود و سلام** اور کلمہ طیبہ (**لا اله الا الله محمد رسول الله**) سے زیادہ ضیاء اور روشن کوئی عمل نہیں دیکھا۔

حصولِ مرتبہ ابدال کے لئے خصوصی دعا:

حضرت امامِ غزالیؒ کیمیائے سعادت میں اور حضرت سیدی عبدالوہاب الشعرانیؒ لطائف المنن میں فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص ہر صبح اور رات کو تین تین مرتبہ یہ دِعا پڑھے گا۔ وہ ابدال میں سے ہوجاتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ٥ اللهم اغفر لا مة محمد ﷺ۔ اللهم ا صلح امة محمد ﷺ۔ اللهم ارحم امة محمد ﷺ۔ اللهم فرج عن امة محمد ﷺ۔ اللهم تجا وز عن امة محمد ﷺ۔ اللهم ا جعلنا من امة محمد ﷺ۔

شِرک سے بچاؤ کی دُعا:

صاحب نُزھۃ المجالس طبرانی اور بعض روایات سے نقل فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص اِس دُعا کو تین مرتبہ روزانہ پڑھا کرے۔ تو وہ شِرک سے محفوظ رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ دُعا یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ٥ اللهم انا نعوذبك من ان اُشرك بك شيئا نعلمه و نستغفرك لما لا نعلمه☆

مجرب علاج غم واندوہ: (کان میں اذان دینے سے غم اور ہم غائب)

حضرت سیدی عبدالوہاب الشعرانیؒ لطائف المنن میں فرماتے ہیں۔ کہ دفع غم واندوہ کے لئے میرا مجرب عمل وہ ہے۔ جو ہمیں ہمارے شیخ عالم محدث شیخ امین الدینؒ نے جو کہ مصر کی جامع مسجد الغمری کے امام ہیں مجھے عطا فرمایا۔

آپؒ نے فرمایا۔ کہ ہمیں حضرت علیؓ بن ابی طالب تک متصل سند کے ساتھ روایت کی گئی۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے غم زدہ دیکھا تو فرمایا ! اے ابن ابی طالب! کیا بات ہے ؟ کہ میں تجھے غم زدہ دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کی کہ ایسا ہی معاملہ ہے یارسول اللہ ﷺ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بعض اہل خانہ کو حکم دو کہ تیرے کان میں اذان دیں۔ پس بے شک یہ ہر غم کی دوا ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ میں نے (حکم) کی تعمیل کی چنانچہ مجھ سے غم واندوہ زائل ہوگیا۔ بعدازاں اس کا کئی لوگوں نے تجربہ کیا تو اسے انتہائی مجرب پایا۔ (مزید اسناد اور دیگر لوگوں کے تجربات حدیث نبویہ ﷺ کی مشہور کتاب ''**کنز العمال**'' میں مذکور ہیں)

محتاجی دور کرنے کا وظیفہ :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائے۔ تو اگر وہ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** o کا (کثرت سے لاتعداد مرتبہ دن رات) ورد رکھنے سے اس کی حالت (یقینی طور پر) درست ہوسکتی ہے۔ پھر آگے چل کر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ نے فرمایا کہ رسالت مآب ﷺ سے (بھی) روایت ہے کہ جو شخص اسے بکثرت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسے محتاجی سے محفوظ رکھے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

والدین کے حق میں عظیم دُعا:

نُزھۃ المجالس کے مُصنف حضرت علامہ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الشافعی الصفوریؒ نے **تُحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب والترھیب** میں ایک روایت دیکھی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ! جو شخص ایک مرتبہ یہ دُعا پڑھتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o الحمد للہ الملك رب السموت و رب الارض و رب العالمین وله الکبریاء فی السموت والارض وهو العزیز الحکیم ۔ الحمد للہ الملك رب السموت و رب الارض و رب العالمین وله العظمة فی السموت والارض وهو العزیز الحکیم ۔ الحمد للہ الملك رب السموت و رب الارض و رب العالمین وله النور فی السموت و الارض وهو العزیز الحکیم☆

پھر کہتا ہے۔ یا اللہ اس (دُعا) کا ثواب میرے والد کو پہنچے تو اس کے والد کا کوئی حق نہیں رہتا، جس کو وہ ادا نہ کر چُکا ہو۔

عظیم استغفار :

جامع ترمذی، مسند احمد اور الترغیب والترھیب میں وارد ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ صاحب جود و سخا نبی آخر الزمان ﷺ کا یہ فرمانِ عالیشان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص بستر پر لیٹ کر (بوقتِ خوابیدن) یہ (استغفار تین مرتبہ) پڑھے۔ **استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیه** ☆ تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گُناہوں کو بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے جتنے ہوں۔ اگرچہ وہ ریت کے ذروں جتنے ہوں۔ اگرچہ وہ دنیا کے ایام جتنے ہوں۔

عجیب و پُر تاثیر درود و استغفار:

یہ درود شریف و استغفار دراصل منقل و منسوب بہ حضرت خواجہ خواجگان امیر الفقراء سیدنا اویس قرنیؓ سے ہے۔ اور حضرت ابوانیس **صوفی محمد برکت علی لدھیانوی**ؒ کے سلسلہ عالیہ قادریہ، مجددیہ، غفوریہ، رحیمیہ، کریمیہ، امیریہ کا موروثی درود شریف ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o اللھم صل علی سیدنا محمد و الہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ ۔

وسوسوں کا بہترین علاج :

حضرت سیدی عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنی کتاب طبقات امام شعرانی میں حضرت الشیخ ابوالحسن شاذلیؒ کے حالات میں فرماتے ہیں کہ شیخ شاذلیؒ نے فرمایا کہ جب کسی کو کثرت سے وسوسے آئیں تو یہ پڑھیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o سبحان الملک الخلاق ان یشاء یذھبکم و یأت بخلق جدید وما ذالک علی اللہ بعزیز o

شیطانی خیالات، دنیاوی تفکرات اور نفسانی وشھوانی وساوس سے بچاؤ:

فقیر نور محمد سروری قادریؒ فرماتے ہیں کہ جب بھی کسی مسلمان کو شیطانی خیالات، دنیاوی تفکرات اور نفسانی وشھوانی وساوس گھیر لیں تو ایسے میں وہ شخص اگر اسمِ ذات اللہ کو انگشتِ تصور سے اپنی ناف پر بار بار لکھتا رہے تو جُملہ شیطانی خیالات، دنیاوی تفکرات اور نفسانی وشھوانی وساوس دور ہو جائیں گیں انشاءاللہ۔ یہ طریقہ راقم الحروف کا بارہا کا مجرب طریقہ ہے۔

ظالم حکمران کی معزولی کا مجرب وظیفہ :

صاحب سعادۃ الدارین نے صاحب فتح المجید سے روایت کی کہ ظالم حکمران کی معزولی کے لئے ایک عُمدہ طریقہ یہ ہے کہ شب جمعرات سے بعد نماز عشاء گھر جا کر تجدید وضو کے بعد مصلے پر قبلہ رُخ بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ درود شریف اس طرح سے پڑھا جائے کہ ہر سینکڑہ پر یوں کہا جائے۔ **یا رسول اللہ استجیر بک من فلاں بن فلاں** (حکمران کا نام مع والدہ یا مع عہدہ یا وزارت) **فخذ لی حقی منہ** ۔اور درودِ پاک یہ ہے۔ **بسم اللہ الرحمن الرحیم o اللھم صل علی سیدنا محمد ن النبی الامی و علی الہ و صحبہ و بارک وسلم ۔**

ناگہانی مصیبت سے بچاؤ کا مجرب وظیفہ :

احادیثِ نبویہ ﷺ میں ہے کہ جو کوئی شام کے وقت **بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم o** تین مرتبہ پڑھے اسے صبح تک (کسی قسم کی کوئی) ناگہانی مصیبت نہیں پہنچے گی اور جو کوئی اسے صبح کے وقت تین مرتبہ پڑھے اسے شام تک (کسی قسم کی کوئی) ناگہانی مصیبت نہیں پہنچے گی انشاءاللہ۔

زھد و عبادت کے وقت سُستی و کاھلی کا دفیعہ :

حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ اپنی کتاب جواہر خمسہ میں رقمطراز ہیں کہ! اگر کسی شخص کو حالتِ زہد میں شیفتگی و بیقراری ایسی بڑھی ہوئی ہو کہ کوئی عمل نہ کیا جا سکے تو اُس شخص کو چاہیئے کہ بوقت شغل سات مرتبہ اس شیفتگی و بیقراری کو دفع کرنے کی نیت سے پورے یقین کے ساتھ یہ دُعا پڑھے۔ اس دُعا کے ساتھ توفیق عمل زیادہ ہوگا۔ انشاءاللہ العظیم۔ دُعا یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o یا صانع کل مصنوع و یا جابر کل کسیر و یا شاھد کل نجوی و یا حاضر کل بلاء و یا صاحب کل غریب و یا مونس کل وحید ۔ اِجعل لی مِن امری فرجا و مخرجا ۔

ایضاً : اسی کتاب میں شاہ صاحب رقمطراز ہیں کہ اگر کسی کو زُہد میں کاہلی اور سُستی آتی ہو تو اُس کے دفیعہ کے لئے یہ اِسم دوسو مرتبہ پڑھنے سے بفضلِ الٰہی کاہلی اور سُستی دور ہوگی انشاءاللہ العظیم

۔بسم اللہ الرحمن الرحیم o یا کلکائیل بحق جبارٍ الذی خضع کل جبار بجبروتہ یا کلکائیل ☆

کشائش رزق کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرومرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ میں اپنے شیخِ طریقت جناب شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی اوشیؒ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اور وہاں دعا کے بارے میں باتیں ہورہی تھیں حضرت قطبؒ نے فرمایا جس کو مُعاش کی تنگی ہو وہ اس دعا کا ورد کرے۔ **بسم الله الرحمن الرحيم o يا دائم العز والملك والبقاء يا ذالمجد والعطاء يا ودود يا ذوالعرش المجيد فعال لما يريد o**

پہاڑ کے برابر قرض سے نجات کا نبوی ﷺ وظیفہ:

سُنن ترمذی میں ہے کہ ایک مُکاتَب (یعنی کہ وہ غُلام جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا معاہدہ کیا ہوا ہو) نے حضرت علی المُرتضیٰؓ کی بارگاہ میں عرض کی، میں اپنی کتابت (کتابت یعنی آزادی کی قیمت) ادا کرنے سے عاجز ہوں، میری مدد فرمایئے۔آپؓ نے فرمایا، میں تمھیں چند کلمات نہ سِکھاؤں جو سرورِکائنات ﷺ نے مجھے سِکھائے ہیں اگر تُم جبلِ صیر (صیر ایک بہت بڑے پہاڑ کا نام ہے) جتنا دَین (دَین یعنی قرض) ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمھاری طرف سے ادا کردے گا (انشاءاللہ تعالیٰ) تُم یوں کہا کرو۔ **اللهم اكفني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك ۔**

پہاڑ کے برابر سونے کے قرض جتنے بار سے نجات کا نبوی ﷺ وظیفہ:

حضرت ام امؤمنین سیدہ عائشۃ الصدیقہؓ فرماتی ہیں، کہ! میرے پاس (میرے والدِمحترم) حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اور کہنے لگے۔حضرت رسول رحمۃ اللعالمین ﷺ نے مجھے ایک دعا سکھائی ہے۔کیا تونے (بھی) آنخضور ﷺ سے کبھی وہ (دعا) سنی ہے؟ میں نے پوچھا: وہ (دعا) کیا ہے؟ تو اُنہوں (حضرت ابوبکرؓ) نے فرمایا: یہ وہ دعا ہے جو حضرت عیسٰیؑ اپنے اصحابؓ کو سکھایا کرتے تھے۔وہ فرماتے تھے اگر تمھارے اوپر پہاڑ کے برابر سونا قرضہ ہو اور تم یہ دعا اللہ تعالیٰ سے مانگو گے۔تو اللہ تعالیٰ اس (مقروض) کا قرضہ ادا فرمادے گا۔ (انشاءاللہ)۔ **اللهم فارج الهم ۔ كا شف الغم ۔ مجيب د عوة المضطر ين ۔ رحمٰن الد نيا و الآ خرة و رحيمهما ۔ انت تر حمني ۔ فا رحمني برحمة تغنيني بها عن رحمة من سواك۔**

اِسی حدیث میں آگے آتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت ام المؤمنین عائشۃ الصدیقہؓ کے ذمہ کچھ قرض تھا اِس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اپنا خصوصی فضل وکرم فرماتے ہوئے ان کو قرض سے نجات عطا فرمائی۔ مستدرک حاکم۔

خاتونِ جنت سیدہ فاطمۃُ الزہرہؓ کو آنخضور رسولِ کریم ﷺ کی نصیحتِ مُبارکہ :

سُنن الکُبرٰی للنسائی میں مذکور ہے کہ حضرت سیدنا انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آنخضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ سے اِرشاد فرمایا! اے فاطمہؓ! میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں، توجہ سے سُنو اور یوں دُعا مانگا کرو۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم o يا حي يا قيوم برحمتك استغيث فا غثني ولا تكلني الىٰ نفسي طرفة عين واصلح لي شاني كله ☆

عظیم الشان دُعائے مُبارکہ :

احادیث کی مشہور ومعروف کتاب کنز العُمال میں مذکور ہے کہ حضرت مُعاذؓ کی ایک روایت میں ہے کہ بعد نماز فجر حضرت رسالت مآب ﷺ کی (خیروبرکت سے بھرپور) مجلس شریف میں علمی مُذاکرہ ہوتا تھا۔جس میں آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کو تعلیم فرمایا کرتے تھے مگر حضرت مُعاذؓ ابتداء میں جماعت کا سلام پھیر کر گھر تشریف لے جاتے تھے۔ایک مرتبہ (آنخضور نبی کریم ﷺ نے) فرمایا۔اے معاذؓ! صبح کو (تُم) ہماری مجلس میں نہیں آتے؟ تو حضرت معاذؓ نے یہ کہہ کر معذرت کردی کہ صبح میرا سات ہزار مرتبہ تسبیح پڑھنے کا معمول ہے اگر کہیں بیٹھ جاتا ہوں تو پھر میرا وہ عمل پورا نہیں ہو پاتا۔فرمایا۔کیا میں تمھیں ایسی دُعا نہ بتلادوں کہ جس کا ایک

مرتبہ پڑھ لینا سات ہزار مرتبہ کے پڑھ لینے سے بہتر ہے۔عرض کیا ضرور اِرشاد فرمائیں۔ اِرشاد فرمایا!

بسم الله الرحمٰن الرحیم ο لا اله الا الله عدد رضاه۔ لا اله الا الله زنة عرشه۔ لا اله الا الله عدد خلقه۔ لا اله الا الله ملاء سمٰوٰته۔ لا اله الا الله ملاء ارضه۔ لا اله الا الله ملاء ما بینهما۔ لا اله الا الله مثل ذٰلك معه۔ لا اله الا الله مثل ذٰلك معه۔ لا اله الا الله مثل ذٰلك معه۔

دنیا وآخرت کی جامع الخیر دُعائے نبوی ﷺ:

صحیح ابن خُزیمہ میں مذکور ہے کہ حضرت سیدنا ابو مالک اشجعی ؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے مجھے بتایا کہ ہم صبح کے وقت بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہُوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک مرد یا عورت نے حاضر ہوکر عرض کی! یارسول اللہ ﷺ! میں صبح کے وقت کیا دُعا مانگوں؟ تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: یہ دُعا مانگا کرو (اس دعا کی برکت سے) دنیا وآخرت کی خیر و برکت تمھارے لئے جمع کردی جائے گی۔ (انشاءاللہ)۔ **اللھم صل علیٰ محمد واله واغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی و عافنی واجبرنی ☆**

تسبیحاتِ باری تعالیٰ:

صاحب قوت القلوب، صاحب احیاء العلوم الدین للغزالی ؒ، صاحب جامع العلوم للرازی ؒ اور صاحب اتحاف السادۃ المتقین فرماتے ہیں کہ صبح وشام اِن کلماتِ طیبات سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنی چاہیئے جن سے باری تعالیٰ نے ازخود اپنی حمد بیان فرمائی ہے ان تسبیحات کا جو ثواب مروی ہے وہ راہِ حق کے ہر طالب کا مقصود ہے۔ چنانچہ امیر المؤمنین خلیفہ چہارم حضرت علی المُرتضٰی ؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ تعالیٰ روزانہ ان الفاظ سے اپنی بزرگی کا اِظہار فرماتا ہے۔

انی انا الله رب العالمین ☆ انی انا الله لا اله الا انا الحی القیوم ☆ انی انا الله لا اله الا انا العلی العظیم ☆ ۔۔۔ پھر مصنفین فرماتے ہیں کہ ان کلمات سے دُعا منگنے والے کو چاہیئے کہ وہ مُتکلم کے بجائے حاضر کی ضمائر استعمال کرے۔ یعنی انی انا الله کے بجائے انك انت الله ۔۔۔ یعنی کہ مذکورہ دُعا کو اس طرح سے پڑھے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم ☆ **انك انت الله رب العالمین ☆ انك انت الله لا اله الا انت الحی القیوم ☆ انك انت الله لا اله الا انت العلی العظیم ☆ انك انت الله لا اله الا انت العفو الغفور ☆ انك انت الله لا اله الا انت المبدیء کل شیء والیك یعود ☆ انك انت الله لا اله الا انت لم تلد ولم تولد ☆ انك انت الله لا اله الا انت العزیز الحکیم ☆ انك انت الله لا اله الا انت مالك یوم الدین ☆ انك انت الله لا اله الا انت الرحمٰن الرحیم ☆ انك انت الله لا اله الا انت الخالق الخیر والشر ☆ انك انت الله لا اله الا انت الخالق الجنة والنار ☆ انك انت الله الذی لا اله الا انت الواحد الاحد الفرد الصمد الذی لم یتخذ صاحبةولا ولدا ☆ انك انت الله لا اله الا انت الفرد**

الوتر ☆ انك انت الله لا اله الا انت عالم الغيب والشهادة ☆انك انت الله لا اله الا انت المالك القدوس ☆ انك انت الله لا اله الا انت السلام المؤمن المهيمن☆ انك انت الله لا اله الا انت العزيز الجبار المتكبر ☆ انك انت الله لا اله الا انت الخالق الباریء ☆ انك انت الله لا اله الا انت المصور ☆ انك انت الله لا اله الا انت الكبير المتعال ☆ انك انت الله لا اله الا انت المقتدر القهار ☆ انك انت الله لا اله الا انت الحكيم الكبير ☆ انك انت الله لا اله الا انت القادر الرزاق ☆ انك انت الله لا اله الا انت اهل الثناء والمجد☆ انك انت الله لا اله الا انت تعلم السر و تخفیٰ ☆ انك انت الله لا اله الا انت فوق الخلق والخليفة ☆ انك انت الله لا اله الا انت الجبار المتكبر ☆

آ گے چل کر مصنفین فرماتے ہیں کہ! جو بھی شخص مذکورہ اسمائے مُبارکہ کے ساتھ دُعا کرے۔ تو اُسے ایسے شُکر گزار، سجدہ کرنے والوں اور صالحین میں لکھا جائے گا۔ جو دارِجلال میں آنحضرت رسولِ بے مثال ﷺ ،حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہؑ، حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہؑ ،حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ اور دیگر انبیائے کرام **علیہم الصلوٰۃ والسلام** کا خوش نصیب پڑوسی ہوگا۔ اور اسے آسمانوں اور زمینوں کے تمام عبادت گزاروں کا ثواب ملے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فرشتوں کی عبادت کا ثواب:

صاحب قوت القلوب اور صاحب اتحاف السادۃ المتقین فرماتے ہیں کہ منقول ہے سوتے وقت یہ کلمات کہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم ٥ اللهم ايقظنى فى احب الساعات اليك والستعملنى باحب الاعمال لديك التى تقربنى اليك زلفیٰ و تبعدنى من سخطك بُعدا۔ واسئلك فتعطنى و استغفرك فتغفرلى وادعوك فتستجيب لى ۔ اللهم لا تؤمننى مكرك ولا تولنى غيرك ولا ترفع عنى سترك ولا تنسنى ذكرك ولا تجعلنى من الغافلين ☆

جو شخص سوتے وقت یہ کلمات کہے۔ تو اللہ تعالیٰ آسمان سے تین فرشتے زمین پر اُتارتا ہے جو اسے نماز کے لئے بیدار کر دیتے ہیں۔ اب اگر وہ شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے تو وہ فرشتے اس شخص کی دُعا پر آمین کہتے ہیں اور اگر وہ قیام نہ کرے تو فرشتے فِضا میں عبادت کرتے ہیں اور فرشتوں کی عبادت کا ثواب اس شخص کے لئے لکھ دیا جاتا ہے۔

مرنے سے پہلے جنت میں اپنا مقام دیکھ لینا:

صاحب قوت القلوب، صاحب احیاء العلوم الدین اور صاحب عوارف المعارف فرماتے ہیں کہ منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم بن اُدہمؒ ایک ابدال سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رات سمندر کے کنارے محوِ عبادت تھے کہ اچانک انہوں نے کسی کی آواز سُنی جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہا تھا مگر کوئی دکھائی نہ دیا۔ تو فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا! کون ہے؟ تو آواز آئی، میں اس سمندر پر متعین ایک مؤکل (فرشتہ) ہوں۔ (مجھے صرف آواز آرہی تھی مگر کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا) آپؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس فرشتے سے پوچھا۔ آپ کا نام کیا ہے؟ تو اس نے بتایا۔ **مھیھیائیل** میں نے اس سے پوچھا۔ ان کلمات کی فضیلت کیا ہے؟ تو وہ بولا۔ جو انہیں سو مرتبہ (روزانہ) پڑھے گا جنت میں اپنا مقام وٹھکانا دیکھنے سے پہلے نہیں مرے گا۔ یا یہ کہ اسے دکھا دیا جائے گا۔ وہ کلماتِ عظیمہ یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o سبحان اللہ العلی الدیان☆ سبحان اللہ الشدید الارکان☆ سبحان الذی من یذھب باللیل ویأ تی بالنھار☆سبحان اللہ من لا یشغلہ شان عن شان☆سبحان اللہ الحنان المنان ☆ سبحان اللہ المسبح فی کل مکان ☆

چھ عظیم الشان خصلتوں کا حصول :

صاحب قوت القلوب، صاحب احیاء العلوم الدین اور صاحب کتاب الضعفاء للعقیلیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمانِ عالیشان ﴿لہ مقالید السمٰوٰت والارض ۔۔۔زمین وآسمان کی چابیاں۔۔۔﴾ کی تفسیر میں جو کچھ مروی ہے اسے بھی صبح و شام پڑھنا چاہیئے ۔ کیونکہ اس کا بھی بہت زیادہ ثواب ہے۔ چنانچہ امیر المؤمنین خلیفہ سوئم حضرت سیدنا عثمان غنیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر آنحضرت رسالت مآب ﷺ سے دریافت کی۔تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا۔تم نے مجھ سے جس شیئے کے متعلق پوچھا ہے اس کے بارے میں تُم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھا۔اور اس کی تفسیر یہ (چھ) کلمات ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o لا الہ الا اللہ واللہ اکبر☆ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ☆ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ☆واستغفراللہ الاول والآخر والظاھر والباطن ☆ لہ الملک ولہ الحمدبیدہ الخیر ☆ وھو علیٰ کل شی ء قدیر ☆

پھر مصنفین فرماتے ہیں کہ جوشخص یہ کلمات صبح وشام 10-10 مرتبہ پڑھے گا تو اسے چھ فضیلتوں سے نوازا جائے گا۔

۱۔ اسے شیطان اوراس کے لشکریوں سے محفوظ کردیا جاتا ہے۔ ۲۔ اسے ایک قنطار (قنطار مخصوص مقدار کو کہتے ہیں) اجر دیا جاتا ہے۔ ۳۔ جنت میں اس کا ایک درجہ بڑھا دیا جاتا ہے۔ ۴۔ اللہ تعالیٰ اس کا نکاح حورِعین سے کردیتا ہے۔ ۵۔ اس کے پاس بارہ فرشتے حاضر رہتے ہیں۔ ۶۔ اسے حج وعُمرہ کا ثواب دیا جاتا ہے۔

دل کا وسوسہ دور کرنے کا وظیفہ:

سنن ابوداؤد میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب اپنے دل میں کسی قسم کا وسوسہ محسوس کروتو پڑھو۔

ھوالا ول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم o

بخشش وبھلائی کا آسان حصول:

صحیح بُخاری، صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں وارد ہے کہ حضرت براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تمھیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جنھیں تم اس وقت پڑھ لیا کرو جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لئے) جاؤ اگر تم اس رات میں انتقال کرگئے تو تم دینِ اسلام پر مروگے اور اگر تم صبح تک زندہ رہے تو تمھیں بھلائی نصیب ہوگی۔تم یہ کلمات پڑھو۔

بسم الرحمٰن الرحیم oاللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک والجات ظھری الیک وفو ضت امری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لاملجا ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبر سولک الذی ارسلت ☆

جہنم سے آزادی کا وظیفہ جلیلہ :

احادیث کی مشہور ومعروف کتاب سنن ابی داؤد اور کتاب الادب میں روایت ہے کہ! سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ! جو بھی شخص صبح یا شام کے وقت ایک مرتبہ یہ (دُعا) پڑھے۔

بسم الرحمٰن الرحیم oاللھم انی اصبحت (شام کے وقت امسیت کہنا ہے۔) اشھدک واشھد حملۃ عرشک وملا ئکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک ﷺ ۔

تو اللہ تعالیٰ اُس کے چوتھائی حصہ کو جہنم سے آزاد فرمادے گا۔ اور جو دو مرتبہ (اِس دُعا کو) پڑھے گا۔ تو اللہ عزوجل اُس کے نصف حصہ کو جہنم سے آزاد فرمادے گا۔ اور جو تین مرتبہ (اِس دُعا کو) پڑھے گا۔ تو اللہ عزوجل اُس کے تین چوتھائی حصہ کو جہنم سے آزاد فرمادے گا۔ اور جو چار مرتبہ (اِس دُعا کو) پڑھے گا۔ تو اللہ عزوجل اُسے مکمل جہنم سے آزاد فرمادے گا۔ (شام کے وقت یوں کہنا ہے۔ **امسیت**)

گُناہوں کی بخشش :

صحیح مسلم، موطا امام مالک، مسند احمد اور المعجم الاوسط للطبرانی میں وارد ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت نبی کرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے ہر فرض نماز کے بعد **33** مرتبہ اللہ اکبر، **33** مرتبہ سبحان اللہ، **33** مرتبہ الحمد للہ اور (ایک مرتبہ) **لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك له۔ له الملك۔ وله الحمد ۔ وهو علیٰ كل شیء قدير** ☆ پڑھ کر سو **100** کا عدد پورا کیا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔

دُعائے ہفت کافی :

یہ دعائے مبارکہ سلسلہ قادریہ کے علاوہ دیگر سلاسل میں بھی انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اس ضمن میں صاحب اقتباس الانوار، جناب شیخ محمد اکرم قدوسیؒ رقمطراز ہیں کہ! یہ بات کُتبِ معتبرہ سے ثابت ہے۔ کہ دعائے کافی المہمات جسے **دعائے قُطب** بھی کہتے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو اپنی والدہ ماجدہ سے ورثہ میں نصیب ہوئی تھی۔ اور آپؒ کو جو (ولایت وکرامات) بھی مِلا۔ اسی دعا کی خیر و برکت سے نصیب ہوا۔ دعائے قطب یعنی دعائے ہفت کافی یہ ہے۔

بِسمِ الله الرحمن الرحيم ۔ اَللّٰهُ الْكَافِیُ ☆ قَصَدَ تُّ الْكَا فِیُ☆ وَجَدْ تُّ الْكَا فِیُ☆ كَفَا نِیَ الْكَا فِیُ☆ لِكُلِّ الْكَا فِیُ☆ وَ نِعْمَ الْكَا فِیُ☆ وَ هُوَ الْكَا فِی☆ وَلِلّٰهِ الْحَمْدِ o

بوقت حاجت بر آری اسکی تعداد بارہ ہزار(**12000**) مرتبہ پڑھنا ہے۔ عموماً لوگ اس دعا کو روزانہ **111** مرتبہ (بحسابِ ابجدِ قمری کے اعداد 111 لفظ **قطب** کے مطابق) پڑھتے ہیں۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں اس دعا کو 111 مرتبہ پڑھنا روزانہ کا معمول ہے۔

سِلسلہ عالیہ قادریہ کے مخصوص اوراد:

جناب حضرت شیخ عبدالحق مُحدث دہلویؒ کے پیرومُرشد حضرت شیخ مُوسیٰ پاک شہیدؒ نے اپنی یگانہ روزگار تصنیف **تیسیر الشاغلین** میں فرمایا ہے کہ دینی و دنیاوی مُرادیں پوری ہونے، دُعاؤں کی استجابت اور درازیٔ عُمر کے لئے یہ اذکار دائماً جاری رکھنے چاہیئے۔

بعد نمازِ فجر	**هوالحی القيوم**	ایک ہزار مرتبہ
بعد نمازِ ظُہر	**هوالعلی العظيم**	ایک ہزار مرتبہ
بعد نمازِ عصر	**هوالرحمن الرحيم**	ایک ہزار مرتبہ
بعد نمازِ مغرب	**هوالغنی الحميد**	ایک ہزار مرتبہ
بعد نمازِ عشاء	**هواللطيف الخبير**	ایک ہزار مرتبہ

عظیم الشان ثواب کا وظیفہ جلیلہ :

احادیث کی مشہور کتاب المعجم الاوسط للطبرانی میں وارد ہے کہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یہ پڑھا۔ **جزی الله عنا محمدا ماهوا اهله** تو ستر لکھنے والے (ملائکہ) ایک ہزار ایام تک لکھتے تھک جائیں گے۔

معمولاتِ الشیخ عبدالوھاب الشعرانیؒ :

حضرت سیدنا شیخ عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنی کتاب **لطائف المنن** میں فرماتے ہیں کہ مجھے عمل کی توفیق ماثور کے مطابق ودیعت کی گئی ہے۔ پس میں اپنے اوراد میں آسمان پر مقیم ملائکہ کی موافقت کو ترک نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا التزام کرتا ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ اب میرے معاصرین میں کسی کا ورد اس پر مشتمل ہو جس کے ساتھ ملاءِ اعلیٰ کے فرشتے کے ذریعے تسبیح پڑھتے۔

اور میرے اوراد کے ترتیب کی صورت یہ ہے۔ کہ!

میں اس قول سے ابتداء کرتا ہوں۔ **سبحان من سبقت رحمتة غضبه** ۔ کیونکہ طبرانی وغیرہ میں وارد ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی صلوٰۃ **سبقت رحمتی غضبی**۔ پس میں ہزار مرتبہ یہ پڑھتا ہوں۔ **سبحان من سبقت رحمتة غضبه**۔

پھر ہزار مرتبہ میں یہ پڑھتا ہوں۔ **سبحان الله و بحمده ۔ سبحان الله العظیم ۔ استغفرالله** . پھر ہزار مرتبہ میں یہ پڑھتا ہوں۔ **سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم** کیونکہ احادیث نبوی ﷺ میں وارد ہے کہ ان دونوں صیغوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔

پھر ہزار مرتبہ میں یہ پڑھتا ہوں۔ **اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد رسول الله** ﷺ. پھر ہزار مرتبہ میں یہ پڑھتا ہوں۔ **اللهم لك الحمد کما ینبغی لجلال وجهك والعظیم سُلطانك** . احادیث نبوی ﷺ میں وارد ہے کہ یہ کلمات دونوں فرشتوں پر گراں ہوگئے انہیں ان (کلمات) کے ثواب کی مقدار معلوم نہ ہوسکی۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہیں لکھ لو جس طرح کہ میرے بندے نے کہا ہے اور ان کی جزاء مجھ پر ہے۔

پھر ہزار مرتبہ میں یہ پڑھتا ہوں۔ **جزالله سیدنا و نبینا محمد صلی الله علیه واله وسلم عنا ما هو اهله** ۔ کیونکہ احادیث نبوی ﷺ میں وارد ہے کہ جس نے اسے ایک مرتبہ پڑھا اس نے ستر کاتبوں کو ایک ہزار ایام تک مُشقت میں ڈال دیا۔

پھر ہزار مرتبہ میں یہ پڑھتا ہوں۔ **سبحان الله و بحمده عدد خلقه۔ سبحان الله و بحمده رضا نفسه ۔ سبحان الله و بحمده زنة عرشه سبحان الله و بحمده مداد کلماته** . کیونکہ احادیث نبوی ﷺ میں وارد ہے کہ اس کا پڑھنا ہر مرتبہ دن بھر بندے کی تسبیح کے برابر ہے۔

پھر ہزار مرتبہ میں یہ پڑھتا ہوں۔ **سبحان الله العلی الدیان☆ سبحان الله الشدید الارکان☆ سبحان الذی من یذهب باللیل ویأ تی بالنهار☆سبحان الله من لا یشغله شان عن شان☆سبحان الله الحنان المنان ☆ سبحان الله المسبح فی کل مکان ☆** ۔ کیونکہ وارد ہے کہ یہ اُس فرشتے کی تسبیح ہے جس کا نصف آگ سے اور نصف برف سے ہے۔

پھر ہزار مرتبہ میں یہ پڑھتا ہوں۔ **الحمد لله بجمیع محامدة کلها ما علمت منها وما لم اعلم علی جمیع نعمه کلها ما علمت منها وما لم اعلم عدد خلقه کلهم ما علمت منهم وما لم اعلم** . اس لئے کہ اثر میں وارد ہے کہ ایک شخص نے یوم عرفہ میں ے ایک مرتبہ کہا (یعنی کہ ایک شخص نے اس وِرد کو یوم عرفہ میں ایک مرتبہ پڑھا) پھر جب دوسرے سال حج کیا تو اس نے اسے کہنا شروع کیا تو اسے ہاتف غیبی نے ندا دی؛ اے فلاں! سالِ گذشتہ سے اب تک ہم تیرے لئے اِس حمد کا ثواب لکھ رہے ہیں ابھی تک فارغ نہیں ہوئے۔

پھر ہزار مرتبہ میں یہ درود شریف پڑھتا ہوں۔ **اللهم صل علی سیدنا محمد ن النبی الامی وعلی اٰ له وصحبه و بارك وسلم** . کیونکہ وارد ہے کہ بحرِ محیط کے پیچھے ملائکہ کا درود ہے اس سے رات دن کوتاہی نہیں کرتے۔ اسے ثعلبی نے کتاب العرائس میں ذکر کیا ہے۔

پھر میں ہزار مرتبہ یہ پڑھتا ہوں۔ **سبحانك اللهم وبحمدك علی کفوك بعد قدرتك ۔ سبحانك اللهم وبحمدك علی حلمك بعد علمك** . کیونکہ وارد ہے کہ پہلی شق عرش کے آدھے حاملین کی تسبیح ہے جبکہ دوسری شق دوسرے نصف کی تسبیح ہے۔ دو فرشتے دو فرشتوں پر لوٹاتے ہیں۔ اسے میں ہزار مرتبہ پڑھتا ہوں۔

پھر ہزار مرتبہ میں یہ پڑھتا ہوں۔ **لا اله الا انت یا حی یا قیوم** کیونکہ یہ حیاتِ قلب کے لئے مجرب ہے۔

حضرت امامِ غزالیؒ کے فرمودہ مخصوص اوراد :

حضرت امامِ غزالیؒ نے اپنی مشہورِ زمانہ تصانیف **احیاء العلوم الدین** اور **کیمیائے سعادت** میں یہ دس گراں قدر اوراد ووظائف تحریر فرمائے ہیں۔ حضرت امام غزالیؒ اپنی کتاب احیاءالعلوم الدین میں رقم طراز ہیں کہ یہ (دس) وہ کلمات ہیں جنہیں بار بار پڑھنے کے فضائل آئے ہیں انہیں ذکر کر کے ہم کلام کو طویل نہیں کرنا چاہتے بہتر یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو کم از کم تین یا سات مرتبہ یا زیادہ سے زیادہ ستر یا سو مرتبہ پڑھا جائے۔ جبکہ درمیانی مقدار 10 مرتبہ ہے۔ لہٰذا اپنی فراغت اور وقت کی وسعت کے مُطابق اِن اذکار کو بار بار دہرایا جائے۔ زیادہ کی فضیلت زیادہ ہے مگر درمیانی مقدار ہی راہ اعتدال ہے اور وہ یہ ہے کہ **10** مرتبہ پڑھا جائے۔ اور ہمیشہ پڑھے، یہی زیادہ لائق ہے کیونکہ بہترین عمل وہ ہے جو دائمی ہو۔ اگر چہ قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ ہر وہ وظیفہ جس کی کثرت پر مواظبت ممکن نہ ہو اس کی قلیل مِقدار ہی افضل ہوگی جبکہ ہمیشگی کے ساتھ ہو اور دل میں اس کثرت سے زیادہ اثر کرنے والی ہوگی جو کبھی کبھی ہو۔ ہمیشہ کئے جانے والے عمل قلیل کی مثال پانی کے ان قطروں کی سی ہے جو مسلسل زمین پر گرتے رہتے ہیں اور آخر کار زمین میں گڑھا ہو جاتا ہے اگر چہ یہ پتھر ہی پر گریں۔ اس کے برعکس وہ عمل جو کثرت کے ساتھ ہو لیکن مسلسل نہ ہو اس کی مثال اُس پانی کی طرح ہے۔ جو ایک ہی مرتبہ گرے۔ یا پھر چند متفرق جگہوں پر مُختلف اوقات میں گرے۔ تو اس کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ بار بار پڑھے جانے والے دس اوراد ووظائف یہ ہیں۔

۱۔ لا الہ الا اللہ ۔ وحدہ لا شریك لہ ۔ لہ الملك و لہ الحمد یحیی و یمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر ۔ وھوعلی کل شیء قدیر o

۲۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

۳ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح o

٤۔ سبحان اللہ و بحمدہ ۔و سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ۔ استغفراللہ۔

۵۔ استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ o

٦۔ اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منك الجد o

۷۔ لا الہ الا اللہ الملك الحق المبین o

۸۔ بسم اللہ خیرالاسمآء بسم اللہ رب الارض والسمآء بسم اللہ لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم o

۹۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسلِیْماً o

۱۰۔ یا حی یا قیوم برحمتك استغیث لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین و اصلح لی شانی کلہ o

﴿جبکہ **احیاء العلوم الدین** میں وظیفہ نمبر 10 کے بجائے یہ وِرد و وظیفہ لکھا ہوا ہے﴾

۱۰۔ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم o رب اعوذ بك من ھمزات الشیطٰن واعوذبك رب ان یحضرون o

حضرت امام غزالیؒ اپنی کتاب کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں کہ انسان ہر روز موت اور اجل کے جلد آنے پر غور کرے اور اپنے آپ سے یوں گویا ہو ''ممکن ہے کہ میری موت میں صرف ایک ہی دِن رہ گیا ہو'' اس طرح سوچنے کا بہت بڑا فائدہ ہے یہ مخلوق جو ہمہ وقت دولتِ دنیا (کو ذخیرہ کرنے) میں مصروف ہے اس کا سبب درازی آرزو ہے۔ کیونکہ!

تسلی دل کو ہوتی ہے خُدا کو یاد کرنے سے
نہ دنیا سے، نہ دولت سے، نہ گھر آباد کرنے سے

اگر کسی کو یہ یقین ہو کہ وہ ایک ماہ بعد یا ایک سال بعد مرجائے گا تو وہ اپنی تمام ضروریات ومصروفیات سے بھاگ جائے گا۔ فرمانِ

باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ کیا انہوں نے غور سے نہیں دیکھا آسمانوں اور زمین کی وسیع مملکت میں اور (اس میں) جو چیز پیدا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے اور اس میں کہ شاید نزدیک آ گئی ہو۔ اِن کی مقرر میعاد۔ ﴿الاعراف :185﴾

معمولاتِ الشیخ الہند حضرت سید خواجہ معینُ الدین چشتی اجمیری ؒ :

ازصد سُخن پیرم یک نکتہ مَرا یاد اَست　　　　عالَم نشود ویراں تا میکدہ آباد اَست

تصوف کی مشہور و معروف کتاب بنام ہشت بہشت (کے حصہ **انیس الارواح**) کے جامع جناب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ؒ اپنے پیر و مرشد حضرت شیخ الہند خواجہ خواجگان چشت جناب معین الحق والدین چشتی سنجری ؒ سے نقل کرتے ہیں کہ ! جمعرات کے روز قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ اوراد و تسبیحات کی بابت گفتگو کا سلسلہ جاری تھا۔ کہ مرشد حضرت شیخ الہند خواجہ خواجگان چشت جناب معین الحق والدین چشتی سنجری ؒ نے زبانِ مبارک سے ارشاد فرمایا کہ ! جو شخص ورد مقرر کرے۔ اِسے روزانہ (ضرور) پڑھنا چاہیئے دِن کو اگر نہ پڑھ سکے تو رات کو ضرور پڑھے لیکن پڑھے ضرور۔

بعد ازاں کسی (دوسرے) کام میں مشغول ہووے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ ’’**تارك الورد ملعون**‘‘ وِرد کا تارک (ترک کرنے والا) لعنتی ہے۔ (کچھ علماء کے نزدیک یہ حدیث موضوع اور ضعیف ہے)

بعد ازاں اِسی موقع کی مناسبت سے فرمایا کہ ! ایک دفعہ مولانا رضی الدین ؒ گھوڑے پر سے گر پڑے۔ جس کی وجہ سے پاؤں پر چوٹ لگ گئی۔ جب گھر واپس پہنچے تو سوچا کہ یہ بَلا (گھوڑے سے گرنے کی مصیبت) مجھ پر کہاں سے آئی۔ یاد آ گیا کہ میں صبح کی نماز کے بعد سورہ یٰسین شریف پڑھا کرتا تھا جو کہ آج نہیں پڑھی۔

پھر اسی موقع کی مناسبت سے یہ حکایت بیان فرمائی کہ ! ایک بزرگِ دین بنام خواجہ عبداللہ مبارک سے ایک مرتبہ وظیفہ نہ ہو سکا۔ اُسی وقت غیب سے آواز آئی کہ اے عبداللہ ! جو عہد تُو نے ہم سے کیا تھا شاید تو آج بھول گیا (یعنی تو آج اپنا مقرر شدہ وظیفہ پڑھنا بھول گیا)۔

پھر فرمایا کہ انبیائے کرام ؑ اور اولیائے عظام ؒ ، مشائخ و مردانِ غیب ؒ کا جو وظیفہ ہوتا ہے وہ اس کو برابر پڑھتے رہتے ہیں اور جو کچھ اپنے مرشدان سے سنتے ہیں ضرور بجالاتے ہیں۔ بعد ازاں فرمایا کہ جو اوراد ہمارے پیرانِ عظام سے منقول ہیں وہ ہم (لازمی) پڑھتے ہیں۔ تم بھی پڑھا کرو تاکہ وظیفے میں ناغہ نہ ہو۔ اور جب اُٹھو تو دائیں جانب کے پہلو سے اٹھو پھر تسمیہ (یعنی **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**) پڑھ کر وضو کرو۔ پھر دوگانہ ادا کر کے مُصلّٰی پر بیٹھو۔ پھر سورہ بقرہ کی چند آیات اور سورہ انعام کی ستر آیات پڑھ کر کلمہ طیبہ (**لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ﷺ) کا ذِکر سو مرتبہ کرو۔ پھر صبح کی نماز کی سنّتیں اس طرح ادا کرو کہ پہلی رکعت میں **سورہ فاتحہ** کے بعد **سورہ الم نشرح** اور دوسری رکعت میں **سورہ فاتحہ** کے بعد **سورہ الم ترکیف** پڑھنی ہے۔

بعد ازاں فرمایا کہ ! سو مرتبہ یہ پڑھو۔ **سبحان اللہ و بحمدہ ۔ و سبحان اللہ العلی العظیم وبحمدہ ۔ استغفراللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ** o جب صبح کی نماز ادا کر چکے تو قبلہ رُخ بیٹھ کر دس مرتبہ یہ پڑھو۔ **لا الہ الا اللہ ۔ وحدہ لا شریك لہ ۔ لہ الملك و لہ الحمد یحیی و یمیت وھو حی لا یموت ۔ وھو علی کل شیء قدیر** o پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ **اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۔** پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ما اختلف الملوان وتعاقب العصران وتکرار الجدیدان واستصحب الفرقدان والقمران ان بلغ علٰی روح محمد منی التحیۃ والسلام۔** پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ **یا عزیز یا غفور۔** پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ **سبحان اللہ۔ و الحمد للہ۔ و لا الہ الا اللہ۔ و اللہ اکبر۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** o پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ **استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ و اسئلہ التوبۃ ۔** پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ **سبحان اللہ و بحمدہ ۔ و سبحان اللہ العلی**

العظیم وبحمدہ ۔ استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم غفار الذنوب وستار العیوب وعلام الغیوب وکشاف الکروب ومقلب القلوب واتوب الیہ واسئا لہ التو بۃ۔ پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ یا حی یا قیوم یا حنان یا منان یا دیان یا سبحان یا سلطان یا بدیع السموات والارض یا ذالجلال والاکرام برحمتك یا ارحم الراحمینo پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ لا حول ولا قُوۃ الا با للہ العلی العظیم یا قدیم یا دائم یا حی یا قیوم یا احد یا صمد یا حلیم یا عظیم یا علی یا نور یا فرد یا وتر یا باقی یا حی یا قیوم یا حی اقض حاجتی بحق محمد والہ اجمعینo پھر اسماءُ الحُسنٰی کو 1 مرتبہ اسمِ ندا ''**یا**'' کے ساتھ پڑھو۔

بسم اللہ الر حمٰن الر حیم o یا اللہ ۔ یا رحمٰن ۔ یار حیم ۔ یامٰلك ۔ یاقدوس ۔ یالسلام ۔ یامؤمن ۔ یامھیمن ۔ یاعزیز ۔ یاجبار ۔ یامتکبر ۔ یاخالق ۔ یاباریء ۔ یامصور ۔ یاغفار ۔ یاقھار ۔ یاو ھاب ۔ یارزاق ۔ یافتاح ۔ یاعلیم ۔ یاقا بض ۔ یابا سط ۔ یاخا فض ۔ یار ا فع ۔ یامعز ۔ یامذل ۔ یاسمیع ۔ یا بصیر ۔ یاحکم ۔ یاعدل ۔ یا لطیف ۔ یا خبیر ۔ یاحلیم ۔ یاعظیم ۔ یاغفور ۔ یا شکور ۔ یا علی ۔ یا کبیر ۔ یا حفیظ ۔ یا مقیت ۔ یا حسیب ۔ یا جلیل ۔ یا کریم ۔ یا رقیب ۔ یا مجیب ۔ یا واسع ۔ یا حکیم ۔ یا ودود ۔ یا مجید ۔ یا باعث ۔ یا شھید ۔ یا حق ۔ یا وکیل ۔ یا قوی ۔ یا متین ۔ یا ولی ۔ یاحمید ۔ یامحصی ۔ یامبدیء ۔ یامعید ۔ یامحی ۔ یاممیت ۔ یاحی ۔ یاقیوم ۔ یاواجد ۔ یا ما جد ۔ یاواحد ۔ یاا حد ۔ یاصمد ۔ یاقادر ۔ یامقتدر ۔ یا مقدم ۔ یا مؤخر ۔ یااوّلُ ۔ یا آ خر ۔ یاظاھر ۔ یا باطن ۔ یاوالی ۔ یامتعالی ۔ یابر ۔ یاتواب ۔ یامنعم ۔ یامنتقم ۔ یاعفو ۔ یارؤف ۔ یا ما لك الملك ۔ یا ذوالجلال والاکرام ۔ یارب ۔ یامقسط ۔ یا جامع ۔ یاغنی ۔ یامعطی ۔ یامانع ۔ یا ضآر ۔ یا نا فع ۔ یانور ۔ یا ھادی ۔ یا بدیع ۔ یاباقی ۔ یا وارث ۔ یارشید ۔ یاصبور۔ الذی لیس کمثلہ شیء و ھو السمیع البصیر oیانعم المولٰی و نعم النصیرoیا سمیع ۔ یا بصیر۔ یا علیم۔ یا قدیر۔ یا مر ید۔ یا متکلم۔ یا من لم یلدولم یولدولم یکن لہ کفوًا احد o

پھر اسما ئے رسولِ کریم ﷺ کو 1 مرتبہ'' **سیدنا** '' کے ساتھ اِس طرح سے پڑھو۔ **بسم اللہ الر حمٰن الر حیمo سیدنا محمد ﷺ ۔ سیدنا احمدﷺ ۔ سیدنا حامدﷺ ۔ سیدنا محمود ﷺ ۔ سیدنا قاسمﷺ ۔ سیدنا عا قبﷺ ۔ سیدنا فاتحﷺ ۔ سیدنا شاھدﷺ ۔ سیدنا حاشرﷺ ۔ سیدنا رشید ﷺ ۔ سیدنا مشھودﷺ ۔ سیدنا بشیرﷺ ۔ سیدنا نذیرﷺ ۔ سیدنا داعﷺ ۔ سیدنا شافﷺ ۔ سیدنا ھادﷺ ۔ سیدنا مھدﷺ ۔ سیدنا ما حﷺ ۔ سیدنا منجﷺ ۔ سیدنا نا ہﷺ ۔ سیدنا رسول ﷺ ۔ سیدنا نبیﷺ ۔ سیدنا امیﷺ ۔ سیدنا تھا میﷺ ۔ سیدنا ھا شمیﷺ ۔ سیدنا ابطحی ﷺ ۔ سیدنا عز یزﷺ ۔ سیدنا حر یص علیکمﷺ ۔ سیدنا رؤفﷺ ۔ سیدنا رحیمﷺ ۔ سیدنا طٰہٰ ﷺ ۔ سیدنا مجتبٰیﷺ ۔ سیدنا طٰسٓﷺ ۔ سیدنا مُر تضٰیﷺ ۔ سیدنا حٰمٓﷺ ۔ سیدنا مُصطفٰی ﷺ ۔ سیدنا یٰسٓ ﷺ ۔ سیدنا اولٰیﷺ ۔ سیدنا مزملﷺ ۔ سیدنا ولیﷺ ۔ سیدنا مد ثرﷺ ۔ سیدنا متین ﷺ ۔ سیدنا مصدق ﷺ ۔ سیدنا طیب ﷺ ۔ سیدنا ناصرﷺ ۔ سیدنا منصورﷺ ۔**

سیدنا مصباح ﷺ۔ سیدنا اٰمِر ﷺ۔ سیدنا حجا زی ﷺ۔ سیدنا نزاری ﷺ۔ سیدنا قریشی ﷺ۔ سیدنا مضری ﷺ۔ سیدنا نبی التو بة ﷺ۔ سیدنا حا فظ ﷺ۔ سیدنا کا مل ﷺ۔ سیدنا صادق ﷺ۔ سیدنا امین ﷺ۔ سیدنا عبداللہ ﷺ۔ سیدنا کلیم اللہ ﷺ۔ سیدنا حبیب اللہ ﷺ۔ سیدنا نجی اللہ ﷺ۔ سیدنا صفی اللہ ﷺ۔ سیدنا خا تم الا نبیآء ﷺ۔ سیدنا حسیب ﷺ۔ سیدنا مجیب ﷺ۔ سیدنا شکور ﷺ۔ سیدنا مقتصد ﷺ۔ سیدنا رسول الر حمة ﷺ۔ سیدنا قوی ﷺ۔ سیدنا حفی ﷺ۔ سیدنا ما مو ن ﷺ۔ سیدنا معلوم ﷺ۔ سیدنا حق ﷺ۔ سیدنا مبین ﷺ۔ سیدنا مطیع ﷺ۔ سیدنا رسول الر ا حة ﷺ۔ سیدنا اول ﷺ۔ سیدنا آ خر ﷺ۔ سیدنا ظا ھر ﷺ۔ سیدنا با طن ﷺ۔ سیدنا نبی الر حمة ﷺ۔ سیدنا یتیم ﷺ۔ سیدنا کریم ﷺ۔ سیدنا حکیم ﷺ۔ سیدنا خا تم الر سل ﷺ۔ سیدنا سید ﷺ۔ سیدنا سراج ﷺ۔ سیدنا منیر ﷺ۔ سیدنا محرم ﷺ۔ سیدنا مکرم ﷺ۔ سیدنا مبشر ﷺ۔ سیدنا مذ کر ﷺ۔ سیدنا مطھر ﷺ۔ سیدنا قر یب ﷺ۔ سیدنا خلیل ﷺ۔ سیدنا مد عو ﷺ۔ سیدنا جواد ﷺ۔ سیدنا خا تم ﷺ۔ سیدنا عا د ل ﷺ۔ سیدنا شھیر ﷺ۔ سیدنا شھید ﷺ۔ سیدنا رسول الملا حم ﷺ۔ سیدنا کرامت اللہ ﷺ۔ سیدنا آیت اللہ صل و سلم تسلیما ابدا کثیرا کثیرا ۔ بر حمتك یا ر حم الرا حمین o

پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ اللھم صل علی محمد حتی لا یبقٰی من الصلٰوة شیء وارحم علٰی محمد حتٰی لا یبقٰی من الر حمة شیء وبارك علٰی محمد حتی لا یبقٰی من البر کات شیء ۔ پھر ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھو۔ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ۔۔۔۔ وھو العلی العظیم o ۔ پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ اللھم مالك الملك ۔۔۔۔ علی کل شیء قدیر o ۔ پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ قل ھو اللہ احد ۔۔۔۔ کفوا احد o ۔ پھر سات مرتبہ یہ پڑھو۔فان تولوا فقل حسبی اللہ ۔۔۔۔ رب العرش العظیم o ۔ پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ ربنا ولا تحملنا ۔۔۔۔ علی القوم ا لکفرین o بر حمتك یا ر حم الر ا حمین o ۔ پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ اللھم اغفر لی ولولدی ولمن توالد وارحمھما کما ربیانی صغیرا واغفراللھم لجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیآء منھم والاموات بر حمتك یا ر حم الر ا حمین o پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ سبحان الاول المبدیء سبحان البا قی المیعداللہ اللہ الصمد لم یلد ولم ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد o پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ وان اللہ علی کل شیء قدیر و ان اللہ قد احاط بکل شیء علما o پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ واتوب تو بة عبد الظالم لا علمك لنفسہ نفعا ولا ضرا ولاموتا ولا حیٰو ة ولا نشورا o پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔ اللھم یا حی یا قیوم یا اللہ یا الہ الا انت اسئلك ان تحی قلبی بنور معرفتك ابدا یا اللہ یا اللہ یا اللہ o پھر تین مرتبہ یہ پڑھو۔

اللھم یا مسبب الاسباب ویا مفتح الابواب ویا مقلب القلوب والابصار ویا دلیل المتحیرین ویامخرج المخروجین ویا غیاث المستغیثین اغثنی اغثنی اغثنی تو کلت علیك یا ربی وفوضت امری الیك یا رزاق یا فتاح یا باسط لا حول ولا قوة الا با للہ العلی العظیم ۔ ما شاء اللہ کان وما لم یشآء لم یکن بحق ایاك نعبد وایاك نستعین o پھر ایک مرتبہ یہ پڑھو۔ اللھم انی اسئلك یا من علیك حوآئج السائلین و یعلم

ضمیر المامتین فان لك من كل مسئلة منك سمعا حا ضرا جوابا عقیدا وان لك من كل مامت علما ناطقا فاعطنا مواعیدك الصادقة وایادیك الشاملة ورحمتك الواسعة ونعمتك السابقة انظر الٰی نظرة برحمتك یا رحم الراحمین o پھرایک مرتبہ یہ پڑھو- اللھم یا حنان یا منان یا دیان یا برھان یا سبحان یا غفران یا ذوالجلال والاكرام o پھرتین مرتبہ یہ پڑھو- اللھم انی اسئلك باسمائك واسمك الاعظم ان تعطین ما سئلتك بفضلك وكرمك یارحم الراحمین ۔ الحمدلله الذی فی السموات عرشه والحمدلله الذی فی القبور قضآئه وامره والحمد لله الذی فی البر والبحر سبیله والحمدلله الذی لا ملا ذوالا ملجا الا الیه ۔ رب لا تذرنی فرداوانت خیرالرازقین o پھرتین مرتبہ یہ پڑھو- رضیت بالله یاكریما وبمحمد نبیا وبالاسلام علینا وبالقرآن اماما وبالكعبة وقبلة وبالمؤمنین اخوانا o پھرتین مرتبہ یہ پڑھو- بسم الله خیرالاسمآء بسم الله رب الارض والسمآء بسم الله لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السمآء وهوالسمیع العلیم o پھرسات مرتبہ یہ پڑھو- اللھم اجرنا من النار یا مجیر یا مجیر یامجیر o پھرایک تسبیح اس طرح پڑھیں کہ ہر9 مرتبہ لا اله الا الله پڑھنے کے بعد دسویں مرتبہ- محمد رسول الله (ﷺ) پڑھیں ۔پھرایک مرتبہ یہ پڑھو- واشهد ان الجنة حق النار حق والمیزان حق والموت حق والسوال حق والصراط حق والشفاعة حق والكرامة الاولیاء حق ومعجزة الانبیاء حق فی الالدار الدنیا وان الساعة ایته لاریب فیها وان الله یبعث من فی القبور o پھر ہاتھ اُٹھاکر عاجزی وانکساری سے ایک مرتبہ یہ پڑھو۔

اللهم زد نورنا وزد حضورنا وزد مغفر تنا وزد طا عتنا وزد نعمتنا وزد محبتنا وزد عشقنا وزد قبولنا ۔ برحمتك یا رحم الراحمین o

اس کے بعد **مسبعات عشر** (جوکہ اس کتاب میں پیچھے دیئے گئے ہیں) پڑھ کرایک ایک مرتبہ **سورہ یٰسین** ،**سورہ مز مل** ، **سورہ ملك** ، **سورہ جمعه** پڑھیں۔

پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو دس رکعت نمازَ اشراق پانچ سلاموں سے اس طرح پڑھیں کہ(ہر دو رکعتوں میں) پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے **اذا زلزلت الارض** --- آخرتک، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **انا اعطینك الكو ثر** --آخرتک پڑھنا ہے۔اِن دس رکعتوں کے بعد دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر وقتِ چاشت تک قرآنِ مجید کی تلاوت میں مشغول ہو جائیں۔

جب وقت چاشت ہو جائے تو بارہ رکعت نماز چاشت چھ سلاموں کے ساتھ اس طرح پڑھیں کہ! پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والشّمس، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ واللیل، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والضحی چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح پڑھنی ہے۔ باقی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنی ہے۔ اِن بارہ رکعتوں کے بعد یہ دعا **360** مرتبہ پڑھیں -**لا اله الا الله الملك الحق المبین - لیس كمثله شیء وهوالسمیع العلیم o**

پھردس رکعت نماز اس طرح سے پڑھیں کہ اِن دس رکعتوں میں قرآنِ مجید کی آخری دس سورہ پڑھیں (سورہ الم ترکیف ---سے ---سورہ والناس تک) سلام کے بعد دس مرتبہ درودِ پاک پڑھ کر ایک مرتبہ سورہ نوح پڑھیں۔

(اور اگر بعد نمازِ ظہر دس رکعت نماز پانچ سلاموں سے حضرت سیدنا خضر نبیؑ سے ملاقات کی نیت سے اِس طرح پڑھے۔ کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اذا جآء نصر اللہ والفتح ۔آخر تک اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے-۔ اِن دس رکعتوں کے بعد 21 مرتبہ یہ دعا پڑھے- **یا فتاح تفتحت با لفتح والفتح فی الفتح فتحك یا فتاح ۔انك خیر الفا تحین ۔**)

تو البتہ حضرت سیدنا خضر نبیؑ سے کسی دن ملاقات ضرور ہوگی۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

اور پھر وقتِ عصر تک یادِ الٰہی میں منہمک و مستغرق رہیں۔اور اسی دورانیہ میں **100** مرتبہ **لا حول ولا قوة الا با لله**

العلی العظیم o پڑھیں۔ پھر پانچ۔ پانچ مرتبہ سورہ فتح، سورہ ملک، سورہ عم یتسآ لون ۔۔اور سورہ والنازعات ۔ پڑھیں ۔ اِن سورتوں کی برکت سے اللہ تعالیٰ بندہ کو قبر میں نہیں چھوڑے گا۔(وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔انشاءاللہ) پھر عصر تک یادِالٰہی میں مشغول رہے۔

شرح مشائخ میں لکھا ہے کہ جو شخص سورہ والنازعات (کو روزانہ پانچ مرتبہ) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسے قبر میں نہیں چھوڑیں گے۔

اِس کے بعد شام کی نماز ادا کرے نماز مغرب کے فرض اور دو سنتوں کے بعد دو رکعت نماز بنیت حفظِ ایمان اس طرح پڑھیں ۔ کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر ایک مرتبہ سورہ فلق اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص اور ایک مرتبہ سورہ والناس پڑھیں سلام پھیرنے کے بعد سو مرتبہ **لا الہ الا اللہ** پڑھیں پھر سو مرتبہ **یا حی یا قیوم ثبتنی علی الایمان** پڑھیں۔ نماز حفظ ایمان کے بعد چھ رکعت نمازِ اوابین اس طرح پڑھیں کہ پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد اذا زلزلت الارض ۔۔۔، دوسری دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الھاکم التکاثر ۔۔۔اور تیسری دونوں رکعتوں میں سورہ واقعہ پڑھیں۔ پھر نمازِ عشاء تک یادِالٰہی میں مشغول رہیں۔ اور عشاء کی اذان سے قبل سو مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ **اللھم اعنی علٰی ذکرك و شکرك وحسن عبادتك و تلاوت قرانك ابدا کثیرا** ۔ پھر عشاء کی نماز مکمل پڑھ لینے کے بعد بنیت حاجت روائی چار رکعت اس طرح سے پڑھیں کہ! پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی اور باقی تینوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد بالترتیب سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ والناس پڑھیں۔ اس نماز کی برکت سے انشاءاللہ حاجت ضرور روا ہوگی۔ پھر چار رکعت نماز صلوۃ السعادت کی اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ انا انزلنا۔۔۔اور پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ سلام کے بعد بحالت سجدہ تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں **-یا حی یا قیوم ثبتنا علی الایمان** پھر سر سجدہ سے اُٹھا کر دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا پڑھیں۔ **اللھم انی اسئلك برکۃ فی العمر و صحۃ و فی المعیشۃ وَوُسعۃ فی الرزق وزیادۃ فی العلم والعمل و ثبتنا علی الایمان** ۔

بعدازاں! رات کے تین حصے کرے پہلا حصہ نماز میں گزارے، دوسرا حصہ سونے میں گزارے اور تیسرا حصہ نماز تہجد اور تلاوت قرآنِ مجید میں مشغول ومنہمک ہو کر گزارے۔ نمازِ تہجد کے ضمن میں رسولِ اعظم سرورِ کائنات ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ نماز تہجد ہمارے لئے فرض ہے یہ آٹھ رکعت نماز چار سلام سے ادا کرے (یارانِ طریقت تو دس، بارہ بلکہ پچاس اور سو رکعت بھی بوقتِ تہجد پڑھتے ہیں) نماز تہجد میں قرآن سے جو یاد ہو وہ پڑھیں۔ پھر اٹھ کر تازہ وضو کریں اور صبح کاذب تک یادِالٰہی میں مشغول رہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک بزرگ سے نماز تہجد فقط ایک رات فوت ہوگئی تو وہ شخص گھوڑے سے گرا جس کی وجہ سے اُس کا پاؤں ٹوٹ گیا۔ وہ سوچنے لگا کہ یہ مصیبت کیونکر نازل ہوئی۔ تو ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ تہجد کی نماز تجھ سے فوت ہوگئی تھی۔ بہر حال صبح کاذب تک مشغول الٰہی رہیں۔ پھر گذشتہ روز والے عبادات میں مشغول رہیں۔ اسی طرح ہر روز کیا کریں۔ اور اِن میں کمی بیشی نہ ہونے دیں تا کہ مشائخ (چشتیہ) کی سنت ادا ہو سکے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

سِلسلہ چِشتیہ نظامیہ کے مخصوص اوراد :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیر و مرشد حضرت بابا فرید گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے شیخ الاسلام شہاب الدین سُہروردی کی یگانہ روزگار کتاب 'عوارف المعارف' میں بروایتِ فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ میں لکھا دیکھا ہے کہ یہ کلمات انجیل مُقدس میں بھی نازل ہوئے تھے اور ان کلمات کی برکت سے نابینا، بینا ہو کر دیکھنے لگتا تھا کہ آسمان سے نور اُتر رہا ہے اس کے بعد شیخ الاسلام نے فرمایا کہ جو شخص اِن کلمات کی حُرمت و تعظیم کا خیال رکھے گا وہ اِن کے اثرات کو ضرور دیکھے گا۔

اول روز سو مرتبہ پڑھے۔ **لا الہ الا اللہ ۔ وحدہ لا شریك لہ ۔ لہ الملك و لہ الحمد یحیی و**

یمیت وھو حی لا یموت ۔ وھوعلی کل شیء قد یر o

دوئم روزسومرتبہ پڑھے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له الھا و احدا احدا صمدا فردا وترا لم یتخذ ولا ولدا۔

سوئم روزسومرتبہ پڑھے۔ اشھد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له احدا صمدا لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد o

چہارم روزسومرتبہ پڑھے۔ اشھد ان لا الہ الا الله وحده لا شر یك لہ ۔ لہ ا لملك و له الحمد یحیی و یمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر ۔ وھوعلی کل شیء قد یر o

پنجم روزسومرتبہ پڑھے حسبی اللہ و کفیٰ و سمع الله لمن دعا ولیس وراء ہ المُنتھیٰ ۔ سبحا ن من لم یزل کریما و لا یزال رحیما o

چھٹے روز وہی روز اول کا وظیفہ اور ساتویں روز دوئم روز والا وظیفہ۔۔۔اسی طرح ان کو روزانہ پڑھتے رہنا ہے۔

سِلسلہ عالیه چشتیه کے مخصوص اوراد ووظائف

اِلٰہی تا بود خورشید و ماہی چراغِ چشتیاں را روشنائی

جامع فوائد الفواد جناب حضرت امیر حسن علی سنجریؒ اپنے پیرو مرشد حضرت سُلطان المشائخ محبوب اِلٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اتوار کے روز پانچویں ماہ صفر ۱۵ےھ کو قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا اور اوراد و ادعیہ کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی مجھ سے پوچھا کہ کون سا وِرد آج کل کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ جو جناب کی زبان مبارک سے سُنا ہے پانچوں وقت کی نماز کے بعد جو سورت فرمائی ہے وہ بھی پڑھتا ہوں عصر کی نماز کے بعد پانچ مرتبہ سورہ نباء اور مُقررہ سورتیں جو سُنتوں میں فرمائی ہیں اور دو وقت مسبعاتِ عشر اور سومرتبہ لا الہ الا اللہ ۔ وحد ہ لا شر یك له ۔ له ا لملك و له الحمد ۔ وھوعلی کل شیء قد یر o پڑھتا ہوں۔

بعد ازاں فرمایا کہ دس تسبیحات اور بھی ہیں جن میں سے ہر ایک سومرتبہ پڑھنی چاہیئے تا کہ ہزار مرتبہ ہو جائے اگر کوئی سومرتبہ نہ پڑھ سکے تو دس مرتبہ پڑھے جن کا مجموعہ سومرتبہ ہو جائے گا وہ دس تسبیحات یہ ہیں۔

۱۔ لا الہ الا اللہ ۔ وحد ہ لا شر یك له ۔ له ا لملك و له الحمد یحیی و یمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر ۔ وھوعلی کل شیء قد یر o

۲۔ سبحا ن الله ۔ و ا لحمد لله ۔ و لا ا له ا لا ا لله ۔ و ا لله اکبر ۔ ولا حول ولا قوۃ الا با لله العلی العظیم o

۳۔ سبحان الله و بحمده ۔ و سبحان الله العلی العظیم وبحمده ۔ استغفرالله ربی من کل ذنب و اتوب الیه o

٤۔ استغفر الله العظیم الذی لا اله الا ھو الحی القیوم و اتوب الیه و اسئله التوبة ۔ استغفر الله ربی من کل ذنب اذنبته عمدا او خطآءً سرا او علا نیة و اتوب الیه o

٥۔ سبحا ن الملك القدوس سبوح قدوس ربنا و رب الملا ئکة والروح o

٦۔ اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منك الجد o

۷۔ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَالِوَالِدَیَّ والا ستاذی ولِجَمِیعِ الۡمُوۡمِنِیۡنَ وَالۡمُوۡمِنَاتِ وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ

وَالمُسلِمَاتِ الاَحيَآءِ مِنهُم وَالاَموَاتِ o

۸۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ و علی آل سیدنا محمد وَبَارِکْ وَسَلِّمْ و صل علی جمیع الانبیاء والمرسلین

۹۔ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم o رب اعوذ بك من ھمزات الشیطٰن واعوذبك رب ان یحضرون o

۱۰۔ بسم اللہ خیرالاسمآء بسم اللہ رب الارض والسمآء بسم اللہ لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم o

جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ کے سلسلہ چشتیہ کے وظائف:

اگر گیتی سراسر باد گیرد　　　　چراغِ چشتیاں ہرگز نمیرد

حضرت سراج الاولیاء جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ سے منقول ہے کہ بعد نماز صبح اِن اوراد کو سو۔ سو مرتبہ پڑھنا چاہیئے لیکن اگر کوئی یہ چاہے کہ سرعت اجابت ہو تو ہر روز ہزار۔ ہزار مرتبہ یہ وظیفہ پڑھے۔

بروز جُمعہ	**لا اله الا ھو**	بروزِ ہفتہ	**یا رحمن یا رحیم**
بروز اتوار	**یا واحد یا احد**	بروز سوموار	**یا صمد یا فرد**
بروز منگل	**یا حی یا قیوم**	بروز بُدھ	**یا حنان یا منان**
بروز جمعرات	**یا ذالجلالِ والاکرام**		

سلسلہ عالیہ سُہروردیہ کے اوراد و وظائف:

حضرت شیخ الاسلام بہاءالدین زکریا مُلتانیؒ اپنی مشہور و معروف تصنیفِ جلیلہ الاوراد میں رقمطراز ہیں کہ شب و روز میں کسی بھی وقت روزانہ یہ سات تسبیحات سو سو مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

یکم: **لا اله الا اللہ ۔ وحدہ لا شریك له ۔ له الملك وله الحمد یحیی و یمیت ۔ وھوعلی کل شیء قدیر☆**

دوئم: **سُبحان اللہ والحمد للہ ولا اله الا اللہ و اللہ اکبر۔ ولا حول ولا قُوۃ الا با للہ العلی العظیم**

☆ سوئم: **سُبحان اللہ وبحمدہ و سُبحان اللہ العظیم**

☆ چہارم: **استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیه**

☆ پنجم: **لا اله الا اللہ الملك الحق المبین**

☆ ششم: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اجمعین**

☆ ہفتم: **ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ☆**

حضرت شیخ الاسلام بہاءالدین زکریا مُلتانیؒ اپنی مشہور و معروف تصنیفِ جلیلہ **الاوراد** میں رقمطراز ہیں کہ حضرت شیخ الشیوخ ابو حفص شہاب الدین سُہروردیؒ سے مروی ہے کہ !

بروز جُمعہ	**یا ھو یا اللہ**	بروز ہفتہ	**یا رحمن یا رحیم**	بروز اتوار	**یا واحد یا احد**
بروز سوموار	**یا صمد یا فرد**	بروز منگل	**یا حی یا قیوم**	بروز بُدھ	**یا حنان یا منان**

بروز جمعرات **یا ذالجلال والاکرام۔**

اس وظیفے کے بارے میں صاحب بکھرے موتی جناب حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالن پوری فرماتے ہیں کہ یہ عمل حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی ؒ کے جد امجد اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ کے شاگرد خاص کا بارہا آزمایا ہوا نہایت مُجرب عمل ہے اس عمل کے پڑھنے سے صاحب عمل کو اللہ تعالیٰ کی معرفت و محبت نصیب ہوتی ہے۔جس کے نتیجے میں نیکی کرنا اور گُناہوں سے بچنا بندے کے لئے سہل ہو جاتا ہے۔علامہ پالن پوری صاحب ترکیبِ عمل بتاتے ہیں کہ! کسی بھی ماہ کو نیا چاند دیکھ کر پہلے سے مُستقل سات ایام تک مذکورہ بالا ترکیب کے مطابق دن یا رات میں ایک وقت اور جگہ مُعین کر کے پابندی کے ساتھ بِنا ءکسی سے بات چیت کئے ایک ایک نشست میں اللہ تعالیٰ کے ان مبارک **اسماءُ الحُسنی** کو بلا ناغہ بطورِ وظیفہ پڑھتے رہیں۔بوجہ مجبوری اگر وقت اور جگہ تبدیل ہو بھی جائیں۔تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔

سلسلہ عالیہ **سُهروردیه** کے اوراد و وظائف:

حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا مُلتانی ؒ اپنی مشہور و معروف تصنیفِ جلیلہ الاوراد میں رقمطراز ہیں کہ ایک ترتیب جو حضرت شیخ الشیوخ ابوحفص شہاب الدین سُہروردی ؒ سے منقول ہے کہ ہر ایک ہزار مرتبہ اس ترتیب سے پڑھا جائے۔

بروز ہفتہ **لا اله الا الله محمد رسول الله** ﷺ بروز اتوار **یا حی یا قیوم برحمتك استغیث**

بروز سوموار **اللھم صل علی سیدنا محمد ن النبی الامی و علی اله و بارك و سلم**o

بروز منگل **لا حول ولا قُوة الا با لله العلی العظیم** o

بروز بُدھ **استغفر الله ربی من کل ذنب و اتوب الیه** o

بروز جُمعرات **سُبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله و الله اکبر۔ولا حول ولا قُوة الا با لله العلی العظیم**☆

بروز جُمعہ **یا اللّٰہ یا اللّٰہ**o

سِلسلہ **قادریه شطاریه** کے مخصوص اوراد:

جنابِ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری ؒ نے اپنی یگانہ روزگار کتاب **جواهرِ خمسه** میں فرماتے ہیں کہ عابد کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل ادعیہ کو ہفتہ وار 100-100 مرتبہ اس ترتیب سے پڑھا کرے۔

بروز ہفتہ **لا اله الا انت سبحنك انی کنت من الظالمین** o

بروز اتوار **لا اله الا الله الملك الحق المبین** o

بروز سوموار **لا اله الله عزیزا جلیلا یا عزیز یا جلیل**o

بروز منگل **اللھم صل علی سیدنا محمد ن النبی الامی و علی اله و بارك و سلم**o

بروز بُدھ **لا اله الا الله خالصا مُخلصا** o

بروز جُمعرات **لا اله الا الله خالق کل شیء وھو علی کل شیء قدیر** o

بروز جُمعہ **سُبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله و الله اکبرولا حول ولا قُوة الا با لله العلی العظیم**۔

دوسری ترتیب : حضرت شیخ ظہور الحق ؒ سے منقول ہے کہ ہر ایک 1000 مرتبہ اس ترتیب سے پڑھا جائے۔

بروز ہفتہ **یا ھو یا الله** بروز اتوار **یا رحمن یا رحیم** بروز سوموار **یا واحد یا احد**

بروز منگل **یا صمد یا فرد** بروز بُدھ **یا حی یا قیوم** بروز جُمعرات **یا حنان یا منان**

بروز جُمعہ **یا ذالجلال والاکرام۔**

نیند سے بیدار ہونے کی دُعا :

الحمد لله الذی احیانا بعد ما اما تنا و الیه النشور ☆ (صحیح بُخاری، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی دُعا :

اللھم ارنا الحق حقا فنتبعه ☆ والباطل باطلا فنجتنبه ☆ ولا تجعل ذٰلك علینا مُتشابھا فنتبع الھوٰی ☆ ترجمہ: اے اللہ ہمیں حق کو حق ہی دِکھانا تا کہ ہم اس کی پیروی کرنے لگیں ☆ اور باطل کو باطل ہی دِکھانا تا کہ ہم اس سے اِجتناب کرسکیں ☆ اور اسے ہم پر مُشتبہ نہ بنانا کہ کہیں ہم اس کی پیروی نہ کرنے لگیں۔

تعارف دُعائے حزبُ البحر :

یہ عظیم الشان دعائے مبارکہ بنام **دُعائے حزب البحر** دراصل حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ سے منقول ومنسوب ہے۔ بزرگان دین اس ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ دعائے مبارکہ حضور شہنشاہِ کونین امام العرب والعجم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے امام طریقت حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ کو مُراقبہ میں تعلیم فرمائی تھی۔ یہ حق تعالیٰ شانہ کی بارگاہ کریمہ میں بہترین اور نہایت مقبول ترین دُعاؤں کا عظیم الشان مجموعہ ہے۔ جس کی دعوت دیگر دعاؤں سے بہت افضل وارفع ہے۔ کیونکہ یہ دعا جُملہ دینی ودنیاوی امورات کے حل کے لئے اکسیر صفت اور نہایت تیر بہدف ثابت ہوئی ہے۔ تمام سلاسل طریقت (جیسے قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی، قلندری، اویسی وغیرہم) میں اکثر اہل اللہ ومشائخ نے اس دعا کو اپنا دائمی ورد بنائے رکھا۔ اور کبھی بھی ناغہ نہیں کیا۔ اسی وجہ سے اس دعا کے قارئین بفضلِ خُدا اکثیر الاقسام ظاہری وباطنی فیوضات وبرکات سے مستفید ومتنفع ہوئے۔ اِسی ضمن میں جناب امام عبدالوہاب الشعرانیؒ کی کتاب میں آیا ہے۔ کہ! ایک شیخ طریقت کا تو یہاں تک بیان ہے۔ کہ اِس حرز (دُعائے حزبُ البحر) کو آنحضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت سیدی ابوالحسن شاذلیؒ کو لفظ بلفظ املاء کرایا ہے۔ **واللہ اعلم بالصواب۔**

دُعائے حزب البحر کی شرائط :

شائقین دعوت وطالبان صادق کے لئے دعائے حزب البحر کی زکات کے لئے مندرجہ ذیل قواعد وضوابط اور شرائط کی پاسداری انتہائی ضروری ہے۔ تا کہ عامل وصاحب دعوت ہذا سے تصرفات کا اجراء ہو سکے۔ اور وہ عظیم وپُرخطر رجعت سے بھی مامون رہے۔

۱۔ کسی شیخ کامل یا صاحب مجاز سے باقاعدہ اِذن حاصل کرے۔ تا کہ شب وروز کی محنت شاقہ اکارت نہ جائے۔

۲۔ دورانِ دعوت پرہیز روحانی، صوم وصیام اور نماز کا خصوصی التزام واہتمام رکھے۔ تا کہ خیالات ووساوس سے محفوظ رہے۔

۳۔ دورانِ دعوت پوشاکِ نادوختہ (اَن سِلے کپڑے) پہنے۔ بہتر تو یہ ہے۔ کہ احرام باندھے۔

۴۔ جہاں تک ہو سکے۔ کھانا اپنے ہاتھ سے بنا کر کھائے۔ ورنہ سب سے بہتر تو یہ ہے۔ کہ کھجور اور پانی سے سحر وافطار کرے۔

۵۔ بوقتِ ادائیگی دعوت (دُعائے حزب البحر پڑھنے سے بیشتر) ایک چھری پر 3 مرتبہ آیت الکرسی اور 3 مرتبہ معوذتین پڑھ کر بائیں طرف سے حصار کرتا ہوا واپس اسی نقطہ پر چھری کو زمین میں گاڑھ دے۔ جہاں سے چھری کیساتھ حصار شروع کیا تھا۔

٦۔ یادرہے۔ کہ دعا ودعوت کی پڑھائی، قیام اور سونا، غرضیکہ تمام امورات کو حصار ہی میں کیا کرے۔

۷۔ جو خواب دیکھے۔ سوائے مُرشد ومُربی کے کسی اور کو نہ بتائے۔ تا کہ خوابوں کا سلسلہ بند نہ ہو۔ اور مزید روحانی ترقی ہو۔

دُعائے حزب البحر کی زکات کے طرائق :

اس دُعا کی زکات کے عمومًا پانچ طرائق بہت معروف ومشہور ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ دعوت کبیر : 3 دنوں میں روزانہ 120 مرتبہ پڑھنا۔

۲۔ دعوت متوسط: 6 دنوں تک روزانہ 60 مرتبہ پڑھنا۔

۳۔ دعوتِ صغیر: 12 دنوں تک روزانہ 30 مرتبہ پڑھنا۔

۴۔ دعوتِ اصغر: 40 دنوں تک روزانہ 9 مرتبہ پڑھنا۔

۵۔ دعوتِ عمومی: اگر کوئی شخص ایک سال تک روزانہ (10) دس مرتبہ (ایک ہی نشست میں) بنا کسی سے گفت وشنید کے بلا ناغہ دن کے کسی بھی حصے میں ایک مخصوص وقت مُقررو معین کر کے پڑھتا رہے۔ تو دعوتِ اکبر ادا ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس دعوت میں پرہیز روحانی کی تو ضرورت نہیں ۔ ہاں ! البتہ اِس دعوت میں اکل حلال ، صدق مقال ، کم گُفتن ، کم خوابیدن وغیرہم ضروری امور ہیں۔ اور ویسے بھی یہ امور تو ہر قسم کی ریاضات کی اساس ہیں۔

اکابر اولیائے عُظام اور سلف صالحین اسی وجہ سے اس دعائے مبارکہ کو سیف الفقراء بھی کہتے ہیں۔ دعائے حزب البحریہ ہے۔ بعداز ادائیگی زکات دعائے حزب البحر میں چند کلمات کی تکرار ہے۔ اور کچھ اضافہ بھی ہے۔ جو مطلب ومقصد کے حصول کے لئے ضروری ہے۔

بسم ا لله الر حمٰن الر حیمo

یا ا للّٰہ یا رحمٰن یا رحیم یا علی یا عظیم یا حلیم یا علیم یا کریم انت ربی و علمك حسبی فنعم الرب ربی ونعم الحسب حسبی تنصر من تشآء و انت العزیز الرحیم oاللھم انا نسئلك العصمة فی الحرکات والسکنٰت والکلمٰت والارادات والخطرٰت من الظنون والشکوك والاوھام الساترة للقلوب عن مطالعة الغیوب فقد ابتلی المؤمنون وزلزلوا زلزالا شدیدا oواذیقول المنٰفقون والذین فی قلوبھم مرض ما وعدنا الله ورسوله الا غرورا oفثبتنا علٰی امور الشریعة اللھم اجعلنی عزیزا فی اعین الناس وذلیلا فی عینی وانصرنا علی جمیع الخلائق و سخرلنا ھذا البحر کما سخرت البحر لسیدنا موسٰی علیه الصلٰوۃوالسلام۔ وسخرت النار لسیدنا ابراھیم علیه الصلٰوۃوالسلام۔ وسخرت الجبال والحدید لسیدنا داؤد علیه الصلٰوۃوالسلام ۔وسخرت الریاح والشیٰطین والجن والانس والوحوش والطیرلسیدنا سلیمٰن علیه الصلٰوۃوالسلام۔وسخرت الشمس والقمر والبراق والثقلین وسخرت الملك والملکوت والعوالم کلھا لسیدنا و نبینا و شفیعنا ومولٰنا محمد علیه الصلٰوۃوالسلام ورحمة الله وبرکاته وسخرلنا کل الخلآئق و کل سلطٰن ووزیر وامیر و صغیر و کبیروامام ورعیة وسخرلنا کل بحرو بر و فاسق وفاجر ط وسخرلنا کل بحر و بر وفاسق وفاجر ھولك فی الارض والسمآء والملك والملکوت و بحرالدنیا و بحرالآخرۃ ط وسخرلنا کل شیء ما من م بیدہ ملکوت کل شیء والیه تر جعون بحق کھیعص اُ نصُرنَا فا نك خیر النٰصرین یا ناصر oوافتح لنا فانك خیر الفاتحین یا فاتح oواغفرلنا فا نك خیر الغٰفرین یا غفار oوارحمنا فانك خیر الرٰحمین یا رحیم oوارزقنا فانك خیر الرٰزقین یا

رزاقo واحفظنا فانك خير الحٰفظين يا حفيظo واهدنا فانك خير الهادين يا ها
دیo و نجنا من القوم الظٰلمین یا منجیo وھب لنا من لدنك دولة وعزة و
حر مة وبر كة وكرامة واستقامة ومها بة وريحا طيبة كما هی فی علمك
وانشرها علينا من خزآئن رحمتك يا وهاب o واحملنا بها حمل الكرامة مع
السلامة والعافية فی الدين والدنيا والآخرة انك علٰی کل شیء قدیرo اللھم
یسرلنا امورنا مع الراحةلقلوبنا والصحة لِاَبدانِنَا والسلامة والعافية فی دیننا و
دنیانا ۔ وکن لنا صاحبا فی سفرنا و خلیفة فی اھلنا ومعینا وحامیا فی حضرنا
۔ واطمس علٰی وجوہ اعدآئنا ۔ وامسخهم علٰی مکانتهم ۔ فلا یستطیعون
المضیء ولا المجییء الینا ۔ ولو نشاء لطمسنا علٰی اعینهم فاستبقوا الصراط
فانٰی یبصرون o ولو نشآء لمسخنهم علٰی مکا نتهم فما استطا عوا مضیا و لا یر
جعون o یٰسٓ o والقُرآن الحکیم o انك لمن المرسلین o علٰی صراط
مستقیم o تنزیل العزیز الرحیم o لتنذر قوما ما انذر اٰ بآؤھم فهم غٰفلون o لقد حق
القول علٰی اکثرھم فهم لا یومنون o انا جعلنا فی اعنا قهم اغللا فهی الی
الاذقان فهم مقمحون o وجعلنا من م بین ایدیهم سدا و من خلفهم سدا فا
غشینٰهم فهم لا یبصرون o شاهت الو جوه o وعنت الوجوه للحی القیوم ۔ و قد
خاب من حمل ظلما o واطمس علٰی وجوہ اعدآ ئنا o طٰسٓ طٰسٓمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ o
مرج البحرین یلتقیٰن o بینهما برزخ لا یبغیٰن o حٰمٓ دفعت بامر الله تعالٰی کل
بلآء وقضآء یجیء من هذه الجهات الستة تا من باذن الله تعالٰی من جمیع
الاٰفات و العاهات حٰمٓ o حمی الا مرُ وجآء النصر فعلینا لا ینصرون o حٰمٓ o تنزیل
الکتٰب من الله العزیز العلیم o غافر الذنب و قابل التوب شدید العقاب ذی
الطول ط لا اله الا هو ط الیه المصیر o بسم الله با بنا ۔ تبارك حیطا ننا ۔ یٰسٓ
سقفنا ۔ کٓهٰیٰعٓصٓ کفا یتنا ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ حما یتنا ۔ اٰمین o فسیکفیکهم الله ج وهو
السمیع العلیم o ستر العرش مسبول علینا و عین الله ناظرة الینا بحول الله و
قوته لا یقدر احد علینا والله من ورآ ئهم محیط o بل هو قُرآن مجید ۔ فی
لوح محفوظ o فالله خیر حا فظا ط وهو ارحم الرّحمین o ان ولیۦ الله
الذی نزل الکتٰب وهو یتولی الصالحین o فان تولوا فقل حسبی الله لا اله الا
هو ط علیه توکلت وهو رب العرش العظیم o بسم الله الشافی بسم الله الکافی

بسم المعافی ۔ بسم اللہ خیرالاسمآء بسم اللہ رب الارض والسمآء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم o لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیمoسبحٰن ربك رب العزة عمّا یصفون۔ وسلٰم علی المرسلین۔ والحمد للہ رب العالمین o و صلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقه سیدنا محمد وعلٰی اله وا صحابه اجمعینoبرحمتك یا رحم الرّٰحمینo

دُعائے ودعوت حزب البحر کے تصرفات واعمال میرے پیرومُرشد جناب پیر سید محبوب علی شاہ بخاری دہلوی ؒ ، حضرت پیر مِہر علی شاہ گولڑوی ؒ ، حضرت خواجہ حسن نظامی ؒ ، اور حضرت شاہ ولی اللہ ؒ ، حضرت پیر سید وارث علی شاہ جیلانی ؒ ، علامہ دیربی ؒ ، تصوف کے جملہ سلاسل جیسے قادری ، چشتی ، سہروردی ، نقشبندی ، اویسی وغیرہم کی تالیفات وتصانیف ملاحظہ فرمائیں۔

چِشتیہ صابریہ سلسلے کی خصوصی دُعاوشُغل (دُعائے نوری):

حضرت مخدوم ضِمن شاہ محمد حسن صابری چشتی قادری حنفی رامپوری ؒ اپنی تالیف بنامِ حقیقت **گُلزارِ صابری** میں رقمطراز ہیں۔ کہ! حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری ؒ (آستانہ عالیہ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر ؒ) پر بعد نمازِ مغرب لنگر تقسیم کر کے (اپنے حجرے میں دروازہ بند کر کے تنہائی میں) دُعائے نوری ایک مرتبہ بآوازِ بُلند تلاوت کرتے تھے۔ دُعائے نوری یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمoاللھم اجعل لی نورا فی قلبی و نورا فی قبری و نورا فی سمعی و نورا فی بصری و نورا فی شعری و نورا فی اللسانی و نورا فی بشری و نورا فی لحمی و نورا فی دمی و نورا فی مخی و نورا فی عظامی و نورا بین یدی و نورا من خلفی ونورا عن یمینی ونورا عن شمالی ونورا مِن فوقی ونورا من تحتی وسلم حقا ھو۔

مُجردشد از دین ودنیا قلندر ۔۔۔ کہ راہ حقیقت ازیں ہر دو برتر

اور یہی دُعائے نوری حضرت پیر سید وارث علی شاہ ؒ کی کتاب عامل کامل میں اِس طرح سے منقول ومرفوع ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمoاللھم اجعل لی نورافی قلبی۔ و نورا فی بصری۔ و نورا فی سمعی۔ و نورا فی اللسانی۔و نورا عن یمینی۔ و نورا عن یساری۔و نورا من فوقی۔و نورا من تحتی۔و نورا من امامی۔و نورا من خلفی۔و نورافی عصبی۔و نورا واجعل فی نفسی۔و نورافی شعری۔ ونورا فی بشری۔و نورا فی لحمی۔و نورا فی دَمِی۔و نورا فی عظامی۔و نورا فی قبری ۔و نورا اعظم لی۔و نورا اعطنی۔و نورا واجعل لی نورا ۔ رب اشرح لی صدری ۔ و یسر لی امری ۔ واحلل عقدة من لسانی ۔ یفقھوا قولی ۔(سورہ طٰہٰ۔آیت نمبر۔ 28-25) اللھم یا رب ادخلنی مد خل صدق و اخر جنی مخرج صدق واجعل لی من لد نك سلطٰنا نصیرا۔(سورہ بنی اسرائیل۔آیت نمبر80) ان

الله علٰی کل شیء قدیر ۔ برحمتك یا رحم الراحمین o

سالکین کو چاہیئے ۔ کہ اس دُعا کو عالم تنہائی میں روزانہ **300** مرتبہ پڑھ کر مُراقبہ کریں ۔ اِس دُعا کی برکت سے کئی اقسام کے ظاہری و باطنی رموز و اسرار کا انکشاف ہوگا ۔ اور درجہ ولایت میں بھی یقینی ترقی ہوگی ۔ انشاء اللہ العظیم ۔

مغفرت کی عظیم الشان دعا :

علامہ کمال الدین الدمیری ؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب حیات الحیوان میں رقم طراز ہیں ۔ کہ ! معاذ بن الحارث بن رفاعہ الانصاری الزرقی ؒ فرماتے ہیں ۔ کہ ایک مرتبہ یحییٰ بن زکریاؑ (یوحنا العمدان) گزرتے ہوئے حضرت دانیال نبیؑ کی قبر سے گزرے ۔ تو اُنہوں نے آپؑ کی قبر سے یہ دعا پڑھنے کی آواز سُنی ۔

سبحان من تعزز بالقدرة و قهر العباد بالموت۔

وہ بزرگ فرماتے ہیں ۔ کہ جو شخص یہ کلماتِ عظیمہ پڑھے گا ۔ تو اس کے لئے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی چیزیں مغفرت کی دعا کریں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

مُلا کو جو ہے ، ہند میں سجدے کی اجازت ۔۔۔ ناداں یہ سمجھتا ہے ، کہ ! اسلام ہے آزاد

عملِ استجابت :

بہت سے مصنفین اپنی تالیفات میں فرماتے ہیں ۔ کہ اگر کوئی شخص ایسے رنج والم میں مُبتلا ہو ۔ جو کسی بھی طرح سے حل پذیر نہ ہو ۔ تو جمعہ کے روز بعد نمازِ عصر سے قبل اذانِ فجر تک ان تین **اسمآءُ الحُسنیٰ** کو بلا تعداد بنا کسی سے بات چیت کئے اپنی حاجت کو مدنظر رکھتے ہوئے پڑھتا رہے ۔ تو ضرور بالضرور اس رنج والم ، مصیبت و مُشکل سے نجات پائے گا ۔ یہ عمل بارہا کا انتہائی مجرب اور مُستند عمل ہے ۔ وہ تین اسماءُ الحُسنی یہ ہیں ۔ **یا الله ۔ یا رحمٰن ۔ یا رحیم ۔**

روشن اِسی ضَو سے اگر ظلمت کردار نہ ہو ۔۔۔ خود مسلماں سے ہے ، پوشیدہ مسلماں کا مقام

حضرت انس بن مالک ؓ کی عظیم الشان دعا :

علامہ کمال الدین الدمیری ؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب **حیات الحیوان** میں رقم طراز ہیں ۔ کہ ! جو شخص صبح کے وقت یہ دعائے جلیلہ پڑھے گا ۔ اس کو شام تک کوئی بھی کسی قسم کا نقصان پہنچانے پر قادر نہیں ہوگا ۔ اور اسی طرح جو بھی شخص شام کو اس دعا کو پڑھے گا ۔ تو صبح تک اس پڑھنے والے کو کوئی بھی نقصان پہنچانے پر قادر نہیں ہوگا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔ دُعائے جلیلہ یہ ہے ۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم o الله اکبر ۔ الله اکبر ۔ الله اکبر ۔ بسم الله علٰی نفسی و دینی ۔ بسم الله علٰی اهلی و مالی ۔ بسم الله علٰی کل شیء اعطا نی ربی ۔ بسم الله و بالله ۔ بسم الله خیر الاسماء بسم الله رب الارض ورب السماء ۔ بسم الله الذی لا یضر مع اسمه داء ، بسم الله خیرالاسمآء بسم الله رب الارض والسمآء بسم الله لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم o بسم الله افتحت و بالله ختمت وبه آمنت بسم الله اصبحت (شام کو پڑھتے وقت "**امسیت**" آئے گا) **و علی الله توکلت ، هوالله ، الله ربی لا ا شرك به احدا ۔ اسئلك بخیرك اللهم من خیرك الذی لا یعطیه احد غیرك ۔ عز جارك و جل ثناؤك ولا اله الا انت ۔ اللهم اجعلنی فی عبادك و جوارك من کل سوء ، و من الشیطٰن الرجیم o اللهم انی استجیرك من جمیع کل شیء خلقت ، واحترس بك منهن واقدم بین یدی بسم الله الرحمٰن الرحیم o قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد " o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ**

یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد ’’o (سورہ اخلاص کو پڑھ کر سامنے پھونک ماریں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد ’’ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد ’’o (سورہ اخلاص کو پڑھ کر پیچھے پھونک ماریں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد ’’ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد ’’o (سورہ اخلاص کو پڑھ کر دائیں جانب پھونک ماریں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد ’’ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد ’’o (سورہ اخلاص کو پڑھ کر بائیں جانب پھونک ماریں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد ’’ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد ’’o (سورہ اخلاص کو پڑھ کر اوپر کی طرف پھونک ماریں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد ’’ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد ’’o (سورہ اخلاص کو پڑھ کر نیچے کی طرف پھونک ماریں)۔

یہ دعا سبل الہدٰی والرشاد، عمل الیوم والسنۃ لابن سنی اور کنز العمال جلد دوئم میں بھی بیان ہوئی ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی، جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

سورہ فاتحہ کا عجیب وغریب ونادر عمل مبارک :

بہت سے مصنفین نے عمل ہذا کی تعریف کی ہے۔ اور کچھ مصنفین ومؤلفین نے تو اِس میں کئی قسم کی ترامیم بھی کی ہیں۔ کچھ نے اِس عمل مبارک میں کچھ ترامیم کر کے اِسے ہفتے کے سات ایام پر بھی منقسم کیا ہے۔ اِس ضمن میں ہمارے استادِ محترم جناب غلام الرسول عائلی آف لاڑکانہ اپنی، مشہور ومعروف کتاب ’’مکاشفاتِ اسرار‘‘ میں فرماتے ہیں۔ کہ!

ایک عجیب سی دعوت الکبیر (دعوتِ سورہ فاتحہ شریف) جسے حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ نے (جواہر خمسہ) میں ایک انداز سے بیان فرمایا ہے۔ تو صاحب شمس المعارف نے دوسرے انداز سے اور صاحب اکسیر الاحمر نے تیسرے انداز سے ذکر کیا ہے۔ بہرحال اِس دعوت کا (اصل) مآخذ وبنیاد صاحب جواہر خمسہ جناب حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ کی ترتیب ہی پر ہے۔ (جناب عائلی صاحب نے اِس دعوت کو مفصلاً، **مجملاً** اور **مصححًا** مکاشفات اسرار میں دیا ہے۔ صاحب ذوق لوگ وہاں سے دیکھ سکتے ہیں۔ جو سات ایام کی ریاضت پر مشتمل ہے)

حضرت مولانا مولوی حقی نازلی نقشبندیؒ سے منقول ہے۔ آپؒ اپنی کتاب ’’**خزینۃ الاسرار**‘‘ میں رقم طراز ہیں۔ کہ! مدینہ منورہ میں مَیں نے الحمد شریف کی اِس ترتیبِ مذکور کو پایا۔ اور پانچوں نمازوں کے بعد بلا کسی کی اجازت کے اِس کے ورد کو شروع کر دیا۔ کیونکہ اُس وقت تک مجھے کوئی ایسا شیخ نہیں ملا تھا۔ جن سے میں اجازت طلب کرتا۔ اور مواجہہ شریف میں آنخضرت نبی مکرم ﷺ سے اِس کی اجازت کی درخواست کی۔ اور پھر خواب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کریم کو دیکھا۔ اور اُنہوں نے مجھے اِس (سورہ فاتحہ کے خصوصی وِرد) کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور میں نے اُن کے داہنے ہاتھ پر بوسہ دیا۔ پھر میں نے اُس خواب کو حضرت شیخ سنوسی المغربیؒ (جو جبل ابوقبیس میں رہتے تھے) کی خدمتِ اقدس میں بیان کیا۔ تو اُنہوں نے فرمایا کہ! اے میرے فرزند! تجھے اِس روحانی اجازت کی مبارک ہو۔ جو اِس ترتیب سے سورہ فاتحہ کو نوچندی یک شنبہ سے پڑھے گا۔ اسرار سے مطلع ہوگا۔ اِسی ضمن میں حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ فرماتے ہیں۔ کہ!

جو شخص سورہ فاتحہ کو اِس ترتیب سے ہر روز سات مرتبہ پڑھا کرے۔ اُس کو عالم غیب کا مشاہدہ ہوگا۔ اور وہ عالم ملکوت وجبروت کی روحانیت سے مطلع ہوگا۔ اور حق تعالٰی کے فضل وکرم سے وہ اپنے تمام دنیوی واُخروی مقاصد میں بھی کامیاب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالٰی۔

راقم کے خیال کے مطابق سورہ فاتحہ کو پہلے ایک ہفتے تک کسی بھی وقت مکمل سورہ فاتحہ کی آنے والی ترتیب کے مطابق

روزانہ دس مرتبہ پڑھا جائے۔سورہ فاتحۃ الکتاب کے پڑھنے کی دو تراکیب ہیں۔

1۔ نوچندی یک شنبہ سے روزانہ رات کو سونے سے قبل بحالت وضورو بقبلہ جائے نماز پر بیٹھ کر 100 مرتبہ روزانہ پڑھا جائے۔اِس ترکیب وطریقہ میں پرہیزِ عمومی ضروری ہے۔اور اِس ترکیب کا چلہ فقط 40۔ایام کا ہے۔

2۔ نوچندی یک شنبہ سے سورہ فاتحہ کی ہر آیت کو ہزار مرتبہ معہ تسمیہ پڑھنا ہوگا۔جیسے کہ پہلی رات **بسم اللہ الرحمٰن الرحیمoالحمد لله رب العا لمین** ۔۔۔آخر تک،جبکہ دوسری رات **بسم الله الرحمٰن الرحیم o الرحمٰن الرحیم** ۔۔۔۔آخر تک۔لیکن اِس ترکیب وطریقہ میں پرہیز روحانی ضروری ہے۔اور اِس ترکیب کا چلہ 49۔ایام تک کا ہے۔

بہر حال سورہ فاتحہ پڑھنے کی وہ ترتیب، جوکہ حضرت شیخ امام محی الدین ابنِ عربی اندلسیؒ سے منقول ومنسوب ہے۔رفاع عام اور ثوابِ دارین کی غرض وغایت سے یہاں درج کی جارہی ہے۔تاکہ عوام الناس اِس ترکیب وترتیب سے کلی طور پر مستفید و متنفع ہوسکیں۔انشاءاللہ العظیم۔

بسم الله الرحمٰن الرحیمo الحمد لله رب العٰلمین o یا حی یا قیوم☆ اجب یا روقیا ئیل ☆ وأنت یامذ هب علٰی ما امر تك و سخر لی قلوب المخلو قات الروحا نیة من العلویات والسفلیات سمیعا مطیعا ☆ بحق الحمد لله رب العٰلمین ☆ وبحق الحی القیوم ☆ و بحق سیدنا محمد علیه الصلاة والسلام و بحق الملك أ بجد ۔ الملك المؤ کل بالقوآ ئم العرشیة و بحق للطهطیل و بحق یاه۔و ننزل من القرآن ما هو شفآء ورحمة اللمؤ منین ولا یز ید الظا لمین الا خسارًا ☆

الر حمٰن الر حیم o یا رحمٰن یا ر حیم یا رؤف یا عطوف☆ اجب یا جبرا ئیل ☆ وأنت یا ا بیض علٰی ما أ رید و سخر لی قلوب المخلو قات الروحا نیة من العلویات والسفلیات سمیعا مطیعا ☆ بحق الر حمٰن الر حیم ☆ وبحق الرؤف العطوف ☆ و بحق سیدنا محمد علیه الصلاة والسلام و بحق الملك هو ز ح الملك المؤ کل بالقوآ ئم العرشیة و بحق مهطهطیل و بحق سامٍ ۔ ما قد منا ا لی ما عملوا من عمل فجعلنٰه هبآء منثورا☆

مٰلك یوم الدین o یا مقلب القلو ب والا بصار☆ اجب یا سمسما ئیل ☆ وأنت یا أ حمر علٰی ما د عو تك وسخر لی قلوب المخلو قات الروحا نیة من العلویات والسفلیات سمیعا مطیعا ☆ بحق ما لك یوم الد ین ☆ وبحق مقلب القلوب والا بصار ☆ و بحق سیدنا محمد علیه الصلاة والسلام و بحق الملك طیکل الملك المؤ کل بالقوآ ئم العرشیة و بحق قهطهطیل و بحق د ملیخٍ ۔ فا ذا جآء و عد ر بی جعله د کآ ء وکان و عد ر بی حقا ☆

ایاك نعبد و ایا ك نستعین o یا سر یع یا قریب یا مجیب یا معبود یا

مستعان☆ اجب یا میکا ئیل ☆ وأنت یا بر قان علٰی ما ا نت ما مور به وسخر لی قلوب المخلو قات الروحا نیة من العلویات والسفلیات سمیعا مطیعا ☆ بحق ایاك نعبد و ایا ك نستعین ☆ وبحق السر یع القریب المجیب المعبود المستعان ☆ و بحق سیدنا محمد علیه الصلاة والسلام و بحق الملك المنسع الملك المؤ کل بالقوآ ئم العرشیة و بحق فهطیطیل و بحق ا هیاشٍ ۔ قال مو سٰی ما جئتم به السحر ، ان الله سیبطله ان الله لا یصلح عمل المفسدین ☆ و بحق الله الحق بکلما ته☆

اهدنا الصراط المستقیم oیا قادر یا مقتدر☆ اجب یا صر فیا ئیل ☆ وأنت یا شمهو رش علٰی ما ا طلبه منك وسخر لی قلوب المخلو قات الروحا نیة من العلویات والسفلیات سمیعا مطیعا ☆ بحق اهدنا الصراط المستقیم ☆ وبحق القادر المقتدر ☆ و بحق سیدنا محمد علیه الصلاة والسلام و بحق الملك فصقر الملك المؤ کل بالقوآ ئم العرشیة و بحق نههططیل و بحق درمیشٍ ۔ و ا نه لکتاب عز یز ۔ لا یا تیه البا طل من بین ید یه ولا من خلفه تنز یل من حکیم حمید ☆

صراط الذین انعمت علیهمo یا الله یا علی یا علیم یا حکیم☆ اجب یا عینیا ئیل ☆ وأنت یا ذو بعة علٰی ما دعو تك وسخر لی قلوب المخلو قات الروحا نیة من العلویات والسفلیات سمیعا مطیعا ☆ بحق صراط الذین انعمت علیهم ☆ وبحق الله العلی العلیم الحکیم ☆ و بحق سیدنا محمد علیه الصلاة والسلام و بحق الملك شتشخ الملك المؤ کل بالقوآ ئم العرشیة و بحق جهلططیل و بحق سبوح ۔ ا لیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصا لح یر فعه☆

غیر المغضوب علیهم ولا الضآ لّینo آ مین o یا قآ ئم یا عز یز☆ اجب یا عزرآ ئیل ☆ وأنت یا میمون السحا بی علٰی ما د عو تك و سخر لی قلوب المخلو قات الروحا نیة من العلویات والسفلیات سمیعا مطیعا ☆ بحق غیر المغضوب علیهم ولا الضآ لّین☆ وبحق القآ ئم العز یز ☆ و بحق سیدنا محمد علیه الصلاة والسلام و بحق الملك ذ ضظغ الملك المؤ کل بالقوآ ئم العرشیة و بحق لخهططیل و بحق اوزا ۔ الله الصمد ☆ لم یلد ولم یو لد ولم یکن له کفوا ا حد ☆

اقسمت علیکم یا ملٰئکة الروحا نیین من العلویات والسفلیات ویا خدام فاتحة الکتاب أ جیبونی وامددنی وأ عینونی فی جمیع اموری الدینی و دنیای الوحا الوحا العجل العجل الساعة الساعة بحق السبع المثا نی والقرآن العظیم وبحق الاسرار والبرکات فیهما وبحق ما تعتقدونه من العظمة والبرهان وبحر مة سیدنا محمد علیه الصلاة والسلام۔ اللهم سخر لی عبدك الرفرف الاخیضر۔ انك علٰی کل شیء قد یرo برحمتك یارحم الراحمینo

تعارف وخواص دعوت ودُعائے برهتیه :

یہ دعا و دعوت بہت عظیم البرکت ہے۔ علمائے عاملین نے دعوت برہتیہ کو نصاب روحانیہ میں اولین درجہ عطا کیا ہے۔ بلکہ علمائے عاملین کا اس بات پر مصمم اتفاق ہے۔ کہ جب تک کوئی شخص **دعوت برهتیه** کی ریاضت نہ کرلے۔ وہ عامل کہلانے کا حقدار نہیں ہے۔ عہد جدید وقدیم کے تمام عاملین نے اس دعوت کو لازماً اپنی گراں مایہ تصانیف وتالیفات سے مزین فرمایا ہے۔ جو عامل واقعتاً **دعوت برهتیه** میں کمال حاصل کرلے۔ تو ایسے عامل کو جمیع امور کے لیے یہ دعوت کفایت کرتی ہے۔ اور تاحیات اسے باقی کسی بھی دعوت وریاضت کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس دعوت کی مختصر ریاضت کے بعد ایک عام سا شخص بھی عامل کامل بن جاتا ہے۔

دعوت برہتیہ کے فوائد وخصائل:

دعوت برہتیہ کا حامل اور عامل کائنات روحانیت وعملیات کا شہنشاہ کہلاتا ہے۔ جنات کا حاضر کرنا۔ آسیب زدہ لوگوں سے آسیب و جنات وعوارضات کا مکمل اخراج کرنا، خزائن و دفائن کا نکالنا، دشمن کو بیمار یا ہلاک کرنا، کشتی کو ڈبونا، کسی کو حاضر کرنا (جلب المطلوب) کسی کو بیماری یا شفاء کے لئے **دعوت برهتیه** کو وسیلہ بنانا، چھوٹوں اور بڑوں پر حاضرات کرنا، برکت دکان ومکان، و رزق وروزی، تسخیر الخلائق غرضیکہ خیر وشر ہمہ قسم میں عامل دعوت ھذا دائمی کامیاب وکامران ہوتا ہے۔

اسمائے برہتیہ کے اعداد قمری ومعانی :

نمبرشمار	اسمائے عبرانی و سریانی	اعداد قمری	اسمائے عبرانی و سریانی کے عربی معانی و مفاہیم
1	بَرْهَتِیهٍ	622	قُدُوسٌ یا سُبُوحٌ
2	کَرِیْرٍ	430	اِلٰهٌ کُلِّ شَیٍٔ یا اللّٰهُ
3	تَتْلِیَةٍ	845	سُبُوحٌ قُدُّوسٌ یا اَلْقَادِرُ، اَلْخَبِیْرُ، اَلْمُجِیْرُ
4	طُوْرَانٍ	266	یَاحَیُّ یَا مُحْیِ
5	مَزْجَلٍ	80	یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یا یَاقَآئِمُ
6	بَزْجَلٍ	42	یَا وَدُوْدُ یَاوَاجِدُ یا یا اللّٰهُ یَاقَاهِرُ یَااَحَدُ
7	تَرْقَبٍ	702	یَاسَلَامُ یَا سَلِیمُ
8	بَرْهَشٍ	507	یَااَللّٰهُ عَبْدُكَ اُجِبْهُ یا یَامُقْتَدِرُ

9	غَلمَشٍ	1370	يَاحَمِيدُ يَامَجِيدُ يا يَامَلِكُ
10	خُوطِيرٍ	825	يَاقَوِىُ يَا عَلِيمُ يَاحَكِيمُ يا مَتِينُ
11	قَلَنهُودٍ	195	يَامَتِينُ يا يَاسَمِيعُ يَابَصِيرُ يَا بَدِيعُ يَامُغنِى يَا مُحِيطُ
12	بَرشَانٍ	553	يَامُحِيطُ يا يَااَللّٰهُ ىَ عَزِيزُ
13	كَظهِيرٍ	1135	سُبحَانَ اللّٰهِ يَا يَاقَوِىُّ يَمَتِينُ يَارَحِيمُ
14	نَمُوشَلخٍ	1026	يَاعَزِيزُ يَااَللّٰهُ يا يَا اَللّٰهُ يَا قَوِىُّ يَا مَتِينُ يَا عَزِيزُ اَنتَ اللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَاهُوَ
15	بَرهَيُولاً	256	سُبحَانَ اللّٰهُ يا اَنَا اللّٰهُ اَمَانُ الخَآ ئِفِينَ يَاكَافِى يَاسَمِيعُ ، يَااَللّٰهُ رُوفِى لِرُوحِكَ مُنتَصِبَةٌ عَلىٰ اَدرَاكَ
16	بَشكَيلَخٍ	962	يَااَللّٰهُ بِرُوحِكَ مُنتَصِبَةٌ عَلىٰ اِرَادَتِكَ الكَرِيمَةِ
17	قَزمَرٍ	154	عَزَاللّٰهُ الرَّحمٰنُ الرَّحِيمِ ، يا الله يارحمن يا رحيم يا مهيمن
18	اَلغَلَ لِيطٍ	2121	اَلرَّحمٰنُ الرَّحِيمِ يا حَكِيمُ يَا خَبِيرُ لَطِيفُ يا عَظِيمُ
19	قَبرَاتٍ	703	يَاحَكِيمُ يَا عَلِيمُ يا عَزَاللّٰهُ الكَافِى الكَرِيمُ
20	غَيَاها	1017	يَاكَرِيمُ يَا قَاضِى يا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ
21	كَيدَهُولاً	72	اَلقَادِرُ هُوَاللّٰهُ يا يَاقَدِيمُ يَا قَاهِرُ يَاقَادِرُ عَلىٰ كُلِّ شَئٍ
22	شَمخَاهِرٍ	1146	تَعَالَيتَ يَا عَلِىُ يَا عَلِيمُ
23	شَمخَا هِير	1156	يَاهُوَ يَارَبَّاهُ يَارَبُّ
24	شَمهَاهِيرٍ	561	يَاقَاضِىُ يَاقَدِيرُ يَاقَادِرُ يا عَزِيزُ يَا جبَّارُ
25	بِكَهطَهُونِيَةٍ	112	يَا قَدِيمُ يَا دَآئِمُ
26	بَشَارَشٍ	803	يَاقَادِرُ عَلىٰ كُلِّ شَئٍ
27	طُونَشٍ	365	يَا شَكُورُ يا هُوَاللّٰهُ الكَرِيمُ
28	شَمخَا بَارُوحٍ	1750	هُوَاللّٰهُ الكَرِيمُ القَادِرُ

دعوت و دعائے برھتیہ اگلے صفحہ پر دی گئی ہے۔ قارئین تک تصحیح شدہ عزیمت بہم پہنچانے کی سعی کی گئی ہے۔

دعا ودعوت برھتیہ :

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ o بِسمِ اللّٰهِ المَلِكُ المُحِيطِ الدَّائِمِ القَدِيمِ الاَذلِىِ الَّذِىٓ اَحَاطَ بِكُلِّ شَئٍ عِلمَاً وَّ اَحَاطَ عِلمُه' بِجَمِيعِ الكَائِنَاتِ الكُلِيَّاتِ مِنهَا والجُزئِيَاتِ وَ يُسَخِّرُ جَمِيعَ عَالِمِ عُلُوِيَّةِ وَسِفلِيَّةِ الدَّآئِمِ القَدِيمِ الاَبدِىَ الَّذِىَ لَا اِبتَدَآءَ لِقَدمِهٖ وَ لَيسَ لَه' اِنتِهَآءَ الَّذِىَ اَشرَقَ بِسَاطِعَ نُورٌ وَجهِهٖ عَلىٰ جَمِيعِ الاَكوَانِ وَاَمَدَّ هَا بِقُوَّةِ جَذبَةِ هَيبَةِ سُلطَانِهٖ عَلىٰ كُلِّ فَلَكٍ وَّمَلَكٍ وَّجِنٍّ وَّاِنسٍ وَّ شَيطَانٍ وَّسُلطَانٍ

فَخَافتہ،جمیعُ مَخلُوقَاتِہٖ وَاِذ عَنَت وَ تَواضَعتِ لہ، اَلمَلٰئِکۃُ الکرُّ وُ بیُّوَن مِنُ اَعلیٰ
مَقَامَا تِھَا وَسَجدَتْ وَ اَجَابَتْ لِدَعوَۃِ اِسمِہِ العَظِیمِ الاَعظَمِ لِمَنْ تَکلَّم بِہٖ وَاَسرَعتْ بِا
لَاجَابَۃِ وَالبُرھَانِ المُحکَمِ المَکتُوبِ فِیْ اَلوَاحِ قُلُوبِ المُتصَرِّفِینَ بِسرِّ بُدُّوحٍ
اَجھَزطٍ و بَطدٍ زَھجٍ وَاحٍ اَقسَمتُ عَلیکُم اَیَّتُھَا الاَرواحُ الرُّوحَانِیَۃُ العُلُوِیَّۃِ وَالسِّفلِیَّۃِ
وَخُدَّامُ ھٰذَاالعَھدِ الکَبِیرِ اَنْ تُجِیبُوا د عو تی وَتقضُوا حَاجَتِیْ وَ تَوکَّلُوا (حاجت کا
نام) بِعِزَّۃِ بَرھتیہِ ۲کَرِیرِ۲تَتلِیَۃٍ ۲طُورَانٍ۲ مَزجَلٍ ۲بَزجَلٍ ۲ تَرقَبٍ ۲ بَرھَشٍ۲
غَلمَشٍ ۲خُوطِیرٍ ۲ قَلنَھُودٍ ۲بَرشَانٍ ۲ کَظھِیرٍ ۲نَمُوشَلخٍ ۲بَرھیُولاً ۲ بشکیلخ ۲ قز
مز ۲ اَنغَلَ لِیطٍ ۲ قَبرَاتٍ ۲ غَیاھاً۲کِیدَھُولاً ۲ شَمخَاھِرٍ ۲ شَمخَاھِیر۲ شَمھَاھِیرٍ
۲بِکَھطَھوُ نَیہٖ ۲بَشَارِشٍ۲ طُونَشٍ۲ شَمخَا بَارُوحٍ۲ بِحَقِّ ھٰذَا العَھدِ المَاخُوذِ عَلَیکُمْ
یَا خُدَّام ھٰذِہِ الاَسمَآءُ اِلَّا مَا اَسرَعتُمُ الاِنقِیادُ وَ الاِنفَاذُفِیمَا تُومَرُون بِہٖ فی وقتی
ھٰذا بہ بعزۃ ا للہ ا لعز یز ا لمعتز فی عز عزہ وَاَوفُو بِعَھدِاللّٰہِ اِذَا عٰھدتُّم وَلَاتَنقُضُوا
الاَیمَانَ بَعدَ تَوکِیدِھَا وَقَدجَعَلتُمُ اللّٰہُ عَلَیکُم کَفِیلاً o (سورہ نحل۔91) وَبِحَقِّ الَّذِیْ
لَیسَ کَمِثلِہٖ شَیٌٔ وَ ھُوَ السَّمِیعُ البَصِیرُ o (سورہ شوری۔ 11) اُحضُرُوا وَاسمَعُوا وَ اَطِیعُوا
وَکُونُوا عَونَالِّی عَلیٰ جَمِیعِ مَا اَمَرتُکُم بِہ(حاجت کا نام) وَتَوکَّلُوا بِجَلبِ جَمِیعِ
الخَیرَاتِ وَالاَرزَاقِ وَالمَنَافِعَ وَرفع جَمِیعِ المُضَرَّاتِ عَنِّیْ وَعَمَّا تَحُوطُ بِہٖ شَفقَۃُ
قَلبِیْ وَبِحَقِّ الاِسمِ العَظِیمِ الاَعظَمِ الَّذِیْ اَوَّلُہ، اٰلُ وَاٰخِرُہ، اٰلُ وَھُوَ اٰلُ شلع ۲ یَعُو
۲ یَوَیَیہِ ۲ یَہٖ۲ یِیہٖ۲ وَآہٖ۲آہٖ ۲ بَتکَہٖ ۲ بَتکَفَالٍ ۲ بِصَعیٍ ۲کَعیٍ ۲ مَمَیالٍ ۲ مُطِیعِینَ
لَکَ مَا اَعظَمَ اِسمُکَ یَا آلٍ جَلٍ زُرَیَا لٍ مَا سَمِعَ اِسمُکَ رُوحٌ وَّعَصیٰ اِلَّا صَعِقَ
وَاحتَرَق مَنْ عَصٰی اَسمَآءُ اللّٰہُ اَقسَمتُ عَلَیکُم وَعَزَّمتُ عَلَیکُم بِعَالِمِ الغَیبِ وَالشَّھَادَۃِ
الکَبِیرِ المُتَعَالِ o وَبِحَقِّ ھٰذِہِ الاَسمَآءِ الَّتِیْ تَعَاھَدتُّم بِھَاعِندَبَابِ الھَیکَلِ الکَبِیرِ وَفِیْ
الاَصلِ وَھُوَ بَعَلشَاقَشٍ ۲ مِھرَاقَشٍ۲ اِقشَامَقشٍ۲ شَقمُونَھَش ۲رَکُشاً ۲ کَشلَخٍ۲ عَکَشٍ ۲
طَھَشٍ ۲ وَمَنْ یُّعرِضْ عَنْ ذِکرِ رَبِّہٖ یَسلُکہ، عَذَاباً صَعَدًا (سورہ جن نمبر آیت نمبر ۱۷) وَبِحَقِّ اِھیاً
اَشَراھِیًا اٰذُوَنا ئِی اَصبَأُوتُ اٰلُ شُدَایْ وَبِحَقِّ اَبجد ھَوَّزْ حُطِّیْ وَبِحَقِّ بَطدٍ زَھجٍ
وَاحٍ وَبِحَقِّ بُدُّوحٍ اَجھَزَطٍ وَاِنَّہ، لَقَسمٌ لَّو تَعلَمُونَ عَظِیمٌ o (سورہ واقعہ نمبر ۷۶) اَلوَحا ۲

اَلْعَجَلَ ۲ اَلسَّاعَۃُ ۲ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَعَلَیْکُمْ وَلَا حَوْلَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم o

طریقہ زکوۃ دعوت برہتیہ :

ریاضت سے ایک دن پہلے عامل کو چاہیے۔ کہ ایک ہلکا سے مسہل لے۔ تاکہ گندم اور باقی تمام اشیاء جو کھائی یا پی ہیں۔ ان تمام کی کثافت پیٹ سے نکل جائے۔ مسہل بنانے کا نسخہ یہ ہے۔ کہ سنا مکی، مصطگی رومی، گل گلاب، منقی دانے دور شدہ، یہ تمام اشیاء تین تین ماشہ پانی میں ابال کر قدرے شکر سرخ میں ملا کر پینے سے چند بار کے پاخانے سے پیٹ صاف ہو جائے گا۔ اب چاہیے۔ کہ آبادی سے دور خلوت نشین ہوکر۔ **دعوت برهتيه** کی سات روزہ ریاضت کے لئے صوم وصیام و پرہیز جلالی و جمالی سے آغاز کرے۔ دوران ریاضت کھجور و پانی سے سحر وافطار کا اہتمام کرے۔ یا پھر ریاضت کی خوراک کے مطابق جو کا آٹا چوتھائی روغن زیتون میں بریاں کر کے شہد ڈال کر ٹکیاں بنالے۔ پانچوں وقت ہر نماز کے بعد اول وآخر **3-3** بار درود سلام درمیان میں پینتالیس **45** بار **دعوت برهتيه** پڑھے۔ تاکہ **دعوت برهتيه** کی روزانہ کی مجموعی تعداد **225** دوسو پچیس ہو جائے۔ اور اسی طرح سے سات یوم تک ہی یہی معمول ہو۔ روزانہ بوقت سحر وافطار اسمائے **برهتيه** چینی کے صاف برتن مثل طشتری (بغیر لائن و ڈیزائن و پھول) وغیرہ پر لکھ کر پانی ڈال کر عامل روزانہ پیتا رہے۔ تاکہ ہمہ قسم رجعت سے محفوظ و مامون رہے۔ جب بھی عامل **دعوت برهتيه** پڑھنے بیٹھے۔ تو خوشبودار دخنہ لازمی جلائے۔ (خوشبودار دخنہ نہ ہونے کی صورت میں اگربتی بھی ٹھیک ہے) پس سات دن جب پورے ہو جائیں گے۔ تو بندہ خدا اس عظیم روحانی ریاضت (**دعوت برهتيه**) کا عامل ہو جائے گا۔ بعدہٗ ریاضت روزانہ چوبیس بار دعوت برہتیہ کو لازمی پڑھتا رہے۔ مگر ایک عامل نے بتایا ہے۔ کہ جب اس نے **دعوت برهتيه** کی انہی شرائط وتعداد کے مطابق 49۔ اُنچاس ایام تک اس طرح ریاضت کی۔ تب جا کر اسے **دعوت برهتيه** کے تمام تصرفات حاصل ہوئے۔ بلکہ جنات اور دُعائے برہتیہ کے مؤکلات خود بخود اس کے مطیع وفرمانبردار ہو گئے۔

دعوت برہتیہ کی ایک آسان زکوۃ :

دعوت برهتيه کی ایک ایسی زکوٰۃ جس میں صرف عمومی پرہیز کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اس مختصر **دعائے برهتيه** کو ایک سال تک اس ترتیب سے پڑھیں۔ کہ روزانہ ہر نماز کے بعد اس مختصر دعوت برہتیہ کو سو۔ سو بار اور رات کو سونے سے پہلے پانچ سو بار مسلسل ایک سال تک بلا ناغہ پڑھنے سے نہ صرف دعوت برہتیہ کی زکوۃ کبیر پوری ہوگی۔ بلکہ اس ریاضت کے دوران حضرت سلیمان نبیؑ کی بارہا زیارت کا بھی شرف حاصل ہوگا۔ انشاءاللہ العظیم۔ مختصر **دعائے برهتيه** یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ اَیَّتُھَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِیَۃُ الْعُلْوِیَّۃِ وَالسِّفْلِیَّۃِ وَخُدَّامُ ھٰذَاالْعَھْدِ الْکَبِیْرِ اَنْ تُجِیْبُوْا د عو تی وَتَقْضُوْا حَاجَتِیْ وَ تَتَوَکَّلُوْا (حاجت کا نام) **بِعِزَّۃِ بَرْھَتِیَہٖ ۲ کَرِیْرٍ ۲ تَتْلِیَۃٍ ۲ طُوْرَانٍ ۲ مَزْجَلٍ ۲ بَزْجَلٍ ۲ تَرْقَبٍ ۲ بَرْھَشٍ ۲ غَلْمَشٍ ۲ خُوْطِیْرٍ ۲ قَلْنَھُوْدٍ ۲ بَرْشَانٍ ۲ کَظْھِیْرٍ ۲ نَمُوْشَلَخٍ ۲ بَرْھِیُوْلاً ۲ بشکیلخ ۲ قزمز ۲ اَنْغَلْ لِیْطٍ ۲ قَبْرَاتٍ ۲ غَیَاھاً ۲ کِیْدَھُوْلاً ۲ شَمْخَاھِرٍ ۲ شَمْخَاھِیْرِ ۲ شَمْھَاھِیْرٍ ۲ بِکَھْطَھُوْ نَیَہٖ ۲ بَشَارِشٍ ۲ طُوْنَشٍ ۲ شَمْخَا بَارُوْحٍ ۲ بِحَقِّ ھٰذَا الْعَھْدِ الْمَاخُوْذِ عَلَیْکُمْ یَا خُدَّام ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ اِلَّا مَا اَسْرَعْتُمْ الْاِنْقِیَادُ وَ الْاِنْفَاذُ فِیْمَا تُوْمَرُوْن**

بِهٖ فی وقتی ھذا به بعزة ا لله ا لعز یز ا لمعتز فی عز عزه وَاَوُفُوْ بِعَهْدِاللّٰهِ اِذَا عٰهَدُتُّمْ وَلَاتَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا وَقَدْجَعَلْتُمُ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ کَفِیْلاً o (سورہ نحل نمبر 91)

تفصیلات اسمائے بر ھتیه :

اسمائے زجر برہتیہ: شامخیط ، بھوف ، لطاخ ، ھوف ، شاطل ، میھوف ، شیطوخ ، لطفا ، لوخ ، وھفال ۔

خواتیم برہتیہ: کھکھیج ، کجکلم ۔

الاسم الاعظم برہتیہ: شلع ، یعو، یوبیه ، یه ، ییه ، وآہٍ ، آہ ، بتکه ، بتکفال ، بصعی ، کعی ، ممیال ۔

باب ھیکل الکبیر: بعلشاقش مھراقش، اقشامقش ، شقمونھش ، رکشا ، کشلخ ، عکش ، طھش ۔

اسمائے اسرار برہتیہ: بدوح ، اجھزط ۔

اسمائے رموزِ برہتیہ: بطد ، زھج ، واح۔

فوائد وخصائل وفضائل دعوۃ برہتیہ :

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں۔ کہ اس دعوت برہتیہ کے ساتھ خیر وشر کے کُل اعمال وعملیات ممکن ہیں۔مگر فائدہ ریاضت کے بعد اور تقوٰی ہی سے حاصل ہوگا۔ جب عامل اس دعوت برہتیہ کی ریاضت کرلے۔تو اسے چاہیئے ۔کہ یہ بات یاد رکھے۔کہ اگر عامل نے کوئی بھی عمل خیر کا کرنا ہے۔تو اسے عرج ماہِ قمری میں سرانجام دے۔مثلاً اعمالِ حُب ، حاضری مطلوب ، بادشاہوں یا حُکامِ بالا سے فائدہ اُٹھانا ،وُسعت وفراخی رزق ، اعمالِ دستِ غیب ، وغیرہ۔اور اگر کوئی اعمال وعملیات شر کے اُمور میں عمل کرنا چاہے۔تو عامل کو چاہیئے ۔کہ زوالِ ماہ میں امورشر کے لئے کوشاں ہو۔جیسے کہ بُغض وعداوت وجُدائی ،تسلیط المراض ، سقم ، ہلاکی دشمن ، زبان بندی ،طرد ، کسی پرنحوست ڈالنا وغیرہ۔

اعمال وعملیاتِ دعوۃ برہتیہ :

ہمارے پیرومرشد کی کتب جواہراولیاء ودعوت مؤکلات میں مذکور ہے کہ!

ا۔ جب کسی مؤکل یا بادشاہ جِنات کو حاضر کرنے کا ارادہ تو اُس روز روزہ رکھے۔اور اِس کام کے واسطے نوچندی شنبہ کا روز بہتر ہے۔بخور رعود واسود کا روشن کر کے دعائے برھتیہ کو سات مرتبہ پڑھ کر پچیس مرتبہ اُسی روز کی دعوت کو پڑھے۔تو یقیناً اُس روز کا جِن یا مؤکل لمحہ بھر میں حاضر ہوگا۔صاحب عمل اُس جِن یا مؤکل سے اپنی حاجت پوری کرا کے اُسے فارغ کردے۔روزِ شنبہ کے عون کا نام'' میمون سیاف سحا بی ابی نوخ '' ہے۔اِس کی دعوت یہ ہے۔ **اجب یا ابی نوخ و بحق الملك المؤ کل علیك کسفیا ثیل الذی تسرع ا لٰی خد مته وبحق ازالی** (تین مرتبہ)۔ **ارلاز** (تین مرتبہ)۔ **نقمش** (تین مرتبہ)۔ **ھلشمل** (تین مرتبہ)۔ **کشلط** (تین مرتبہ)۔ **کشلطا شی** (تین مرتبہ)۔ **کلشة** (تین مرتبہ)۔ **لطله** (تین مرتبہ)۔ **نعما ئم** (تین مرتبہ)۔ **شلغمیص** (تین مرتبہ)۔ **شمغلیص** (تین مرتبہ)۔ **علشا قش** (تین مرتبہ)۔ **مھراقش** (تین مرتبہ)۔ **اقش** (تین مرتبہ)۔ **اقشا مقش** (تین مرتبہ)۔ **شقمو نھش** (تین مرتبہ)۔ **رکشارکش** (تین مرتبہ)۔ **رکشا کشلیخ** (تین مرتبہ)۔ **کلخ بشکیلخ** (تین مرتبہ)۔ **عکمش** (تین مرتبہ)۔ **لمھش** (تین مرتبہ)۔ **عوه** (تین مرتبہ)۔ **بر کشلیخ** (تین مرتبہ)۔ **اجب یا میمون یا انوخ و تو کل بکذا و کذا و بحق ما اقسمت به علیك العجل** (تین مرتبہ) **الوحا** (تین مرتبہ) **السا عة** (تین مرتبہ) **بارك الله فیکم وعلیکم**۔

دعوت ملوک سبعہ **گلشن اسرار لاھوت و نا سوت**، امام غزالیؒ اور سید عبدالفتاح الطّوخی کی کتب میں دستیاب ہیں۔ وہاں سے دیکھی جاسکتی ہیں۔ یہاں پر چند چیدہ واہم اور سہل الحصول اعمال وعملیات درج کئے جارہے ہیں۔

۲۔ اگر صاحب عمل کسی تندرست شخص کو بے ہوش کر کے غائب یا مسافر یا کسی دفینے وخزانے کا پتا چلانا چاہے۔ یا دو جنگجو لشکروں کا حال دریافت کرنا چاہے۔تب خاتم غزالیؒ کو ایک نابالغ بچے کی ہتھیلی پر لکھے۔خاتم غزالی یہ ہے۔

ب	ط	د
ز	ھ	ج
و	ا	ح

عمل سے قبل لبان ذکر کی دھونی کو روشن کرے۔اور وہاں پر ''اصرافِ عامر'' کو تین مرتبہ پڑھے۔پھر بچے کی ہتھیلی کو دھوئیں کے مقابل کرے۔تا کہ خاتم غزالی کو دھواں لگتا رہے۔اِس دوران عامل (برھتیہ) دعوت برھتیہ کو مسلسل پڑھتا رہے۔کچھ دیر کے بعد بچے کو اپنی ہی ہتھیلی پر کچھ دکھائی دے گا۔اِس وقت عامل مؤکلات کو حکم دے۔کہ بچے کے خاتم والی ہتھلی کی انگلیوں کو متفرق کردے۔پھر اِن کو حکم دے کہ ہتھیلی کو سر پر رکھ دے۔جب یہ کام بھی مؤکلات سرانجام دے دیں۔تو عامل مؤکلات کو حکم دے۔کہ وہ اِس بچے میں حلول کر جائیں۔اِس وقت عامل اُس بچے کوز میں پر آرام سے لِٹا دے۔کیونکہ وہ بچہ اُس وقت بے ہوش ہو چکا ہوگا۔اِس وقت عامل اُس بچے کو مخاطب کر کے دعوت برھتیہ کو پڑھ کر یہ آیت پانچ مرتبہ پڑھے۔

و قالوا لجلودھم لم شھد تم علینا ۔ قا لوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیءٍ۔ انطق ایھا الروح بحق الذی انطق النملۃ لسیمٰن بن داؤد علیھما السلام وانطق عیسٰی ابن مریم علیھما السلام فی المھد صبیا ۔

اِن کلمات کو عامل اُس وقت تک پڑھتا رہے۔کہ جب تک وہ بچہ گویا نہ ہو۔جب وہ بولنے لگے۔تو اُس وقت بچے سے جو بھی کچھ دریافت کیا جائے گا۔وہ درست جوابات دے گا۔جب جوابات حاصل کرلے۔تو مؤکلات کو جانے کا اور بچہ کا جسم چھوڑنے کا حکم دے۔وہ چلے جائیں گے۔اور بچہ ہوش میں آجائے گا۔اور اُسے کچھ بھی خبر نہ ہوگی۔کہ وہ بے ہوش ہوا تھا۔یا اُس نے کیا کیا جوابات دیئے تھے۔

۳۔ اگر عامل یہ چاہے۔کہ کسی مطلوب یا محبوب یا معشوق کو دور دراز سے طلب کرے۔تو چاہیئے۔کہ! اتوار کے روز روزہ رکھ کر کسی پاکیزہ ومصفا جگہ پر بیٹھ کر (جہاں اور کوئی بھی موجود نہ ہو) دعوت برھتیہ کو **45**۔مرتبہ پڑھے۔اور مؤکلات کو اُس شخص کے حاضر ہونے کا حکم دے۔دعوت پڑھنے کے دوران عود، گوگل اور لبان کا بخور روشن کرے۔بفضلِ الٰہی وہ مطلوب شخص فاصلہ مسافت کے دورانیے میں لازمی حاضر ہوگا۔یہ عمل بارہا کا مجرب المجرب اور مستند عمل ہے۔جو کبھی خطا نہیں جاتا۔

۴۔ بعد ادائیگی زکاتِ دعوتِ برھتیہ، اگر کوئی عامل اسمِ اول'' **برھتیہ** '' کو چالیس ایام تک بعد ہر نماز کے یک صد مرتبہ پڑھے گا۔تو اُس کا رزق بفضلِ یزداں کشادہ ہوگا۔اور اِس دوران اگر اِسی اسم کو اپنی ہتھیلی پر لکھ کر چاٹتا رہے۔تو حافظہ حیرت انگیز طور پر قوی ہوگا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

۵۔ بعد ادائیگی زکاتِ دعوتِ برھتیہ، اگر کوئی عامل اسمائے '' **برھتیہ ۔ کریہ ۔ تتلیہ** '' کو ہر نماز کے بعد 100-100 مرتبہ اور رات کو سونے سے پہلے ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے۔تو علوی وسفلی ارواح کچھ ہی عرصے میں مطیع وفرمانبردار ہوں گی۔اور عامل کے جمیع امور میں معاون ومددگار رہوں گی۔انشاءاللہ۔

۶۔ بعد ادائیگی زکاتِ دعوتِ برھتیہ، اگر کوئی عامل اسماء'' **برھتیه ۔ کریه ۔ تتلیه ۔ طوران** ''کو خاتم غزالی کے ارد گرد لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں لٹکالے تو مسیّب کو اُسی لمحہ شفاء ہو۔ انشاءاللہ۔

۷۔ بعد ادائیگی زکاتِ دعوتِ برھتیہ، اگر کوئی عامل اسماء'' **قلنهود ۔ برشان** ''کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر روزانہ رات کو سویا کرے۔ تو ایسے شخص کو خواب میں تمام حالات سے آگاہی ہوجایا کرے گی۔ انشاءاللہ۔

۸۔ بعد ادائیگی زکاتِ دعوتِ برھتیہ، اگر کوئی عامل اسماء'' **شمخاھر ۔ شمخاھیر** ''کو ایک ہزار اِس طرح سے پڑھا جائے۔ کہ ہر سو مرتبہ کے بعد یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے۔

ان کنتم حضر تم ایتها الارواح الروحا نیة فَاَرُونی من شعا ع نور کم ۔

تو پتا چلے گا۔ کہ عامل کے پاس کون سی ارواح حاضر ہیں۔ پس اِن ارواح کے رنگ والی شعاعوں ارواح نظر آئیں گی۔ انشاءاللہ۔

ذکر برائے کشف القلوب :

یہ عمل صاحبِ **جواھر خمسه** کی تصنیف **اورادِ غوثیه** میں مذکور ہے۔ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ فرماتے ہیں۔ کشف القلوب کے لئے یہ اسمائے عظام بعد نمازِ فجر **12** مرتبہ اور بعد نمازِ عصر **05** مرتبہ پڑھیں۔ اسمائے یہ ہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم ○

سبحٰنك لا اله الا انت یا رب کل شیء ووارثه ورازقه وراحمه سبحٰنك یا رب ۔

یا اله الا لهة الرفیع جلا له یا اله ۔

یا الله المحمود فی کل فعا له یا الله ۔

یا رحمٰن کل شیء وراحمه ورازقه یا رحمٰن ۔

یا حی حین لا حی فی دیمومة ملکه و بقا ئه یا حی ۔

یا قیوم فلا یفوت شیء من علمه ولا یئوده حفظه یا قیوم ۔

یا واحد البا قی اول کل شیء واٰخره یا واحد ۔

یا دائم لا فنآء لحکمه ولا زوال لملکه یا دائم ۔

یا صمد من غیر شبه لا ولا شیء کمثله یا صمد ۔

یا بآرّ فلا شیء کفوه یدانیه ولا امکان لوصفه یا بآرّ ۔

یا کبیر انت الذی لا تهتدی العقول لوصف عظمته یا کبیر ۔

یا باریء النفوس بلا مثال خلا من غیره یا باریء ۔

یا زاکی الطاهر من کل اٰفة بقد سه یا زاکی ۔

یا کا فی الموسع لما خلق من عطا یا فضله یا کا فی ۔

یا نقیا من کل جور لم یرضه ولم یخا لطه فعا له یا نقیا ۔

یا حنان انت الذی وسعت کل شیء رحمة و علمًا یا حنان ۔
یا منان ذالاحسان قد عم کل الخلآ ئق منه یا منان ۔
یا دیان العباد کل یقوم خا ضعًا لر هبته ورغبته یا دیان ۔
یا خا لق من فی السموات ومن فی الارض وکل الیه معاده یا خا لق ۔
یا رحیم کل صر یخ و مکروب و غیا ثه و معاذه یا رحیم ۔
یا تآ مّ فلا تصف الاحسن کنه جلا ل ملکه و عزه یا تآ مّ ۔
یا مبدع البدآ ئع لم تبغ فی انشآ ئها عونًا من خلقه یا مبد ع ۔
یا علام الغیوب فلا یفوت شیء من حفظه یا علام ۔
یا حلیم ذالاناة فلا یعا د له شیء من خلقه یا حلیم ۔
یا معید ما افناه اذا برزالخلآ ئق لد عوة من مخا فته یا معید ۔
یا حمید الفعال ذالمن علٰی جمیع خلقه بلطفه یا حمید ۔
یا عز یز المنیع الغا لب علٰی جمیع امره فلا شیء یعا دله یا عز یز ۔
یا قا هر ذالبطش الشدید انت الذیلا یطا ق انتقا مه یا قا هر ۔
یا قر یب المجیب المتعا لی فوق کل شیء علوُّ ارتفا عه یا قر یب ۔
یا مذل کل جبار عنید بقهر عز یز سلطا نه یا عز یز ۔
یا نور کل شیء وهداه انت الذی فلق الظلمٰت بنو ره یا نور ۔
یا عا لی الشا مخ فوق کل شیء علو ارتفا عه یا عا لی ۔
یا قدوس الطا هر من کل سوٓء فلا شیء یعآ زُّ ه من جمیع خلقه بلطفه یا قدوس ۔
یا مبدیء البرایا و معید ها بعد فنآئها بقد رته یا مبدیء ۔
یا جلیل المتکبر علٰی کل شیء فالعدل امره والصدق وعده یا جلیل ۔
یا محمود فلا تبلغ الاوهام کل کنه ثنا ئه و مجده یا محمود ۔
یا کریم العفو ذالعدل انت الذی ملأ کل شیء عدله یا کر یم ۔
یا عظیم ذالثنآء الفا خر والعز والمجد والکبریآء فلا یذل عزه یا عظیمه ۔
یا عجیب الصنآ ئع فلا تنطق الا لسن بکل اٰ لآ ئه و نعمآ ئه و ثنا ئه یا عجیب ۔
یا قر یب المجیب المدانی دون کل شیء قر به یا قریب ۔
یا غیا ثی عند کل کر بۃ و معاذی عند کل شدة و مجیبی عند کل دعوة و مو

نسی عند کل وحشة ویا رَضا ئی حین تنقطع حیلتی یا غیا ثی ۔

یہ بات ذہن نشیں رہنی چاہیئے ۔کہ! یہ وہی اسمائے مبارکہ ہیں ۔کہ جن کو عارفین وسالکین وعاملین وکاملین وعلماء ومتصوفین نے اسمائے اعظم قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے۔کہ! اِن اسماء میں ہزارہا قِسم کی تاثیرات ہیں ۔بلکہ یہ اسمائے طیبات انتہائی سریع الاجابت وتاثیری امور کے حامل ہیں ۔اِنہیں اسمائے طیبات سے حصولِ معرفت وحقیقتِ الٰہیہ کے علاوہ رموز واسرارِ علوم وفنون عجیبہ، غریبہ ومغیبہ وریمیا سیمیا ہیمیا وکیمیاء وغیرہم کا بحر بے بہا عوام الناس سے پوشیدہ ہے۔اور اِنہیں اسمائے مبارکہ کی برکات سے مشاہدہ کیفیاتِ ہژدہ ہزار عالم ہوتا ہے۔تمام حاجاتِ دنیا اور آخرت کے لئے یہ عزیمت بے گنجینہ بےحصر وحصار دریائے ذُخار ہے۔

صاحب جواہر خمسہ اِن اسمائے مبارکہ کی زکات کے ضمن میں فرماتے ہیں ۔کہ! پہلے تو طریقِ دوگانہ ودیگر اوراد جو کہ پہلے (اِسی کتاب یعنی جواہر خمسہ میں) مذکور ہو چکے ہیں ۔اِس کے موافق عمل کرے۔اسمِ اول یہ ہے۔ **سبحٰنک لا الہ الا انت یا رب کل شیء ووارثہ ورازقہ وراحمہ سبحٰنک یا رب** ۔اور اِس اسمِ اول کے اعداد بحساب ابجد قمری **2902** (دو ہزار نو سو دو) بنتے ہیں ۔اِس اسم کے حروف (بلا موٴکلات) کی تعداد **50** بنتی ہے۔اور یہی اسم اول باموٴکل اِس طرح سے ہوتا ہے۔ **یا ھمر آئیل ویا ھمواکیل بحق شخیثا سبحٰنک لا الہ الا انت یا رب کل شیء ووارثہ ورازقہ وراحمہ سبحٰنک یا رب** ۔ پس بحکم قاعدہ یہ اسم درحقیقت آتشی ہے ۔اور طالع اِس اسم کا برجِ قوس ہے۔جس وقت اِس اسم کی دعوت شروع کرو۔تو پہلے ایک دائرہ اس برج کے رنگ کا کھینچے ۔پھر اِس پر ہیئت اِسی برج کی بنا کر اُس پر مصلّے بچھائے ۔عود اور دارچینی کا بخور سُلگائے ۔اور بروزِ اتوار در ساعت شمس پہلی ساعت میں اِسی مصلّے پر بیٹھ کر دعوت اس اسم اول کی باموٴکل اِس طرح سے شروع کرے کہ! زکات اسم اول کی ترتیب بلحاظِ نصاب وزکات وعُشر وقُفل ودرو مدور وبذل وختم کے طریق سے کرے۔(نصاب وزکات وغیرہا کا مکمل طریقہ باب **''طریقہ جاتِ دعواتِ صدریہ وزکاتِ مکنونہ''** پر مفصل دیا جا چکا ہے، وہاں سے دیکھ سکتے ہیں)اور باقی تمام اسمائے مبارکہ کا طریق اِسی پر قیاس کر کے عمل کا آغاز کرنا چاہیئے ۔علاوہ ازیں اِن تمام اسمائے مبارکہ کے موٴکلات کے مفصل وجامع طرائق حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ نے اپنی کتاب جواہر خمسہ میں بیان فرمائے ہوئے ہیں ۔وہاں سے بآسانی دیکھے جا سکتے ہیں۔

یاد رہے کہ! اِسی کتاب کے حصہ دوئم میں باب الزکات ودعوات میں دعوتِ کبرٰی کے ضمن میں تحریر ہے ۔کہ اگر **50** حروف کا کوئی ''اسم'' ہو تو اُس ''اسم'' کو چھ لاکھ مرتبہ پرہیز روحانی مع صوم وصیام سے ایک مقرر شدہ جگہ ووقت پر روزانہ اگر پڑھا جائے ۔تو اُس ''اسم'' کی دعوتِ کبرٰی ادا ہو جائے گی ۔انشاءاللہ۔

اِس ضمن ایک بات یاد آئی کہ ہمارے پیر ومرشد کے صاجبزادہ اس اسمائے مبارکہ کی ریاضت کے سلسلے میں ہمارے مرشد ومربی (حضور قدوۃُ الاولیاء جناب پیر سید محبوب علیشاہ بانوا قادریؒ) کا طریق کار اِس طرح بتاتے ہیں ۔کہ!

شروع میں اُنہوں (حضور قدوۃُ الاولیاء جناب پیر سید محبوب علی شاہ بانوا قادریؒ) نے اِن تمام اسمائے طیبات کو روزانہ یک صد مرتبہ پڑھنا شروع کیا۔پھر تعداد بڑھا کر اُنہوں نے تین سو (**300**) مرتبہ روزانہ پڑھنا شروع کیا۔کچھ عرصے بعد پانچ سو (**500**) حتّٰی کہ تعداد کو روزانہ ہزار (**1000**) تک پڑھنے کا معمول بنا لیا۔اور کئی ماہ (یا غالبًا کئی برس تک) روزانہ اِنہیں تمام اسمائے مبارکہ کو ہزار مرتبہ پڑھتے رہے۔بظاہر تو یہ ایک ناممکن العمل امر نظر آتا ہے۔مگر یاد رہے۔کہ!

این سعادت بزورِ بازو نیست | تا نہ بخشد خُدائے بخشندہ

بزرگانِ عاملین کی پسندیدہ ایک عظیم عزیمت ودعا :

یہ دعا ودعوت وعزیمت بہت بابرکت اور کثیر خاصیات کی حامل ہے۔اس کی تعریف وتوصیف حضرت محمد یوسف الہندیؒ نے

اپنی کتاب ''الشجرۃ النعمانیۃ فی خواص الاقسام الروحانیۃ'' میں بیان کی ہے۔حضرت موصوف فرماتے ہیں۔کہ! دعائے انوارِ کبریٰ ایسی دعا ہے۔کہ جس کی مثال عملیات کی دنیا میں موجود نہیں ہے۔ یہ دعا خیر وشر کے تمام امور میں تصرفات کے حصول کے لئے پڑھی جاتی ہے۔اسے (بطور وظیفہ) حسبِ طاقت ہر نماز کے بعد 7 یا 21 مرتبہ با قاعدگی سے پڑھا جاتا ہے۔ وہ دعا یہ ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ بسم الله الملك القدوس السلام۔ بسم الله العلی العظيم۔ بسم الله الكبير المتعال۔ بسم الله رب العظمة والكبريآء۔ بسم الله رب النور والبهآء والمجد والثنآء۔ بسم الله الذى تد كدكت من مخا فته صم الجبال الصلاب وخضعت لعز ته رواسى الاسباب وانفتحت لحكمته مغا لق الابواب الصعاب۔ بسم الله الكملك القدوس الطاهر العلى العظيم القاهر رب الدهور والازمان مقدر الاوقات ومكون الاكوان مسخر الفلك والملآئكة والشيا طين والانس والجان سبحانه و تعالٰى هوالله اللطيف الخبير القادر الفعال القديم الد آ ئم الابدى الازلى الواحد الاحد الفرد الصمد الملك القدوس السلام الحى القيوم القا ئم القا هر المقتدر۔ الذى لا يحول وملكه لا يزول وسلطانه لايغير ذوالعز الشا مخ والجلال الباذخ۔ الذى تجلى بالانوار وتعزز بالقوة والاقتدار سبحانه و تعالٰى۔ هوالله الواحد القهار ذوالعزة والجبروت رب الملك والملكوت لااله الا هو الكبير المتعال بقدرته ادعو كم يا معاشرالارواح الروحا نية والملوك الطيارة والارضية۔ اقسمت و عزمت عليكم بحق اسمآء الله العظام وايا ته الكرام واعز عليكم ان تعجلوا بالاجابةواظهروا البرهان واكشفو لى الحجاب بحق اسم الله الاعظم وبنور وجه الله الا كرم و بكلمات الله التامات المعظمات۔ اقسمت و عزمت عليكم الاما جئتم دعو تى وقضيتم حاجتى فى وقتى هذا وهى كذا وكذا بحق الر كهيعص طس حم ق ن سلام قف قولا من رب رحيم۔ وبحق تيفاب سيفاب سليوب هليوب هيطوب طاطوب طوب وبا ا هيا ا شر اهيا اذو نائى اصبآ ؤث ال شداى۔ أجب يا سيد روفا ئيل وانت يا سيد جبرائيل وانت يا سيد سمسما ئيل وانت يا سيد ميكا ئيل وانت يا سيدصر فيا ئيل وانت يا سيدعينيا ئيل وانت يا سيدكغيا ئيل وانت يا سيد ميطرون وانت يا شر نطيا ئيل و ثمخيا ئيل و شد خيائيل و شر خيا ئيل وبكر يا ئيل و سحر ميا و شراطيل أ جيبوا أ يتها الملٰئكة الكرام واهبطوا على الملوك والاعوان والخدام وأتونى با ملوك الهوا ئية والترا بية وأ مرو هم بطا عتى والزموهم بقضآء حا جتى وازجرو هم على ذلك بحق هذه الاسمآء عليكم و طا عتها لد يكم وبما فيها من الاسرار والانوار و بحق السيد طحليطمفيليا ل و بحق السيد طهطهو يال عليها السلام و بحق طيهوب ليهوب سيغوب وبحق الم المص المر الر كهيعص حم عسق طس طسم يس حم ص ق ن فالله خيرا حا فظا وهوا ارحم الراحمين۔ أ جيبوا أ يتهاا لملٰئكة الكرام وامددنى باسرار كم ومتعونى بانوار كم واكشفولى الحجاب ومكنونى من التصريف فى الانس والجان وتوكلونى بجلب الولاية واظهرولى البرهان افعلوا ما أمر تكم به بحق ما اقسمت و عزمت به عليكم انه من سليمان وانه بسم الله الرحمٰن الرحيم الا تعلوا على وأ تو نى مسلمين مسرعين طائعين لله رب العا

لمین ھیا۔ الوحا الوحا العجل العجل الساعۃ الساعۃ۔ بارك الله فیکم وعلیکم۔

اس دعا میں شامل حروف مقطعات کے حروف نورانی **14** ہیں۔اوران چودہ حروفِ نورانی کے اعداد بحساب ابجد **693** بنتے ہیں۔جبکہ مثلث و مربع میں لکھے ہوئے نقوش (تعویذات) اس کے موافق ہیں۔جس میں کوئی کسر نہیں۔دونوں نقوش یہ ہیں۔(نقوش بنا کے دونوں نقوش کے اوپر مکمل **تسمیہ** لکنی ہے۔نقوش کے نیچے آیتِ کریمہ **سلٰم قف قولا من رب رحیم** ۔ اورنقوش کے دائیں اور بائیں 7+7 حروفِ نورانی لکھنے ہیں)

230	235	227
229	231	233
234	227	232

173	**176**	**180**	**166**
179	**168**	**172**	**177**
168	**183**	**174**	**171**
175	**170**	**169**	**181**

بزرگانِ عاملین کی پسندیدہ ایک اور عظیم عزیمت ودعا :

اس دعاوعزیمت کو **دُعائے بشمخ** کہاجاتا ہے۔یہ دعاودعوت عظیمہ کوتمام بزرگان عاملین سے اپنی اپنی تالیفات و تصنیفات کومزین وآراستہ فرمایاہے۔علمائے عاملین فرماتے ہیں۔کہ! یہ دعا حضرت عیسٰی نبی ؑ سے منقول ومنسوب ہے۔جوبھی ء عامل اس دعا پر متصرف ہوگا۔وہ اپنی جملہ حاجات ومشکلات پر (باذن اللہ) متصرف ہوگا۔انشاءاللہ۔یادرہے۔کہ! علمائے عاملین نے اس دعا میں بہت زیادہ اختلاف کیا ہے۔لیکن ہم یہاں کوشش کرتے ہیں۔کہ! بعد از تصحیح آپ قارئین کے سامنے پیش کیا جائے۔انشاءاللہ۔اللہ تعالٰی ست دست بستہ گزارش ہے۔کہ وہ ذاتِ متعال مجھے حق لکھنے اورحق آپ تک پہنچانے کی سعادت و استعداد عطا فرمائے۔آمین۔بہرحال! اس علامت (☆) کے ساتھ والا جملہ کتاب جواہر خمسہ سے لکھا گیا ہے۔یہ کتاب ایک ولی کامل کی تالیف ہے۔جبکہ تصحیح شدہ والا جملہ یا دوسرا جملہ شیخ ابوالعباس احمد بن علی البونی ؒ کی کتاب منبع اصول الحکمۃ سے لیا گیا ہے۔اس کے لاتعداد فوائد ہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم۔

☆ **اللھم یا بشمخ بشمخ ذالاھا موا شیطیثون۔**

ترجمہ : اے اللہ تعالٰی! تُو بڑا بزرگوار قدیم ہے۔

☆ **اللھم یا ذانوا ملخو ثوا ادموثوا دآئمون۔** (کچھ کتب میں **ملخو ثوا ادیموثون** لکھا ہے)

ترجمہ : اے اللہ تعالٰی! تُو اپنے بندوں اورآدمیوں کے بھید سے خوب شناسا ہے۔

☆ **اللھم یا خیثوا میمون ارقش دار علیون۔** (کچھ کتب میں **یا خیثوا** کے بجائے **یا خیشوا** لکھا ہے)

ترجمہ : اے اللہ تعالٰی! تُو برکت کراُن لوگوں کی برکت سے جن کوتُو نے اپنے فضل وکرم سے بے حساب بہشت میں داخل فرمایا۔

☆ **اللھم یا رحیمیثا رھلیلون میتطرون** ۔(کچھ کتب میں **رھلیلون میتطرون** کے بجائے **د ھلیلون میطظرون**)

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ! تُو بہت رحم کرنے والا ہے۔ ہم پر مہربانی (گرامی) کر۔ اور (ہمیں) غالب رکھ ہر کام پر۔

☆ اللهم یا رخیثوا اخلا قون ۔ (کچھ کتب میں یا رخیثوا کے بجائے یا رخشیثوا)

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ! تُو تمام خلائق کو روزی پہنچاتا ہے۔

☆ اللهم یا رحموث ارحم ارخیمون ۔ (کچھ کتب میں دحموث ارخیم ارخیمون لکھا ہے)

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ! تُو رحمت کر ہم پر۔ اور اپنی رضا کے موجب ہم پر اپنی رحمت نازل فرما۔

☆ اللهم یا اهیا أشرا هیا أذونا ئی أذونائی أصباؤن۔

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ! تُو ہر چیز سے پہلے سے زندہ ہے۔ اور بعد ہر چیز کے تُو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اور ہم کو تمام بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رکھ۔ (آمین)

☆ اللهم یا نور ارغیش ارغی تثلیثون ۔

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ! تُو خلائق کے تمام امور کا روشن کرنے والا ہے۔

☆ اللهم یا اشبر اسماء اسماؤن۔

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ! تُو (بے شک بڑا) نیکوکار ہے۔ اور مَیں (بہت بڑا) گناہ گار اور بدکردار ہوں۔

☆ اللهم یاملیعو ثا املیخا ملخون ۔

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ! تُو بادشاہ ہے۔ اور مَیں تیرے دَر کا فقیر ہوں۔

☆ اللهم یاالام ارعد ارعی یزنون ۔

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ! تُو بڑا عظیم ہے۔ اور عاجزوں و بےکسوں کا فریادرَس ہے۔

☆ اللهم یا مشمخ مشمخیثا مثلا مون ۔

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ! تُو حق ہے۔ اور اپنے ڈھونڈنے والوں کو محروم نہ رکھ۔

☆ **اللهم یا کهیعص و یا حم عسق ویاارحم الراحمین اغفر لی وارحمنی بحق اسم الله العظیم الاعظم بین الکاف والنون۔ انما امره اذا ارادا شیئا ان یقول له کن فیکون۔ فسبحٰن الذی بیده ملکوت کل شیء والیه ترجعون ۔**

باب نمبر

9

اَذکار

و

اَذکارِ ضربیہ

اذکارو انوارِ عرفانی

اِس ضمن میں کچھ ارشاداتِ ربانی درمصحف قرآنی پیشِ خدمت ہیں۔

فاذکرونی اذ کر کم۔ آپ مجھے یاد کریں ، میں (بھی) آپ کو یاد کروں گا۔

واذکرربك کثیرا بالعشی والابکار۔ اوراپنے رب کوصبح وشام بہت یادکیا کرو۔

واذکرربك اذا نسیت۔ اوراپنے رب کو یادکرو، جب کہ تم بھول جاؤ۔

ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا و نحشرہ یوم القیمۃ اعمی ۝ (سورہ طٰہٰ آیت 124) جس نے میرے ذکر سے منہ موڑا اس کی روزی تنگ ہوجائے گی اوراس کو(ہم) قیامت کے دن اندھا اُٹھائیں گے۔

تطمئن قلو بھم بذکر اللہ ۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

دلوں کا اطمینان اللہ تعالیٰ کے ذِکر میں ہے۔(خبردار رہو، کیونکہ) دلوں کا اطمینان (صِرف) اللہ تعالیٰ (ہی) کے ذِکر میں ہے۔

ذکر کن، ذکر تا ترا جان است　　　صافی دِل زِ ذِکر یزدان است

صحیح حدیثِ نبوی ﷺ میں ہے کہ!

جولوگ اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرنے اور یاد کرنے کو بیٹھتے ہیں تو اِن کو چاروں اطراف سے ملائکہ (فرشتے) گھیر لیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اِن کو چھپا لیتی ہے۔اوران پر آرام وچین اُترتا ہے۔اور اِن کا ذِکر کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔یعنی فرشتے اور ارواحِ انبیائے کرامؑ ۔

یک دم غافل، ہر دم غافل　　　یک دم کافر، ہر دم کافر

طریقِ اذکار:

صاحبِ کشکولِ کلیمی جناب حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ فرماتے ہیں کہ! شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ نے فرمایاہے کہ! ذِکر دراصل چار طرح کا ہوتا ہے۔

☆ پہلی صورت یہ ہے کہ زبان تو ذکر میں ہمہ وقت مشغول رہے مگر قلب غفلت کا شکار ہو۔

☆ دوسری صورت یہ ہے کہ زبان کے ساتھ ساتھ قلب بھی ذکر میں مشغول رہے تاہم دل کبھی کبھار غفلت کا شکار ہوجائے۔مگر زبان بدستور ذکر ہی میں مشغول رہے۔

☆ تیسری صورت یہ ہے کہ زبانِ جسم کے ساتھ زبانِ قلب برابر وموافق پوری طرح ذکر میں مشغول رہیں۔لیکن کبھی دل اور کبھی زبانِ جسم غفلت کا شکار ہو ہی جائیں۔

☆ چوتھی اور آخری صورت یہ ہے کہ! زبان بعض اوقات غافل اور بے کار ہوجائے مگر قلب دائمًا ذکر میں حاضر ومشغول رہے۔ یہی مقامات کی انتہا ہے۔کیونکہ اصل بات ہی ہمہ وقت حضوری وآگاہی کی ہے۔اور یہی ذکر کی اصلیت وحقیقت ہے۔ بلکہ یہی وہ مقام ومرتبہ ہے۔ جہاں ذاکر اپنے قلب کی آواز کو ہروقت سنتا ہے۔اور سوائے ذاکر کے اس آواز کو اور کوئی نہیں سن پاتا۔مگر بجز اُس کے کہ! جس کا قلب زندہ اور جملہ لطائف ہمہ وقت جاری ہوں۔

مختلف الاقسام اذکار کے حاصل ہونے کی علامات :

☆ صاحبِ کشکولِ کلیمی جناب حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ فرماتے ہیں کہ! عارف ربانی شیخ عبدالکریم الجیلیؒ نے فرمایا ہے کہ! ذِکرِ قلب حاصل ہونے کی علامت یہ ہے کہ! ذاکر اپنے قلبی ذکر کو ہروقت یا کبھی کبھار اپنی قوت واستعداد کے مطابق ،

ہر شئے سے یا پھر بعض اشیاء سے سنتار ہتا ہے۔

☆ ذکر روحی کے حاصل ہونے کی علامت ونشانی یہ ہے کہ! ذاکر جملہ اشیاء سے کچھ مخصوص تسبیحات سنتا ہے۔اور سوائے حق تعالٰی کے اور کسی **فاعل** کو قطعاً نہیں دیکھتا۔

☆ شیخ الطریقت شیخ احمد بن غیلان مکیؒ فرماتے ہیں کہ! ذِکر قلب میں حضورِ حق اور حضورِ خلق دونوں برابر ہیں۔جبکہ ذِکر روح میں حضورِ خلق کی نسبت حضورِ حق قدرِ غالب رہتا ہے۔

☆ ذِکر سر میں ذاکر کو سوائے حضورِ حق کے اور کوئی حضوری نہیں ہوتی۔

☆ ذِکر خفی یہ ہے اپنا وجود اپنی ہی روح میں مخفی ہو جائے۔جس طرح کائنات سر میں مخفی ہو جاتی ہے۔

یاد رہے کہ بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ! مبتدی کے واسطے ذِکر کرنا، متوسط کے واسطے تلاوتِ قُرآنِ پاک جبکہ منتہی کے واسطے نمازِ نفل سالکین کے مناسب حال ہیں۔ (مگر یاد رہے کہ! یہ لازمی نہیں کہ مبتدی صرف ذکر میں تو مشغول رہے۔جبکہ ادائیگی ءنوافل اور تلاوتِ قرآن سے غفلت برتے۔بلکہ ذکر زیادہ کرے اور نوافل وقرآن خوانی کو بھی جاری رکھے)

اول ما آخر ہر منتہی   آخر ما حبیب تمنا تہی

تلقینِ ذِکر :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیرومرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ بعض مشائخِ عُظام جیسے کہ خواجہ فضیل عیاضؒ اور خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا ہے کہ پیرِ طریقت پہلے اپنی ٹوپی مُریدِ صادق کے سر پر رکھے پھر اس کے بعد تلقینِ ذِکر کرے۔اور ذکر تین ہیں۔(شروع میں اِن اذکار کو تین۔تین سو مرتبہ پڑھا جائے عشرے یا دوعشروں بعد ہر ذکر کو کم از کم ایک ہزار مرتبہ پڑھنا چاہیئے تاکہ قلب زندہ ہو جائے)

اوّل۔ **لا اله الا الله ۔**

دوئم۔ **سُبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله و الله اکبر۔**

سوئم۔ **یا حی یا قیوم۔**

اگر پہلا ذکر اختیار کیا جائے تو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ نو مرتبہ **لا الـه الا الـله** . کہے اور دسویں دفعہ **محمد رسول الله** (صلی اللہ علیہ وسلم) کہے۔ پھر اکیس مرتبہ **سُبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله و الله اکبر.** کہے بعدازاں تیس مرتبہ **یا حی یا قیوم** کہے۔لیکن یہ سب اس طرح پڑھنا چاہیئے کہ حاضرین بھی سُنیں اور ذوق حاصل کریں لیکن ایسے چیخ کر نہیں کہ دوسروں کے گھروں تک آواز جائے۔

در کوئے تُو عاشقاں چناں جان بدہند   کانجا ملک الموت نہ گنجد ہرگز

ذکر کی تعریف:

ذِکر کے معنی ہیں، کسی کو یاد کرنا، ____اذکار دراصل ذِکر کی جمع ہیں۔ذِکر کے پانچ انداز یا طریقے ہیں۔

۱۔ ذِکر لسانی (زبان سے)   ۲۔ ذِکر قلبی (بخیال وتصور)   ۳۔ ذِکر روحی (مشاہدہ)

۴۔ ذِکر سری (معائنہ)   ۵۔ ذِکر خفی (فنائیت)   ۶۔ ذِکر اخفٰی (بقائیت)

اِس ضمن میں ایک عارف کا بیان ہے کہ!

ذکر اللسان لقلقة   ذکر القلب وسوسة   ذکر الروح مُشاهدة

ذِکر السر مُعائنۃ　　　　ذکر الخفی مُغا ئبۃ　　　　ذِکر خفیُ الاخفی بقاء

اس ضمن میں مؤلف کتاب ہذا (فقیرعبدالرؤف القادری) قارئینِ کتاب کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ!
تعلیماتِ سروریہ قادریہ (درسلسلہءحضرت سلطان باہوؒ) میں ذِکر کے دوطریقوں کی وضاحت فرمائی ہے۔

ا۔ ذِکر باللسان۔　۲۔　ذِکر بالجنان

ذِکر باللسان :

ذکر باللسان میں زبان سے ذکرکیا جاتاہےاور اِس ذِکر میں زبان وہونٹ استعمال ہوتے ہیں۔

ذکر بالجنان:

اورذ،کر بالجنان میں قلب وتصور سے ذِکرکیا جاتا ہے۔جس قدرقوت تخیل اورتصور میں پختگی ہوگی۔اُسی قدرثمرات بھی لازمًا منعقدہوں گے۔اور اِن دوطریقوں کواللہ تعالیٰ نے قُرآنِ مجیدفرقانِ حمید میں اس طرح ذِکرفرمایاہے۔

الم نجعل له عينينo ولسانا و شفتينo وهدينٰه النجدينo (سورہ بلد،آیت نمبر8 سے 10)

ترجمہ: کیاہم نے اس کی دوآنکھیں نہیں بنائیں۔زبان اور ہونٹ نہیں بنائے۔اورہم نے اس کودونوں راستے دکھادیئے۔

آگے چل کرسلسلہ سروری قادری کے بزرگان فرماتے ہیں کہ زبان اور ہونٹوں کا راستہ ظاہری ذِکر (ذِکر باللسان) کا ہے۔اور دونوں انکھوں (چاہے وہ بند ہوں یا کھلی ہوں) سے ذِکرتصور وتفکر کے راستے کو ذِکر جنان تصورکیا گیاہے۔اسی لئے تو طالب کوتصور وتفکر کے راستے سے دیدار،مشاہدہ ومعائنہ نصیب ہوتاہے۔ جملہ اذکار سے افضل واعلیٰ واکمل اتم اور جامع ترین ذکر دراصل انکھ کا ذکرہی ہے۔لہذا اِس عظیم سلسلہ عالیہ (سروری قادری) میں تصوراسم ذات (اللہ) باقی تمام اذکار واشغال کا اصل، مغزاورنچوڑہی ہے۔اس کے علاوہ باقی ذکر کے طریقے ثانوی حیثیت کے حامل ہیں۔

یادرہے کہ! چکنی،میٹھی،تیکھے مصالحہ جات والی اورکھٹی چیزیں کم سے کم استعمال کرنے،زیادہ ترتاریکی میں رہنےاور ہر وقت بحالت وضورہنے کی وجہ سے بہت اچھے،گہرے اورزوداثر،اثرات مرتب ہوتے ہیں۔مراقبے،مشاغل اوراذکارِضربیہ میں عمل تنفس کی وجہ سے اثرات بہت جلد رونما ہوتے ہیں۔

لطائف کی ترتیب ونظام وتعداد من مخلوقات :

ہرمخلوق میں امور کے اعتبار سے الگ الگ لطائف کام کررہے ہوتے ہیں۔

☆ **انسان** کے اندر چھ لطائف کام کررہے ہوتے ہیں۔کیونکہ انسان اشرف المخلوقات میں سے ہے۔
نفس۔ قلب۔ روح۔ سر۔ خفی۔ اَخفی

☆ **فرشتے** (ملائکہ) کے اندر چار لطائف کام کررہےہوتے ہیں۔
قلب۔ روح۔ سر۔ اَخفی

☆ **اجنہ** (جنات) کے اندر پانچ لطائف کام کررہےہوتے ہیں۔
نفس۔ قلب۔ روح۔ سر۔ اَخفی

☆ **اجرامِ سماوی** کے اندرتین لطائف کام کررہےہوتے ہیں۔
قلب۔ روح۔ سر۔

☆ **حیوانات** (چوپائے،چارپائے،چرندوپرند،حشرات الارض وآبی مخلوقات) کے اندردولطائف کام کررہےہوتے ہیں۔
روح۔ سر۔

☆ **جمادات** کے اندر فقط ایک لطیفہ کام کر رہا ہوتا ہے۔

روح۔

لطائف ستہ کا بیان (بمطابق حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی):

سلسلہ عالیہ **عظیمیہ** کے عظیم روحانی بزرگ جناب حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب اپنی کتاب احسان وتصوف میں رقم طراز ہیں کہ! ہر تخلیق نور اور روشنی سے زندہ ہے۔ نور اور روشنی کے ذخیرہ ہونے کے لئے ایسے روشن نقطے یا مراکز ہیں جو نور اور روشنی کو ذخیرہ کرتے ہیں۔ بزبانِ تصوف ان نورانی روشن نقطوں کو ''**لطائف**'' کہا جاتا ہے۔

یاد رہے کہ جسم میں توانائی کے مراکز ہر جگہ پر موجود نہیں ہیں۔ لیکن توانائی سرتا پاء دَور کرتی رہتی ہے۔ اور جسم سے خارج بھی ہوتی رہتی ہے۔ جس طرح کسی کہکشانی نظام میں ستارے روشنی خارج کرتے ہیں اسی طرح سے انسانی جسم سے بھی روشنی خارج ہوتی رہتی ہے۔

ظاہری جسم کی طرح انسان کے اوپر بُنا ہوا ایک اور جسم بھی ہے جس کو جسمِ مثالی کہا جاتا ہے۔ جسم مثالی درحقیقت ان بنیادی لہروں یا بنیادی شعاعوں کا نام ہے۔ جو ابتداء کرتی ہیں۔ جسم مثالی (روشنیوں کا بنا ہوا جسم) مادی وجود کے ساتھ تقریباً چپکا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن جسم مثالی کی روشنیوں کا انعکاس گوشت پوست کے جسم پر 9 انچ تک پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ انسان کے اندر ہمہ وقت چھ لطائف کام کر رہے ہوتے ہیں۔ جیسے کہ مندرجہ ذیل میں واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔
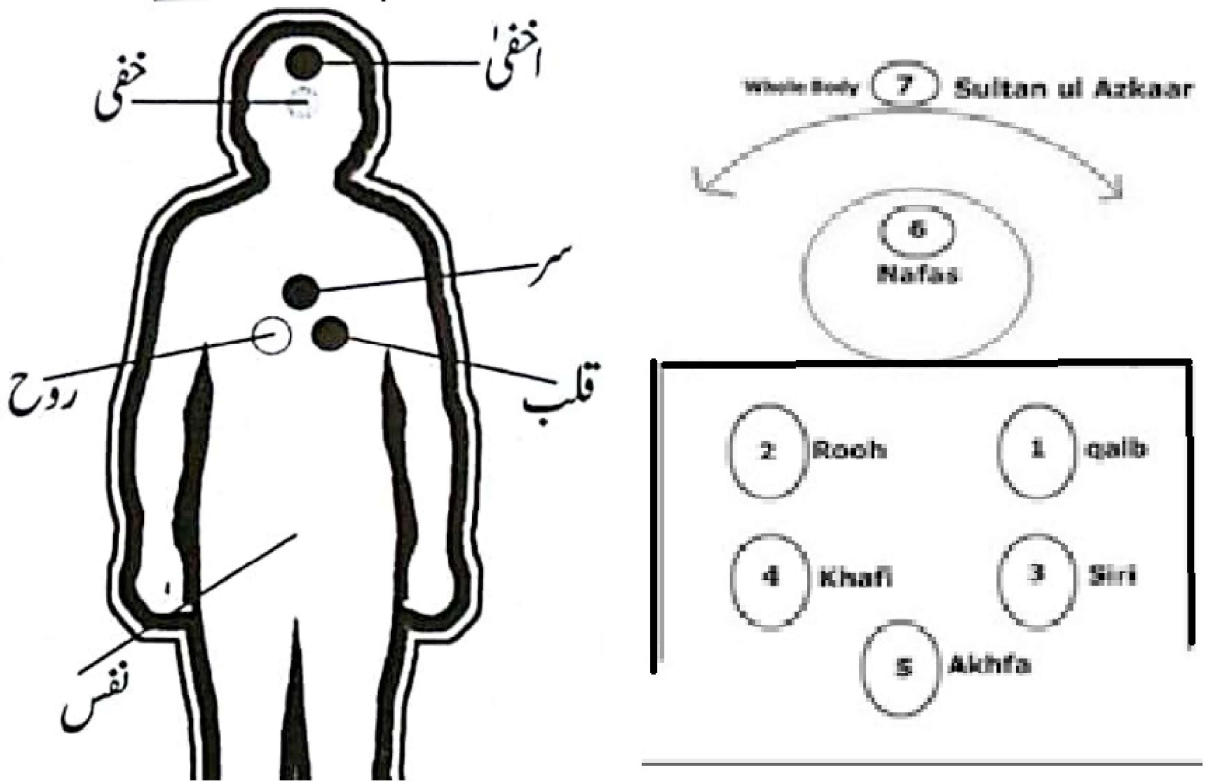
لطائف ستہ کا بیان: (بمطابق حضرت پیر سید محبوب علی شاہ بخاریؒ)

اور اِن ساتوں کے لطائف کے مقامات یہ ہیں۔

☆ **پہلا لطیفہ** : اس لطیفہ کا نام **قلب** ہے۔ اس کا مقام بائیں پستان کے نیچے دو انگلیوں کے فاصلے پر ہے۔

☆ **دوسرا لطیفہ** : اس لطیفہ کا نام **روح** ہے۔ اس کا مقام دائیں پستان کے نیچے دو انگلیوں کے فاصلے پر ہے۔

☆ **تیسرا لطیفہ** : اس لطیفہ کا نام **سری** ہے۔ اس کا مقام بائیں پستان کے اوپر دو انگلیوں کے فاصلے پر ہے۔

☆ **چوتھالطیفہ** : اس لطیفہ کا نام **خفی** ہے۔اس کا مقام دائیں پستان کے اوپر دو انگلیوں کے فاصلے پر ہے۔

☆ **پانچواں لطیفہ** : اس لطیفہ کا نام **اخفیٰ** ہے۔اس کا مقام سینہ کے درمیان ہے۔

☆ **چھٹالطیفہ** : اس لطیفہ کا نام **نفس** ہے۔اس کا مقام دونوں ابروں کے درمیان ہے۔

☆ **ساتواں لطیفہ** : اس لطیفہ کا نام **قالبیہ (سلطانُ الاذکار)** ہے۔یہ نقطہ ام الدماغ (سر کی اوپری چوٹی) میں ہے۔جو مثل آفتاب کی طرح روشن چمکتا ہے۔صوفیاء حضرات اس مقام کو دل دور مدور، قالبیہ، انہد، شغلِ نوری، دسواں دوار اور سلطان الاذکار سے موسوب کرتے ہیں۔

اِن ساتوں **لطائف کے چالیس حجابات** ہیں۔اور یہ وہی حجابات ہیں۔جو بندے کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے درمیان حائل و مانع ہوتے ہیں۔یہ **چالیس حجابات چار اقسام** پرمنقسم ہیں۔ ہر ایک قسم سے دس حجابات رفع ہوتے ہیں۔

پہلے دس حجابات **حیات** کے نور سے اُٹھتے ہیں۔دوسرے دس حجابات **علم** کے نور سے اُٹھتے ہیں۔تیسرے دس حجابات **قدرت** کے نور سے اُٹھتے ہیں۔اور چوتھے دس حجابات **ارادہ** کے نور سے اُٹھتے ہیں۔

اِن **چالیس حجابات کو دور اور دفع کرنے کے لئے** چالیس ایام کی خلوت میں ریاضت مقرر و متعین کی گئی ہے۔کیونکہ ایک ایک دن کی ریاضت سے ایک ایک پردہ (**حجاب**) درجہ بدرجہ اُٹھتا چلا جاتا ہے۔(اور تمام لطائف روشن و جاری ہو جاتے ہیں) وہ **چالیس حجابات** یہ ہیں۔

1	خاک۔	2	آب۔	3	باد۔	4	آتش۔	5	یبوست (خشکی)۔
6	حرارت۔	7	صُفراء۔	8	بلغم۔	9	سودا۔	10	خون۔
11	جُہل۔	12	علم۔	13	نظر۔	14	حرص۔	15	غناہ۔
16	تکبر۔	17	غصہ۔	18	غفلت۔	19	کثافت۔	20	مخالفت۔
21	رسوب	22	شہوت۔	23	دعوٰی۔	24	خوف۔	25	اُمید۔
26	افعال۔	27	اقوال۔	28	قبض۔	29	بسط۔	30	کرامت۔
31	نیند۔	32	دن۔	33	رات۔	34	ناسوت۔	35	ملکوت۔
36	جبروت۔	37	لاہوت۔	38	ہاہوت۔	39	خاتمہ۔	40	سابقہ۔

یہ چالیس حجابات ہیں۔ جب سالک و طالبِ صادق (اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لئے) چالیس ایام کی خلوت میں مکمل یکسوئی اور دلجمعی سے عبادت و مجاہدہ کر کے ساتوں لطائف کی سیر کر لیتا ہے۔تو یہ چالیس حجابات اُٹھ جاتے ہیں۔

صاحبِ شمس المعارف و لطائف العوارف جناب حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی البونی القرشیؒ فرماتے ہیں۔کہ! جس نے چالیس روز اللہ تعالیٰ کے واسطے خالص کئے۔تو اس کے قلب سے حکمت کی نہریں اس کی زبان سے ظاہر ہوں گی۔اور اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم سے اس پر کشف کے دروازے کھول دے گا۔اس اصول کو خوب ذہن نشین کر لو۔تاکہ اس کے ذریعے کامیابی نصیب ہو۔

لطائف ستہ کا بیان : (بمطابق حضرت قدرتُ اللہ شہاب صاحبؒ)

حضرت قدرت اللہ شہاب صاحبؒ اپنی مشہور کتاب ''شہاب نامہ'' میں فرماتے ہیں۔کہ! خدا خدا کر کے یہاں سے (یعنی مراقبات سے) گزرا۔تو آگے لطائفِ ستہ کی منزل آگئی۔انسان کے جسم میں انوار اور برکات والی چھ جگہیں ہیں۔جنہیں لطائف کہا

جاتا ہے۔اول لطیفہ قلبی، دوئم ،لطیفہ روحی، سوئم لطیفہ نفس، چہارم لطیفہ سری، پنجم لطیفہ خفی اور ششم لطیفہ اخفیٰ۔

لطائف کو جاری کرنا بڑی کٹھن لیکن دلکش مشق ہے۔سب سے پہلے ایک ایک لطیفے کو باری باری اسمِ ذات (**اللہ**) کے مبارک ذکر میں اس قدر محو کر دیا جائے۔کہ چلتے پھرتے ،اُٹھتے بیٹھتے غرضیکہ ہر حالت میں اسی ذکر میں مشغول رہے۔اور لمحہ بھر کے لئے بھی اس سے قطعاً غافل نہ ہو۔جب چھ کے چھ لطائف اس طرح سے جاری ہو جائیں۔تو اسمِ ذات (**اللہ**) کے سائے میں اسمِ صفات کے ہزاروں رنگ اور ہزاروں عجائبات کے مشاہدہ کرنے کا موقع نصیب ہوتا ہے۔اسے ’’**سیر الاسمآء**‘‘ کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی ایک ایک صفت اس قدر بے پایاں اور بے کراں ہے۔کہ اس کے ننانوے صفاتی نام (**اَسمآءُ الحُسنٰی**) کا احاطہ کرنا قطعی طور پر ناممکن ہے۔سوائے شب معراج کے، جو صرف اور صرف حضرت رسولِ مکرم خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے حصے میں آئی۔عام انسانوں کے لئے سیر الاسماء کا حصہ اُن کے اپنے اپنے مقدر اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق ملتا ہے۔

نورانی لہروں کا نزول مع مقام :

انسان کے اندر جو چھ لطائف (**نفس۔قلب۔روح۔سر۔خفی۔اَخفیٰ۔**) کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ان چھ لطائف کو درحقیقت چار نہریں سیراب کر رہی ہوتی ہیں۔

☆ مقام اَخفیٰ میں نہرِ تسوید کا لطیفہ نزول کرتا ہے۔ ☆ مقامِ سری میں نہرِ تجرید کا لطیفہ نزول کرتا ہے۔

☆ مقام قلبی میں نہرِ تشہید کا لطیفہ نزول کرتا ہے۔ ☆ مقام نفس پر نہرِ تطہیر کا لطیفہ نزول کرتا ہے۔

لطائف ستہ کا بیان (بمطابق مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابریؒ):

لطائفِ ستہ کے اسماء، مقامات، رنگ اور عوالم کے تعلقات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

پہلا لطیفہ ۔ **لطیفہ نفس** : پہلا لطیفہ نفس ہے۔اس کے ذکر کا مقام بھی ناف ہے۔اور جس کے نور کا رنگ زرد ہے جس کا تعلق عالم حیات سے ہے۔

دوسرا لطیفہ ۔ **لطیفہ قلب** :دوسرا لطیفہ قلب ہے۔اسی لئے ذکر کا مقام بھی قلب ہے۔اور جس کے نور کا رنگ سرخ ہے جس کا تعلق عالم مثال سے ہے۔

تیسرا لطیفہ ۔ **لطیفہ روح** :تیسرا لطیفہ روح ہے۔اس کے ذکر کا مقام دایاں پہلو ہے۔اور جس کے نور کا رنگ سبز ہے۔جس کا تعلق عالم ارواح (ملکوت) سے ہے۔

چوتھا لطیفہ ۔ **لطیفہ سر** : چوتھا لطیفہ سر ہے۔ذکر کا مقام قلب اور روح کے مابین ہے۔جس کے نور کا رنگ لال و پیلا ہے۔جس کا تعلق عالم جبروت (عالم صفات الٰہی) سے ہے۔

پانچواں لطیفہ ۔ **لطیفہ خفی** : پانچواں لطیفہ خفی ہے۔اس کے ذکر کا مقام وسط پیشانی ہے۔جس کے نور کا رنگ نیلگوں ہے۔جس کا تعلق عالم لاہوت (ذات) سے ہے۔

چھٹا لطیفہ ۔ **لطیفہ اَخفیٰ** : چھٹا لطیفہ نفس ہے۔اس کے ذکر کا مقام ام الدماغ (**سر کی چوٹی**) ہے۔اور جس کے نور کا رنگ سیاہ ہے۔جس کا تعلق عالم ہاہوت (ذات بحت) سے ہے۔کچھ اولیاء اِس مقام کو سلطان الاذکار سے تعبیر فرماتے ہیں۔

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابریؒ فرماتے ہیں۔کہ حضرات نقشبندیہ کے ہاں ناموں اور رنگوں میں تھوڑا سا تفاوت و تبدل ہے۔لیکن حقیقت ان تمام کی یکساں ہے۔
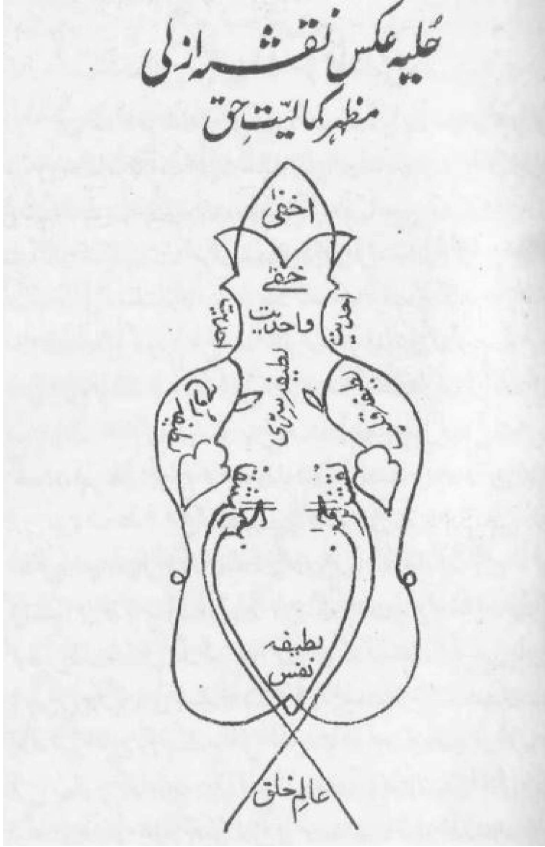
اسی سلسلے میں ہمارے مرشد و مربی (پیر سید محبوب علی شاہ بخاری قادری ؒ) کی تصنیف جواہراولیاء کے حصے ''دعوتِ حق'' میں رقم طراز ہیں۔کہ!

سلسلہ قادریہ چشتیہ کے درویش لطائفوں کو ان مقاموں پر بیان کرتے ہیں۔اور نقشبندیوں کے لطائف کے مقام اور ہیں۔اور قادری چشتی سلسلے کے لوگ صِرف ایک ہی ذکر سے تمام لطائف طے کر لیتے ہیں۔جبکہ نقشبندیہ سلسلے کے لوگ جدا جدا ہر لطیفہ طے کرتے ہیں۔

جیسے کہ تمثیلاً سامنے تصویر (حلیہ عکس نقشہ اَزلی یعنی مظہرِ کمالیتِ حق) میں واضح طور پر دیا گیا ہے۔

لطائف ستہ کا بیان (بمطابق حضرت پیر سید محبوب علی شاہ بخاری قادری ؒ): شغلِ دورہ قادریہ :

ہمارے مرشد و مربی (پیر سید محبوب علی شاہ بخاری قادری ؒ) کی تصنیف مبارکہ جواہراولیاء کے حصے ''دعوتِ حق'' میں رقم طراز ہیں۔کہ!

شغل دورہ قادریہ ،کہ جس سے تمام لطائف کا بیک وقت دورہ کیا جاتا ہے۔اور کچھ ہی دنوں کی مشق سے تمام لطائف کھل کر (انسان) مشاہدہ الٰہی سے بہرہ مند ہوگا۔(انشاءاللہ تعالیٰ) اس کا طریقہ اگلے باب میں مفصل آئے گا۔

سلسلہ ءعالیہ قادریہ کے مریدین ومعتقدین کے لئے مفید چارٹ :

سلسلہ عالیہ **قــادریــہ** میں عدد مقامات،صفات النفوس،سیر المقامات،عوالم المقامات ، مواضع الذکر،حالات المقامات واردات المقامات ، انوار المقامات اسماء الاصول اور اسماء الفروع کا نقشہ ذیل میں دیا جارہا ہے۔ذیل میں دیا گیا ٹیبل (جدول) سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کی کتاب **سر الاسرارفیمایحتاج الابرار** سے منقول وماخوذ ہے۔تاکہ سلاسل قادریہ کے معتقدین ومریدین بھی مستفید ومستفیض ہوسکیں۔مختلف بزرگوں نے اپنے سلاسل اور مکاشفات کے مطابق ان لطائف کے مقامات،رنگ اور کیفیات کو بیان کیا ہے۔ان کی کچھ تفصیل ہمارے پیر و مرشد ؒ کی کتاب جواہرالاولیاءاور سید غوث علی شاہ پانی پتی ؒ کے ملفوظات (بنام سید غوث علی شاہ صاحب ؒ کے ملفوظات) بنامِ تعلیم غوثیہ اور تذکرہ غوثیہ میں ملاحظہ فرمائیں یا پھر ہر کوئی اپنے شیخِ طریقت سے ان کے اسباق لے سکتا ہے۔ سلسلہ قادریہ کے دوستوں سے مؤدبانہ گزارش کی جاتی ہے۔کہ اس معلوماتی نقشے کی تفصیلات اپنے اپنے بزرگوں سے دریافت فرمائیں تاکہ ہر قسم کی تشنگی دور ہوسکے۔اور طالب صادق تمام قسموں کے روحانی مقامات کو بآسانی طے کرسکے۔مزید رہنمائی ہمارے مرشد و مربی ؒ کی تصنیف جواہراولیاء سے بھی معلوم کی جاسکتی ہے۔ اور تمامی اقسام کی اصطلاحات بھی معلوم کی جاسکتی ہیں۔

وماتوفیقی الاباللہ۔

عدد مقامات	اول	دوئم	سوئم	چہارم	پنجم	ششم	ہفتم	ہشتم
صفات النفوس	**امارہ**	**لوامہ**	**ملہمہ**	**مطمئنہ**	**راضیہ**	**مرضیہ**	**صافیہ**	**کاملہ**
سیرالمقامات	الی اللہ	للہ	علی اللہ	مع اللہ	فی اللہ	عن اللہ	باللہ	فنافی اللہ بقاباللہ
عوالم المقامات	ناسوت	ملکوت	جبروت	لاہوت	عماخ	ارواح	استغراق	جذب عقل
مواضع الذکر	صدر	عقل	قلب	روح	سر	سرالسر	خفی	اخفی
حالات المقامات	ریاضۃ	تمیز	محبۃ	عشق	وصل	غناء	جذب	تصرف
واردات المقامات	شریعت	طریقت	معرفت	حقیقت	تمیز بالجذب	تمکین بالتلوین	وحی	خطاب بالجمع
انوار المقامات	ارزق	احمر	اخضر	ابیض	اصغر	اسود	وردی	لیس لہ نور
اسماء الاصول	لاالہ الااللہ	اللہ	ہو	حق	حی	قیوم	قہار	جرب الاسم
اسماء الفروع	وہاب	فتاح	واحد	احد	صمد	علی	عظیم	**اسم اعظم**

حضرت سید **گُل حسن شاہ قلندری قادری صاحب**ؒ اپنی تالیف **تعلیمِ غوثیہ** المعروف بہ مراۃ الوحدت میں حضرت **سید غوث علی شاہ قلندری قادری**ؒ کی تعلیمات وملفوظات میں رقم طراز ہیں کہ!

غیرحق کی طرف رُغبت :

جب تک کہ انسان غیرحق کی جانب مصروف ومشغول رہتا ہے۔تو اُن اوقات میں وہ غفلت کا شکار رہتا ہے۔اوریہی غفلت موَجب عذاب وعتاب ہے۔غیراللہ کی جانب مصروف ومشغول رہنا ایک قلبی مرض ہے۔جو کہ دراصل تین اقسام پر مشتمل ہے۔

☆ حدیثِ نفس ☆ خطرہ (قلبی وروحانی) ☆ علمِ اشیاء پرقلبی نظر

حدیثِ نفس :

یہ نفس ہمیشہ بالقصد کچھ نہ کچھ کہتا ہی رہتا ہے۔ذِکروا ذکار تو بعید، یہاں تک کہ نماز تک میں بھی خاموش نہیں رہتا۔اس کا علاج یہ ہے۔کہ بندہ ءمومن ہردم، ہروقت، ہرجگہ صدقِ نیت اورطہارتِ ظاہری و باطنی کے ساتھ اسم ذات (اللہ) اور ذکرکلمہ (کلمہ طیبہ) کے ذِکر سے زبان کوتر کئے رکھے۔

عشق اول، عشق آخر، عشق کل   عشقِ شاخ وعشق نخل وعشق گل

خطرہ یا وسوسہ (قلبی وروحانی) :

یہ نفس دراصل قلبی، روحانی، جسمانی، شیطانی، نفسانی، شہوانی، نسوانی غرضیکہ جمیع خطرات، وساوس اورتصورات میں بناءاختیاروارادہ کے دل ودماغ میں ایسے سما جاتا ہے کہ بندہ خُدا کہیں کانہیں رہتا۔اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ ہروقت ہرجگہ اسم ذات کےلسانی ذِکر کے ساتھ ساتھ اسم ذات (اللہ) کے حقیقی تصور وتخیل میں رہے۔اورہفت امہاتِ صفات (یعنی **حیات۔علم۔ارادت۔قُدرت۔سمع۔بصر۔کلام**) کو ہفت اسمائے امہاتِ صفات (یعنی **یا حی۔یا علیم۔یا مُربی۔یا قدیر (یا قادر)۔یا سمیع۔یا بصیر۔یا کلیم**) کو قلب پرقائم کر کے دِلی نظر کو جمالِ مُرشد (جو کہ دراصل آئینہ حق ہی ہے) کودائمًا منور رکھے۔یہ کیفیت درحقیقت ہوس وحرص اور لالچ وآلائش دنیاوی کے مزید حصول کے لئے قلبی وروحانی خطرات کا یقینی باعث بنتا ہے۔اور اِسی وجہ سے انسان کا سکون وقرار برباد ہوکررہ جاتا ہے۔

علمِ اشیاء پر قلبی نظر :

اس نفس کی وجہ سے قلب وروح کو ثبات وقرار نہیں مِلتا۔کیونکہ اس جہاں کی رنگینی، عیاشی، خوشگوار اور پرسکون زندگی کے حصول کے لئے شاہانہ طرزِ زندگی وغیرہ سے دل ودماغ، جسم وروح اور گزرانِ زندگانی پر بہت بُرے اور گہرے اثرات

مرتب ہوتے ہیں۔ باوجود تمام اشیاء کے بھی قلبی سکون میسر نہیں ہوتا۔ معنٰی یہ کہ! یہی کیفیت حرص و ہوس و لالچ یا دنیاوی آلائش وآسائش کے مزید حصول کے لئے قلبی خطرات و وساوس کا موجب بنتی ہے۔ اِنہی وجوہات کی بناء پر قلب فربہ ہوجاتا ہے۔ اور بندہ حصول نعمت سے محروم ہوکر رہ جاتا ہے۔

ضربات اذکار :

سید گل حسن اپنی کتاب تعلیمِ غوثیہ سے روایت کرتا ہے کہ! ذِکر اسمِ ذات **الله** اور مختلف اذکار کی ضربات عموماً سات ضربات (جسم کے سات مختلف حصص پر) سے کیا جاتا ہے۔ جوکہ مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ **ذِکر یک ضربی:** قبلہ رُخ ہوکر منہ دائیں طرف پھرا کر قلب پر اسم ذات **الله** کی ضربات لگائے۔

☆ **ذِکر دو ضربی:** قبلہ رُخ ہوکر راست وچپ شانے پر **یا** پھر روح وقلب پر **یا** پھر قلب وفوق پر اسم ذات **الله** کی ضربات لگائے۔

☆ **ذِکر سہ ضربی:** قبلہ رُخ ہوکر راست وچپ شانے اور قلب پر اسم ذات **الله** کی ضربات لگائے۔

☆ **ذِکر چہار ضربی:** قبلہ رُخ ہوکر راست وچپ شانے، آسمان (یا سامنے) اور قلب پر اسم ذات **الله** کی ضربات لگائے۔

☆ **ذِکر پنج ضربی:** قبلہ رُخ ہوکر راست وچپ شانے، پیس وپش (پشت یا آسمان) اور قلب پر اسم ذات **الله** کی ضربات لگائے۔

☆ **ذِکر شش ضربی:** قبلہ رُخ ہوکر راست وچپ شانے، پیش وپس اور فوق وقلب پر اسم ذات **الله** کی ضربات لگائے۔

☆ **ذِکر ہفت ضربی:** قبلہ رُخ ہوکر راست وچپ شانے، پیس وپش اور سامنے پھر آسمان وقلب پر اسم ذات **الله** کی ضربات لگائے۔

اِسی طرح بار بار کرتا رہے۔ حتیٰ کہ استغراق ومحویت حاصل ہوجائے۔ مذکورہ اذکارِ ضربیہ کی کم ازکم تعداد **1100** ہے۔ اگر کوئی شخص ضربات کے بغیر زبانی ذِکر کرنا چاہے تو اُسے چاہیئے کہ! اسم ذات **الله** کو **25000** مرتبہ روزانہ ایک یا پانچ نشستوں میں پڑھنے کا معمول بنائے۔ یادرہے کہ! مسلمانوں کی روحانی غذا سوائے ذکرِ الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ کیونکہ ! **الذین اٰمنوا و تطمئن قلوبھم بذکر الله ۔ الا بذکر الله تطمئن القلوب** ۔ (سورہ رعد، آیت نمبر **28**)

ترجمہ: دلوں کا اطمینان اللہ تعالیٰ کے ذِکر میں ہے۔ (خبردار رہو، کیونکہ) دلوں کا اطمینان (صِرف) اللہ تعالیٰ (ہی) کے ذِکر میں ہے۔

صاحب تعلیمِ غوثیہ اِس ضمن میں فرماتے ہیں کہ! ایک تنگ وتاریک جگہ میں تنہا سیدھی پشت کر کے قبلہ کی جانب منہ کر کے بیٹھ جائے۔ اور دونوں آنکھیں بند کر کے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ یادِ الٰہی (ذِکرِ الٰہی) میں ایسا مشغول ومصروف ہو کہ! اذکار کی گرمی ذاکر کے تمام گوشت وپوست، خون واستخوان اور رگ وپے میں نفوذ پذیر ہوکر اپنا بھرپور اثر کر جائے۔ تو اِس وقت ذاکر کی تیسری آنکھ کھلنے کی وجہ سے مخفی انوارات ومکاشفات اور مختلف الاقسام اسرار ورموز ظاہر ہوتے ہیں۔ جن سے کہ حجابِ قلبی بھی رفع ہوجاتا ہے۔ کیونکہ محض زبانی شور وغُل سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ بہرحال اِن اذکار کو بالترتیب پانچ طریقوں یا انداز میں بھی کیا اور پہچانا جاتا ہے۔

اذکار کا دارومدار :

ذِکر **لسانی** در عالم **ناسوت** :

ذِکر **لسانی** کی سند **زبان** سے کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** (ﷺ) کہنا ہے۔ کیونکہ ! اِسی ظاہری شرع شریف پر اس ذِکر کا کامل دارومدار ہے۔ اور ویسے بھی اِس اُمت کا سب سے عظیم ترین تحفہ بھی یہی کلمہ طیبہ ہی ہے۔

ذِکر **قلبی** در عالم **ملکوت** :

ذِکر **قلب** کی سند **دِل** سے کلمہ **لا اله الا الله** کہنا ہے۔کیونکہ! اس ذِکر کا کامل دارومدار **شریعت** پر ہے۔

ذِکر **روحی** در عالم **جبروت** :

ذِکر **روح** کی سند **مشاهده** سے کلمہ **الله** کہنا ہے۔کیونکہ! اس ذِکر کا کامل دارومدار **طریقت** پر ہے۔

ذِکر **سری** در عالم **لاهوت** :

ذِکر **سر** کی سند **معائنه** سے کلمہ **لله** کہنا ہے۔کیونکہ! اس ذِکر کا کامل دارومدار **معرفت** پر ہے۔

ذِکر **خفی** در عالم **هاهوت** :

ذِکر **خفی** کی سند **مغائبه** سے کلمہ **له** کہنا ہے۔کیونکہ! اس ذِکر کا کامل دارومدار **حقیقت** پر ہے۔

ذِکر **خفی الاخفٰی** در عالم **ناسوت** :

ذِکر **خفی الاخفٰی** کی سند **مغائبه** سے کلمہ **هو** کہنا ہے۔کیونکہ! **یہ ذِکر درج بالا پانچوں اذکار کا منبع و جامع اور مغز ہے**۔کیونکہ یہ **اکملیت ِکامله** کو ظاہر کرتا ہے۔اور اِسی سے مقام بقاء باللہ حاصل ہوتا ہے۔

طریقه ذِکر ''نفی اثبات'' و ''چہار ضربی'' :

صاحب تعلیمِ غوثیه المعروف بہ مراۃُ الوحدت میں حضرت **سید غوث علی شاه قلندری قادری** ؒ فرماتے ہیں کہ! اِرشادِ باری تعالیٰ ہے کہ! **فاذا قضیتم الصلوٰة فاذکروالله قیٰما و قعودا و علیٰ جنو بکم** ۔ (سورہ نساء، آیت نمبر 103) **ترجمه** : پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اُٹھتے ، بیٹھتے اور لیٹے اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے رہو۔

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ! ذِکر رحمانی ہر طرح سے جائز مستحب اور مستحسن ہے۔اسی لئے ہی تو صوفیائے کرام نے اذکار کے طریق انواع واقسام سے بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ اِن کا اجمالاً بیان دیا جا رہا ہے۔سب سے پہلے ذِکر نفی ''نفی و اثبات'' بطریقِ ''چہار ضربی'' پیشِ خدمت ہے۔چونکہ **صحیح** حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے۔ ۔اِسی لئے تمام اوراد واذکار کا منبع ومغز بھی یہی ہے۔اِسی کلمہ سے مختلف اذکارِ ضربیہ یہاں بیان کئے جا رہے ہیں۔

کلمہ **لا الـــه** کو بائیں جانب سے کھینچے اور دائیں طرف لائے۔(ٓ) **لآ** کے مد کو ایسا دراز کرے کہ بیک دم ضربات ثلاثہ (تین ضربیں) کو ادا کر کے ضربِ چہارم **الا الله** کی ضربِ قلب پر مارے۔

اِس کلمہ میں **لا اله** تین مختلف خطرات کا عندیہ نفی ہے۔

☆ نفی خطرہ شیطانی ☆ نفی خطرہ نفسانی ☆ نفی خطرہ ملکی

اور **الا الله** میں دل میں ذاتِ پاک کا اشارہ اثبات ہے۔اِس ذِکر میں ضربات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

ضربِ اول :

سر کو جھکا کر بائیں گھٹنے کے محاذی لا کر **لآ** کو شدت وقوت کے ساتھ بائیں گھٹنے کی طرف سے خطرہ شیطانی کی نفی کا تصور کرتے ہوئے اُٹھائے۔

ضربِ دوئم :

ضربِ اول سے سر کو بائیں گھٹنے کی طرف کھینچتے ہوئے دائیں گھٹنے تک لائیے۔یہاں سے **اله** کے ہمزہ کو شدت وقوت کے ساتھ اُٹھائیے۔یہاں خطرہ نفس کی نفی ہے۔

ضربِ سوئم:

ضربِ دوئم میں نفسانی خطرات کی نفی کرتے ہوئے **لــہ** کھینچتے ہوئے کندھے تک پہنچایئے۔ یہاں خطرہ ملکی کی نفی ہے۔ اور یہی خیر کے کاتب فرشتے کا مقام ہے۔

ضربِ چہارم:

الــہ کی (ہ) کی ضرب دائیں شانے پر لگاتے ہوئے خوب اچھی طرح سے منہ کو پھیرتے ہوئے چوتھی ضرب **الا اللہ** انوار فیض الٰہی کو ساتھ لئے ہوئے بہ شدت وقوت تمام قلب پر دیجیئے۔ یہ ذاتِ پاک کے اثبات کا اشارہ ہے۔

دورانِ ذکر **لا معبود الا اللہ** **لا مقصود الا اللہ** **لا مطلوب الا اللہ** **لا موجود الا اللہ** کا کامل تصور رکھے۔کلمہ **الا اللہ** میں دل پر ذات پاک کا اثبات کرتا ہے۔

پہلی تین ضربیں اچھی طرح کھینچنے کے باوجود ایک ہی سانس میں ہونی چاہیئیں۔ یاد رہے کہ آواز نہ بہت بلند ہو اور نہ ہی بہت پست۔اس ذِکر کی اِس قدر کثرت کرے کہ محویت واستغراق حاصل ہو جائے۔

طریقہ ذِکر دوضربی: ذِکر دوضربی میں دوضربات لگانی پڑتی ہیں،یعنی کہ!

☆ ضربِ اول **لا الہ** ☆ ضربِ دوئم **الا اللہ**

لا الہ کو ایک ہی ضرب میں تینوں خطرات کی نفی کے ساتھ ساتھ اُٹھائیں۔اور **الا اللہ** کی ضرب قلب پر لگائیں۔ اور ہر تین یا پانچ یا سات یا نو مرتبہ کے بعد **محمد رسول اللہ** ﷺ کہیں۔تاکہ **کلمہ طیبہ** کے ہر سہ ارکان پورے ہو جائیں۔اسی ذکر کو سہ رُکنی ذِکر بھی کہتے ہیں۔

جب یہ ذِکر ختم ہو جائے تو تھوڑی دیر کے لئے گردن جھکا کر بہ چشمِ بند تواضع کے ساتھ اِس انتظار میں ٹھہرے رہیں اور ملاحظہ کریں کہ! کہ حق تعالیٰ کی جانب سے دل ودماغ پر کیا وارد ہوتا ہے۔اور ویسے بھی یہ اولیائے متصوفین وذاکرین کی عادت رہی ہے کہ! ہر طرح کے ذکر واذکار، تلاوتِ قرآن خوانی اور نوافل کے بعد سر جُھکا کر کچھ دیر تک گہرے تدبر وتفکر میں خود کو مستغرق کر لیتے تھے۔جس کی وجہ سے اُنہیں تسکین وفرحت حاصل اور روحانی لذت ہوتی ہے۔اور وہ قلب پر وارِد ہونے والی کیفیات کو بخوبی جان لیتے تھے۔

ذِکر پاس انفاس :

لا الــہ کو زور سے سانس کے ساتھ کھینچ کر مغز میں لے جائے۔جب جب سانس میں تنگی ودشواری محسوس ہو تو **الا اللــہ** کے ساتھ دم (دم سے مراد سانس ہے) کو آہستہ آہستہ سے اِس طرح سے چھوڑتا چلا جائے کہ معلوم بھی نہ ہو۔ بارعایت ملاحظہ و واسطہ۔ لیکن نظر ناف پر رکھے۔اسی طرح ہمیشہ ذہن بستہ پاس انفاس میں مشغول رہے۔سانس کو آہستہ چھوڑنے کو **آرامکی** کہا جاتا ہے۔اور جب سانس اوپر نیچے یا دم حیات ہو کر ایک ہو جاتا ہے تو اُسے **مجمع البحرین** کہا جاتا ہے۔یہی مقام **آب حیات** ہے۔ یہاں عالم طیر وسیر پیش آتا ہے۔جہاں پر **علمناہ من لدنا علما** کا اعجاز رونما ہوتا ہے۔

اِس ذِکر کی دائمی مشق سے **درازی عمر** اور **ملاقاتِ حضرت خضر نبی**[ؑ] ضرور حاصل ہوتی ہے۔اور صاحب ذِکر ہذا یقیناً صاحبِ تجرید وتفرید اور روزگار تصرف ہو جاتا ہے۔ لیکن اِس میں ترکِ مباشرت شرط ہے۔اس کے بغیر یہ کرامات وانعامات کا حاصل کرنا ناممکن العمل امر ہے۔ذِکر پاس انفاس مذکورہ انعامات عظیمہ اور برکات ہائے عمیمہ رکھتا ہے۔کیونکہ یہ ذِکر دراصل عارفانِ سُبحان وسالکانِ رحمٰن کا ذکر وشُغل ہے۔لہٰذا وہ اِسے کبھی ترک (**Miss**) نہیں کرتے۔

یاد رہے کہ ذِکر پاس انفاس ''لا الہ الا اللہ، اللہ ھوٗ'' اور ''اللہ اللہ'' سبھی طریقوں سے کیا جا سکتا ہے۔لیکن اس کا فائدہ اور فیض اس وقت زیادہ نصیب ہوتا ہے۔ جب کسی شیخ کامل سے اس کی اجازت حاصل ہو۔اور وہ شیخ بصد خوشی اس کی اجازت بھی دے دے۔

اسی ضمن میں حضرت قدرت اللہ شہابؒ اپنی یگانہ روزگار کتاب ''**شہاب نامہ**'' میں رقم طراز ہیں۔کہ! راہِ سلوک میں ذکر کا درجہ سرفہرست ہے۔حقیقت ذکر ایسی چیز کو یاد رکھنا ہے۔جو ظاہری اور باطنی گناہوں کو روک دے۔اور اطاعاتِ ربانی پر انسانی ہمت کو چست کردے۔اگر کسی کو جنت اور دوزخ کی یاد گناہوں سے روک دے۔اس کے لئے یہی ذکراللہ ہے۔جس کسی کو اسمِ ذات ''**اللہ**'' یا کلمہ ''**لا الہ الا اللہ**'' کا ورد معصیت سے روک دے۔تو اس کے لئے یہی بہتر ہے۔یاد رہے کہ جس کسی کو اشغال و مراقبات معاصی سے روکیں۔اور اطاعات پر اکسائیں۔تو ایسوں کے واسطے یہی ذکراللہ ہے۔اگر کوئی شخص یہی سب کچھ دن رات کرتا رہے۔لیکن نہ تو گناہوں سے باز رہے۔اور نہ ہی اطاعات اختیار کرے۔تو یہ ذکراللہ قطعاً حقیقی نہ ہوگا۔ بلکہ یہ محض ذکر کی (مجازی) صورت ہوگی۔(میرا تو یہ خیال ہے۔کہ یہ صریح ریا ہوگا۔)

ذکر کی کوئی حد نہیں۔نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج سب کی حد ہے۔لیکن ذکر لامحدود ہے۔اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ایک عجیب سی توانائی،لطیف نشاط اور عمیق سکون ہے۔عام طور پر ذکر کی چار اقسام ہیں۔جنہیں بآسانی آزمایا جاسکتا ہے۔

اول ناسوتی ذکر جیسے **لا الہ الا اللہ** ہے۔دوئم ملکوتی ذکر جیسے **الا اللہ**،سوئم جبروتی ذکر جیسے **اللہ** اور چہارم لاہوتی ذکر جیسے **ھوھو**۔زبان کے ذکر کو ناسوتی،دل کے ذکر کو ملکوتی،روح کے ذکر کو جبروتی اور سارے وجود کے اجتماعی ذکر کو لاہوتی کہتے ہیں۔

ذکر کی ان چاروں اقسام میں بھی ایک ایک قسم کی کئی کئی طریقے ہیں۔جن طریقوں کی تھوڑی بہت مشق مجھے (یعنی قدرت اللہ شہاب صاحبؒ کو بھی) نصیب ہوئی ہے۔اُن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔

ذکرِ الٰہی بطریقِ ضربات جیسے کہ! اسمِ ذات ''اللہ اللہ'' کا ذکرِ یک ضربی، دوضربی، سہ ضربی اور چہار ضربی۔ اگر اس ذکر کو ہر ضرب میں اس تصور کے ساتھ کیا جائے۔کہ جدھر منہ پھیرو۔اُدھر ہی خدا ہے۔تو استغراق اور محویت کی کیفیت پیدا ہو کر ہر شئے سے ذکر کی آواز سنائی دینے لگتی ہے۔اور قرآنِ مجید کے اس فرمان کی کامل تصدیق ہو جاتی ہے۔کہ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی (ہر ہر لمحہ) حمد کی تسبیح نہ کرتی ہو۔حضرت داؤد نبیؑ کا یہ معجزہ تھا۔کہ جب وہ خود ذکر کرتے تھے۔تو پہاڑ اور طیور بھی اُن کا ساتھ دیتے تھے۔

اسمِ ذات اللہ کا دوسرا ذکر **پاس انفاس** ہے۔سانس باہر کرتے وقت لفظ ''اللہ'' کو سانس میں لائے۔اور سانس کو لیتے وقت ''ھو'' کو اندر لائے۔ اور تصور کرے۔کہ ظاہر و باطن میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا ہی ظہور ہے۔اس ذکر کی اس قدر غیر معمولی کثرت کرے۔کہ سانس ہمہ وقت اس ذکر کی مسلسل عادی ہو جائے۔اسی طرح پاس انفاس سے بہرہ ور ہو کر قلب غیراللہ سے صاف اور دیگر کدورتوں سے پاک ہو کر انوارِ الٰہیہ کا محور و مرکز بن جائے۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

اسی طرح سے **نفی اثبات** (لا الہ الا اللہ) کو پاس انفاس میں رچانا ایک نہایت خوشگوار عمل ہے۔سانس لیتے وقت صرف سانس سے الا اللہ کہے۔اور سانس باہر آتے وقت لا الہ کہے۔اس دوران منہ بالکل بند رکھے۔اور زبان کو ادنیٰ سی حرکت بھی نہ دے۔اور اس قدر پابندی اور استقلال سے کام لے۔کہ سانس خود بخود بلا ارادہ ذکر کرنے لگے۔

اسی طرح **حبس نفی اثبات** اور ذکر اسمِ ذات اللہ کے بھی کئی ایک طریقے ہیں۔اِن اذکار کے ساتھ ساتھ کئی طرح کے اشغال وابستہ ہیں۔مثلاً شغل سلطاناً نصیرا،شغل سلطاناً محمودا،شغل سلطانُ الاذکار اور شغل سرمدی وغیرہ۔غرضیکہ! ہر ذکر اور شغل میں لطف و انبساط کا اپنا ہی رنگ و لذت ہے۔

زیارت النبی ﷺ کا طریقہ:

اگر کوئی صاحب ذوق وشوق اس ذِکر سہ ضربی کو زیارتِ آنحضور نبی مکرم ﷺ کی نیت سے روزانہ رات کو سونے سے پہلے کیا کرے۔تو انشاءاللہ وہ ہمیشہ زیارت النبی ﷺ سے مشرف ہوتا رہے گا۔اس ذکر کا سہل طریقہ یہ ہے کہ !

دائیں کندھے پر **یا محمد** بائیں کندھے پر **یا احمد**

دِل پر **یا رسول اللہ**

اس ذکر کو پہلے عشرے میں روزانہ بعد نماز عشاء 313 مرتبہ کیا جاتا ہے ایک دوسرے عشرے سے 500 مرتبہ روزانہ کیا جاتا ہے۔ایک ماہ بعد 1100 مرتبہ ہمیشہ کے لئے اختیار کرنا ہوتا ہے۔تا کہ بار بار اِس عظیم ترین نعمت (زیارت النبی ﷺ) کا شرف حاصل ہوتا رہے۔انشاءاللہ العظیم۔

ذِکر مکاشفہ :

جلسہ مربع زانو سے **یا ھو** کہتے ہوئے سر کی گردش دائیں زانو اور کتفِ راست ، بائیں زانو تک پہنچائے۔پھر اِسی طرح **یا من ھو** کی گردش بائیں زانو سے دائیں زانو تک پہنچائے۔پھر یہاں سے **یا من لا ھو** کی گردش باملاحظہ وواسطہ بائیں زانو سے بہ نفی پرسہ خطرات دائیں شانے پر تمام کرکے **الا** کو دماغ میں لے جاکر قلب پر **ھو** کی تین ضربیں لگائے۔

اِس ذِکر کی مشق سے کشفی صلاحیت اور فہم وفراست اور ادراک میں بے پناہ اِضافہ ہوگا۔بلید طبیعت کھل جائے گی۔اگر قبض بھی لاحق ہوگیا ہوگا۔تو اِس ذِکر کی برکت و بدولت بسط پیدا ہو جائے گا۔جس سے طبیعت سنبھل جائے گی۔انشاءاللہ۔

ذِکر کشف قُرآن :

حضرت سید بندہ نواز گیسو دراز ؒ کے ملفوظات میں ہے کہ چار عدد قرآن شریف لے کر ایک اپنے آگے (کسی رحل یا پاک صاف تکیہ پر) اور اسی طرح ایک اپنے دائیں طرف ،اور اسی طرح ایک اپنے بائیں طرف اور ایک اپنی گود میں نہایت ادب و احترام سے رکھ کر ایک ضرب اپنے دائیں طرف والے قرآن پر دوسری ضرب گود میں رکھے قرآن پر تیسری ضرب بائیں طرف رکھے قرآن پر اور چوتھی ضرب اپنے آگے رکھے قرآن پر لگا تار لگا تا رہے۔اور یہ ذِکر (ضربات) گیارہ سو گیارہ مرتبہ لگا تا رہے۔ تو چند ہی ایام یا ہفتوں میں اس مبارک ذِکر کی تاثیر و برکت سے کما حقہ تجلی قرآن اس ذاکر پر ہونا شروع ہو جائیں گیں۔جس کی لذت وسرور بیان سے باہر ہے۔اور قرآنِ پاک کے مفہوم کا بھی ادراک حاصل ہوگا۔انشاءاللہ العظیم۔

اسی طرح حضرت سید بندہ نواز گیسو دراز ؒ کے ملفوظات میں ہے کہ اسی عمل کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک اقرآنِ پاک نہایت ادب واحترام سے اپنے سامنے رکھے پھر ایک ضرب قرآنِ پاک پر اور دوسری ضرب اپنے دِل پر لگائے اور یہ ذکر بھی گیارہ سو گیارہ مرتبہ لگا تا رہے۔ تو چند ہی عشروں یا ماہ میں اس مبارک ذِکر کی تاثیر و برکت سے حق تعالی کی تجلی ہونے لگتی ہے۔

(اس ضمن میں راقم الحروف عرض پرداز ہے کہ ان دونوں اذکار سے علومِ قُرآنی ورموزِ رحمانی کا انکشاف ہوتا ہے)

ذِکر کشفِ حقائق واستجابتِ دُعا :

سلسلہ عالیہ قادریہ میں یہ ذکر بہت مشہور ومعروف ہے۔اس ذکر کے کرنے سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔بالخصوص مخفی حقائق واسرار عیاں ہوتے ہیں اور صاحب ذکر ہذا کو درجہ استجابت حاصل ہوتا ہے۔اس ذکر کو پہلے عشرے میں روزانہ بعد نماز عشاء 313 مرتبہ کیا جاتا ہے۔دوسرے عشرے سے 500 مرتبہ روزانہ کیا جاتا ہے۔ایک ماہ بعد 1100 مرتبہ ہمیشہ کے لئے اختیار کرنا ہوتا ہے۔جس سے اس ذکر کو کرنے سے معارف کھلتے ہیں۔اور عظیم عرفان حاصل ہوتا ہے۔جو شخص ایک سال تک اِس ذکر کو کرلے۔اُسے ''**کن فیکون**'' کی زبان حاصل ہو جاتی ہے۔اس ذکر کا طریقہ یہ ہے۔

دائیں کندھے پر **انت الھادی** بائیں کندھے پر **انت الحق**

قلب پر **لیس الھادی** آسماں پر **الا ھو**

اس ذکر کے کرنے سے پہلے اور بعد میں طاق مرتبہ درورو سلام پڑھنا لازمی ہے۔تاکہ خیر و برکت برقرار رہے۔

ذکر برائے کشف ملائکہ وارواح:

یہ عمل تصوف کی تمامی کتب میں کثرت سے مذکور ہے۔لیکن اس عمل کو صاحب'' **تعلیم غوثیه** ''جناب **سید شاہ گل حسن قلندری قادری**ؒ نے نہایت وضاحت اور شرح وبسط سے پیش کیا ہے۔اس عمل میں پرہیز عمومی اور استقلال کی ضرورت ہے۔اس عمل کا طریق یہ ہے۔ نماز عشاء کے بعد عامل چہارزانو بیٹھ کر پہلے گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھے پھر 21 (اکیس مرتبہ) دِل پرضرب **یا رب یاروح الارواح** کی ضربیں لگاتے رہیئے پھر دوبارہ آسمان کی طرف منہ اٹھا کر **یا روح یا روح** کی 11 گیارہ مرتبہ تکرار کرے۔پھر مکمل یکسوئی سے مندجہ ذیل ذکر 1111 (گیارہ سو گیارہ مرتبہ) کرتا رہے۔

دائیں طرف	**یا سبوح**	کی ضرب لگائیں
پھر بائیں طرف	**یا قدوس**	کی ضرب لگائیں
پھر آسمان کی طرف	**یاربنا**	کی ضرب لگائیں
پھر سامنے کی طرف	**یا رب الملئكة**	کی ضرب لگائیں
پھر دل کی طرف	**یاروح**	کی ضرب لگائیں

اس طرح سے ہر روز گیارہ سو گیارہ مرتبہ 1111 یہی شغل کرتا رہے۔دو سے تین عشروں ہی میں کشف ملائکہ اور کشف ارواح حاصل ہو جائیگا۔انشاءاللہ تعالی۔بہرحال اس عمل کو تا حیات منقطع نہ کیا جائے اس عمل کے دیگر کئی فوائد ہیں۔جو عمل کرنے والے پر خود بخود ظاہر ہوں گے۔

(اس ذکر کو پہلے عشرے میں روزانہ بعد نماز عشاء 313 مرتبہ کیا جاتا ہے۔دوسرے عشرے سے 500 مرتبہ روزانہ کیا جاتا ہے۔ایک ماہ بعد 1111 مرتبہ ہمیشہ کے لئے اختیار کرنا ہوتا ہے۔)

ذکر برائے کشف الارواح:

اس عمل کو بھی صاحب'' **تعلیم غوثیه** ''جناب **سید شاہ گل حسن قلندری قادری**ؒ نے نہایت وضاحت اور شرح وبسط سے پیش کیا ہے۔اس عمل میں پرہیز عمومی اور استقلال کی ضرورت ہے۔اس عمل کا طریق یہ ہے کہ! نماز عشاء کے بعد عامل چہارزانو بیٹھ کر پہلے گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھے پھر دِل پرضرب **یا رب**، آسمان پر **یا روح** اور دل پر **یاروح الارواح** کی ضربیں لگاتے رہیئے۔اس عمل کو روزانہ **1111** گیارہ سو گیارہ مرتبہ کرے۔اس کے بعد صاحب ذِکر ہٰذا مطلوب کی روح کی طرف کامل دھیان جمائے ۔اُمید ہے کہ نہ صرف اُس روح سے ملاقات ہوگی۔بلکہ وہ ذاکر کے مطالب ومقاصد میں بھی معاون ہوں گے۔مگر یاد رہے کہ! یہ اُسی وقت ہی ممکن ہوسکتا ہے جب مذکورہ بالا عمل میں خوب اچھی طرح سے مشق ہو جائے جب کہ یکسوئی کی عادت ہو چکی ہو اور قلب جلایا جا چکا ہو۔

(اس ذکر کو پہلے عشرے میں روزانہ بعد نماز عشاء 313 مرتبہ کیا جاتا ہے۔دوسرے عشرے سے 500 مرتبہ روزانہ کیا جاتا ہے۔ایک ماہ بعد 1111 مرتبہ ہمیشہ کے لئے اختیار کرنا ہوتا ہے۔)

ذکر برائے کشف القبور :

اس عمل کو بھی صاحب'' **تعلیم غوثیه** ''جناب **سید شاہ گل حسن شاہ قلندری قادری**ؒ فرماتے ہیں کہ! جب یکسوئی کی عادت بڑھ چکی ہو اور قلب میں بھی جلا پیدا ہو چکا ہو۔تو پھر کسی مزار پر صاحب وشائق کشف القبور چلا جائے۔وہاں جا کر سب سے پہلے **سورہ یٰسین** ، **سورہ ملک** ،**سورہ مزمل** ، **سورہ فاتحه**،تین مرتبہ **سورہ اخلاص** اور 11 مرتبہ **آیت**

الکرسی پڑھ کر اِن تمام اوراد کا ثواب آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور اُن کی تمام اُمت کو اور اُس صاحب قبر کو جہاں پر کشف القبور کا عمل کرنا مقصود ہے ۔ کو بخش دیں ۔ پھر صاحب عمل قبر کے سینے کے مقابل پاؤں کی جانب اس طرح بیٹھ جائے کہ اُس کا بایاں کندھا شمال مغرب کی طرف ہو ۔ وہاں پر چہار زانو بیٹھ کر پہلے گیارہ مرتبہ **درود ابراھیمی** پڑھے ۔ پھر اپنے قلب کی جانب متوجہ ہو کر اپنے دِل پر **اِکشِف لی یا نور** کی ضربیں لگائے ۔ پھر قبر پر **عن حاله** کی بھی اتنی ہی ضربیں لگائے ۔ تو یہ ایک مرتبہ ہوا ۔ اِسی طرح سے گیارہ سو گیارہ (**1111**) مرتبہ ضربات لگاتا رہے ۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اپنے قلب کی طرف بھی متوجہ ہوتا رہے ۔ اِس عمل کی بدولت مفید و منتفع مطلب حاصل ہوگا ۔ اور صاحب قبر کی حالت مکشوف ہو جائے گی ۔ صاحب عمل کی اُس صاحب قبر سے نہ صرف باتیں ہوں گی ۔ بلکہ صاحب عمل ہذا بے شمار فیوض و برکات سے بھی مستفید و مستفیض ہوگا ۔ انشاء اللہ ۔

(اس ذکر کو پہلے عشرے میں روزانہ بعد نماز عشاء 313 مرتبہ کیا جاتا ہے ۔ دوسرے عشرے سے 500 مرتبہ روزانہ کیا جاتا ہے ۔ ایک ماہ بعد 1111 مرتبہ ہمیشہ کے لئے اختیار کرنا ہوتا ہے ۔)

اذکار برائے قضائے حوائج :

یہاں پر دو ایسے اذکار دیئے جا رہے ہیں ۔ کہ جن کی مسلسل مشق سے ہر قسم کی جائز مشکل لازمی حل ہو جاتی ہے ۔

1 ۔ صاحب ''**تعلیم غوثیه**'' جناب **سید شاہ گل حسن قلندری قادری**ؒ فرماتے ہیں کہ ! بعد نمازِ مغرب یا بوقت تہجد اِس طرح ذِکر کرے کہ !

☆ دائیں طرف **یا حی** کی ضرب لگائیں ۔
☆ بائیں طرف **یا قیوم** کی ضرب لگائیں ۔
☆ آسمان کی طرف **یا وھاب** کی ضرب لگائیں ۔
☆ قلب پر **یا الله** کی ضرب لگائیں ۔

یہ ایک مرتبہ ہوا ، اِسی طرح سے گیارہ سو گیارہ (1111) مرتبہ کریں ۔ چند ہی ایام میں مرادیں پوری ہونا شروع ہو جائیں گی ۔ انشاء اللہ العظیم ۔ بشرطِ کہ وہ حاجات متشرع و جائز ہوں ۔

(اس ذکر کو پہلے عشرے میں روزانہ بعد نماز عشاء 313 مرتبہ کیا جاتا ہے ۔ دوسرے عشرے سے 500 مرتبہ روزانہ کیا جاتا ہے ۔ ایک ماہ بعد 1111 مرتبہ ہمیشہ کے لئے اختیار کرنا ہوتا ہے ۔)

2 ۔ صاحب ''**تعلیم غوثیه**'' جناب **سید شاہ گل حسن قلندری قادری**ؒ فرماتے ہیں کہ ! بعد نمازِ مغرب یا بوقت تہجد اِس طرح ذِکر کرے کہ !

☆ دائیں طرف **یا احد** کی ضرب لگائیں ۔
☆ بائیں طرف **یا صمد** کی ضرب لگائیں ۔
☆ آسمان کی طرف **یا حی** کی ضرب لگائیں ۔
☆ قلب پر **یا قیوم** کی ضرب لگائیں ۔

یہ ایک مرتبہ ہوا ، اِسی طرح سے گیارہ سو گیارہ (1111) مرتبہ کریں ۔ چند ہی ایام میں مرادیں پوری ہونا شروع ہو جائیں گی ۔ انشاء اللہ العظیم ۔ بشرطِ کہ وہ حاجات متشرع و جائز ہوں ۔

(اس ذکر کو پہلے عشرے میں روزانہ بعد نماز عشاء 313 مرتبہ کیا جاتا ہے ۔ دوسرے عشرے سے 500 مرتبہ روزانہ کیا جاتا ہے ۔ ایک ماہ بعد 1111 مرتبہ ہمیشہ کے لئے اختیار کرنا ہوتا ہے ۔)

مشق وجودیہ کی ضرورت وطریقہ مع فوائد :

مشق وجودیہ کا عمل تمام سلاسل طریقت (مثل قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، اویسیہ، قلندریہ وغیرہم) میں باقائدگی سے کیا جاتا ہے۔ اگر مرید وطالب صادق کی غفلت یا سختی قلب کی وجہ سے تصور اسم اللہ ذات دل پر اور جسم کی دیگر حصص پر قائم نہ ہو رہا ہو۔ تو ایسے طالب کو چاہیئے ۔ کہ مشق وجودیہ کے نقشے کو مدنظر رکھ کر مشق وجودیہ اسم اللہ ذات اپنے اوپر روزانہ لازم کر کے دائمًا مشق جاری رکھے۔ چنانچہ سلسلہ عالیہ سروریہ قادریہ کے مطابق جسم کے چودہ مقامات پر اسم اللہ ذات کی مشق کیا کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ! ماتھے پر، ہر دو آنکھوں پر، دونوں کانوں پر، زبان پر، دونوں کندھوں پر، دونوں ہاتھوں پر، قلب پر، ناف پر اور دونوں رانوں پر انگشت تصور وتفکر سے اسم اللہ ذات بار بار لکھنے کی مشق کرتا رہے۔ جیسے کہ! تصویر میں بالکل واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔
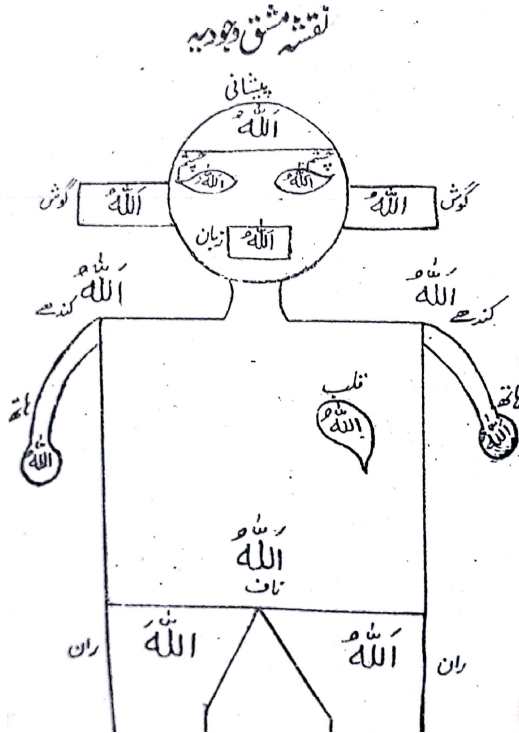
دورانِ ذکر شیطانی، نفسانی، نسوانی خیالات کو دور کرنے کا مجرب طریقہ :

یہ طریقہ دراصل بارہا کا انتہائی کامیاب و مجرب طریقہ ہے۔ میرے روزانہ کے معمولات میں سے ہے۔ اِس عظیم اور سہل الحصول طریقے سے دل کو تمام غیر خیالات، دنیوی تفکرات و ماسویٰ خیالات سے خالی اور فارغ الذہن کرنے اور ظاہری وساوس شیطانی وخطرات نفسانی کا راستہ بند کرنے کے لئے اِس سے بہتر اور سریع التاثیر کوئی اور طریقہ ہو ہی نہیں سکتا۔

جب بھی اس قسم کے تخیلات وتفکرات وخطرات ستائیں تو ایسے وقت میں چاہیئے کہ! اسم ذات **اللہ** کو اپنے تخیل وتفکر و تصور کی انگشت سے اپنی ناف سے تین اُنگل نیچے لکھنے کی سعی کرے۔ انشاء اللہ اُسی لمحے جملہ تخیلات وتفکرات وخطرات سے جان چھوٹ جائے گی۔ مجھے یہ عظیم طریقہ حضرت فقیر نور محمد سروری قادری ؒ کی کتاب **عرفان** جلد اول سے میسر ہوا ہے۔

ذکر برائے کشف دقائق آئندہ یا پیش آمدہ حالات و معلومات :

بعد نمازِ عشاء یا بوقت تہجد اِس طرح سے چھ ضربی ذِکر کرے کہ !

☆ دائیں طرف **یا علیم** کی ضرب لگائیں۔

☆ بائیں طرف **یا خبیر** کی ضرب لگائیں۔

☆ آگے کی طرف **یا ھادی** کی ضرب لگائیں۔
☆ پیچھے کی طرف **یا رشید** کی ضرب لگائیں۔
☆ آسمان کی طرف **یا بصیر** کی ضرب لگائیں۔
☆ قلب پر **یا مبین** کی ضرب لگائیں۔

یہ ایک مرتبہ ہوا، اسی طرح سے گیارہ سو گیارہ (1111) مرتبہ کریں۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اپنے قلب پر توجہ کریں، اور دیکھیں۔ کہ آئینہ قلب پر کیا وارِد ہوتا ہے۔ چند ہی ایام میں کشفی صلاحیت حاصل ہو جائے گی۔ جب بھی کوئی شخص یہ ذِکر کر کے کچھ معلوم کرنا چاہے گا۔ تو اُسے ہر اُس بات کی خبر ہو جائے گی۔ جس کا وہ گُمان کرے گا۔ انشاء اللہ العظیم۔

اس ذکر کو پہلے عشرے میں روزانہ بعد نماز عشاء 313 مرتبہ کیا جاتا ہے۔ دوسرے عشرے سے 500 مرتبہ روزانہ کیا جاتا ہے۔ ایک ماہ بعد 1100 مرتبہ ہمیشہ کے لئے اختیار کرنا ہوتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

یہ عمل وذِکر صاحب کتاب ہذا (**محمد عبد الرؤف القادری** آف کوئٹہ) کا مجرب المجرب عمل وذِکر ہے۔

اسم اللہ ذات کا گلاب کے حسین پھول کی طرح کِھلا ہوا ہونا :

جب اسم اللہ ذات اچھی طرح سے قلب پر مرقوم ومنقش ہو جاتا ہے۔ تو قلبی لطیفہ گل گلاب کی طرح کِھل اُٹھتا ہے۔ جس سے سات نوری لطیفے، سات نوری پُتلیوں کی مانند سفید ماہتابی رنگ ، معطر ومعنبر قلب کے اِردگرد نمودار ہو جاتے ہیں۔ اور ہر لطیفہ اسم اللہ ذات کے سات ذاتی صفات کے انوار سے جگمگا اُٹھتا ہے۔ دل کے دائرے پر اسم اللہ ذات مرقوم ومنقش اور مثل گلِ گلاب شگفتہ بمعہ اردگرد سات لطائف مرقوم باسم اللہ ذات کا نقشہ، جیسا کہ تصویر میں دیا گیا ہے۔
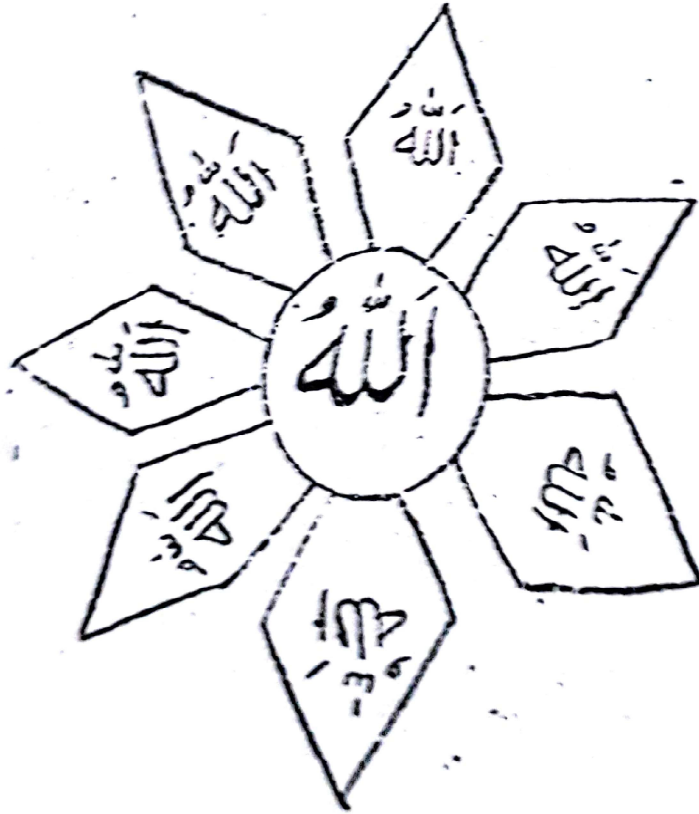
اور اپنے جسم عنصری کو لباس خیالی وتصوراتی پہنا کر طالب صادق اسی لباس کے اندر یں خود کو پہنائے ہوئے تصور کر کے ہر مقام پر اندر کی جانب سے اسم اللہ ذات مرقوم شدہ پر انگشت شہادت پھیرنے کی بھرپور مشق کرتا رہے۔

سلسلہ عالیہ **سروریہ قادریہ** کے مطابق جسم کے چودہ مقامات پر اسم اللہ ذات کی مشق کا سب سے بہترین، سہل اور نزدیکی طریقہ (**Short cut way**) یہ ہے کہ! خلوت میں رہ کر تصور کی مشق کرتے وقت اپنے رہنما و مرشد و مربی کو تصور میں لا کر مرشد ہی کی انگشت شہادت کو تصور و تفکر سے مشق وجودیہ کرے۔ تو اس طریقہ سے طالب صادق جلد ہی اپنی منزل و مراد تک پہنچ جاتا ہے۔ یادر ہے کہ مشق وجودیہ کے دوران عمل پاس انفاس لازمی جاری رہنا چاہیئے اور زبانِ قلب سے بھی اللہ تعالیٰ کا ذِکر ہوتا رہے۔

تصور سے حاصل ہوئے سب مقام　　　　اسی تصرف میں ہے فقر و عرفان تمام

اس ضمن میں حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ فرماتے ہیں کہ! جس بھی شخص کا تمام وجود، بالخصوص ہفت اندام اسم اللہ ذات کی نوری تحریر سے منقش و مرقوم ہو جاتے ہیں تو اس کے بعد اِسے ایک نوری لطیف وجود عطا ہو جاتا ہے۔ اِسی وجود سے وہ باطن میں حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ و دیگر انبیائے کرامؑ و اولیائے عظامؒ کی باطنی مجلس، محفل اور کچہری میں حاضر ہوتا رہتا ہے۔

روئے نبوی ﷺ دیکھ لے جو ایک بار　　　　عالم و عارف ہوا ز پروردگار

یادر ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور اپنے مرشد و مربی کی توجہ خاص سے سالک کا وہ نوری لطیف وجود زندہ نہیں ہوتا اُس وقت تک اپنی مکمل کوشش اور محنت و مشقت سے اس کثیف عنصری خاکی جثّے کے ساتھ وہ باطن میں حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ و دیگر انبیائے کرامؑ و اولیائے عظامؒ کی باطنی مجلس، محفل اور کچہری میں حاضر نہیں ہو سکتا۔

دیکھتا دیدار رہوں میں ہر دوام　　　　ورد ہے دیدار میرا صبح و شام
مصطفٰے ﷺ پر جو یقیں رکھتا نہیں　　　　کاذب و مردودِ حق ہے وہ لعیں

اور جب اِس پاک و مصفٰی محفل و مجلس میں جانے کی سعادت حاصل ہو جائے تو طالب صادق کو چاہیئے کہ حق و باطل اور واقعتًا اس مجلس کو جانچنے اور امتحان کے لئے 11-11 مرتبہ درود و سلام، کلمہ طیبہ اور **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** پڑھے۔ اگر یہ حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ و دیگر انبیائے کرامؑ و اولیائے عظامؒ کی باطنی مجلس، محفل اور کچہری ہوگی تو اِن کلمات (درود و سلام، کلمہ طیبہ اور **لاحول ولا قوۃ الا باللہ**) کے پڑھنے سے قائم و برقرار رہے گی اور مزید سکون و سرور حاصل ہوگا۔ بصورتِ دیگر یہ محفل اُسی وقت محو و رفع ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ ایک شیطانی جھانسہ، احوالاتِ شیطانی، خیالات نفسانی و شہوانی ہو سکتے ہیں۔ بہرحال جس سعادت مند اور خوش نصیب انسان کا جسم، جسم لطیف کے ہفت اندام جسہ نور سے معمور ہو جاتا ہے۔ تو وہی شخص ہی لائق حضور اور بزمِ نبوی ﷺ کا مستقل ساکن و مکین بن جاتا ہے۔۔۔

ایک ذِکر سے دوسرے ذِکر کی طرف منتقلی :

جب ایک ذِکر سے دوسرے ذِکر کی طرف منتقلی مقصود ہو تو صاحب ذِکر کو چاہیئے کہ! یہ اوراد پڑھے۔

☆ **اللھم انی اعوذبک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم بہ واستغفرک لما لا اعلم بہ تبت عنہ و اقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ۔** تین مرتبہ۔

☆ **استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم غفار الذنوب ستار العیوب واتوب الیہ و اسئالہ التوبۃ ۔ انک انت الغفور الرحیم ۔** اکیس مرتبہ۔

☆ **اللھم صل و سلم علٰی سیدنا محمد قد ضاقت حیلتی ادرکنی یا رسول اللہ یاحبیب اللہ یا نبی اللہ یا رحمۃ اللعالمین ﷺ ۔** گیارہ مرتبہ۔

☆ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ** سات مرتبہ۔

باب نمبر

10

مشاغل ومراقباتِ
متصوفین واَولیاء اللہ

☆☆ کتاب الاشغال والمراقبہ ☆☆

یہ ذِکر نیم شبی ، یہ مراقبے ، یہ سرور تیری خودی کے نگہباں نہیں تو کچھ بھی نہیں

اذکار و مشاغل اور مراقبات میں فوائد کا حصول:

ذکر واذکار، مشاغل ومراقبات میں وساوس وشیطانی خیالات سے نجات حاصل کرنے کا مجرب المجرب طریقہ دراصل **سلطان العارفین حضرت سلطان باھوؒ** سے منقول ہے جس کو **حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ** نے رفاہ عام کے لئے عیاں فرما کر بڑی شرح وبسط سے اپنی تصانیف میں مزین فرما کر عوام النّاس کو اس کے بے حد و بے شمار فوائد ونتائج سے آگاہی عطا فرمائی۔ **جزاك الله بالخير.**

بر زُباں تسبیح و در دل گاؤ خر ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

جب کوئی شخص تصور اسم ذات کے لئے ،لطائف وقلب جاری کرنے کے لئے ، ذکر واذکار یا مشاغل ومراقبات کے لئے بیٹھتا ہے تو دل میں نفسانی وشہوانی خواہشات ، غیر خیالات ، دنیاوی تفکرات ، ذہنی خلفشار ، نامساعد حالات وواقعات ، ظاہری و باطنی وساوس اور شیطانی خیالات کا راستہ بند کرے اور اذکار و مشاغل اور مراقبات سے پوری طرح مستفید ہونے کے لئے اگر اپنے اوپر ذیل کا حصار کرلیا جائے تو فیوض وبرکات کے باب کھل جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ۔حصار کے لئے درج ذیل اوراد ووظائف سے کام لیا جاتا ہے۔

اذکار و مشاغل اور مراقبات سے پہلے کا روحانی حصار:

لہذا بوقت تصور اسم ذات ''**اللّٰه**'' سے بھرپور طریقے سے مستفید ومنتفع ہونے کا یہ طریقہ انتہائی بے مثال ہے۔کہ! صاحب تصور اسم ذات ''**اللّٰه**'' کو چاہیے کہ باوضو پاک صاف کپڑے پہن کر پاک جگہ میں تنہا آلتی پالتی مار کر مربع ہو کر قبلہ رُخ ہو بیٹھے۔ اور دل کو تمام غیر خیالات دنیوی تفکرات وماسویٰ خیالات سے خالی اور فارغ کردے اور ظاہری وساوس شیطانی وخطرات نفسانی کا راستہ بند کرنے کے لئے اپنے اوپر ذیل کا حصار کرلے یعنی کہ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ	7 مرتبه.
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔	19 مرتبه.
درود وسلام معه تسمیه .	3 مرتبه.
سورة فاتحه معه تسمیه .	3 مرتبه.
آیت الکرسی معه تسمیه .	3 مرتبه.
آخر سورة بقرة معه تسمیه . (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا ......تا آخر)	3 مرتبه.
آخر سورة مومنون معه تسمیه . (اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا...۔آخر تک)	3 مرتبه.
سورة کافرون معه تسمیه .	3 مرتبه.
سورة اخلاص معه تسمیه .	3 مرتبه.
سورة فلق معه تسمیه .	3 مرتبه.
سورة والناس معه تسمیه .	3 مرتبه.
درود و سلام معه تسمیه .	3 مرتبه.
کلمه تمجید معه تسمیه .	3 مرتبه

کلمہ توحید مع تسمیہ (وہ حصہ جو تسبیح فاطمہؓ میں فرض نماز فجر وعصر کے بعد پڑھا جاتا ہے) 3 مرتبہ

کلمہ طیبہ (شروع میں صرف ایک بار تسمیہ) 3 مرتبہ

استغفار (شروع میں صرف ایک بار تسمیہ) 3 مرتبہ

سلٰم قف قولا من رب رحیم (شروع میں صرف ایک بار تسمیہ) 3 مرتبہ

واللہ المستعان علی ماتصفون (شروع میں ایک بار تسمیہ) 3 مرتبہ

اِن تمام اوراد و وظائف میں سے ہر ایک کو انفرادی طور پر **3-3** بار پڑھ کر سینے پر دم کرتے رہنا ہے۔اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دم کر کے تمام چہرے پر پھیرتے رہنا ہے۔اور اس کے بعد تمام بدن پر پھیر دیں۔تا کہ کلی فوائد حاصل ہوسکیں۔بعدہ ذکر واذکار، اوراد و وظائف، مشاغل و مراقبات جو بھی کرنا ہو کریں۔اگر مراقبہ یا تصور کرنا ہو تو آنکھیں بند کریں۔انشاء اللہ تعالیٰ کلی فوائد حاصل ہوں گے۔

اقسامِ اشغال :

اشغال کی چار اقسام ہیں۔ ☆ دستی ☆ لسانی ☆ سمعی ☆ نظری و بصری

شغلِ دستی :

دست کاری وصنعت یا پیشہ وحرفت ہے۔یوگی، جوگی ،سنیاسی یا سادھی قسم کے لوگ اپنے ہاتھوں کو کئی کئی برسوں تک اپنی گردن کے پیچھے باندھ کر رکھتے ہیں۔اُن کا عقیدہ ہے کہ اس مشقوں کے کرنے سے اُن کے ہاتھوں میں عجیب وغریب قسم کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔اور اِس طرح کے دیگر کئی امور دراصل شغلِ دستی میں آتے ہیں۔

شغلِ لسانی :

قُرآن خوانی، درود شریف واذکار واوراد، وعظ، قصہ خوانی، گفتگو وتقریر جیسے امور شغلِ لسانی میں آتے ہیں۔

شغلِ سمعی :

ایسی کوئی بات سُن سکیں یا قوتِ سامعہ کا آواز وحرکت کی جانب بھرپور متوجہ ہونا اور اِس کے معنی والفاظ اپنی طرف سے خود پیدا کر کے استغراق ومحویت میں جانے کے عمل کو شغلِ سمعی کی طرف تعبیر کیا جاتا ہے۔فقراء اِسی قسم کے اشغال میں محورہ کر باطنی قوتوں کو بڑھاتے ہیں۔فقراء کے ہاں تین مشاغل بہت مشہور ومعروف ہیں۔

☆ **شغلِ سرمدی** ☆ **شغلِ منصوری** ☆ **شغلِ قلبی**

شغلِ نظری یا شغلِ بصری :

اس شغل میں اپنی قوت ناظرہ یا قوت باصرہ کو کسی مرئی یا غیر مرئی چیز کی جانب متوجہ کیا جاتا ہے۔یہاں تک کہ قوت نظر وبصر قائم ہو جائے۔اور پھر وہی شئے منظورِ نظر سے اثر اُخذ کرنے لگ جائے۔اور پھر مسلسل مشق کرنے سے نظر میں اِس قدر قوت پیدا ہو جائے کہ! اگر کوئی (وہ شخص جس نے اس مشق میں کمال حاصل کر رکھا ہو) کسی پر اثر ڈالنا چاہے تو تخیل وتصور ہی میں اثر پڑ جائے۔ویسے بھی نظر کا یہ قانون ہے کہ! جب کوئی نظر کسی بھی شئے کو اپنا ہدف بناتی ہے یعنی کہ! کسی بھی چیز کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھا جاتا ہے تو دماغ کی سکرین پر پانچ سے آٹھ سیکنڈ تک اس شئے کا عکس (تصور وتخیل) برقرار رہتا ہے۔پھر پلک جھپکنے کے عمل سے یہی عکس مدھم ہو کر حافظہ کی طرف چلا جاتا ہے۔اور پھر دوسرا عکس دماغ کی سکرین پر آجاتا ہے۔اور اگر کسی بھی ہدف کو ایک منٹ سے زیادہ مرکوز کر دیا جائے تو پھر ایک ہی ہدف (یعنی وہی شئے) دماغ کی سکرین پر وارد رہتی ہے۔اور یہی چیز حافظے پر نقش ہوتی رہتی ہے۔اور اگر یہی ہدف کم وبیش ایک آدھ گھنٹے تک نظر کے سامنے رہے۔اور بغیر پلک جھپکائے مسلسل اتنی ہی دیر تک اُسی ہدف کو دیکھتے رہیں تو اس عمل سے نگاہ قائم ہونے کا وصف

دماغ ہی میں پیوست ہو جاتا ہے۔جس کی وجہ سے ذہنی انتشار ختم ہو جاتا ہے۔اس عمل کی مسلسل تکرار سے اس شئے کی حرکت صاحب مشق کے اختیار وتصرف میں آجاتی ہے۔اب صاحب مشق جہاں اور جس طرف شئے کو چاہے بآسانی حرکت دے سکتا ہے۔اور پھر نتیجے کے طور پر نگاہ کی مرکزیت کسی بھی شخص کے اندر قوت ارادی کو جنم دیتی ہے۔اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ اگر کسی شخص کی قوتِ ارادی جتنی مضبوط ہوگی انسان اسی قدر اپنی قوت ارادی سے من چاہے کام لے سکتا ہے۔اور امراض پر بھی بآسانی قابو پا سکتا ہے۔

طریقِ اذکار:

صاحبِ کشکولِ کلیمی جناب حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ فرماتے ہیں کہ! شیخ شرف الدین یحیٰی منیریؒ نے فرمایا ہے کہ! ذِکر دراصل چار طرح کا ہوتا ہے۔

☆ پہلی صورت یہ ہے کہ زبان تو ذکر میں ہمہ وقت مشغول رہے مگر قلب غفلت کا شکار ہو۔

☆ دوسری صورت یہ ہے کہ زبان کے ساتھ ساتھ قلب بھی ذکر میں مشغول رہے تاہم دل کبھی کبھار غفلت کا شکار ہو جائے۔ مگر زبان بدستور ذکر ہی میں مشغول رہے۔

☆ تیسری صورت یہ ہے کہ زبانِ جسم کے ساتھ زبانِ قلب برابر وموافق پوری طرح ذکر میں مشغول رہیں۔لیکن کبھی دل اور کبھی زبانِ جسم غفلت کا شکار ہو ہی جائیں۔

☆ چوتھی اور آخری صورت یہ ہے کہ! زبان بعض اوقات غافل اور بےکار ہو جائے مگر قلب دائمًا ذکر میں حاضر ومشغول رہے۔ یہی مقامات کی انتہا ہے۔کیونکہ اصل بات ہی ہمہ وقت حضوری وآگاہی کی ہے۔اور یہی ذکر کی اصلیت وحقیقت ہے۔ بلکہ یہی وہ مقام ومرتبہ ہے جہاں ذاکر اپنے قلب کی آواز کو ہر وقت سنتا رہتا ہے۔اور سوائے ذاکر کے اس آواز کو اور کوئی نہیں سن پاتا۔

مختلف الاقسام اذکار کے حاصل ہونے کی علامات

☆ صاحبِ کشکولِ کلیمی جناب حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ فرماتے ہیں کہ! عارف ربانی شیخ عبدالکریم الجیلیؒ نے فرمایا ہے کہ! ذِکر قلب حاصل ہونے کی علامت یہ ہے کہ! ذاکر اپنے قلبی ذکر کو ہر وقت یا کبھی کبھار اپنی قوت واستعداد کے مطابق، ہر شئے سے یا پھر بعض اشیاء سے سنتا رہتا ہے۔

☆ ذکر روحی کے حاصل ہونے کی علامت ونشانی یہ ہے کہ! ذاکر جملہ اشیاء سے کچھ مخصوص تسبیحات سنتا ہے۔اور سوائے حق تعالیٰ کے اور کسی **فاعل** کو قطعًا نہیں دیکھتا۔

☆ شیخ الطریقت شیخ احمد بن غیلان مکیؒ فرماتے ہیں کہ! ذِکر قلب میں حضورِ حق اور حضورِ خلق دونوں برابر ہیں۔جبکہ ذِکر روح میں حضورِ خلق کی نسبت حضورِ حق قدرِ غالب رہتا ہے۔

☆ ذِکر سر میں ذاکر کو سوائے حضورِ حق کے اور کوئی حضوری نہیں ہوتی۔

☆ ذِکر خفی یہ ہے اپنا وجود اپنی ہی روح میں مخفی ہو جائے۔جس طرح کائنات سر میں مخفی ہو جاتا ہے۔

اچھے اور برے انوارات وآثار کی کیفیات :

صاحب کلیاتِ امدادیہ جناب حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ رقم طراز ہیں کہ! جب سالک کا دل اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگتا ہے۔اور یہ ذکرِ الٰہی تمام جسم وجان میں سرایت کر جاتا ہے۔اور غیر اللہ سے دل بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے۔اور روحانیت سے ایک خاص قسم کا تعلق وانس بھی پیدا ہو جاتا ہے۔تو انواراتِ الٰہیہ ظاہر ہونے لگتے ہیں۔کبھی وہ انوار اپنے میں خود دکھائی دیتے ہیں۔اور کبھی اپنے باہر۔لیکن یاد رہے۔کہ! اچھے انوار تو وہی ہیں۔کہ جن کو وہ دل وسینہ اور سر یا دونوں اطراف اور کبھی بدن میں پائے۔اور جو انوار کبھی داہنے شانے اور کبھی سامنے سر کے پاس ظاہر ہوتے ہیں۔وہ بھی اچھے ہیں۔مگر ان کی طرف توجہ نہیں کرنا

چاہیئے ۔کسی رنگ کا نور اگر داہنے شانے کے برابر ظاہر ہو تو وہ ملائکہ (فرشتوں) کا نور ہے۔اگر سفید رنگ کا نور ظاہر ہو۔تو کراماً کاتبین (وہ دو فرشتے، جو ہر انسان کی اچھائیوں اور برائیوں کے تحریر کرنے کے واسطے انسان کے دونوں شانوں پر منجانبِ الٰہی متعین ومقرر کیئے گئے ہیں) کا نور ہے۔اور اگر سبز پوش خوبصورت آدمی یا اور کوئی اچھی دلعزیز صورت نظر آئے۔تو وہ فرشتہ ہے۔جو ذاکر کی حفاظت پر مامور کیا گیا ہے۔اگر داہنے شانے سے کچھ ہٹا ہوا ہو۔یا آنکھ کے برابر ہو۔تو وہ مرشد کا نور ہے۔جو درحقیقت راست کا رفیق ہے۔اور اگر سامنے ہے۔تو وہ نورِ محمدی ﷺ ہے۔جو کہ ہمیشہ سیدے راستے کی تعلیم وتلقین فرماتا ہے۔

اگر بائیں شانے کے متصل کوئی نور ظاہر ہو۔تو وہ سینہ کے فرشتہ ءکاتب کا نور ہے۔اگر بائیں شانے سے دور ظاہر ہو۔خواہ کسی بھی رنگ کا ہو۔تو وہ شیطانِ لعین ہے۔اور بعض اس کو دنیا کا نور کہتے ہیں۔اسی طرح جو صورت یا آواز پیچھے سے یا بائیں طرف سے ہو۔وہ شیطان کا دھوکہ ہے۔اس وقت سالک **لا حول ولا قوة** پڑھے۔اور تعوذ پڑھے۔تاکہ وہ (شیطان اور شیطانی خیال) دفع ہو۔اور اس کی طرف قطعًا توجہ نہ کرے۔اور اگر نور اوپر سے یا پھر پیچھے سے آئے۔تو وہ اِن ملائکہ (فرشتوں) کا ہے۔جو ذاکر وسالک کی حفاظت پر مامور کیئے گئے ہیں۔اگر نور بلا کسی جہت (طرف وسمت) کے ظاہر ہو۔اور دل پر خوف طاری ہو۔اور اس کے دفع ہو جانے کے بعد بھی باطنی حضوری نہ رہے۔تو وہ نور شیطان کا ہے۔اس وقت **لا حول ولا قوة** پڑھے۔اور تعوذ پڑھے۔تاکہ وہ (شیطان اور شیطانی خیال) دفع ہو۔اور اسی طرح اگر کوئی نور بلا جہت ظاہر ہو۔اور اس کے زوال کے بعد بھی حضورِ باطنی کی لذت نہ جائے۔اشتیاق اور طلب اسی طرح غالب رہے۔تو وہی نور مطلوب ہے۔**رزقنا الله ایاکم**۔اور اگر دھوئیں یا آگ کے رنگ کا نور سینہ یا ناف کے اوپر سے ظاہر ہو۔تو یہ خناس (**من شر الوسواس الخناس**) کا نور ہے۔ایسی صورت میں فورًا تعوذ پڑھنا چاہیئے۔اور اگر سینے کے اندر یا دل پر نور ظاہر ہو۔تو وہ صفائے دل کا نور ہے۔اور اگر سرخ یا سفید زردی مائل نور دل سے ظاہر ہو۔تو دل کا نور ہے۔اور اگر خالص سفید رنگ کا نور ہے۔تو روح کا ہے۔جس نے طالب کے دل میں تجلی کر کے اپنی ہستی کو ظاہر کیا ہے۔اور اگر سر کی جانب سے نور ہے۔تو وہ بھی روح کا نور ہے۔اور آفتاب کے رنگ کا نور بھی روح کا ہی نور ہے۔بعض سالکین اس کو نورِ ذات ٹھہراتے ہیں۔تو اگر یہ اوپر سے ہے۔تو ذات کا ہے۔اور اگر سامنے سے ہے۔تو روح کا ہے۔اگر ماہتاب جیسا ہو۔تو دل کا نور ہے۔اور بعضوں کے نزدیک سامنے کا نور نورِ محمدی ﷺ ہے۔اور جو سلطانًا نصیرًا اور سلطانًا محمودًا کی طرف سے ظاہر ہو۔تو وہ بھی نورِ ذات ہے۔مگر سالک کو چاہیئے کہ انوار میں ماسوائے مطلوب کے کسی بھی طرف متوجہ نہ ہو۔سرور اور لطف حاصل نہ کرے۔ بلکہ صرف نورِ الٰہی میں ہی ترقی کرے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تجلیات کی کوئی حد وانتہا نہیں ہے۔ اور اگر کاجل کی سیاہی کی ایسی تاریکی اور اس کے اردگرد باریک اور مکدر (کدورت آمیز، میلا وگدلا) نورانی خطوط ہوں تو وہ نورِ نفی کا ہے۔اگر اس طرف توجہ کرے گا۔تو نفی ہی حاصل ہوگی۔اور ماسوائے اللہ تعالیٰ سے قلب صاف ہو جائے گا۔اور ہر آثاری و افعالی وصفاتی تجلی (جس کا رنگ سفید، سبز اور سرخ ہے) میں محویت واستغراق اور فنا کا حاصل ہونا مقصدِ اصلی ہے۔جس میں ہوش آئے گا۔تو درد وشوق اور بے قراری ءعشق ترقی کرے گا۔اور ہر ہر تجلی سے ترقی کر کے لطف حاصل کرے گا۔اس کی کیفیت کا بیان کرنا غیر ممکن ہے۔اور عروجی سیر کے پورا ہونے کے بعد تجلی ءذات کا جلوہ دکھائی دیتی ہے۔اور تجلی ذاتی کا انکھ کی سیاہی کی مانند رنگ ہے۔اور اس میں عارف کی فناء الفناء ہے۔معلوم کرنا چاہیئے۔کہ ان تجلیات کی ابتداء میں (عالمِ ناسوتی کے انوارات و اوصاف کے مناسب) سالک کے قلب پر مختلف حیثیتوں سے انوارات ظاہر ہوتے ہیں۔اور سالک ان انوارات کی طرح مجسم نور بن کر عالم انوار کی سیر کرتا ہے۔اس مقام پر سالک کو چاہیئے۔کہ ان انوارات سے لذت حاصل نہ کرے۔اور نہ ہی ان میں مشغول ہو۔اور ان کو اللہ تعالیٰ کی قدرت سمجھ کر صانع کی طرف متوجہ ہو۔پھر انشاء اللہ تعالیٰ مرشد کی رہنمائی ومعاونت سے سالک آسمان پر پہنچ جائے گا۔جہاں پر سالک کے لئے یہ انعامات ہوں گے۔

☆ آسمان کی عجیب وغریب تخلیقات (چیزوں) کا بعین معائنہ کرے گا۔

☆ انبیائے کرامؑ ،اولیائے عظام اور ملائکہ سے نیاز حاصل کرے گا۔

☆ فرشتوں کومختلف صورتوں میں ملاحظہ کرے گا۔

☆ فرشتوں کی طرح ان کے ساتھ ساتھ آسمانوں پرصعود کر کے عجیب عجیب چیزوں کا بعین نظارہ بھی کرے گا۔

یہاں پر بھی مرید وسالک کولطف نہ اُٹھانا چاہیئے۔اور درد ِعشق اور شوق کے ساتھ ترقی کرے۔پھر ارشاد ِالٰہی اور مرشد کی خصوصی توجہ سے عرش وکرسی پر پہنچے گا۔اور کرسی کونورِعرش سے منور پائے گا۔جو آفتاب کی مانند روشن ہوگا۔سالک کو اس سے بھی لذت نہ اُٹھانا چاہیئے۔اور سب کو نفی کے تحت میں رکھنا چاہیئے۔اس مرتبہ میں عنصریت (چار عناصر جیسے کہ آب، خاک، آتش و باد) ترقی کر کے اطلاق کی حالت پیدا کرلے گا۔بلکہ اس حالت پت بھی سالک کومطمئن نہ ہونا چاہیئے۔بلکہ اللہ تعالیٰ کے مختلف اوصاف کا نظارہ کر کے اپنے دل میں عشقِ الٰہی کی آگ کواور بھی زیادہ تیز کرلے۔یہ آگ سالک کے ہوش وحواس کو بالکل خاکستر کردے گی۔ہوش میں آنے پر شوق ومحبت کی وجہ سے سالک بے باکی سے گفتگو کرے گا۔لیکن اس کوخود بھی اس کا احساس نہ ہوگا۔نیز اس حالت کی وجہ سے وہ تمام چیزوں سے قطع تعلق کرلے گا۔ازروئے وصل اور وجہ ء درد ِعشق اور بھی زائد ہوجائے گا۔اگر اللہ تعالیٰ نے مزید فضل کیا۔تو وہ ان تجلیاتِ کیفی (کیفی بمعنی مسروری ومخموری) سے آگے ترقی کر جائے گا۔اور اس پر تجلی حقیقی بے کیفی ہوگی۔سالک ان میں محو ومستغرق ہوجائے گا۔اور ان تمام چیزوں سے بے خبر ہوجائے گا۔اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کوبھی نہ دیکھے گا۔اور وجود ِخدا کا اس کو یقینی ثبوت پہنچ جائے گا۔پھر ہوش بحال ہونے پر اپنے فنا کی وجہ سے وصالِ حق کے اشتیاق کی ایک خاص کیفیت محسوس کرے گا۔اور اللہ تعالیٰ کو اپنے وجود میں منصور (منصور بن حلاج کے کلمات جیسے انا الحق وغیرہا۔۔۔) پاکر ایسے کلمے کہنے لگ جائے گا۔کہ خود بھی جان نہ پائے گا۔کہ مَیں کیا کہہ رہا ہوں۔یہ تو تجلیاتِ افعالی اور صفاتی تھے۔مگر اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم اور مرشد کامل کی توجہ سے عشقِ بےقراری کے باوجود مطلوبِ حقیقی کی تجلی ذاتی اس پر وارد ہوگی۔اس مرتبہ میں وہ اپنے ہی وجود سے اس قدر بے خبر ہوجائے گا۔کہ اپنے فنا کا احساس بھی نہ کرے گا۔اور اس کو فناء الفناء کا مقام ومرتبہ حاصل ہوجائے گا۔اس کے بعد پھر اس کوفنائے حقیقی حاصل ہوگی۔اور حفظِ مراتب کا پاس کرے گا۔اور اللہ تعالیٰ کی خلافت پائے گا۔انشاءاللہ۔

قال ربك للملئكة انی جاعل فی الارض خليفة۔

اذکار میں احوال کی رونمائی :

صاحبِ تعلیم غوثیہ فرماتے ہیں۔کہ! اِن اذکار میں تین احوال رونما ہوتے ہیں۔

قربِ نوافل۔ قربِ فرائض۔ عین رویت اللہ۔

قربِ نوافل اور مشاہدہ حق : طالبِ صادق جب اذکارِ جہریہ، خفیہ اور سریہ سے بفضلہٖ تعالیٰ ترقی کرتا جاتا ہے۔تو ذکر روحی اور مشاہدہ میں جا پہنچتا ہے۔یہاں پر غلبہ وہیبت اور جلالِ الٰہی سے بے ہوش ہوجاتا ہے۔جب ہوش میں آتا ہے۔تو اپنے آپ کوحقیر وعاجز اور کم حیثیت خیال کرتا ہے۔پھر مزید ترقی کا آرزومند ہوتا ہے۔اور انوار وجمالِ الٰہی میں مستغرق سالک کے حواسِ خمسہ معطل وبے کار ہوجاتے ہیں۔اور طالب کے دل میں تجلی قرار پکڑتی ہے۔پھر طالب کی دید وشنید،علم وفعل اور ارادہ وکلام وغیرہ عین خدا ہوجاتا ہے۔ اس مقام میں رب متعال آلہ اور سالک اس کا فاعل ہوتا ہے۔اور وہ جمیع اشیاء میں دیدہ ءباطن سے ہستی حق کومشاہدہ کرتا ہے۔**وھو علی کل شیءٍ محیط۔ وھو معکم اینما کنتم** ۔ **(ترجمہ)** تمام موجودات کواللہ تعالیٰ گھیرے ہوئے ہے۔اور تم جہاں کہیں اور جس حالت میں ہو۔اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہے۔یعنی سالک کا دیکھنا سننا۔۔۔غرضیکہ اس کے تمام افعال اللہ تعالیٰ ہی سے ہوں گے۔وہ تمام چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے وجود کو پائے گا۔اور اس کی توجہ اللہ تعالیٰ ہی کی

طرف ہوگی ۔اس مرتبہ کو ''قربِ نوافل اور مشاہدہ حق '' سے موسوم کیا جاتا ہے۔اس کی منتہا (حد) نہیں۔اس میں سالک بنی ہوئی چیزوں سے بنانے والے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے۔اس مرتبہ میں سالک کی نظر صنعت کی معرفت سے صانع کی طرف جاتی ہے۔اس مرتبہ و مقامِ کمالیت میں طالب کو ''**سالک مجذوب**'' کہتے ہیں۔

علمِ حق در علمِ صوفی گم شود　　　ایں سخن کے باور مردم شود

ما رایت شیئا الا رایت الله فیه ۔ **(ترجمه)** مَیں نے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی۔جس میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ دکھائی نہ دے۔

قربِ فرائض : طالبِ صادق جب اس مرتبہ سے ترقی کرتا ہے۔اور تجلی الٰہی بصورتِ اجسام سالک کے دل پر ظہور ہوتی ہے۔تو اس مرتبہ میں سالک کی نظر معرفتِ صانع سے صنعت کی طرف ہوتی ہے۔اور تجلی ذاتی عاشق کے قلب پر ظہور کرتی ہے۔اس تجلی میں نورِ الٰہی کو بے مثل و مانند دیکھتا ہے۔ہستی حق کو کثرتِ اشیاء کے حجاب میں مشاہدہ کرتا ہے۔جو کچھ صفات و افعال اَز خود یا دیگر موجودات سے دیکھتا ہے۔تو یقینِ کامل سے جانتا ہے۔کہ یہ صفات و افعال اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں۔اسی مقام کا نام'' قربِ فرائض'' ہے۔جو اس مرتبہ و مقامِ کمالیت کو پہنچتا ہے۔اس کو بھی'' **سالک مجذوب**'' کہتے ہیں۔اس مقام پر سالک تمام اشیاء میں ہستیءِ ذاتِ حق کو جلوہ گر دیکھتا ہے۔

ما رایت شیئا الا رایت الله قبله ۔ I saw nothing but I saw Allah before him.

عین رویت اللہ : طالبِ صادق جب اس سے بھی ترقی کرتا ہے۔تو تجلی ذات بہ جمیع صفات ظہور پکڑتی ہے۔اور سالک مقاماتِ فنا در فنا حاصل کرتا ہے۔مرتبہ سوئم میں صانع کے ماسوا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ **الا انه بکل شیءٍ محیط** ۔ **(ترجمه)** آگاہ ہوجاؤ۔اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے۔کا اس سے ظہور ہوگا۔اور پھر اس سالک پر **من عرف نفسه فقد عرف ربــــه** ۔کی حقیقت و شناسائی کے دریچے کھل جائیں گے۔(انشاءاللہ تعالیٰ) اس وقت سالک پر اپنے اور رب کا عرفان منکشف ہوگا۔اور اسی طرح سے **کل شیءٍ هالك الا وجهه** ۔ **(ترجمه)** ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔سوائے اس ذات (یعنی اللہ تعالیٰ) کے۔اور پھر محض حق ہی حق باقی رہ جائے گا۔پھر بذاتِ حق بقا (خود) حاصل کر کے روح کی آنکھ کے نورِ ذاتی سے ذاتِ حق کو بے پردہ معائنہ کرتا ہے۔اگر اس جگہ پر سالک **الان کـمـا کـان** ۔کا تصور و تخیل کرے۔تو اللہ تعالیٰ کے نورِ ذاتی کو ملاحظہ کرے گا۔انشاءاللہ۔بلکہ بے نقاب و حجاب دیکھے گا۔(یعنی جس طرح اولیاء اللہ دیکھتے ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی دیدار تو بروزِ قیامت ہی نصیب ہوسکے گا۔اور وہ بھی صرف انبیاء و صالحین وغیرہا کو۔۔۔) اور **رایت ربی بر بی** ۔اس پر شاہد ہے۔سالک اللہ تعالیٰ کو اس کے نورِ ذات کے ذریعے سے دیکھتا ہے۔اور اپنے آپ کو درمیان میں نہیں پاتا۔اسی کو مقام و مرتبہ فنا کہتے ہیں۔

چشمِ قلب :

صاحب تعلیم غوثیہ فرماتے ہیں۔کہ! دل اگر کان رکھتا ہے۔تو اس کی دو آنکھیں بھی ہیں۔ایک اوپر اور دوسری نیچے۔

☆ بالائی آنکھ کشادہ ہے۔اور وہ جسم سے متعلق ہے۔

☆ اور چشمِ پائیں (زیریں)، جو کہ مسدود ہے۔اس کا روح سے تعلق ہے۔

طالبِ صادق (سالک) جب ذکر جہر میں بہ کوشش تمام **شد و مد، تحت و فوق** کے ساتھ مشغول ہوتا ہے۔تو کچھ دیر بعد بالائی چشم بند ہوجاتی ہے۔اور چشمِ زیریں ذکرِ خفی میں حبسِ دم سے مفتوح ہونے لگتی ہے۔

یاد رہے۔کہ خاندانِ قادریہ و چشتیہ میں حبسِ دم در حقیقت اصل الاصول اور شرطِ اعظم ہے۔اس لئے کہ حبسِ دَم کے بغیر چشمِ روح کشادہ ہوتی ہی نہیں۔لہذا ہر طالبِ صادق کو لازم ہے۔کہ! ذکر جہر و ذکر خفی میں حبسِ دم کی بلیغ کوشش کرے۔تا کہ چشمِ دل عالم بین مسدود ہو۔جبکہ چشمِ روح ذات میں کشادہ ہو۔کیونکہ چشمِ روح کی کشادگی کے بغیر انواراتِ ذاتی کا حصول نہایت محال ہے۔

حصولِ تصرف ظاہری و باطنی سے مانع حجابات:

سالکین حضرات کے ساتوں لطائف روشن و جاری نہ ہونے کے اسباب ورکاوٹین درحقیقت **چالیس حجابات** ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں میرے پیرومرشد حضرت پیر سید محبوب علی شاہ صاحب بخاری اپنی کتاب راہِ طریقت میں فرماتے ہیں۔کہ!

اِن **ساتوں لطائف کے چالیس حجابات** ہیں۔اور یہ وہی حجابات ہیں۔جو بندے کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے درمیان حائل و مانع ہوتے ہیں۔ یہ **چالیس حجابات چار اقسام** پر منقسم ہیں۔ ہر ایک قِسم سے دس حجابات رفع ہوتے ہیں۔

پہلے دس حجابات **حیات** کے نور سے اُٹھتے ہیں۔ دوسرے دس حجابات **علم** کے نور سے اُٹھتے ہیں۔تیسرے دس حجابات **قدرت** کے نور سے اُٹھتے ہیں۔اور چوتھے دس حجابات **ارادہ** کے نور سے اُٹھتے ہیں۔

اِن **چالیس حجابات کو دور اور دفع کرنے کے لئے** چالیس ایام کی خلوت میں ریاضت مقرر ومتعین کی گئی ہے۔کیونکہ ایک ایک دن کی ریاضت سے ایک ایک پردہ (**حجاب**) درجہ بدرجہ اُٹھتا چلا جاتا ہے۔(اور تمام لطائف روشن و جاری ہو جاتے ہیں) وہ **چالیس حجابات** یہ ہیں۔

1	خاک۔	2	آب۔	3	باد۔	4	آتش۔	5	یبوست (خشکی)۔
6	حرارت۔	7	صُفراء۔	8	بلغم۔	9	سودا۔	10	خون۔
11	جُہل۔	12	علم۔	13	نظر۔	14	حرس۔	15	غناہ۔
16	تکبر۔	17	غصہ۔	18	غفلت۔	19	کثافت۔	20	مخالفت۔
21	رسوب	22	شہوت۔	23	دعوٰی۔	24	خوف۔	25	اُمید۔
26	افعال۔	27	اقوال۔	28	قبض۔	29	بسط۔	30	کرامت۔
31	نیند۔	32	دن۔	33	رات۔	34	ناسوت۔	35	ملکوت۔
36	جبروت۔	37	لاہوت۔	38	ہاہوت۔	39	خاتمہ۔	40	سابقہ۔

یہ چالیس حجابات ہیں۔ جب سالک و طالبِ صادق (اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے حصول کے لئے) چالیس ایام کی خلوت میں مکمل یکسوئی اور دلجمعی سے عبادت ومجاہدہ کر کے ساتوں لطائف کی سیر کر لیتا ہے۔تو یہ چالیس حجابات اُٹھ جاتے ہیں۔

صاحبِ **شمس المعارف** جناب حضرت **شیخ ابوالعباس احمد بن علی البونی القرشی** فرماتے ہیں۔کہ! جس نے چالیس روز اللہ تعالیٰ کے واسطے خالص کئے۔تو اس کے قلب سے حکمت کی نہریں اس کی زبان سے ظاہر ہوں گی۔اور اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل وکرم سے اس پر کشف کے دروازے کھول دے گا۔اس اصول کو خوب ذہن نشین کرلو۔تا کہ اس کے ذریعے کامیابی نصیب ہو۔

صاحب **شمس المعارف و لطائف العوارف** کا بیان ہے۔کہ! جب اللہ تعالیٰ نے اس عالم کو پیدا فرمایا۔تو عقل کو پیدا کیا۔ تو اس میں ہر ایک فرد کو اس کی حیثیت کے موافق عقل عنایت فرمائی۔ چنانچہ حیوان ناطق (گویائی، بولنے کی صلاحیت) کو پیدا کیا۔اور اس کے اندر مختلف نشانیاں، قبولِ نورانیت اور کشف اسرارِ ملکوتیات کے واسطے پیدا کیں۔ پھر انسان کو پیدا کیا۔(اور انسان کو پیدا کر کے اس کو عقل وشعور جیسی نعمت وخوبی سے سرفراز فرمایا۔) پھر پہاڑوں کو اور ان کے اندر معدنیات کو پیدا فرمایا۔کیونکہ یہ دور عقول کا احاطہ ہے۔اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی محبوب ترین خلقت میں ساکن کیا۔اور ان سے خطاب فرمایا۔اور اول اطوار میں ان کو جواب دیا۔ روح کو روح کے ساتھ پیدا کیا۔ پس اس میں ہیبت کی حکمت ہوئی۔اور اس کی (بہت لمبی اور بڑی) تفصیل ہے۔ پس روح عالم جبروت سے ہے۔اور عالم ملکوت عقلِ اول ہے۔اور عقل انہیں عوالم کے ساتھ مرتبط ہے۔اپنی قوتیں ان کو عطا کرتی ہے۔اور امداد پہنچاتی ہے۔اور یہی قبولِ کمالات اور اسرار کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔پس اسی سبب سے اس کا نام مواہبِ لدنیہ ہے۔

روح پر اللہ تعالیٰ نے بہت سے ملائکہ (فرشتے) مقرر کیئے ہیں۔ جو اِن حقائقِ ملکوت کے ساتھ اسرارِ غیوب ڈالتے ہیں۔ پس اسی عالم کو عالم ملک قرار دیا ہے۔ یہ عالم تین عوالم پر مشتمل ہے۔ عالم حیوانات عالم نباتات اور عالم معادن۔

عالمِ حیوانات میں سب سے احسن، مقدم اور عمدہ انسان ہے۔ یہ ذاتِ انسانی بہت سی ذاتوں، نفس اور قلب پر شامل ہے۔ چونکہ عالمِ قدرت غیر مفید سے عالمِ نباتات کے جنگلوں اور بیابانوں میں پایا جاتا ہے۔ کسی ایک مقام اور مکان میں منحصر نہیں ہے۔ ایسے ہی قلب کے خطرات بھی بے شمار ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ جیسے کہ زمین سات اقالم پر مشتمل ہے۔ ایسے ہی قلب کے اندر بھی سات نفوس کی اقالم ہیں۔ کیونکہ قلب حقیقی صورت ہے۔ اور اس نے روح اور سر پر ایمان کے دو حصص کا فیض پہنچایا ہے۔ بلکہ نفس، عقل اور سر کو فیض پہنچایا ہے۔ اَب یہاں پر اُن سات اقالم کی تفصیل و وضاحت بیان کرتے ہیں۔

سات اقالم کا ذکر اور نام :

حضرت بونیؒ فرماتے ہیں۔ کہ! پہلی اقلیم قلب کی **فواد** ہے۔ یہی بادشاہ کا مقام ہے۔ کیونکہ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **ما وسعنی ارضی ولا سمائی ویسعنی قلب عبدی المؤمن** ۔ دوسری اقلیم **سویدا** ہے۔ اور یہ قلب میں بمنزلہ وزیر کے مقام کے ہے۔ تیسری اقلیم **شفاف** ہے۔ یہ بھی وزیر کی جگہ ہے۔ چوتھی اقلیم **محبت** ہے۔ یہ سویدا اور شفاف کے درمیان کا مقام ہے۔ پانچویں اقلیم **ضمیر** کی ہے۔ یہی سر کا محل ہے۔ چھٹی اقلیم **غلاف** ہے۔ ساتویں اقلیم **قلب کا احاطہ** ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک اقلیم کا ایک دروازہ ہے۔

چنانچہ پہلی اقلیم کا دروازہ **سرحیات** ہے۔ دوسری اقلیم کا دروازہ **سرعلم** ہے۔ تیسری اقلیم کا دروازہ **سرقدرت** ہے۔ چوتھی اقلیم کا دروازہ **سرارادہ** ہے۔ پانچویں اقلیم کا دروازہ **سررحمت** ہے۔ چھٹی اقلیم کا دروازہ **سرحکمت** ہے۔ ساتویں اقلیم کا دروازہ **سرعمل** ہے۔

ساتوں اقالم پر حجابات :

حضرت بونیؒ فرماتے ہیں۔ کہ! پہل اِن اقالیم کے واسطے **40** حجابات ہیں۔ اور یہ وہی حجابات ہیں۔ جو بندہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حائل ہوتے ہیں۔ انہی حجابات کو دفع کرنے کے لئے چالیس روز کی ریاضت متعین و مقرر کی گئی ہے۔ کیونکہ ہر روز کی ریاضت سے ایک ایک حجاب دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور طالب اِن ساتوں اقالیم کی سیر کر کے اِن کے عجائبات کو ملاحظہ کرتا ہے۔ جس قدر ان کے اندر حیوانات، نباتات اور جمادات ہیں سب اس کی نظر سے گزرتے ہیں۔ اِن حجابات کے نام یہ ہیں۔

1	خاک۔	2	آب۔	3	باد۔	4	آتش۔	5	خشکی۔
6	رطوبت۔	7	حرارت۔	8	برودت۔	9	صفراء۔	10	بلغم۔
11	خون۔	12	سودا۔	13	جہل۔	14	گناہ۔	15	غفلت۔
16	بُعد۔	17	کثافت۔	18	مخالفت۔	19	رسوب ۔	20	شہوت۔
21	دعوٰی	22	خوف۔	23	اُمید۔	24	کرامت۔	25	افعال۔
26	اقوال۔	27	قبض۔	28	بسط۔	29	غنائم۔	30	عبادت۔
31	قبضہ۔	32	نیند۔	33	دِن۔	34	رات۔	35	خاتمہ۔
36	سابقہ۔								

(کتاب شمس المعارف میں یہی **36** حجابات دیئے گئے ہیں) امام بونیؒ اسی کتاب میں آگے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ! پس یہ کل چالیس حجابات (پردے) ہیں۔ اور یہی ساتوں اقالیم کے حجابات ہیں۔

یہ چالیس حجابات چار اقسام پر منقسم ہیں۔اور انہیں چار اقسام کی ریاضت سے اُٹھتے ہیں۔ ہر ایک قسم سے دس حجابات رفع ہوتے ہیں۔جن کی تفصیل یہ ہے۔کہ!

پہلے دس حجابات **حیات** کے نور سے اُٹھتے ہیں۔ دوسرے دس حجابات **علم** کے نور سے اُٹھتے ہیں۔تیسرے دس حجابات **قدرت** کے نور سے اُٹھتے ہیں۔اور چوتھے دس حجابات **ارادہ** کے نور سے اُٹھتے ہیں۔اور اَب چالیس حجابات کی تصریف بیان کرتے ہیں۔

پہلی تصریف ۔ **وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا** ۔(قطار در قطار صف باندھنے والوں کی قسم) ۔دوسری تصریف ۔ **فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا** ۔(پھر اُن کی قسم، جو ڈانٹ پھٹکار کرتے ہیں) ۔تیسری تصریف ۔ **فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا** ۔(پھر اُن کی قسم، جو تلاوت ذکر کرتے ہیں) ۔چوتھی تصریف ۔**وَالذّٰرِیٰتِ ذَرۡوًا** ۔ (قسم ہے اُن ہواؤں کی جو اُڑ کر بکھیرنے والیاں ہیں)۔ پانچویں تصریف ۔ **فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا** ۔(پھر اُن بادلوں کی جو بوجھ اُٹھانے والے ہیں) ۔چھٹی تصریف ۔ **فَالۡجٰرِیٰتِ یُسۡرًا** ۔(پھر اُن کشتیوں کی جو آہستہ چلنے والیاں ہیں)۔ ساتویں تصریف۔ **فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا** ۔(پھر فرشتوں کی جو حکمِ الٰہی کے بانٹنے والے ہیں) ۔آٹھویں تصریف۔ **وَالطُّوۡرِ** ۔(قسم ہے (کوہِ) طُور کی) ۔نویں تصریف۔ **کِتٰبٍ مَّسۡطُوۡرٍ** ۔(اور لکھی ہوئی کتاب کی) ۔دسویں تصریف ۔**الۡبَیۡتِ الۡمَعۡمُوۡرِ** ۔(قسم ہے بیتِ معمور کی)۔ گیارہویں تصریف ۔**السَّقۡفِ الۡمَرۡفُوۡعِ** ۔(بلند چھت کی)۔ بارہویں تصریف۔ **وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا** ۔(ہواؤں کی قسم جو پے در پے بھیجی جاتی ہیں)۔ تیرہویں تصریف ۔**فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا** ۔ (پھر ان کی قسم جو تیز و تند ہیں)۔ چودھویں تصریف ۔ **فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا** ۔(پھر پارہ پارہ کرنے والی ہواؤں کی قسم)۔ پندرہویں تصریف ۔**فالتا لیات ذِکۡرًا** ۔سولہویں تصریف ۔ **وَّالنّٰشِرٰتِ نَشۡرًا** ۔(اور بادلوں کو پھیلانے والی ہواؤں کی قسم) ۔سترہویں تصریف ۔ **فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا** (پھر پارہ کرنے والی ہواؤں کی قسم)۔اٹھارہویں تصریف۔ **فَالۡمُلۡقِیٰتِ ذکرا** ۔(پھر ان کی قسم جو (دلوں میں ذکر کا القاء کرنے والی ہیں) ۔انیسویں تصریف ۔ **فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا** ۔ (پھر اُن کی جو چیزیں تقسیم کرتے ہیں) ۔بیسویں تصریف۔ **وَالنّٰزِعٰتِ غَرۡقًا** ۔(قسم ہے (فرشتوں کی) جو غوطہ لگا کر (کفار کی ارواح کو زور سے) کھینچنے والے ہیں) ۔اکیسویں تصریف۔ **وَّالنّٰشِطٰتِ نَشۡطًا** ۔(اور (مومنین کی گرہ کے) بند آسانی سے کھولنے والوں کی) ۔بائیسویں تصریف ۔ **وَّالسّٰبِحٰتِ سَبۡحًا** ۔(پھر (فضا میں) تیرتے ہوئے جاتے ہیں) ۔تیئسویں تصریف ۔**فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا** ۔(پھر تیزی سے لپکتے ہیں) ۔چوبیسویں تصریف ۔**فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا** ۔(پھر جو حکم ملتا ہے۔اُس (کو پورا کرنے) کا انتظام کرتے ہیں) ۔پچیسویں تصریف ۔ **وَالشَّمۡسِ وَضُحٰىہَا** ۔(قسم ہے آفتاب کی اور اس کی پھیلی ہوئی دھوپ کی) ۔ چھبیسویں تصریف ۔ **وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰىہَا** ۔(اور ماہتاب کی جب وہ سورج کے پیچھے پیچھے آئے) ۔ستائیسویں تصریف۔ **وَالنَّہَارِ اِذَا جَلّٰىہَا** ۔ (اور دن کی جب وہ سورج کا جلوہ دکھادے) ۔اٹھائیسویں تصریف ۔ **وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰى** ۔(اور رات کی جب وہ اس پر چھا کر اسے چھپالے) ۔انتیسویں تصریف ۔**و السمآء وما بنٰها** ۔ (اور قسم ہے آسمان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا) ۔تیسویں تصریف ۔**و الارض وما طحا ها** ۔ (اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے بچھایا) ۔اکتیسویں تصریف ۔ **و الليل اذا يغشٰى** ۔(قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے)۔ باتیسویں تصریف ۔**وَالنَّہَارِ اِذَا تجلّٰی** ۔(اور دن کا جب اس کا اجالا پھیل جائے)۔ تینتیسویں تصریف ۔ **وَما خلق الذكر والا نثٰی** ۔(اور اُس

ذات کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا)۔ چونتیسویں تصریف ۔ **الجوار الکنس** ۔ (سیدھے چلنے والے، چھپ جانے والے) ۔ پینتیسویں تصریف ۔ **وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ** ۔ (اور صحرائے سینا کے پہاڑ طور کی) ۔ چھتیسویں تصریف ۔ **وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ** ۔ (اور امن و امان والے شہر کی) ۔ سینتیسویں تصریف ۔ **جملة اسمآء الحسنٰی من حیث المخلوقات علی التفصیل**۔ (تمام اسمائے الٰہیہ میں مخلوقات کی تفصیلی حیثیت سے)۔ اڑتیسویں تصریف۔ **ھما استار الجملة** ۔ (دونوں پردے استار جملہ)۔ انتالیسویں تصریف۔ **فی استار الجملة** ۔ (استار جملہ)۔ چالیسویں تصریف۔ **فلا قسم بما تبصرون۔ وما لا تبصرون**۔ (میں نہیں قسم کھاتا ساتھ اس کے جو تم دیکھتے ہو۔ اور جو نہیں، تم دیکھتے)

امام بونیؒ اپنی اسی کتاب شمس المعارف و لطائف العوارف میں فرماتے ہیں۔ کہ! یہ کل اسمائے الٰہیہ (آیاتِ قرآنیہ) ہیں۔ پردہ ہائے کلیات وجزئیات، علویات وسفلیات، فریات، مرکبات، مزوجات خمسات اور ملکویاتمیں اور یہ سب قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ اگر طالبِ صادق اِن اشارات کی معرفت اور ریاضات کے اسباب اسی راز میں تحقیق وجستجو کرے۔ تو ریاضت کے طفیل سے یہ جملہ راز اس پر مکشوف ہو جائیں گے۔

امام بونیؒ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ کہ! عشق حب وود کے درمیان ایک لطیف چیز کا نام ہے۔ جس کا مسکن شغف ہے۔ اور حب عشق کا باطن ہے۔ جس کا مسکن خاص قلب ہے۔ کیونکہ دل کے اندر تین جوف (اندرونی خلاء۔ کھوکھلا پن) ہیں۔ ایک اوپر کی طرف جہاں سے وہ غلیظ (سخت اور مضبوط) ہے۔ وہ روشن نور ہے۔ اور وہی اسلام کی جگہ ہے۔ اور حروف کے معانی یہاں مشکل ہیں۔ اور یہی انسان میں قوتِ ناطقہ کی جگہ ہے۔ نفس ابھرنے والے ارادہ کے معانی کا انتظام کرتی ہے۔ دوسرا جوف وسطِ قلب میں ایک نور روشن فکر و ذکر کا مقام ہے۔ یہی اطمینان اور روح کے خیالات کی جگہ ہے۔ تیسرا جوف آخر قلب ہے۔ یہ حصہ سارے قلب کا زیادہ نرم ولطیف حصہ ہے۔ اسے فواد کا نام دیا جاتا ہے۔ **ایمان، عقل، نور، تصرف اور اسرار کی جگہ بھی یہی ہے**۔ یہی عقل کی میزان حکمتوں کے لطائف اور حیات طبیعہ کی جگہ ہے۔ جو حرارت لطیفہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کی محبت کا محل ہے۔ اس فواد (دل) کی ایک نورانی آنکھ ہے۔ جس سے یہ عالم ملکوت کے حقائق عالم علویات کے جزوی اور کلی اسرار وحقائق کے موازین کا ادراک کرتا ہے۔ یہی فواد وہی انوارات اور علوی اسرارات کی جگہ ومقام ہے۔ یہی بصیرت ہے۔ جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اسی چشمِ بصیرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآنِ حکیم میں فرماتا ہے۔ کہ!

فَا نھا لا تعمٰی الابصار ولٰکن تعمی القلوب ا لّتی فی الصدور ۔(سورہ حج۔ آیت نمبر46)

ترجمہ : بات یہ ہے۔ (کہ) آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں۔ بلکہ قلوب اندھے ہو جاتے ہیں۔ جو سینے میں ہیں۔

اور وہ جوف جو قلب کے درمیان میں ہے۔ عشق کی جگہ ہے۔ اس کی بھی ایک نورانی آنکھ ہے۔ جس سے وہ طلب وتلاش کا ادراک حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ کسی مطلوب شئے کی تحقیق وجستجو اور تلاش میں بھرپور سعی کرتا ہے۔ اس کی لطافت کی وجہ سے اس حصے کا تعلق اشخاص کے ساتھ بہت جلد ہوتا ہے۔ اسی پر عالم ملک اور اس کے متعلق عجائباتِ مخلوقات الٰہی کا انکشاف ہوتا ہے۔ کیونکہ حُسن کی خوبیاں تو محبت وعشق کرنے والوں کو ہی معلوم ہوتی ہیں۔ جوف اول کی بھی ایک نورانی آنکھ ہے۔ جس سے وہ محسوسات کے اسرار اور مرکبات کے اطوار کا وقوف وادراخ کرتا ہے۔ حروف کے حقائق اور ان کے اندر اللہ تعالیٰ نے جو اسماء کے اسرار اور ان معرفتوں کے حقائق پوشیدہ رکھے ہوئے ہیں۔ ان کو دیکھتا ہے۔ اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بندوں سے اس کو مودت ہوتی ہے۔ یہ اس کی معرفت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اَدب وتعظیم کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر بڑا انعام کیا۔ کہ اسرارِ محسوسات اس پر منکشف کر دیئے۔ یہ سب قلوب کی آنکھیں ہیں۔ مگر اختلافی امور میں یہ سب مختلف ہیں۔

ارتکازِ توجہ کے حصول کے لئے عملی مشق :

جناب حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب اِس ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ! اگر ذہنی یکسوئی حاصل نہ ہوتی ہو اور توجہ کسی نقطہ پر قائم نہیں رہتی۔ اور ذہن بھی ہزاروں لاکھوں خیالات، تفکرات، وساوس میں مبتلا رہتا ہو تو مذکورہ عمل کے ساتھ ساتھ اس تکنیکی عمل کو بھی رواں کیا جائے۔ اسی لئے سب سے زیادہ ضروری یہ ہے۔ کہ! ہمارا ذہن ہزاروں لاکھوں خیالات، تفکرات، وساوس سے نجات حاصل کر کے صرف ایک ہی خیال کو اپنا ہدف بنا لے۔ لہذا یکسوئی کے حصول کے لئے مندرجہ ذیل عمل قبل طلوعِ آفتاب وقبل سونے رات کے کرنے کی تاکید وتلقین کی جاتی ہے۔ عمل تنفس کی اس مشق سے قبل جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیں۔ جسم میں کسی بھی قسم کا تناؤ قطعًا نہیں ہونا چاہیئے۔ عمل تنفس کی مشق کے دوران ریڑھ کی ہڈی اور گردن کو ایک ہی سیدھ میں رکھیں۔ ایسے وقت میں پیٹ کا خالی ہونا بھی ضروری ہے۔ جس جگہ مشق کی جائے وہاں پر تازہ ہوا کا ہونا یا آنا بھی ضروری امر ہے مگر سردیوں میں کمرے کی کھڑکیوں اور دروازوں کو تھوڑا سا کھول کر عمل کریں۔ تازہ ہوا کی وجہ سے پھیپھڑے کافی مقدار میں آکسیجن جذب کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ! چکنی، میٹھی، تیکھے مصالحہ جات والی اور کھٹی چیزیں کم سے کم استعمال کرنے، زیادہ تر تاریکی میں رہنے اور ہر وقت بحالت وضو رہنے کی وجہ سے بہت اچھے، گہرے اور زود اثر، اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مراقبے، مشاغل اور اذکار ِضربیہ میں عمل تنفس کی وجہ سے اثرات بہت جلد رونما ہوتے ہیں۔

☆ آلتی پالتی مار کر شمال کی جانب رُخ کر کے مکمل سکون کے ساتھ بیٹھ جائیں۔
☆ داہنے ہاتھ کے انگوٹھے سے دائیں طرف کے نتھنے کو اوپر کی جانب سے بند کر لیں۔
☆ بائیں طرف کے نتھنے سے پانچ سے آٹھ سیکنڈ تک سانس اندر کی طرف کھینچے رکھیں۔
☆ داہنے نتھنے پر سے انگوٹھا ہٹا کر داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے بائیں طرف کے نتھنے کو بند کر لیں۔
☆ دائیں طرف کے نتھنے سے پانچ سے آٹھ سیکنڈ تک سانس کو روکے رکھیں۔
☆ دائیں طرف کے نتھنے سے پانچ سے آٹھ سیکنڈ تک سانس اندر کی طرف کھینچیں۔
☆ اب چھنگلی ہٹا کر دوبارہ داہنے انگوٹھے سے داہنے نتھنے کو جلدی سے بند کر لیں۔
☆ بائیں طرف کے نتھنے سے پانچ سے آٹھ سیکنڈ تک سانس کو روکے رکھیں۔
☆ اب بائیں طرف کے نتھنے سے سانس کو آہستگی کے ساتھ اخراج کرنا شروع کر دیں۔

اِس طرح سے یہ ایک چکر (دور) مکمل ہوا۔ اس طرح کے نو چکر مکمل کرنے ہیں۔

حصولِ تصرف ظاہری وباطنی :

موجودہ دور کے کچھ لوگ انہی قوتوں کے حصول کے لئے **شمع بینی، دائرہ بینی، بلور بینی، آفتاب یا ماہتاب بینی، آب بینی، آسمان بینی** وغیرہ کے اشغال کرتے ہیں۔ الحاصل ان علوم کا درحقیقت عشرِ عشیر علم وقواعد **مسمریزم** (علم مقناطیس)، **یوگا، ریکی، ہپناٹزم اور ٹیلی پیتھی** وغیرہ ہیں۔

اِس ضمن میں مؤلف عرض پرداز ہے کہ علمائے صالحین وفقراء میں مندرجہ ذیل اشغال مشہور ومعروف اور معمول ہیں۔

☆ شغل اسم ذات اللہ (اسم **اللہ** کو سامنے رکھ کر دیکھتے رہنا) ☆ شغل **مقاماً محمودا**
☆ شغل **سلطاناً نصیرا** ☆ شغل **روحی** ☆ شغل **اندھیرا بینی**
☆ شغل **سلطان الاذکار** ☆ شغل **دورہ قادریہ** ☆ شغل **آفتاب بینی**
☆ شغل **ماہتاب بینی** ☆ شغل **شمع بینی** ☆ شغل **دائرہ بینی**
☆ شغل **آئینہ بینی** ☆ شغل **بلور بینی** ☆ شغل **آسمان بینی**

☆ شغل آب بینی ☆ شغل برزخ ☆ شغل بساط

متذکرۃ الصدر آخری نو اشغال مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب بالخصوص ہندو و سِکھ برادران میں بھی مروج ہیں۔اور اِن اشغال کو معمول میں رکھنے سے غیبی رموز و اسرار اور مُغیبات بھی منکشف ہوتے ہیں۔اور ان نو اشغال کی مدد سے وہ لوگ **مسمر یزم** (علم مقناطیس)، **ہپنا ٹزم** اور **ٹیلی پیتھی** وغیرہ میں کمال حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرتے رہتے ہیں۔

بہر حال توجہ قلبی کی اِن نو اقسام کے اشغال میں شرکت ہے۔فقرا کے نزدیک اِن تمام اشغال کی ابتداء و انجام دراصل ابتدائے مراقبہ ہی ہے۔کیونکہ جو بھی شخص اشغال سے عاری ہوگا۔ایسے اشخاص قلبی قوت و باطنی فوائد سے یکسر خالی ہوں گے۔اِسی لئے وہ فوائد و نتائج اور منافع **مراقبہ** سے بھی بے بہرہ اور محروم رہے گا۔کیونکہ مراقبہ میں درحقیقت تمام کام تخیل و تصور سے ہی سرانجام پاتا ہے۔دنیا کے تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ یکسوئی قلب کے لئے کسی دیکھی ہوئی شئے کا تصور و تخیل ہونا لازمی ہے تاکہ اندرونی نقشہ دل پر اُس چیز کا کامل تصور جم سکے۔مسلمان اسمِ ذات یا عشق حقیقی و مجازی کا تصور کرتے ہیں۔

تصور :

کتاب تسخیرِ عالم **معروف بہ** جامِ جمشید میں جناب **پنڈت گردھاری لعل شرما** سیالکوٹی اسی ضمن میں رقم طراز ہیں کہ!

یکسوئی قلب سے مراد ہے اپنے خیال کو ایک مرکز پر قائم کرنا،مگر یہ یکسوئی بدوں استقلال اور یقینِ کامل کے قائم نہیں ہو سکتی۔پس جس انسان میں مستقل مزاجی اور یقین نہیں وہ بے اعتقاد ہے۔اس شخص کو یہ رتبہ حاصل نہیں ہوسکتا اور اِن دو قوتوں کے نہ ہونے کی بنا پر ایسا شخص کسی بھی کام کو صحیح طریقہ سے سرانجام نہیں دے سکتا۔کیونکہ ایسے اشخاص کے خیالات ہمیشہ منتشر رہتے ہیں۔جس کی وجہ سے مدعا حاصل نہیں ہوتا۔لہذا ہمیں چاہیئے کہ! جس بھی کام کی ابتدا کریں خواہ اُس کام کا نتیجہ نیک ہو یا بد ہواُس کام میں دلی توجہ سے ہمہ تن متوجہ و مصروف ہوکر کام کی طرف مکمل توجہ دینی چاہیئے۔پس شاغل کو اپنے شغل میں ایسا منہمک و مستغرق رہنا چاہیئے کہ سوائے اپنے اندرونی مدعا کے بیرونی آوازوں و خیالات کی طرف متوجہ ہونے سے خود کو مستثنٰی کردے۔گو کہ ابتدائی صورت حال میں ایسی ارتکاز توجہ کا ہونا محال ہوتا ہے۔مگر رفتہ رفتہ عادت ڈالنے سے اور خیالات کو ایک جگہ مرکوز کرنے سے یکسوئی حاصل ہونا کوئی مشکل امر نہیں۔یاد رہے کہ دنیا کے تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں۔کہ یکسوئی قلب کے لئے کسی دیکھی ہوئی چیز (**Seen Object**) کا تصور ہونا بہت ضروری ہے۔کیونکہ جب تک کسی بیرونی چیز کا نقشہ اپنے اندرونِ قلب پر نقش نہیں ہوگا تب تک تصور کا قائم کرنا نہایت مشکل بلکہ تقریباً ناممکن العمل امر ہے۔

ویسے تو تصور بہت طرح کا ہوتا ہے مگر تصور کے دو مقام ہیں۔ 1۔ **قلب**۔ 2۔ **چشم**۔

تصور کے دو مقامات ہونے کی وجہ سے تصور کی اقسام بھی دو ہی ہیں۔ **1۔تصور اندرونی۔ 2۔ تصور بیرونی۔**

یاد رہے کہ جب تک تصور بیرونی نہیں ہوگا تب تک اندرونی تصور ہو ہی نہیں سکتا۔اس ضمن میں عرض ہے کہ جب تک ہم کسی بھی چیز کا اپنی آنکھوں سے خود مشاہدہ نہیں کرتے۔تب تک اُس کو قبول بھی نہیں کرتے۔اور نہ ہی تصور و تخیل میں لا سکتے ہیں۔ہاں البتہ بعض اوقات کچھ شنیدہ باتوں پر بوجہ صدق یقین خیال ضرور ہو جاتا ہے۔کیونکہ باطنی تصور کا راستہ ظاہری آنکھوں سے ہوکر ہی گزرتا ہے۔اگر ظاہری آنکھ سے کچھ دیکھا ہی نہ گیا ہوگا تو تصور محال ہوگا۔

اگر کوئی بھی تصور صدق نیت اور یقین قلب سے کیا گیا ہو تو ایسا تصور ظاہری آنکھوں سے گزر کر باطنی آنکھوں کے پردوں میں جا کر ایک ایسا نور پیدا کر دیتا ہے کہ اُس نور میں ہم اپنے مطلوب کی مجسم صورت دیکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔اگرچہ جن لوگوں کے دل نفسانی و شہوانی خواہشات،غیر خیالات،دنیاوی تفکرات،ذہنی خلفشار،نامساعد حالات و واقعات،ظاہری و باطنی وساوس اور شیطانی خیالات و کدورتوں سے پاک و مصفّٰی ہوں وہ لوگ منزل پر پہنچ تو جاتے ہیں۔مگر پھر بھی جب تک کہ اُنہوں نے کسی بھی چیز کی اپنی آنکھوں سے شکل نہیں دیکھی ہوگی وہ ہرگز اُس کو تصور میں نہیں لا سکتے۔اگرچہ وہ لے بھی آئیں تو بھی اُن کے تصور

کا دورانیہ اتنا کم وقتی ہوگا۔ کہ مدعا، لذت اور مزا حاصل نہیں ہوسکتا۔

خِرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں   تیرا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

اِس ضمن میں میں انتہائی مشہور و معروف بات ہے۔ کہ! ایک مرتبہ ایک ماہر تصوراتی عامل سے تصور سے متعلق جب ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے باطنی تصور کو ترجیح دے کر فرمایا کہ ہم باطنی تصور کے متعلق ایک انتہائی سہل ترکیب و ترتیب بتلائے دیتے ہیں کہ!

رات کو اپنے تمام کام کاج سے جب فارغ ہو کر سونے لگو تو ہاتھ پاؤں دھو کر چار پائی پر چت لیٹ جاؤ جس کا سرہانہ شمالی جانب اور پاؤں جنوبی سمت کی طرف ہوں۔ اور آنکھیں بند کر کے کسی چھوٹی سی پیالی وغیرہ کا تصوراتی نقش دل میں جمانے کی سعی کرو۔ کہ اُس پیالی کی لمبائی، چوڑائی، شکل و شباہت کی ایک ایسی تصوراتی تصویر خیالِ دل میں بنانے کی بھرپور کوشش کرو کہ گویا وہ پیالی تمھارے سامنے مجسم پڑی ہوئی ہے۔ تم روزانہ اِسی خیال میں سو جایا کرو۔ کم از کم اِسی تصور میں ایک ہفتے عشرے تک خوب دھیان جماؤ۔ اس کے بعد کسی بڑی چیز کی طرف توجہ کرنے کی کوشش کرو۔ اس طرح اس عمل پر ہیشگی اختیار کرنے سے تصوراتی قوت میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ اِسی طرح چھوٹی بڑی کم از کم سات چیزوں کا تصور اپنے قلب میں اِتنا بٹھلا دیں کہ جب اور جس بھی وقت تم کو ذرا بھی کسی چیز کا خیال آ جائے تو فوراً اُس کی مجسم شکل تمھاری آنکھوں کے سامنے کھچ جائے۔ جیسے کہ ایک شخص دوسری یا تیسری مرتبہ کی تصوراتی مشق میں ایک تلوار کو ہاتھ میں لے کر ہوا میں لہرانے کا تصور کرنا شروع کرتا ہے۔ تو ہفتے عشرے بعد وہ اُس تلوار کی ہوا میں لہرانے کی باقاعدہ آواز آئے گی۔ بلکہ اگر عامل کا تصور بہت زیادہ پختہ ہوگا تو ایسا شخص کسی اور ایسے دوست کو کہ جس نے کبھی تصور کی کوئی مشق بھی نہ کی ہوئی ہو اگر اُسے کہے کہ اب تمھیں تلوار لہرانے کی آواز آئے گی تو دوسرا بندہ بھی یقینی طور پر تلوار کے لہرانے کی آواز کو بخوبی سُن سکے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اب صاحب تصور شخص مسمریزم و ہپناٹزم کا ماہر ہو گیا ہے۔ پس ایسی مشق و تجربے کے بعد تم جس بھی چیز کا تصور کر کے جو حرکتِ خیالی اُس کو دو گے ویسا ہی پاؤ گے۔

اِس ضمن میں کاتب الحروف (**محمد عبدالرؤف القادری**) قارئینِ کتاب ہذا کی خدمت اقدس میں نہایت ادب سے عرض گزار ہے کہ سلسلہ عظیمیہ کے لوگ برستی ہوئی بارش یا مراقبہ نور (یعنی کہ اللہ تعالیٰ کے نور کے سمندر میں میں ڈوب جانے کا تصور) جمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد جس برستی بارش کا وہ تصور کر رہے ہوتے ہیں۔ وہی بارش اپنے جسم پر پڑنے کے ظاہری احساس تک کو ملاحظہ کر لیتے ہیں۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب مراقبہ نور کے متعلق رقم طراز ہیں کہ!

ذہنی یکسوئی کے حصول کے لئے ہم نے مراقبہ نور کی مشق اِس لئے تجویز کی تاکہ ذہنی سکون کے ساتھ ساتھ انسان کے اندر طرزِ تفکر بھی پاکیزہ و مصفّٰی ہو جائے۔ کیونکہ پاکیزہ طرز فکر میں انسان اپنی روح سے قریب تر ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اِس کے اندر ایسی فہم و فراست اور ادراکِ علوم و فنون پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو بیان سے باہر ہے۔ اس طرزِ فکر کو بزبانِ تصوف ''**فکر سلیم**'' کہا جاتا ہے۔

اقتباس از وصل حق یعنی کشکول محبوبی:

لقمہ وصل:۔ اسم ذات ''اللہ'' کو سونے یا چاندی کے پانی سے لکھ کر ہمیشہ اس کو دیکھا کرے۔ تاکہ ''اللہ'' کی وہی صورت صفحہ قلب پر لکھ کر ہمیشہ اس پر اِس قدر توجہ رکھے۔ کہ! اس قدر کہ حواس جاتے رہیں اور دل سے **اللہ۔ اللہ** کی آواز آنے لگے۔

تیرے تصورات میں راتوں پڑے پڑے   ہوتی رہی ہے سحر بھی مجھ کو کبھی کبھی

طریقہ ذکر اسمِ ذات:

حبس دم کے ساتھ آنکھیں کھول کر اس قدر **اللہ اللہ** کریں۔ کہ سامنے اندھیرا سا چھا جائے اور زبان گُنگ ہو جائے۔ اس ذکر سے بے اختیار دل بھی ذاکر ہو جاتا ہے۔ اور چند ہی ہفتوں کی مشق کے بعد جُملہ اعضائے جِسمانی بلکہ تمام چیزیں ذاکر نظر آنے لگتی ہیں۔ اور چند ہی ماہ میں ذاکر کو فنا فی اللہ اور بقا باِللہ کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

تصوراسم ذات ’’ اللہ ‘‘ (در سلسلہ عالیہ چشتیہ) :

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسیؒ اپنی گراں مایہ تالیف **اقتباس الانوار** میں **حضرت شیخ محمد صادق بن شیخ فتح اللہ الحنفی گنگوھی**ؒ کے حالات میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔ کہ بعض حضرات اسم ذات ’’ **اللہ** ‘‘ کی تصویر (یعنی تصوراتی تصویر) لوح دل پر اس طرح بناتے ہیں کہ قلب کو سبز رنگ کا تصور کر کے اس پر سنہری رنگ میں اسم ذات ﴿**اللہ**﴾ کا تصور کرتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے نقش کے سوا دل میں اور کوئی خیال نہ گزرے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا اسم ہی رہ پائے اس کے بعد اللہ کے ’’ا‘‘ کو ہٹا کر ﴿**للہ**﴾ کا تصور کریں اس کے بعد پہلا لام ہٹا کر صرف ﴿**لہ**﴾ کا تصور کر کے اور آخر میں سوائے دائرہ ﴿**ہ**﴾ کے کچھ نہ رہے غلبہ شغل میں جب دائرہ یا ﴿**ہ**﴾ وسعت پکڑتا ہے۔ اور جوں جوں دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے درمیانی نقطہ یعنی مرکز دائرہ (تعین سالک) چھوٹا ہوتا جاتا ہے۔ جبکہ دائرہ ﴿**ہ**﴾ لامتناہی لامحدود ہوتا جاتا ہے تو نقطہ وسطہ (یعنی تعین سالک) گم ہو جاتا ہے اور لاتعین (یعنی ذات احدیت یا ذات بحت) کے علاوہ باقی کچھ نہیں رہتا۔

ایک ایسی بھی تجلی آج میخانے میں ہے　　　لطف پینے میں نہیں بلکہ کھو جانے میں ہے

سالکین کا کہنا ہے۔ کہ صاحب عشق، شور اور ولولہ کے لئے اسم ذات **اللہ** کا تصور ہی کافی ہے۔ کیونکہ اس تصور (**ا** سے **ہ** تک) میں بندہ اس قدر مستغرق و مشغول ہو جاتا ہے کہ قلب جاری ہو جاتا ہے۔ سوتے جاگتے دل ذاکر رہتا ہے۔ کہ حتیٰ کہ بوقت بول و براز بھی یہ ذکر نہیں رُکتا۔ خواہ جتنی بھی کوشش کی جائے۔ **سبحان اللہ و بحمدہ۔**

بسکہ در جان فگار و چشم بیدارم توئی　　　ہر کہ پیدا می شود از دور پندارم توئی

تصوراسم ذات اللہ (تعارف و طریق) :

سلسلہ سروری قادری کے عظیم بزرگ حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ کے مرید و خلیفہ اپنی کتاب فیضِ باہوؒ سروری میں فرماتے ہیں۔ کہ! اسم اللہ ذات کا تصور ایک نہایت پوشیدہ بے ریا، بے رُجعت اور زود اثر طریقہ ذِکر و شُغل ہے۔ اس ذکر و شغل میں کسی خاص وقت کا تعین و تقرر لازمی نہیں۔ نہ ہی کسی تعداد و گنتی، شرائط جلالی و جمالی کی حاجت ہے۔ بلکہ ہر مسلمان اپنے تقوٰی سے اس ذِکر کا آغاز شروع کر سکتا ہے۔ کیونکہ انسان کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف مبذول کرنے کا یہ ایک سہل و منفرد توسل و تصدق اور طریقہ ہے۔ بلکہ اسلام، عرفان و ایقان، قرب و مشاہدہ وصل فناء و بقاء کے عظیم المرتبت مراتب اور مدارج کے دائمی حصول کے لئے یہ ذکر و شغل اصلی و آخری اور جامع کلید ہے۔ روحانی مقام و منازل کا بآسانی طے کرنا اور باطنی لطائف کا حصول تصور اسم اللہ ذات کے بغیر ناممکن و محال ہے۔ یاد رہے کہ! مسمر یزم کی مشق اور تصور اسم ذات اللہ کے ابتدائی اصول و قواعد یقیناً ایک ہی جیسے ہیں۔ چنانچہ صاحبان و شائقینِ مسمر یزم کسی خاص نقطے جیسے بلور، موم بتی یا کسی بھی مادی چیز کو اپنے زاویہ نظر (90 درجہ کے زاویہ) کے برابر اپنی نظر اور توجہ کو مرکوز کر دیتے ہیں۔ بار بار کی اسی مشق سے ان کی توجہ اور نظر کو خاص نقطہ پر مرکوز رکھنے کی وجہ سے انسان کی باطنی اور چھپی ہوئی صلاحیت ابھر کر سامنے آتی ہے۔ اور نظر میں ایک غیر معمولی طاقت و قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے کوئی بھی انسان چاہے وہ غیر متقی ہو یا غیر مسلم، وہ شعبداتِ سفلی اور مادی عجائبات دکھانے کا ماہر و کامل بن جاتا ہے۔ لیکن مسمر یزم کا کمال و ہنر عالم ناسوت تک ہی محدود ہے۔ اس عالم سے آگے عالم ملکوت تک ایسے اشخاص کی رسائی ناممکن العمل امر ہے۔ کیونکہ اُن کا نقطہ موہوم و مخلوق ہی ہوتا ہے۔

لیکن اس کے مقابلے میں اسم اللہ ذات کا تعلق اپنے مسمّی خالقِ کائنات حضرتِ ذات واجب الوجود کے ساتھ ہے۔ اسی لئے جب صاحب تصور کی توجہ، تخیل و تفکر اور روحانی و جسمانی تصرف ظاہری و باطنی نقش اسم اللہ ذات پر مجتمع ہو جاتے ہیں۔ تو یک دم طالب مولیٰ عالم ناسوت سے برق براق کی طرح بآسانی پار ہو کر عالم ملکوت، جبروت اور لاہوت میں داخل ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ تصور کی اِسی ظاہری و باطنی بجلی سے روحانی دنیا کی تمام باطنی مشینیں بخوبی چل رہی ہیں۔ اور مرشد کامل اپنے سینے کے پاور ہاؤس

سے اس تصور کی برقِ جمال وجلال کی لہروں سے طرح طرح کے باطنی فیوضات و برکات اور کمالات سے اپنے لاتعداد و بے شمار مریدین وشاگردوں کے سینوں میں منتقل کرتے ہیں۔

اسم اللہ ذات کے صحیح طور پر تصور کے ذریعے نقش اور مرقوم ہونے کی علامت یہ ہے کہ اسم اللہ ذات آئینہ قلب پر مرقوم ہوکر آفتاب کی طرح تجلی مارتا ہے۔جس سے کہ صاحب تصور پر فورًا استغراق اور محویت طاری ہوجاتی ہے۔اور دل، روح یا سر کا لطیفہ ذِکر الٰہی یا کلمہ طیبہ سے گویا ہوجاتا ہے۔حق کو اس استغراق کے اندر کوئی نہ کوئی مکاشفہ، مشاہدہ اور معائنہ لازمی طور پر حاصل ہو ہی جاتا ہے۔اور بالآخر یہی صاحب تصور شخص مشاہدہ حق ذات یا حضوری سرورِ کائنات ﷺ (بزمِ نبوی وکچہری رسالت مآب ﷺ) میں داخل ہوجاتا ہے۔

لہٰذا طالب حق پر لازم ہے کہ! تصور اسم اللہ ذات کے مبارک شغل ومشق کو بہرصورت جاری وساری رکھے۔خواہ ابتداء میں تصور اسم اللہ ذات دِل پر قائم نہ بھی ہو۔سمجھ دار شخص کو تو چاہیئے کہ! وسیع حوصلہ اور ہمت بلند رکھ کر اپنی جملہ عمر اسی مبارک شغل میں وقف کردے۔اِس سہل الحصول مبارک شغل ہی سے بہت جلد کلید خزائن دارین مفتاح کنز کونین حاصل ہوجائیں گے۔

اس مشق کے دوران دودھ، چاول، تبرید کا استعمال رکھے۔چٹنی، کھٹی، میٹھی، نمکین اور تیکھے مصالحات والی غذا سے پرہیز رکھے۔بعد شغل آنکھوں میں مسکہ گاوی سلائی سے ہر روز لگاتا رہے۔مشق کے فورًا بعد آنکھوں کو عرقِ گلاب یا آبِ زم زم یا ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔اور آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر تفکر وتدبر کی کیفیت میں جاکر آئینہ قلب پر ملاحظہ کریں کہ کیا واردات ہوتی ہے۔

تصور اسم ذات ''اللہ'' کے متعلق ایک عجیب وغریب نُقطہ:

صاحب تعلیم غوثیه المعروف بہ مِراۃُ الوحدت میں حضرت **سید گل حسن شاہ شاہ قلندری قادری**ؒ فرماتے ہیں کہ! اگر کوئی شخص صدق قلب ونیت سے اسم ذات اللہ کا قلبی ذِکر روز وشب مسلسل کیا کرے تو یقینًا **40** چالیس ایام ہی میں اُس شخص پر انکشاف عالم ناسوت، ملکوت، جبروت، لاہوت اور ہاہوت ہوگا۔اور ایک ایسی حالت پیدا ہوجائیگی کہ زبان بیان سے یکسر قاصر ہے۔کہ! سوائے ذاتِ بحت کے ایسے ذاکر کو اور کچھ نظر نہیں آتا۔اور ایسا شخص مقامِ فنافی اللہ پر جلد فائز ہوجاتا ہے۔

تصور اسم ذات ''اللہ'' سے استفادہ کرنے کا مجرب طریق:

اقتباس از حق نما نور الهدیٰ کلاں مترجم وشارح فقیر نور محمد سروری قادریؒ۔

لہٰذا بوقت تصور اسم ذات'' **اللہ** '' سے بھرپور طریقے سے مستفید ومتمتع ہونے کا یہ طریقہ انتہائی بے مثال ہے۔کہ! صاحب تصور اسم ذات'' **اللہ** '' کو چاہیے کہ باوضو پاک صاف کپڑے پہن کر پاک جگہ میں تنہا آلتی پالتی مار کر مربع ہوکر قبلہ رُخ ہو بیٹھے۔

آنکھیں بند کر کے اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کے مشاہدے اور مجلس حضرت سرکار کائنات آخر الرسل ﷺ مجلس انبیاء و اولیاء اور یاد موت وآخرت وقبر وحشر ونشر وغیرہ کے تفکرات کو دل میں جاگزیں کرلے۔اور اسم اللہ ذات واسم محمدؐ کو اور اگر کسی کا نفس سرکش ہو (نفسانی یا شہوانی خواہشات ابھریں) اور اس کی سرکوبی مطلوب ہو تو ناف کے مقام پر بھی اسم ذات اللہ انگشت تصور سے لکھے (**یہ طریقہ انتہائی مجرب وسریع الاثر ہے بے شک آزما کر دیکھ لیں**)

اسم اللہ بس گراں است بے بہا — ایں حقیقت را بداند مصطفےٰ ﷺ

اپنی شہادت کی انگلی کو قلم خیال کر کے اسم ''اللہ'' ذات کو ماتھے پر لکھے اس سے جذب جلالی پیدا ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ اور اسم 'محمد ﷺ' کو سینے پر لکھنے سے جذب جمالی پیدا ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ۔

بخش محبت یا رب اپنی نالے حبّ نبی سرورؐ دی — پا دیہہ خیرات نئیں گھٹ جاندی رحمت تیرے گھر دی

اور ان دونوں مقامات پر ان اسماء کو خوشخط نوری، آفتابی اور سفید روشن ماہتابی رنگ سے موٹا مرقوم لکھا ہوا خیال کرے اور ان پر

انگشت تفکر پھیرتا جائے اور ساتھ ہی دل سے پاس انفاس جاری رکھے (یعنی اندر کے سانس سے) ''**الله**'' کہے اور سانس باہر نکالتے وقت ''**ھو**'' کہے۔ اسطرح بار بار مشق کرنے سے اسم ''**الله**'' ذات یا اسم **محمد** متجلی ہو کر قلب کو منور کرے گا۔ انشاء اللہ۔ یہ مشق پورے انہماک و توجہ کے ساتھ اسم ''ھو'' یا صرف ''اللہ۔ اللہ'' کے ساتھ بھی کر سکتے ہیں۔ تصور و تخیل اسم اللہ ذات کے لئے نیچے دیا گیا چارٹ بہت مفید ہے۔ طالبِ صادق کچھ عرصہ تک اِس طرح کا ایک چارٹ بنا کر روزانہ دن میں تین مرتبہ **20-20** منٹ تک اِس چارٹ کو دیکھتا رہے۔

یاد رہے کہ شغل پاس انفاس ''**الله الله** ۔ **الله ھو** ۔ **ھوالله** ۔ **لا اله الا ھو**'' کسی بھی طریقہ سے یا پھر جس طرح اپنا مرشد تعلیم کرے، کیا جا سکتا ہے۔
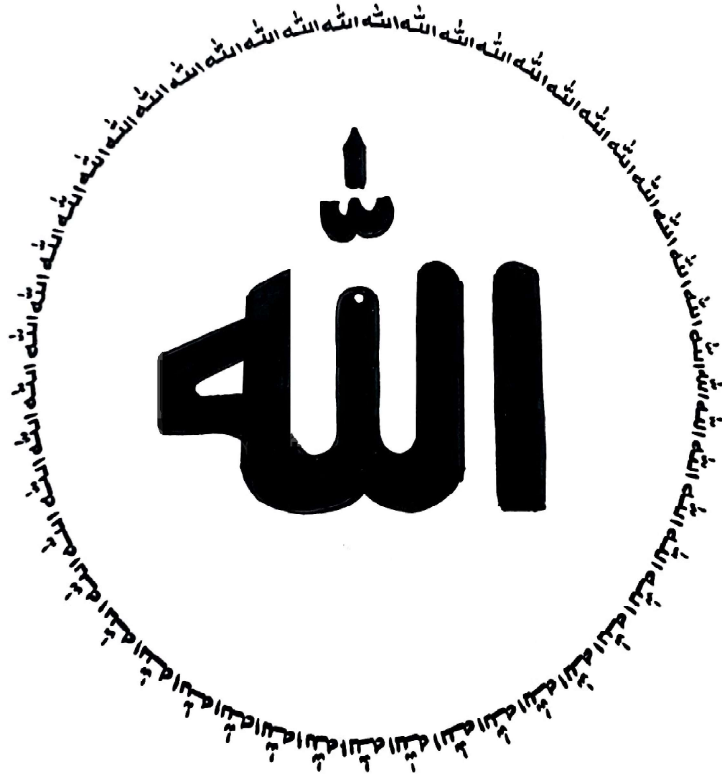
پاس انفاس ہو اگر ملحوظ ہر نفس کا مرانی ہے — سانس لینے کا ورنہ کیا حاصل صرف ایک شغل زندگانی ہے

شغل تصور کے لئے وقت کا تعین نہیں جس وقت طالب چاہے کر سکتا ہے لیکن سب سے بہتر وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب یا چاشت تک کا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔ تصور اسم ''اللہ'' کو اپنے وجود کے تمام مقامات میں اسم ''**الله**'' ذات کا نوری چراغ روشن خیال کرے تو اس نورِ حق سے ظلمت باطلہ دائمی کافور ہو جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب — گر دلیلت باید از وے رو متاب

2۔ فقیر نور محمد سروری قادریؒ فرماتے ہیں کہ اس دنیا کے ظلمت کدہ اور اندھیری رات میں انسان کا حقیقی انیس، غمگسار اور مشعل راہ صرف چراغ تصور اسم ذات ''**الله**'' اور قندیل خیال اسم ''**الله**'' ہی ہے۔

3۔ اسم ''**الله**'' ذات بذریعہ تصور و تفکر جسم کے جس مقام یا عضو میں نوری حروف سے موٹا مرقوم ہو جاتا ہے تو وہ عضو نور اسم ''**الله**'' ذات سے باطن میں بھی اسی طرح سے مرقوم ہو جاتا ہے اور جب طالب کے وجود کے تمام ضروری اندام اور اہم اعضائے نقش اسم ''**الله**'' ذات کی نوری تحریر سے منقش اور منور ہو جاتے ہیں تو باطن میں ایسے طالب کا ایک نوری لطیف وجود زندہ ہو جاتا ہے۔ ایسا طالب صادق و سالک اس نوری لطیف جسم کے ساتھ عالم غیب اور عالم امر کے لطیف جہاں میں گویا از سرِ نو جنم لیتا ہے

۔اور پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اچھا خاصہ نوری حضوری طفل بن جاتا ہے۔

یوں ہم اس شوخ کو پہلو میں لئے بیٹھے ہیں　　　　کوئی دیکھے تو یہ سمجھے کہ پیئے بیٹھے ہیں

اِس ضمن میں فقیر نور محمد سروری قادریؒ کے مرید وخلیفہ جناب محمد رفیق حجازی سروری قادری صاحب فرماتے ہیں کہ! طالب جس بھی اسم (جیسے کہ! **الله ، لله ، له هو ، محمد ، فقر** یا (کلمہ طیبہ) **لا اله الا الله محمد رسول الله** ﷺ یا **لا الـه الا اللـه**) کا تصور کرنا چاہے۔تو اُسے چاہیئے کہ! اُس اسم کو خوشخط لکھ کر یا کسی نیک بندے سے بحالت وضو لکھوا کر دو قدم کے فاصلے (تقریباً ڈیڑھ سے دو فُٹ کے فاصلے) پر زاویہ نظر کے عین سامنے (90 درجہ پر) رکھے۔اور تصور شروع کرنے سے پہلے اپنے اوپر پیچھے دیا گیا حصار کر کے سانس اور دم بند کرے۔جتنی مرتبہ بھی ہو سکے اُسی اسم پر تفکر وتخیل کی اُنگلی پھیرتا جائے۔اور زبان کو تالو سے لگا کر زبانِ قلب سے بھی اُسی اسم کو پڑھتا رہے۔یاد رہے کہ اِس تصور و ذِکر کے درمیان اپنے جسم کے کسی حصہ، زبان یا ہونٹ کو قطعاً متحرک نہ کرے۔اور نہ ہی سانس نکلنے دے۔سانس کو جتنی دیر تک بند رکھ کر تصور کرنے کی مشق کو کرے گا اُتنا ہی زیادہ کامیاب ہوگا۔انشاء اللہ۔(ویسے بھی حبس نفس کی زیادہ سے زیادہ مشق کرنے کے بہت زیادہ فوائد ہیں۔سانس کو بند رکھنے سے شعور یقینی طور پر متحرک ہو جاتا ہے۔اور دل میں نفسانی وشہوانی خواہشات، غیر خیالات، دنیاوی تفکرات، ذہنی خلفشار، نامساعد حالات وواقعات، ظاہری وباطنی وساوس اور شیطانی خیالات کے راستے بند ہو جاتے ہیں) بہتر تو یہ ہے کہ! ہر مرتبہ طالب سانس کو بند رکھنے میں **وقت اور مشق** تصور مع ذِکرِ قلبی کی تعداد کو اپنی انگلیوں یا تسبیح پر شمار کرے۔اور روزانہ بتدریج اپنی **مکمل مشق اور وقت کو بڑھاتا چلا جائے**۔حتٰی کہ! ذکرِ قلبی کی تعداد **150** سے زائد ہو جائے اور، سانس بند رکھنے کا وقت تین منٹ سے زائد اور پلک جھپکنے کا وقت بیس منٹ تک ہو جانا چاہیئے۔تو طالب **یقیناً کامیاب وکامران ہوگا۔ انشاء اللہ**۔اور یہی ذِکر اور تصور کرنے کا بہترین، اعلیٰ وارفع اور بارہا کا نہایت آزمودہ وتجربہ شدہ طریقہ ہے۔کیونکہ جب انسان کی ذیل میں دی گئی تینوں قوتیں ایک ہی اسم پر متوجہ ومرکوز ہو جائیں تو کامیابی لامحالہ یقینی ہے۔اور اس کام میں استقلالِ مزاج اور مضبوط قوتِ ارادی انتہائی لازمی ہے۔

1. ظاہری بصارت (آنکھوں کو پلک جھپکنے سے روکنے کی مشق) 2. قوت تصور وتفکر وتخیل 3. قلب

اِس ضمن میں **صاحب تعلیم غوثیه** المعروف بہ مِراۃُ الوحدت میں حضرت **سید گل حسن شاہ شاہ قلندری قادری**ؒ فرماتے ہیں کہ! اگر کوئی شخص صدق قلب ونیت سے اسم ذات اللہ کا قلبی ذِکر روز وشب مسلسل کیا کرے۔تو یقیناً 40 چالیس ایام ہی میں اُس شخص پر انکشاف عالم ناسوت، ملکوت، جبروت، لاہوت اور ہاہوت ہوگا۔اور ایک ایسی حالت پیدا ہو جائی گی۔کہ زبان بیان سے یکسر قاصر ہے۔کہ! سوائے ذاتِ بحت کے ایسے ذاکر کو اور کچھ نظر نہیں آتا۔اور ایسا شخص مقامِ فنافی اللہ پر جلد فائز ہو جاتا ہے۔

اس مشق کے دوران دودھ، چاول، تبرید کا استعمال رکھے۔چکنی، کھٹی، میٹھی، نمکین اور تیکھے مصالحات والی غذا سے پرہیز رکھے۔بعد شغل آنکھوں میں مسکہ گاوی سلائی سے ہر روز لگاتا رہے۔مشق کے فوراً بعد آنکھوں کو عرقِ گلاب یا آبِ زم زم یا ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔اور آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر تفکر وتدبر کی کیفیت میں جا کر آئینہ قلب پر ملاحظہ کریں کہ کیا واردات ہوتی ہے۔

طریقہ ذکر اسمِ ذات:

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادریؒ اپنے پیرومرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ کی تعلیمات وملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ! شغل اسمِ ذات ’’ **الله** ‘‘ کی ترکیب وترتیب یہ ہے کہ!

کاغذ کی لوح پر قلب صنوبری کی صورت بنائے۔پھر اس لوح میں اسم ذات ’’ **الـلـــه** ‘‘ کو طلائی حروف میں خوشخط

لکھوائے۔ پھراس منقش لوح کو اپنے سامنے رکھ کراسم مذکور کو بغور دیکھے۔ پھر آنکھیں بند کر کے اپنے آئینہ قلب میں اسم طلائی کو نورِ ذات کے رنگ میں منقش دیکھے۔ چند روز میں وہ نور خیال متشکل ہو جائے گا۔

پھراسی طریقہ سے روزانہ اپنی آنکھیں بند کر کے قلب صنوبری میں طلائی رنگ کے اسم ذات ''**الله**'' کا نقش تصور کرے یہاں تک کہ اسی کیفیت میں خود پر استغراق ومحویت طاری کر لے۔ اس شغل میں بہت اسرار ومغیبات ہیں جو کرنے والے پر خود بخود ظاہر ہوں گے۔ اس عظیم شغل میں چند نقاط ہیں جن کو یہاں بیان کیا جارہا ہے۔

ہفتے عشرے کی مشق کے بعد اس شغل کی حالت میں سالک اپنے آپ کو اس نقش کے مقابل یا بجانب تحت یا بطرف یمین و شمال سمجھنے لگے گا۔ اس وقت سالک کو لازم ہے کہ! بہت جدوجہد کر کے اپنے آپ کو اس نورِ ذات تک پہنچائے۔ اس کو تصوف کی زبان میں ''**سیر الی الله**'' کہتے ہیں۔ سالک جب اپنے آپ کو ''**الف**'' اور ''**لام**'' کے درمیان دیکھے۔ تو پھر اس سے ترقی کر کے سالک خود کو دو ''**لام**'' کے درمیان تک پہنچائے۔ اور یہاں پر قیام کرے۔ وہاں سے بھی کوشش تمام سے اپنے آپ کو ''**لام**'' اور ''**ه**'' کے درمیان تک پہنچائے۔ پھر یہاں سے ہمت کر کے حلقہ ''**ه**'' تک پہنچ جائے۔ یاد رہے کہ ابتدائے سیر وسلوک میں سالک اپنے سر کو حلقہ ''**ه**'' میں داخل پائے گا۔ اور پھر آخر کار اپنے تمام جسم کو بھی حلقہ ''**ه**'' میں مقیم پائے گا۔ اب یہی وہ وقت ہوتا ہے جب سالک خود کو جمیع آفات وبلیات اور خطرات سے محفوظ و مامون رکھ کر حق تعالیٰ کو محیط اور اپنے آپ کو محاط دیکھے گا۔ اس مقام کا نام ''**سیر فی الله**'' ہے۔

جب سالک خود کو قطرہ دریا میں فانی اور ذرہ نورِ آفتاب سے منور ہو کر اور پھر اس مقام عالی سے اپنے پایہ اسفل کی جانب نزول کرے گا۔ اس وقت اپنے ابنائے جنس کو اپنے ہی ہمراہ عروج ونزول کرائے گا۔ سمجھنا چاہیئے کہ! اس آمد ورفت اور عروج و نزول کو ''**سیر عن الله بالله**'' کہتے ہیں۔

حبس دَم :

حضرت شاہ گیلانی اپنی کتاب ارتکاز توجہ میں حبس دَم کے متعلق رقم طراز ہیں۔ کہ!

توجہ سمیٹنے کے لئے اور ایک نقطے پر لانے کے لئے سب سے پہلے آپ کو سانس کی مشق کرنا لازم ہو گی۔ سانس کی مشقیں مختلف ہیں۔ مگر ان سب میں سے بہتر مشق ہے ''حبس دَم''۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ! آپ کوئی فرصت کا وقت تلاش کر کے شمالی جانب منہ کر کے اس حالت میں بیٹھ جائیں۔ کہ آپ کے بدن کے کسی حصے بالخصوص ریڑھ کی ہڈی یا گردن میں کوئی تکلیف یا درد محسوس نہ ہو۔ اب سینہ تان لیں، منہ بند کر لیں۔ آنکھیں بند کر کے ایک لمبا مگر آہستگی کے ساتھ ناک کے ساتھ سانس لیں۔ منہ کے ساتھ نہیں۔ اور جب آپ کے پھیپھڑے سانس سے بھر جائیں۔ تو اپنے سانس کو روک دیں۔ سانس کو اس حد تک روکیں جتنا کہ آپ آسانی سے روک سکیں۔ روکے رکھیں۔ اس کے بعد آپ آہستہ آہستہ سانس کو نتھنے سے باہر نکال دیں۔ ایک دو لمحے کے لئے سکون لے لیں۔ اور پھر یہی مشق کریں۔ یہ مشق ہی دراصل حبسِ دَم کا عمل کہلاتی ہے۔

یاد رہے کہ یہ مشق ابتداء میں 15 سے 20 منٹ سے شروع کرنی ہے اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سے دو گھنٹے تک اس مشق کو تکمیل تک پہنچانا ہے۔ اور کوشش کریں کہ آپ زیادہ دیر تک سانس کو روک سکنے کے قابل ہو جائیں۔ زیادہ دیر تک سانس روکنے میں جو سکون، مزہ اور قرار حاصل ہو گا شاید باید۔ صاحبِ مشق کو اِس قدر مزہ آئے گا کہ وہ یہ چاہے گا کہ سانس آئے ہی نہیں۔

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادری ؒ اپنے پیرومرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادری ؒ کی تعلیمات وملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ!

حبسِ دَم کی مشق ایسے وقت میں کی جائے جبکہ نہ معدہ بالکل خالی ہو اور نہ ہی بالکل بھرا ہوا ہو۔ اور حبس دم ایسے مقام پر کیا

جائے جہاں پر نہ تیز ہوا ہو نہ بالکل خسیس، اُس جگہ پر زیادہ روشنی نہ ہو۔تاریکی اعلیٰ وارفع ہے۔حبسِ دم کی مشق سے پہلے سچے دِل سے توبہ واستغفار کرتے ہوئے ظاہری و باطنی طہارت کے ساتھ دل کی کدورات ماسواء اور خیالاتِ ایں وآں سے حتی الوسع یکسر خالی ہو کر خود کو اِس مشق میں محو ومستغرق کر لے۔تا کی ہر قسم کے فوائد سے مستفید ومتنفع ہو سکے۔

اس مشق کے دوران دودھ، چاول، تبرید کا استعمال رکھے۔چٹنی، کھٹی ،میٹھی ،نمکین اور تیکھے مصالحات والی غذا سے پرہیز رکھے۔بعد شغل آنکھوں میں مسکہ گاوی سلائی سے ہر روز لگا تا رہے۔مشق کے فوراً بعد آنکھوں کو عرقِ گلاب یا آبِ زم زم یا ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔اور آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر تفکر وتدبر کی کیفیت میں جا کر آئینۂ قلب پر ملاحظہ کریں کہ کیا واردات ہوتی ہے۔

حبسِ دَم کے چند عجیب وغریب وپُرتاثیر فوائد :

حبسِ دَم کرنے سے مختلف لوگوں کے تجربات سے جو باتیں معلوم ہوئی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ دماغ روشن ہوجاتا ہے۔ ☆ بصارت تیز ہوجاتی ہے۔ ☆ دائمی نزلہ زکام رُک جاتا ہے۔
☆ اعصاب میں جدید قوت آجاتی ہے۔ ☆ پھیپھڑے کے اکثر امراض کا یہ اعلیٰ ترین روحانی علاج ہے۔
☆ حافظہ قوی ہوجاتا ہے۔ ☆ قبض کُھل جاتی ہے۔ ☆ بھوک بڑھ جاتی ہے۔
☆ انسانی ذہن ایک نقطہ پر مرکوز ہونے کے لئے مستعد ہوجاتا ہے۔

حبسِ دَم (بزبانِ تصوف) :

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادریؒ اپنے پیرومرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ کی تعلیمات و ملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ!

حبسِ دَم میں دو امور انتہائی ضروری ہیں۔

حبس نفس۔ حصر نفس۔

حبس نفس بھی دو طرح پر ہے۔ **بہ تخلیہ۔ بہ تملیہ۔**

بہ تخلیہ:

دَم کا بطن ناف سے اور ناف کے اطراف سے پشت کی جانب کھینچنا اور دَم کا سینہ یا دماغ میں روکنا ''**تخلیہ**'' سے عبارت ہے۔اس ترکیب سے جسم میں گرمی کچھ زیادہ ہوجاتی ہے۔بہتر ہے کہ یہی مشق موسم سرما میں کی جائے تا کہ جسم گرم رہے۔

بہ تملیہ :

دَم کا شکم میں کھینچ کر لا کر شکم کو ہوا سے بھر کر دَم کو بطن میں بند کرنا ''**تملیہ**'' کہلاتا ہے۔اس سے طعام جلد ہضم ہوجاتا ہے۔

بہر حال مذکورہ بالا دونوں ہی صورتوں میں حد درازی نفس سے قطع نفس کم کرنا ''**حصرِ نفس**'' کہلاتا ہے۔یعنی حصرِ نفس میں دَم کو مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں درازی معہود تک نہیں کھینچتے۔واقعی اس میں کوئی شک نہیں کہ! حبسِ نفس میں کشش دَم کی حرارت دراصل حد حرارت تک حصر نفس سے زیادہ اثر رکھتی ہے۔لیکن اس میں کچھ نقصان واقع ہونے کا خدشہ ہے۔اس نقصان سے بچنے کے لئے وہ ترکیب زیر استعمال لانی چاہیئے کہ! جسے حضرت خضر نبیؑ نے حضرت شیخ عبدالخالق غجدوانیؒ کو پانی میں غوطہ لگوا کر اس شغل کے کرنے کا حکم فرمایا تھا۔اس صورت میں کہ آنکھ، ناک، کان اور منہ کو اپنی انگلیوں سے بند کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔حضرت خضر نبیؑ کا فرمودہ یہ طریقہ لاجواب وبے مثال ہے۔

شغل منصوری:

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادریؒ اپنے پیرومرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ کی تعلیمات و

ملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ!

بغیر بالین زمین پر چت لیٹ جائیں۔اور ہر دو شہ رگ گردن پر دو انگلایں رکھے۔ان کی حرکت محسوس ہوگی۔اس حرکت وتڑپ پر تصور''**انا الحق**'' قائم کرنا ہے۔ ہفتے عشرے بعد شہ رگِ گردن پر زور وشور سے آواز آنے لگے گی۔اور ایک عجیب وغریب دریائے عشق موجزن ہوگا۔ذوق وشوق روز افزوں بڑھتا چلا جائے گا۔یہاں تک کہ خودی سے بخود ہو کر فنا فی اللہ ہو جائے گا۔

کچھ لوگ اسی شغل میں'' **الله ۔ ھو**'' کا تصور قائم کرتے ہیں۔بہرحال ہر ذکر اللہ تعالیٰ تک لے جاتا ہے۔

اس مشق کے دوران دودھ، چاول، تبرید کا استعمال رکھے۔میٹھی، نمکین اور تیکھے مصالحات والی غذاؤں سے پرہیز رکھے۔بوقت شغل آنکھوں میں مسکہ گاوی سلائی سے ہر روز لگاتا رہے۔مشق کے فوراً بعد آنکھوں کو عرقِ گلاب یا آبِ زم زم یا ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔اور آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر تفکر وتدبر کی کیفیت میں جاکر آئینہ قلب پر ملاحظہ کریں کہ کیا واردات ہوتی ہے۔

شغل نیم خوابی:

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادریؒ اپنے پیر ومرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ کی تعلیمات و ملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ!

اس شغل کا طریقہ یہ ہے کہ! بوقتِ خواب اپنے دل میں مصمم ارادہ کرلے کہ! میں غافل ہوکر نہیں سوؤں گا۔اس دوران اسمِ اعظم''**یا حی یا قیوم**'' کا بزبان قلب ورد جاری رکھیں۔جب بھی نیند کا غلبہ ہو آنکھیں کھول دیا کرے۔اور اِس بات کو اپنی فطرت بنالے۔چند ہفتوں بعد یہی شغل ایک مستقل عادت بن جائے گا۔چھ، آٹھ ماہ کے بعد خواب و بیداری یکساں ہو جائے گے۔انشاءاللہ تعالیٰ۔اس کا دل بیدار اور اس کی آنکھیں خوابِ شیریں میں بند ہو جاتی ہیں۔جیسا کہ! مشائخ کا قول ہے!

دلش بیدار و چشمش در شکر خواب

اس شغل ومشق سے جو بھی حال وارد ہوگا وہ زبان سے بیان کرنا ممکن نہیں۔ہاں البتہ اتنا ضرور ہے کہ آنکھوں کی پتلیاں صعود کرکے ام الدماغ کے نقطہ اِنتہٰی میں داخل ہوکر سویداءِ قلب پر قائم ہوں گی۔اور ظاہر و باطن ایک ہو جائے گا۔اور اگر شغلِ آئینہ اور شغل نیم خوابی کو روزانہ کیا جائے تو اثرات بہت جلد وارد ہوں گے اور مختلف الاقسام اسرار ومغیبات کا انکشاف ہوگا۔

شغل روحی:

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادریؒ اپنے پیر ومرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ کی تعلیمات و ملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ! آنکھیں بند کرکے زبان کو تالو سے لگا کر قلب کو غیر اللہ سے قطعاً خالی کردے۔کسی قدر عرصے کے بعد حقیقتِ بے نشانی وگم گشتگی طاری وساری ہو جاتی ہے۔جس کے بیانِ لذت ومزہ سے زبان عاجز وقاصر ہے۔

شغل برزخِ اکبر:

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادریؒ اپنے پیر ومرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ کی تعلیمات وملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ! اس شغل کی تین اقسام ہیں۔اِن تینوں کو حبسِ دم کرکے کیا جاتا ہے۔

1۔ نظر کو دونوں ابروؤں کے درمیان رکھ کر۔ 2۔ نظر کو ہوا میں معلق رکھ کر

3۔ بائیں آنکھ کو بند کرکے دائیں آنکھ کی نظر کو براہ راست بینی پر قائم کرنا۔

اس شغل میں جس بھی قسم کا شغل اختیار کرنا چاہے تو چاہیئے کہ صاحب مشق نورِ بے کیف اور وجودِ مطلق کا تصور کرے۔تاکہ تقیدات سے منزہ ہوکر ظہور پکڑے۔یاد رہے کہ حضرت شاہ بو علی قلندر پانی پتیؒ اور حضرت سید علاؤالدین علی احمد صابر کلیریؒ یہی شغل کیا کرتے تھے۔

اور اِن دونوں اولیاء اللہ کا خاتمہ بالخیر بھی اسی شغل کے ساتھ ہوا۔ یعنی کہ آخری دم تک اِن دونوں حضرات نے اسی شغل کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔ ہر سہ قسم اشغال میں پلک نہ جھپکائے۔ جو کچھ بھی دیکھے یقین جانے کہ میرا یہ مقصود ہے۔ یہ **شغل ہوائی** بھی کہلاتا ہے۔

شغل برزخِ کبیر:

صاحب تعلیم غوثیہ فرماتے ہیں۔ کہ! انسان کامل کے ظاہر و باطن کو اپنا ظاہر و باطن قرار دے۔ یعنی اس کے ظاہری وجود کو اپنا باطنی وجود تصور کرے۔ قلیل عرصہ میں اس کے اسرار خود نمایاں ہوتے ہوئے ملاحظہ کرے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) لیکن ہمہ تن مصروف ہو۔ اور شب و روز اسی مشغلے کو جاری و ساری رکھے۔

اشغالِ مقاما محمودا و سلطانًا نصیرًا :

صاحب تعلیم غوثیہ فرماتے ہیں۔ کہ! ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ کہ!

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًاo وَمِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ صلے عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا o وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًاo (سورہ اسراء۔ آیت نمبر **78-80**)

ترجمہ : (اے پیغمبر ﷺ !) سورج ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے اندھیرے تک نماز قائم کرو۔ اور فجر کے وقت قرآنِ حکیم پڑھنے کا اہتمام کرو۔ یاد رکھو۔ کہ فجر کی تلاوت میں مجمع حاضر ہوتا ہے۔ اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کرو۔ جو آپ ﷺ کے لئے ایک اضافی عبادت ہے۔ امید ہے۔ کہ! آپ ﷺ کا پروردگار آپ ﷺ کو مقامِ محمود تک پہنچائے گا۔ اور یہ دعا کریں۔ کہ! یارب! مجھے جہاں داخل فرما۔ اچھائی کے ساتھ داخل فرما۔ اور جہاں سے نکال اچھائی کے ساتھ نکال۔ اور مجھے خاص اپنے پاس سے ایسا اقتدار عطا فرما۔ جس کے ساتھ (تیری) مدد ہو۔

ماہرینِ سلوک و معرفت اور علمائے ظواہر و باطن چار مقامات پر اختلاف کرتے ہیں۔

نمبر **1**۔ **مَقَامًا مَّحْمُوْدًا**۔ نمبر **2**۔ **مُدْخَلَ صِدْقٍ**۔

نمبر **3**۔ **مُخْرَجَ صِدْقٍ**۔ نمبر **4**۔ **سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا**۔

اَب اِن کی مختصر مگر جامع تشریح پیشِ خدمت ہے۔

نمبر 1۔ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

علمائے ظواہر فرماتے ہیں۔ کہ! یہ وہ مقامِ عزو شرف ہے۔ کہ! جہاں رسول اللہ ﷺ بروزِ قیامت باستدائے طلب شفاعت قائم ہوں گے۔ اور سجدہ میں جا کر (اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی اُمت کے لئے) شفاعت طلب فرمائیں گے۔ اسی کا نام شفاعتِ کبریٰ ہے۔ اسی طرح سے مقامِ محمود کی تشریح میں ایک روایت حضرت سیدنا عمر فاروق ؓ کی ہے۔ کہ! رسول اللہ ﷺ نے مقامِ محمود کی یہ تشریح بیان فرمائی ہے۔ کہ! اللہ تعالیٰ مجھ کو قریب کرے گا۔ اور اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔ جبکہ صوفیائے کرام ؒ فرماتے ہیں۔ کہ! **مقام محمود** درحقیقت وہ مقامِ قرب اور خلعتِ خاص ہے۔ جو کہ رسول اللہ ﷺ کو شب معراج میں عطا کی گئی۔

نمبر 2۔ مُدْخَلَ صِدْقٍ۔

مدینہ منورہ سے مراد ہے۔ کہ ہجرت کے بعد جہاں آپ ﷺ کا قیام ہوا۔ صوفیائے کرام ؒ فرماتے ہیں۔ کہ! **مُدْخَلَ صِدْقٍ** درحقیقت توحید ذاتی میں پورا قیام کرنا ہے۔

نمبر 3۔ مُخْرَجَ صِدْقٍ۔

مکہ معظمہ مراد ہے۔ کہ جہاں سے آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی۔ صوفیائے کرام ؒ فرماتے ہیں۔ کہ! **مُخْرَجَ**

صِدق درحقیقت مراد یہ ہے۔کہ! تنزلات وتعینات جسمانی وحسی اور ماسوٰی اللہ سے پورا نکلنا۔

نمبر4۔ سُلْطٰنًا نَّصِیرًا۔

اس غلبہ ونصرت سے مراد ہے۔کہ! جو ہجرت کے بعد رسول اللہ ﷺ کو کفار پر حاصل ہوئی۔جس کی تصدیق اِس آیتِ کریمہ سے بھی ہوتی ہے۔ **قل جآء الحق و زھق الباطل ۔ ان الباطل کان زھوقا** ۔اَب کہہ دیں (اے محمد ﷺ یہ بات ۔کہ!) حق آ گیا۔اور باطل بھاگ گیا۔(کیونکہ! حق کے ہوتے ہوئے) بے شک! باطل تھا نکل بھاگنے والا۔

صوفیائے کرامؒ فرماتے ہیں۔کہ! **سلطانًا نصیرًا** درحقیقت وہ غلبہ قوتِ ذاتی اوراسرارِالٰہیہ ہیں۔جو کہ رسول اللہ ﷺ کو شب معراج میں عطا ہوئے۔اور یہ ایک شغل بھی ہے۔جو کہ اُمتِ مرحومہ کے لئے تحفتاً عنایت ہوا۔تا کہ وہ بھی آپ ﷺ کے معراج کے رموز واسرار سے کچھ نہ کچھ حدتک واقف ہوسکیں۔اور متنفع ومستفید ہوسکیں۔

شغل سُلطانًا نصیرًا :

کلیاتِ امدادیہ میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجریؒ سے روایت ہے۔کہ! اس شغل کے اَن گنت فضائل وخواص ہیں۔خصوصًا خطرات کے انسداد و دفیعہ کے لئے یہ شغل بے نظیر و بے مثل ہے۔اس کا سہل طریقہ یہ ہے کہ!

بعد نمازِ فجر ومغرب یا عشاء شائق شغل ہذا جائے نماز پر باوضو روبقبلہ نہایت مؤدب (بصورتِ پدم آسن یعنی دایاں پاؤں بائیں ران پر اور بایاں پاؤں دائیں ران پر رکھ کر بیٹھنا) بیٹھ کر سکون واطمینان سے (اپنے حواس کو یکسو کر کے) دونوں آنکھیں یا ایک آنکھ بند کر کے دوسری آنکھ سے ناک کے نتھنے پر ٹکٹکی باندھ کر مکمل غور وتوجہ سے دیکھتا رہے۔اور بغیر پلک جھپکائے جس طرح چراغ یا ستارہ کی روشنی کو دیکھتا ہے۔اسی قسم کا غیر معین نور کا اس قدر کامل تصور کرے۔کہ اس میں محو ومستغرق ہو جائے۔اس دوران اسمِ اعظم ''**یا حی یا قیوم**'' کا بزبان قلب ورد جاری رکھیں۔اس شغل میں مسلسل مشق کی وجہ سے آنکھوں میں درد ہوگا آنسو بھی بہیں گے۔لیکن چند ایام کی مشق کے بعد یہ تمام شکایات دور ہو جائیں گی۔کچھ ایام کے بعد اس شخص کو اپنے ناک کے نتھنے پر ایسی ہی صورت نظر آنا شروع ہو جائے گی جس طرح سے آئینہ میں نظر آتی ہے۔(یعنی جیسے کہ چند صفحات قبل شغل آئینہ کی مشق میں بیان کیا گیا ہے۔اُس سے ملتے جلتے آثار پیدا ہوں گے)

شغل سُلطانًا محمودًا :

کلیاتِ امدادیہ میں روایت ہے۔کہ جس طرح شغلِ **سلطانًا نصیرًا** کے شغل میں ناک کے نتھنوں پر نظر رکھ کر مشق کرتے ہیں۔اسی طرح اس شغل میں دونوں بھوؤں کے بیچ میں نظر رکھتے ہیں۔اس دوران اسمِ اعظم ''**یا حی یا قیوم**'' کا بزبان قلب ورد جاری رکھیں۔اس شغل کی مسلسل مشق سے یہ نتیجہ وفائدہ حاصل ہوتا ہے کہ! شاغل کو اپنا ہی سر نظر آنے لگتا ہے۔یاد رہے کہ جب شاغل کو اپنا سر نظر آنے لگے گا تو وہ عالم بالا کے حالات سے واقفیت وشناسائی حاصل کرتا جائے گا۔

ترکیب شغل سُلطانًا محمودًا و سلطانًا نصیرًا :

ان دونوں اشغال (شغل **سُلطانًا نصیرًا** اور شغل **سُلطانًا محمودًا**) کی مکمل اور جامع تفصیل وفوائد وخواص کتاب **تعلیمِ غوثیہ** میں جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادریؒ اپنے پیر ومرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ کی تعلیمات وملفوظات کے حوالے سے اس طرح پیش کرتے ہیں۔کہ!

کپڑے کی اینڈوی پر مربع نشست اس طرح بیٹھے۔کہ دایاں پاؤں بائیں ران پر اور بایاں پاؤں دائیں ران پر ہو۔اب اپنے حواس کو یکسو کر کے چند ایام تک چراغ یا آئینہ یا سفید گلاس بلور کو نظر زاویے کے بالکل مقابل (تقریبًا دو سے ڈھائی فُٹ کے فاصلے پر) مگر قدرے اونچا (دو سے تین انچ) رکھے۔اور اس پر اپنی نظر کو جمائے رکھے۔اور پلک نہ جھپکائے۔اور اس دوران دل ہی

دل میں زبانِ قلب سے ''**یا حی یا قیوم**'' کا ورد رکھیں۔

جب نظر جم جائے۔ بلکہ کچھ صعود بھی کرنے لگے۔ تو پھر ذرا اونچا کرے۔ اور دونوں آنکھوں کی نظروں کو یہ گوشہ قوسین ابرو (آنکھوں کے اوپر والے ہلالی بالوں کے دائروں کے کونے) کو بینی (ناک) کی جڑ کے ساتھ قائم کرے۔ اس دوران پلک حتی الامکان نہ جھپکائے۔ اور دل ہی دل میں زبانِ قلب سے ''**یا حی یا قیوم**'' کا ورد رکھیں۔ تا کہ چراغ کی روشنی کی طرح انوارِ حق نمودار رہوں۔

پھر نظر کو سہولت کے ساتھ آہستہ آہستہ قلبِ صنوبری کی طرف (جو مقام لطیفہء قلب ہے) گردش کرے۔ تا کہ اندھیری رات میں آفتابی تجلی نمودار ہو۔ اور رنگ برنگ کے عجائبات وغرائبات ظہور میں آئیں۔

پھر کوشش تمام سے نظر کو منظور مستک (یعنی اپنی پیشانی کے ٹسور میں) لائے۔ (کہ مقامِ لطیفہء خفی اور خانہ مہتاب ہے) جب دونوں آنکھوں کی پتلی گوشہ قوسینِ ابرو سے نکل کر مثلث بناتے ہوئے لطیفہء خفی میں پہنچ جائیں گے۔ تو اس کا نام ''**قاب قوسین او ادنٰی**'' ہے۔

لہذا اے طالبِ حق! اگر تُو اسی طرح سعی کرتا رہا۔ تو کچھ تعجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم اور اپنے پیارے ولاڈلے حبیب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے تصدق وتوسل سے وہ تحفہ عظیمہ یعنی کرامتِ قربِ الٰہی جو کہ شب معراج کو آنحضور نبی مکرم ﷺ کو انعام ہوئی تھی۔ تجھ کو بھی تیرے حسبِ لیاقت نصیب ہو سکے۔

یاد رہے۔ کہ! جو شخص محض ایک سال تک فجر کے وقت صِرف چار گھڑی (ایک گھڑی کا مطلب ہے۔ کہ ایک گھنٹے کا **2/5** حصہ، یعنی **24** منٹ کی ایک گھڑی بنتی ہے) روزانہ یہ عمل سرانجام دیتا رہے گا۔ تو ایسا شخص روزِ روشن میں بھی آسمان پر ستارے دیکھنے کے قابل ہو جائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) اور لطیفہء خفی میں (کہ خانہ مہتاب ہے) مہتاب نظر آنے لگے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) جب مہتاب نظر آنے لگے۔ تو پھر اس کے بعد وہ شخص شغلِ آفتابی کیا کرے۔ کیونکہ جو اس مقام پر شغلِ آفتابی نہیں کر لیتا۔ تو وہ آئندہ انوارات وتجلیات کی تاب بھی نہیں لاسکتا۔ اور پھر اس کو خالی ہاتھ لوٹنا پڑتا ہے۔ اور اس کی چشمِ ظاہری بھی پھوٹ جاتی ہے۔ (شغلِ آفتاب کی مکمل ترتیب وترکیب آگے آئے گی۔ شائقین حضرات دیکھ سکتے ہیں۔)

لیکن جب آفتاب گز بھر کے فاصلے پر آجائے۔ تو شغلِ آفتابی کو ترک کر کے نظر کو لطیفہء خفی سے ام الدماغ کی طرف (جسے لطیفہ اخفٰی کہتے ہیں) بڑھائے۔ جب دونوں پتلیاں لطیفہء خفی سے صعود کرنے لگیں۔ تو راستے میں دو کنڈ (تالاب) اور دو کوہ (پہاڑ) حائل ہوں گے۔ تو سالک ان کے درمیان سے ہوتا ہوا نکلے۔ پھر آگے چل کر تین مزید دریا راستے میں رکاوٹ ہوں گے۔ یعنی ظاہر سوراخ بینی کے آخر میں ذرا اوپر کی جانب تین سوراخ ہیں۔ اور ہر ایک سوراخ سے ایک دریا جاری ہے۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

پہلا دریا : دائیں طرف کے سوراخ سے سفید وشفاف شیریں دریا کا پانی جاری ہے۔

دوسرا دریا : بائیں طرف کے سوراخ سے آتش خیز وشعلہ زن سرخی مائل دریا کا پانی جاری ہے۔

تیسرا دریا : متذکرۃ السدور دونوں دریاؤں کے بیچ میں دریائے آبِ حیات کا پانی جاری ہے۔

اَب دائیں طرف کے دریا میں غسل کرے۔ اور دریائے آبِ حیات کا پانی پیتا ہوا اس دریا کا دایاں کنارہ پکڑ کر روانہ ہو جائے۔ یاد رہے۔ کہ بائیں دریا سے بہت دور بھاگے۔ ورنہ جل مرنے اور جھلس جانے کا خوف وخطرہ ہے۔ اسی لئے دریائے آبِ حیات کا بھی دایاں کنارہ لے کر چلتے ہیں۔ بائیں جانب قطعًا نہیں چلتے۔ کہ کہیں کوئی لپٹ نہ لگ جائے۔

پھر کئی منزل کے بعد ایک مقام ملے گا۔ جہاں دس چتر ہار یعنی حواس خمسہ ظاہری و باطنی سحر کار نہایت خوش الحانی سے انہد کے سرود بجا رہے ہیں۔ یہ مقام حواس خمسہ ظاہری و باطنی کا مخزن ہے۔ لیکن اس کے راگ ورنگ پر مائل نہ ہوں۔ کہ ابھی منزل کی دوری کی وجہ سے ہمیں مزید دور جانا ہے۔ کیونکہ! **ما زاغ البصر وما طغٰی** ۔ (آنکھ نے نہ ہی کجی کی اور نہ ہی حد سے آگے بڑھی) پر عمل پیرا ہو کر مکشوفات وتلونیا تسے روگردنی کرے۔ کیا تعجب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم سے **لقد راٰی من اٰیت ربہ**

الکبریٰ ۔کی برکات میں سے کچھ عنایت فرمائے ۔(انشاء اللہ)اسی مقام میں تقریباً عرصہ چھ ماہ کے بعد الہام شروع ہوجاتا ہے ۔
پھرام الدماغ یعنی لطیفہ ءاخفیٰ کی طرف رجوع کرے ۔ جسے بحرِ ظلمات کہتے ہیں ۔اور مذکورہ تینوں دریا اسی بحرِ ظلمات میں آکر گرتے ہیں ۔ یہاں **ظلمات بعضھا فوق بعض** ۔ (اوپر نیچے اندھیرے ہی اندھیرے) کا مضمون اور تاریکی محض ہے ۔ سالک یہاں گھبرائے نہیں ۔کیونکہ !

آبِ چشمہ حیاتدرونِ تاریکی اُست ۔ آبِ حیات کا چشمہ (درحقیقت) تارکی میں ہے ۔

باہمت ہوکر اپنے قدم آگے بڑھاتا چلا جائے ۔اور اللہ تعالیٰ سے یوں عرض گزار ہو۔ **اللھم ایاك نعبد وایاك نستعین** ۔ (اے اللہ تعالیٰ ۔ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں ۔اور (صِرف) تُجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) یہی دعا کرتے ہوئے نور (سفید روشنی) کا تصور وتخیل دل میں لائے ۔اچانک ہزار ہا آفتابوں کا نور نمودار ہوجائے گا ۔(انشاء اللہ تعالیٰ) جو بھی شخص پہلیشغلِ آفتابی کرچکا ہوگا ۔تو ایسے شخص کی آنکھیں بآسانی اِن روشنیوں (آفتابوں کے انوار) کی تاب لاسکیں گیں ۔ ورنہ بے مراد واپس جانا ہوگا ۔اور شاید آنکھیں بھی پھوٹ جائیں ۔ بہرحال یہاں پر سلوک کے تین درجات طے ہوں گے ۔**ناسوت ،ملکوت اور جبروت** ۔ اسی مقام کا نام ہی **مقامِ محمود** ہے ۔اسی مقام پر طرح طرح کے کشف وکرامات اور خوارقِ عادات کا بعین ظہور ہوتا ہے ۔حتیٰ کہ قیامت تک کا حال بھی عیاں ہوجاتا ہے ۔
لیکن چاہیئے ۔کہ ! یہاں سے جلدی جلدی اپنے قدم آگے بڑھاتا چلا جائے ۔رُکے نہیں ۔اور پتلی کو نزول میں گدی کی طرف اتارے ۔اس کے بعد اَب منزلِ **لاہوت** شروع ہوئی ۔سالک جب اپنے کشف وکرامات اور خوارقِ عادات سے روگردانی کرکے ذاتِ الٰہی کی طرف متوجہ ہوتا ہے ۔تو وہ ذات ربانی اس سالک کو اپنے غلبہ ءعشق میں سرگرم کردیتی ہے ۔اور انعامی طور پر **فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ** ۔(پس اس نے اللہ تعالیٰ کے بندے کو وحی پہنچائی) کی کیفیت کا مزہ چکھا کر اپنی عظیم ترین ذات میں فنا کردیتی ہے ۔یعنی تنزلات جسمانی وتعینات حسی سے فنائے مطلق حاصل کرکے باقی بخدا ہوجاتا ہے ۔ پھر پرتوئے رسالت مآب ﷺ سے خلعتِ عبدیت اور خلافتِ دائمی حاصل کرکے عالمِ تنزلات میں **العلماء ورثۃ الا نبیاء** ۔(علمائے کرام (درحقیقت) انبیائے عظام کے وارث ہیں) کا مقامِ عظیم المرتبت حاصل کرلیتا ہے ۔اور اسی کا نام ہی **سلطا نا النصیرًا** ہے ۔اور یہی سالک کا نصرت نامہ ہوگا ۔
(ان دونوں مقامات (**مقامِ محمود** ۔ **سلطا نا النصیرًا**) کو طے کرنے کی روداد کسی کو قطعًا گوش گزار نہیں ہونی چاہیئے)
لیکن دھیان رہے ۔کہ ! جب بھی پتلی کو چڑھاتے ہیں ۔تو وہ فورًا نیچے کی طرف گر جاتی ہے ۔ ہر چند کوشش کی جاتی ہے ۔لیکن کچھ پیش نہیں جاتی ۔اس عمل میں بہت حیرانی وپریشانی دامن گیر ہوتی ہے ۔ایسی حالت میں سالک کو چاہیئے ۔کہ وہ چت لیٹ جایا کرے ۔اور دونوں ہاتھوں کو سر کی طرف دراز کردے ۔اس عمل سے پتلی فورًا چڑھ کر نیچے کو نہیں گرتی ۔اور پتلی چڑھ کر قائم ہوئی رہتی ہے ۔
اس مشق کے دوران دودھ ، چاول ، تبرید کا استعمال رکھے ۔چکنی ، کھٹی ، میٹھی ،نمکین اور تیکھے مصالحات والی غذا سے پرہیز رکھے ۔بعد شغل آنکھوں میں مسکہ گاوی سلائی سے ہر روز لگاتا رہے ۔مشق کے فورًا بعد آنکھوں کو عرقِ گلاب یا آبِ زم زم یا ٹھنڈے پانی سے دھولیں ۔اور آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر تفکر وتدبر کی کیفیت میں جاکر آئینۂ قلب پر ملاحظہ کریں ۔کہ کیا واردات ہوتی ہے ۔

شغلِ آفتابی :

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادری ؒ اپنے پیرومرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادری ؒ کی تعلیمات وملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ !
اِس مشق کے لئیے سب سے مقدم یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ یہ مشق آفتاب پرستی نہیں بلکہ آفتاب بینی کی ایک مشق ہے ۔ اِس مشق کو کسی ایسے شخص کی زیرنگرانی کیا جائے جس نے واقعتاً اِس مشق کو کیا ہوا ہو ۔دراصل اس مشق میں ایک کامل رہبر ورہنما کی اشد

ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ اِس مشق میں عجائب وغرائب کے انکشافات واسرار کا باب کھل جاتا ہے۔طریقہ کار یہ ہے۔کہ!

سب سے پہلے روئی دار ٹوپی ایسی سلوائی جائے کہ اِس ٹوپی میں سوائے دوسوراخوں (جن سے آنکھوں کے ذریعے دیکھا جا سکے) کے علاوہ کوئی جگہ کشادہ نہ ہو۔ اس شغل کو ابتدائے موسم سرما میں شروع کیا جائے۔ بعد طلوعِ آفتاب (جونہی سورج نظر آنا شروع ہو) بجانب مشرق منہ ورُخ کر کے کسی بلند مقام پر کھڑے ہو کر (جہاں آفتاب اُفق سے نمودار ہوتا ہوا نظر آئے) ٹوپی چڑھا کر آفتاب کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا ہے۔اسی طرح منہ ورُخ کو بجانب مغرب کر کے مشق کو قبل غروبِ آفتاب بھی کرنا ہے۔ اِس طرح کہ آفتاب کے اُفق پر اپنی آنکھیں گاڑھ دیں۔آفتاب بینی کے دوران آیتِ کریمہ ''**اللہ نور السمٰوٰتِ والارض**'' کا بزبان قلب ورد جاری رکھیں۔اور حتی الامکان کوشش کریں کہ پلک نہ جھپکے، لیکن چونکہ آنکھ کی فطرت ہے جھپکنا، مگر کوشش کریں۔کہ بہت دیر کے بعد آنکھ کو جھپکنے کا موقع فراہم کریں۔آنکھیں تھکتی ہیں تو بے شک تھکنے دیں، اگر آنکھوں سے پانی بہتا ہے تو بہنے دیں۔آنکھوں میں چاہے چبھن ہو، درد ہو یا کچھ بھی ہو آنکھوں کو آفتاب سے نہ ہٹنے دیں۔اور نہ ہی جھپکنے دیں۔اور اِس طرح سے اِس مشق کو کم از کم 15 سے 20 منٹ تک جاری رکھیں۔اور روزانہ دورانیہ کو 2-2 یا 3-3 منٹ بڑھاتے چلے جائیں۔مشق کے فوراً بعد آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیں اور آفتاب کے قرص کو بند آنکھوں سے کم از کم 30 سے 35 منٹ تک دیکھنے کی کوشش کریں۔اس کے بعد کسی تاریک کمرے کے اندر آ کر فوراً آنکھوں کو عرقِ گلاب یا آبِ زم زم یا ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔آنکھوں کو دھونے کے بعد اُس تاریک مگر ہوادار کمرے میں قرصِ خورشید کا تصور اپنے قلب میں جمانے کی کوشش کرے۔جب آفتاب خط استواء پر پہنچے تو پھر چند لحظہ اس پر اسی طرح سے نظر جمائے۔ پھر آنکھوں کو دھونے کے بعد اُس تاریک مگر ہوادار کمرے میں قرصِ خورشید کا تصور اپنے قلب میں جمانے کی کوشش کرے۔ بہر حال چند روز کی مشق کے بعد صاحبِ مشق سورج کی صورت کو اپنے قلب میں پائے گا۔ مزید چند روز بعد آفتاب کا قرص سیاہ ہو کر چکر کھاتا ہوا نظر آنے لگے گا۔اور ہر روز قریب سے قریب تر ہوتا چلا آئے گا۔ یہاں تک کہ چار یا چھ یا آٹھ ماہ میں قرصِ آفتاب منہ سے داخل ہو کر قلب میں قیام کرنا شروع کر دے گا۔اس دوران میں بے شمار انکشافات وتصرفات ظہور پذیر ہوں گے۔صاحب مشق کو چاہیئے کہ جو بھی انکشاف ہو کسی سے قطعاً بیان نہ کرے۔ اِس وقت صاحبِ مشق کو یہ معلوم ہوگا کہ ''**اللہ نور السمٰوات والارض**'' کا حقیقی نور کیونکر جلوہ گر ہوسکتا ہے؟

اس مشق کے دوران دودھ، چاول، تبرید کا استعمال رکھے۔چٹنی، کھٹی، میٹھی، نمکین اور تیکھے مصالحات والی غذا سے پرہیز رکھے۔بعد شغل آنکھوں میں مسکہ گاوی سلائی سے ہر روز لگاتا رہے۔مشق کے فوراً بعد آنکھوں کو عرقِ گلاب یا آبِ زم زم یا ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔اور آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر تفکر وتدبر کی کیفیت میں جا کر آئینۂ قلب پر ملاحظہ کریں کہ کیا واردات ہوتی ہے۔

شغل ماہتابی :

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادریؒ اپنے پیرومرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ کی تعلیمات و ملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ!

ایامِ بیض کی راتوں (یعنی اسلامی ماہ کی 15-14-13 کی راتیں) میں ماہتاب پر خوب نظر جماؤ۔ اس دوران اسمائے اعظم ''**یا رحمٰن یا رحیم یا کریم**'' کا بزبان قلب لازمی ورد جاری رکھیں۔اور حتی الامکان کوشش کریں کہ پلک نہ جھپکے، لیکن چونکہ آنکھ کی فطرت ہے جھپکنا، مگر کوشش کریں کہ بہت دیر کے بعد آنکھ کو جھپکنے کا موقع فراہم کریں۔آنکھیں تھکتی ہیں۔تو بے شک تھکنے دیں، اگر آنکھوں سے پانی بہتا ہے تو بہنے دیں۔آنکھوں میں چاہے چبھن ہو، درد ہو یا کچھ بھی ہو آنکھوں کو ماہتاب سے نہ ہٹنے دیں۔اور نہ ہی جھپکنے دیں۔اور اِس طرح سے اِس مشق کو کم از کم **20** سے **25** منٹ تک جاری رکیں۔اور روزانہ دورانیہ کو 2-2 یا 3-3 منٹ تک بڑھاتے چلے جائیں۔مشق کے فوراً بعد آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیں۔اور ماہتاب کو بند آنکھوں سے کم از کم

30 سے 35 منٹ تک دیکھنے کی کوشش کریں۔اس کے بعد کسی تاریک جگہ یا کمرے کے اندر آ کر فوراً آنکھوں کو عرقِ گلاب یا آبِ زم زم یا ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔اور اِس مشق کو ماہ کے آخر تک کریں جب تک کہ طلوعِ آفتاب سے قبل تک کے ایام تک ماہتاب بینی کی مشق کو جاری رکھنا ہے۔پھر اگلے قمری ماہ کی 7 تاریخ سے دوبارہ ماہتاب بینی کی مشق کو شروع کرنا ہے۔اور اِس مشق کو ماہ کے آخر تک کریں جب تک کہ طلوعِ آفتاب سے قبل تک کے ایام تک ماہتاب بینی کی مشق کو جاری رکھنا ہے۔اس طرح سے مشق کو چھ سے آٹھ ماہ تک جاری رکھنے کے دوران صاحب مشق کے نقطہ قلب پر ماہتاب کامل بن کر تمام اسرار و مغیبات کو مکشوف کر دے گا۔کہ صاحب مشق تمام عوالم کی سیر کرتے ہوئے انوارِ ذات کی صحیح صورت جلوہ گر ہوگی۔اس عمل کا طبعی فائدہ یہ بھی ہوگا۔کہ بینائی بھی کم نہ ہوگی۔اور آنکھوں میں جلن بھی نہیں ہوگی۔

اس مشق کے دوران دودھ، چاول، تبرید کا استعمال رکھے۔چٹنی، کھٹی، میٹھی، نمکین اور تیکھے مصالحات والی غذا سے پرہیز رکھے۔بعد شغل آنکھوں میں مسکہ گاوی سلائی سے ہر روز لگاتا رہے۔مشق کے فوراً بعد آنکھوں کو عرقِ گلاب یا آبِ زم زم یا ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔اور آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر تفکر و تدبر کی کیفیت میں جا کر آئینہ قلب پر ملاحظہ کریں کہ کیا واردات ہوتی ہے۔

شغلِ اَنہد یا صوتِ سرمدی:

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادریؒ اپنے پیرومرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ کی تعلیمات و ملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ!

اس شغل کو **شغل انہد، صوتِ سرمدی یا آوازِ انعام و اکرام، آوازِ رحمانی اور آوازِ کُن** بھی کہا جاتا ہے۔ دراصل یہ وہ آواز ہے جو کہ ازل الازال سے شروع ہوئی اور ابدال آباد تک جاری رہے گی۔جس کسی نے بھی اس شغل کو اختیار کیا وہ اس راز و اسرار تک پہنچ گیا کہ تمام اموراس علم کو جو تقرب و توسل و تصدق کا مؤجب ہیں، کو اپنی معیاریت (شمولیت) سے دائم الوقوع بنا دیتے ہیں۔چونکہ ان امور کا دوام اور اتصال ثابت ہے۔لہذا جس شئے کا یہ معیار ہوگا وہ شئے بھی دائم الوقوع ہوگی۔ان امورَ دائمی کے علاوہ اگر چہ ان کے مِثل اور امور بھی ہیں جن کو معیار بنایا جاسکتا ہے۔بہر حال اس شغل کا مکمل طریق کار یہ ہے۔

آبادی سے دور کسی جنگل، ویران و سنسان جگہ یا پھر کسی ایسے کمرے میں جہاں کسی بھی قسم کا بالکل شور و غل نہ ہو۔وہاں انتہائی خاموشی سے بیٹھ جائے۔اور کانوں میں دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں ٹھونس کر کانوں میں کسی قسم کی کوئی آواز سننے کی کوشش کرو۔اس شخص کو لازماً کسی قسم کی کوئی آواز ضرور بالضرور سنائی دے گی۔یاد رہے کہ یہ آواز مختلف لوگوں کو مختلف چیزوں کی آتی ہے۔عموماً یہ سُنا گیا ہے کہ! آبشار کے گرنے کی سی آواز آتی ہے یا بارش کے برسنے کے وقت جو آواز ہوتی ہے اُس طرح کی سی آواز آتی ہے یا ایک جھینگے کی سی آواز آتی ہے۔یا جو بھی آواز آئے اُس کی طرف دھیان جمائے۔بعض لوگوں کو یہ آواز کئی ایام تک نہیں آتی۔ایسے لوگوں کے لئے علمائے متصوفین نے یہ ترکیب نکالی ہے کہ سرخ ریشمی کپڑے کے اندر تین، پانچ یا سات کالی مرچیں رکھ کر پھر اِس کپڑے کو کانوں میں ڈال دیتے ہیں۔اس سے صاحب مشق کو یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ بیرونی آوازیں بند ہو جاتی ہیں اور اندرونی آواز سطح سماعت پر آ کر مقوی ہو جاتی ہے۔اور پھر اُسی آواز کو سننے کی کوشش کرتے ہیں۔تاکہ وہ آواز واضح طور پر سننے میں آئے۔جب یہ شغل روزانہ کرنے سے ہفتے عشرے بعد سننے میں آنے لگتی ہے تو اگلے ہفتے عشرے کے بعد وہ آواز ہر وقت ہر جگہ اُٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے خود بخود آنے لگتی ہے۔مزید ہفتے عشرے کے بعد اِس آواز کا شور اِس قدر زیادہ وقوی ہو جاتا ہے کہ! اِس آواز کے علاوہ اور کوئی آواز نہیں آتی۔پھر آہستہ آہستہ یہ آوازیں دو سے چار، چار سے آٹھ اور دس یا اِس سے بھی زیادہ ہو جاتی ہیں۔اور ہر ایک جُدا جُدا ہوتی ہے۔پھر چند ایام کے بعد یہ سب آوازیں یکجا ہو کر ایک آواز رہ جاتی ہے۔جس کی وجہ سے شاغل اس قدر مست و مدہوش ہو جاتا ہے کہ اگر اُس کا کوئی کامل پیرومرشد، مربی و رہنما نہ ہوگا تو ایسا شخص اسی جگہ پر اٹک کر رہ جائے گا۔کیونکہ اس وقت بے پناہ و بے شمار اسرار و مغیبات ظہور پذیر ہونا شروع ہوتے ہیں۔کہ زبان بیان سے قاصر ہے۔ان

اسرار مکنونہ وانکشاف مخزونہ کے عیاں ہونے سے عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ کیونکہ جو کرے گا وہی سنے گا اور عین وہی دیکھے گا۔ بہر حال جو شخص اس شغل کو اختیار کرے گا۔ مزید فوائد از خود ملاحظہ کرلے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس مشق کے دوران دودھ، چاول، تبرید کا استعمال رکھے۔ چکنی، کھٹی، میٹھی، نمکین اور تیکھے مصالحات والی غذا سے پرہیز رکھے۔ بعد شغل آنکھوں میں مسکہ گاوی سلائی سے ہر روز لگاتا رہے۔ مشق کے فوراً بعد آنکھوں کو عرقِ گلاب یا آبِ زم زم یا ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔ اور آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر تفکر و تدبر کی کیفیت میں جاکر آئینۂ قلب پر ملاحظہ کریں کہ کیا واردات ہوتی ہے۔

شغل سرمدی کے سلسلے میں حضرت جناب قدرت اللہ شہاب صاحب اپنی یگانہ روزگار کتاب ''شہاب نامہ'' میں رقم طراز ہیں۔ کہ!

شغلِ سرمدی نے خاص طور پر مجھے اپنی نشاط کی گرفت میں دبوچ لیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال نہ ہوتی۔ تو (عین) ممکن تھا۔ کہ! مَیں اسی شغل کی سرمستی و بےخودی میں منہمک ہو کر ساری زندگی اسی میں ہی ضائع کر دیتا۔ (کیونکہ) اس شغل کی خصوصیت یہ تھی۔ کہ! شروع میں دماغ پر پہاڑی جھرنے کی طرح (یا) پانی گرنے کی سی آواز آنے لگی۔ پھر رفتہ رفتہ اُس نے سمندر کے لہروں کے ایک بلند آہنگ اور مستانہ سازینے کا روپ دھار لیا۔ بجلی کی لہر کی طرح اس سازینے کی آواز تمام بدن میں سرایت کر کے گنبد کی طرح گونجنے لگی۔ جسے اصطلاحِ صوفیہ میں صوتِ حسن و ہمس کہتے ہیں۔ اس آواز سے کبھی عجیب و غریب عارفانہ علوم و رموز اور محویت کی سی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اور کبھی بجلی کی سی کڑک، گرج اور کوند ظاہر ہوتی ہے۔ جس سے جسم کانپنے لگتا ہے۔ اور بےخودی و محویت کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ جبکہ کبھی چاند، سورج اور بجلی کی طرح روشنی کا سیلاب اُمڈ آتا ہے۔ جسے سالک غلطی سے نورِ حق کی تجلی سمجھ بیٹھتا ہے۔ لیکن (یہ بات ذہن نشین رہے۔ کہ) یہ نورِ ذات کی تجلی نہیں ہوتی۔ بلکہ راہِ سلوک پر ایک دلفریب اور خوشنما رکاوٹ ہوتی ہے۔ جو شخص یہاں پر آکر اٹک گیا۔ وہ یقیناً منزلِ شریعت کی راہ سے بھٹک گیا۔ اِن کیفیات پر میرا دل بھی بری طرح لٹو ہو رہا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ بھلا کرے میرے رہنما کا۔ کہ! جس نے مجھے ایسی ڈانٹ پلائی۔ کہ کانوں کے کیڑے جھڑ گئے۔ اور گردن سے پکڑ کر مجھے اس جنجال سے نکال باہر کیا۔

ہاتفِ غیبی کا مشغلہ و مراقبہ :

صاحب مراقبہ جناب حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب فرماتے ہیں کہ! مراقبے کے ذریعے شعور سے رابطہ کیا جاتا ہے۔ اس شعور سے رابطے کا ایک ذریعہ آواز ہے۔ اس آواز کو اصطلاحاً ''ہاتفِ غیبی'' کہتے ہیں۔ جس کے معنی ''غیب کا پکارنے والا'' کے ہیں۔ یہ آواز کائنات میں ہر وقت دورہ کرتی رہتی ہے۔ اور ایسا کوئی شخص جس کا ذہن مرکزیت قائم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور آلائش سے بھی پاک ہے۔ متوجہ ہو کر اس آوازِ غیبی کو سن بھی سکتا ہے۔ و سوال کا جواب بھی پا سکتا ہے۔

قُرآنِ پاک کے مصداق سب سے پہلے ''کُــن'' کی عظیم صدا تمام عالمین میں بلند ہوئی۔ جس کے نتیجے میں یہ کائنات پوری تفصیل کے ساتھ ظہور میں آگئی۔ لیکن مخلوق کو اس وقت تک کسی قسم کے کوئی حواس حاصل نہیں ہوئے تھے۔ خالق کائنات نے مخلوقات کو مخاطب کر کے پوچھا۔ **الست بربکم** ؟ کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ اس آواز نے مخلوق کو نگاہ عطا کی جس کے نتیجے میں بصارت کی قوت عمل میں آگئی۔ اور بصارت کے ساتھ ہی دوسرے حواس بھی متحرک ہو گئے۔

بہر حال علمائے متصوفین بھی ایک غیبی آواز کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جو **صوتِ سرمدی یعنی غیبی آواز** کہلاتی ہے۔ اس **آوازِ غیبیہ** سے اولیائے عظام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام و القاء ہوتا ہے۔ اگر کسی کا مُرشد و مربی کامل نہ ہو تو طالب و مرید اِسی مقام میں گُم ہو جاتا ہے اور اُس کی باطنی ترقی یکسر رُک جاتی ہے۔

ہاتفِ غیبی سننے کا طریقہ :

☆ مراقبہ کی طرح کی نشست میں بیٹھ کر دونوں کانوں کے سوراخوں کو روئی کے پھوئے سے بند کر دیا جائے۔

☆ اب اپنے باطن کی طرف متوجہ ہو کر ایک ایسی آواز کا سا تصور کیا جائے۔ جو ذیل کی آوازوں میں سے کسی بھی ایک

آواز سے مشابہت رکھتی ہو۔ اِن آوازوں کا مختصر سا ذِکر اگلے صفحہ پر دیا گیا ہے۔

☆ میٹھی اور سریلی گھنٹیوں کی سی آواز۔

☆ شہد کی مکھیوں کی سی بھنبھناہٹ

☆ بارش کے قطروں کے زمیں پر گرتے وقت کی سی آواز۔

☆ پانی کے جھرنے کی سی آواز۔

☆ آبشار کے گرنے کی سی آہستگی والی آواز۔

☆ بانسری کی سی آواز۔

☆ سمندر یا دریا کی لہروں کی سی آواز وغیرہ وغیرہ۔

صاحب مراقبہ جب مسلسل اس آواز (مذکورہ بالا میں سے جو بھی آواز ہو) پر اپنا مکمل دھیان مرکوز رکھتا ہے۔تو کان میں آواز آنے لگتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ آواز مختلف Pitch، انداز اور طرزوں پر سنائی دیتی ہے۔اس مراقبہ کی مسلسل مشق سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسی آواز میں الفاظ اور جملے بھی سنائی دینا شروع ہو جاتے ہیں۔اور اس آواز کے ذریعے صاحب مراقبہ پر عجیب وغریب اسرار و رموز اور مغیبات کا انکشاف ہونے لگتا ہے۔غیبی واقعات کا کشف اور عالم بالا سے رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔جب صاحب مراقبہ اس مشق میں مہارت حاصل کر لیتا ہے۔تو اسی غیبی آواز سے گفتگو کا شرف میسر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔جس سے کہ صاحب مراقبہ مشق ہذا طرح طرح کے سوال کر کے کافی وشافی جوابات حاصل کرتا ہے۔جو کہ بہت بڑا انعامِ خداوندی ہے۔

غیبی آواز سے سوال کا طریقہ :

جب کوئی شخص ہاتفِ غیبی کو سننے کے قابل ہو جاتا ہے۔تو از خود ایسے شخص میں سوال کر کے جواب حاصل کرنے کی صلاحیت مترقبہ بھی حاصل ہو جاتی ہے۔تاہم عملی طور پر اس کا طریقہ یہاں پر بیان کیا جاتا ہے۔

☆ جو بھی بات پوچھنی ہو اس کو ذہن میں دو چار بار دہرائیں۔

☆ پھر مراقبہ کی سی حالت میں بیٹھ کر ہاتف غیبی کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے دھیان کو مسلسل قائم رکھیں۔

☆ دھیان قائم رکھنے کے دوران سوال کو ذہن میں نہ لائیں۔ بلکہ صرف توجہ ہاتف غیبی کی طرف مرکوز رکھیں۔

☆ ذہنی یکسوئی اور دماغی طاقت کی مناسبت سے جلد ہی آواز (ہاتف غیبی۔یا۔صوتِ سرمدی) کے ذریعے جواب ذہن میں آجاتا ہے۔جو کہ درست ہوتا ہے۔

مراقبہ توحیدِ افعالی :

حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکیؒ اپنی کتاب کلیاتِ امدادیہ میں فرماتے ہیں۔کہ! مراقبہ توحیدِ افعالی کا طریقہ یہ ہے۔کہ! تمام دنیا کے حرکات وسکنات کو اللہ تعالیٰ کی حرکات وسکنات پر محمول کرے۔اور ظاہری کام کرنے والوں کو آلہ کو فاعلِ حقیقی خیال کرے۔اور اس پر پورے طریقے سے پابندی کرنے پر عجیب ثمرہ اور بہترین اخلاق ظاہر ہوں گے۔

مراقبہ توحید صفاتی :

حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکیؒ اپنی کتاب کلیاتِ امدادیہ میں فرماتے ہیں۔کہ! مراقبہ توحید صفاتی کا طریقہ یہ ہے۔کہ! اپنے اور تمام دنیا کے وجود کو اللہ تعالیٰ کے وجود کا عکس سمجھے۔اور خود کو اسی تخیل وتصور میں منہمک کر کے اپنی ذات کو دائمًا محو ومستغرق رکھے۔ اور اس کے فوائد بھی کل کے کل قلمبند نہیں کئے جا سکتے۔مختصرًا یوں سمجھنا چاہیئے۔کہ! یہ مراقبہ کرنے والا اپنے آپ کو کثرت فی العالم کا متبع سمجھتا ہے۔اور اس کی صورت یہ ہے۔کہ! اپنے جسم کو وسیع اور چوڑا پاتا ہے۔اور اس مرتبہ زمین سے عرش تک تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہوتا ہوتا ہے۔اور تمام عالم کا وجود اپنے میں پاتا ہے۔اور ہر چیز کی حقیقت اس پر منکشف ہو جاتی ہے۔یاد رہے۔کہ یہ

کشف غلط نہیں ہوتا۔ بلکہ واقعی ہوتا ہے۔لیکن اس مقام پر خود نہ ٹھہرائے۔ بلکہ اُن انوارات کے حصول کا قصد کرے۔کہ جو ذات کے حجابات ہیں۔اور بعض اوقات جو مختلف اقسام کے انوار ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ بھی وجودِ مطلق کے حجابات ہیں۔ دربارِ الٰہی میں عجز و انکساری سے دعا کر کے خیالی طریقہ سے اس سے گزر جائے۔اور ان پردوں (حجابات) کے بعد ایک جمالی پردہ ہے۔(جو کہ لطیف اور بے رنگ ہوتا ہے) کبھی اس پر توقف ہو جاتا ہے۔اور بعضے اس کو غرضِ اصلی سمجھ کر ٹھہر جاتے ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو تو یہ حجابات بآسانی طے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ذاتِ مطلق کی معرفت کا فخر حاصل ہوتا ہے۔اور اس جگہ عجیب وغریب حالات پیش آتے ہیں۔اس کو اصطلاح میں سیر فی اللہ کہا جاتا ہے۔اور اس کی کوئی انتہا نہیں۔یہاں تک کہ یہ سلوک ومعرفت کا منتہا مقام سمجھا جاتا ہے۔

مراقبہ توحیدِ ذاتی :

حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکیؒ اپنی کتاب کلیاتِ امدادیہ میں فرماتے ہیں۔کہ! مراقبہ توحید ذاتی کے مراقبہ کے محققین نے منع کیا ہے۔ اور توحیدِ ذاتی یہ ہے۔کہ تمام چیزوں کو خدا جانے۔اور غیرِ خدا کو معدوم خیال کرے۔اور وجہ اس کی یہ ہے۔کہ! یہ سمجھنا بغیر وجدانِ کامل کے نہیں ہوسکتا۔مجملاً یوں سمجھنا چاہیئے۔کہ! ہمیشہ اسی حالت میں رہے۔انشاءاللہ تدریجاً پورے طور پر کشف ہونے لگے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔لیکن ابتدا میں تحقیق وتلاش نہ کرے۔

اس سلسلے میں حضرت قدرتُ اللہ شہاب صاحبؒ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب ''شہاب نامہ'' میں فرماتے ہیں۔کہ! مراقبات میں توحیدِ افعالی، توحیدِ صفاتی اور توحیدِ ذاتی کے مراقبات بھی ہیں۔جن کی تفصیل (بے حد) پیچیدہ ہے۔اور میری (حضرت قدرتُ اللہ شہاب صاحبؒ کی) سمجھ سے باہر ہے۔

شغلِ پاس انفاس اسمِ ذات :

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادریؒ فرماتے ہیں۔کہ! جب سانس نیچے جائے۔تو سالک کو چاہیے۔کہ ''**اللہ**'' کہے۔اور جب سانس باہر آئے۔تو سالک ''**ھو**'' کہے۔اس ذکر کے ساتھ ہمیشہ اپنے دل پر متوجہ رہے۔تو ایسا شخص اپنے قلب کو نور سے معمور ملاحظہ کرے گا۔(انشاءاللہ تعالیٰ) اور وہ چند ہی روز میں ذاتی انوار سے مشرف ہوگا۔لیکن ہر وقت یہی تصور رکھے۔

شغلِ سہ پایہ قادریہ :

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادریؒ فرماتے ہیں۔کہ! سالک کو چاہیئے۔کہ قبلہ رخ دوزانو بیٹھے۔اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے زبان کو تالو سے لگائے۔اور حبسِ دَم کر کے خط نورانی کو نور سے ملاحظہ کرتے ہوئے دل سے اس طرح ذکر کرے۔کہ! ''**اللہ سمیع**'' کو ناف سے وسطِ سینہ میں لائے۔(کیونکہ یہ مقام لطیفہ سر ہے) پھر سینہ سے ''**اللہ بصیر**'' کہتا ہوا ام الدماغ تک لے جائے۔وہاں سے ''**اللہ علیم**'' کو عرش سے ام الدماغ میں۔اور ام الدماغ سے ''**اللہ بصیر**'' کو سینہ میں۔اور سینہ سے ''**اللہ سمیع**'' کو ناف میں لے آئے۔یہ ایک دورہ مکمل ہوا۔اسی طرح بار بار عروج ونزول کرتے ہوئے کم از کم صد ادوار روزانہ مکمل کیا کرے۔اس کے ثمرات قلم میں نہیں آسکتے۔جو کرے گا۔وہ اِن ثمرات سے یقیناً مستفید ومتفع ضرور ہوگا۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

شغل دورہ قادریہ : (اَز پیر سید محبوب علی شاہ بخاری قادریؒ)

ہمارے مرشد ومربی (پیر سید محبوب علی شاہ بخاری قادریؒ) کی تصنیف مبارکہ جواہر اولیاء کے حصے ''دعوتِ حق'' میں رقم طراز ہیں۔کہ!

کہ جس سے تمام لطائف کا بیک وقت دورہ کیا جاتا ہے۔اور کچھ ہی دنوں کی مشق سے تمام لطائف کھل کر (انسان) مشاہدہ الٰہی سے بہرہ مند ہوگا۔انشاءاللہ تعالیٰ (**لطائف کی مکمل تفصیلا تو مقامات پچھلے باب میں دیئے گئے ہیں**) اس کا طریقہ یہ ہے۔کہ!

اَدب سے قبلہ جانب دوزانو بیٹھ کر دونوں آنکھیں بند کر کے زبان کو تالو سے لگا کر حضورِ قلب سے **الله سمیع** کا تصور کرے۔ وہ بھی زبانِ دل سے۔اور **الله سمیع** بملاحظہ نورِ خطِ نورانی ناف سے نکال کر وسطِ سینہ تک کے لطیفہ سر کے مقام تک پہنچائے۔اور **الله بصیر** کو ام الدماغ سے نکال کر عرش تک پہنچائے۔اور پھر **الله علیم** کو عرش سے دماغ تک اور **الله بصیر** کو دماغ سے سینہ تک۔اور پھر **الله سمیع** کو سینہ سے ناف تک لائے۔ یہ ایک دورہ ہوا۔اسی طرح پھر ناف سے شروع کرے۔اور درجہ بہ درجہ اسی طریقہ پر بطریق عروج ونزول شاغل رہے۔

اور بعض بزرگوں نے ان کلمات میں **الله قدیر** کو بھی شامل کیا ہے۔اسی طریق پر **الله قدیر** کو آسمان پر پہنچائے۔اور **الله علیم** کو عرش تک۔اور اُس جگہ ٹھہرے۔اس شغل کے ثمر سے مزید کیفیات بیان سے باہر ہیں۔جو کرے گا۔وہی جانے گا۔جبکہ اس شغل کی مفصل ترکیب اپنے پیرو مرشد ومربی سے معلوم کرے۔کیونکہ بغیر تلقین وتوجہ کے یہ شغل مشکل ہے۔

اور بعضے بزرگ اس ذکر کو اس طرح کرتے ہیں۔کہ بطریق مراقبہ ، مشاہدہ اور معائنہ کے کرے۔تو نماز کی بیٹھک بیٹھے۔اور **علیم سمیع بصیر** کو شیخ کی صورت کے ساتھ ملاحظہ کرے۔اور ہر حال کا التزام کرے۔جب اس میں مستقیم ہو تو اسی ہیئت پر بیٹھے۔اور دل کی جانب رومائل کرے۔اور آنکھ بند کرے۔جبکہ باطنی آنکھ سے دل کی طرف دیکھے۔اور اللہ تعالیٰ کے دیکھنے کا تصور کرے۔پھر جب اس میں مستقیم ہو۔تو اسی بیٹھک پر بیٹھے۔مگر آسمان کی طرف نظر کرے۔اور صاحبِ نزع کی طرح آنکھ بند کر کے تصور کرے۔کہ روح قالب سے نکل کر آسمان کے اوپر پہنچے۔**اور حق تعالیٰ کو دیکھنے لگے۔اگر اس پر مستقیم ہو جائے۔تو ایک سبز دھاگہ ظاہر ہوگا۔جس کا ایک سرا تو آسمان کے اوپر جبکہ دوسرا سرا اس کے دل میں ہوگا۔یہ فکر کا اعلیٰ درجہ ہے۔**اور اس شغل کو مشائخ ؒ چھپائے رکھتے ہیں۔ (یاد رہے۔کہ!) اس میں شیخ کی صورت کا ملاحظہ کرنا درست نہیں۔اور اس پہلے طریقے کو مراقبہ، دوسرے طریقے کو مشاہدہ اور تیسرے طریقے کو معائنہ کہتے ہیں۔یہ حضرت شیخ نصیرالدین چراغ دہلویؒ نے اپنے شیخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ سے نقل کیا ہے۔اور آپؒ فرماتے ہیں۔کہ! اس شغل کے کرنے والوں جو قرب اور حالات ظاہر ہوتے ہیں۔اِن کی تفصیل (کو عوام الناس کے سامنے بیان) کرنا خلافِ اَدب ہے۔اور زبان قاصر ہے۔اور صرف اتنا بتانا ضروری ہے۔کہ قرب کی دو اقسام ہیں۔ قربِ نوافل۔ قربِ فرائض۔

قربِ نوافل یہ ہے۔کہ! مالک سے صفاتِ بشریہ زائل ہو جائیں۔اور صفاتِ حق ظاہر ہوں۔جیسے **قُم باذن الله** کہہ کر مُردے زندہ کرنا۔اپنے بدن سے سننا اور دیکھنا اور دور کی بات سننا اور دیکھنا۔علیٰ ہذا القیاس۔۔۔اور صفتیں ظہور میں آئیں۔اور صفاتِ بندے کا صفاتِ الٰہیہ میں فنا ہونا۔اسی کو ہی کہتے ہیں۔یہ ثمرات مراتبِ نوافل کے ہیں۔

قربِ فرائض یہ ہے۔کہ! بندہ تمام موجودات کے شعور سے بالکلیہ فنا ہو جائے۔اسی طرح سالک کی نظر میں وجودِ خالق کے سوا کوئی شئے باقی نہ رہے۔اور ذاتِ الٰہی میں بندے کے فناء ہونے کے یہی معنیٰ ہیں۔اور یہ ثمر قربِ فرائض کا ہے۔

شغلِ برزخ :

صاحب تعلیم غوثیہ فرماتے ہیں۔کہ! مقامِ برزخ کا واسطہ ورابطہ تین اقسام پر منقسم ہے۔

نمبر **1**۔ ذکر کے وقت صورتِ مرشد کو اپنے قلب کی نظر میں رکھے۔دل جمالِ مرشد سے منور ہے۔کیونکہ صورتِ مرشد درحقیقت جمالِ الٰہی ہی کا مظہر ہے۔(یہ قسم متعدی ہوتی ہے)

نمبر **2**۔ ذکر کے وقت اپنی صورت کو آئینے میں دیکھ کر قلبی نظر اپنی ہی صورت پر قائم کرے۔(یہ قسم لازمی ہوتی ہے)

نمبر **3**۔ ذکر کے وقت اسمِ ذات ''**الله**'' کو طلائی رنگ میں تصور کر کے دل کی نظر اس پر رکھے۔(یہ قسم متوسط ہوتی ہے)

چونکہ واسطے کے بغیر اثر کم ہوتا ہے۔ ذات کے معانی دل میں موجود رکھے۔کیونکہ ذات سے مراد اسمِ ذات ہے۔یعنی جمع

کنندہ جمیع عوالم اور صفات عبارت اسمائے آئمہ سے ہے۔ یعنی ''**سمیع ۔ بصیر ۔ علیم**''

یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے۔ کہ! احوال واقوال وافعال بلحاظ، معانی **شنو ند ہ۔ بنیند ہ۔ د ا نند ہ۔**

یعنی تمھارے احوال واقوال اور افعال کو اللہ تعالیٰ خوب سنتا، دیکھتا اور جانتا ہے۔

حصولِ محویت و استغراق بطریقِ اقسامِ محاربہ :

صاحب تعلیم غوثیہ فرماتے ہیں۔ کہ! محاربہ کی دو اقسام ہیں۔ محاربہ صغیر۔ محاربہ کبیر۔

☆ **محاربہ صغیر** : محاربہ صغیر کا طریقہ یہ ہے۔ کہ! سالک اپنا منہ بند کر کے زبان کو تالو سے لگا کر سانس کو ناف کے پاس روکے۔ اور دل سے اسمِ ذات ''**اللّٰہ**'' کا ذکر باملاحظہ و واسطہ **شد و مد، تحت و فوق** کریں۔

(**شد** سے مراد ہے۔ برآوردن ہمزہ اسمِ ذات بہ سختی جانبِ فوق۔ **مَد** سے مراد ہے۔ عبارت کشیدن۔ الف اسمِ ذات۔ جو کہ لام کے آگے اس کے کھینچنے سے پیدا ہوتا ہے۔ **تحت** سے مراد ہے۔ سر کو جانبِ ناف لے کر جانا۔ اور **فوق** سے مرد ہے۔ برداشتن سر بہ طرف ام الدماغ۔) ایک سانس کے روکنے کی مدت میں جس قدر آسانی سے ہوسکے۔ پھر آہستہ آہستہ سانس کو چھوڑ یئے۔ اور بتدریج ہر حبس میں ذکر کی تعداد بڑھائیں۔ حتیٰ کہ ایک حبس میں **40** مرتبہ ہو جائے۔

یاد رہے کہ! **40** مرتبہ سے زیادہ محاربہ کبیر کہلائے گا۔ جب **150** سے **300** تک شرائطِ مذکورہ کے ساتھ ذکر اللہ بڑھ جائے گا۔ تو یہ مقامِ محویت و استغراق کہلائے گا۔

☆ **محاربہ کبیر**: محاربہ کبیر کا ایک اور طریقہ یہ ہے۔ کہ! منہ بند کر کے سانس کو ناف کے پاس (جو محلِ نفس ہے) روک کر ناف سے ''**لا**'' اُٹھائیں۔ اور خیال ہی خیال میں کھینچتے ہوئے دائیں شانے تک لائیں۔ اَب دائیں شانے سے ''**الہ**'' کے ہمزہ کو اُٹھا کر ''**لا**'' کو کھینچ کر دماغ تک پہنچا کر ''**ہ**'' کو عرش تک لے جائیں۔ وہاں سے انوارِ الٰہی کو لئے ہوئے ''**الا اللہ**'' کی ضرب قلب پر لگائیں۔ پوری رعایت ملاحظہ و واسطہ **شد و مد، تحت و فوق** کے ساتھ اول دَم میں ایک مرتبہ کہیئے۔ پھر آہستہ آہستہ سے سانس چھوڑتے ہوئے زبان سے (نہایت اَدب، عاجزی وانکساری سے) **محمد رسول اللہ** ﷺ کہیئے۔ پانچ دن اسی کی مشق کرتے رہیں۔ یاد رہے۔ کہ ایک جلسہ (نشست) میں اسی قسم کا حبس کم اَز کم دس پندرہ مرتبہ ضرور کریں۔ جب جم جائے۔ تو تعداد بڑھا دیں۔ کہ ایک حبس میں تین مرتبہ ہو جائے۔ دو تین دن بعد ایک حبس میں پانچ مرتبہ کریں۔ اسی طرح مشق کرتے ہوئے بتدریج دوسرے تیسرے دن بڑھاتے رہیں۔ مگر تعداد ہمیشہ طاق ہی رہنی چاہیئے۔ ایک حبس میں تین مرتبہ مجموعی تعداد دس مرتبہ کے حبس میں تیس ہو جائے گی۔ اور پانچ مرتبہ ہوگا۔ تو پچاس ہو جائے گی۔ ذکر کی تعداد کو یہاں تک بڑھائیں۔ کہ! محویت و استغراق حاصل ہو جائے۔ (یاد رہے۔ کہ اس طرح کی مشق میں جسم میں کافی زیادہ حرارت پیدا ہو جاتی ہے)

محاربہ صغیر و کبیر میں (ہدایت کے طور پر) یہ بات ضرور ذہن نشیں رہنی چاہیئے۔ کہ! دونوں طریقوں میں ذکر سے فراغت پر فوراً ٹھنڈا پانی نہ پیئیں۔ اور نہ ہی ٹھنڈی ہوا میں جائیں۔ اگر دورانِ مشق پسینہ آ بھی جائے۔ تو کپڑے ہرگز نہ آتاریں۔ یہ نہایت ہی لازمی اُمور ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہونا اَشد ضروری ہے۔

شغلِ سُلطانُ الاذکار :

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادریؒ رقم طراز ہیں کہ! مقامِ محویت کے حصول کے بعد سلطان الاذکار ظہور کرتا ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے۔ کہ! مربع نشست میں دم کو ناف سے کھینچ کر ام الدماغ میں حبس کر کے اس طرح ضربات لگائے۔ کہ!

☆ **بی یسمع** کے تصور میں **اللہ سمیع** کی ضرب دماغ پر لگائے۔

☆ **بی یبصر** کے تصور میں **اللہ بصیر** کی ضرب دل پر لگائے۔

☆ **بی ینطق** کے تصور میں **اللہ علیم** کی ضرب ناف پر لگائے۔

(اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے۔کہ) ☆ **بی یعلم** کے تصور میں **اللہ علیم** کی ضرب ناف پر لگائے۔

بہر حال پھر دماغ پر ''**اللہ علیم**''۔ دل پر ''**اللہ بصیر**''اور ناف پر ''**اللہ سمیع**'' کی ضربات لگائے۔ اور اسی طریقے سے عروج ونزول جاری رکھے۔لیکن معانی اسمائے صفات کو بھی دل میں رکھے۔تا کہ مفہوم ملاحظہ بخوبی حاصل ہو سکے۔ اپنے تخیل کو ملاحظہ میں رکھے۔تا کہ خطرہ مسدود ہو سکے۔اور نظر دل مدام واسطے پر رہے۔تا کہ مقامِ ''**فنا فی اللہ**'' جلد میسر آسکے۔اور ذاکر و مذکور باقی نہ رہے۔

☆ **شغل سلطان الاذکار** کے دو مزید طریقے ہمارے پیر و مرشد جناب پیر سید محبوب علی شاہ صاحب ؒ نے اپنی کتاب مبارکہ **دعوتِ حق** میں بھی تحریر فرمائے ہیں۔جو کہ قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

طریقہ نمبر **1**۔ جاننا چاہیئے۔کہ! سالک تنگ واندھیرے حجرے (یا کسی کمرے) میں جہاں غل غپاڑے کی آواز نہ آتی ہو۔ داخل ہو کر درود وسلام، استغفار، تعوذ وتسمیہ پڑھ کر تین مرتبہ حضورِ قلب سے اس دعا کو پڑھیں۔ **اللھم اعطنی نورا واجعل لی نورا واعظم لی نورا واجعلنی نورا**۔ اس کے بعد بیٹھ کر یا لیٹ کر کھڑے ہو کر جس صورت میں ہو۔اپنے بدن کو (فرش پر) گرا دے۔اور خود کو مردہ تصور کرے۔یہاں تک کہ سر سے پاؤں تک ہمت کے ساتھ بال بال سے متوجہ ہو جائے۔جب دَم اوپر کی جانب لے (یعنی سانس نکالے)۔لفظ ''اللہ'' کا خیال کرے۔اور جب نیچے کی طرف دم لے (یعنی سانس اندر لے) تو ''ھو'' کا خیال کرے۔اور ہمیشہ یہی سمجھے۔کہ سانس آتے جاتے وقت جسم کے بال بال کی جڑ سے ''اللہ ھو'' آ اور جا رہا ہے۔اور اس ذکر میں ایسا مشغول ہو کہ اپنے آپ سے شعور جاتا رہے۔اور ''**ھوالحی القیوم**'' کے معنی کا لحاظ کرے۔ چند روز میں ہر بُن مُوئے بدن ذاکر ہو جائے گا۔اور تجلیات ظاہر ہوں گی۔انشاءاللہ تعالیٰ۔ لیکن اس مقام تک پہنچنے سے پہلے شاغل ہونا ضروری ہے۔

طریقہ نمبر **2**۔ چاہیئے۔کہ! حواسِ خمسہ کو روئی سے یا انگلی سے بند کر کے دَم کو ناف کے نیچے سے کھینچ کر ام الدماغ میں بند کر لے۔اور دل مدور میں لے جا کر ذکر قلبی اسمِ ذات ''اللہ'' کے ساتھ قلبِ صنوبری سے استماعِ آوازِ احدیت کے ضمن میں نقطہ درخشندہ کے تصور میں جو دل مدور میں ام الدماغ میں واقع ہے۔اس کو لطیفہ اخفیٰ بھی کہتے ہیں۔شغل رکھے۔یہاں تک کہ یہ نقطہ اس قدر پھیل جائے۔کہ سارا بدن روشن ہو جائے۔اور اس کے بعد تمام فرش سے عرش تک نورِ محض ہو۔اور اس نور میں پاکیزہ صورتیں حق کا ظہور ہو۔اور ملائکہ بھی نظر آئیں۔اور جب یہ ذکر کمال کو پہنچ جاتا ہے۔تو سالک اپنی حقیقت کا افرادِ عالم میں متصرف ہے مشاہدہ کر لیتا ہے۔اس مقام میں سالک کو چاہیئے۔کہ اپنی صفات کو صفاتِ حق سمجھے۔**واللہ یرزق من یشآء**۔

☆ **شغل سلطان الاذکار** کے بارے میں جناب امداداللہ مہاجر مکی صاحب ؒ نے اپنی کتابِ مبارکہ **کلیاتِ امدادیہ** میں تحریر فرمائے ہیں۔کہ! مرید کو سر سے پیر تک اپنے جسم کے ہر ہر بال کی طرف متوجہ ہو کر اسمِ ذات ''اللہ'' کا تصور کرنا چاہیئے۔اور مرشد کو بھی ہر ہر جزو کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔اور اس شغل میں اس قدر منہمک ہو جائے۔کہ جسم کا ہر ہر بال ذکرِ الٰہی میں محو و مستغرق ہو جائے۔یہاں تک کہ اگر ذاکر خود بھی اس ذکر سے اپنی نظر کو ہٹانا چاہے۔تو اس کی وہ قدرت ذاکر کے اختیار میں نہ ہو۔ان سلسلوں (قادری وچشتیہ) کے مشائخِ عظام کے نزدیک اس راستہ میں منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لئے سات اقدام (گام) کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔اِن میں سے یہ پانچ عالمِ اَمر سے ہیں۔قلب۔روح۔سر۔خفی اور اخفیٰ۔جبکہ دو کا تعلق عالمِ خلق سے ہے۔ نفس اور قلب۔(قلب دونوں عوالم میں پایا جاتا ہے) قالب چار عناصر سے مرکب ہے۔اَب اس صورت میں دس لطائف ہوئے۔سالک کو قلب سے (جو کہ عالمِ امر سے ہے) شروع کراتے ہیں۔نصف دائرہ اس وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے۔کہ یہ بہت قریب ہے۔اور لطائف قالب یعنی عناصر اربعہ کو نفس کے ضمن میں سلوک فرماتے ہیں۔اس کے بعد (یعنی جب یہ ذکر جم جائے۔

اورسالک اس ذکر میں ماہر Epert ہو جائے) تو مرشد اسے نفی اثبات کا ذکر تعلیم فرمائے۔

شمع بینی :

حضرت شاد گیلانی اپنی کتاب ارتکاز توجہ میں شمع بینی کے متعلق رقم طراز ہیں کہ!

ارتکاز ِتوجہ کی بہت سی مشقیں ہیں۔مگر سب سے اہم ،مقدم ومفید مشق ہے شمع بینی۔ذہن کو **One-Pointed** کرنے کے لئے شمع بینی سے بہتر نہ کوئی اور مشق ہےاور نہ ہوسکتی ہے **(بقولِ شاد گیلانی صاحب)** اس مشق کا طریقہ کار یہ ہے کہ!

فُرصت کا وقت تلاش کر کے کسی ایسے کمرے کو اپنی مشق گاہ بنائیں جہاں شور وغل اور زیادہ سامان نہ ہو۔اور نہ ہی کسی کے آنے جانے کا کھٹکا ہو۔کمرہ اندر سے بند کردیں۔اِس مشق کے لئے بعد نمازِ فجر اور رات کو سونے سے قبل کا وقت بالکل مناسب ہے۔اگر موسم سردی کا ہوتو کوئی گرم لحاف اوڑھ کر بیٹھیں اور اگر گرمی ہوتو پس پُشت بجلی کا کوئی چھوٹا سا پنکھا(**Pedistal Fan**) لگا کر روزانہ مشق کیا کریں۔مگر خیال رہے کہ پنکھے کی ہوا کا اثر شمع پر نہ پڑے۔ورنہ شمع بُجھ جائے گی۔بوقت مشق تمام اقسام کے تفکرات،اندیشے اور اوہام کو ذہن سے نکال کر مشق کرنا ضروری ہے۔

اب ایک شمع جلا کر کسی چھوٹی سی میز یا کسی ایسی چیز پر شمع کو رکھیں۔کہ وہ زاویہ آنکھ کے بالکل برابر سے دو تین انچ اوپر رہے۔مگر یاد رہے۔کہ صاحب مشق کی پوزیشن ایسی ہونی چاہیئے۔کہ ریڑھ کی ہڈی اور گردن بالکل سیدھی رہے۔تا کہ دورانِ مشق تھکاوٹ کا احساس نہ ہو۔شمع اور آنکھ کا فاصلہ دو سے ڈھائی فٹ ہی ہونا چاہیئے۔اِس دوران سانس لینے اور نکالنے کے عمل کو نتھنوں سے جاری رکھیں۔اگر خدانخواستہ نزلہ وزکام کی شکایت ہوتو منہ سے بھی سانس لیا جاسکتا ہے۔لیکن یکسوئی کے حصول کے لئے ناک سے سانس لینا اور نکالنا بہرحال افضل وارفع ہے۔

تین مرتبہ حبس دم (سانس کو روک کر) شمع کی لو پر اپنی آنکھیں گاڑھ دیں۔اس دوران اسمِ اعظم ''**یا بصیر یا حی یا قیوم**'' کا بزبان قلب ورد جاری رکھیں۔اور حتی الامکان کوشش کریں کہ پلک نہ جھپکے،لیکن چونکہ آنکھ کی فطرت ہے جھپکنا،مگر کوشش کریں کہ بہت دیر کے بعد آنکھ کو جھپکنے کا موقع فراہم کریں۔آنکھیں تھکتی ہیں تو بے شک تھکنے دیں،اگر آنکھوں سے پانی بہتا ہےتو بہنے دیں۔آنکھوں میں چاہے چبھن ہو،درد ہو یا کچھ بھی ہو آنکھوں کو شمع کی لو سے نہ ہٹنے دیں اور نہ ہی جھپکنے دیں۔اور اِس طرح سے اِس مشق کو کم از کم 10 سے 15 منٹ تک جاری رکھیں۔اور روزانہ دورانیہ کو 2-2 یا 3-3 منٹ بڑھاتے چلے جائیں۔مشق کے فورًا بعد آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیں اور شمع کی لَو کو بند آنکھوں سے کم از کم 30 سے 35 منٹ تک دیکھنے کی کوشش کریں۔اس کے بعد شمع بجھا کر کمرے سے باہر آکر فورًا آنکھوں کو عرقِ گلاب یا آبِ زم زم یا ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔اگر رات کی مشق ہےتو آنکھوں کو دھونے کے بعد اُسی وقت سو جائیں اور اگر صبح کا وقت ہےتو آنکھوں کو دھونے کے بعد آدھ پون گھنٹے کے لئے ویسے ہی لیٹ جائیں یا گھنٹے دو کے لئے سو جائیں۔بہرحال یہ صاحب مشق کی صوابدید پر منحصر ہے اُس کو جو مناسب لگے۔

ہفتے عشرے کے بعد صاحب مشق کو شمع کی لَو سے ایک انجانی سی محبت کا احساس ہونے لگے گا۔مشق ہونے کی وجہ سے خیالات کا آنا،آنکھوں میں درد وچبھن کا ہونا وغیرہ سب ختم ہو چکا ہوگا۔اسی مشق کو مزید جاری رکھتے ہوئے اگلے ہفتے عشرے کے بعد شمع کی اسی لَو میں عجائبات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔کبھی کبھار لَو میں جانور بھاگتے دوڑتے یا لڑتے جھگڑتے نظر آنے لگیں گے۔عمومًا اِس مشق میں دیکھا گیا ہے۔کہ! ایک شیر چند دنوں کے بعد نظر آیا کرتا ہے۔اور کبھی کبھار اِسی لَو میں ایک دوشیزہ رقص کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔اور کبھی کبھار ایک لق ودق صحرا نظر آتا ہے۔بہرحال لازمی نہیں کہ یہی تمام مشاہدات ہر ایک صاحب مشق کو بھی نظر آئیں۔ہاں البتہ اتنا ضرور ہے کہ مشاہدات نظر ضرور آتے ہیں کسی کو کچھ تو کسی کو کچھ۔۔۔۔

شمع بینی کی اِس مشق کو تین سے چار ماہ تک کم از کم لازمی جاری رکھیں۔اِس مشق کی پختگی کی پڑتال (**Check**) کرنے کا

طریقہ یہ ہوگا۔ کہ!

☆ اس مشق کی تکمیل کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ صاحبِ مشق 50 سے 50 منٹ تک شمع کی لو سے آنکھیں لڑا سکے گا۔

☆ کسی بھی سوئے ہوئے جانور مثل کتا یا بلی یا خرگوش وغیرہ کو ٹکٹکی باندھ کر جب دیکھیں گے۔ تو وہ جانور ہڑ بڑا کر، خوف زدہ ہوکر اُٹھ بیٹھے گا۔ اور شاید خوفزدہ ہوکر بھاگ بھی جائے۔

☆ اگر آپ کسی اپنے سے آگے چلنے والے شخص کی گردن پر ٹکٹکی باندھ کر بغور چند سیکنڈ دیکھیں گے۔ تو وہ شخص لازماً پیچھے مُڑ کر آپ کی جانب دیکھے گا۔ جیسے کہ آپ نے اُسے بُلایا ہو۔

☆ اگر آپ کسی بھی شخص کی آنکھوں میں اِس نیت سے دیکھیں کہ اُس پر نیند طاری ہو جائے تو وہ شخص اُسی لمحے سو جائے گا۔ یاد رہے کہ عملِ تنویم کے ذریعے سے مختلف الاقسام طبعی امراض اور نفسیاتی عوارضات کا بآسانی علاج کیا جا سکتا ہے۔

اس مشق کے دوران دودھ، چاول، تبرید کا استعمال رکھے۔ چٹنی، کھٹی، میٹھی، نمکین اور تیکھے مصالحات والی غذا سے پرہیز رکھے۔ بعد شغل آنکھوں میں مسکہ گاوی سلائی سے ہر روز لگاتا رہے۔ مشق کے فوراً بعد آنکھوں کو عرقِ گلاب یا آبِ زم زم یا ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔ اور آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر تفکر و تدبر کی کیفیت میں جا کر آئینۂ قلب پر ملاحظہ کریں کہ کیا واردات ہوتی ہے۔

دائرہ بینی :

صاحب کمالاتِ مسمریزم جناب سید یٰسین علی نظامی حسنی خادمؒ، اور صاحبِ تسخیرِ عالم معروف بہ جامِ جمشید جناب پنڈت گردھاری لعل شرما سیالکوٹی اس ضمن میں فرماتے ہیں۔ جو شخص باطنی قوتوں کا شائق ہو اور مختلف الاقسام اسرار کو دیکھنے کا خواہاں ہو ایسے شخص کو لازم ہے کہ! طہارت کاملہ ظاہری کی پابندی کے ساتھ ایک مکان میں یا کسی ایسی جگہ میں خلوت کا انتظام کرے۔ اور ایک جدید سفید چارٹ پر سکے کے برابر نقطہ بنائے یا شمالی جانب دیوار میں سکے کے برابر نقطہ بنائے۔ کہ وہ دائرہ زاویہ آنکھ کے بالکل برابر سے دو تین انچ اوپر رہے۔ مگر یاد رہے۔ کہ صاحب مشق کی پوزیشن ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ ریڑھ کی ہڈی اور گردن بالکل سیدھی رہے۔ تاکہ دورانِ مشق تھکاوٹ کا احساس نہ ہو۔ شمع اور آنکھ کا فاصلہ دو سے ڈھائی فٹ ہی ہونا چاہیئے۔ اِس دوران سانس لینے اور نکالنے کے عمل کو نتھنوں سے جاری رکھیں۔ اگر خدانخواستہ نزلہ و زکام کی شکایت ہو تو منہ سے بھی سانس لیا جا سکتا ہے۔ لیکن یکسوئی کے حصول کے لئے ناک سے سانس لینا اور نکالنا بہر حال افضل و ارفع ہے۔ صاحب مشق کی نشست **پدم آسن** (چوکڑی مار کر بیٹھنا) ہو گی۔ بعد از طلوعِ آفتاب اور رات کو سونے سے قبل ایک گھنٹہ تک روزانہ اس سیاہ دائرے پر ٹکٹکی باندھ کر نظریں جمائے۔ اس دوران اسمِ اعظم "**یا بصیر یا حی یا قیوم**" کا بزبان قلب ورد جاری رکھیں۔ اس مشق میں روزانہ وقت کو بڑھاتے جائیں اور وقت مقررہ پر روزانہ مشق کیا کریں۔ اس دوران پلک نہ جھپکائے اور منہ بند کر کے ناک سے سانس لے۔ چار چھ ایام میں ایسا محسوس ہوگا کہ! دائرے کے اردگرد ایک نورانی ہالہ سا بنتا اور مدھم ہوتا رہتا ہے۔ عشرے پندرے بعد صاحب مشق کو ایسا لگنے لگے گا کہ دائرہ کبھی مدھم ہو جاتا ہے۔ کبھی غائب ہو جاتا ہے۔ پھر ہفتے عشرے بعد ایسا محسوس ہوگا۔ کہ دائرہ ہے ہی نہیں۔ بلکہ سارا کا سارا نور ہی نور ہے۔ جب اُسی نور میں طرح طرح کی مختلف الاقسام عجیب شکلیں نظر آنا شروع ہو جائیں۔ تو چند دنوں تک وہ نور بھی آنکھوں کے سامنے سے مضمحل ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور پھر دائرہ میں جس شخص کی نیت وارادہ کیا جائے گا بعین وہی شخص اُس دائرہ میں نظر آئے گا۔ یہ کیفیت 35 سے 45۔ ایام تک ضرور حاصل ہو جائے گی۔ اِس مشق کی استجابت کی پڑتال (**Check**) کرنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ!

1. اُس دائرہ میں جب بھی دیکھیں گے تو ہالہ نور، اور نور میں ارواح نظر آئیں گیں۔
2. جس روح کا تصور و تخیل کریں گے وہی روح وہاں (اُس دائرے کے اردگرد نورانی ہالہ کے اندر) نظر آئے گی۔
3. صاحب مشق جب گھر سے باہر چلتے پھرتے کسی شخص کے پیچھے کی جانب نظر کرے گا تو آگے چلنے والا شخص ایک جھٹکے سے

پیچھے مُڑ کر عامل کی جانب آئے گا۔اور پوچھے گا کہ شاید آپ نے مجھے بلایا ہے۔

بہرحال جب یہ کیفیات حاصل ہو جائیں، تو صاحبِ عمل ہذا شخص واقعتاً عامل بن چکا ہوگا۔کیونکہ اِس طریقہ میں اجتماعی خیالات،تصور، یکسوئی قلب اورقوتِ روحانی،غرضیکہ یہ چاروں چیزیں اِس مشق میں موجود ہیں۔اس کے علاوہ دیگر کئی اقسام کے اسرار وعجائبات کوبھی بخوبی دیکھ سکے گا۔انشاءاللہ۔

اس مشق کے دوران دودھ، چاول، تبرید کا استعمال رکھے۔چٹنی، کھٹی، میٹھی، نمکین اور تیکھے مصالحات والی غذا سے پرہیز رکھے۔بعد شغل آنکھوں میں مسکہ گاوی سلائی سے ہر روز لگاتا رہے۔مشق کے فوراً بعد آنکھوں کوعرقِ گلاب یا آبِ زم زم یا ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔اورآنکھوں پر ہاتھ رکھ کرتفکر وتدبر کی کیفیت میں جا کر آئینہ قلب پرملاحظہ کریں کہ کیا واردات ہوتی ہے۔

آئینہ بینی :

صاحب کمالاتِ مسمریزم جناب سید یٰسین علی نظامی حسنی فخری ؒ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔جو شخص اسرارِ غیب سے مطلع ہونا چاہے اورانوارِالٰہیہ کا پرتو بننا چاہےتو ایسے شخص کولازم ہے کہ! طہارت کاملہ ظاہری وباطنی کی پابندی کے ساتھ ایک مکان میں یا کسی ایسی جگہ میں خلوت کا انتظام کرے۔ جہاں کسی قسم کا شوروغل یا انسانی آمدورفت نہ ہو۔ پھرایک جدید آئینہ،جس میں مکمل چہرہ گردن تک بآسانی دیکھا جاسکے،خریدلیں۔ بوقت آئینہ بینی اس آئینہ کوخود سے تین سے چارفُٹ کے فاصلے پرشمال کی جانب دیوار پراپنی زاویہ نظر کے عین برابر کہیں آویزاں کریں یا کسی چیز پر رکھ لیں۔کہ وہ آئینہ زاویہ آنکھ کے بالکل برابر سے دوتین انچ اوپر رہے۔مگر یاد رہے۔کہ صاحب مشق کی پوزیشن ایسی ہونی چاہیئے۔کہ ریڑھ کی ہڈی اور گردن بالکل سیدھی رہے۔تاکہ دورانِ مشق تھکاوٹ کا احساس نہ ہو۔شمع اورآنکھ کا فاصلہ دو سے ڈھائی فٹ ہی ہونا چاہیئے۔اِس دوران سانس لینے اورنکالنے کےعمل کونتھنوں سے جاری رکھیں۔اگرخدانخواستہ نزلہ وزکام کی شکایت ہوتو منہ سے بھی سانس لیا جاسکتا ہے۔لیکن یکسوئی کے حصول کے لئے ناک سے سانس لینااورنکالنا بہرحال افضل وارفع ہے۔

بعدازطلوعِ آفتاب اوررات کوسونے سے قبل ایک گھنٹہ تک روزانہ آئینہ کے اندر دونوں آنکھوں کے درمیان ٹکٹکی باندھ کر نظریں جمائے رکھیں۔اس دوران اپنی پلکیں نہ جھپکے۔اورمنہ بند کر کے ناک سے سانس لیں۔اس دوران اسمِ اعظم ''**یا بصیر یا مصور یا خالق** '' کا بزبانِ قلب ورد جاری رکھیں۔ہفتے عشرے بعد صاحب مشق کوایسا لگنے لگے گا کہ آئینہ کےعکس میں دونوں آنکھیں ایک دوسرے کی طرف حرکت کررہی ہیں۔پھر ہفتے عشرے بعد ایسا محسوس ہوگا کہ دونوں آنکھیں ایک آنکھ ہوگئی ہے۔جب دونوں آنکھیں ایک رہ جائے گی توچند دنوں تک وہ ایک آنکھ بھی مضمحل ہونا شروع ہوجائے گی۔اورایک پُتلی باقی رہ جائے گی۔مزید کچھ دنوں بعد بتدریج اس مشق سے تمام چہرہ آئینہ سے قطعاً صاف ہو جائے گا۔یہ کیفیت 20 سے 30۔ایام تک ضرور حاصل ہو جائے گی۔جب یہ کیفیت حاصل ہوجائے تو صاحبِ عمل ہذا شخص واقعتاً عامل بن چکا ہوگا۔اب عامل آئینہ سامنے رکھ کرجس کسی شخص کا تصور وتخیل قلب میں لائے گا۔تولازماً اُس شخص کی صورت اِسی آئینہ میں ضرور جلوہ گر ہوگی۔اب صاحب عمل اُس حاضر شخص سے جوبھی کچھ معلوم کرنا چاہے۔سب چیزیں یا معلومات اُس پربذریعہ یہی آئینہ منکشف ہوں گیں۔انشاءاللہ۔اس کے علاوہ وہ حاضر شخص دیگر کئی اقسام کے اسراربھی دیکھ سکے گا۔انشاءاللہ۔

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادری ؒ اپنے پیر ومرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادری ؒ کی تعلیمات وملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ!

اس مشق میں وقت کو بڑھاتے چلے جائیں۔یہاں تک کہ تین گھنٹے تک نوبت جا پہنچے۔اور پتلی یعنی مردم چشم پر نگاہ کو مرکوز رکھے۔ہرگاہ کہ طالب کی نگاہ مردم چشم کی مردمک پر جب پڑے گی۔تو اس وقت جوبھی حال وارد ہوگا وہ زبان سے بیان کرنا ممکن

نہیں ۔ ہاں البتہ اتنا ضرور ہے کہ آنکھوں کی پتلیاں صعود کر کے ام الدماغ کے نقطہ اخفٰی میں داخل ہو کر سویداء قلب پر قائم ہوں گی ۔ اور ظاہر و باطن یکجا ہو جائے گا ۔ انشاء اللہ العظیم ۔

مزید وضاحت :

اِس ضمن میں صاحب ارتکازِ توجہ، جناب علامہ شاد گیلانی صاحب رقم طراز ہیں کہ! مسلسل مشق سے کہ جب صاحب مشق آئینہ کو بغیر تھکن ، بغیر جلن اور بِناء پانی بہے گھور سکنے کے قابل ہو جائے تو وہ روحیت کی سرزمین پر وارد ہونے کے لئے تیار ہو جائے ۔ کیونکہ اب منزل صِرف دو ہی قدم کے فاصلے پر رِہ گئی ہے ۔ اب آئینہ کی طرف گھوریں ، لو جی آئینہ تو سفید ہو گیا ۔ بالکل سفید ۔ اُوہ یہ کیا ! صاحب مشق کی اپنی ہی شکل آئینہ سے غائب ہو گئی ۔ کہاں گئی آپ کی شکل ؟؟؟ آپ کے لاشعور نے اِسے سفید کر کے آپ کی شکل کو روپوش کر دیا ۔ یہ کیا !!! سفید آئینہ پھر سے سیاہ ہونا شروع ہو گیا ، سیاہ ، بالکل سیاہ ۔ اِس وقت صاحب مشق محوِ استغراق ہو گیا ۔ گو کہ آپ کی سوچ و تفکر دونوں گہرائی میں ڈوب چکے ہیں ۔ مگر لاشعور برابر جاگ رہا ہے ۔ اب آئینہ کی سیاہی سمٹ کر چھوٹا ہونا شروع ہو گئی ۔ سمٹ رہی ہے ۔ سمٹ رہی ہے ۔ سمٹ رہی ہے ۔ گیند کے برابر ، سِکے کے برابر ، اب ناخن کے برابر ، یہ کیا ؟ اب دائرہ فقط ایک نقطہ کے برابر رِہ گیا ۔ اب آپ روحیت کی دنیا میں آ گئے ۔ نیند میں نہیں بلکہ جاگتے میں ، یہ کیا ہے ؟ عالمِ ارواح ! اِس عالم سے (دل ہی دل میں) کہو کہ آپ کے کسی فوت شدہ عزیز و رشتہ دار یا کسی دوست و جاننے والے کی روح اِسی آئینہ میں لے آئے ۔ اِدھر آپ کا خیال روح کی طرف ہوا اور دوسرے ہی لمحے مطلوبہ روح آئینہ میں آ گئی ۔ وہی روح ! ہاں بالکل وہی روح ۔ سو فیصد وہی روح ۔ لیجیئے جناب اب یہ آپ کی صوابدید پر منحصر ہے جو پوچھنا ہے ، جو سوال کرنا ہے ، جس پوشیدہ راز سے آگاہی حاصل کرنی ہے وغیرہ وغیرہ ۔ یہ عمل بالکل تنہائی میں کریں کہ جہاں پر کسی کی آواز تو کیا سانس لینے کی بھنک بھی نہ پڑے ۔ کیونکہ اِدھر کوئی آواز آئی تو اُدھر آئینہ سے سب غائب ۔ بس یہ خیال رہے کہ شروع میں چھوٹے اور معمولی سوالات ، دو چار منٹ بات کریں پس ختم آہستہ آہستہ وقت بڑھائیں اور سوالات کی تعداد بھی ۔

اس مشق کے دوران دودھ ، چاول ، تبرید کا استعمال رکھے ۔ چکنی ، کھٹی ، میٹھی ، نمکین اور تیکھے مصالحات والی غذا سے پرہیز رکھے ۔ بعد شغل آنکھوں میں مسکہ گاوی سلائی سے ہر روز لگاتا رہے ۔ مشق کے فورًا بعد آنکھوں کو عرقِ گلاب یا آبِ زم زم یا ٹھنڈے پانی سے دھولیں ۔ اور آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر تفکر و تدبر کی کیفیت میں جا کر آئینہ قلب پر ملاحظہ کریں کہ کیا واردات ہوتی ہے ۔

مراقبہ :

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادری ؒ اپنے پیر و مرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادری ؒ کی تعلیمات و ملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ ! محققین کے نزدیک مراقبہ کے تین معنی ہیں ۔

☆ ایک دوسرے کو دیکھنا اور اپنی قلبی توجہ کو رقیب کی جانب پھیرنا ۔ ☆ منتظر ہونا اور نگہبانی کرنا ۔

☆ اصطلاح ،صوفیاء میں فیضِ الٰہی کے لئے منتظر ہونے اور قلب کی نگہبانی کرنے کو دراصل **مراقبہ** کہا جاتا ہے ۔

اس ضمن میں راقم الحروف و مؤلف کتاب ہذا (محمد عبد الرؤف القادری) قارئینِ کتاب ہذا کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ ! شغل اور مراقبہ میں کچھ فرق ہے کیونکہ شغل میں کوئی ایک چیز **(Object)** سامنے رکھ کر مشق کی جاتی ہے ۔ جبکہ مراقبہ میں کسی چیز کا ذہن میں تصور و تخیل کر کے مشق کو سرانجام دیا جاتا ہے ۔

بہر حال مراقبے کی کامیابی کا مکمل انحصار تقوٰی اور قلب کی باطنی کیفیت پر ہے ۔ کیونکہ دل جب متوجہ الی اللہ یا متوجہ غیر اللہ ہوتا ہے تو جسم کے تمام اعضاء بھی اُسی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں ۔ کیونکہ توجہ ، تصور و تخیل میں تمام اعضاء بالآخر قلب ہی کے تابع ہوتے ہیں ۔

مراقبے کا نتیجہ یہ ہے کہ! محبوب و مطلوب کے تصور و تخیل میں ایسا محو و مستغرق ہو کہ پھر کسی کی بھی خبر نہ رہے۔ اور نہ ہی کوئی درد و غم محسوس ہو۔ حدیثِ نبوی ﷺ میں بار ہا آیا ہے کہ!

اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طور پر کرو کہ گویا تو اِس کو دیکھتا ہے۔ اس حدیث نبوی ﷺ میں پہلا مقام مشاہدہ کا ہے جبکہ دوسرا مراقبہ کا۔ لہٰذا درویش و فقیر کو ہر وقت یہ خیال رہنا چاہیئے کہ! خُدا ہر وقت مجھ کو دیکھ رہا ہے اور میں خُدا کو۔ اگر کسی انسان میں یہ کیفیت آجائے کہ! خُدا ہر وقت مجھ کو دیکھ رہا ہے، تو ایسا شخص ہر قسم کے گناہ سے بچ جاتا ہے اور مقامِ تقوٰی حاصل کر لیتا ہے۔

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند گر نہ بینی سرحق بر ما نہ بخند

بعض محققین و عاملین فرماتے ہیں کہ! مراقبے، مشاغل اور اذکارِ ضربیہ میں عمل تنفس کی وجہ سے اثرات بہت جلد رونما ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان طریقوں کو مسلمانوں کے علاوہ اہل ہنود نے بھی بار ہا آزمایا ہوا ہے۔

ترتیبِ مراقبہ :

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادری ؒ اپنے پیر و مرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادری ؒ کی تعلیمات و ملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ! مراقبہ کے دوران مناسب ہے۔ کہ!

☆ خلوصِ نیت سے باوضو ہو کر مراقبہ کے لئے خود کو مستعد کر لے۔

☆ باادب تمام قبلہ رُخ ہو کر جائے نماز پر بیٹھ کر مراقبہ کیا کرے۔

☆ دوزانو یا جس طرح بیٹھنے میں آرام دیکھے اور سمجھے، اسی طرح اپنی مرضی سے سینہ تان کر اور کمر سیدھی کر کے بیٹھے۔

حضرت خواجہ شمس الدین عظیم صاحب اپنی گرانمایہ تصنیف ''**مُراقبہ**'' میں رقم طراز ہیں۔ کہ!

☆ آلتی پالتی مار کر شمال کی جانب رُخ کر کے مکمل سکون کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

☆ داہنے ہاتھ کے انگوٹھے سے دائیں طرف کے نتھنے کو اوپر کی جانب سے بند کر لیں۔

☆ بائیں طرف کے نتھنے سے پانچ سے آٹھ سیکنڈ تک سانس اندر کی طرف کھینچے رکھیں۔

☆ داہنے نتھنے پر سے انگوٹھا ہٹا کر داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے بائیں طرف کے نتھنے کو بند کر لیں۔

☆ دائیں طرف کے نتھنے سے پانچ سے آٹھ سیکنڈ تک سانس کو روکے رکھیں۔

☆ دائیں طرف کے نتھنے سے پانچ سے آٹھ سیکنڈ تک سانس اندر کی طرف کھینچیں۔

☆ اب چھنگلی ہٹا کر دوبارہ داہنے انگوٹھے سے داہنے نتھنے کو جلدی سے بند کر لیں۔

☆ بائیں طرف کے نتھنے سے پانچ سے آٹھ سیکنڈ تک سانس کو روکے رکھیں۔

☆ اب بائیں طرف کے نتھنے سے سانس کو آہستگی کے ساتھ اخراج کرنا شروع کر دیں۔

اِس طرح سے یہ ایک چکر (دور) مکمل ہوا۔ اس طرح کے سات، نو یا گیارہ چکر مکمل کرنے ہیں۔

تراکیبِ مراقبہ :

نمبر 1۔ صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادری ؒ اپنے پیر و مرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادری ؒ کی تعلیمات و ملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں۔ کہ!

☆ آنکھیں بند کر کے دل کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے۔

☆ جس کلمہ، آیت، سورہ، اسم یا جس شخص و چیز کا مراقبہ کرنا مقصود ہو۔ اس کے مطلب و مفہوم کو ذہن میں

رکھ کر اپنی ذات کو (اُسی جس کلمہ، آیت، سورہ، اسم یا جس شخص و چیز میں) مکمل محو و مستغرق کر لے۔

نمبر 2۔ صاحب شہاب نامہ حضرت جناب قدرتُ اللہ شہاب صاحب مراقبہ کے بارے میں رقم طراز ہیں۔ کہ! ذکر اور شغل کے بعد ''مراقبہ'' کی باری آتی ہے۔ مراقبہ کی اصطلاح لفظ ''رقیب'' سے نکلی ہے۔ جسے نگہبان اور محافظ کہتے ہیں۔ مراقبہ بھی دل کو غیر اللہ کی یاد سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ جس آیت یا کلمہ کا مراقبہ (کرنا) منظور ہو۔ اس کو بار بار زبان سے دہرائے۔ اور دل کو دوسرے تمام خیالات سے خالی کر کے اس کے معانی میں اس قدر منہمک ہو جائے۔ کہ دنیا و ما فیہا سے بھی حتی الوسع بے خبر ہو جائے۔ یہاں تک کہ اپنا بھی خیال دل سے نکل جائے۔ زمین و آسمان درہم برہم ہو کر غائب ہو جائیں۔ اور صرف اللہ تعالیٰ کی (واحد اور قابل عبادت) ذات ہی کو موجود اور باقی تصور کرے۔ (شہاب نامہ میں اس کے بعد 12۔ اقسام کے مراقبات اور اُن مراقبات سے متعلق آیات دی گئی ہیں) حضرت شہاب ؒ مراقبہ فنا کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ! مراقبہ فنا کے پانچ درجات ہیں۔ پہلا درجہ یہ ہے۔ کہ ذکر جسمی کے غلبہ کی وجہ سے نفسِ لوامہ کے برے اخلاق ان اوصافِ حمیدہ میں فنا ہو جاتے ہیں۔ جن کا شرع نے حکم فرمایا ہے۔ دوسرے درجہ میں ذکر فکری کے غلبہ سے نفسِ لوامہ کی تمام امکانی خواہشیں احکاماتِ شرع کی پابندی میں فنا ہو جاتی ہیں۔ تیرے درجے ذکر قلبی کا غلبہ ہے۔ جس کی وجہ سے تمام موجودات کے اوصاف اور افعال اللہ یعنی موجودِ مطلق کے اوصاف اور افعال میں فنا ہو کر نفسِ مطمئنہ کو جنم دیتے ہیں۔ اس کے بعد مشاہدہ، معائنہ اور فناء الفنا کے (مزید) درجات ہیں۔ جن کے بارے میں مجھے زیادی سمجھ نہیں۔ مزید آگے جناب ژہاب ؒ فرماتے ہیں۔ کہ! مراقبوں کا دور بھی بڑا دل فریب اور پر کشش ہوتا ہے۔ اِن میں بیمار کی شفاء، ارواح اور ملائکہ کے کشف، کشف القبور، حاجت بر آری، ماضی، حال اور کسی قدر مستقبل کے حالات سے باخبری وغیرہ کے ایسے ایسے تصرفات اور تجربات سے آشنائی ہوتی ہے۔ کہ بہت سے بدقسمت لوگ یہیں پر اپنا ڈیرہ بسا کر بیٹھ جاتے ہیں۔

نمبر 3۔ جناب سید سرفراز اے شاہ صاحب کتاب ''ارژنگِ فقیر'' میں مراقبہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ! مراقبہ کرتے ہوئے ابتداء میں تصور کیجئے۔ کہ دل کو دل دیکھ رہے۔ ہیں۔ دو چار دن تو اندھیرا دکھائی دے گا۔ لیکن مایوس نہ ہوں۔ چند دن بعد ہلکی سی روشنی نظر آنے لگے گی۔ اور پھر آپ کو گلابی رنگ کا چمکتا ہوا اپنا دل دکھائی دے گا۔ تب اُس (گلابی رنگ کے چمکتے ہوئے دل) پر نظر جما کر تصور کیجیئے۔ کہ اُس پر'' **اللـــــہ** '' کا اسمِ مبارک لکھا ہوا ہے۔ چند مہینوں میں آہستہ آہستہ ''اللہ'' کا نام واضح (**Visible**) ہونے لگے گا۔ اللہ تعالیٰ کا اسمِ مبارک واضح ہونے کے بعد بھی اگر آپ مراقبہ کرتے رہے۔ تو پھر یوں ہوگا۔ کہ جیسے ہی آپ مراقبہ میں بیٹھے گے۔ چند ہی منٹوں میں اللہ تعالیٰ کا اسمِ مبارک دل پر لکھا آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ (انشاء اللہ العظیم) جب ایسا ہو۔ تو سمجھ لیں۔ کہ آپ کا مراقبہ ہوگا۔

تعلیماتِ مراقبہ :

حضرت خواجہ شمس الدین عظیم صاحب اپنی گرانمایہ تصنیف '' **مُراقبہ** '' میں رقم طراز ہیں۔ کہ!

مراقبہ کے ماہرین نے اپنے شاگردوں اور مریدوں کو مراقبے کے مختلف طرق تعلیم کئے ہیں۔ کیونکہ یہ مراقبے ان کے روحانی مدارج عبور کرنے میں کلاسوں کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ تا کہ ان کی چھپی ہوئی روحانی قوتیں یکے بعد دیگرے مرحلہ وار بیدار ہوتی جائیں۔ مراقبے کے بعض پروگرام خصوصی مقاصد کے لئے ہیں۔ جیسے کشف القبور کا مراقبہ، ہاتف غیبی کا مراقبہ، مراقبہ موت، ذہنی سکون کے حصول کا مراقبہ۔ بہرحال مراقبات کے اندر درحقیقت انسان کی تیسری آنکھ یعنی اُس کی چھپی ہوئی باطنی قوتوں کو اُجاگر کرنا ہوتا ہے۔

مراقبہ کا عملی پروگرام :

کسی بھی پروگرام پر عمل کرنے سے قبل چند باتوں کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔

☆ مراقبہ کرنے سے پہلے اس کے طریقے کو مکمل طور پر سمجھنا۔

☆ مراقبہ کسی ایسے استاد کی زیرِ نگرانی کیا جائے جو مشق مراقبہ میں مہارت رکھتا ہو۔

☆ مراقبہ کی مشق کو روزانہ وقت کی پابندی کے ساتھ کم از کم 20 سے 30 منٹ تک بلا ناغہ کیا جائے۔

☆ مراقبہ کو ذوق وشوق اور خصوصی دلچسپی کے ساتھ کیا جائے۔

☆ مراقبہ کرنے کے فوراً بعد اُٹھ کھڑے ہونے کے بجائے بہ چشم بند اپنی قلبی و باطنی واردات کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

☆ مراقبہ کسی ایسی جگہ کیا جائے جہاں شور وغل، لوگوں کا اژدہام نہ ہو بلکہ مکمل سکون وتنہائی ہو۔

☆ مراقبہ کرنے سے پہلے صاحب مشق خود کو ہر قسم کے ذہنی خلفشار، خیالات، تفکرات اور وساوس سے آزاد کر کے مشق شروع کرے۔

☆ مراقبے سے قبل دو باتیں انتہائی ضروری ہیں۔ خالی الذہن ہونا اور کسی دیکھی ہوئی چیز کے تخیل وتصور سے مراقبہ کرنا۔

❁ یاد رہے کہ عام طور پر لوگ اس اُلجھن کا شکار ہو جاتے ہیں کہ تصور و تخیل کس طرح کیا جاتا ہے۔ عموماً تصور کا یہ مطلب ومقصد جانا اور سمجھا جاتا ہے کہ! چشمِ بند سے کسی چیز کو دیکھا جائے۔ جیسے تصورِ شیخ میں اپنے شیخ کے چہرے یا جسمانی خدوخال کو چشمِ بند سے دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص روشنیوں کا مراقبہ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو بند آنکھوں سے روشنیوں کو دیکھنا چاہتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ تصور و تخیل کی تعریف ان معنوں میں نہیں آتی بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ ایک شخص بند آنکھوں سے کسی چیز کو دیکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یعنی دیکھنے کا عمل ساقط نہیں ہوا۔ چونکہ دیکھنے کا عمل ساقط نہیں ہو سکا اسی لئے تصور قائم نہیں ہوگا۔

تصور سے مراد تو یہ ہے کہ آدمی ہر طرف سے ذہن ہٹا کر کسی خیال میں بے خیال ہو جائے۔ اور اس خیال میں کسی قسم کے معانی نہ پہنائے۔ اور نہ ہی کچھ دیکھنے کی کوشش کرے۔ مثال کے طور پر اگر روحانی اُستاد یا پیر ومرشد (**شیخ طریقت**) کا تصور کیا جائے۔ تو اس کا صحیح طریقہ یہ ہے۔ کہ آدمی اپنی آنکھیں بند کر کے اس تخیل وتصور میں بیٹھ جائے کہ میں اپنے روحانی اُستاد یا پیر ومرشد (شیخ طریقت) کی طرف یکسر متوجہ ہوں یا پھر میری توجہ کا مرکز روحانی اُستاد یا پیر ومرشد (شیخ طریقت) کی قابل احترام ذات ہے۔ اسی طرح روشنیوں کا مراقبہ کرتے وقت یہ محسوس کیا جائے کہ میرے اوپر روشنیاں برس رہی ہیں اور میں روشنیوں کے دریا وسمندر میں ڈوبا ہوا ہوں۔ اس طرف دھیان نہ لگائے کہ روشنی کیا ہے؟ اور روشنی کس رنگ کی ہے؟

☆ شروع شروع میں بہت زیادہ وقت تک مراقبہ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ معتدل مزاجی بہتر ہے۔

☆ مراقبہ اور نیند کو یکجا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اگر نیند کا غلبہ ہو تو سونا بہتر ہے۔

☆ مراقبہ لیٹ کر یا کرسی پر بھی کیا جا سکتا ہے لیکن اس طریقے میں ذہن نیند کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

☆ مراقبہ کا سب سے بہترین طریقہ بناء کسی سہارے کے بیٹھ کر کرنا سب سے زیادہ مفید و منتفع خیال کیا جاتا ہے۔

☆ مراقبہ کے لئے معتدل موسی جگہ ہونا لازمی ہے۔ جگہ نہ زیادہ ٹھنڈی ہو نہ ہی زیادہ گرم۔

☆ مراقبہ کرنے کی جگہ پر اردگرد چیزیں بالکل نہ ہوں یا کم ہوں۔

☆ مراقبہ کی جگہ ہوادار ہو۔ تا کہ صاحب مراقبہ کو گھٹن محسوس نہ ہو۔

☆ مراقبہ کے دوران زیادہ سے زیادہ اندھیرا ہونا چاہیئے۔ تا کہ صاحب مراقبہ کو بیرنی خیالات نہ ستائیں۔

☆ صاحبینِ مراقبہ فرماتے ہیں کہ! مراقبہ کے لئے چار اوقات بہتر ہوتے ہیں۔ 1 قبل طلوعِ آفتاب۔ 2-3۔ دن یا رات کے بالکل وسطی وقت میں۔ 4۔ عصر کے بعد۔ 5۔ بوقتِ سحر

☆ مراقبہ سے پہلے کالی مرچ کا سفوف روئی کے پھوئے میں رکھ کر ہلکا سانم کر کے اس کو کانوں میں رکھنے سے بیرونی آوازیں نہیں آتیں۔اور اندر کی آواز سطح سماعت پر آ جاتی ہے۔اور جلد یکسوئی حاصل ہو جاتی ہے۔

☆ مراقبہ میں مختلف خیالات سے بچنے کے لئے زود ہضم غذا کھانی چاہیئے۔

☆ مراقبہ جب شروع کر دیا جائے تو لوگوں سے میل جول کم کر لے۔تا کہ اِدھر اُدھر کی پریشانیوں بالخصوص دوسروں کی غیبت سے بھی بچا رہے۔

☆ ہر قسم کی بدگمانی دل و دماغ سے نکال کر مراقبہ شروع کیا جائے ورنہ خیالات ستاتے رہیں گے۔

☆ مراقبہ کیلئے آرام دہ نشست کا ہونا ضروری ہے۔تا کہ اعصاب بالخصوص گردن اور ریڑھ کی ہڈی میں کسی بھی قسم کا کھچاؤ پیدا نہ ہو۔

مراقبے سے متعلق آیات :

صاحبان مراقبہ کے لئے یہاں ایک بہت مفید چارٹ (جدول) پیش کیا جا رہا ہے۔

نمبر شمار	مراقبے کا نام	آیاتِ کریمہ	اورادِ قلبیہ
1	مراقبہ قدس	انك بالواد المقدس طوٰى۔	ا نی ا نا الله
2	مراقبہ معیت	وهو معكم اينما كنتم۔	الله معی
3	مراقبہ شہادت	فا ينما تو لوا فثم وجه الله۔	الله شا هدی
4	مراقبہ نُصرت	الم يعلم با ن الله يرٰى۔	الله نا صری
5	مراقبہ حضوری	والله علٰی كل شيء محيط۔	الله حا ضری
6	مراقبہ قادری	ان الله علٰی كل شيء قد ير۔	الله قادری
7	مراقبہ نوری	الله نو ر السمٰوٰت والا رض۔	الله نوری
8	مراقبہ فناء	كل من عليها فان ۔	الله نا ظر
9	مراقبہ ہمہ اوست	هوالاول والاٰ خر والظاهر والبا طن۔	الله ظاهر
10	مراقبہ اقربیت	و نحن اقرب من حبل الوريد۔	الله قر يب
11	مراقبہ رفاقت وحمایت	اكفٰى بالله وليا وَّكفٰى بالله نصيرًا۔	الله كافي
12	مراقبہ غناء	وربك الغني ذوالر حمة۔	الله غني
13	مراقبہ عالمیت	وسع ربنا كل شيء علما۔	الله عالم
14	مراقبہ علیمت	و كفٰى با لله عليما۔	الله عليم
15	مراقبہ توکل	و كفٰى بالله وكيلا۔	الله وكيل
16	مراقبہ موت	كل نفس ذا ئقة الموت۔	الله حي القيوم

سمجھانے کے لئے یہاں پر نمبر شار یکم کے مراقبے کا مختصر طریقہ دیا جا رہا ہے۔اس مراقبہ کو **مراقبہ قدس** کہا جاتا ہے۔اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ! تنگ و تاریک حجرہ میں کُھلی آنکھوں سے نظر ایک نقطہ پر مرکوز کریں۔اور دل ہی دل میں ''**انك بالواد المقدس طوٰى**'' کا تصور و تخیل رکھیں۔اور دل سے ''**ا نی انا الله**'' کی آواز سننے کی کوشش کریں۔اس مراقبہ سے صاحب مراقبہ اس قدر انوارِ مقدس سے مشرف و باریاب ہوگا کہ جس کو زبان بیان کرنے سے یکسر قاصر و گونگ ہے۔بہر حال ہر مراقبے کے فیوضات و برکات اور انعامات بھی مختلف ہیں۔بشرطیکہ! صدقِ نیت، خلوصِ قلب اور اِذنِ شیخ کامل سے مراقبہ کیا جائے۔۔۔

بقولِ عظیمی صاحب! مراقبہ کی نشست کے عموماً چار طریقے ہیں۔ جن کی تصاویر حاضر خدمت کی جا رہی ہیں۔

انتہائی آسان اور مفید مراقبہ

یارب ایسا کوئی بت خانہ عطا کر جس میں ایسی گزرے جس میں تصور بھی گنہ گار نہ ہو

یہ مراقبہ صاحب **کمالات مسمریزم** جناب **سید یٰسین علی نظامیؒ حسنی** سے منقول ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص علم اشراق حاصل کرنا چاہے۔ یا ارواحِ اموات میں سے جس سے بھی مردہ شخص کی روح سے ملاقات کا خواہش مند ہو تو ایسے شخص پر واجب و لازم ہے کہ چند روز کے واسطے تھوڑی سے محنت و مشقت اختیار کر کے مقصود عظیم میں کامیاب و کامران ہو عامل کو چاہیے کہ ایک مکان یا مکان میں کوئی کمرہ اس مقصد کے لئے ایسا تلاش کرے جہاں عامل کے علاوہ کوئی دوسرا نہ آئے پھر اس خلوت خانہ میں صحت جسمانی، حضور قلب، طہارت ظاہری و باطنی، پاکیزہ و معطر کپڑوں کے ساتھ خاموش سرنگوں بیٹھ کر بحالت مراقبہ اپنے دل کی حالت و کیفیت پر غور کر کے دیکھے کہ میرا قلب کسی کام میں مشغول ہے۔ ظاہر بات ہے کہ ابتداء قلب کے اندر طرح طرح کے خطرات اور وساوس ہوں گے اور دل خواہشات نفسانی وشہوانی و دنیاوی لذات سے بھرپور بھرا ہوا ملے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص تقویٰ والا ہو قلب و لطائف اس کے جاری ہوں نمازی و پرہیز گار ہو تو یہ خیالات انتہائی قلیل مقدار میں اس کے قلب پر ہوں گے۔ بہرحال صاحب مراقبہ کو چاہیے کہ اپنے دل سے ایسے تمام خیالات ولغویات کو نکالنے کی بھرپور سعی کرے۔ اس دوران اسمِ اعظم ''**یا نور یا حی یا قیوم**'' کا بزبان قلب ورد جاری رکھیں۔ تاکہ حد درجہ محویت واستغراق کا حصول ممکن ہو سکے۔ اور یہ خیال جمانے کی کوشش کرے کہ میرے قلب کا یہ کام نہیں ہے کہ میرا دل ان وساوس، لغویات، برے خیالات ونجاسات میں آلودہ رہے۔ بلکہ یہ خیال جمانے کی کوشش کرے کہ میرا قلب پاک صاف ہو کر انوار الٰہی کا مظہر و مسکن بن چکا ہے۔ یہ بات کچھ مشکل تو ہے مگر جب انسان ہمت سے کام لیتا ہے۔ تو سب مشکلات آسان ہو جاتی ہے۔ غرضیکہ ہفتہ عشرہ میں ہی اس مشق کی برکت سے قلب کی حالت یکسر بدل جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور دل پاکیزہ و مصفیٰ ہو کر تجلیات الٰہی، انوارات رحمانی کا سرچشمہ اور آماجگاہ بن جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

او تھے خودی گمان منظور نا ہیں سر دیکے بھیت پالیئے وارث شاہ محبوب نوں تد وں پایئے جدوں اپنا آپ گنوا لیئے

یہ مشق روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ رات کو اس وقت کریں جب خلق خدا گہری نیند میں مشغول ہو یعنی کہ رات کو بعد نماز عشاء سے بوقت صبح صادق یعنی تہجد تک اس مشق کو عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ چند روز کی مشق سے ایک بھی خطرہ وسوسہ یا برا خیال دل میں نہ رہے گا۔ انشاءاللہ اور پاکیزہ و مصفیٰ قلب بدرجہ اعلیٰ و اولیٰ نصیب ہو جائے گا۔ **یا ایتھا النفس المطمئنہ** ۔۔۔ اس وقت عامل یعنی صاحب مراقبہ کا دل مثل آئینہ ہو گا یہاں تک کہ یہ خود اپنی ظاہری آنکھوں سے اپنے دل کی روشنی یعنی انوارات کو بخوبی دیکھ سکے گا انشاءاللہ تعالیٰ۔

جب صاحب مراقبہ اپنی کامیابی و کامرانی کو چیک کرنا چاہے کہ اسے اس عمل میں کامیابی نصیب ہوئی ہے یا نہیں؟۔ کیونکہ یہ بھی ایک شیطانی خیال و شیطانی رکاوٹ تو نہیں ہے کیا؟ تو صاحب مراقبہ کو چاہیے کہ کسی ایک شخص کو کہے کہ تم دل میں کوئی خیال کرو اور صاحب مراقبہ خود مراقب ہو کر اس شخص کے قلب کی طرف اپنی باطنی نگاہ سے دیکھے جو خیال سامنے والا شخص اپنے دل میں کرے گا۔ وہی خیال بعینہٖ صاحب مراقبہ کے دل میں وارِد ہو گا بعدہ' اپنی قلبی کیفیت کو اس شخص کی نگاہ سے پوشیدہ کر کے لکھ لے اور چھپا کر رکھ لے اور اب اس شخص سے پوچھ لے۔ قوی امید ہے کہ اس شخص کا وہی جواب ہو گا جو صاحب مراقبہ نے لکھا ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ بعدہ' اس مفید مراقبہ کو حتی الامکان کوشش کی جائے کہ روزانہ کم از کم آدھا گھنٹہ تا حیات جاری رکھا جائے اور اپنے دل پر اور جسم کے مختلف حصوں پر اسم ذات اللہ لکھے ہوئے کا تصور کرتے رہیں جیسا کہ بزرگان دین اور اولیاء اللہ ہفت مقامات پر اسم اللہ ذات کو مرقوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو ایسے شخص سے کرامات اور خرق عادات امور کا ظہور ہو گا۔ اور اس مراقبہ کی مدد سے امت محمدیہ ﷺ کی بھی اصلاح ہو گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ (وہ اصحاب جو شغل صوت سرمدی کرتے ہیں ان کو اس عمل کی قدر و قیمت و حیثیت کا بخوبی اندازہ ہے) اس مراقبہ کے بے شمار فوائد حاصل ہوں گے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

لن ترانی کی خبر عشق نے سن رکھی ہے پھر بھی مشکل ہے کہ وہ طالب دیدار نہ ہو

- ☆ صاحب مراقبہ کو کشف الارواح حاصل ہو گا انشاءاللہ تعالیٰ۔
- ☆ صاحب مراقبہ کو کشف القلوب اور کشف القبور حاصل ہو گا انشاءاللہ تعالیٰ۔
- ☆ آنے والے خطرات و خدشات کی قبل از وقت آگاہی ہو گی انشاءاللہ تعالیٰ۔
- ☆ دوسروں کے قلبی خیالات فاسدہ کو ختم کرنے کی اہلیت پیدا ہو گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔
- ☆ دور و نزدیک کسی بھی شخص کے حالات سے آگاہی ہو گی انشاءاللہ تعالیٰ۔
- ☆ ارواح اموات میں جس مردہ کا خیال اپنے دِل میں لائے گا۔ اُس سے ملاقات ہو گی انشاءاللہ تعالیٰ۔
- ☆ ایسا شخص مسمریزم، ہپناٹزم اور ٹیلی پیتھی کا ماہر ہو گا انشاءاللہ تعالیٰ۔
- ☆ ایسا شخص بحالت مراقبہ بارہا طواف کعبہ معظّمہ و دیدار مدینہ منورہ سے مشرف ہو گا انشاءاللہ تعالیٰ۔

غرضیکہ! جو بھی شخص اِس مراقبے کو کرے گا۔ ایسے شخص کو اِن فوائد کے علاوہ بہت سے فوائد حاصل ہوں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

ممکن الوجودِ ملکوتی کے حصول کا مراقبہ (ایک انتہائی عجیب و غریب مراقبہ و نماز)

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادریؒ اپنے پیر و مرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ کی تعلیمات و ملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ! چاہیئے کہ پیرِ کامل، واقف اسراراتِ وجوداتِ خمسہ (وجوداتِ خمسہ کی تشریح تصوف کی کتب میں بکثرت آئی ہے) کی اجازت سے اس مراقبہ میں مشغول ہو۔ ترکیبِ مراقبہ و طریقہ حصولِ الٰہیہ کا یہاں

بیان پیش خدمت ہے۔

مقامِ تنہائی میں حجرہ تاریک کا دروازہ بند کر کے جائے نماز پر بحالتِ وضو قبلہ رُخ ہو کر سینہ تان کر نہایت مؤدب ہو کر سکون سے بیٹھے۔اور اپنی دونوں آنکھیں، کان، اور ہونٹ بند کر کے اپنی باطنی نظر اور قلبی توجہ کو صدقِ نیت پر قائم کر لے۔اور اس کی ہمیشہ محافظت کرتا رہے۔کہ علم سے پوشیدہ نہ ہو جائے۔یعنی اپنے علم کو بھی قائم رکھے۔کہیں ایسا نہ ہو کہ مدہوشی طاری ہو جائے۔کیونکہ اس میں نقصان کا احتمال ہے۔لازم ہے کہ ہوشیار رہے۔یہاں تسخیراتِ خلائق بدرجہ کمال ہے۔لوگوں کا چاہے جتنا ہی اژدہام ہو، صاحب مشق کو اس طرف قطعاً ملتفت نہیں ہونا چاہیئے۔ورنہ منزل سے رہ جائے گا۔بلکہ ظہوراتِ ذاتِ حق کی جانب متوجہ رہے۔اس شغل کو ہر روز بعد نماز صبح چار گھنٹے تک روزانہ کرتا رہے۔اور ظہر سے عصر تک بھی اسی شغل میں مشغول ومصروف رہے۔اور نماز عشاء کے بعد صوتِ سرمدی میں اسم ذات '' **الله** '' کو شامل کر کے '' **ھو** '' کو کلمہ دراز کھینچ کر دماغ میں لے جائے۔اور حبسِ دَم کرے۔جب ہوا پھیپھڑوں میں بھر جائے تو''**یاسمیعُ ۔یا بصیرُ ۔یا علیمُ** '' کہہ کر چھوڑ دے۔

پھر اسی طرح '' **ھو** '' کو آوازِ سرمدی کے ساتھ دماغ میں لے جائے۔اور اسی آواز پر '' **ھو** '' کا تصور جمائے۔ابتداء میں اپنے اوپر یہ امر لازمی سمجھے کہ اپنے خیال ونظر دِل کو اسی آواز پر لفظ '' **ھو** '' پر قائم رکھے۔تاکہ خیال ونظر اور دل سمع پر قائم رہے۔ورنہ سمع سے پوشیدہ ہو جائے گا۔کیونکہ سمع سے پوشیدہ ہونے میں بھی نقصان ہے۔جب تک حبس دَم کی طاقت رہے توجہ ونظر دل اسی آواز یعنی '' **ھو** '' کے تصور میں قائم رکھے۔اور اس بات کا بھی تصور رکھے کہ!

'' **میں ہی سنتا ہوں، میں ہی دیکھتا ہوں، میں ہی جانتا ہوں، میرے سوا کوئی دوسرا نہیں۔** ''

اس مراقبہ میں '' **ھو** '' کا تصور بآوازِ سرمدی اور نظر دل توجہ کی اس آواز پر، اور شنوائی، بینائی اور دانائی معمول ہیں۔اس شمار سے کم ورزش نہ کرے۔کہ عدد امہاتِ اعداد ہے۔اگر ہو سکے تو 21 یا 41 بار تک نوبت پہنچائے۔

پھر اس تعداد سے فارغ ہو کر اگر دو عدد رکعتیں بھی خشوع وخضوع سے ادا کرے گا۔تو اس ایک نماز کا اثر **20** سے **30**۔ایام تک محسوس کرتا رہے گا۔یعنی کہ اگر بہ نیت **شہود ومشاہدہ ممکن الوجود، کشف کونی والہٰی، تصرفات وخوارق عادات، طی الارض، طیران علی الہوا، مشی علی الماءِ، اختفاءعن الناس، حصولِ مال ودولت، تسخیر الخلائق اور فتوحات ظاہری وباطنی** وغیرہ، غرضیکہ جس بھی نیت سے پڑھے گا۔اس کا اثر اپنی آنکھوں سے بہت جلد خود معائنہ کر لے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔اس کی ترکیب یہ ہے کہ!

عجیب وغریب اور انتہائی پرتاثیر نماز :

اس نماز کو پڑھنے سے پہلے یہ بات لازمی ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ! نماز کے ہر رکن (جیسے تکبیر، رکوع، سجود، قیام وغیرہ وغیرہ) میں **9** یا **11** مرتبہ حبسِ دَم کے ساتھ نماز ادا کرنی ہے۔ایک رکعت نماز ممکن الوجود کے حصول کے لئے '' **الله اکبر** '' کہہ کر آنکھیں بند کر کے خاموش کھڑا رہے۔اور آواز سرمدی میں '' **ھو** '' کو شامل کر کے دماغ میں لے جائے اور دل ونظر کی توجہ کو اس آواز پر قائم رکھے۔پھر تھوڑی دیر کے بعد '' **الله اکبر** '' کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔اور اس آوازِ سرمدی میں '' **ھو** '' کا تصور قائم رکھے۔پھر تھوڑی دیر کے بعد '' **الله اکبر** '' کہہ کر قیام کرے۔اور اس آوازِ سرمدی میں '' **ھو** '' کا تصور قائم رکھے۔پھر '' **الله اکبر** '' کہہ کر سجدہ میں جائے۔اور اس آوازِ سرمدی میں '' **ھو** '' کا تصور قائم رکھے۔پھر '' **الله اکبر** '' کہہ کر سجدے سے سر اُٹھائے۔اور بحالت تشہد (**التحیات** کی صورت) میں اس آوازِ سرمدی میں '' **ھو** '' کا تصور قائم رکھے۔پھر سلام کی نیت سے '' **الله اکبر** '' کہہ کر دائیں طرف منہ پھیر لے۔اور اس آوازِ سرمدی میں '' **ھو** '' کا تصور قائم رکھے۔پھر سلام کی نیت سے '' **الله اکبر** '' کہہ کر بائیں طرف منہ پھیر لے۔اور اس آوازِ سرمدی میں '' **ھو** '' کا

تصور قائم رکھے۔ پھر بیٹھ کر اس آوازِ سرمدی میں ''**ھو**'' کا تصور قائم رکھے۔ اس شغل کے کرنے کے بعد آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر تفکر و تدبر کی کیفیت میں جا کر آئینۂ قلب پر ملاحظہ کریں کہ کیا واردات ہوتی ہے۔ نماز کے ہر رکن میں حبس دم کرے اور چھوڑے۔ ہر رکن میں جس قدر دیر لگائے گا۔ اُتنا ہی زیادہ مستفید و متنفع ہو سکے گا۔ انشاء اللہ۔

نماز کے خاتمہ پر جو دعا رب العالمین سے طلب کرے گا۔ **اپنے سامنے استجابت پائے گا۔ انشاء اللہ۔ یاد رہے۔ کہ! یہ طریقہ بزرگانِ دین کا صدری و مخفی اور مجرب طریقہ ہے۔ اور اس طریقہ کو صِرف وہی حضرات سر انجام دے سکتے ہیں۔ جو کہ شغل انہد میں کافی حد تک ماہر (Experts) ہوں۔**

مراقبہ درسلسلہ سہروردیہ:

اسی ضمن میں حضرت ابوالفیض قلندر علی سہروردی کی کتاب ''الفقرُ فخری'' میں فرماتے ہیں۔ کہ! مراقبات کے سلسلے میں دیگر چند مراقبات کو بھی ملحوظِ خاطر رکھنا ضروری اور لازم امر ہے۔ تاکہ سلوک و معرفت کے شہسوار کو اپنی منازل طے کرنے میں کسی قسم کی دشوری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مراقبہ ہفت گام پنج مراتب: ۔ ہفت گام سے مراد سات صفات ذاتی ہیں۔ حیات، علم، ارادہ، قدرت، سمع، بصر، کلام ہیں۔ جبکہ پنج مراتب سے مراد ہے۔ کہ! ناسوت، ملکوت، جبروت، لاہوت اور ہاہوت ہے۔ اور انہیں پنج مراتب کو بہ ارشادِ کاملین عوالم خمسہ (پنج عوالم) کے طور پر بھی بیان کیا گیا ہے۔ ان پنج عوالم کی مختصر مگر جامع مفاہین پیشِ خدمت ہیں۔

نمبر **1**۔ **ہاہوت:** یہ وہ عالم ہے۔ جہاں نہ اپنی خبر ہے۔ اور نہ اس بے خبری کی کوئی خبر۔

نمبر **2**۔ **لاہوت:** یہ وہ عالم ہے۔ جہاں اپنی خبر ہوتی ہے۔ اور الوہیت کا دعوٰی۔

نمبر **3**۔ **جبروت:** یہ وہ عالم ہے۔ جہاں اپنے وجود سے بالتفصیل شناسائی حاصل ہوتی ہے۔

نمبر **4**۔ **ملکوت:** یہ وہ عالم ہے۔ جہاں بندہ ازخود تسبیح و تہلیل میں ہمہ تن مشغول و محو رہتا ہے۔

نمبر **5**۔ **ناسوت:** یہ وہ عالمِ ظاہر ہے۔ جہاں ہر مظہر میں خود ظاہر ہے۔

یا پھر یوں سمجھیے۔ کہ! جب خواہشات میں پڑا ناسوت میں ہے۔ جب حمد و ثناء میں مشغول ہوا۔ تو ملکوت میں ہے۔ پھر جب اپنے آپ کو پہچانا۔ تو جبروت میں ہے۔ اور جب ''**انی** اور **انا**'' کا نعرہ مارا۔ تو لاہوت میں ہے۔ اور جب جملہ حالتیں گم ہوگئیں۔ یعنی غیبِ مطلق تو ہاہوت میں ہے۔ یو دوسری صورت یوں خیال کیجئے۔ کہ! ہاہوت لاہوت کا اور لاہوت جبروت کا اور جبروت ملکوت کا اور ملکوت ناسوت کا باطن ہے۔ اور یہ مراتب جہات سے پاک ہیں۔ نہ اوپر نہ نیچے۔ نہ دائیں نہ بائیں۔ نہ آگے نہ پیچھے۔ اور یہاں زمانہ کو بھی دخل نہیں۔ بلکہ یہ مراتب کی تقدیم و تاخیر محض افہام و تفہیم (سمجھنے اور سمجھانے) کا عظیم مشغلہ ہے۔ ورنہ ذاتِ حق جل و علا شانہ تو سب سے پاک منزہ و مبرا ہے۔ اور ''**الآن کما کان**''، یعنی جیسی پہلے تھی ویسے ہی اَب بھی ہے۔ اور ایسے ہی ہمیشہ رہے گی۔ پھر ہر مرتبہ میں یہ تصور کرے۔ کہ وہ ذاتِ پاک بحیات خود ''حی'' ہے۔ بعلمِ خود ''علیم'' ہے۔ بارادتِ خود ''مرید'' ہے۔ بقدرتِ خود ''قادر و قدیر'' ہے۔ بسمعِ خود ''سمیع'' ہے۔ بہ بصر خود ''بصیر'' ہے۔ اور بکلامِ خود ''کلیم'' ہے۔

مراقبہ بحری: ۔ اپنے آپ کو بحرِ ذات سمجھے۔ اور باقی اشیائے حباب کو جو اس میں فناء ہو رہے ہیں۔

مراقبہ قربِ نوافل: ۔ جس میں سالک یہ تصور کرتا ہے۔ کہ میں فاعل ہوں۔ اور وہ خدائے واحد ہی صرف آلہ ہے۔

مراقبہ قربِ فرائض: ۔ جس میں سالک یہ تصور کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فاعل ہے۔ اور بندہ اس کا آلہ ہے۔

مراقبہ عین: ۔ جس میں سالک یہ تصور کرتا ہے۔ کہ نہ قربِ نوافل اور نہ ہی قربِ فرائض، بلکہ عین ہے۔ یعنی وہ خود ہی حی، سمیع، بصیر، علیم اور کلیم وغیرہ سب کچھ ہے۔

اِن مراقبات کے علاوہ فقیر (حضرت ابوالفیض قلندر علی سہروردی) کے شیخ قبلہ عالم شیخ الاعظم پیر مکرم زبدۃ الاصفیاء قدوۃ الاولیاء متخلق باخلاق اللہ مولانا خواجہ غلام محمد سہروردیؒ کلمہ شریف ''تمجید'' کے ماتحت چار مراقبے اور بھی تعلیم فرمایا کرتے تھے۔یعنی مراقبہ تسبیحی، مراقبہ تحمیدی، مراقبہ تہلیلی اور مراقبہ تکبیری۔اِن چاروں کی مختصر مگر جامع تشریح یہ ہے۔

مراقبہ تسبیحی :۔ جس میں سالک **سبحٰن اللہ** کے تصور پر کدورتِ نفس کی پاکیزگی اختیار کرنے کی بھرپور سعی کرتا ہے۔

مراقبہ تحمیدی :۔ جس میں سالک **الحمد للہ** کی حقیقت کو محمود باللہ بننے کے لئے اختیار کیا کرتا ہے۔

مراقبہ تہلیلی :۔ جس میں سالک **لا الہ الا اللہ** کے تصور پر نفی واثبات کے ورد کے لئے اختیار کرتا ہے۔

مراقبہ قربِ نوافل :۔ جس میں سالک **اللہ اکبر** کے تصور پر حجابِ کبریائی کے عبور کرنے کے لئے اختیار کرتا ہے۔

شغل میت (مراقبہ موت):

صاحب تعلیم غوثیہ جناب سید شاہ گل حسن قلندری قادریؒ اپنے پیر و مرشد حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ کی تعلیمات و ملفوظات کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ!

بغیر بالین زمین پر چت لیٹ جائیں۔اور اپنے دل میں یہ مضبوط ارادہ کرلیں کہ! میں خواب غفلت میں مردہ ہوکر نہیں سوؤں گا۔ اور روزانہ موت کو یاد کر کے سویا کرے۔اور یہ خیال کرے کہ میرے پاؤں سے جان نکل کر زانو میں آئی اب زانو سے ران میں آئی۔اب ران سے کمر تک آئی۔اب کمر سے سینے تک آئی۔اب سینے سے گلے تک آئی۔اور اب میری جان بالکل نکل گئی۔اسی دوران دل میں ''**کل شیء ھالك الا وجھه**'' (سورہ قصص۔آیت نمبر **88**) ترجمہ: (ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اِس کا منہ) کا کامل تصور کریں۔اور اِس بات کو اپنی فطرت بنالے۔کچھ ہی ماہ میں یہ بات ایک مستقل عادت بن جائے گی۔چار چھ ماہ کے بعد خواب و بیداری یکساں ہوجائیں گیں۔چند ایام کے بعد حالت موت طاری ہونے لگے گی۔اور پھر ایسے محسوس ہوگا کہ پورے جسم پر جیسے مرضِ فالج طاری ہوگیا ہو۔اس دوران عجیب وغریب اسرار ومغیبات اور حالات پیش آنا شروع ہوں گے۔اگر اسی شغل کو جاری رکھا گیا تو اِس مشق کے چھ آٹھ ماہ بعد ہی'' **موتوا قبل ان تموتوا** '' کا مرتبہ حاصل ہوکر شاغل کے لئے موت وحیات یکساں ہوجائے گی۔انشاء اللہ۔

یاد رہے کہ مراقبہ موت میں جا کر واپس اپنی پہلی حالت میں آنے کے لئے دوبارہ اپنی مشق کو معکوسی طور سے **Reverse** کرنا پڑے گا۔یعنی کہ! روح کو منہ کے راستے گلے سے گزار کر سینے تک لے جانے کا تصور۔پھر سینے سے کمر تک، پھر کمر سے ران تک، پھر ران سے زانو تک اور آخر میں زانو سے پاؤں تک روح کو لے کر آنا ہے۔جب روح پاؤں تک آجائے گی۔تو جسم میں خون کا دورانیہ تیز ہوجائے گا۔سانس بھی قدرے تیز ہوگا۔

اس مشق کے دوران دودھ، چاول، تبرید کا استعمال رکھے۔چکنی، میٹھی، نمکین اور تیکھے مصالحات والی غذا سے پرہیز رکھے۔یاد رہے کہ اگر یہ مراقبہ موت یعنی شغل میت کسی نے از خود شروع کردیا تو عین ممکن ہے کہ اپنے اوپر وہ موت کو طاری کرلے اور پھر عظیم رُجعت کا شکار ہوجائے۔لہذا اس شغل میں اگر اُس کا کوئی کامل پیر و مرشد، مربی و رہنما نہ ہوگا تو ایسا شخص اسی جگہ پر اٹک کر رہ جائے گا۔کیونکہ اس مشق میں بے پناہ و بے شمار اسرار ومغیبات ظہور پذیر ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔کہ زبان بیان سے قاصر ہے۔ان اسرار مکنونہ وانکشاف مخزونہ کے عیاں ہونے سے عقل دنگ رہ جاتی ہے۔کیونکہ جو کرے گا وہی سنے گا اور عین وہی دیکھے گا۔بہر حال جو شخص اس شغل کو اختیار کرے گا مزید فوائد از خود ملاحظہ کرلے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

مراقبہ موت کے سلسلے میں حضرت قدرتُ اللہ شہاب صاحبؒ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب ''شہاب نامہ'' میں فرماتے ہیں۔کہ!

دیگر مراقبات میں سے مراقبہ موت کا رنگ سب سے الگ ہے۔اس مراقبے کی اصل آیت یہ ہے۔ **کل نفس ذائقة الموت** ۔(ہر جان کو روح کا مزہ چکھنا ہے) اس مراقبہ میں پوری دُھن، دھیان اور لگن کے ساتھ اپنے سارے وجود کو مکمل طور پر

موت کی آغوش میں اس طرح تصور کرنا ہے۔ کہ جو کیفیت (درحقیقت) اصلی موت کے وقت وقوع پذیر ہوگی۔ شروع شروع میں مجھے (قدرت اللہؒ کو) اس تصور سے بے حد وحشت ہوتی تھی۔ اور موت کے خوف سے میرے روئیں روئیں پر کپکپی طاری ہو کر ڈر کے مارے میری گِھگھی بندھ جاتی تھی۔ لیکن میرے رہنما کی مشفقانہ ڈانٹ ڈپٹ نے مجھے مسلسل اس مراقبے میں جوتے رکھا۔ پہلے تھوڑا سا خوف و ہراس کم ہوا۔ پھر کسی قدر سکون میں ثبات آیا۔ رفتہ رفتہ موت کے ساتھ محبت تو پیدا نہ ہوسکی۔ البتہ اس کا خوف بڑی حد تک جاتا رہا۔ کبھی کبھار واردات عجیبہ اور کیفیاتِ غریبہ بھی محسوس ہو جاتی تھیں۔ یہ طُرفہ تماشہ (یعنی عجیب و غریب کھیل تماشہ) تھا۔ کہ موت کے خوف کی جگہ اگر اس کے ساتھ کسی قدر لگاؤ اور تعلق پیدا ہو جائے۔ تو زندہ رہنے کا عمل بڑا سُبک اور سہل ہو جاتا ہے۔ (آگے چل کر جناب شہاب صاحبؒ اپنا ایک ذاتی تجربہ بیان کرتے ہیں۔ کہ!)

ایک رات میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا مراقبہ موت کی مشق کر رہا تھا۔ کہ اچانک مجھے محسوس ہوا۔ میرا جسم فوم کے گدے اور چارپائی کی ٹھوس لکڑی سے گزر کر نیچے فرش کے ساتھ جا لگا ہے۔ مَیں نے گھبرا کر اُٹھ کر دیکھا۔ تو چارپائی پر میرا اپنا وجود بھی بدستور لیٹا پڑا تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ نیچے جانے والا جسم مثالی (میرا ہمزاد) یعنی **Astrol Body** تھا۔ یہ بھی خطرے کی گھنٹی تھی۔ کیونکہ اگر انسان اسی مشق میں ضرورت سے زیادہ مہارت حاصل کر لے۔ تو طرح طرح کی شعبدہ بازیاں اختیار کر کے دنیاداری کی دکان کھول سکتا ہے۔ چنانچہ مجھے (قدرت اللہ شہاب صاحبؒ) دھکا دے کر یہاں سے بھی نکال دیا گیا۔

موت کا خوف اگر اعصاب پر طاری رہے۔ تو انسانی کردار میں بے حد کمزوری آجاتی ہے۔ مثلاً ہندوستان میں شاہی زمانہ کے آخری دور میں لال قلعہ دہلی کے ایک دروازے کا نام **خضری دروازہ** رکھا گیا تھا۔ جس سے جنازہ گزرتا تھا۔ گویا موت کے نام سے بھی وحشت تھی۔ اسی طرح بعض شہزادوں نے قرآنِ حکیم کی جلدوں سے سورہ یٰسین شریف نکال کر مساجد میں رکھوا دی تھی۔ کیونکہ سورہ یٰسین شریف کی تلاوت کا تعلق زندگی کے آخری لمحات کے ساتھ عام ہے۔ مراقبہ موت کی مشق اس قسم کے مضحکہ خیز خوف و ہراس سے ضرور نجات دلا دیتی ہے۔

شہاب صاحبؒ فرماتے ہیں۔ کہ! مراقبات کا دور بھی بڑا دل فریب اور پرکشش ہوتا ہے۔ اس میں بیمار کی شفاء، ارواح اور ملائکہ کے کشف، کشف القبور، حاجت برآری، ماضی، حال و مستقبل کے حالات سے باخبری وغیرہ کے ایسے ایسے تصرفات و تجربات سے شناسائی ہوتی ہے۔ کہ بہت سے بدقسمت لوگ یہیں پر اپنا ڈیرہ (پڑاؤ) بسا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ مجھے حکم دیا گیا۔ کہ تم اِن عجائبات پر صِرف سرسری سی نظر ڈال کر اپنی آنکھوں پر پٹی باندھو۔ اور جلد از جلد اس خطرناک گھاٹی سے گزر جاؤ۔

مراقبہ سیر و سفر:

صاحب ارتکازِ توجہ جناب شاد گیلانی صاحب فرماتے ہیں کہ! آپ ہر روز سیر و سفر کرنے کے عادی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پاؤں اسی لئے ہی تو عطا کئے ہیں کہ آپ ان سے چلیں، پھریں، دوڑیں اور سفر بھی کریں۔ یہ ظاہری سیر و سفر تو بالکل آسان ہے۔ آپ نے ابھی ارادہ کیا کہ بازار جانا چاہیئے۔ آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے پاؤں سے چل کر ابھی کے ابھی بازار پہنچ بھی گئے۔

ہاں البتہ! اگر آپ **تصور و تخیل** کے پاؤں سے چلنے پھرنے کی استعداد رکھتے ہیں۔ تو آپ انسانیت میں بہت ہی بلند مقام کے حامل ہیں۔ اور آپ کی روحانی قوت کا مقام بہت ہی بلند ہے۔ مگر یاد رہے کہ تصور کے پاؤں سے چلنا آسان بھی ہے اور مشکل بھی۔ عام انسانوں کے لئے یہ ایک ناممکن سی بات ہے مگر قوی ارادہ والے یقیناً ایسا کر سکتے ہیں۔ بلکہ کر رہے ہیں۔ جو لوگ اس مراقبہ میں مہارت رکھتے ہیں وہ کسی کے گھر، یا کسی بھی شہر بآسانی آجا سکتے ہیں۔ صاحبانِ کمال لوگ اور ولی صفت مسلمان تصور کے ذریعے سے اپنے مثالی جسم کے ساتھ مدینہ منورہ اور مکہ شریف پہنچ جایا کرتے ہیں۔ کیونکہ مادی جسم تو گھر پر ہی ہوتا ہے۔ اس مقصد کی پہلی شرط حبسِ نفس پر کمال مہارت ہونا لازمی ہے۔ جب آپ 15 منٹ تک حبسِ دَم کرنے پر قادر ہو جائیں گے۔ تو آپ یقینی طور پر اپنے مثالی جسم سے چلنا سیکھ سکتے ہیں۔ رات کی تاریکی میں، مطلق تنہائی میں شور و شغب سے دور آرام و سکون سے چارپائی پر

لیٹ کر آنکھیں بند کر کے حبس دَم کی مشق شروع کریں۔ گہرے سانس لے کر آٹھ دس مرتبہ حبس دَم کریں۔ اور پھر اپنے جسم کا تصور کریں سر سے لے کر پاؤں تک۔ اور ذہن صرف اِسی بات کی طرف مائل ہو کہ آپ باطنی بصارت سے اپنے جسم کو دیکھ رہے ہیں۔ شاد گیلانی آگے چل کر اپنا ذاتی تجربہ کچھ اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ!

حبس دَم کرنے کے بعد یہ تصور کیا کہ میں چارپائی سے اُٹھ کر بیٹھ گیا ہوں۔ پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں۔ اور جوتے پہن رہا ہوں۔ جوتے مجھے چارپائی کے نیچے بالکل صاف نظر آرہے ہیں۔ اپنے دونوں پاؤں میں جوتے پہن لئے۔

لیجیئے جی! تصور کے عالم میں مَیں چارپائی سے اُٹھ کھڑا ہوا ہوں۔ صحن میں تصوراتی آنکھوں سے چاروں اطراف دیکھا۔ تمام افرادِ خانہ گہری نیند سو رہے تھے۔ میں تصوراتی قدموں سے آہستہ آہستہ چلتا ہوا صحن کی لمبائی کو عبور کر کے گھر کے دروازے پر جا پہنچا۔ تصوراتی ہاتھوں نے دروازے کی کنڈی کھولی۔ دروازے کھولنے کے بعد میں تصوراتی قدموں سے آہستگی کے ساتھ چلتا ہوا اپنی گلی میں داخل ہو گیا۔ میں نے تصوراتی آنکھوں سے آسمان کی جانب دیکھا چاند پوری آب و تاب کے ساتھ آسمان پر چمک رہا تھا۔ اور گلی میں بھی چاندی چٹکی ہوئی تھی۔ دیوار پر میرا سایہ واضح طور پر نظر آرہا تھا۔ میں تصوراتی قدموں سے آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہوئے حضرت انیس شیرازی صاحب کے دروازے پر پہنچ گیا۔ چونکہ دروازہ اندر سے بند تھا لہذا میں نے اپنے تصوراتی ہاتھوں سے کنڈی کو پکڑ کر کھٹکھٹانا شروع کر دیا۔ کنڈی کی آواز بالکل صاف طور پر میرے کانوں میں آرہی تھی۔ کہ اتنے میں اندر سے انیس شیرازی صاحب نے آواز دی۔ کون ہے بھائی ؟

میرے تصوراتی جسم نے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ میں اپنے مثالی و تصوراتی جسم کے ساتھ شیرازی صاحب کے دروازے پر تو موجود تھا لیکن درحقیقت میرا حقیقی جسم بحالتِ مراقبہ اپنے ہی نرم بستر پر موجود تھا۔ بہر حال شیرازی صاحب نے کنڈی کھولی۔ میں نے ان کے قدموں کی اور کھنکھارنے کی آواز کو واضح طور پر سنا تھا۔ دروازہ کھلنے کے بعد میں نے اپنے تصوراتی آنکھوں سے اُن کو دیکھا بھی تھا۔ مگر وہ مجھے نہ دیکھ سکے بلکہ وہ تو پر تجسس انداز میں اِدھر اُدھر کو دیکھے جا رہے تھے۔ جب وہ کسی کو اپنے دروازے پر نہ دیکھ سکے اور بات اُن کی سمجھ میں نہ آسکی تو زور سے اُنہوں نے دروازہ بند کر دیا اور اُونچی آواز میں **لا حول ولا قوة الا بالله** پڑھا۔ اُن کے دروازہ بند کرنے اور **لا حول** ۔۔۔ پڑھنے سے میرے تصوراتی بدن نے ایک عجیب سی جھنجھناہٹ محسوس کی۔ اور میں کابوس کے مریض کی طرح بلبلا کر جسمِ مادی میں پھر سے واپس آ گیا۔ ایک دم سے آنکھ کھلنے کے باعث میں نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر چونکہ جسم پر عارضی فالجی اثرات قائم کر کے مراقبہ کیا تھا۔ اسی لئے فوراً اُٹھ نہ سکا۔ ذہن نے اسی لمحے مشورہ دیا کہ فالجی اثرات دور کرنے کے لئے جسم کو ہدایت دی جائے۔ سابقہ طریقے کے مطابق میں نے ہدایت دے کر اپنے خوابیدہ اعضاء کو پھر سے مکمل بیدار کر دیا۔ یہ ایک عظیم تجربہ تھا۔ جس کے مکمل ہونے پر مجھے روحانی مسرت تھی۔

مرتبہ احسان کے مراقبے کا حصول :

صاحب مراقبہ جناب حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ!

100 مرتبہ درود شریف اور **100** مرتبہ اسمِ اعظم ''**یا حی یا قیوم**''، مکمل دھیان سے پڑھ کر بند آنکھوں سے یہ تصور کیا جائے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ اگر یہ تصور ممکن نہیں تو یہ تصور کیا جائے کہ! اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ اس مراقبے کی مسلسل مشق سے بندے کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط دائمی تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور صاحب مشق کے اندر سے ڈر خوف اور ہم و غم کی سی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرب، خوف اور محبت پیدا ہو جاتی ہے جس سے بندہ تقوٰی کی جانب گامزن ہو جاتا ہے۔

یاد رہے کہ مرتبہ احسان کا مراقبہ قیامِ صلوٰۃ کے لئے نہایت ہی مفید و منتفع ہے۔ بمطابقِ مفہومِ حدیثِ نبوی ﷺ، ''جب نماز میں کھڑے ہو تو یہ تصور کرو۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو۔ یا اللہ تعالیٰ تمھیں دیکھ رہے ہیں۔'' اس مراقبہ کی

مشق سے اللہ تعالیٰ کا کامل تصور قائم ہو جاتا ہے۔ نماز میں خیالات و تفکرات و وساوس سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ بلکہ نماز میں عجیب قسم کا سکون، آرام، چین اور سرور آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور بندہ کو اللہ تعالیٰ کا اِس قدر قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ جس کے بیان سے زبان قاصر ہے۔

مختلف الاقسام روشنیوں کے مراقبوں کے فوائد (حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب)

ماہرین طب و حکمت کے لئے روشنیوں کے چند مراقبہ جات یہاں پیش کئے جا رہے ہیں۔ تا کہ عوام الناس بھی مستفید و متفع ہو سکیں۔ یونکہ طبی و جسمانی لحاظ سے ہر رنگ و روشنی کے مختلف فوائد و خواص ہیں۔ جب کسی روشنی کا مراقبہ کیا جاتا ہے تو دل و دماغ بلکہ پورے جسم میں مختلف طبعی و کیمیاوی تبدیلیاں رونما ہونے لگتی ہیں۔ جس سے دل و دماغ میں مطلوبہ روشنی کو جذب کرنے کی طاقت میں بے حد اِضافہ ہو جاتا ہے۔ چند طبی و نفسیاتی امراض و عوارض کے تدارک کے لئے رنگوں اور روشنیوں کے مراقبے مفصل طور پر یہاں پیشِ خدمت ہیں۔

نیلی روشنی کے مراقبے سے علاج :

نیلی روشنیوں کے مراقبے سے دماغی امراض، گردن و کمر میں درد ، ریڑھ کی ہڈی کے مہروں کی خرابی، ڈپریشن، احساسِ محرومی، کمزور قوتِ ارادی سے نجات مل جاتی ہے۔

نیلی روشنی کے مراقبے کا طریقہ عظیمہ :

یہ تصور کیا جائے کہ صاحب مراقبہ آسمان کے نیچے ہے اور آسمان سے نیلے رنگ کی روشنی اُتر کر دماغ میں جمع ہو رہی ہے اور پورے جسم سے گزر کر پیَروں کے ذریعے سے زمین میں ارتھ ہو رہی ہے۔ اور میرا فلاں مرض ختم ہوتا جا رہا ہے۔

زرد رنگی روشنی کے مراقبے سے علاج :

زرد رنگی روشنیوں کے مراقبے سے نظامِ ہضم، حبسِ ریاح، آنتوں کی دِق، پیچش، قبض، بواسیر، معدے کا السر وغیرہ جیسے امراض کے لئے نہایت ہی مؤثر علاج ہے۔

زرد رنگی مراقبے کا طریقہ عظیمہ :

یہ تصور کیا جائے کہ صاحب مراقبہ آسمان کے نیچے ہے اور آسمان سے زرد رنگی مائل روشنی اُتر کر دماغ میں جمع ہو رہی ہے اور پورے جسم سے گزر کر پیَروں کے ذریعے سے زمین میں ارتھ ہو رہی ہے۔ اور میرا مرض ختم ہوتا جا رہا ہے۔

نارنجی رنگ کی روشنی کے مراقبے سے علاج :

نارنجی رنگ کی روشنیوں کے مراقبے سے دق، سل، پرانی کھانسی اور دمہ وغیرہ جیسے امراض کا مفید علاج کیا جاتا ہے۔

نارنجی رنگ کے مراقبے کا طریقہ عظیمہ :

یہ تصور کیا جائے کہ صاحب مراقبہ آسمان کے نیچے ہے اور آسمان سے نارنجی مائل روشنی اُتر کر دماغ میں جمع ہو رہی ہے اور پورے جسم سے گزر کر پیَروں کے ذریعے سے زمین میں ارتھ ہو رہی ہے۔ اور میرا فلاں مرض ختم ہوتا جا رہا ہے۔

سبز رنگ کی روشنی کے مراقبے سے علاج :

نیلی روشنیوں کے مراقبے سے ہائی بلڈ پریشر اور خون میں حدت سے پیدا ہونے والے امراض، جِلدی امراض، خارش، آتشک، سوزاک اور چھیپ جیسے امراض کا مفید علاج کیا جاتا ہے۔

سبز رنگ کے مراقبے کا طریقہ عظیمہ :

یہ تصور کیا جائے کہ صاحب مراقبہ آسمان کے نیچے ہے اور آسمان سے سبز رنگ کی روشنی اُتر کر دماغ میں جمع ہو رہی ہے اور پورے

جسم سے گزر کر پَیروں کے ذریعے سے زمین میں ارتھ ہو رہی ہے۔اور میرا فلاں مرض ختم ہوتا جا رہا ہے۔

سُرخ رنگ کی روشنی کے مراقبے سے علاج :

سرخ رنگ کی روشنیوں کے مراقبے سے لو بلڈ پریشر، انیمیا، گھٹیا، دل کا گھٹنا، دل کا ڈوبنا، توانائی کا کم محسوس کرنا، کیفیت بزدلی، نروس بریک ڈاؤن، دماغ میں مایوس کن خیالات کا رہنا، مسلسل مایوسی کا شکار رہنا، موت کا خوف، اونچی آواز سے دماغ میں چوٹ محسوس ہونا وغیرہ جیسے امراض کے لئے سرخ روشنی کا مراقبہ کرایا جاتا ہے۔

سرخ رنگ کے مراقبے کا طریقہ عظیمه :

یہ تصور کیا جائے کہ صاحب مراقبہ آسمان کے نیچے ہے اور آسمان سے سرخ رنگی مائل روشنی اُتر کر دماغ میں جمع ہو رہی ہے اور پورے جسم سے گزر کر پَیروں کے ذریعے سے زمین میں ارتھ ہو رہی ہے۔اور میرا فلاں مرض ختم ہوتا جا رہا ہے۔

جامنی رنگ کی روشنی کے مراقبے سے علاج :

جامنی رنگ کی روشنیوں کے مراقبے سے مَردوں کے جنسی امراض اور خواتین کے اندر رحم سے متعلق امراض کا وافی وشافی علاج کیا جاتا ہے۔جنسی کمزوری کے مریضوں کے لئے یہ مراقبہ بہت مفید و منتفع ثابت ہوا ہے۔

جامنی رنگ کے مراقبے کا طریقہ عظیمه :

یہ تصور کیا جائے کہ صاحب مراقبہ آسمان کے نیچے ہے اور آسمان سے جامنی مائل روشنی اُتر کر دماغ میں جمع ہو رہی ہے اور پورے جسم سے گزر کر پَیروں کے ذریعے سے زمین میں ارتھ ہو رہی ہے۔اور میرا فلاں مرض ختم ہوتا جا رہا ہے۔

گلابی رنگ کی روشنی کے مراقبے سے علاج :

گلابی رنگ کی روشنیوں کے مراقبے سے دماغی امراض، دماغی دورے، مرگی، ذہن و حافظہ کا ماؤف ہونا، انجانا سا ڈر و خوف، عدم تحفظ کا احساس، زندگی سے متعلق منفی خیالات کا آنا، دنیا سے بیزاری جیسے امراض سے نجات پانے کے لئے یہ مراقبہ بہت مفید و منتفع ہے۔ یہ امراض مَردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔

گلابی رنگ کے مراقبے کا طریقہ عظیمه :

یہ تصور کیا جائے کہ صاحب مراقبہ آسمان کے نیچے ہے اور آسمان سے گلابی رنگ کی روشنی اُتر کر دماغ میں جمع ہو رہی ہے اور پورے جسم سے گزر کر پَیروں کے ذریعے سے زمین میں ارتھ ہو رہی ہے۔اور میرا فلاں مرض ختم ہوتا جا رہا ہے۔

صاحب مراقبہ جناب حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب فرماتے ہیں۔کہ!

مراقبہ کے ذریعے **Parasympathetic System** پر حسبِ منشاء اثرات مرتب کئے جاسکتے ہیں۔مراقبے کی مشق اس نظام میں خوشگوار تبدیلیاں پیدا کر دیتا ہے۔مراقبے کی کیفیت گہرے سکون اور ٹھہراؤ میں لے جاتی ہے۔ یہ کیفیت ہمارے اوپر عام طور پر طاری تو نہیں ہوتی۔ کیونکہ ذہن زیادہ دیر تک ایک ہی جگہ پر نہیں ٹھہرتا۔مراقبہ سے نہ صِرف قوتِ ارادی میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ بلکہ جسمانی اور نفسیاتی اعتبار سے بھی کثیر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ تجربات اور مشاہدات نے یہ ثابت کر دیا ہے۔کہ مراقبہ سے مندرجہ ذیل جسمانی اور نفسیاتی فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

☆ خون کے دباؤ پر کنٹرول ☆ قوتِ حیات میں اضافہ ☆ بصارت میں تیزی
☆ خون کی چکنائی میں کمی ☆ تخلیقی قوتوں میں اضافہ ☆ چڑچڑے پن میں کمی
☆ دل کی کارکردگی میں بہتری ☆ قوتِ سماعت میں اضافہ ☆ بہتر قوتِ فیصلہ
☆ قوتِ یاداشت میں تیزی ☆ بے خوابی سے نجات ☆ گہری نیند کا حصول

☆ حسد کا خاتمہ ☆ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت کا زیادہ ہونا

☆ خون کے ذرات میں اضافہ ☆ پریشانی اور مشکلات میں آنے والے دباؤ میں کمی

☆ ڈپریشن اور جذباتی ہیجان کا خاتمہ ☆ صاحبان مراقبہ (مرد و عورت) کو وسوسے نہیں آتے

☆ ڈر اور خوف کے خلاف ہمت اور بہادری پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ عدم تحفظ کے احساس اور مستقبل کے اندیشوں سے نجات مل جاتی ہے۔

☆ مراقبہ میں کامیابی کے بعد صاحبانِ مراقبہ (خواتین وحضرات، چھوٹے بڑے۔۔۔) جادوٹونے، بھوت پریت، آسیب وجنات اور منفی قسم کے تخیلات وتصورات سے بالکل آزاد ہو جاتے ہیں۔

مراقبے سے امراض سلب کرنے کا مجرب طریقہ :

حضرت امداللہ مہاجر مکیؒ اپنی کتاب ''کلیاتِ امدادیہ'' میں رقم طراز ہیں۔کہ! اپنے قلب کو تمام خیالات سے صاف کر لے۔ مریض کو سامنے بٹھائے۔اور اپنے آپ کو اسی مرض میں مبتلا سمجھے۔جو مرید (مریض) کو ہے۔تو وہ مرض صاحبِ مراقبہ کی طرف منتقل ہو جائے گا۔(لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔کہ صاحبِ مراقبہ اپنی مشقوں کے ذریعے سے مراقبہ کرنے میں ماہر ہو) یہ انسان میں اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک عجیب وغریب صفت ہے۔

اور دوسرا طریقہ امراض کے دور کرنے اور توبہ بخشی کا یہ بھی ہے۔کہ! صاحبِ نسبت وضو کر کے دو نوافل پڑھے۔اور درود و استغفار پڑھ کر نہایت ہی خشوع وخضوع سے درگاہ الٰہی میں اللہ تعالیٰ کے حضور ملتجی وملتمس ہو۔کہ! اس مرید (مریض) سے مرض اور گناہ دور ہو جائیں۔اور پوری ہمت سے سانس لیتے وقت یہ خیال کرے۔کہ مریض یا گناہ گار کے قلب سے مرض یا گناہ دور ہو جاتے ہیں۔اس کا طریقہ یہ ہے۔کہ ایک لمبی سانس لے۔اور سانس نکالتے وقت یہ تصور و تخیل کرے۔کہ! اس کے قلب و جسم سے یہ مرض اور گناہ دفع (یا نکال) کے زمین پر گرا رہا ہوں۔اگر اللہ تعالیٰ کی معاونت شامل حال رہے۔تو وہ شخص گناہ اور مرض سے فوراً نجات پالے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب نمبر

11

تعلیماتِ

تصوف

و

متصوفین

ایک اہم ترین حدیثِ نبوی ﷺ کا مفہوم :

یہ ایک مشہور و معروف حدیثِ قدسی کا مفہوم ہے۔ کہ آنحضور نبی مکرم ﷺ اللہ تعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ!

(یہاں پر اللہ تعالیٰ حضرت انسان سے مخاطب ہیں) **اے ابنِ آدم!**

ایک ہے میری چاہت ۔۔۔ اور ایک ہے تیری چاہت ۔۔۔

ہوگا تو وہی ۔۔۔ جو ہے میری چاہت ۔۔۔

پس اگر تُو نے سُپرد کر دیا اپنے کو اِس کے ۔۔۔ جو ہے میری چاہت ۔۔۔

تو وہ بھی میں تُجھے دوں گا ۔۔۔ جو ہے تیری چاہت ۔۔۔

اگر تُو نے مُخالفت کی اُس کی ۔۔۔ جو ہے میری چاہت ۔۔۔

تو میں تھکا دوں گا تجھ کو اِس میں ۔۔۔ جو ہے تیری چاہت ۔۔۔

پھر (بھی) ہوگا (تو) وہی ۔۔۔ جو ہے میری چاہت ۔۔۔

تصوف و فقہ اور فرائضِ ضروریہ کے ضمن میں ایک جامع الکلم حدیثِ نبوی ﷺ :

صحیحین میں مذکور ہے۔ کہ! حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ 1۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور یقیناً حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں۔ 2۔ نماز کا قائم کرنا۔ 3۔ زکوۃ کا ادا کرنا۔ 4۔ حج کرنا (اگرچہ استطاعت ہو) 5۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

اُمید و خوف میں کمال صدیق اعظمؓ :

صاحب کتاب اللمع کہتے ہیں۔ کہ حضرت مطرب بن عبداللہؓ بتاتے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا تھا!

اگر آسمان سے کوئی باآوازِ بلند صدا دے۔ کہ جنت میں صِرف ایک آدمی ہی داخل ہوگا۔ تو مجھے اُمید ہے کہ ایسا (جنتی) میں ہی ہوں گا۔ اور اگر آسمان سے یہ آواز آئے۔ کہ دوزخ میں صِرف ایک ہی شخص داخل ہوگا۔ تو مجھے اندیشہ رہتا ہے کہ کہیں وہ (نعوذ باللہ دوزخ میں جانے والا) میں نہ ہوں۔

حضرت مطربؓ فرماتے ہیں۔ کہ بخُدا عظیم خوف اور عظیم اُمید کی اس سے بڑھ کر (کہیں) مِثال نہیں مِل سکے گی۔

مندجہ بالا فرمانِ عالی شان کے ضمن میں مؤلفِ کتاب ہذا (محمد عبدالرؤف القادری) ذی وقار قارئین کی خدمت اقدس میں نہایت ادب سے عرض پرداز ہے۔ کہ بعض کتب کے مطابق یہ فرمانِ عالی شان حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حضرات صحابہ کرامؓ کی ظاہری اِقتداء کا مطلب :

صاحب کتاب اللمع جناب ابونصر عبداللہ الطّوسیؒ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت صدیق اکبرؓ کے بارے میں آتا ہے۔ کہ میں نے قُرآنِ کریم میں سے تین آیات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا۔ (یعنی کہ ان تین آیات پر ہمیشگی کے ساتھ عمل پیرا رہا ہوں)

☆ پہلی آیت پر عمل :

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ ج وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ ط یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ط وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ☆ (سورہ یونس آیت نمبر 107)

ترجمہ : اور اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے۔ تو بجز اس (اللہ) کے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر وہ تم کو کوئی خیر

پہنچانا چاہے۔تو وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کردے۔اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے۔

☆ **دوسری آیت پر عمل :**

فاذکرونی اذکرکم ۔ (سورہ بقرہ آیت نمبر 152) **ترجمہ** : میری یاد کرو۔میں تمھارا چرچا کروں گا۔

☆ **تیسری آیت پر عمل :**

وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزۡقُهَا ۔ (سورہ ھود آیت نمبر 6) **ترجمہ** : اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔

متعلقاتِ تصوف :

اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتے ہیں۔کہ!

خاص بندگانِ خدا (عبادُ الرحمان) وہ ہیں۔جو زمین پر جھک کر چلتے ہیں۔اور جب جاہل انہیں چھیڑیں۔تو وہ بجائے جواب کے، اِن سے کہہ دیتے ہیں۔(کہ) اچھا خوش رہو۔(سورہ رقان۔آیت نمبر **63**)

آنخضرت رسولِ مکرم ﷺ نے فرمایا۔جس نے اہل ِتصوف کی آواز سن کر ان کی دعوت کو قبول نہ کیا۔وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غافلوں میں لکھا گیا۔(کشف المحجوب اَز داتا گنج بخشؒ)

آنخضرت رسولِ مکرم ﷺ نے فرمایا۔وہ وہ بندہ ہے۔(کہ) جس کا دل اللہ تعالیٰ نے نورِ ایمان سے منور فرما دیا ہے۔(کشف المحجوب اَز داتا گنج بخشؒ)

حالتِ ایمان میں صبح کرنا :

چنانچہ اِسی ضمن میں (مشہورِ زمانہ کتابِ تصوف کشف المحجوب اَز داتا گنج بخشؒ) حضرت حارثہ بن زیدؓ کا ایک واقعہ ہے۔جب آپؓ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے۔تو آنحضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔

اے حارثہؓ ! آج تُم نے کیسے صبح کی؟

حضرت حارثہ بن زیدؓ نے عرض کیا۔حضور ﷺ ! میں نے آج سچے مومن کی حالت میں (یعنی حقیقتِ ایمان کے ساتھ) صبح کی۔حضور ﷺ نے فرمایا۔غور کرو۔کیا کہہ رہے ہو؟ یاد رکھو۔ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔اور ہر چیز پر ایک دلیل۔ تیرے اس دعوے کی کیا حقیقت ہے؟ اور تیرے ایمان کی کیا دلیل؟ حضرت حارثہ بن زیدؓ نے عرض کیا۔حضور ﷺ ! مَیں نے اپنی جان کو دنیا سے علیحدہ کرلیا۔اور اپنا منہ دنیا سے موڑ لیا۔اَب میری نظر میں دنیا کا پتھر، سونا، چاندی، کنکر، کوڑا سب یکساں ہیں۔اور جب مَیں دنیا و مافیہا سے آزاد ہو چکا۔تو مقامِ اقصیٰ یعنی درجہ انتہائی پر پہنچ گیا۔حتیٰ کہ آج مَیں نے انہار کی شکم پری اور شب بیداری میں مجھے گویا میں رب العلیٰ کے عرشِ بریں کا مشاہدہ بلا حجاب کر رہا ہوں۔اور گویا کہ میں اہل ِجنت کو دیکھ رہا ہوں۔اور وہ سیر و تفریح میں ہیں۔اور گویا کہ میں جہنمیوں کو دیکھ رہا ہوں۔کہ وہ تڑپ رہے ہیں۔

ایک روایت میں ہے۔آنکھ پھاڑ پھاڑ کر جہنم میں دیکھ رہے ہیں۔(تو) حضور ﷺ نے (تصدیق فرماتے ہوئے) فرمایا۔ جان لیا تُو نے۔اَب اس منصب کی محافظت کرو۔اس لئے کہ بس اس کے سوا اور عرفان (مخلوق کو حاصل نہیں) اولیاء اللہ کو اسی منصب و نام سے پکارتے ہیں۔اور اِسی حدیث کو امام طبرانیؒ نے المعجم الکبیر میں، امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں، امام شیبہؒ نے المصنف میں اور عبد بن حمیدؒ نے اپنی مسند میں اس طرح سے بیان کیا ہے۔کہ!

حضرت حارث بن مالکؓ سیمروی ہے۔کہ! ایک مرتبہ وہ آنحضور نبی مکرم ﷺ کے پاس سے گزرے۔تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا۔کہ! اے حارثؓ ! تُو نے کیسے صبح کی؟ (تو) انہوں نے عرض کیا۔مَیں نے سچے مومن کی طرح (یعنی

حقیقتِ ایمان کے ساتھ) صبح کی۔حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ (کہ) یقیناً ہر ایک شئے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے۔سوتمھارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ (یا رسول اللہ ﷺ) میرا نفس دنیا سے بے رُغبت ہوگیا ہے۔اور اسی وجہ سے (مَیں) اپنی راتوں میں بیدار اور دن میں (دیدارِ الٰہی کی طلب میں) پیاسا رہتا ہوں۔اور (میری) حالت یہ ہے۔گویا مَیں اپنے رَب کے عرش کو سامنے ظاہرًا دیکھ رہا ہوں۔اور اہلِ جنت کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔اور دوزخیوں کو تکلیف سے چلاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔اے حارث! تُو نے (واقعتاً حقیقتِ ایمان کو) پہچان لیا ہے۔اَب (اس سے) چمٹ جا۔یہ کلمہ مبارک آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

اور یہی روایت حضرت انس بن مالک سے ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ مروی ہے۔کہ! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔تُو نے حقیقتِ ایمان کو پالیا۔پس اسی حالت کو (اَب دائمًا) قائم رکھنا۔جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھر دیا۔(قرآن کریم میں ہے۔کہ!) اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤ۔اور شیطان کے قدموں پر مت چلو۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر 208)

دو انتہائی اہم ترین خطوط

پہلا خط: اَز طرف حضرت حسن بصری دَر خدمت اقدس جناب حضرت امام حسن بن علی بن ابو طالب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

سلام ہو آپ پر، اے فرزندِ سرورِ عالم و نورِ چشمِ رسول اللہ ﷺ! اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں و برکتیں آپ پر ہمیشہ رہیں۔ (آمین) آپ لوگ بنی ہاشم ہمارے لئے ایسے کشتی کے مثل (مانند) ہیں۔کہ! جو موجزن دریائے متلاطم میں چل رہی ہے۔اور آپ وہ ستارے ہیں۔کہ جو ان کی پیروی اور رہنمائی کے مطابق چلا۔اس کو اس (کشتی جو کہ مانند سفینہ نوح کی طرح ہے) میں امان حاصل ہوگئی۔اور جو آپ لوگوں کی پیروی کرلے گا۔وہ (یقیناً انشاء اللہ تعالیٰ) نجات پالے گا۔جس طرح کہ کشتی نوح کے پیروکار نجات پا گئے۔اور مومن ہوگئے۔فرمایئے۔آپ کا کیا ارشاد ہے؟ اے ابنِ رسول اللہ ﷺ! ہمارے اس تحیر میں جو قدریوں کی وجہ سے پیدا ہوا۔اور وہ اختلاف جو اپنی اپنی (قلیل) معلومات کے تحت پیدا کیا گیا۔تاکہ ہم سمجھ سکیں۔کہ اس وقت آپ کا مسلک کیا ہے؟ اس لئے کہ آپ اہلِ بیتِ نبی مکرم ﷺ سے ہی ہیں۔اور ہمارا عقیدہ ہے۔کہ آپ کا علم (درحقیقت) تعلیمِ الٰہی سے منقطع نہیں ہوسکتا۔بلکہ وہ ذاتِ پاک آپ کی نگہداشت و محافظت میں (ہروقت کوشاں) ہے۔اور آپ مخلوقات کے محافظ اور ان کے گواہ ہیں۔ والسلام۔

جب یہ نامہ حضرت امام حسن بن علی کو ملا۔تو آپ نے حضرت حسن بصری کی خدمت میں یہ جواب ارقام فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

آپ کی کتاب (کتاب سے مُراد تحریر یعنی خط ہے) ہمیں ملی۔اس (خط) میں جو آپ نے اپنی حیرت کے متعلق لکھا ہے۔اور جو ہماری اُمت کے مسئلے قدر میں لکھا ہوا ہے۔اس کی بابت ہماری رائے مستقیم یہ ہے۔کہ! جو شخص قدر خیر و شر من اللہ پر ایمان نہ لائے۔اور جو (شخص) اپنے افعالِ معصیت (بُرے اور غیر متشرع امور) کو اللہ عزوجل کی مشیت کی طرف منتسب کرے۔وہ فاجر، یعنی انکارِ قدر و تقدیر کرنا مذہبِ قدریہ ہے۔اور اپنے بُرے افعال اور گناہوں کو مشیتِ الٰہیہ کی طرف منسوب کرنا مذہبِ جبریہ ہے۔اس لئے کہ بندہ کو مُختار کیا گیا ہے۔اس کے افعال اور اکتساب میں اس کی استطاعت و قوت کی حد تک۔اور یہ اختیار منجانب الٰہیہ عطا ہوا ہے۔اور ہمارا دین قدر و جبر کے درمیان ہے۔اور میری مُراد اس نامہ میں جو کچھ مَیں نے ظاہر کی ہے۔اس سے زائد ایک (بھی) کلمہ نہیں ہے۔

والسلام۔

فضیلتِ خُلفائے راشدینؓ :

حدیثِ نبوی ﷺ کی مشہور و معروف کتاب ''الدیلمی''میں مذکور ہے۔کہ ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔کہ!

انا مدینة العلم۔ و ابی بکرؓ اسا سها۔ و عمرؓ حیطا نها۔ و عثمانِ سقفها۔ و علیؓ با بها۔ میں علم کا شہر ہوں ، اور ابی بکرؓ اس کی بنیادیں ہیں ، اور عمرؓ اِس کی دیواریں ہیں ، اور عثمانؓ اِس کی چھت ہیں ، اور علیؓ اِس کے دروازے ہیں۔

بکارِ خویش حیرانم اغثنی یارسول اللہ ﷺ　　پریشانم پریشانم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

تصوف سے متعلق شریعت وطریقت کی وضاحت بذریعہ نظم :

شریعت وطریقت کے فرق پر اس نظریے کے ماتحت لسان العصر شاعر حضرت اکبرالہ آبادی کی نظم پیشِ خدمت ہے۔

سنو دو ہی لفظوں میں مجھ سے یہ راز　　شریعت وضو ہے۔ طریقت نماز
طریقت شریعت کی تعمیل ہے　　طریقت عبادت کی تکمیل ہے
شریعت بحکم وطریقت بدل　　کہ معنی سے کردے تجھے متصل
شریعت میں آثار راہ خدا　　طریقت میں رفتار راہِ خدا
طریقت شریعت سے ہے صف بہ صف　　وہ ہے موجِ دریا، یہ دریا میں کف
شریعت سے ہے ظلمتِ کفر دور　　طریقت میں فطرت کا ظاہر ہے نور
شریعت کرے گی بصیرت کو صاف　　طریقت میں حسبِ مذاق انکشاف
شریعت تو اِک عام قانون ہے　　طریقت کا اِک خاص مضمون ہے
شریعت میں لازم اطاعت ہوئی　　طریقت میں شرطِ ارادت ہوئی
شریعت میں تو ہے دیدہ نور بیں　　طریقت بنی روح کی دور بیں
شریعت ہے اِک شمعِ محفل فروز　　طریقت ہے اِک شعلہ وہم وسوز
شریعت ہے مہرِ سپر ہدٰے　　طریقت کا رُخ سوئے حُبِّ خدا
شریعت ہے جان اور طریقت نشاط　　شریعت ہے منزل طریقت رباط
شریعت غذا ہے طریقت دواء　　شریعت چمن ہے طریقت ہوا
شریعت عبادت اللہ کی ہے　　طریقت محبت اللہ کی ہے
شریعت کی خدمت کا سب سے لگاؤ　　طریقت کی لذت پئے **من یشاء**
شریعت میں ہے نار و جنت کا رنگ　　طریقت میں ہے وصل وفرقت کا رنگ
شریعت کتابوں کی ہے محتمل　　طریقت میں ہے درسِ الواحِ دل
شریعت طریقت میں تُو کیوں اُلجھ　　وہ قرآن ہے۔اور یہ اس کی سمجھ
سُخن سنجیاں گو ہوں میری درست　　مگر قولِ سعدیؒ نہایت ہے چُست
طریقت بجز خدمت خلق نیست　　بہ تسبیح وسجادہ ودلق نیست
محال اَست سعدیؒ کہ راہِ صفا　　تو آن رفت جز بر پئے مصطفٰے ﷺ

نہ ہوا اہل اس کا تو کیا اس کی قدر | خدا ہی کی مرضی سے ہے شرح صدر
شریعت میں دین اور ایمان ہے | طریقت میں تسکیں اور ایقاں ہے
عبادت سے عزت شریعت میں ہے | عبادت کی لذت طریقت میں ہے
شریعت میں تائید ضبطِ نفوس | طریقت میں ذوقِ عمل باخلوص
شریعت قدم ہے طریقت ہے راہ | شریعت زباں ہے طریقت نگاہ
شریعت درِ محفلِ مصطفٰے ﷺ | طریقت عروجِ دلِ مصطفٰے ﷺ
شریعت میں ہے قیل وقالِ حبیب ﷺ | طریقت میں محوِ جمالِ حبیب ﷺ
شریعت میں ارشادِ عہدِ اَلست | طریقت میں ہے یادِ عہدِ اَلست

شریعت شکر ہے، طریقت زباں
کہ معنی کی لذت چکھے تیری جاں

دینِ اسلام کا تصوف سے تعلق :

یہ دینِ اسلام جس میں ہمارے لئے زندگی کے تمام مسائل کا حل بعین موجود ہے۔ درحقیقت چار حصص پر مشتمل ہے۔

1۔ عقائد۔ 2۔ عبادات۔ 3۔معاملات۔ 4۔ اخلاقیات۔

اَب اگر ہم اِن چاروں حصص کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں یہ پتا چلے گا۔ کہ!
عقائد میں ایمانیات، عبادات میں خمس اراکینِ اسلام، معاملات میں حقوق (حقوق العباد، معاشرے کے حقوق ۔۔) اور اخلاقیات میں تزکیہءنفس، باطن کی اصلاح اور سیرت وکردار کو سنوارنا شامل ہے۔
مزید برآں یہ کہ! قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں آنحضرت رسالت مآب ﷺ کے بعثت کے چار مقاصد بیان فرمائے ہیں۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے۔ کہ!
وہی (اللہ) جس نے امیوں میں ایک رسول ﷺ اِنہی میں سے مبعوث فرمایا۔ جو اِنہیں اِس (قرآن) کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور اِن کا تزکیہ (نفس) کرتا ہے۔ اور اِنہیں کتاب وحکمت کی تعلیم فرماتا ہے۔ اگر چہ وہ اِس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ (قرآن 62۔2)
یادرہے کہ! تصوف کی ابتداء بعثتِ نبوی ﷺ کے ساتھ ہی ہوگئی تھی۔ جیسا کہ ابھی بیان ہوا ہے کہ! ہادیء برحق ﷺ کی بعثت کا مقصد ہی آیات (کو سمجھ اور اِن پر عمل کر کے) کی تلاوت، تزکیہ نفس اور قرآن وحکمت کی تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔ تاکہ اخلاقِ حسنہ کی تعمیر وتکمیل ہو جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی آخرالزمان ﷺ کو خلقِ عظیم کا مالک بنایا ہے۔ (**انک لعلی خلق عظیم** o) بعثتِ نبوت اور اظہارِ نبوت کے کچھ عرصے بعد اللہ تعالیٰ نے سورہ مزمل نازل فرمائی تو اِس کی پہلی 11۔ آیات میں تزکیہءنفس کے لئے ہدایات دی گئی ہیں۔ جنہیں (**سورہ مزمل** کی اِنہیں گیارہ آیات آیات کو) اگر تصوف کا مآخذ، نچوڑ اور خلاصہ کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ سورہ مزمل کی اِنہیں گیارہ آیات کا یہاں پر ترجمہ دیا جا رہا ہے۔
☆ اے کپڑا اوڑھنے والے! رات کو (اللہ تعالیٰ کی عظیم المرتبت بارگاہ میں) کھڑے رہا کریں مگر کم۔ آدھی رات یا اِس سے کچھ کم کرلو یا اِس سے کچھ (زیادہ) بڑھالو۔ (یعنی شب بیداری اختیار کریں)
☆ اور قرآنِ پاک کو خوب ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کیا کریں۔ بے شک! ہم آپ ﷺ پر ایک بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں۔ (ترتیل کے ساتھ قرآنِ پاک کو پڑھنے کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام میں غور وفکر، فہم وفراست اور ادراک کا

حصول ہے۔اور کلام پاک کا اثر قلب پر وارد ہو۔)

☆ درحقیقت رات کا اُٹھنا ،نفس پر قابو پانے کے لئے بہت کارگر ہے۔اور بہت سیدھا کرنے والا ہے بات کو۔(نوافل بالخصوص **تہجد** پڑھ کرنفسِ امارہ کو مغلوب کرنا، کیونکہ جو شخص رات کو اپنی نیند خراب کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لئے اُٹھ کر تازہ وضو کر کے نہایت عاجزی وانکساری اور خشوع وخضوع سے نوافل پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں محو ہو جاتا ہے۔ وہ لازمًا اللہ تعالیٰ کا حقیقی قرب حاصل کر لیتا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے کہ! پس جو شخص اپنے رب سے ملاقات کا آرزومند ہو تو اُسے چاہیئے کہ وہ نیک اعمال بجالائے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔)

☆ بے شک دن کے اوقات میں تو آپ ﷺ کے لئے بہت سی مصروفیات ہیں۔(یعنی کہ دن کے اوقات میں دنیاوی معاملات کو سرانجام دیا جائے۔رزق وروزی کی طرف توجہ ہو، اہل بیت کی کفالت ،حقوق العباد کی طرف دھیان ہو وغیرہ۔۔)

☆ اور اپنے رب کے نام کا (خوب) ذِکر کیا کرو۔(یعنی کہ! اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے۔**الذین امنوا وتطمئن قلوبهم بذكرالله ط الا بذكرالله تطمئن القلوب**۔(سورہ رعد آیت 28) جو ایمان لائے اور ان کے دِل اللہ جل شانہ کے ذِکر سے مطمئن ہو گئے۔سنو! اللہ تعالیٰ کے ذِکر سے ہی دل کا اطمینان (چین ،سکون، آرام، قرار) ہو سکتا ہے۔

☆۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ!

ومن اعرض عن ذكرى فان له معيشة ضنكا و نحشره يوم القيمة اعمى o (سورہ طٰہٰ آیت 124) جس نے میرے ذکر سے منہ موڑا۔اس کی روزی تنگ ہو جائے گی اور اس کو (ہم) قیامت کے دن اندھا اُٹھائیں گے۔

مؤلف کی رائے :

ان آیات کو یہاں پیشِ خدمت کرنے کا مقصد وغایت بھی یہی ہے کہ جب دائمی ذکر ہی محبت ومودت الٰہی کا سبب ہے اور اللہ جل شانہ کامل محبت ،عبودیت، تعظیم ،تکریم واجلال کا سب سے بڑھ کر مُستحق ہے تو اس کا ذِکر بندے کے لئے جملہ اشیاء وضروریاتِ حیات میں سب سے مُقدم ہونا لازمی ہے۔تا کہ ایسا شخص رحمتِ رحمانی اور فیوضات وانعاماتِ ربانی سے مستفید ومنتفع اور مفید ہونے کا مُستحق قرار پا سکے۔آمین۔

سوداگری نہیں ، یہ عبادت خُدا کی ہے　　　　اے بے خبر! جزاء کی تمنا بھی چھوڑ دے

اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے حق وسچ کتابِ مبین قرآنِ حکیم میں اہلِ ایمان کے لئے فرمایا ہے کہ!

يا يهاالذين آمنوا لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكرالله ج ومن يفعل ذلك فاولئك هم الخسرون (سورہ المنافقون ؒآیت 9) اے ایمان والو! تمھارے مال اور تمھاری اولاد تمھیں اللہ تعالیٰ کے ذِکر سے غافل کر نہ دیں اور جو ایسا کریں وہی نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ ، نبی آخرالزمان حضرت رسالت مآب ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ! میں اپنے بارے میں بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جب کہ وہ میرا ذکر کرتا ہے اگر وہ تنہائی میں میرا ذکر کرے تو میں بھی تنہائی میں اسکا ذکر کرتا ہوں۔اور اگر وہ محفل میں میرا ذکر کرے تو میں اُس محفل میں اسکا ذکر کرتا ہوں جو اسکی محفل سے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔اور اگر وہ ایک بالشت کے برابر میرے قریب آئے تو میں چار ہاتھ کے برابر اسکے قریب ہوتا ہوں۔اور اگر وہ چل کر میرے پاس آئے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں (صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

حدیثِ نبوی ﷺ (کی کتب مثل (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)) میں آیا ہے۔کہ!

حضرت عبداللہ بن بسرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے (بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر) عرض کی۔یارسول اللہ ﷺ! اسلام کی تعلیمات بہت زیادہ ہیں۔آپ ﷺ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جسے میں باقاعدگی سے اختیار

کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اِرشادفرمایا (کہ) تمھاری زبان ہروقت اللہ تعالیٰ کے ذِکر سے تر رہنی چاہیئے۔

☆ اور سب سے کٹ کر اُسی (ربِ متعال) کے ہو رہو۔ (یعنی رجوعِ الی اللہ۔ اللہ تعالیٰ سے حقیقی محبت کی جائے اور تمام رشتوں ناطوں پر اللہ تعالیٰ کے قرب وتعلق کو فوقیت دی جائے۔ صحیحین کی واضح حدیث ہے کہ! تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ میں (آپ ﷺ) اس کے والد، اولاد اور سب لوگوں سے محبوب تر ہو جاؤں۔)

☆ وہی مشرق و مغرب کا (حقیقی) مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ لہذا اُسی کو اپنا کارساز بنا لو۔ (یعنی کہ! اِس دنیا کی ہر چیز کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ خود ہے۔ وہی **مسبب الا سباب** ہے۔ پھر کیوں نہ اُسی کو ہی اپنا وکیل اور کارساز بنایا جائے۔ لہٰذا دنیاوی اسباب کے پیچھے بھاگنے کے بجائے کیوں نہ اسباب پیدا کرنے والی ذات پر مکمل یقین و بھروسہ کیا جائے۔ کیونکہ صوفی ہمیشہ توکل وتقوٰی کے بلند مقام پر فائز ہوکر حقیقی صوفی بنتا ہے۔)

☆ اور جو باتیں لوگ (آپ ﷺ کے متعلق) بنارہے ہیں۔ اِن پر صبر کریں۔ (یعنی کہ! اِس دنیا میں کوئی بھی شخص چاہے کوئی نیک عمل کرے یا بد، دنیا والے اُس پر نہ صرف باتیں بناتے ہیں بلکہ طرح طرح کی تہمتیں لگا کر بدنام کرتے ہیں۔ لہٰذا ہر بات پر صبر کرنا چاہیئے۔ دانا کو تو چاہیئے کہ ہر طاغوت کے مقابلے میں جو بھی تکلیف آئے اِس سے پریشان ہو کر ایمان کو کمزور نہیں ہونے دینا، بلکہ صبر و استقلال کی قوت سے ہر طاغوتی طاقت کا مقابلہ کرنا ہے۔ خواہ وہ میدانِ جنگ و جہاد ہو یا نفسانی وشہوانی خواہشات کے خلاف ہو۔ ہر میدان میں صبر وتحمل اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش وامتحان سمجھ کر حالات میں استقلال پیدا کرنا ضروری ہے۔)

☆ اور شرافت کے ساتھ اِن سے الگ ہو جائیں۔ (مخالفین و جہلاء سے نہایت عمدگی، خوش اخلاقی اور شائستگی کے ساتھ کنارہ کشی اختیار کر لینی چاہیئے۔ بجائے اِس کے کہ! اُن سے لڑائی جھگڑا کیا جائے۔ یا خواہ مخواہ اُن سے اُلجھا جائے۔)

☆ اور اِن جھٹلانے والے خوشحال لوگوں سے نمٹنے کا کام آپ ﷺ مجھ پر چھوڑ دیں۔ اور انہیں تھوڑی سی مہلت دے دیں۔ (یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی حق پر ہے اللہ و رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے کے دوران ظلم و زیادتی کرے گا تو اللہ تعالیٰ خود اُن سے انتقام لے گا۔ اور ویسے بھی یہ بات بالکل واضح ہے کہ جس کسی نے اِس جہاں میں کسی کا حق مارا یا کسی کے ساتھ ناجائز برتاؤ روا رکھا تو اُسے لازمًا اگلے جہاں میں ضرور حساب دینا ہوگا۔)

تصوف کیا ہے؟ (تعریف و توصیف)

عُلمائے متصوفین کی نظر میں تصوف کی تعریف ہر دور کی زمانے کے اعتبار سے کی گئی ہے۔ صوفیاء نے اپنے اپنے شوق و وجدان کے مطابق تصوف کی توضیح بیان کی ہے۔ اگر اِن تمام تعریفوں کو یکجا کر کے اِن کا ماخذ و نچوڑ نکالا جائے تو بالکل واضح ہو جائے گا کہ تصوف درحقیقت شریعت کے تمام پہلوؤں کا مکمل بیان ہے۔ چند صوفیاء کے اقوال تصوف کی تعریف وتوضیح میں یہاں بطور نمشتہ پیشِ خدمت ہیں۔

حضرت معروف کرخیؒ (م 200ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف دراصل حقیقت کی معرفت حاصل کرنا ہے۔ دقائق پر گفتگو کرنا اور مخلوق کے پاس جو کچھ ہے اِس سے نا اُمید ہوکر اللہ تعالیٰ پر مکمل یقین وبھروسہ رکھنا۔

حضرت ذوالنون مصریؒ (م 245ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف دراصل یہ ہے کہ تمام کائنات میں اللہ تعالیٰ کو پسند کرنا۔ اور اِس کے تمام احکامات کے مطابق مستقل رہنا۔

حضرت خواجہ سری سقطیؒ (م 257ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف دراصل معرفت الٰہی کا نام ہے۔

حضرت سلطانُ العارفین بایزید بُسطامیؒ (م 261ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف یہ ہے۔کہ اپنے اوپر آسائش (یعنی دنیاوی عیش وعشرت) کا دروازہ بند کر کے مجاہدہ (نفس کے خلاف جہاد) اختیار کیا جائے۔

حضرت ابوحفص حداد ؒ (م 265ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف دراصل مکمل ادب ہے۔جو ادب کو ضائع کرے وہ قربِ الٰہی اور قبولیت سے دور جا پڑتا ہے۔اور بالآخر مردود ہو جاتا ہے۔

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی ؒ (م 298ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف مستقل مجاہدہ نفس کا نام ہے۔

حضرت خواجہ دینوری ؒ (م 299ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف یہ ہے کہ اسرار کو مصفّٰی رکھا جائے۔اسرارِ شریعت میں قطعًا مغالطہ نہ رکھا جائے۔اللہ تعالیٰ کی رضا میں ہمیشہ راضی رہا جائے۔اور لوگوں میں محبت رکھنا تصوف ہے۔

حضرت ابوالحسن نوری ؒ (م 286ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف نہ رسوم میں ہے۔اور نہ فقط علوم میں ہے۔بلکہ یہ تو سراسر اخلاق ہے۔رسم ہوتا تو صرف مجاہدہ سے حاصل ہو جاتا۔علم ہوتا تو فقط تعلیم سے حاصل ہو جاتا۔

حضرت خواجہ محمد ابراہیم بن ادہم ؒ (م **303**ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف دراصل، افعال پر ثابت قدم رہنا، اور نفس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُس کی مرضی پر چھوڑ دینا۔

حضرت احمد بن یحیٰی ابن الجلاء ؒ (م **306**ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف ایک حقیقت ہے۔اور اِس میں کوئی رسم نہیں۔رسم انسان کے لئے ہے۔اور حقیقت فقط اللہ تعالیٰ کے لئے۔لہذا دنیا سے منہ پھیر لینا دراصل تصوف ہے۔

حضرت خواجہ ابوبکر شبلی ؒ (م **334**ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف یہ ہے کہ! سب کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کا ہو کر رہنا۔غیر کے تصور سے بھی دل کو صاف رکھنا۔بلکہ یوں سمجھنا کہ غیر کا تو کوئی وجود ہی نہیں۔

حضرت ابومحمد مرتعش ؒ (م **338**ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف حسنِ خلق اور رجوعِ الی اللہ ہے۔

حضرت خواجہ ابوالعباس نہاوندی ؒ (م **366**ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف دراصل اوامر ونواہی پر صبر کرنے کا نام ہے۔

حضرت ابوالحسن حصری ؒ (م **391**ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف دراصل قلب کو حق کی مخالفت سے بچانا اور تزکیہ نفس کرنے کا نام ہے۔

حضرت علی بن عُثمان ہجویری ؒ (م **465**ھ) صاحب **کشف المحجوب** تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف دراصل اپنے اخلاق ومعاملات کو صاف رکھنا اور ہر صفت صفا کو لازم رکھنے کا نام ہے۔کیونکہ صوفی **قد افلح من تزکی** کا حقیقی مظہر ہوتا ہے۔

حضرت عبدالکریم بن ہوازن القشیری ؒ (م **465**ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ تصوف دراصل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی مکمل پابندی کرنے کا حقیقی مظہر ہوتا ہے۔

حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر الجیلانی والبغدادیؒ (م 561ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔

☆ **تصوف کی بنیاد آٹھ چیزوں (اصولوں) پر ہے۔**

سخاوت حضرت ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہؑ جیسی ہو۔

رضائے رحمانی حضرت اسماعیل ذبیح اللہؑ جیسی ہو۔

صبر حضرت ایوب نبیؑ جیسا ہو۔

غربت کے باوجود خوشحالی حضرت یحیٰؑ جیسی ہو۔

مناجات حضرت زکریاؑ جیسی ہو۔

خرقہ پوشی حضرت موسیٰ کلیم اللہؑ جیسی ہو۔

سیاحت وتجرد حضرت عیسیٰ روح اللہؑ جیسا ہو۔

فقر (وعلم وحلم، صبر وشکر) حضرت سید المرسلین فخرِ انبیاء آنحضرت محمد ﷺ جیسا ہو۔

حضرت خواجہ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ (م 632ھ) تصوف کی یوں تعریف بیان فرماتے ہیں۔ کہ!

☆ تصوف قولاً، فعلاً اور حالاً اتباعِ رسول ﷺ کا نام ہے۔

اگر ہم مذکورہ تمام تعریفات کو یکجا کریں تو بخوبی واضح ہوجائے گا کہ! یہ تمام تعریفیں ہر لحاظ واعتبار سے شریعتِ محمدی ﷺ کے مختلف پہلوؤں کی مکمل عکاسی کرتی ہیں۔ لہٰذا یہ بات عین حقیقت ہے کہ تصوف دراصل شریعت ہی کا دوسرا نام ہے۔ یہ شریعت سے ہٹ کر کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔ اور صوفی سے مُراد صالح، متقی اور متبع شریعت انسان کو کہا جاتا ہے۔ حضرت حسن بصریؒ (م 110ھ) اور حضرت سفیان ثوریؒ (م 161ھ) کے عہد میں لفظ ''**صوفی**'' کا استعمال کیا گیا۔ اور سب سے پہلے صوفی حضرت ابو ہاشم کوفی (م 161ھ) تھے۔ جو صوفی کے لقب سے ملقب ہوئے۔

حضرت عبدالکریم بن ہوازن القشیریؒ (م 465ھ) رسالہ قشیریہ میں اور حضرت عبدالرحمان جامیؒ اپنی یگانہ روزگار تالیف نفحات الانس میں فرماتے ہیں کہ!

ابو ہاشم صوفی سے پہلے بھی بہت سے بزرگانِ دین ہوگزرے تھے۔ جو زہد، ورع، توکل، قناعت، تقوی، محبت اور دیگر دینی معاملات میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ لیکن سب سے پہلے لفظ صوفی سے ملقب ہونے والی شخصیت ابو ہاشم کوفی (م 161ھ) تھے۔ اِن سے پہلے اِس لفظ سے کسی کو موسوم نہیں کیا گیا۔ ک

میری (**نا چیز عبدالرؤف بلوچ کی**) نظر میں شاید تصوف یا تعلیم تصوف کی یہ تعریف ہوگی۔ کہ وہ تمام تعلیمات (اقوال و افعال) جو کہ آنحضور سرورِ کائنات ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ (بالخصوص اصحابِ صفہ) کو وقتاً فوقتاً ارشاد فرمائے ہیں۔ تصوف کہلاتے ہیں۔ اور بعد میں یہی تعلیمات خلفائے راشدینؓ اور اہلِ بیتِ اطہارؓ سے ہوتی ہوئی تابعین وتبع تابعین تک پہنچیں۔ جن میں حضرت اویس قرنی، حضرت حسن بصری، خواجہ کمیل بن زیاد، مالک بن دینار سے ہوتی ہوئی خواجہ حبیبِ عجمی وفضل بن عیاض اور ثفیان ثوریؒ سے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی۔۔۔ تا حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تک پہنچیں۔ یہ تمام تعلیمات ہی تصوف ہیں۔ (یہاں پر چند بزرگوں کے اسماء پر اکتفا کیا گیا ہے۔ ورنہ تو تابعین وتبع تابعین کی فہرست بہت لمبی ہے۔ طوالت کی وجہ سے احتراز کیا گیا ہے)

تصوف کے درجات:

عُلمائے متصوفین کی نظر میں تصوف کے چار درجات مُقرر ومتعین ہیں۔

☆ **شریعت۔** ☆ **طریقت۔** ☆ **معرفت** ☆ **حقیقت**

حضرت امام غزالیؒ نے ان چاروں مراتب کو ایک اخروٹ سے اِس طرح سے تعبیر فرماتے ہیں کہ!

☆ شریعت ، پوست (چھلکا) ☆ طریقت ، استخوان
☆ معرفت ، مغز ☆ حقیقت ، روغن

یعنی کہ شریعت پوست ہے۔ ☆ طریقت استخوان ہے۔ ☆ معرفت مغز ہے۔ اور حقیقت روغن ہے۔

اگر پوست نہ ہو تو استخوان کا پیدا ہونا مُحال ہے ___ اور جب مغز ہی نہیں تو روغن کُجا۔

اسی طرح تصوف ایک درخت ہے !

☆ جس کی بیخ (جڑ) شریعت ہے۔ ☆ شاخ طریقت ہے۔ ☆ پھول حقیقت ہیں۔ ☆ پھل معرفت ہیں۔

تصوف کے مقامات:

عُلمائے متصوفین کی نظر میں تصوف کے آٹھ مقامات ہیں۔

۱۔ توبہ ۲۔ ورع۔ ۳۔ زہد۔ ۴۔ فقر ۵۔ صبر۔
۶۔ توکل۔ ۷۔ ایثار۔ ۸۔ رضائے ربانی۔

حصولِ قرب کے لئے اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان حائل دس کثافتیں :

۱۔ کینہ۔ ۲۔ بغض۔ ۳۔ حسد۔ ۴۔ غیبت۔
۵۔ غصہ۔ ۶۔ دل آزاری۔
۷۔ کسی کے کام آنے کے بجائے No کہنا (انکار)۔
۸۔ حرصِ کلام (خود بات کرنا، کسی دوسرے کو بات نہ کرنے دینا)۔
۹۔ حرصِ طعام (کھاتے چلے جانا)۔
۱۰۔ حرصِ جاہ (یعنی لوگ میری عزت کریں۔ میری تعظیم میں کھڑے ہوں)۔

چھوٹی سی نیکی کی وجہ سے جنت میں گھومنے والا خوش نصیب:

صحیح مسلم شریف میں آنحضور ﷺ کا فرمانِ عالی شان آیا ہے۔ کہ! مَیں نے ایک شخص کو جنت مین گھومتے ہوئے دیکھا۔ کہ جدھر چاہتا ہے۔ نکل جاتا ہے۔ کیوں کہ اس نے ایک ایسے درخت کو راستے سے کاٹ دیا تھا۔ جو کہ لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ سے دوستی کے لئے دس کثافتوں کی رکاوٹ:

سید سرفراز اے شاہ صاحب کے ملفوظات بنام ''ارژنگِ فقیر'' کی نشست دوئم کے صفحہ نمبر 32 میں لکھا ہے۔ کہ! جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلنے اور اللہ تعالیٰ کی دوستی win کرنے میں Interested ہیں۔ اُن کے لئے ضروری ہے۔ کہ! وہ دس کثافتوں کے نام کاغذ پر لکھ پر اُنھیں اپنی زندگی سے بتدریج ختم کرنا شروع کر دیں۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ! حضرت پیرانِ پیرؒ اور حضرت امام غزالیؒ جیسی (بلند مرتبت) ہستیوں نے مرید کی Guidance (رہنمائی) کے لئے (بھی) یہی فرمایا ہے۔ کہ! مرید کچھ نہ کرے۔ پہلے (اِن) دَس کثافتوں کو اپنے اندر سے نکال لے۔ اور اس کے بعد اِن باتوں پر عمل شروع کر دے۔ جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ (یعنی کہ صرف) ان دس کثافتوں کو اندر سے نکال دینا ہی کافی نہیں۔۔۔ پسندیدہ اطوار کو اپنی ذات میں شامل بھی کرنا ہوگا۔ اپنی ذات میں موجود سب کثافتوں پر غور کریں۔ اور ایک ایک کر کے اُنھیں اپنی شخصیت سے نکال دیں۔ مختلف کثافتوں سے چھٹکارے کے بعد ہم اُن عادات و اطوار پر کام شروع کر دیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔

اسی کتاب ''ارژنگِ فقیر'' کے صفحہ نمبر 44 پر شاہ صاحب مزید فرماتے ہیں۔ کہ! انسان کے اندر ایسی دس Negative عادات یا کثافتیں ہیں۔ کہ جب تک وہ ختم نہ ہو جائیں۔ انسان کا دل صاف نہ ہوگا۔ اور جب تک (کہ) دل صاف نہ ہوگا۔ (تو) وہاں

رب نہیں بسے گا۔(کیونکہ) رب متعال پاک، صاف اور نفاست پسند (ذات) ہے۔وہ وہیں رہتا ہے۔جہاں Negative چیزیں نہ ہوں۔

(وہ دس کثافتیں یہ ہیں۔ ۱۔ کینہ۔ ۲۔ بغض۔ ۳۔ حسد۔ ۴۔ غیبت۔ ۵۔ غصہ۔ ۶۔ دل آزاری۔ ۷۔ کسی کے کام آنے کے بجائے No کہنا (کسی کے کام نہ آنا یا انکار کرنا)۔ ۸۔ حرصِ کلام (خود بات کرنا، کسی دوسرے کو بات نہ کرنے دینا)۔ ۹۔ حرصِ طعام (کھاتے چلے جانا)۔ ۱۰۔ حرصِ جاہ (یعنی لوگ میری عزت کریں۔میری تعظیم میں کھڑے ہوں)۔

(لہٰذا) اگر ہم رب تعالیٰ کو پانا چاہتے ہیں۔تو ہمیں اُن دس کثافتوں سے چھٹکارا پانا پڑے گا۔

اسی کتاب ''ارژنگِ فقیر'' کے صفحہ نمبر 69 پر شاہ صاحب مزید فرماتے ہیں۔کہ! وہ دس کثافتیں جو انسان کو روحانی ترقی میں آگے نہیں بڑھنے دیتیں۔اُن میں حرص طعام اور حرصِ کلام بھی ہیں۔اِن کثافتوں کے دور ہونے سے نماز میں میں زیادہ دل (لگنے) لگتا ہے۔اور انسان غور وفکر میں ڈوبا رہتا ہے۔

یہاں پر بندہ ناچیز محمد عبدالرؤف انہیں دس کثافتوں میں سے چند ایک کے بارے میں (بطورِ دلیل) چند احادیث بیان کرتا ہے۔تاکہ ان کثافتوں کے نقصانات کی مزید نشاندہی ہو سکے۔

نمبر1۔ کینہ :

صحیح مسلم شریف کی حدیث نمبر 6544 میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔اور ہر اس بندے کی مغفرت کی جاتی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔(اور) سوائے اس بندے کے، جو اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ رکھتا ہو۔اور کہا جاتا ہے۔کہ ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو۔یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں۔ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو۔یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں۔ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو۔یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں۔

نمبر2۔ بغض :

صحیح بخاری شریف کی حدیث نمبر 6064 میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! بدگمانی سے بچتے رہو۔کیونکہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں۔لوگوں کے عیوب تلاش کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔آپس میں حسد نہ کرو۔بغض نہ رکھو۔بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

اسی طرح سے صحیح مسلم شریف کی حدیث 6705 میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں۔تو حضرت جبرائیلِ امینؑ کو بلا کر فرماتے ہیں۔کہ! مَیں فلاں سے محبت کرتا ہوں۔تو (بھی) اسے محبوب رکھ۔پس حضرت جبرائیلؑ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔پھر آسمان پر منادی کی جاتی ہے۔کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے۔تم بھی اس سے محبت کرو۔تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔پھر زمین میں بھی اس کے لئے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔اور جب کسی (خوش نصیب) بندے کے لئے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔تو وہ (دنیا والوں کے لئے بھی) مقبول ہو جاتا ہے۔اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتے ہیں۔تو تو حضرت جبرائیلؑ کو بلا کر فرماتے ہیں۔کہ! میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں۔تو بھی اسے مبغوض رکھ۔پس حضرت جبرائیلؑ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔پھر زمین میں اس کے لئے عداوت رکھ دی جاتی ہے۔

نمبر3۔ حسد :

صحیح بخاری شریف کی حدیث نمبر 73 میں آیا ہے۔کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! حسد صرف دو باتوں میں جائز

ہے۔ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہو۔اور وہ اس دولت کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو۔اور ایک اُشخص کے بارے میں (حسد جائز ہے۔کہ) جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو۔اور وہ اس کے ذریعے سے فیصلہ کرتا ہو۔اور (لوگوں کو) اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو۔

اسی طرح سے صحیح بخاری شریف کی حدیث نمبر 73 میں آیا ہے۔کہ! حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا ہے۔کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! آپس میں بغض نہ رکھو۔پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو۔بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے آپس میں بھا ئی بن کر رہو۔اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں۔کہ ایک (مسلمان) بھائی کسی (دوسرے مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ سلام (اور) کلام چھوڑ دے۔

نمبر 4۔ غیبت :

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔کہ! اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو۔(کیونکہ) بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔اور کسی کی ٹوہ میں نہ لگو۔اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا؟ کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔اس سے تو خود تم نفرت کرتے ہو۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔بے شک! اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بہت مہربان ہے۔(القرآن۔12 - 49)

اسی ضمن میں امام بیہقی ؒ نے اپنی کتاب دعوات کبیر میں حضرت انس ؓ سے روایت نقل کی ہے۔کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! غیبت کا کفارہ یہ ہے۔کہ! تم اس شخص کی مغفرت و بخشش کی دعا مانگو۔کہ اے اللہ عزوجل! ہم کو اس شخص کی، جس کی میں نے غیبت کی۔بخش دے۔ (آمین)

اور اسی طرح امام بیہقی ؒ نے حضرت اسماء بنت یزید ؓ سے روایت نقل کی ہے۔کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے اس کا گوشت کھانے سے باز رکھے۔یعنی اس کے سامنے اگر کوئی شخص (کسی) مسلمان بھائی کی برائی اور غیبت کر رہا ہو۔تو اس کو اس حرکت سے روکے۔تو اس کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے۔کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دے گا۔(انشاء اللہ تعالیٰ)

صحیح مسلم شریف کی حدیث نمبر 6593 میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا ہے۔کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! کیا تم جانتے ہو؟ کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا۔کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا۔(غیبت یہ ہے۔کہ) اپنے بھائی کے اس عیب کو ذکر کرے۔جس کے ذکر کو وہ ناپسند کرتا ہو۔آپ ﷺ سے عرض کیا گیا۔کہ! آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ کہ اگر واقعی وہ عیب میرے بھائی میں موجود ہوں۔جو میں کہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا۔اگر وہ عیب اس میں (واقعی) ہے۔جو تم کہتے ہو۔تبھی تو وہ غیبت ہے۔اور اگر اس میں وہ عیب نہ ہو۔تو پھر تم نے اس پر بہتان لگایا ہے۔

نمبر 5۔ غصہ:

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔کہ! غرض تمھیں جو کوئی چیز دی گئی ہے۔وہ دنیوی زندگی کی پونجی ہے۔اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔وہ ان لوگوں کے لئے کہیں بہتر اور پائیدار ہے۔جو اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں۔اور جب ان کو غصہ آتا ہے۔تو وہ درگذر سے کام لیتے ہیں۔

صحیح بخاری شریف کی حدیث نمبر 3194 میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا ہے۔کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا۔تو اپنی کتاب (لوحِ محفوظ) میں، جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے۔اس نے لکھا۔کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔ (شکر الحمدُ للہ۔ سبحٰن اللہ۔)

صحیح بخاری شریف کی حدیث نمبر **6046** میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے۔کہ! رسول اللہ ﷺ فحش گو نہ تھے۔نہ آپ ﷺ لعنت ملامت کرنے والے تھے۔اور نہ گالی دیتے تھے۔آپ ﷺ کو (جس وقت کسی پر) بہت زیادہ غصہ آتا تھا۔تو صرف اتنا کہہ دیتے۔اسے کیا ہو گیا ہے۔اس کی پیشانی پر خاک لگے۔

نمبر 6۔ دل آزاری :

صحیح مسلم شریف کی حدیث نمبر **5697** میں آیا ہے۔کہ! حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! جب تم تین آدمی ہو۔تو دو آدمی اپنے ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کیا کرو۔کیونکہ اس سے اس (تیسرے) کی دل آزاری ہوگی۔

اسی ضمن میں ایک واقعہ پیشِ خدمت ہے۔صوبہ پنجاب کے علاقے کوٹ مٹھن شریف کے نامور شاعر اور ولی اللہ حضرت خواجہ غلام فرید چشتیؒ کے بارے میں ایک حکایت ہے۔کہ! رمضان کے آخری عشرے میں حضرت خواجہؒ تشریف فرما تھے۔سامنے جمِ غفیر بیٹھا ہوا تھا۔کہ اس دوران ایک ہندو عورت آئی۔اور عرض گزار ہوئی۔کہ بھگوان نے مجھے آپؒ کی دعاؤں سے اولاد دی ہے۔مَیں نے منت مانی تھی۔کہ اگر مجھے اولاد ہوئی۔تو میں اپنے ہاتھوں سے آپؒ کو جلیبیاں کھلاؤں گی۔اب آپؒ میرے ہاتھوں سے یہ جلیبیاں کھائیں۔آپؒ نے کافی پس و پیش کیا، عذر خواہی کی۔لیکن وہ نہ مانی۔بالآخر آپؒ نے اپنا سرمبارک آسمان کی جانب اُٹھایا۔کچھ توقف کے بعد آپ ل نے اُس غیر مسلم عورت کو جلیبیاں کھلانے کی اجازت مرحمت فرمادی۔وہ جلیبیاں کھلا کر چلتی بنی۔لیکن یہاں پر لوگوں مین چی میگوئیاں شروع ہو گئیں۔تو حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے فرمایا۔کہ روزہ توڑنے کا کفارہ 60 روزے رکھنا یا 60 مساکین کو کھانا کھلانا ہی ہوتا ہے نہ؟ تو میں ان دو اُمور میں سے کسی ایک کام کو سرانجام دے ہی دوں گا۔انشاء اللہ۔مگر دل آزاری بہت بڑا گناہ ہے۔اور کسی کا دل توڑنا کعبہ ڈھانے سے بھی بڑا گناہ ہے۔کیونکہ دل میں اللہ تعالیٰ رہتا ہے۔گو کہ اللہ تعالیٰ اس قدر بلند اور بڑی ذات ہے۔کہ کہیں نہیں سما سکتا۔مگر دل میں۔۔۔

نمبر 7۔ انکار کرنا: (کسی کو No کہنا۔ قدرت کے باوجود کسی کے کام نہ آنا)

جامع ترمذی شریف کی حدیث نمبر **2389** میں آیا ہے۔کہ! حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے۔کہ! رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور بدی کے متعلق سوال کیا گیا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ! نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے۔اور گناہ وہ ہے۔جو تمھارے قلب میں کھٹک پیدا کرے۔اور لوگوں کا مطلع ہونا تم اس پر ناگوار گزرے۔(علامہ شیخ البانیؒ کے مطابق، یہاں اچھے اخلاق سے مراد دوسروں کے کام آنا، ہر اچھے کام میں تعاون کرنا اور کسی کو تکلیف نہ پہنچانا ہے۔واللہ اعلم بالصواب) بقول علامہ اقبال!

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے   آتے ہیں جو کام دوسروں کے

لفظ صوفی کی اصل:

فقر اور رِندی کی یہ حقیقت صوفی کے حال کا وصفِ خاص ہے۔اِس ضمن میں صاحبِ **کشف المحجوب** فرماتے ہیں۔کہ!

لوگوں نے اِسم صوفی کی تحقیق میں بہت کچھ کہا ہے۔اور کئی کتابیں بھی لکھی ہیں۔اِنہیں میں سے بعض لوگوں کا خیال ہے۔کہ صوفی کو درحقیقت اِس لئے صوفی کہا جاتا ہے۔کہ وہ صوف کا کپڑا پہنتا ہے۔جبکہ دوسرا گروہ یہ کہتا ہے۔کہ! اِنہیں صوفی اِس لئے کہا جاتا ہے۔کیونکہ صوفیائے کرام دراصل اصحابِ صُفہ سے گہری نسبت رکھتے ہیں۔جبکہ ایک اور گروہ کا یہ کہنا ہے۔کہ لفظ صوفی درحقیقت صف سے مُشتق ہے۔بہر حال!

ہر شخص نے لفظ صوفی کے معانی و مفاہیم اور لطائف و معارف اپنی اپنی تحقیق و جستجو کے مطابق بیان فرمائے ہیں۔لیکن لغت کے مطابق معنی بعید ہیں۔(آگے چل کر صاحبِ مرآۃُ الاسرار اپنی رائے کے مطابق فرماتے ہیں۔کہ !) پس صوفی کا لفظ ''صفا''

سے مشتق ہونا سب سے زیادہ محمود، مستحسن اور محمود قرار پایا ہے۔ کیونکہ اصحابِ صفہ بھی اھلِ صفا میں سے تھے۔ جب اِس طبقہ کے لوگوں نے اسلامی تعلیمات کے عین مطابق اپنے اخلاق و اعمال درست کر لئے۔ اور اپنی ظاہری و باطنی کدورات و برائیوں سے مکمل نجات پائی۔ تب جا کر اپنی پاکیزہ اوصاف کی وجہ سے صوفی کہلانے لگے۔ اور جاننا چاہیئے کہ صفا کے لئے ایک اصل (جڑ) ہے۔ جبکہ ایک فرع (شاخ)۔ بہر حال صفا کی جڑ اپنے قلب سے غیر اللہ کو بالکل منقطع کرنا ہے۔ جبکہ اِس کی شاخ یہ ہے۔ کہ دنیائے غدار کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں بالکل ترک کر دیا جائے۔ لہذا جو کوئی اِن دونوں صفات (اصل۔ فرع) کو دائماً اپنا لیتا ہے۔ وہ مقامِ دوستی تک پہنچ جاتا ہے۔ اور ولی اللہ۔ خلیل اللہ۔ حبیب اللہ۔۔۔ بن جاتا ہے۔ لفظ صوفی کے متعلق چند اولیائے کرام کے اقوالِ زریں بطور نمشتہ خیر و برکت یہاں پر پیش کئے جا رہے ہیں۔

☆ حضرت سید علی ہجویری المعروف حضور داتا صاحب ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ! کاملانِ ولایت کا نام صوفی ہے۔ اِسی لئے اولیائے محققین کو اِسی نام (یعنی صوفی) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

☆ حضرت سید محمد باقر بن حسین بن علی صاحب ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ! تصوف خوش گوئی کو کہتے ہیں۔ جو زیادہ خوش گو ہوتا ہے۔ وہی زیادہ صوفی ہوتا ہے۔ جبکہ خوش گوئی دو اقسام پر منقسم ہے۔ اول حق تعالیٰ کے ساتھ خوش گوئی۔ دوئم خلق خدا کے ساتھ خوش گوئی۔ حق تعالیٰ کے ساتھ خوش گوئی یا نیک خوئی یہ ہے۔ کہ رب متعال کی ہر قضا کے ساتھ کامل رضا اختیار کی جائے۔ جبکہ خلقِ خدا کے ساتھ خوش گوئی یا نیک خوئی یہ ہے۔ کہ حق تعالیٰ کی خاطر خلقِ خدا کی محبت کا بوجھ برداشت کرے۔ اور یہ دونوں صفات مشاہدہ وحدانیت کے ساتھ وابستہ و پیوستہ ہیں۔

☆ حضرت ابوالحفص صاحب پشاوری ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ! تصوف سراپا ادب ہے۔ کیونکہ ہر وقت، ہر مقام، ہر حالت اور ہر کیفیت کے لئے ایک ادب ہوا کرتا ہے۔ جو بھی شخص اِن آداب کو ملحوظِ خاطر رکھے گا۔ وہ لازمی طور پر مردانگی کے عظیم ترین درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ مگر جو کوئی آداب کو ضائع کرتا ہے۔ وہ قربِ حق سے بعید رہتا ہے۔ اور قبولِ حق سے مردود ہو جاتا ہے۔

☆ حضرت ابوالحسن نوری ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ! تصوف اخلاق کا نام ہے۔ یہ رسوم و علوم کا مجموعہ نہیں ہے۔

☆ حضرت ابوالحسن نوری ؒ صوفی کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ! صوفی وہ ہوتا ہے۔ جو ہر دل پسند چیز کو چھوڑ دے۔

☆ حضرت خواجہ ابوبکر شبلی ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ! صوفی دراصل وہ ہستی ہے۔ جو دونوں جہانوں میں سوائے حق تعالیٰ کے کچھ نہیں دیکھتا۔

☆ حضرت بشر بن حارث محاسبی ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ! صوفی وہ ہوتا ہے۔ جس کا قلب اللہ تعالیٰ کے لئے ہر کوتاہی سے مبراء و پاک ہو۔

☆ حضرت بندار بن حسین ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ! صوفی ایسا شخص ہوتا ہے۔ جسے حق تعالیٰ اپنا بنا لیتا ہے۔ اسی لئے اُسے (ظاہری و باطنی طور پر) مصفا و پاکیزہ کر دیتا ہے۔ اسے اپنی مرضی کے کام نہیں کرنے دیتا۔ اور وہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ ایسا کوئی بھی شخص خواہ مخواہ صوفی بن جائے۔ یا صوفی بننے کا ڈھونگ رچاتا پھرے۔

☆ حضرت ابوعلی رودباری ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ! جو اندرونی صفائی کے بعد گودڑی پہنے۔ خواہش (نفسانی، شہوانی یا نسوانی۔۔۔) پیدا ہونے پر ایسے زور سے دبائے رکھے۔ کہ دنیا کو قطعی طور پر بُھلا دے۔ اور سیدنا مصطفٰی ﷺ کے بتائے گئے راستے پر چلے۔ وہ حقیقی صوفی ہوتا ہے۔ (سبحان اللہ و بحمدہ)

☆ حضرت سہل بن عبداللہ تستری ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ! جو کھوٹ سے بچا ہوا ہو۔ اور گہرے تدبر و تفکر میں مستغرق و محور رہتا ہو۔ صرف اللہ تعالیٰ سے لو لگائے رکھے۔ ایسے شخص کے نزدیک سونا اور مٹی کا ڈھیلا دونوں ایک ہی حیثیت کے حامل ہوں۔

☆ حضرت جنید بغدادی ؒ تصوف کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ! قلب کو لوگوں کی مرضی کے امور سے بعید رکھنا۔ طبیعت کی عام

عادتوں سے الگ تھلگ رہنا۔حیوانی عادتوں کوختم کرنا۔نفسانی خواہشات سے دور رہنا۔اپنے آپ میں روحانی خصائل پیدا کرنا۔حقیقی علوم (قرآنی علوم) سے مکمل تعلق رکھنا۔ ہمیشہ سراہے جانے والے (لوگوں کی بھلائی والے) کام کرنا۔اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر مکمل طور پر عمل کرنا۔آنحضور ﷺ کی لائی گئی شریعت کے احکامات پر مکمل چلنا ہی دراصل تصوف ہے۔

☆ حضرت عبدالوہاب الشعرانی ؒ علمِ تصوف کے متعلق فرماتے ہیں۔کہ! علمِ تصوف دراصل اُس علم سے عبارت ہے۔جوکہ فی الحقیقت اولیائے عظام کے قلوب پر جلوہ گر ہوا۔جبکہ وہ کتاب وسنت (یعنی قرآنِ حکیم اور سنتِ نبوی ﷺ) پر عمل کرنے کی بدولت منور ہوئے۔تو جس نے بھی کتاب وسنت پر عمل کیا۔اِس کے لئے کتاب وسنت پر عمل کرنے کی وجہ سے ایسے علوم وفنون،آداب واسرار اور حقائق ومعارف کا انکشاف ہوا۔کہ زبانیں اِن کے بیان سے یکسر عاجز و گونگ ہیں۔جیسا کہ علمائے شریعت (علمائے حق) پر احکام منکشف ہوا کرتے ہیں۔جبکہ وہ اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔پس تصوف تو صرف احکامِ شریعت پر کسی بندہ ءخدا کے عمل کا مکھن ہے۔جبکہ اِس کا عمل کوتاہیوں اور نفسانی خواہشات سے مبراء و پاکیزہ ہو۔جس طرح کہ علمِ معانی اور بیان اصل میں علم نحو کا مکھن ہے۔تو جس نے علمِ تصوف کو (علومِ دینیہ کا) ایک مستقل علم قرار دیا۔اس نے سچ کہا۔اِسی طرح سے جس نے علم معانی اور بیان کو مستقل علم کہا۔تو یقیناً اُس نے بھی سچ کہا۔لیکن جس نے علم نحو میں سے ہی قرار دیا۔وہ بھی درست ہے۔لیکن اِس ذوق پر کہ علم تصوف عین شریعت سے ہی نکلتا ہے۔وہی شخص جھانک سکتا ہے۔جو علمِ شریعت کا ایسا فاضل متبحر ہو۔کہ علم کی انتہا تک پہنچ چکا ہو۔

اقسام یقین :

یقین کی تین اقسام ہیں۔یعنی کہ تین درجات ہیں۔

☆ **علم الیقین** ☆ **عین الیقین** ☆ **حق الیقین**

یقین کی اقسام کو سمجھنے کے لئے ہم یہاں نار (آگ) کی مثال لیتے ہیں۔جیسے کہ!

☆ کسی نے بتایا کہ نار گرم ہوتی ہے۔یہ ہے علم الیقین۔

☆ نار کی لال اور سُلگتی ہوئی رنگت کو دیکھ کر کہا جاسکتا ہے۔کہ یہ گرم ہوگی۔یہ ہے عین الیقین۔

☆ نار کے قریب ہاتھ لے جا کر احساس ہوتا ہے۔کہ واقعتاً نار گرم اور جلانے والی ہے۔

حدیث نبوی ﷺ بغرض رحمتِ خداوندی :

حضرت ابوذرغفاریؓ بیان کرتے ہیں۔کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔کہ جو شخص ایک نیکی کرے اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا۔اور میں اس سے زیادہ اجر بھی عطا کروں گا۔اور جو شخص کوئی ایک برائی کرے۔تو اس برائی کا بدلہ اس کی مانند ہوگا۔اور میں اسے بخش بھی سکتا ہوں۔اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے۔میں ایک گز اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔اور جو شخص چلتا ہوا میرے پاس آتا ہے۔میں ڈورتا ہوا اس کی طرف آتا ہوں۔اور جو شخص زمین جتنے گناہ لے۔کر میری بارگاہ میں حاضر ہو۔اس حال میں کہ وہ کسی کو میرا شریک نہ قرار دیتا ہو۔تو میں اتنی ہی مغفرت کے ہمراہ اس سے ملاقات کرتا ہوں۔

صحیح مسلم شریف ، سنن ابن ماجه۔

طاسین السراج :

جناب حضرت منصور ابنِ حلاجؒ (کامل ولی) اپنی یگانہ روزگار کتاب ''**طواسین**'' میں رقم طراز ہیں۔کہ!

طاسین (طٰسٓ) غیب کے نور کا ایک چراغ تھا۔جو کہ خوش قسمتی سے اِس دنیا میں ظاہر ہوا۔اور پھر لوٹ آیا۔اور وہ نورانی چراغ تمامی اقسام کے چراغوں سے بڑھ گیا۔اور بالآخر تمام روشنیوں پر غالب آ گیا۔اِس کی تجلی اِس طرح سے آشکار

ہوئی کہ تمام ماہتاب اِس کے سامنے ماند پڑ گئے ۔ اِس نور (یعنی آفتابِ رسالت مآب ﷺ) کا بھید بروج کے آسمان میں ہے ۔ اور وہی عظیم ستارہ ہے ۔ جس کا بُرج فلک حرکت میں ہے ۔

حق تعالٰی نے اِس نور (سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ) کا اسم مبارک ، آپ ﷺ کی جمعیت کی خاطر کی وجہ سے **اُمی** (یعنی ایسا شخص جس کا دنیا میں کوئی انس وجن یا ملائک اُستاد نہ ہو) رکھا ۔ آپ ﷺ ہی کو عظمتِ نعمت کی بِناء پر ''**با شندہء حرم**'' کے لقب سے ملقب کیا ۔ اور آپ ﷺ ہی کو اِس تمکنت کی وجہ سے جو کہ آپ ﷺ کو قربِ خداوندی کی وجہ سے حاصل ہے ۔ ''مکی'' کے خطاب سے سرفراز فرمایا ہے ۔

☆ بلاشُبہ حق تعالٰی نے آپ ﷺ کے سینے کو کشادہ کیا ۔

(الم نشرح لك صدرك)

☆ آپ ﷺ کے مرتبہ کو بلند کیا

(ورفعنا لك ذكرك)

☆ اور آپ ﷺ کے حکم کو واجب التعظیم بنایا ۔

(من يطع الرسول فقد اطاع الله)

☆ آپ ﷺ کے اِس بوجھ کو اُتار دیا ۔ جِس نے آپ ﷺ کی کمر توڑ رکھی تھی ۔

(ووضعنا عنك وزرك ۔ الذى انقض ظهرك)

☆ بالآخر آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کے ماہتاب کو ظاہر فرمایا ۔ (**ليظهره على الدين كله**) چنانچہ یمامہ کے بادلوں سے وہ عظیم چاند طلوع ہوا ۔ اور آفتاب بن کر چمکا ۔ اور معجزات کے کان سے آپ ﷺ کے رشد و ہدایت کا چراغ جگمگایا ۔

☆ آپ ﷺ نے جو خبر دی وہ اپنے رب کے خصوصی فضل و کرم اور اپنی حکمت و بصیرت اور عقل و فہم کی بِناء پر دی ہے ۔ اور جن چھ چیزوں کا حکم دیا ۔ (اِن چھ چیزوں کا ذکر اللہ تعالٰی نے سورہ اعراف کی آیات نمبر 157-156 میں کیا ہے) (جو کہ دراصل ربِ متعال نے آپ ﷺ پر القاء ، الہام اور وحی کیا) وہ چھ چیزیں اپنی سیرت کی سچائی پر دیا ہے ۔

1. پہلے پہل آپ ﷺ مقامِ حضور پر قائم ہوئے ۔ (یعنی اللہ اور اُس کے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا)
2. پھر دوسروں کو حاضر فرمایا ۔ (امر بالمعروف کا حکم دینا)
3. اول حق کے معاملات کو واضح فرمایا ۔ (نہی عن المنکر سے روکنا)
4. پھر آگاہی دی ۔ (صاف ستھری چیزیں اِن پر حلال ٹھہراتے ہیں)
5. پہلے آپ ﷺ نے راستہ بتایا ۔ (گندی چیزیں اِن پر حرام قرار دیتے ہیں)
6. پھر قصد فرمایا ۔ (اور وہ بوجھ اِن سے دور کرتے ہیں ۔ جو اِن پر پڑا ہوا ہے)

درحقیقت آپ ﷺ کو بجز حضرت صدیق اکبرؓ کے کسی اور نے نہ ہی دیکھا اور نہ ہی سمجھا ۔ کیونکہ اُنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ موافقت کی ہے ۔ اور آپ ﷺ کا ہمیشہ ساتھ دیا ہے ۔ یقیناً اِن دونوں کے درمیان جدائی کرنے والا کوئی باقی نہ تھا ۔

اللہ تعالٰی کی اپنے بندے پر نظرِ رحمت :

جناب سیدی احمد کبیر الرفاعیؒ فرماتے ہیں ۔ کہ ! جب اللہ تعالٰی اپنے کسی (محبوب) بندے کے قلب پر نظرِ رحمت ڈالتے ہیں ۔ تو اس سے غفلت کا پردہ دور کر دیتے ہیں ۔ اور (اپنی عظیم الشان) قدرت کی باریکیاں اس پر ظاہر کر دیتے ہیں ۔ تو اس وقت تین میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے ۔ یا تو وہ حکیم اور دانا ہو جائے ۔ کہ اس کے ذریعے اللہ تعالٰی کی مخلوق اس سے مل

جائے گی۔ یا اس کی زبان گنگ رہ جائے گی۔ اور وہ حیران و پریشان ہو جائے گا۔ یا پھر اس کے پروں میں چھپ جائے گا۔ اسی کے قبضہ قدرت میں محفوظ ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی شدت غیرت کے باعث اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس کو کوئی دیکھ نہ سکے گا۔

رحمۃ المنان الی الانسان : (ایک عجیب وغریب اور سبق آموز واقعہ)

حشر ہے زاہد یہاں ہر چیز کا ہے فیصلہ　　　لا کوئی حسن عمل میری خطا کے سامنے

جناب علامہ عبدالغنی نابلسی دمشقی حنفیؒ اپنی کتاب **الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ** میں رقم طراز ہیں۔ کہ! اللہ تعالیٰ نے سید الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہؓ (نبی آخر الزمان ﷺ کے محترم ومکرم چچا) کے قاتل حضرت سیدنا وحشیؓ (جو کہ بعد میں دولت اسلام سے مالا مال ہوگئے تھے) کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ **اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ ط وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا**o (الفرقان آیت نمبر۔ ۷۰) **ترجمہ** : مگر جو توبہ کرے۔ اور ایمان لائے۔ اور اچھا کام کرے۔ تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے) یہ آیت سن کر حضرت سیدنا وحشیؓ نے (حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے) عرض کی۔ کہ اس آیت مبارکہ میں تو بہت سی شرائط ہیں۔ مجھے خوف ہے۔ کہ میں (ان شرائط کو) پورا نہیں کر پاؤں گا۔ اور مجھ میں اتنی طاقت بھی نہیں۔ کہ (میں اَب) نیک اعمال کروں۔ اے محمد ﷺ! کیا آپ ﷺ کے دین میں اس سے زیادہ آسانی ونرمی موجود ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ** ج (النساء آیت نمبر۔ ۴۸) **ترجمہ** : بے شک! اللہ تعالیٰ اسے نہیں بخشتا۔ کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے۔ اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے۔ جسے چاہے۔ معاف فرما دیتا ہے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تو حضرت سیدنا وحشیؓ نے (حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے) عرض کی۔ کہ! میں نہیں جانتا کہ میں اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہوں یا نہیں۔ ہاں اگر آیت مبارکہ صرف اس قدر ہوتی **و یغفر ما دون ذلک** (یعنی) اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے معاف فرما دیتا ہے اور یہ نہ فرمایا ہوتا **لمن یشاء** (یعنی) جسے چاہے۔ تو پھر بات بنتی۔ تو کیا آپ ﷺ کے پاس اس سے زیادہ وسعت والی کوئی اور شئے ہے اس پر یہ فرمان باری تعالیٰ نازل ہوا۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ o (الزمر آیت نمبر۔ ۵۳) **ترجمہ** : تم فرماؤ ''اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ (کیونکہ) بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

اس پر حضرت وحشیؓ نے (حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے) عرض کی۔ اگر معاملہ ایسا ہے۔ تو ٹھیک ہے۔ اور اسلام قبول کر لیا۔ صاحب کتاب جناب علامہ عبدالغنی نابلسی حنفیؒ فرماتے ہیں۔ ان تینوں آیات طیبہ کے نازل ہونے کا سبب اگر چہ خاص ہے۔ مگر حکم عام ہے۔ یعنی یہ آیات نازل تو حضرت سیدنا وحشیؓ کے بارے میں ہوئی ہیں۔ مگر (ان تمام) آیات کا حکم قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔ (**المعجم الکبیر**)۔

اللہ تعالیٰ کی بندہ سے محبت اور توبہ کا ایک دردانگیز واقعہ :

کتاب ''**مکاشفۃ القلوب**'' میں حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں۔ کہ! حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ایک شخص ایسا تھا۔ جو اپنی توبہ پر کبھی ثابت قدم نہیں رہتا تھا۔ جب بھی وہ توبہ کرتا۔ تو اُسے توڑ دیتا۔ یہاں تک کہ اسے اس حال میں بیس برس گزر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی فرمائی۔ کہ میرے اس بندے سے کہہ دو۔ (کہ) میں تجھ سے سخت ناراض ہوں۔ جب حضرت موسیٰؑ نے اس آدمی کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔ تو وہ بہت غمگین ہوا۔ اور بیابانوں کی طرف نکل گیا۔ وہاں جا کر بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوا۔

اے ربِّ ذوالجلال! (کیا) تیری رحمت کم ہوگئی ہے؟ یا (پھر کیا) میرے گناہوں نے تجھے (اتنا) دُکھ دیا؟ (کہ) تیری بخشش

کے خزانے ختم ہو گئے۔ یا بندوں پر تیری (اَب) نگاہِ کرم نہیں رہی؟ تیرے عفوو درگذر سے کون سا گناہ بڑا ہے؟ تو کرم ہے۔ میں بخیل ہوں۔ کیا میرا بخل تیرے کرم پر غالب آ گیا ہے؟ اگر تو نے اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے محروم کر دیا۔ تو وہ کس کے دروازے پر جائیں گے؟ اگر تو نے دھتکار دیا۔ تو وہ کہاں جائیں گے؟

اے رب قادر و قہار! اگر تیری بخشش کم ہو گی۔ اور میرے لئے عذاب ہی رہ گیا ہے۔ تو تمام گناہ گاروں کا عذاب مجھے دے دے۔ میں اُن پر اپنی جان نثار کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ ؑ سے فرمایا۔ جاؤ اور میرے بندے سے کہہ دو۔ کہ تو نے میرے کمالِ قدرت اور عفوو درگذر کی حقیقت کو سمجھ لیا ہے۔ اگر تیرے گناہوں سے زمین بھر جائے۔ تب بھی میں بخش دوں گا۔

اِسی کتاب ''مکاشفۃُ القلوب'' میں حضرت امام غزالی ؒ فرماتے ہیں۔ کہ! ایک جوان تھا۔ وہ جب بھی کوئی گناہ کرتا۔ تو اسے اپنے دفتر (بڑے صفحات والی کاپی) میں لکھ لیا کرتا۔ ایک دفعہ اُس نے کوئی گناہ کیا۔ جب لکھنے کے لئے اپنا دفتر کھولا۔ تو دیکھا۔ اس میں اس آیت کے سوا کچھ بھی نہیں لکھا ہوا تھا۔ **فَاُ و لٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِاٰ تِھِم حَسَنٰتٍ**۔ اللہ تعالیٰ اِن کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بندہ سے محبت:

کتاب **حیات الحیوان** میں مذکور ہے۔ کہ ایک شخص حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور کہا کہ آپ ﷺ مجھے ایسا عمل بتلائیے۔ جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے مجھ سے محبت کرنے لگیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ دنیا سے منہ موڑ لو۔ تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اور جو لوگوں کے قبضے میں (یعنی لوگوں کے پاس مال) ہے۔ اس سے منہ موڑ لو۔ تو لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔

بندہ کی اللہ تعالیٰ سے والہانہ محبت و عشق:

کتاب ''مکاشفۃُ القلوب'' میں ایک حکایت آئی ہے۔ کہ! حضرت عیسیٰ ؑ ایک جوان کے قریب سے گزرے۔ جو باغ کو پانی دے رہا تھا۔ اس نے آپ ؑ سے عرض کی۔ کہ آپ ؑ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے عشق کا ایک ذرہ عطا فرما دے۔ آپ ؑ نے فرمایا۔ ایک ذرہ (تو) بہت بڑی چیز ہے۔ تم اس کے تحمل کی استطاعت نہیں رکھتے۔ وہ جوان کہنے لگا۔ اچھا! آدھے ذرے کا سوال کیجیئے۔ حضرت عیسیٰ ؑ نے رب تعالیٰ سے سوال کیا۔ اے اللہ تعالیٰ اسے اپنے عشق کا آدھا ذرہ عطا فرما دیں۔ اس جوان کے حق میں یہ دعا کر کے آپ ؑ وہاں سے روانہ گئے۔

کافی مدت کے بعد آپ ؑ پھر اسی راستے سے گزرے۔ اور اسی جوان کے متعلق سوال کیا۔ تو لوگوں نے کہا۔ وہ تو دیوانہ ہو گیا ہے۔ اور کہیں پہاڑوں کی طرف نکل گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ ؑ نے رب تعالیٰ سے دعا کی۔ میری اُس جوان سے ملاقات کرا دے۔ پس آپ ؑ نے دیکھا۔ وہ جوان ایک چٹان پر کھڑا آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے۔ آپ ؑ نے اسے سلام کہا۔ مگر وہ خاموش رہا۔ آپ ؑ نے فرمایا۔ مجھے نہیں جانتے؟ میں عیسیٰ ؑ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ؑ کی طرف وحی فرمائی۔ کہ! اے عیسیٰ ؑ! جس کے دل میں میری محبت کا آدھا ذرہ بھی موجود ہو۔ وہ انسانوں کی بات کیسے سنے گا؟ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! اگر اسے آری سے دو ٹکڑے بھی کر دیا جائے۔ تو اسے محسوس نہ ہو گا۔

اسی کتاب ''مکاشفۃُ القلوب'' میں ایک حکایت آئی ہے۔ کہ! حضرت موسیٰ ؑ کا ایک عزیز دوست تھا۔ وہ ایک دن آپ ؑ سے کہنے لگا۔ اے موسیٰ ؑ میرے لئے دعا کیجئے۔ کہ! اللہ تعالیٰ مجھے اپنی معرفت عطا فرمائے۔ آپ ؑ نے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ؑ کی دعا قبول فرمائی۔ اور وہ دوست آبادی سے (دُور) کنارہ کش ہو کر پہاڑوں میں وحوش کے ساتھ رہنے لگا۔

جب حضرت موسیٰ ؑ نے اسے نہ پایا۔ تو رب تعالیٰ سے التجا کی۔ الٰہی! میرا وہ دوست کہاں گیا ہے؟ تو رب تعالیٰ نے فرمایا۔ اے

موسیٰؑ! جو صحیح معنوں میں مجھے پہچان لیتا ہے۔ وہ مخلوق کی دوستی کبھی پسند نہیں کرتا۔

اطاعتِ شیخ کے ضمن میں ایک واقعہ :

حضرت ابوالفیض قلندرعلی سہروردی کی کتاب ''الفقرُ فخری'' میں حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ اور اُن کے پیرومرشد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کیؒ کا ایک واقعہ قنل کرتے ہیں۔ کہ!

حضرت بابا فریدؒ اپنے شیخ کی خدمت میں تعلیم تقرب الی اللہ کی ابتدائی منازل طے کرنے میں مصروفِ کار تھے۔ اور وہیں قیام بھی رکھا کرتے تھے۔ آپؒ کے ذمہ اپنے شیخ کی ظاہری خدمات میں سے ایک خدمت یہ بھی تھی۔ کہ آدھی رات کو آگ جلائی جائے۔ اور (اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کیؒ کی نمازِ) تہجد کے لئے پانی گرم کیا جائے۔ اُن دنوں میں آگ جلانے اور اسی آگ کو محفوظ رکھنے کا بڑا انتظام واہتمام کرنا پڑتا تھا۔ اور کئی کئی ماہ تک بلکہ سالہا سال اپنی ضروریات کے لئے آگ کا ذخیرہ موجود رکھا جاتا تھا۔ کیونکہ آگ پیدا کرنے اور جلانے کے لئے آج کل کی طرح سہل ترین اور خاطر خواہ اسباب وذرائع میسر نہ تھے۔

اتفاق سے ایک رات آگ بُجھ گئی۔ اور حضرت بابا فریلدین گنج شکرؒ جو رات کو پانی گرم کرنے کے لئے اُٹھے۔ تو آگ کو بجھا ہوا دیکھ کر نہایت مغموم وپریشان ہوئے۔ اور آگ کی تلاش کو خانقاہ سے باہر نکلے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ! کچھ فاصلے پر آگ جل رہی ہے۔ فوراً وہاں پہنچے۔ دیکھا تو آگ ایک بڑھیا عورت نے جلا رکھی ہے۔ اس کے سامنے جا کر (نہایت ادب واحترام سے) آگ مانگی۔ وہ کہنے لگی۔ فرید! اس آگ کی قیمت آنکھ ہے۔ آنکھ دے دو۔ اور آگ لے جاؤ۔ آپؒ نے فرمایا۔ کہ جس آنکھ کی ضرورت ہو۔ فوراً نکال لو۔ اور آگ دے دو۔ کیونکہ حضرت شیخ اُٹھنے والے ہیں۔ اور مجھے ان کے لئے وضو کا پانی گرم کرنا ہے۔ اس بڑھیا نے داہنی آنکھ نکال لی۔ اور بدلے میں آگ دے دی۔ حضرت بابا فریدؒ وہ آگ اُٹھا کر فوراً لے آئے۔ اپنے پیرومرشد ومربیؒ کے لئے جلدی جلدی پانی گرم کیا۔ اور حضرت شیخ وضو کر کے اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔ جب صبح ہوئی۔ تو حضرت شیخ قطب الدین بختیار کا کیؒ نے اپنے مصاحبین کے اندر حضرت بابا فریدؒ کو یاد فرمایا۔ اور پوچھا۔ کہاں ہیں؟ الغرض! حضرت بابا فریدؒ بلوائے گئے۔ جب آئے۔ تو اپنی آنکھ پر پٹی باندھے ہوئے تھے۔ حضرت شیخؒ نے پوچھا۔ آنکھ کیوں باندھ رکھی ہے۔ عرض گزار ہوئے۔ آنکھ خراب ہوگئی ہے۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا۔ کہ (اَب آپؒ کی آنکھ) پہلے سے سوائی ہوگئی ہے۔ (یعنی آپؒ کی آنکھ کا سائز پہلے کی نسبت سَوا گنا بڑھ چکا ہے) آنکھ پر سے پٹی کھول دو۔ اور تمھاری نسل میں بھی میرا یہ نشان ہمیشہ موجود رہے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) اِن کی بھی ایک آنکھ چھوٹی اور بڑی ہوگی۔ دنیا دیکھے گی۔ کہ پیرومرشد کی خدمت کا کیسا صلہ حضرت بابا فریدؒ نے پایا۔ جب بابا فریدؒ نے آنکھ کھولی۔ تو واقعتاً وہ صحیح سالم، بڑی اور پہلے سے بھی زیادہ تندرست تھی۔ اور آج تک آپؒ کی نسل میں یہ کرامت ویسے ہی جاری وساری ہے۔ کہ حضرت بابا فریدالدین گنج شکرا جودھنی پاک پٹنیؒ کی نسل میں ایک آنکھ بڑی اور ایک آنکھ چھوٹی ہوتی ہے۔

اس ضمن میں فقیرِ حقیر پرتقصیر ناچیز قارئین کی خدمت میں عرض گزار ہے۔ کہ جو شخص درجہ بہ درجہ چلتا ہے۔ وہ ہمیشہ کامران رہتا ہے۔ یعنی جو شخص تصورِ شیخ میں پختہ ہوگا۔ وہ تصورنبی ﷺ میں بھی پختہ ہوگا۔ اور وہ توحید کے عرفان سے بھی سرشار ہوگا۔

ہر شئے کے لئے آفت ہے :

قوت القلوب میں مذکور ہے کہ! حضرت سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہر شئے کے لئے آفت ہے چنانچہ! نو چیزیں نو چیزوں کے لیے آفت ہیں۔

☆ علم کی آفت، بھول جانا ☆ عبادت کی آفت، سستی وکاہلی ☆عقل کی آفت، خود پسندی

☆ دانائی کی آفت، شیخی وبے جاتعریف ☆ تجارت کی آفت، جھوٹ ☆ سخاوت کی آفت، فضول خرچی۔

☆ خوبصورتی کی آفت، تکبر۔ بڑائی واترانا۔ ☆ دین کی آفت، ریاکاری۔ ☆ اسلام کی آفت، خواہش نفسانیہ ہے۔

مسلمانوں اور کفار کی مخلوط جماعت کو سلام کرنے کا طریقہ نبوی ﷺ :

صحیحین (صحیح بخاری، صحیح مسلم) میں مذکور ہے کہ! حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک مجلس پر سے گزر ہوا۔ جس میں مسلمان بھی تھے۔ بت پرست بھی تھے۔ اور یہود بھی تھے۔ تو آپ ﷺ نے ان کو سلام کیا۔

ایمان بچانے کی خاطر پہاڑ کی گھاٹی میں زندگی گزارنا :

صحیحین (صحیح بخاری، صحیح مسلم) میں مذکور ہے۔ کہ!

حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ کسی شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ کون شخص افضل ہے؟ فرمایا کہ وہ مؤمن جو اپنے مال و جان سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ پھر کون ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جو لوگوں سے کنارہ کش ہو کر کسی گھاٹی میں رب تعالیٰ کی بندگی میں لگا ہوا ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کیا ہوا ہو۔

علمِ معرفت :

صاحب کتاب اللمع کہتے ہیں۔ رہی صحابہ کرام ؓ کی ظاہری اقتداء۔ تو یہ تمام عُلماء وفُقہاء کے ہاں مشہور ہے کہ علمِ حدود (تعزیرات)، احکامِ شریعہ (فرائض وسننِ نبویہ ﷺ) اور حلال وحرام کے بارے میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ اِن کے رہنما ہونے کے بارے میں آنحضور فیضِ گنجور ﷺ کا (جامع ترمذی، احمد اور طبرانی) میں ارشاد نبوی ﷺ مِلتا ہے۔ (کہ) آپ ﷺ نے اِرشادات فرمائے۔ کہ!

☆ میری تمام اُمت پر سب سے زیادہ رحم دِل ابوبکر ؓ ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے سب سے مضبوط عمر فاروق ؓ ہیں۔

☆ صدقِ دل سے حیا میں حضرت عُثمانِ غنی ؓ سب سے بڑھ کر ہیں۔

☆ سب سے علم فرائض (وراثت) کے ماہر حضرت زید ؓ ہیں۔

☆ حضرت معاذ بن جبل ؓ حلال وحرام کے مسائل سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

☆ حضرت ابی بن کعب ؓ علم قِرات میں سب سے ماہر ہیں۔

☆ حضرت علی المرتضٰی ؓ شرعی فیصلے کرنے میں سب سے زیادہ ماہر ہیں۔

☆ حضرت ابودرداء ؓ جیسا سچا نہ تو آسمان میں موجود ہے۔ اور نہ ہی اس سرزمیں پر۔

اسی ضمن میں صاحب کتاب کشف المحجوب کہتے ہیں۔ کہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ! **وما قدرالله حق قدره**۔ (ترجمہ) تم نے نہ جانا اللہ تعالیٰ کو حق جاننے کا۔ اسی ضمن میں رسولِ معظم ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ! اگر تم اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرو حقِ عرفان تک۔ تو یقیناً تم دریا پر چلنے لگو گے۔ اور تمھاری دعا سے پہاڑ متزلزل ہو جائیں گے۔

معرفت الٰہی کی دو اقسام ہیں۔ ایک علمی۔ اور دوسری حالی۔

☆ **معرفت علمی** : معرفتِ علمی تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ جو دنیا وآخرت میں حاصل ہوتی ہے۔ اور بندے کے لئے عرفان میں اہم ترین چیز یہ ہے۔ کہ! وہ اوقاتِ احوال میں حق تعالیٰ شانہ کو دنیا وآخرت کے اندر پہچانے۔

حقائقِ معرفت کے ضمن میں چند اقوال :

☆ حضرت رسالت مآب ﷺ نے فرمایا۔ **من عرف نفسه فقد عرفه ربه** ۔ جو اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے رب کو (بھی) پہچان لیتا ہے۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ سے جب معرفت کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو آپ ؓ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو میں نے اللہ تعالیٰ ہی سے

پہچانا۔اور ماسوا اللہ تعالیٰ کو نورِ الٰہی سے جانا۔

☆ حضرت ابوالحسن نوریؒ فرماتے ہیں۔کہ! کوئی دلیل سوائے حق تعالیٰ کے اس عرفان میں دل کے لئے نہیں۔اور علم (تو) محض آدابِ خدمت کو طلب کرتا ہے نہ کہ صحتِ معرفت کو۔اور مخلوقاتِ خدا میں سے کسی کو یہ قدرت نہیں۔کہ وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں۔کہ! معرفت یہ ہے۔کہ کوئی چیز تجھے حیرت میں نہ ڈالے۔

☆ حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں۔کہ! معرفت کی حقیقت یہ ہے۔کہ! اسرارِ حق پر (تُو) مطلع ہو۔اور لطائف انوار (تجھ) پر کھل جائیں۔

☆ حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں۔کہ! معرفت یہی ہے۔کہ! بندہ جان لے کہ! مخلوقات کی تمام حرکتیں اور جملہ سکون حق تعالیٰ شانہ (ہی) کی طرف سے ہیں۔

☆ حضرت محمد بن واسعؒ فرماتے ہیں۔کہ! عارف میں یہ صفات ہونی چاہئیں۔(کہ) جو عارف ہو جائے۔وہ کم سخن اور دائم التحیر ہو۔

☆ حضرت ابوبکر شبلیؒ فرماتے ہیں۔کہ! حقیقتِ معرفت یہ ہے۔کہ! معرفت حق سے بندہ خود کو عاجز سمجھے۔

☆ حضرت ابوبکر واسطیؒ فرماتے ہیں۔کہ! جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا۔(وہ) سب سے منقطع ہو گیا۔بلکہ گونگا ہو کر سب سے جدا ہو گیا۔

حصولِ معرفت کے ضمن میں ایک واقعہ :

حضرت قدوۃُ الکبریٰؒ کے ملفوظات ''لطائفِ اشرفی'' میں آیا ہے۔کہ! حضرت شیخ محمد بن یوسفؒ عشاء کی نماز کے بعد پہاڑوں کی طرف نکل جاتے تھے۔اور صبح تک وہاں رہتے۔اور بار بار (عاجزی وانکساری اور گریہ وزاری سے) یہی دعا کرتے رہتے تھے۔کہ یاالٰہی! مجھے تو اپنی معرفت و شناسائی عطا فرما۔یا پھر اس پہاڑ کو حکم دے۔کہ! یہ پہاڑ میرے سر پر ٹوٹ پڑے۔کیونکہ مَیں تیری آشنائی اور شناسائی کے بغیر زندہ نہیں رہنا چاہتا۔(کچھ عرصہ بعد حضرت شیخ محمد بن یوسفؒ مکہ معظمہ تشریف لے گئے) اور مکہ معظّمہ میں بھی یہی دعا کرتے رہے۔کہ! یارب! مجھے اپنی معرفت عطا فرما۔ورنہ میری جان لے لے۔تیری معرفت کے بغیر مجھے اس جان کی بھی چنداں ضرورت نہیں۔ایک شب انہوں نے خواب میں دیکھا۔کہ کوئی اُن سے کہہ رہا ہے۔اگر تم (اللہ تعالیٰ کی معرفت) چاہتے ہو۔تو ایک ماہ کے روزے رکھو۔اور اس عرصہ میں کسی سے بات (بات کا مطلب یہاں کسی سے کوئی تقاضا، حاجت یا سوال ہے) مَت کرنا۔روزے ختم کرنے کے بعد تم چاہ زم زم پر جانا۔اور پھر وہاں اپنی حاجت (حصولِ معرفتِ الٰہیہ کی دعا) طلب کرنا۔چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔جب ایک ماہ گزر گیا۔تو حضرت شیخ چاہ زمزم پر تشریف لے گئے۔اور اپنے مقصد کی دعا کی۔چاہ زمزم سے ہاتفِ غیبی نے انہیں پکار کر کہا۔کہ! اے ابنِ یوسفؒ! تمھیں اختیار دیا جاتا ہے۔کہ تم ان دو باتوں میں سے جو تمھیں پسند ہو۔اختیار کر لو۔علم دولت اور دنیا کے ساتھ۔ یا معرفت (الٰہی) قلت وفقر کے ساتھ۔ حضرت شیخ محمد بن یوسفؒ نے بخوشی جواباً فرمایا۔کہ مَیں معرفت قلت وفقر کے ساتھ اختیار کرتا ہوں۔پس چاہ زمزم سے آواز آئی۔کہ! تمھیں عطا کیا۔ تمھیں عطا کیا۔

تکلیف کے صلے میں چار انعاماتِ الٰہیہ :

صاحب کتاب اللمع کہتے ہیں۔کہ حضرت عمر فاروقؓ فرمایا کرتے تھے۔کہ مجھے جب بھی کوئی تکلیف پہنچی۔تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار انعاماتِ الٰہیہ مِل جایا کرتے تھے۔

☆ کسی دینی معاملے میں کوئی تکلیف نہیں آئی۔

☆ کوئی ایسی تکلیف نہیں آئی جو ناقابل برداشت ہو۔

☆ کسی تکلیف پر میں رضائے الٰہی سے محروم نہیں رہا۔

☆ مجھے ہر تکلیف پر اجر کا پکا یقین ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق ؓ فرماتے ہیں کہ !

صبر و شکر دو اونٹ ہیں۔

تو میں جس پر چاہتا۔ بے دھڑک سوار ہو جایا کرتا۔

چار اقسام کی درست (صحیح) عبادات :

صاحب **کتاب اللمع** کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمر فاروق ؓ کے بارے میں آتا ہے۔ کہ آپ ؓ نے فرمایا مجھے چار اقسام کی عبادات میں مزا آتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے وقت۔

☆ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچتے وقت۔

☆ ثوابِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے لوگوں کو بھلائی کی تلقین کرتے وقت۔

☆ غضبِ الٰہی سے خوف کی خاطر لوگوں کو برے افعال سے منع کرتے وقت۔

چار چیزوں میں بھلائی :

صاحب کتاب اللمع کہتے ہیں کہ حضرت عثمانِ غنی ؓ نے فرمایا کہ میں نے پتہ لگا لیا کہ ساری بھلائی چار چیزوں میں پائی جاتی ہے۔

☆ نوافل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اظہارِ محبت کرتے رہنے میں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر صبر سے کام لینے سے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہوئے رہنے سے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہونے کی وجہ سے حیا کرنے میں۔

علمِ تصوف اور حضرت علی المرتضیٰ ؓ :

صاحب کتاب اللمع کہتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کو تصوف کے جلیل القدر معانی، اشارات، لطائف، مفرد و منفرد الفاظ، عباراتِ بیان، بیانِ توحید و رسالت ﷺ، حقیقتِ معرفت الٰہیہ، ایمان و ایقان وغیرہ میں خصوصی وارفع مقام حاصل تھا۔ آپ ؓ کی عاداتِ مبارکہ اتنی عظیم القدر تھیں کہ صوفیہ کرام کے جس بھی طبقے کا اُن ؓ سے تعلق رہا وہ اِنہیں وہ مکمل طور پر اپنائے ہوئے ہیں۔

علمِ معرفت بزبانِ حضرت علی المرتضیٰ ؓ :

صاحب کتاب اللمع کہتے ہیں۔ کہ حضرت علی ؓ کے بارے میں آتا ہے کہ مسائل تصوف کے سلسلے میں آپ ؓ سے دریافت کیا گیا۔ کہ آپ ؓ نے اللہ تعالیٰ کی معرفت کس ذریعے سے حاصل کی؟ (یعنی کہ اللہ تعالیٰ کو کس طرح سے پہچانا؟)

تو آپ ؓ نے (جواباً) فرمایا۔ کہ !

میں نے اللہ تعالیٰ کو اسی ذریعے سے پہچانا ہے۔ جس سے اُس نے مجھے اپنی پہچان کرائی۔ کوئی صورت اس جیسی نہیں۔ کسی حس سے اسے جانا نہیں جا سکتا۔ نہ ہی ذہن دوڑا کر اس کی پہچان ہو سکتی ہے۔ کہ وہ کس مخلوق کی طرح ہوگا۔ وہ بعید ہو کر قریب اور قریب ہو کر بعید ہے۔ ہر شئے سے اوپر ہے۔ مگر یہ نہیں کہا سکتا۔ کہ کوئی شئے اس کے نیچے ہے۔ ہر شئے کے نیچے بھی وہی ہے۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ کوئی شئے اس کے اوپر ہے۔ وہ ہر شئے کے سامنے ہے۔ لیکن کوئی شئے اس کے سامنے نہیں۔ وہ ہر شئے میں داخل بھی ہے۔ لیکن ایسے نہیں۔ کہ جیسے دوسری اشیاء داخل ہوتی ہیں۔ نہ (تو) وہ کسی شئے میں سے بنا ہے۔ نہ کسی شئے میں ہے۔ اور نہ کسی شئے کے ساتھ ہے۔ وہ اللہ پاک (ایسے) ہے۔ جیسے کہ ! مخلوق میں سے کوئی شئے بھی ان صفات کی مالک (حامل) نہیں۔

تمام عیوب سے محفوظ کون ؟

صاحب کتاب اللمع کہتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ کے بارے میں آتا ہے۔ کہ آپؓ سے دریافت کیا گیا۔ کہ !

ایسا کون ہے۔ جو عیب سے محفوظ رہے ؟ (تو) آپؓ نے (جواباً) فرمایا۔ کہ!

ایسا (تو) وہ شخص ہوگا۔ جو عقل کو امیر بنائے (یعنی عقل کے مشورے سے چلے)

اور اس (عقل) کا کوئی وزیر نہ ہو۔

عقل کو نصیحت کرتے رہنے کا پابند بنائے۔

صبر کو قائد بنائے (جملہ امور میں صبر کرنا سیکھے)۔

تقوٰی پر کاربند رہنا سیکھے۔

اللہ تعالیٰ کا خوف ہمیشہ ہو۔

موت اور آزمائش کو (اپنا) دوست بنائے۔

حضرت علی المرتضٰیؓ کا ایک خاص علم :

صاحب کتاب اللمع کہتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ نے حدیث کمیل بن زیادؓ میں اپنے قلب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا ! یہاں ایک (ایسا) علم موجود ہے۔ کہ کاش مجھے اِس کو سنبھالنے والا مِل جاتا۔

بوقتِ نماز کیفیتِ حضرت علی المرتضٰیؓ :

صاحب کتاب اللمع کہتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ کے بارے میں ہے۔ کہ (جب) نماز کا وقت آجاتا تو حضرت علیؓ کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ اور لرزہ طاری ہو جاتا۔ (جب) آپؓ سے دریافت کیا جاتا۔ کہ! اے امیر المؤمنینؓ، کیا ہوا ؟ تو فرماتے ! یہ اُس امانتِ خُداوندی کو پیش کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ جسے اُٹھانے لے لئے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں سے فرمایا تھا۔ لیکن انہوں نے اُسے لینے سے پہلوتہی کی تھی۔ وہ ڈر گئے تھے۔ لیکن انسان نے اسے اُٹھا لیا۔ اب یہ معلوم نہیں۔ کہ جو بوجھ میں نے اُٹھایا تھا۔ اچھی طرح اُس کا حق (بھی) ادا کر دیا ہے یا نہیں ؟

بھلائی چار چیزوں میں بزبانِ حضرت علی مرتضٰیؓ :

صاحب کتاب اللمع کہتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ فرمایا کرتے ہیں۔ کہ!

بھلائی چار چیزوں میں پائی جاتی ہے۔ خاموشی، بولنا، دیکھنا اور حرکت کرنا۔

چنانچہ (اسی ضمن میں مزید) فرمایا۔ کہ !

☆ ہر ایسا بولنا کہ جس میں یادِ الٰہی (فاذکرونی) شامل نہ ہو (وہ بولنا) فضول ہوتا ہے۔

☆ ہر ایسی خاموشی جس میں غور وفکر کا موقع نہ ہو۔ سہو کہلائے گی۔

☆ ہر ایسی نظر جس میں نصیحت حاصل کرنے کا مادہ نہ ہو۔ غفلت شُمار ہوگی۔

☆ ہر ایسی ہر کت جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ ہو سکے، سُستی شُمار ہوگی۔

(لہٰذا) اللہ تعالیٰ ایسے بندے پر رحم فرماتا ہے جو بولے۔ تو !

☆ ذکر الٰہی کرے۔

☆ خاموش ہو تو سوچے۔ (یعنی تدبر و تفکر کرے، کیونکہ ایک لمحہ کا تفکر و تدبر ہزار سالہ عبادت سے افضل ہے)

☆ نظر کرے تو نصیحت (کے حصول) کے لئے۔

☆ اور حرکت کرے تو عبادت کے لئے۔ اور پھر لوگ اُس کی زبان و ہاتھ کے شر سے محفوظ رہیں۔

اقوالِ سیدنا حضرت علی المُرتضٰی ؓ :

جناب حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی ؒ اپنی مشہور زمانہ تالیف **قوت القلوب** میں فرماتے ہیں ۔ (جمع الجوامع میں مسندِ علی بن ابی طالب ؓ سے نقل ہے ۔کہ) حضرت سیدنا علی المرتضٰی ؓ سے مروی ہے ۔کہ !

☆ خواہش نفس اندھے پن کی شریک ہوتی ہے ۔

☆ توفیق یہ ہے ۔کہ حیرت کے وقت بندہ ٹھہر جائے

☆ غم کو دور کرنے والی سب سے بہتر شئے یقین ہے ۔

☆ جھوٹ کا انجام مُذمت ہے ۔

☆ سچائی میں سلامتی ہے ۔

☆ بسا اوقت دور دکھائی دینے والا قریب سے بھی قریب تر ہوتا ہے ۔

☆ اجنبی وہ ہے ۔جس کا کوئی دوست نہ ہو ۔

☆ دوست (تو) وہ ہے ۔جو (دوست) کی عدم موجودگی میں بھی دوستی کی تصدیق کرے ۔

☆ بد گُمانی دوست سے دور کر دیتی ہے ۔

☆ کسی کی عزت کرنا کتنی بہترین عادت ہے ۔

☆ حیا ہر اچھے و نیک کام کا سبب ہے ۔

☆ سب سے مضبوط آڑ تقوٰی ہے ۔

☆ سب سے مضبوط سبب جس سے تُم اپنے نفس پر قابو پا سکو (درحقیقت) وہ تعلق ہے جو تمھارے اور اللہ تعالیٰ کے مابین ہے ۔

☆ دُنیا میں تُمھارا حصہ اسی قدر ہے جو تُمھاری آخرت کے لئے بہتر ہو ۔

☆ رزق دو طرح کا ہوتا ہے ۔ایک وہ جس کی تلاش میں تُم لوگ ہو ۔اور دوسرا وہ جو تُمھاری تلاش میں ہے ۔اگر تُم اِس (یعنی دوسرے والے رزق) کے پاس نہ آ سکو ۔تو وہ تُمھارے پاس خود ہی آ جائے گا ۔

☆ اگر تُو ضائع و برباد ہونے والی اپنی کسی شئے پر جزع وفزع کرتا ہے تو پھر اس شئے پر ہرگز جزع وفزع مت کر جو ابھی تک تُجھے مِلی ہی نہیں ۔

☆ جو گُزر چُکا ۔اس پر آنے والے معاملات پر استدلال کر ۔کیونکہ اُمور ایک دوسرے سے مُشابہ ہوتے ہیں ۔

اقوال وافعال اور خصائلِ حضرت سیدنا علی المُرتضٰی ؓ :

جناب حضرت سیدی عبدالوہاب الشعرانی ؒ اپنی مشہور زمانہ تالیف ''طبقاتِ امامِ شعرانی '' میں فرماتے ہیں ۔کہ !

حضرت ابو عبیدہ ؒ نے فرمایا ۔کہ ! حضرت علی المرتضٰی ؓ نے نو **9** کلمات ایسے ارشاد فرمائے ۔کہ ! ان میں سے کسی ایک تک پہنچنے سے طمع کو منقطع کر دیا ۔

ان میں سے تین مناجات میں ۔تین علم میں ۔اور تین ادب میں ۔

مناجات کے کلمات یہ ہیں ۔

نمبر **1** ۔ میرے لئے یہی عزت کافی ہے ۔کہ تُو میرا رَب ہو ۔

نمبر **2** ۔ اور میرا لئے یہی فخر کافی ہے ۔کہ مَیں تیرا بندہ ہوں ۔

نمبر **3** ۔ تُو میرا لئے ایسا ہے ۔جیسا (کہ) مَیں چاہتا ہوں ۔پس مجھے (بھی) اس کی توفیق عطا فرما ۔جو تُو چاہتا ہے ۔

عِلم کے کلمات یہ ہیں۔
نمبر 1۔ آدمی اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے۔
نمبر 2۔ بات کرو(گے۔تو) پہچانے جاؤ گے۔
نمبر 3۔ وہ شخص (کبھی) ضائع نہیں ہوتا۔ جو اپنی قدر پہچان لے۔
اَدب کے کلمات یہ ہیں۔
نمبر 1۔ جس پر تُو چاہے انعام کر۔تُو اس کا سردار ہو گا۔
نمبر 2۔ جس سے چاہے لاپرواہی کر۔تُو اِس جیسا ہو گا۔
نمبر 3۔ جس کا چاہے محتاج بن۔تُو اِس کا قیدی ہو گا۔

☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔کہ! اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے ساتھ صِرف صاحبِ ایمان (ہی) محبت کرتا ہے۔اور میرے ساتھ صِرف منافق (ہی) بغض رکھتا ہے۔

☆ حضرت علی شیرِ خداؓ کا وصال سے پہلے (آخری) کلام یہ تھا۔(کہ!) **لا اله الا الله محمد رسول الله۔**

☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔کہ! آدمی کا بوڑھا ہو کر اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے مرنا بچپنے میں مرنے سے بہتر ہے۔اگر چہ وہ جنت میں حساب کے بغیر داخل ہو۔

☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔کہ! دنیا مُردار ہے۔تو جو اس میں سے کچھ چاہے۔اسے کتوں میں مل جانا برداشت کرنا چاہیئے۔

☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔کہ! لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والا وہ شخص ہے۔جو **لا الہ الا الله محمد رسول الله** (ﷺ) والوں سے سب سے زیادہ پختہ محبت کرتا ہے۔

☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔کہ! اپنے اعمال کی قبولیت کا اپنے عمل سے زیادہ اہتمام کرنے والے بنو۔کیونکہ! تقویٰ کے ہوتے ہوئے کوئی (بھی) عمل قلیل نہیں۔اور مقبول عمل کیونکر قلیل ہوسکتا ہے۔

☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔کہ! قیامت کے دن دنیا اپنی پوری زیب و زینت کے ساتھ آئے گی۔پھر عرض کرے گی۔یارب! مجھے اپنے کسی ولی (دوست) کو ہبہ کر دے۔تو اللہ عزوجل اسے (دنیا کو) فرمائے گا۔تجھے تو کسی شئے کی طرف ہبہ نہیں کروں گا۔(کیونکہ) تو اس مرتبے سے بہت حقیر ہے۔کہ تجھے اپنے کسی ولی کو پیش کروں۔پس اسے (دنیا کو) پرانے کپڑے میں لپیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔کہ! بندہ صِرف اپنے پروردگار سے اُمید رکھے۔اور صرف اپنے گناہوں سے ڈرے۔

☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔کہ! جاہل اس (بات) سے شرم نہیں کرتا۔کہ اس سے وہ مسئلہ پوچھا جائے۔جو اس کے علم میں نہیں۔جبکہ عالم سے اگر وہ مسئلہ پوچھا جائے۔جو اس کے علم میں نہیں۔تو وہ اللہ تعالیٰ ''اعلم'' کہنے سے شرم نہیں کرتا۔

☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔کہ! مجھے تم پر جس چیز کا سب سے زیادہ ڈر ہے۔وہ ہے خواہش کی پیروی اور آرزو کی طوالت۔(کیونکہ) خواہش کی پیروی حق سے پھیر دیتی ہے۔اور آرزوں کی طوالت آخرت سے بے خبر کر دیتی ہے۔

☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔کہ! کامل فقیہہ وہ ہے۔جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرے۔اور انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ کرے۔اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کی رخصت نہ دے۔اور قرآنِ پاک کو بے رُغبتی سے چھوڑ کر کسی اور کام میں نہ لگ جائے۔

☆ حضرت علی شیرِ خداؓ نے فرمایا۔کہ! علم کے بغیر عبادت میں کوئی خیر نہیں۔فہم کے بغیر علم میں کوئی خیر نہیں۔اور غور و فکر کے بغیر تلاوت میں خیر نہیں۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ! علم کے چشمے، رات کے چراغ، پرانے کپڑے والے اور صاف دلوں والے بن جاؤ۔ ان کی بدولت تمھیں ملکوتِ سماء میں پہچانا جائے گا۔ اور زمین میں تمھارا ذکر خیر ہوگا۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ! اگر تم غمزدہ اور فوت شدہ بیٹے والے باپ کی طرح تڑپو۔ اور گوشہ نشین، پریشان حال عبادات گذاروں کی طرح زاری کرو۔ پھر تم اللہ تعالیٰ کے حضور قرب کی طلب کرو۔ اس کی خوشنودی کے حصول، اس کے دربار میں بلندی رتبہ کی چاہت یا گناہوں کی مغفرت کی نیت سے اپنے اموال و اولاد سے بے تعلق (لاتعلق) ہو جاؤ۔ تو یہ تمھاری طلب کے مقابلے میں کم ہوگا۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ! دل ظرف ہیں۔ اور ان میں سب سے اچھا وہ ہے۔ جو کہ زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہائے ہائے! اور اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرماتے۔ کہ یہاں ایسا علم ہے۔ کاش کہ مجھے اس کے برداشت کرنے والا مل جائے۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک دن فالودہ پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے آگے رکھا۔ اور فرمایا۔ کہ تیری مہک اچھی، رنگ حسین اور ذائقہ اچھا ہے۔ لیکن مَیں پسند نہیں کرتا۔ کہ اپنے نفس کو اس چیز کی عادت ڈالوں۔ جس کا عادی نہیں۔ اور نہ کھایا۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ اپنی قمیص پر پیوند لگاتے۔ اور فرماتے۔ کہ پیوند لگا کپڑا پہننے سے عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس سے مومن مقتدا بنتا ہے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ اپنی قمیص کے بازوؤں سے انگلیوں کے سروں سے آگے بڑھنے والا کپڑا کاٹ دیتے۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ! تقوٰی معصیت پر اصرار کو چھوڑنے اور طاعت پر مغرور ہونے کو ترک کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ دنیا اور اس کی رونق سے مصیبت محسوس فرماتے۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ ہر چیز پر اپنے نفس کا محاسبہ فرماتے۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کو وہی لباس پسند ہوتا۔ جو کہ بقدر کفایت چھوٹا ہوتا۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کو وہی کھانا پسند ہوتا۔ جو سادہ ہوتا۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ دین کا درد رکھنے والے مسلمانوں اور مساکین کی تعظیم فرماتے۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ بہت تھوڑا سا ستاتے۔ اپنی ریش مبارک کو پکڑ لیتے۔ اور سانپ کی طرح لوٹتے۔ اور انتہائی غمگین آدمی کی طرح روتے۔ حتی کہ صبح ہو جاتی۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ دنیا کو مخاطب کر کے فرماتے۔ اے دنیا! (تُو) میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دے۔ (کیونکہ) مَیں نے (تو) تجھے تین طلاقیں دے رکھی ہیں۔ تیری عمر تھوڑی، تیری ہم نشینی حقیر اور تیرا خطرہ بہت بڑا ہے۔ افسوس (کہ میرا) زاد، راہ قلیل، سفر زیادہ اور راستہ پر خطر (ہے)

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ فرماتے۔ (کہ) تین اعمال بہت سخت ہیں۔

نمبر **1**۔ اپنی طرف سے حق دینا۔

نمبر **2**۔ تیرا ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔

نمبر **3**۔ مال سے بھائی کی مدد کرنا۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ فرماتے۔ کہ تُو نے اپنی دنیا سے جو پایا۔ اس پر زیادہ خوش نہ ہو۔ اور اس میں سے جو کچھ نہیں پایا۔ تُو اس پر افسوس نہ کر۔ کہ تجھے موت کے بعد کی فکر کرنی چاہیئے۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ فرماتے ۔کہ! اللہ تعالیٰ قرآن والوں سے اس کے دین کے بارے میں نرمی اوراس کی نافرمانیوں پر خاموشی ہرگز پسندنہیں کرتا۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ فرماتے ۔کہ! ہر انسان کے ساتھ دوفرشتے ہیں ۔ جوکہ اس کی اس سے حفاظت کرتے ہیں ۔ جوابھی مقدر میں نہیں ۔تو جب قدر آ جائے ۔تو وہ درمیان سے ہٹ جاتے ہیں ۔اور بے شک اَجل مضبوط ڈھال ہے ۔

☆ حضرت علی شیرِ خدا ؓ یہ شعر پڑھتے اورفرماتے ۔کہ! جسے مرنا ہے ۔ وہ تواضع کا زیادہ حق دار ہے ۔اورایک آدمی کے لئے اپنی دنیا سے اسی قدر کافی ہے ۔ جوکھالے ۔آدمی کوکیا ہوا؟ (کہ) اسے فکروں میں صبح ہوتی ہے ۔اوراس حرص میں جس پر اچھے اوصاف قابونہیں پاسکتے ۔اے فلاں ! تُوعنقریب اس قوم کی طرف رحلت کرجائے گا۔جن کا بولنا خاموشی ہے ۔

حضرت علی شیرِ خدا ؓ کے ایثار کاعظیم واقعہ اور دومقرب فرشتے :

حضرت سیدعلی ہجویری بن عثمان جلابی (المعروف) حضورداتا گنج بخش لاہور ؒ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب ’’**کشف المحجوب**‘‘ میں رقم طراز ہیں ۔کہ!

دیکھو! جب امیرالمؤمنین مولاعلی ؓ آنحضور نبی مکرم ﷺ کے بستر مبارک پر سوئے ۔اور بوقت ہجرت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ آنحضوررسول اکرم ﷺ کی معیت میں گئے ۔اور مکہ مکرمہ سے باہر آکر غار میں ٹھہرے ۔جب کہ اس رات میں کفارِ مکہ کا آنحضور نبی اکرم ﷺ کوشہید کرنے کامصمم ارادہ تھا۔تو جناب باری تعالیٰ نے حضرت جبرائیل امین ؑ ومیکائیل ؑ کوفرمایا۔کہ مَیں نے تمھارے مابین بھائی چارہ رکھاہے ۔اورتمھاری زندگی بھی ایک دوسرے سے درازکی ہے ۔(اَب) بتاؤ(کہ) تم میں سے کون ہے؟ جواپنے بھائی پراپنی زندگی کاایثارکرے ۔اورمرنے کوتیار ہو۔ دونوں اپنی اپنی زندگیاں بارگاہِ ایزدی سے طلب کرنے لگ گئے ۔ جنابِ باری تعالیٰ کی طرف سے ارشادہوا۔کہ! اے جبرائیل ؑ ومیکائیل ؑ ! دیکھوعلی ؓ (شیرِ خدا) کی بزرگی وشرافت ! کہ وہ تُم سے بلند ہے ۔ہم نے علی ؓ کےاوراپنے حبیب ﷺ کے مابین مواخاۃ (بھائی چارہ قائم) کیا تھا۔تو علی ؓ اپنے قتل ومرگ کوقبول کرکے ہمارے حبیب ﷺ کی خواب گاہ پرسوگئے ۔اوراپنی جان ہمارے حبیب ﷺ پرفدا کردی۔اَب تم دونوں جاؤ۔اوراس کی محافظت دشمنوں سے کرو۔

چنانچہ حضرت جبرائیلِ امینؑ اورحضرت میکائیلؑ زمین پرحضرت علی شیرِ خدا ؓ کی خدمت میں آن حاضر ہوئے ۔ایک فرشتہ سرہانے بیٹھ گیا۔اورایک فرشتہ پائنتی کی طرف بیٹھ گیا۔اورحضرت علی المرتضیٰ ؓ کی خدمت میں زبانِ حال سے کہنے لگے ۔زندہ باداے علی ؓ ! تمھارے مثل اس ایثار میں کون ہے؟ بے شک ! اللہ تعالیٰ آپ ؓ کے اس ایثار کوملائکہ میں پیش فرماکر اظہارِ خوشنودی فرمارہے ہیں ۔اورآپ ؓ اپنے خواب میں بےفکرسورہے ہیں ۔اسی وقت قرآنِ کریم کی آیات نازل ہوئی ۔جس میں کہ مولائے کائنات ؓ ظاہر کی گئی ہے ۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے ۔کہ! **اوراللہ تعالیٰ کےبعض بندے وہ ہیں ۔ جواس کی رضاجوئی میں اپنی جان بیچتے اور ایثارکرتے ہیں ۔اوراللہ تعالیٰ اپنے بندوں پرشفقت فرمانے والاہے ۔**(سورہ بقرہ کی آیت نمبر **307**)

حضرت داتا گنج بخش ؒ نے اپنی کتاب ’’کشف المحجوب‘‘ میں حضرت علی ؓ کو اِن القابات سے یادکیا ہے ۔ برادرِ مصطفٰے ﷺ ، غریقِ بحرِ بلا،حریقِ نارِولا،مقتداءِاولیاءِواصفیاء،ابوالحسن والحسین ؓ ، علی ابنِ ابی طالب شیرِ خدا۔ان کی شان جادہ طریقت میں بڑی ارفع واعلیٰ ہے ۔اور بیانِ حقیقت میں ان کی باریک بینی بہت بلند ہے ۔آپ ؓ کااصولِ حقائق میں خاص حصہ تھا۔حتیٰ کہ حضرت سیدنا جنید بغدادی ؒ اُن ؓ کی شانِ مبارک میں فرماتے ہیں ۔کہ!

اصولِ عشق ومحبت اورراضی بررضاءِالٰہی کے ماہر ہمارے شیخ وامام حضرت علی ؓ ہیں ۔

حکایت حضرت علیؓ :

روایت ہے۔کہ! ایک شخص حضرت علیؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکرعرض گذار ہوا۔کہ! اے امیرالمؤمنینؓ ! مجھے ہدایت (یعنی کوئی نصیحت) فرمائیں۔تو آپؓ نے فرمایا۔

یادرکھو! کہ مشغولیت کو بیوی بچوں میں اہمیت کے ساتھ رجوع نہ کرنا۔اس لئے کہ! اگر وہ (یعنی آپ کے بیوی بچے) اولیاءاللہ (اللہ تعالیٰ کے محبین ودوست) میں سے ہوئے۔تو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کوخراب اور ضائع نہیں فرماتا۔اور اگر (خدانخواستہ وہ) دشمنِ خدا ہوئے۔تو دشمنانِ خدا کے لئے غم خواری وہمدردی (بھلا) کیوں ہو۔

کیونکہ! یہ مسئلہ انقطاع ماسوٰی اللہ سے متعلق ہے۔اس لئے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ چاہے۔اپنے بندوں کو رکھتا ہے۔

حضرت علیؓ نے ایک پوچھنے والی کوایک بات بتائی۔اس نے سوال کیا۔کہ! پاکیزہ ترین عمل کیا ہے؟ (**غناء القلب با لله**)یعنی اللہ تعالیٰ کے تقرب کے ساتھ دل کا ہر شئے سے مستغنی ہوجانا۔حتیٰ کہ دنیا کے نہ ہونے سے فقیر نہ ہو۔اور مال کی کثرت کی وجہ سے مسرور نہ ہو۔

(شرح رؤیا: کہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے خواب میں حضرت علیؓ سے بیعت کی)

آپؒ فرماتے ہیں کہ سات برس کا عرصہ گزرا۔کہ شب ستائیسویں ماہ رجب کو کہ شب معراج موافق اکثر روایات کے ہے۔فقیر نے خواب میں دیکھا کہ ایک میدان ہے۔اس میں فرشِ سفید براق بچھا ہوا ہے۔اس فرش پر اکثر لوگ جن کی شکل نورانی ہے۔لباس ہائے فاخرہ پہنے ہوئے اس انتظار میں بیٹھے ہیں۔کہ حضرت امیر سیدنا علی المُرتضیٰؓ تشریف لائیں گے۔فقیر بھی یہ حقیقت دریافت کرنے کے لئے اس جگہ اس فرش پر بیٹھ گیا۔ناگاہ حضرت امیر سیدنا علی المُرتضیٰؓ قبلہ کی جانب سے نمودار ہوئے۔

شاہِ مرداں ،شیرِ یزداں ،قوت پروردگار لافتیٰ الا علیؓ ، لا سیف الا ذوالفقارؒ

اوراس فرش کی جانب توجہ فرمائی اور تمام لوگ تعظیم کے لئے اُٹھے۔اورلب فرش منتظر کھڑے ہوئے فقیر بھی وسطِ فرش میں منتظر کھڑا ہوا۔بسبب ہجوم بزرگانِ عظیم الشان کے تالب فرش نہ پہنچ سکا۔حضرت امیر سیدنا علی المُرتضیٰؓ خود تشریف لائے۔اورصف کے اندر لوگوں کو ہٹاتے ہوئے فقیر کے نزدیک رونق افروز ہوئے۔اور چارزانو بیٹھ گئے۔یہ فقیر نہایت ادب کے ساتھ دوزانو روبرو بیٹھا۔تو حضرت امیر سیدنا علی المُرتضیٰؓ نے نہایت لُطف وکرم فرمایا۔اورکسی کے ساتھ کلام نہ فرمایا صرف فقیر کی جانب توجہ فرمائی۔اورشرفِ ہمکلامی سے فقیر کو مُشرف فرمایا۔فقیر نے ایسے وقت کو غنیمت جانا۔چند چیزیں (استفسارات) ذہن میں آئے۔تو عرض کیا اور جواب باصواب سے مُشرف ہوا۔

کِسے را میسر نہ شُد ایں سعادت بہ کعبہ ولادت ، بہ مسجد شہادت

پہلے یہ فرمایا کہ کسی شخص نے بزبانِ پشتو کوئی تصنیف کی ہے اوراس کتاب میں ایسا مضمون درج کیا ہے۔جس سے میری تحقیر ہو،تُم کواس امر کی خبر ہے یانہیں ؟

فقیر نے عرض کیا۔کہ بندہ زبانِ پشتو نہیں جانتا۔کہ اس زبان کی کتب سے آگاہ ہو۔حضورؓ کے ارشاد کے موافق فقیر تحقیق کرے گا۔

فقیر نے عرض کیا۔کہ مذاہبِ فُقہاء سے کون سا مذہب جنابِ عالی مقامؓ کو پسند ہے ؟

ارشاد فرمایا: کہ کوئی مذہب ہم کو پسند نہیں ، یا یہ فرمایا کہ ہمارے طریقہ پرنہیں (کیونکہ) لوگوں نے افراط وتفریط کو راہ دی ہے۔

پھر میں نے عرض کیا کہ اولیاء کا کون سا طریقہ جنابِ عالیؓ کے طریقہ کے موافق ہے ؟

ارشاد فرمایا: کہ اس کا بھی وہی جواب ہے۔ ہر طریقہ میں چیز ہائے ناپسندیدہ خلاف ہمارے طریقہ کے اِختراع کی ہیں۔اور ہمارے طریقے کی چیزوں میں کمی کردی ہے۔اس واسطے کہ ہمارے زمانہ میں تین طریقے شُغل کے معمول مروج تھے۔اور اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل ہونے کے لئے وہ مفید ہیں۔اور وہ تین طریقے شُغل کے یہ ہیں۔ا۔ ذِکر۔۲۔ تلاوتِ قُرآنِ مجید۔۳۔ نماز۔

اورصوفیاء نے صِرف ذِکر کو شُغل قرار دے دیا۔اور تلاوت قُرآنِ مجید اور نماز کو شُغل نہیں جانتے۔

پھر میں نے عرض کیا۔کہ تلاوتِ قُرآنِ حکیم اور نماز کا شُغل کس طریقے سے کرنا چاہیئے ؟

تو حضورؒ کی جناب سے توجہ طریقِ شغل ، تلاوتِ قرآنِ مجید اور نماز کی میرے دل پر ڈالی گئی ۔ اور کچھ زبانِ مبارک سے بھی اِرشاد فرمایا۔لیکن میں نے زیادہ تاثیر باطنی توجہ کی اپنے دل میں پائی ۔ اور میری حالتِ باطنی اس قدر زیادہ متغیر ہوئی ۔ جو بیان سے باہر ہے۔اس وقت سے ہمیشہ وہ امر اپنے باطن میں مُستحکم پاتا ہوں ۔

پھر میں نے عرض کیا۔ کہ الحمدُ للہ کہ اس فقیر کو توسل جناب عالی مقامؓ سے اکثر طریقہ اور بہت سلسلوں سے حاصل ہے ۔ تاہم فقیر کی تمنا ہے ۔ کہ بلا واسطہ حضورؒ کی بیعت سے مُشرف ہوں ۔ تو جناب عالی حضرت امیر سیدنا علی المُرتضیٰؓ نے اپنا دستِ مبارک میری جانب کیا ۔ اور فقیر کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک سے پکڑ کر بیعت فرمائی ۔ اس وقت جناب عالی مقامؓ کی توجہ سے اثرِعظیم فقیر کے باطن میں نمودار رہوا۔

پھر میں نے عرض کیا۔ کہ اکثر صحابہ کرامؓ نے علی الخصوص قریشی صحابہ کرامؓ نے جنابِ عالی مقامؓ کے ساتھ مُخالفت کی ہے ۔ ان کے بارے میں کیا حُکم ہے ۔ اور یہ کیا حقیقت تھی ؟

تو اِرشاد فرمایا۔ کہ ہم کو اِن لوگوں سے برادرانہ شکایت تھی ۔ یا فرمایا۔ کہ ہم کو اِن لوگوں کے ساتھ شکایت برادری تھی ۔ اور شکر رنجی آپس میں تھی ۔ مردمانِ نافہم یہ امر دور دور تک لے گئے ہیں ۔ اور بڑھا دیا ہے ۔

پھر میں نے عرض کیا۔ کہ فلاں جماعت کے لوگ اپنے آپ کو سید اولاد سے جناب عالیؒ جانتے ہیں ۔

اِرشاد فرمایا۔ کہ وہ لوگ میری اولاد سے نہیں ۔ بلکہ جھوٹ کہتے ہیں ۔

پھر دفعتہً جنابِ عالی مقامؓ اُٹھے ۔ اور جس سمت سے تشریف لائے تھے ۔ اُسی طرف عُجلت کے ساتھ تشریف لے گئے ۔ اور دوسرے لوگ جو منتظر تھے ۔ وہ حیرت میں کھڑے تھے ۔ کہ کاش یہ صحبت کچھ اور بھی رہتی ۔

تعلیماتِ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی ابن ابی طالبؓ :

حضرت گل حسن شاہ قلندری قادریؒ اپنی کتاب ''تعلیمِ غوثیہ'' میں ماقمِ الٰہی کے مضمون کے تحت فرماتے ہیں ۔ کہ ! سب سے بہتر طریقہ یہ ہے ۔ کہ ! حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰؓ نے اپنے جگر گوشہ اور فرزندِ دل بند کو تعلیم فرمایا ۔ کہ !

يا ولدى فكرك فيك يكفيك	**فليس شيء خا رج منك**
اے میرے فرزند ! تیرا فکر تجھ میں تیرے لئے کافی ہے ۔	کیونکہ کوئی شئے تجھ سے خارج نہیں ہے ۔
وداك فيك وما تشعر	**ذوائك منك ولا تبصر**
اور تیرا اندر تیرے اندر ہی ہے ۔ مگر تم جانتے نہیں ۔	تیری دواء تجھ میں ہی ہے ۔ مگر تم دیکھتے نہیں ۔
و تزعم انك جسم صغير	**و فيك ا نطوى عا لم اكبر**
اور تجھ کو گمان ہے ۔ کہ تمھارا ایک چھوٹا جسم ہے ۔	حالانکہ تیرے اندر ایک عالمِ اکبر لپٹا ہوا ہے ۔
و انت ام الكتاب الذى	**ما حر فه يظهر المضم**
اور تو ایک ام الکتاب ہے ۔	کہ اپنے حروف سے دل کی بات جانتے ہو ۔

اس بند کی مکمل اور بہترین تشریح اسی کتاب تعلیمِ غوثیہ میں موجود ہے ۔

حکایتِ حضرت علیؓ اور حضرت حسن بن علی المرتضیٰؓ :

روایت ہے ۔ کہ ! ایک روز شام کے گورنر سے کسی نے پوچھا ۔ کہ ! ل سب سے زیادہ طاقت ور اور سخت چیز کیا ہے ؟ انہوں نے کافی دیر غور کرنے کے بعد کہا ۔ اس کا (درست) جواب شاید میں نہ دے سکوں ۔ صِرف حضرت علی المرتضیٰؓ ہی اس کا (مکمل ، درست اور اطمینان بخش) جواب دے سکتے ہیں ۔ لہٰذا ایک ہرکارہ مدینہ منورہ (جناب مولا علیؓ) کی خدمت اقدس میں روانہ کیا

گیا۔جس نے کہ حضرت علیؓ کی خدمت میں جا کر سوال پیش کیا۔اُس وقت حضرت علی المرتضیٰؓ کے صاحبزادگان حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور ایک اور صاحبزادے (جو غالباً دوسری بیگم سے تھے) بھی وہاں پر تشریف فرما تھے۔حضرت علی المرتضیٰؓ نے سوال سن کر فرمایا۔کہ یہ (سوال) اتنا آسان ہے۔کہ اس کا جواب تو یہ بچے بھی دے سکتے ہیں۔قاصد نے حفظ مراتب (اور عمر) کا خیال رکھتے ہوئے سب سے بڑے صاحبزادے حضرت حسن بن علیؓ سے (یہی) سوال پوچھا۔تو انہوں نے کمال جواب دیا۔کہ!

دنیا کی سب سے طاقت ور اور سخت چیز لوہا ہے۔لیکن لوہے کو آگ پگھلا دیتی ہے۔اِس سے ثابت ہوا۔کہ آگ لوہے سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔لیکن اِسی آگ کو پانی ٹھنڈا کر دیتا ہے۔یوں پانی آگ سے بھی زیادہ طاقت ور ہے۔لیکن ہوا اُسی آگ کو جلا لیتی ہے۔یوں ہوا پانی سے بھی زیادہ طاقت ور ہے۔ہوا کو چلانے پر دو فرشتے مامور ہیں۔وہ حکم دیتے ہیں۔تو ہوا چلنے لگتی ہے۔یوں وہ (دونوں) فرشتے ہوا سے بھی زیادہ طاقت ور ہیں۔اُن دونوں فرشتوں پر حضرت جبرائیلِ امینؑ سردار ہیں۔(اور) حضرت جبرائیلِ امینؑ ''اَمرِ ربی'' کے ماتحت ہیں۔جو حکم (اَمرِ ربی) اُنھیں رب تعالیٰ کی طرف سے مِلتا ہے۔وہ اُس (حکم) کی تعمیل کرتے ہیں۔یوں اَمرِ ربی زیادہ طاقت ور ہے۔

آخر میں حضرت امامِ عالی مقام جناب حسن بن علیؓ نے ایک عجیب جُملہ اِرشاد فرمایا۔اور ''وہ اَمرِ رب تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔اور اُس سے ہم اِس دنیا کو چلا رہے ہیں''۔

شب بیداری سے محروم کا معمولی سبب:

جناب حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکیؒ اپنی مشہور زمانہ تالیف قوت القلوب میں فرماتے ہیں۔کہ حضرت سیدنا سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ ایک گُناہ کی وجہ سے میں پانچ مہینوں تک قیامِ شب سے محروم رہا عرض کی گئی وہ گناہ کیا تھا؟ ارشاد فرمایا۔میں نے ایک شخص کو روتے ہوئے دیکھا تو اپنے دل میں کہا یہ (یعنی اس شخص کا رونا) ریاکاری و دکھاوا ہے۔

قیامِ شب پر معاونت کے اسباب:

جناب حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکیؒ اپنی مشہور زمانہ تالیف قوت القلوب میں فرماتے ہیں کہ قیام شب پر تین چیزوں (اعمال) سے استعانت لی جاسکتی ہے۔☆ حلال کھانا ☆ توبہ پر استقامت (چاہے گناہ نہ بھی کیا ہو) ☆ وعید کے خوف کا غم یا پھر جس ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی امید کی طرف رُغبت (شوق)۔

اور قیام شب نہ کرنے کے بھی تین نقصانات ہیں۔

☆ شبے والی اشیاء کھانا ☆ گناہوں پر اصرار کرنا

☆ دل پر دنیاوی مُحبت کا غالب ہو جانا۔

عظیم فرشتہ:

جناب حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکیؒ اپنی مشہور زمانہ تالیف قوت القلوب میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت سیدنا یوسف بن مہرانؒ نے بتایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ عرش کے نیچے ایک فرشتہ ہے جس کی صورت مُرغ کے جیسی ہے۔اس کے پنجے موتیوں کے اور دونوں خار (خار یعنی کہ مرغ کی ٹانگ پر وہ کانٹے جو ٹخنے کے اوپر ہوتے ہیں) سبز زبرجد کے ہیں۔جب رات کا پہلا آدھا حصہ گُزرتا ہے تو وہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا ہے اور کہتا ہے رات کے وقت نماز پڑھنے والوں کو اُٹھ جانا چاہیئے۔ جب رات کا ایک اور آدھا حصہ گزر جاتا ہے تو پھر وہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ تہجد پڑھنے والے کھڑے ہو جائیں۔اور جب رات کا تیسرا تہائی حصہ بھی گزر جاتا ہے تو پھر وہ

اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا ہے اور کہتا ہے۔نماز پڑھنے والے کھڑے ہو جائیں اور جب طلوع فجر کا وقت ہوتا ہے تو وہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا ہے اور کہتا ہے اب غافلین بھی اُٹھ جائیں کہ اِن کے بوجھ انہیں پر رہیں۔

چار پُر حکمت باتیں :

حضرت قدوۃ الانام زینتُ المفسرین ومحدثین جناب جلال الدین عبدالرحمٰن الشافعی السیوطی ؒ اپنی یگانہ روزگار کتاب **کتاب الرحمة فی الطب والحکمة** میں رقم طراز ہیں کہ احنف بن قیس کا قول ہے کہ حُکماء نے علم وحکمت کے متعلق چار ہزار پُر حکمت باتیں مُنتخب کیں۔ پھر ان چار ہزار میں سے چار سو باتوں کو چھانٹا۔ پھر اِن چار سو میں سے چالیس کا انتخاب کیا۔اور پھر اِن چالیس میں سے فقط چار باتوں کا استخراج کیا۔(گویا کہ دریا کو کوزے میں بند کر دیا)۔

☆ عورتوں پر اعتبار نہ کرو۔

☆ معدہ پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔

☆ کثرتِ مال پر(فخر کرتے ہوئے) مغرور نہ ہو جاؤ۔

☆ اِتنا علم کافی ہے۔ جو نفع دے سکے۔

اس ضمن میں میرے شیخِ طریقت جناب پیر سید محبوب علی شاہ ؒ نے ایک اور بات کا بھی اضافہ فرمایا۔یعنی تقوٰی۔

متقین کا درجہ :

جناب حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی ؒ اپنی مشہور زمانہ تالیف **قوت القلوب** میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو درداء ؓ فرمایا کرتے تھے کہ عقل مند لوگوں کا رات کو سوتے رہنا اور دن کو روزہ نہ رکھنا کیا خوب ہے اور بیوقوف لوگوں کا دن کو روزہ رکھنا اور رات بھر جاگ کر عبادت کرنا کتنا معیوب ہے۔مگر اہل یقین اور مُتقین کا ایک ذرہ برابر عمل خود فریبی میں مُبتلا افراد کی پہاڑ کی مثل عبادت سے بہتر وافضل ہے۔

سونے و چاندی سے زیادہ خوبصورت باتیں :

جناب حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی ؒ اپنی مشہور زمانہ تالیف قوت القلوب میں فرماتے ہیں۔(کہ! حدیث نبوی ﷺ کی مشہور ومعروف کتاب شعب الایمان میں ہے۔کہ) حضرت سیدنا مُجاہد فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ نے پانچ ایسی وصیتیں فرمائیں جو سونے اور چاندی سے(بھی) زیادہ خوبصورت ہیں۔

☆ لایعنی مُعاملہ میں ہرگز گُفتگو مت کرنا۔کہ یہی سلامتی کے زیادہ قریب ہے۔اور خطا ولغزش سے بے خوف مت ہونا۔

☆ اپنی ضرورت کے معاملے میں بھی موقع محل دیکھے بغیر ہرگز گفتگو مت کرنا کہ بسا اوقات اپنے فائدے کے معاملے میں موقع محل کا خیال کئے بغیر گفتگو کرنے والا بھی شرمسار ہو جاتا ہے۔

☆ کسی بردبار سے بحث ومباحثہ مت کرنا نہ کسی بیوقوف سے کہ بُردبار شخص تجھے خُوب تڑپائے گا اور بیوقوف اذیت پہنچائے گا۔

☆ جب تیرا کوئی بھائی تیرے پاس موجود نہ ہو تو اس کی عدم موجودگی میں اس کا ایسا تذکرہ کرنا جیسا تو پسند کرتا ہے کہ وہ تیری عدم موجودگی میں تیرا تذکرہ کرے اور اس کی ہر وہ خطا و لغزش معاف فرما دینا جس پر تم اپنے لئے اس کی جانب سے مُعافی کو پسند کرتے ہو۔

☆ ایسے شخص جیسے اعمال بجالانا جو جانتا ہے کہ اسے احسان کا انعام ملے گا اور بُرائی کی سزا۔

عمل پر اِستقامت کے مُتعلق سات احادیثِ مبارکہ :

جناب حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی ؒ اپنی مشہور زمانہ تالیف قوت القلوب میں فرماتے ہیں کہ!

☆ حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں۔ کہ آپ ﷺ کا عمل دائمی تھا اور جب بھی آپ ﷺ کوئی عمل کرتے۔ تو بڑی عُمدگی سے ادا کرتے۔ (سُنن ابی داؤد)

☆ جس قدر اعمال کی تُم طاقت رکھتے ہو اسی قدر بجالاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ (تو اپنا) فضل فرماتا رہتا ہے جب تک کہ تُم نہ اُکتا جاؤ۔

☆ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند و محبوب وہ عمل ہے جو پابندی سے کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو (صحیح ابن خُزیمہ)

☆ اللہ تعالیٰ جس کو عبادت کا عادی بنادے اور پھر وہ شخص سُستی کی بِنا پر اسے ترک کردے تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوجاتا ہے۔

☆ ہر وہ دن جس میں مَیں کوئی زائد عمل نہ کر پاؤں تو اس دن کی صبح میرے لئے کوئی برکت نہ ہو۔

☆ جس کے دو دن ایک جیسے ہوں وہ خسارے و نُقصان میں ہے اور جس کا آج گزرے ہوئے کل سے بُرا ہو تو وہ محروم ہے اور جس کے آج میں گذشتہ کل سے کسی عمل کی زیادتی نہ ہو وہ بھی نُقصان میں ہے۔

☆ جو اپنے نفس کا نقصان تلاش نہیں کرتا وہ نقصان میں ہے اور جو نقصان میں ہو اس کے لئے موت بہتر ہے۔ اور میری عمر کی قسم، بیشک مومن شکر کرنے والا ہوتا ہے اور شکر کرنے والا مزید (فضل و کرم) کے حصول پر رہتا ہے۔

مخلوق کے حجابات :

جناب حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی ؒ اپنی مشہور زمانہ تالیف **قوت القلوب** میں فرماتے ہیں کہ!

عارفین کہتے ہیں کہ تین اُمور نے اللہ تعالیٰ سے بندوں کا تعلق منقطع کر رکھا ہے اور وہ یہ ہیں۔

☆ اِرادے میں صدق کی کمی۔ ☆ راہِ حق سے جہالت و ناواقفیت۔

☆ عُلمائے سُوء کا خواہشِ نفس کے مُطابق کلام کرنا۔

اِسی ضمن میں حضرت علی بن عثمان جلابی الہجویری المعروف حضور سیدی داتا گنج بخش ؒ اپنی کتاب ''**کشف المحجوب**'' میں فرماتے ہیں۔ کہ! حجاب (درحقیقت) دو اقسام کا ہوتا ہے۔ حجابِ رینی۔ اور حجابِ غیبی۔

☆ **حجابِ رینی:** یہ وہ حجاب ہے۔ جس سے ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ حجاب جس پر آیا۔ پھر دور نہیں ہوتا۔

☆ **حجابِ غیبی:** یہ حجاب جلد رفع ہوجاتا ہے۔ اس کی تصریح یوں ہے۔ کہ انسان وہ (مخلوقِ خدا) ہے۔ کہ اس کی ذات تصدیقِ حق کے لئے جب حجاب ہوجاتی ہے۔ تو اس کے نزدیک حق و باطل برابر ہوجاتا ہے۔

اور ایک انسان وہ ہوتا ہے۔ جس کی ذات تصدیقِ حق کے لئے حجاب تو ہوتی ہے۔ مگر اس کی جبلت طالبِ حق (ہی) رہتی ے۔ اور باطل پرستی سے اجتناب کرتی ہے۔ تو وہ حجاب جو رینی ہے۔ کبھی اُٹھتا ہی نہیں۔

ایمان کامل کرنے والی تین باتیں:

جناب حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی ؒ اپنی مشہور زمانہ تالیف قوت القلوب میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جس میں تین باتیں پائی جائیں۔ اس کا ایمان کامل ہوتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے۔

☆ اپنے عمل میں رِیا کا اِظہار نہ ہونے دے۔

☆ جب اس کے سامنے دو اُمور پیش کئے جائیں۔ (کہ) جن میں سے ایک دنیا اور دوسرا آخرت کا ہو۔ تو دنیا پر (ایسا شخص) آخرت کو ترجیح دے۔

ایمان کامل کرنے والی تین باتیں:

جناب حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی ؒ اپنی مشہور زمانہ تالیف قوت القلوب میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا یوسف ؒ فرماتے

ہیں کہ منقول ہے کہ جس میں (فقط) تین باتیں پائی جائیں اس کا ایمان کامل ہو جاتا ہے۔

☆ جب راضی ہو تو اس کی رضا اسے باطل کام کی طرف نہ لے جائے۔

☆ جب ناراض ہو تو اس کا غصہ اسے حق سے نہ پھیر دے۔

☆ جب غلبہ حاصل کرے تو جو شئے اس کی نہ ہو اسے کسی سے نہ چھینے۔

توبہ کی دس شرائط :

امام اجل حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی ؒ اپنی کتاب قوت القلوب میں فرماتے ہیں کہ ہر گناہ سے توبہ کی حقیقت دس اعمال پر مُشتمل ہے۔کوئی بندہ خُدا جب تک کہ توبہ کی دس شرائط پوری نہ کرلے ایسا توبہ کرنے والا نہیں بن سکتا۔ جو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو اور نہ ہی اس کی یہ توبہ ایسی خالص شمار ہوگی۔ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے (حصولِ مغفرت کے لئے) شرط ٹھہرایا۔ اور حدیثِ نبوی ﷺ میں اس کی وضاحت بھی مروی ہے۔ چنانچہ وہ شرائط یہ ہیں۔

☆ زبان سے توبہ کرے۔ ☆ گناہ کی جانب دوبارہ نہ لوٹنے سے توبہ کرے۔

☆ اس کی مثل کوئی دوسرا گناہ کرنے سے توبہ کرے۔ ☆ گناہ کے سبب کے ساتھ ملنے سے توبہ کرے۔

☆ گناہ کے متعلق باتیں کرنے والے لوگوں کی باتیں سُننے سے توبہ کرے۔ ☆ گناہ کی طرف دیکھنے سے توبہ کرے۔

☆ توبہ کے حق میں کوتاہی برتنے سے توبہ کرے۔ ☆ گناہ کے متعلق سوچنے سے توبہ کرے۔

☆ وہ تمام گناہ جنہیں اس نے اللہ تعالیٰ (کی رضا کے حصول) کے لئے چھوڑا۔ ان میں خالص رضائے الٰہی کا حصول مُراد ہونے سے توبہ کرے۔

☆ اپنی توبہ کی جانب دیکھنے، اس سے راحت پانے اور اس پر ناز کرنے سے توبہ کرے۔

توبہ کے باوجود راحت نہ مِلنا :

امام اجل حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی ؒ اپنی کتاب قوت القلوب میں فرماتے ہیں کہ جب تم خود کو توبہ پر ثابت قدم ، گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کے باوجود اپنے اندر حلاوت یا حسنِ خلق یا زُہد یا نیکی کی کوئی خاصیت نہ پاؤ تو مراقبہ یا نفس کی کڑی نگرانی کی جانب لوٹ جاؤ اور ان دونوں حالتوں پر خوب نظر رکھو۔ انہیں مزید کڑا اور پختہ کرو۔ کہ انہی دونوں حالتوں سے گزر کر ہی تم اس مقام خاص تک پہنچو گے۔

بعض علمائے عُظام کے لئے فرمان ہے کہ جس نے 99 گناہوں سے توبہ کرلی اور صِرف ایک گناہ سے توبہ نہ کی۔ تو وہ توبہ کرنے والوں میں سے نہیں۔

تمام نمازوں کے بعد توبہ (یعنی ہر نماز کے بعد استغفار پڑھنا) کی تجدید اور احوال کی دیکھ بھال سے ہرگز غافل نہ ہوں۔ کیونکہ عاملین احوال کی دیکھ بھال اور مُحاسبہ نفس کو ترک کرنے اور اپنے اعمال میں تسامُح برتنے کے سبب اسی طرح سے خسارے کا شِکار ہو جاتے ہیں۔ کہ انہیں معلوم تک نہیں ہوتا۔

اگر بخشے زہے قسمت ، نہ بخشے تو شکایت کیا سرِ تسلیم خم ہے ، جو رضائے یار میں آئے

اللہ تعالیٰ کی بھلائی :

حضرت محمد بن کعب ؓ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ ؓ نے فرمایا کہ !

جب اللہ تعالیٰ کسی سے بھلائی کا کام لینا چاہتا ہے۔ تو اس میں تین خصلتیں پیدا فرما دیتا ہے۔

☆ دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ ☆ دنیا سے بے تعلق بنا دیتا ہے۔ ☆ وہ خود اپنے آپ کے عیب تلاش کرتا ہے۔

توکل کیا ہے ؟

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ اپنی کتاب **غنیة الطالبین** میں توکل کے ضمن میں رقم طراز ہیں۔کہ !
توکل کی اصل اللہ تعالیٰ کا یہ اِرشاد ہے۔

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبه ☆

اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے تو وہ اُسے کافی ہے۔

نیز اِرشادِ ربانی ہے کہ !

وعلی اللہ فتو کلوا ان کنتم مؤمنین ☆

اور اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرو اگر تُم مؤمن ہو۔

توکل کی حقیقت :

توکل کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے تمام معاملات اللہ تعالیٰ کے سُپرد کر دے۔اختیار و تدبیر کی اندھیریوں سے پاک ہو اور تقدیرِ اِلٰہی کی طرف قدم بڑھائے۔اس وقت بندے کو یقین ہو جاتا ہے کہ مُقدر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔اور جو کچھ اس کی قسمت میں ہے اس سے ضائع نہیں ہوگا۔اور جو کچھ اس کے مقدر میں نہیں وہ اس کو مِلے گا نہیں۔اس بات سے اس پر اس کا دل سکون اختیار کرلیتا ہے۔اور اپنے مالک کے وعدے پر مطمئن ہو جاتا ہے۔اور اپنے رب ہی سے سب کچھ حاصل کرتا ہے۔

توکل کے درجات :

توکل کے تین درجات ہ ☆ پہلا درجہ توکل ہے۔ ☆ دوسرا درجہ تسلیم ہے۔ ☆ تیسرا درجہ تفویض ہے۔

متوکل اپنے رب کے وعدے پر مطمئن ہوتا ہے۔تسلیم والا اللہ تعالیٰ کے علم پر اِکتفا کرتا ہے۔اور صاحب تفویض اللہ تعالیٰ کے حُکم پر راضی ہوتا ہے۔اسی لئے تو کہا گیا کہ توکل ابتدا ہے، تسلیم متوسط درجہ اور تفویض انتہا ہے۔

چار علوم حاصل کرنے کے بعد باقی تمام علوم سے چھٹکارا :

حضرت سیدنا شیخ حاتم اصمؒ فرماتے ہیں۔کہ! جب سے مَیں نے چار علوم اختیار کئے ہیں۔میں دنیا کے باقی جملہ علوم سے آزاد ہوگیا ہوں۔لوگوں نے دریافت کیا۔کہ یا حضرت! وہ چار علوم کون سے ہیں ؟ تو فرمایا۔

نمبر **1**۔ پہلا علم تو یہ ہے۔کہ! میرا رزق جتنا میرے لئے مقسوم ہے۔کم یا زیادہ نہیں ہوسکتا۔اسی وجہ سے مَیں زیادہ (رزق) کی تلاش سے بے نیاز ہوگیا ہوں۔(کیونکہ! **وما من دآ بة فی الارض الا علی اللہ رز قھا**)

نمبر **2**۔ دوسرا علم ہے۔کہ! مجھ پر میرے ربِ متعال کے ایسے حقوق ہیں۔جو میرے سوا دوسرا (کوئی بھی) ادا نہیں کر سکتا۔تو مَیں ان حقوق کی ادائیگی میں مشغول ہوگیا ہوں۔ (کیونکہ! **وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون**)

نمبر **3**۔ تیسرا علم ہے۔کہ! میرا ایک طالب ہے۔جسے موت کہتے ہیں۔اس سے بھاگنا ناممکن ہے۔اسی لئے میں ہمہ وقت اس کے لئے تیار رہتا ہوں۔ (کیونکہ! **کل نفس ذا ئقة الموت**)

نمبر **4**۔ چوتھا علم ہے۔کہ! میرا رب تعالیٰ مجھے (اور میرے ہر قول و فعل کو) ہر لمحہ دیکھنے والا ہے۔مَیں اس سے شرماتا ہوں۔اور نامناسب کاموں سے اجتناب کرتا ہوں۔اور ہر ایسے فعل سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں۔جس کی وجہ سے کل بروزِ قیامت مجھے (اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات کے سامنے) شرمندہ ہونا پڑے۔(کیونکہ! **ا ن اللہ بما تعملون بصیر**)

حضور علی ہجویریؒ مزید فرماتے ہیں۔کہ! بندہ کا علم اور امرِ الٰہیہ اور اس کی ذات کے جاننے میں ضروری ہے۔اور علمِ اوقات اور

اوقات میں جو بندے پر لازم ہیں۔اس کا جاننا بھی ضروری ہے۔ پھر احکامات ظاہریہ و باطنہ کا سمجھنا بھی لازمی امر ہے۔ یاد رہے۔ کہ! ظاہر و باطن کے امور کے لحاظ سے علمِ مخلوق کی دو اقسام ہیں۔ علمِ اصول (ظاہر)۔ علمِ فروع (باطن)۔

☆ **علم اصول (ظاہری علوم)** : اصولِ ظاہری میں تو کلمہ شہادت ہے۔یعنی وحدانیتِ الٰہیہ کا اعتراف اور حضرت رسالت مآب ﷺ کے آخری رسول ﷺ ہونے کی تصدیق۔

☆ **علم فروع (باطنی علوم)** : اصولِ باطنی میں معرفت (الٰہیہ) کی تحقیق۔

اسی طرح فروعِ ظاہری آپس میں معاملات اور برتاؤ درست رکھنا۔اور فروعِ باطنی دل سے نیت درست رکھنا۔اور اس صحت پر قائم رہنا۔اور یہ تو ایسی چیزیں ہیں۔کہ ایک کا وجود دوسرے کے وجود کے بغیر محال ہے۔

چنانچہ ظاہر کا برتاؤ صاف رکھنا اور دل میں اس کے برخلاف ہونا ''نفاقِ خالص'' ہے۔اسی وجہ سے باطن کی اصلاح، ظاہر کے بغیر سمجھنا زندقہ (کفر و بے دینی۔منافقت) ہے۔اور شریعت پر ظاہری اطاعت بغیر اطاعتِ باطنی یعنی قلبی کے ناقص ہے۔اور جو چیز باطن میں نہ ہو۔اسے ظاہر داری میں ریائے ہوسِ باطل سے موسوم و تعبیر کیا جائے گا۔یہی وجہ ہے۔کہ! علمِ حقیقت کے تین ارکان ہیں۔

☆ رکنِ اول : ذاتِ باری تعالیٰ اور اس کی وحدانیت کا اعتقاد اور اس کی تشبیہہ سے نفی۔

☆ رکنِ دوئم : علمِ صفاتِ باری تعالیٰ عزاسمہ اور اس کے احکام کا علم۔

☆ رکنِ سوئم : حکمتِ الٰہیہ کا تسلیم کرنا اور اس کے افعال کو (من وعن) ماننا۔

اسی طرح سے علمِ شریعت کے بھی تین ارکان ہیں۔(بریکٹس میں قرآن سے ثبوت دیا گیا ہے۔)

☆ رکنِ اول : کتاب اللہ (قرآنِ حکیم)۔(کیونکہ! **منه اٰیت محکمٰت عن ام الکتٰب**)

☆ رکنِ دوئم : سنتِ رسولِ آخرالزمان ﷺ۔(کیونکہ! **وما اٰتکم الرسول فخذوه۔ وما نهکم عنه فانتهوا**)

☆ رکنِ سوئم : اجماعِ اُمت۔(یعنی کہ اُمتِ محمدیہ ﷺ کے مجتہدین کا کسی بات پر متفق ہونا۔کیونکہ! **فا جمعوا امر کم شرکا ءکم۔** اور حدیثِ نبوی ﷺ ہے۔کہ! **لا تجمع امتی علی الضلالة و علیکم بالسواد الاعظم۔**)

اور اِس آیتِ قرآنی میں قرآن، سنت (حدیثِ نبوی ﷺ قولی و فعلی) اور اجماع کے بارے میں واضح آیت موجود ہے۔**یا یها الذین اٰمنوا اطیعوالله و اطیعوالرسول واولی الامر منکم۔**)

(لیکن اس ضمن میں یہ بندہ ناچیز عبدالرؤف عرض گزار ہے۔کہ شریعت کی اصول چار ہیں۔قرآن۔حدیث۔اجماعِ صحیح۔اور قیاسِ شرعی۔ اور جو بھی بات ان چاروں اصولوں میں نہ ہو۔تو وہ بدعت کہلائے گی۔جیسا کہ حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے۔کہ! ہر بدعت گمراہی ہے۔)

بقول حضرت محمد بن فضل بلخیؒ علم کی تین اقسام ہیں۔

☆ اول : **علم با الله تعالٰی۔** اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ۔

علم باللہ وہ عرفانِ تام ہے۔جو کہ تمام انبیائے کرامؑ اور اولیائے عظامؒ کو حاصل ہوتا ہے۔جس کی وجہ سے وہ عارفِ الٰہیہ بنتے ہیں۔اور عرفانِ الٰہی حاصل کرتے ہیں۔جب تک کہ یہ معیت الٰہیہ حاصل نہ ہو۔تمام ذرائع وجد و جہد منقطع رہتے ہیں۔ اس لئے کہ علمِ اکتسابی سے عرفانِ الٰہی ناممکن ہے۔اور درجہ عرفانِ حق کا حصول محال ہے۔

☆ دوئم : **علم من الله تعالٰی۔** یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم۔

علم من اللہ وہ علم ہے۔کہ جس میں شریعتِ حقہ ہے۔کہ اس کے ذریعے ہم مکلّف احکام بالا بنائے گئے۔اور یہ فرمانِ حق ہے۔جو کہ انبیائے کرامؑ سے ہم تک پہنچا۔ (شکر الحمدللہ رب العالمین۔)

☆ سوئم : **علم مع الله تعالٰی۔** یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل کی معیت سے۔

علم مع اللہ وہ علم ہے۔ کہ جو فضلِ الٰہی کی معیت میں حاصل ہوتا ہے۔ جس کے ذریعے مقاماتِ ولایت اور طریقِ حق و ہدایت اور بیان نہایت مدارج ولایت بعنایت الٰہی حاصل ہوتے ہیں۔

اِن تینوں علوم کی شرح میں حضرت علی بن عثمان جلابیؒ (داتا صاحب) فرماتے ہیں۔ کہ! خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ! معرفت مدارج ولایت بغیر بغیر علمِ شریعت جانے صحیح نہیں ہے۔ اور اتباعِ شریعت بغیر مقاماتِ رشد و ہدایت جانے نہیں ہوسکتا۔

اسی ضمن میں حضرت ابو علی ثقفیؒ فرماتے ہیں۔ کہ! علم (درحقیقت) حیاتِ قلب ہے جہالت کی موت سے۔ اور چشمِ یقین کا نور ہے کفر (والحاد) کی ظلمت سے۔

اسی طرح حضرت ابوبکر وراق ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ کہ! جس نے علمِ کلام یعنی عقائد و علم توحید کی عبارات پر قناعت کی اور زُہد و تقوٰی حاصل نہ کیا۔ وہ زندقہ میں پڑ گیا۔ اور جس نے علمِ فقہ و شریعتِ اسلامیہ بلا ورع کے حاصل کیا۔ وہ حدودِ احکام سے نکل کر بے حکم اور فاسق ہوگیا۔

کُل علوم کی تعداد :

امام اجل حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکیؒ اپنی کتاب **قوت القلوب** میں فرماتے ہیں۔ کہ کل علوم کی تعداد **9** ہے۔ اِن میں سے چار تو مسنون ہیں۔ جِن سے صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ آگاہ تھے۔ اور پانچ علوم بعد کے زمانے کی پیداوار ہیں۔ جو اسلاف کے زمانے میں نہ تھے۔ چار مسنون علوم یہ ہیں۔

☆ **ایمان کا علم** ☆ **قُرآن کے علوم** ☆ **سُنن و آثار کا علم** ☆ **فتاوٰی و احکام کا علم**

بعد میں پیدا ہونے والے پانچ علوم یہ ہیں۔

☆ **نحو و صرف کا علم** ☆ **قیاس** ☆ **فقہ میں جدل** ☆ **نظر و فکر کے اعتبار سے عقلی علم**

☆ حدیثِ پاک کی علتوں اور مُختلف طُرق جاننے، نیز راویوں اور ان سے منقول روایات و آثار کا صحیح، حُسن وضُعف جاننے وغیرہ کا علم۔ اور یہ علم انہیں لوگوں کے ساتھ خاص ہے۔ جو اس کے اہل ہوں۔ پھر ان سے انہی کے شاگرد ہی یہ علم حاصل کرتے ہیں۔ اسی ضمن میں حضرت بایزید بسطامیؒ کا مشہور قول ہے۔ کہ! مَیں نے تیس برس تک (سخت ترین مشقت کے ساتھ) مجاہدہ کیا۔ مگر مجھ پر کوئی بھی چیز اتنی سخت ترین محسوس نہ ہوئی۔ سوائے علم اور اس کی اتباع کے۔ اور حضرت ابن معاذ رازیؒ کا قول ہے۔ کہ! اجتناب کرو تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے، اول غافل اور بے عمل علماء سے، دوئم حق سے زبان بند کرنے والے فقراء سے اور سوئم بناوٹی جاہل صوفیاء سے۔

اسی طرح سے علوم کے ضمن میں حضرت علی ہجویریؒ اپنی کتاب **کشف المحجوب** میں فرماتے ہیں۔ کہ!

علم مدح کی صفات میں سے ہے۔ اور اس کی تعریف احاطۃ المعلوم ہے۔ یعنی معلومات کا احاطہ کرنا یا تتبین المعلوم ہی تعریفِ علم ہے۔ یعنی کہ معلوم کا واضح طور پر بیان کرنا اور بہترین و جامع و مانع تعریفِ علم یہ ہے۔ کہ!

☆ علم ایک ایسی صفت ہے۔ کہ جس سے ایک جاہل عالم ہو جاتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ اپنی ذاتِ حق کے بارے میں قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔ کہ!

واللہ بکل شیء علیم۔ اللہ تعالیٰ ہر شئے کا جاننے والا ہے۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر 282)

اور علمِ الٰہی ایک ایسی صفت ہے۔ کہ جس سے وہ تمام وجودات و معدومات کو جاننے والا مانا گیا ہے۔ اور ایسا عالم مانا گیا ہے۔ کہ! کہ اس جیسا عالم ہونے میں مخلوق کا کوئی جز و شریکِ صفت نہیں ہوسکتا۔ اور اس علمِ ذاتی کا تجزیہ بھی نہیں ہوسکتا۔ اور نہ یہ علم اس کی ذات سے کبھی جدا ہوسکتا ہے۔ اور اس علم پر اس کی ترتیب فعالی دلیل ہے۔ اس لئے کہ ہر فعل بحکم علم ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اور علم الٰہی کی ہی یہ شان ہے۔ کہ ہر مکتوم و ظاہر پر ہر آن محیط ہے۔ لہٰذا طلبِ حق کو لازم ہے۔ کہ! بوقتِ عمل یہ یقین کرے۔ کہ وہ عالم الغیب، حاکم

حقیقی میرے (ہر ظاہر و باطن) عمل کو دیکھ رہا ہے۔ جیسا کہ اس کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ ہماری ہر حرکت و سکون کو دیکھنے والا ہے۔

علومِ اسلامیہ کا بیان:

حضرت علامہ ملک محمد شہزاد مجددی صاحب کتاب رجال الغیب کے مقدمہ میں فرماتے ہیں۔ کہ! صوفیائے کرام نے قرآن وسنت کی روشنی میں علومِ اسلامیہ کو دو حصص میں تقسیم کیا ہے۔ 1۔ علم الاحکام 2۔ علم الاسرار

☆ علم الاحکام یعنی مسائل وفضائلِ شریعہ تک محدود رہنے والے، لہذا اِس علم کے ماہرین جیسے علماء، محدثین، مفسرین، فقہاء، مجتہدین کا طبقہ ہے۔ مختصرً ا یہ کہ شریعت کے تمام علوم کا ماہر ہی علم الاحکام کا ماہر کہلاتا ہے۔

☆ علم الاسرار یعنی تصفیہ باطن، مقام فناء فی اللہ، تصوف وطریقت کے تمام علوم تک محدود رہنے والے، لہذا اِس علم کے ماہرین جیسے اولیائے عظام، درویش، صوفی، ابدال واقطاب اور ولایت کے بلند مقامات کے حامل افراد کا طبقہ ہے۔ مختصرً ا یہ کہ! تصوف وطریقت کے تمام علوم کا ماہر ہی علم الاسرار کا ماہر کہلاتا ہے۔

البتہ! اہلِ کمال کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے۔ جسے علم وعرفان کے اِنہی دونوں چشموں (علوم) سے بہرہ وافر نصیب ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے اس عظیم المرتبت طبقہ نے شریعت وطریقت کے مرج البحرین کے مابین ''پُل'' کا عظیم ترین کردار ادا کیا۔ اور یہی نفوسِ قدسیہ اپنے کمالِ علم ومعرفت کے باعث ''ورثۃ الانبیاءؑ'' قرار پائے۔ درحقیقت یہی آئمہ ملت ہیں۔ جو فقہ اور تصوف ہر دو میدانوں میں درجہ تحقیق وجستجو پر فائز المرام نظر آتے ہیں۔ ایک حدیثِ نبوی ﷺ میں ایسے ہی بزرگانِ دین کو انبیاءؑ کا حقیقی وارث فرمایا گیا ہے۔

اِسی ضمن میں حضرت امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں۔

جس نے فقہ سیکھی۔ اور تصوف کو حاصل نہ کیا۔ اس نے نافرمانی کی۔ اور جس نے تصوف حاصل کیا۔ اور (علم) فقہ سے حصہ حاصل نہ کیا۔ وہ زندیق ہوا۔ اور جس (خوش بخت) نے اِن دونوں کو جمع کیا۔ (تو) اِس نے یقیناً حق کو پا لیا۔

یاد رہے کہ! علم الاسرار اور روحانیت کا سرچشمہ بھی دیگر علومِ اسلامیہ کی طرح قرآنِ مجید فرقانِ حمید اور آنحضرت ﷺ کی احادیث ہی ہیں۔ کیونکہ وحی والہام معجزات وکرامات کے علاوہ علم لدنی کے حقائق ومعارف کے علم وتذکرہ بھی قرآن وسنت (احادیث نبوی ﷺ) میں جا بجا ملتا ہے۔ جیسے کہ قرآنِ مجید میں قصہ حضرت موسیٰؑ وحضرت خضر نبیؑ، قصہ حضرت یوسف نبیؑ ودیگر انبیائے کرامؑ کے قصص اور اصحابِ کہفؓ کا واقعہ آیا ہے۔ اِسی طرح احادیثِ نبویہ ﷺ میں اصحابِ رقیمؓ ودیگر صحابہ کرامؓ مثل عشرہ و مبشرہؓ وغیرہ کے واقعات وقصص اس حوالے سے حقیقت میں بہت بڑے مآخذ ہیں۔

ایک انتہائی سبق آموز حدیثِ نبوی ﷺ:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ! نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ!

''**مؤمن** ایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا''۔ (متفق علیہ)۔

چار عالم:

ملفوظاتِ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ میں ہے کہ شیخ الاسلام حضرت بہاؤالدین زکریا مُلتانیؒ میں لکھا دیکھا ہے کہ چار عالم یہ ہیں۔ ☆ ناسوت ☆ ملکوت ☆ جبروت ☆ لاہوت۔

پھر ہر ایک کی شرح یوں بیان فرمائی کہ!

☆ عالم ناسوت (دراصل) عالم حیوانات ہے اور اس کا فعل حواسِ خُمسہ سے ہے جیسے کھانا۔ پینا۔ سونگھنا۔ دیکھنا اور سُننا۔ جب سالک ریاضت اور مجاہدہ کر کے اس عالم سے گُزرتا ہے۔

توان تمام صفات سے دوسرے عالم میں پہنچتا ہے۔ جسے **عالم ملکوت** کہتے ہیں۔ یہ عالم درحقیقت عالم ملائکہ (فرشتگان) ہے۔اس کافعل تسبیح وتہلیل قیام ورکوع اور سجود ہے۔

جب سالک اس عالم سے گزرتا ہے تو تیسرے عالم میں پہنچتا ہے۔ جسے **عالم جبروت** کہتے ہیں۔ یہ عالم درحقیقت عالم روح ہے۔ اس کے افعال صفاتِ حمیدہ سے ہیں۔ جیسے شوق، ذوق، محبت، اشتیاق، طلب، وجد، سکر، صحو، مجد اور محو۔

جب سالک ان صفات سے گزرتا ہے تو **عالم لاہوت** میں پہنچتا ہے۔ جو بے نشان عالم ہے۔اس وقت سالک اپنے آپ سے قطع تعلق کرتا ہے۔اسی عالم کو لامکاں بھی کہتے ہیں۔ یہاں پر نہ گفتگو ہے اور نہ ہی جُستجو ہے۔قولہ تعالیٰ (**ان الی ربك المنتھی**)۔

پھر فرمایا کہ، اے درویش! **عالم ناسوت نفس کی صفت ہے۔ عالم ملکوت قلب کی صفت ہے۔ عالم جبروت روح کی صفت ہے اور عالم لاہوت رحمان کی صفت ہے۔**

پس ہر ایک میں اس کے مناسب حال ومقام کی ایک مخصوص صفت موجود ہے۔ چنانچہ!

- ☆ نفس اُس جہاں کی طرف مائل ہوتا ہے جو مقامِ شیطان ہے۔
- ☆ قلب بہشتِ جاوداں کی طرف مُنتقل ہوتا ہے۔
- ☆ روح درحقیقت رحمان اور پوشیدہ اسرار کی طالب ہوتی ہے۔ جو نفس کی متابعت کرتی ہے۔
- ☆ وہ شخص دوزخ میں جاتا ہے۔ جو دل کی تابعداری کرتا ہے۔
- ☆ وہ بہشت حاصل کرتا ہے۔ جو روح کی متابعت کرتا ہے۔اور اسے قُربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

پھر مناسب موقع کے شیخ الاسلام شیخ شہاب الدین السہروردی البغدادیؒ کی حسبِ ذیل رُباعی زبانِ مبارک سے فرمائی۔

گر درہ تن روی مہیا ناراست — در درِ دل روی بہشت داراست

در درارہِ جاناں خواہی — قصہ چکنم حاصل است دیدار است

تصوف کا عین اسلام ہونا:

ہر سالک کو صدقِ قلب سے جاننا چاہیئے کہ! صوفیاءِ کرام کی متابعت درحقیقت صورتاً اور معناً، حضرت رسالت مآب ﷺ کی متابعت ہے۔لہٰذا طالب راہ حق کو بہرصورت یہ لازم ہے کہ صوفیائے کرام کے احوال واقوال وعقائد کو کما حقہ سمجھے۔اور اِن کے قدم بہ قدم صراطِ مستقیم پر سلوک ومعرفت کو تمام کرے۔

من کہ برروئے یار حیرانم — طاقتِ وصف او کجا دارم

چار اہم ترین نصیحتیں :

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہمؒ فرماتے ہیں۔کہ میں کوہ لبنان میں کئی اولیائے کرامؒ کی صحبت بابرکت میں رہا۔اِن میں سے ہر ایک نے مجھے یہی نصیحت کی۔کہ میں جب بھی لوگوں میں جاؤں۔تو ان چار باتوں کی لوگوں کو نصیحت کروں۔(جو کہ مندرجہ ذیل ہیں)

- ☆ جو پیٹ بھر کر کھانا کھائے گا۔اُسے عبادت کی لذت نصیب نہیں ہوگی۔
- ☆ جو زیادہ سوئے گا۔اُس کی عُمر میں برکت نہیں ہوگی۔
- ☆ جو صِرف لوگوں کی خوشنودی چاہے۔وہ رضائے الٰہی سے مایوس ہوجائے گا۔
- ☆ جو غیبت اور فضول گوئی زیادہ کرے گا۔وہ دین اسلام پر نہیں مرے گا۔

اقوالِ حضرت اویس قرنیؒ :

حضرت اویس قرنیؒ نے فرمایا کہ !

☆ میں نے بُلندی طلب کی۔تو اسے تواضع میں پایا۔
☆ اور ریاست طلب کی۔تو اسے صحت میں پایا۔
☆ مروت کوطلب کیا۔تو اسے صدق میں پایا۔
☆ فخر کوطلب کیا۔تو اسے فقر میں پایا۔
☆ اللہ تعالیٰ کوطلب کیا۔تو اسے تقوٰی میں پایا۔
☆ شرف کوطلب کیا۔تو اسے قناعت میں پایا۔
☆ راحت کوطلب کیا۔تو اسے زُہد میں پایا۔

بارہ کلمات کے عجیب وغریب فوائد :

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ! آنحضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ! یہ بارہ کلمات توریت ، زبور، انجیل اور فرقانِ حمید سے چُنے ہیں۔جو ایماندار ایک ورق پر لکھے۔اور ہر روز اِس کو دیکھے اور اِن پر عمل کرے۔تو اللہ تعالیٰ کے مقبولین میں سے ہو جائے گا۔(انشاءاللہ العظیم)

پهلا كلمه مبارك :

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزندِ آدم! روزی کا غم نہ کھا۔جب تک میرا خزانہ بھرا ہوا ہے۔اور میرا خزانہ کبھی خالی نہ ہو گا۔

دوسرا كلمه مبارك :

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزندِ آدم! ظالم بادشاہ اور امیر کبیر سے نہ ڈر۔جب تک میری سلطنت ہے۔اور میری سلطنت ہمیشہ کے لئے ہے۔

تيسرا كلمه مبارك :

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزندِ آدم! کسی سے محبت نہ کر۔اور کسی سے کچھ مت مانگ۔جب تک تُو مجھے چاہے گا۔پائے گا۔

چوتها كلمه مبارك :

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزندِ آدم! میں نے تمام چیزیں تیرے لئے بنائی ہیں۔اور تُجھ کو اپنے لئے۔پس تُو اپنے آپ کو دوسروں کے دروازے پر ذلیل مت کر۔

پانچواں كلمه مبارك :

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزندِ آدم! میں جِس طرح تُجھ سے کَل کا عمل نہیں چاہتا۔اِسی طرح تُو بھی مجھ سے کَل کی روزی مت مانگ۔

چهٹا كلمه مبارك :

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزندِ آدم! جِس طرح سات آسمان ،عرش وکُرسی اور سات زمینوں کے پیدا کرنے سے عاجز نہیں ہوا۔اِسی طرح تیرے پیدا کرنے اور روزی دینے سے عاجز نہیں ہوں گا۔بے شک روزی پہنچاؤں گا۔

ساتواں كلمه مبارك :

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزندِ آدم! جِس طرح میں تیری روزی نہیں روکتا۔اِسی طرح تُو بھی میری عبادت مت چھوڑ۔اور میرے حُکم کے خلاف مَت کر۔

آٹهواں كلمه مبارك :

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزندِ آدم! میں نے جِس قدر تیری قسمت میں رکھ دیا ہے۔اِس پر راضی رہ۔نفس اور شیطان کی خواہشات سے دِل کو مت بہلا۔

نواں كلمه مبارك :

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزندِ آدم! میں تیرا دوست ہوں۔ تُو بھی میرا دوست بَنا رِہ۔ اور میرے عشق و محبت اور غم سے کبھی خالی نہ ہو۔

دسواں کلمہ مبارک :

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزندِ آدم! میرے غُصے سے نڈر مت ہو۔ جب تک کہ تُو پُل صراط سے گزر کر بہشت میں داخل نہ ہو جائے۔

گیارھواں کلمہ مبارک :

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزندِ آدم! تُو مجھ پر اپنے نفس کی مصلحت کے باعث غُصے ہوتا ہے۔ اور اپنے نفس پر میری رضا مندی کے غُصہ نہیں ہوتا۔

بارھواں کلمہ مبارک :

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزندِ آدم! اگر تُو میری تقسیم پر راضی ہو جائے۔ تو تُو اپنے آپ کو میرے عذاب سے چھڑا لے گا۔ اور اگر تُو اِس پر راضی نہ ہو۔ تو نفس کو تجھ پر مقرر کر دوں گا۔ تا کہ (یہی نفس) جانوروں کی طرح تُجھ کو جنگلوں میں دوڑائے پھرائے۔ قسم ہے مجھ کو اپنی ذات کی! کہ کچھ حاصل نہ ہو مگر اسی قدر، جو میں نے مقدر میں کیا ہے۔

وصیت معبودِ حق بر زبانِ محمودِ حق ﷺ :

صاحب قوت القلوب فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن دینار ؒ، حضرت سیدنا عمرو بن میمون ؒ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضور نبی مکرم ﷺ نے صحابہ کرام ؓ سے ارشاد فرمایا۔

’’کیا تم جانتے ہو؟ کہ تمھارے رب نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:!

جب اس نے (اللہ تعالیٰ نے) عرش پر استوار فرمایا۔ تو اپنی مخلوق کی جانب دیکھ کر ارشاد فرمایا: اے میرے بندو! تم میری مخلوق ہو اور میں تمھارا رب ہوں۔ تمھارے رزق میرے قبضے میں ہیں۔ لہذا میں نے تمھاری جس شئے کی کفالت کا ذمہ لیا ہے۔ اس میں اپنے نفسوں کو مت تھکانا۔ اور اپنا رزق مجھ ہی سے طلب کرنا، اپنے نفسوں کو میری بارگاہ میں حاضر رکھنا، اپنی حاجتیں میری بارگاہ میں پیش کرنا، میں تم پر تمھارے رزق اُنڈیل دوں گا۔

(دوبارہ آنخضرت ﷺ نے دریافت فرمایا) کیا تم جانتے ہو؟ کہ تمھارے رب نے کیا ارشاد فرمایا؟ انہوں نے پھر یہی عرض کی کہ! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو فرمایا کہ!

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندو! میری راہ میں خرچ کرو، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ دوسروں کے لئے وُسعت پیدا کرو۔ میں تجھ پر وسعت پیدا کروں گا۔ اور تنگی سے کام نہ لو۔ تا کہ میں بھی تجھ پر تنگی نہ کروں۔ بے شک رزق کے دروازوں کا تعلق عرش سے ہے۔ جو رات کو بند ہوتے ہیں نہ دن کو۔ میں لوگوں میں سے ہر ایک کے لئے اس کی نیت، صدقہ و خیرات اور خرچ کے مطابق رزق نازل کرتا ہوں۔ لہذا جو ان کاموں میں کثرت سے کام لیتا ہے۔ میں اسے کثیر رزق عطا فرماتا ہوں۔ اور جو کمی کرتا ہے۔ میں بھی اس کے رزق میں کمی کر دیتا ہوں۔ اور جو رزق کو اپنے پاس روکے رکھتا ہے۔ (اور خرچ نہیں کرتا تو) میں بھی اس سے رزق کو روک لیتا ہوں۔

’’اے زبیر ؓ بے شک اللہ عزوجل خرچ کرنے کو پسند اور جمع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ چنانچہ خود بھی کھاؤ۔ اور دوسروں کو بھی کِھلاؤ، تنگی نہ کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تجھ پر تنگی کر دے گا، مشکل پیدا نہ کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ پر مُشکلات پیدا کر دے گا۔ اپنے بھائیوں کو کِھلاؤ، نیک لوگوں کی عزت کرو، پڑوسیوں پر صلہ رحمی کرو، اور فاجروں کے نقشِ قدم پر مت چلو، (اگر تو نے اِن باتوں پر عمل کیا تو) جنت میں بِلا حساب داخل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے (مجھے) یہ وصیت کی ہے اور میں، اے زبیر بن العوام ؓ! تمھیں (بھی یہ تمام نصائح) کر رہا ہوں۔‘‘

ایک آیت کا مفہوم :

الستُ بر بکم ، قا لُوا بلٰی ۔۔۔ (تشریح وتفسیر بمطابق حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ)

بعض فُقہاء فرماتے ہیں۔ کہ! انبیاء کرامؑ نے دو سجدے کیئے ،عوام مؤمنین نے ایک سجدہ کیا۔ جبکہ کفار نے سجدہ نہیں کیا۔مگر اس بات کی سند موجود نہیں ۔البتہ چندے احادیث وآیات سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ چار میثاق لئے گئے تھے۔

۱۔ اول تو پانچ اول العزم انبیائے کرامؑ سے کہ جن میں آنحضرت رسالت مآب خاتم النبیین ﷺ ،حضرت نوحؑ ،حضرت ابراہیمؑ ،حضرت موسیٰؑ ،حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ سے اول میثاق لیا گیا۔

۲۔ دوسرا میثاق باقی جُملہ انبیاءؑ سے لیا گیا تھا۔

۳۔ تیسرا میثاق عُلمائے عُظام سے لیا گیا تھا۔ ۴۔ چوتھا میثاق عوام الناس سے لیا گیا تھا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی ضمن میں فرمایا کہ! **واذ اخذنا من النبیین ۔۔۔۔۔۔منھم میثاقا غلیظا** ٥ اور یاد کیجئے وہ وقت جب لیا۔ہم نے میثاق (یعنی عہد) پیغمبروں سے اور آپ ﷺ سے اور حضرت نوحؑ سے اور حضرت ابراہیمؑ سے اور حضرت موسیٰؑ سے اور حضرت عیسیٰؑ بن مریم سے لیا۔ہم نے ان لوگوں سے مستحکم عہد۔

اسی طرح دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **واذ اخذاللہ میثاق ۔۔۔ بہ ولتنصرنہ** ۔ اور یاد کیجئے۔اس وقت کو جب عہد لیا گیا۔اللہ تعالیٰ کا پیغمبروں سے ، جو کچھ دوں میں تُم کو کتاب اور حکمت سے پھر آوے۔تم لوگوں کے پاس پیغمبر تصدیق کرنے والا اس چیز کی جو تمھارے پاس ہے۔تو تم لوگ اس پر ایمان لانا۔اور اس کی مدد کرنا۔

اسی طرح تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ! **واذ اخذاللہ میثاق ۔۔۔ للناس ولا تکتمونہ** ۔ اور یاد کیجئے۔اس وقت کو کہ جب عہد لیا۔اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب سے یہ کہ ضرور بیان کرنا۔تم لوگ دوسرے لوگوں سے جو کچھ اس کتاب میں ہے۔جو تم لوگوں کو دی گئی ہے۔اور تم لوگ وہ نہ چھپانا۔

ایک اور آیت کا مفہوم :

قل ان کنتم تحبون یحببکم اللہ ۔

ترجمہ: (اے نبی مکرم ﷺ لوگوں سے) کہہ دیں۔کہ اگر (تم) اللہ تعالیٰ سے (واقعی) محبت کرتے ہو۔تو میری اطاعت کرو۔

شرح: صاحبِ مِراۃُ الاسرار جناب حضرت شیخ عبدالرحمن چشتیؒ (م۔**1094**) اِس آیت کے ضمن میں رقمطراز ہیں۔کہ!

اطاعت کا مطلب ومفہوم ہے۔مکمل پیروکاری کرنا۔(اور یاد رہے۔کہ!) اطاعت درحقیقت دو اقسام پر منقسم ہے۔

اطاعتِ ظاہری اور اطاعتِ باطنی۔

اطاعتِ ظاہری دراصل مرتبہءنبوت ورسالتؐ سے متعلق ہے۔جبکہ اطاعتِ باطنی مرتبہءولایت سے تعلق رکھتی ہے۔یاد رہے کہ ! مرتبہ ولایت میں تمام صحابہ کرامؓ ،تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور اولیاء اللہؒ شامل ہیں۔

آنحضور ﷺ کی عظیم المرتبت اُمت کے صوفیائے کرام کی اصطلاح کے مطابق مرتبہءنبوت ورسالت ﷺ سے غایت ومُراد یہ ہے۔کہ! آنحضرت نبی اکرم ﷺ ،حضرت جبرائیلِ امینؑ کی وساطت سے احکامِ خداوندی حاصل کر کے خلقِ خُدا تک پہنچاتے ہیں۔جبکہ! مرتبہءولایت یہ ہے کہ! مقامِ ''**لی مع اللہ**'' کے وقت حضرت جبرائیلِ امینؑ کی وساطت کے بغیر آنحضرت ﷺ براہِ راست (**Direct**) حضرتِ حق سبحانہ تعالیٰ سے اُخذِ فیض کرتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالرحمن چشتیؒ مزید فرماتے ہیں کہ! '' **الولایۃ افضل من النبوۃ** ''،یعنی ولایت نبوت سے افضل ہے۔ چونکہ ہر نبی ورسولؑ ولی ہوتا ہے۔مگر آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی چاہے کتنا ہی بڑا ولی اللہ کیوں نہ ہو۔وہ مرتبہ نبوت ورسالت کو کبھی بھی نہیں پہنچ سکتا۔نبوت ورسالت ایک سرکاری رحمانی عطائی عہدے کا نام ہے۔جبکہ ولایت ذاتِ حق سے ایک

ذاتی تعلق کو کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

لہذا اِس قول کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ! لوگوں کی اکثریت حضرت رسولِ خدا ﷺ کی اطاعتِ ظاہری میں رہ گئی۔اور بہت ہی کم لوگ قرآنِ پاک کی آیتِ کریمہ '' **یھدی اللہ من یشآء** ''یعنی اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ہدایت عطا فرماتا ہے۔کی منشاء کے عین مطابق اسرارِ ولایت سے بہرہ ور ہوکر اطاعتِ باطنی میں مشغول ہوئے ہیں۔یہی حضرات اہلِ باطن کہلاتے ہیں۔جبکہ فرقہ اوّل الذکر کو اہلِ ظاہر کہا جاتا ہے۔

اہلِ ظاہر کا دارومدار اجماع و دلائل اور رائے و قیاس پر ہے۔جبکہ اہلِ باطن کا دارومدار اخلاص و تقوٰی و توکل و راضی بررضائے الٰہیہ پر منحصر ہوتا ہے۔جن کا حصول بطریقِ **کسبی** اور **وھبی** دونوں طرح سے ہوسکتا ہے۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہی ممکن ہوتا ہے۔اِسی ضمن میں حضرت قدوۃ الابرار خواجہ عبید اللہ احرارؒ اپنے رسالہ اشغال میں فرماتے ہیں کہ!

آنحضرت رسالت پناہ ﷺ اِس بات پر مامور تھے۔کہ اسرارِ مرتبہء ولایت بغیر طلبِ صادق کسی کو تعلیم نہ فرمائیں۔اور یہی سنت درحقیقت اہلِ باطن کا معمول و مروج رہی ہے۔ **واللہ اعلم بالصواب۔**

اسرارِ باطن تعلیم کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ کا خصوصی ذوق وشوق :

ایک دن آنحضرت رسالت مآب ﷺ مغموم تشریف فرما تھے۔کہ ہر شخص مجھ سے احکامِ شریعت کے متعلق تو دریافت کرتا ہے۔جبکہ اسرارِ باطن کے متعلق کوئی نہیں پوچھتا۔شاید یہ راز ہمارے ساتھ قبر میں چلا جائے گا۔(یعنی کہ آنحضور ﷺ کے اسرارِ باطن سے کوئی شخص مستفیض و متنفع نہیں ہوسکے گا)۔لیکن بمصداقِ منشائے رحمانی '' **اذا ارادالله شیئا فھی اسبابه** ''جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے۔تو اسباب پیدا کردیتا ہے۔تو اُسی لمحے جناب اسد اللہ الغالب حضرت سیدنا علی ابنِ ابی طالبؓ کے دل میں خیال پیدا ہوا۔کہ آنحضرت ﷺ کی میں نے ظاہری متابعت تو اختیار کرلی ہے۔لیکن انہوں نے اپنے احوالِ باطن کے بارے میں کوئی تعلیم نہیں دی۔کہ جس سے باطنی متابعت سے بہرہ ور ہوسکوں۔پس اِسی ارادہ ونیت سے کمالِ صدق واخلاص کے ساتھ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں جاکر سوال کیا۔جس سے کہ آنحضرت رسولِ اعظم ﷺ بہت خوش ہوئے۔اور فرمایا کہ! مجھے (بھی) اِسی طرح سے حکم تھا۔کہ بغیر طالبِ صادق کے یہ راز کسی کو تعلیم نہ کیا جائے۔**الحمد للہ** کہ! اللہ تعالیٰ نے تمھیں یہ راز حاصل کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔**قال رسول الله ﷺ لعلی یا علی انت نظیری ای مثلی فی الولایت التی ھی معا ئنة الحق** ۔(یعنی کہ) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے۔کہ اے علیؓ! تم میری مانند ہو۔میری ولایت میں۔کہ یہ ولایت معائنہء حق ہے۔پس وہی راز حضرت علی المرتضیٰؓ سے سینہ درسینہ فرقہء صوفیہ تک پہنچا۔**العلماء وارثة الا نبیاء** ۔عالم وارثِ انبیاءؑ ہیں۔اِسی طرح سے ''**علماء امتی کالانبیاء بنی اسرائیل**''یعنی کہ! میری اُمت کے علماء (اولیاء) بنی اسرائیلؑ کے پیغمبروں کی طرح ہیں۔

غریبم یا رسول اللہ غریبم ندارم دَر جہاں جُز تُو حبیبم
بریں نازم کہ ھستم اُمّتِ تُو گناہ گارم ولیکن خوش نصیبم

اقسامِ خلافت :

صوفیہء اہلِ صفاء کے نزدیک خلافت وامامت کی چار اقسام ہیں۔

اصالتاً۔وراثتاً۔اجازتاً۔اجماعاً۔

اصالۃً :

خلافتِ اصالت ایسی خلافت کو کہا جاتا ہے۔جو بلا واسطہ (براہ راست) حق تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہو۔یہ خاصہ ہے صِرف انبیائے کرامؑ کا۔

وراثتًا :

خلافتِ وراثت ایسی خلافت کو کہا جاتا ہے۔کہ کوئی پیغمبر یا شیخ اپنے اہل و قابل لڑکے یا بھائی کو اپنی جگہ مقرر کر کے خلیفہ بنائے۔جیسے کہ حضرت موسٰیؑ نے اپنے بھائی حضرت ہارونؑ کو مسندِ خلافت عطا فرما کر طورِ سیناء تشریف لے گئے۔وغیرہ۔۔

اجازتاً :

خلافت اِجازت ایسی خلافت کو کہا جاتا ہے۔کہ جب کوئی پیغمبر یا شیخ اپنے کسی رشتہ دار یا بیگانہ، یا دوست، یا مرید، یا اُمتی یا شاگرد کو اِس کا اہل سمجھتے ہوئے اُسے اپنا خلیفہءمجاز بنائے۔جیسے کہ آنحضورﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرِ فاروقؓ کو یا حضرت حسن بصریؒ نے حضرت حبیبِ عجمیؒ کو اپنا خلیفہءمجاز بنایا۔

اجماعًا :

خلافتِ اجماعی ایسی خلافت کو کہا جاتا ہے۔کہ جس میں کسی شیخ نے اپنا جانشین کسی کو مقرر نہ کیا ہو۔بلکہ اُس شیخ کے وصال کے بعد چند لوگوں نے جمع ہو کر متفقہ طور پر کسی کو اُس فوت شدہ شیخ کا خلیفہ مقرر کر دیا ہو۔

ولایت کا بیان:

علامہ ملک **محمد شہزاد مجددی** صاحب کتاب **رجال الغیب** کے مقدمہ میں فرماتے ہیں۔کہ! اولیائے کرام کو بھی صوفیائے کرام نے دو مختلف شعبوں میں تقسیم کیا ہے۔اِن میں سے ایک شعبے کا تعلق **تشریعی امور** سے ہے۔یعنی یہ طبقہ دعوت و ارشاد کے فرائض کی سرانجام دہی میں مصروف ہے۔اور یہ طبقہ ''قطب الارشاد'' کے تابع فرمان ہوتا ہے۔جبکہ دوسرا طبقہ **تکوینی امور** سے متعلق ہوتا ہے۔یہ متصوفین کا گروہ ہے۔اور یہ طبقہ ''قطبِ مدار'' کے زیرِ نگرانی خدمات و فرائض کو بخوبی سرانجام دینے میں کوشاں ہے۔

یاد رہے کہ! قطبِ مدار کی تنظیم کے ارا کین اوتاد، ابدال، نقباء، نجباء اور رجال الغیب کی حیثیتوں سے تکوینی امور سرانجام دیتے ہیں۔اِن امور کو تصوف کی اصطلاح میں خرق وغرق، احیاء و اماتت اور تفریق و ترزیق کہا جاتا ہے۔جبکہ آسان زبان میں جنگ و امن، عذاب و عتاب، بارش و طوفان، فتح و شکست، حکومت و اقتدار اور انسانی معاشرت سے متعلق دیگر انتظامی معاملات کا طے پانا ایسے ہی اہلِ باطن کے روحانی تصرف سے وابستہ ہوتے ہیں۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولله جنود السموت والارض۔(سورہ فتح۔آیت نمبر 4) زمین و آسمان کے لشکر اللہ ہی کے ہیں۔

اِس آیت کی تفسیر کے ضمن میں امام قرطبیؒ حضرت ابنِ عباسؓ کے حوالہ سے رقم طراز ہیں۔کہ! اِس آیت میں ارضی لشکروں سے مُراد اہلِ ایمان اور سماوی لشکروں سے مُراد ملائکہ ہیں۔اِسی طرح سے امام جلا الدین الشافعی السیوطیؒ اپنی مشہور و معروف تفسیر ''الدر المنثور'' میں بحوالہ ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں۔کہ!

الروح جند من جنود الله۔روحیں اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہیں۔

اِسی ضمن میں سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ نے تذکارِ اولیائے کرامؒ کو ''جنداللہ'' سے تشبیہ دی ہے۔یہ آپؒ ہی کا ارشاد ہے۔کہ! **حکایات المشائخ جند من جنود الله**۔

مشائخِ کرامؒ کی حکایات (واقعات) بھی اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہیں۔

مرید پر لاگو باتیں :

صاحب **قوت القلوب** سیدنا شیخ ابو طالب مکیؒ نے فرمایا کہ! مرید (جو کہ راہ طریقت کا مسافر ہے) میں سات باتوں کا پایا جانا بہت ضروری ہے۔

ا۔ ارادے میں سچائی کا ہونا۔اس کی علامت یہ ہے کہ آخرت کے لئے زادِ راہ کا تیار کرنا۔

۲۔ طاعت کے اسباب اختیار کرنا۔اس کی علامت یہ ہے کہ برے دوستوں کو چھوڑ دینا۔
۳۔ حالِ نفس کی معرفت رکھنا۔اس کی علامت یہ ہے کہ آفاتِ نفس سے آگاہ ہونا۔
۴۔ عالمِ ربانی کی مجلس میں بیٹھنا۔اس کی علامت یہ ہے کہ عالمِ ربانی کو دوسروں پر ترجیح دینا۔
۵۔ توبہ نصوح کا ہونا تاکہ اس کے سبب حلاوتِ طاعت پائے اور ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ خواہش نفس کے اسباب کا خاتمہ اور نفس کو اس کی مرغوب اشیاء سے دور رکھنا۔
۶۔ ایسی حلال اشیاء کھانا جو مزموم نہ ہوں۔اس کی علامت یہ ہے۔کہ رزق حلال تلاش کرنا اور اس میں شرعی حکم سے موافقت رکھنے والے کسی مباح سبب کی بناء پر علم کو پیش نظر رکھنا۔
۷۔ نیک کام میں مدد کرنے والے کسی اچھے رفیق کا ہونا۔اچھے رفیق کی علامت یہ ہے کہ اس کا نیکی اور تقوی کے کاموں میں تعاون کرنا اور گناہ و سرکشی سے منع کرنا۔

یاد رہے کہ یہی سات عادتیں اور خصلتیں ارادت کی غذا ہیں جن کے بغیر ارادت قائم نہیں ہوسکتی اور انہیں سات باتوں پر عمل کرنے سے چار چیزوں میں مدد اور تقویت کا حصول ممکن ہے۔

۱۔ بھوک ۲۔ شب بیداری۔ ۳۔ خاموشی۔ ۴۔ خلوت

یہی چار چیزیں مرید کے لئے نہ صرف اصل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بلکہ انہی کے سبب و دیگر فرائض و سنن کے ارکان کی ادائیگی پر قوت و توانائی بھی حاصل کرتا ہے۔

مرید پر لاگو باتیں :

صاحب **کشف المحجوب** جناب حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں۔کہ! مشائخِ طریقت کے ایک گروہ نے راہِ ملامت کو پسند کیا ہے۔اور انہوں نے ملامت کے طریقے کو خلوص و محبت میں مؤثر تسلیم کیا ہے۔ملامت کے ساتھ مردانِ خدا اور اہلِ حق بالعموم متفق ہیں۔خصوصًا پیشوایانِ اُمت رسول مکرم ﷺ جو امام و پیشوائے اہلِ حق ہیں۔اور ان سے بلند وہ پیش رو محبان تھے۔اس وقت تک نیک نام رہے۔ جب تک کہ دلیل حق کا ظہور اور وحی آتی رہی۔مگر جب لباسِ عشق و محبت پہنایا گیا۔تو لوگوں کی طرف سے اُن کے حق میں زبانِ ملامت دراز ہوگئی۔بعض نے کہا۔جادوگر ہیں۔کسی جماعت نے کہا۔شاعر ہیں۔کسی نے مجنون کہا۔کوئی کہنے لگا (نعوذ باللہ) کاذب ہیں۔اور مثل اس کے بہت سی دیگر بدکلامی کی گئی۔مگر اللہ تعالیٰ نے اُن کی تعریف میں فرمایا۔ لا یخافون لومۃ لآئم۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء۔ واللہ واسع علیم۔ (ترجمہ) وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہیں کرتے۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جسے چاہے۔عطا فرمائے۔اور اللہ تعالیٰ بہت وسیع علم والا ہے۔(سورہ مائدہ۔آیت نمبر **54**) ملامت کے متعلق (کتاب کشف المحجوب سے) چند حکایات بیان کی جاتی ہیں۔

☆ حضرت ابراہیم بن ادہمؒ سے کسی نے پوچھا۔کہ کبھی آپؒ اپنی مُراد کو پہنچے یا نہیں؟ فرمایا۔ہاں! مجھے دو مرتبہ مراد نصیب ہوئی۔ایک بار میں کشتی میں تھا۔اور وہاں مجھے کوئی نہیں جانتا تھا۔میں نے بہت میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔اور میرے سر کے بال بھی لمبے تھے۔میں اسی حالت میں کشتی میں سوار تھا۔کہ لوگ میری تحقیر کرنے لگے۔اور میرا مذاق اُڑانے لگے۔اُن لوگوں میں ایک شخص ایسا بھی تھا۔جو تمسخر کرتے کرتے میرے سر کے بال نوچنے کھسوٹنے لگ گیا۔اور لوگ مجھ سے تمسخر کرتے کرتے میرا مزید مذاق اُڑانے میں مشغول ہوگئے۔مَیں اُن کے اس قدر مذاق اُڑانے پر دلی طور پر نہایت مسرور تھا۔اور اپنی دلی مراد پا رہا تھا۔ہوتے ہوتے میری خوشی اس حد تک پہنچی۔کہ اُن مذاق اُڑانے اور تمسخر کرنے والوں میں سے ایک شخص نے اُٹھ کر مجھ پر پیشاب کر دیا۔

دوسری مرتبہ مَیں اپنی مراد کو اس طرح پہنچا۔ کہ موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ اور مَیں جا رہا تھا۔ کہ ایک گاؤں میں جا پہنچا۔ سردی کے موسم نے مجھ پر شدت کر رکھی تھی۔ جس کی وجہ سے میرا خرقہ پانی میں شرابور تھا۔ میں ایک مسجد میں گیا۔ وہاں لوگوں نے مجھے رہنے نہ دیا۔ وہاں سے دو اور مساجد کی طرف میں گیا۔ لیکن اُنہوں نے بھی مجھے نکال دیا۔ سردی کی وجہ سے میرا دل لرز رہا تھا۔ میں ایک حمام کے چولہے پر گیا۔ اور اپنا خرقہ اس پر تان دیا۔ اُس بھٹی کا دھواں جب کم ہوا۔ تو اس نے میرے کپڑے اور منہ کو سیاہ کر دیا۔ اس وقت بھی میں اپنی مراد کو پہنچا۔

☆ حضرت داتا صاحب اپنے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ! ایک دفعہ میرے ساتھ ایک ایسا واقعہ گذرا۔ کہ مَیں نے اس اُمید پر بہت کوشش کی۔ کہ کسی بھی طرح سے یہ واقعہ حل ہو۔ مگر حل نہ ہوا۔ تو میں مزارِ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی ؒ کا اس وقت تک مجاور بنا رہا۔ جب تک کہ وہ حل نہ ہوا۔ اور آخر کار وہ حل ہو ہی گیا۔

☆ ایک دفعہ پھر میرے ساتھ ایک ایسا واقعہ گذرا۔ کہ مَیں نے اس اُمید پر بہت کوشش کی۔ کہ کسی بھی طرح سے یہ واقعہ حل ہو۔ مگر حل نہ ہوا۔ اور اس دفعہ بھی مَیں نے مزارِ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی ؒ کی طرف قصد کیا۔ اور مزار کی مجاورت شروع کر دی۔ تا کہ میرا مسئلہ کسی طرح حل ہو۔ مگر حل نہ ہوا۔ میں ہر روز تین مرتبہ غسل کیا کرتا تھا۔ اور تیس مرتبہ وضو کیا کرتا تھا۔ اور امیدِ کشف میں ہی رہا۔ مگر بالکل انکشاف نہ ہوا۔ آخر کار اُٹھا۔ مزار سے چل دیا۔ اور خراسان کا سفر اختیار کیا۔ اس شہر (خراسان) میں ایک شب اس علاقے کے ایک گاؤں کمس نامی میں اُترا۔ یہاں پر ایک خانقاہ تھی۔ اس خانقاہ پر جماعت متصوفین بھی موجود تھی۔ مَیں نے خرقہ خشیش (ٹاٹ کا کرتہ) پہنا ہوا تھا۔ اور نہایت تھکا ہوا تھا۔ میرے پاس سامان اہلِ رسم میں سے کچھ بھی موجود نہ تھا۔ سوائے ایک کوزے اور عصا کے۔ یعنی ایک ہاتھ کی لکڑی اور ایک چمڑے کے لوٹے کے سوا میرے پاس اور کچھ نہیں تھا۔ مَیں وہاں کے صوفیوں کی نظروں میں بہت حقیر جانا گیا۔ میرا جاننے والا اس جماعت میں کوئی بھی نہ تھا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر عام رسم کے مطابق آپس میں گفتگو کی۔ کہ یہ شخص ہم میں سے نہیں ہے۔ اور سچ بات بھی یہی تھی۔ جو انہوں نے کہی تھی۔ میں فی الواقع ان میں سے تو نہیں تھا۔ لیکن میرے لئے لابدی (لازمی وضروری) تھا۔ کہ میں اس شب وہیں پر کسی طرح سے رات گزاروں۔ مجھے انہوں نے بالا خانے پر بٹھا دیا۔ اور خود اس بالا خانے سے اوپر والے بالا خانے پر بیٹھ گئے۔

وہاں سے انہوں نے میری طرف ایک روٹی پھینکی۔ جس بُس کر سبز ہو چکی تھی۔ اور مجھے اُن کے کھانوں کی خوشبو بھی آ رہی تھی۔ جو کہ وہ خود تناول کر رہے تھے۔ اور میرے ساتھ طنزاً باتیں بھی کرتے جا رہے تھے۔ بالا خانے پر جب وہ کھانا کھانے سے فارغ ہو گئے۔ تو وہ خربوز کھانے لگ گئے۔ اور اس کے چھلکے میرے اوپر پھینکتے رہے۔ اس لئے کہ میں ان کی نظروں میں حقیر تھا۔ آخر میں نے اپنے دل میں کہا۔ یا الٰہی! اگر یہ لوگ وہ ہیں۔ جو تیرے دوست ہیں۔ تو جامہ دوست انہیں کیوں مل گیا۔ یا مجھے ان سے علیحدہ نہ کیا ہوتا۔ غرض یہ کہ! جس قدر ان کی طعن مجھ پر زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ میرا دل اندر سے اتنا ہی خوش ہوتا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ! ان کے طعن و طنز کے بوجھ سے مجھ پر میرا واقعہ کا حل کھل گیا۔ (یعنی میرا مسئلہ حل ہو گیا) اور مَیں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ مشائخ نے ان جہلاء کو کس لئے اپنے تئیں رکھا ہوا ہے۔ اور ان کا بار کیوں اُٹھائے ہوئے ہیں۔

☆ حضرت قدوۃ الکبریٰ ؒ کے ملفوظات بنام ''لطائفِ اشرفی'' میں آیا ہے۔ کہ! حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کا ایک مرید تھا۔ جس کا گھر حضرت کی خانقاہ سے دو منزل کی مسافت پر ایک گاؤں میں تھا۔ اس مرید کو حضرت ؒ کا حکم تھا۔ کہ! وہ اپنے گھر میں رہ کر ریاضت ومجاہدہ میں مصروف ومشغول رہتے ہوئے منازلِ سلوک ومعرفت طے کرتا رہے۔ اتفاقاً اسی دوران ایک مرتبہ اس مرید کو راہ سلوک میں کوئی وقفہ پیش آیا۔ اس مرید نے وقفہ کو دور کرنے کی ہر چند کوشش کی۔ مگر ناکام رہا۔ بالآخر اپنے مرشد سے رجوع کیا۔ کہ اس کی دست گیری فرمائیں۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ تو ایک حاذق طبیب تھے۔ آپ ؒ نے فوراً اس کا مداوا کر دیا۔ اور وہ خوش ہو کر دوبارہ اپنے مقام پر چلا گیا۔ اور اپنے اوراد ووظائف، ریاضت ومجاہدے میں مصروف ومشغول ہو گیا۔

ایک رُت کے بعد دوبارہ پھراس مرید کوایک ناگہانی حجاب کا سامنا کرنا پڑا۔اس مرید نے وقفہ کودور کرنے کی ہر چند کوشش کی۔مگر ناکام رہا۔ بالآخر اپنے مرشد سے رجوع کیا۔اس مرتبہ حضرتؒ نے بھی کوشش کی۔مگر وہ حجاب دور نہ ہوسکا۔تو حضرتؒ نے فرمایا۔ کہ! اَب تدبیر صرف یہ ہے۔کہ! صبر کرو۔اوراس وقت کا انتظار کرو۔کہ مفتح الابواب اپنی رحمت وکرم کا تم پر دروازہ کھولے۔ بے چارے نامراد مرید نے اپنے گھر کی راہ لی۔راست میں ایک گاؤں تھا۔وہ مرید اس گاؤں کی مسجد میں ٹھہر گیا۔مسجد کی چھت پر چند نوجوان بیٹھے خربوزے کھا رہے تھے۔انہوں نے جب اس نوجوان صوفی کو دیکھا۔توازراہِ تمسخراس پر خربوزے کے چھلکے پھینکنے شروع کردیئے۔(یہ مریدان کے تمسخر و مذاق پر صبر وشکر سے کام لیتا رہا) جتنی باراس پر چھلکے پھینکے جاتے۔کچھ نہ کچھ اس کی عقدہ کشائی ہوتی جاتی تھی۔یہاں تک کہ اس کی تمام دشواریاں جواسے درپیش تھی۔اور جورکاوٹیں وحجابات اس کوراہ سلوک طے کرنے میں حائل ہوگئے تھے۔وہ سب کے سب دور ہوگئے۔اور پھر کوئی عقدہ باقی نہ رہا۔اور وہ عقدہ کشائی پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا۔

رجالُ الغیب کا بیان :

علامہ ملک محمد شہزاد مجددی صاحب کتاب رجال الغیب کے مقدمہ میں فرماتے ہیں۔کہ! ابدال سے مُراد وہ چالیس مَرد ہیں۔جب اِن میں سے کوئی ایک وفات پا جاتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ دوسرے کو اِس (فوت شدہ) کی جگہ مامور فرماتے ہیں۔قیامِ قیامت سے قبل یہ تمام وفات پا جائیں گے۔بہرحال اِن چالیس ابدال میں سے بائیس **22**۔مُلک شام میں اور **18** عراق میں ہوتے ہیں۔اِسی ضمن میں ایک مشہور ومعروف حدیثِ نبوی ﷺ بھی ہے۔کہ!

حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ سے مروی ہے۔آپؓ نے فرمایا۔کہ میں نے جنابِ رسولِ معظم ﷺ کوفرماتے سنا۔یقیناً ابدال شام میں ہوں گے۔جب کبھی اِن میں سے ایک وفات پائے گا۔تو اللہ تعالیٰ اِس کی جگہ دوسرے کومتعین فرمائے گا۔اِن کی برکت سے بادل بارش برسائیں گے۔اور اِن کے طفیل دشمنوں پر فتح دی جائے گی۔اور اِن کے تصدق سے اہلِ ارض کی بلائیں ٹال دی جائیں گی۔(انشاءاللہ)

اِسی ضمن میں امام قرطبیؒ بحوالہ ''نوادرالاصول'' **للحکیم الترمذی** مزید رقم طراز ہیں۔کہ! حکیم ترمذیؒ نے حضرت ابو درداءؓ سے روایت کیا ہے۔کہ! بیشک انبیائے کرامؑ زمین کے اوتاد (ستون) ہیں۔جب آنحضرت رسولِ رب العالمین ﷺ کا سلسلہ نبوت ختم ہوا۔تو اللہ تعالیٰ نے اِن کی جگہ بطورِ متبادل اُمتِ محمدیہ ﷺ میں سے ایک اور قوم کومقرر فرمایا۔جنہیں ''ابدال'' کہتے ہیں۔اِنہیں کثرتِ صوم وصلوٰۃ کے باعث لوگوں پر فضیلت نہیں دی گئی۔بلکہ حُسنِ اخلاق، صدق وتقوٰی، حُسنِ نیت، عامۃ المسلمین کی خیرخواہی، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نصیحت ووعظ، صبر وحلم، دانشمندی اور ذلت سے پاک عاجزی کے باعث اِنہیں یہ مقام حاصل ہوا۔

اِسی طرح سے امام احمد بن حنبلؒ نے بھی اپنی مسند میں حضرت مولا علیؓ سے مروی روایت درج کی ہے۔کہ!

ابدال شام میں ہوں گے۔اور وہ چالیس مَرد ہوں گے۔جب اِن میں سے ایک وفات پائے گا۔تو اللہ تعالیٰ اِس کے بدلے دوسرے کو لے آئے گا۔اِن کی برکت سے بارش برسے گی۔اِن کی برکت سے دشمن پر فتح دی جائے گی۔اور اِن کے طفیل شام والوں سے عذاب ٹالا جائے گا۔(انشاءاللہ)

رجالُ اللہ سے چند ملاقاتیں:

کتاب رجال الغیب کے مصنف جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب حضرت شاہ عبدالعزیزؒ بن حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے دور کا ایک واقعہ لکھتے ہیں۔کہ!

☆ چندسال گزرے۔بادشاہ افغانستان جناب احمد شاہ ابدالی اپنے ملک سے اُٹھ کر پنجاب کوروندتا ہوا دہلی پر حملہ

آور ہوا۔ اور وہ پنجاب کے سکھوں اور ہندوؤں کو بھگاتا ہوا دہلی جا پہنچا۔ اس بادشاہ نے ہندو اور سکھوں کے قتلِ عام کے ساتھ ساتھ ملک میں عدل وانصاف، نظم ونسق کے مسائل کو بھی درست کیا۔ جو شخص چوری کرتا۔ اُس کا ہاتھ کٹوا دیتا۔ جو قتل کرتا اُس کو فوراً پھانسی چڑھا دیتا۔ جو زیادتی کرتا اُسے فوری طور پر سزا دیتا۔ جس کی وجہ سے دہلی سے چور اُچکے، ڈاکو قاتل قسم کے لوگ بھاگ گئے اور جو بچ گئے وہ مارے گئے۔ اِس طرح دہلی کے لوگوں نے کافی برس بعد سُکھ کا سانس لیا۔ معاملات درست ہو گئے۔ اور ہر شخص اپنے اپنے روزمرہ کے امور کی سرانجام دہی میں مصروف ہو گیا۔

احمد شاہ ابدالی نے جب دہلی کا نظام درست کر لیا تو قاتلوں کو تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ چوروں اور ڈاکوؤں کے ہاتھ کاٹے جانے لگے۔ دھوکہ بازوں کو طرح طرح کی سزائیں دی جانے لگیں۔ مختلف علاقوں کے سرکش لشکروں کی سرکوبی کر کے اِنہیں دہلی اور اِس کے مضافات سے ہمیشہ کے لئے بھگا دیا گیا۔ جب دہلی اور اِس شہر کے گرد و نواح میں مکمل سکون، عدل، انصاف اور امن و امان پوری طرح سے قائم ہو گیا۔ اور ہر شخص چین وسکون سے رہنے لگا۔ تو احمد شاہ ابدالی صاحب اپنی یہ عرضداشت لے کر حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کے پاس جا پہنچے۔ اور اُن سے گزارش کی۔ کہ! حضرت اَب تو دہلی شہر اور اِس کے مضافات میں امن وامان اور عدل وانصاف کا بول بالا ہے۔ عوام الناس سکھ سے رہ رہے ہیں۔ اِن دنوں دہلی کا قطب کون ہے؟ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے فرمایا۔ اِس وقت دہلی کا قطب وہ ضعیف العمر شخص ہے۔ جو بعد نمازِ جمعۃ المبارک جامع مسجد دہلی کی سیڑھیوں پر مشکیزہ اُٹھائے نمازیوں کو پانی پلاتا ہوا نظر آئے۔ احمد شاہ ابدالی جمعہ کی نماز کے بعد جامع مسجد کی سیڑھیوں پر جا پہنچا۔ تو اُس نے دیکھا۔ کہ! ایک بوڑھا شخص مشکیزہ اُٹھائے ہانپتا کانپتا سیڑھیاں چڑھ رہا ہے۔ اور لوگ دوڑ دوڑ کر اِس سے پانی پی رہے ہیں۔ احمد شاہ ابدالی بھی آگے بڑھا۔ ایک آبخورہ لیا۔ اور پانی مانگ کر پینے لگا۔ آدھا پانی پیا۔ اور آدھا پانی زمین پر زور سے اُنڈیل دیا۔ اُس ضعیف العمر شخص (دہلی کے قطب) کو یہ بات بڑی ناگوار گزری۔ تو اُس نے ایک زوردار طمانچہ احمد شاہ ابدالی (بادشاہ افغانستان) کو رسید کرتے ہوئے کہا۔ تم نے یہ پانی کیوں ضائع کر دیا۔ یہ پانی کسی کے کام بھی تو آ سکتا تھا۔ بادشاہ یہ بات ابھی سوچنے بھی نہ پایا تھا۔ کہ بوڑھے نے کہا۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ اور مولوی عبدالعزیز کو کہنا۔ تمھارے جیسے بے ہودہ لوگوں کو ہمارے پاس نہ بھیجا کرے۔ پھر وہ شخص حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے پاس پہنچا۔ اور سارا واقعہ سنا کر کہنے لگا۔ کہ! واقعی دہلی کا روحانی گورنر (قطبِ شہر) بڑا سخت ہے۔

کتاب رجال الغیب کے مصنف جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی اندلسیؒ کا ایک واقعہ لکھتے ہیں۔ کہ!

☆ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی اندلسیؒ کو رجالُ الغیب سے بڑی دلچسپی تھی۔ اُنہوں نے اپنی زندگی میں بارہا مرتبہ حضرت خضر نبیؑ سے اور اپنے وقت کے تمام چھوٹے بڑے اولیاء اللہ سے ملاقات کی ہے۔ وہ بسا اوقات رجال الغیب سے ملاقات کے شوق میں ہزاروں میل تک پیدل سفر کرتے تھے۔ حضرت شیخ اکبر اپنے وقت کے اتنے بڑے متبحر اور نامور عالم و ولی الصفت شخص تھے۔ کہ اہلِ علم اِنہیں علوم وفنون کا ناپیدا کنار سمندر قرار دیتے تھے۔ ظاہری علوم وفنون دینی و دنیاوی کے علاوہ آپؒ کو باطنی علوم کے اکثر شعبہ جات میں کامل دسترس حاصل تھی۔

جب اِنہیں بتایا گیا۔ کہ! روس کے جنوبی علاقوں، چین کے مغربی خطوں اور وسطِ ایشیاء کے ہزاروں میل تک آٹھ دس برس سے کوئی بارش نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے یہ تمام علاقے اور اِن علاقوں کے مُضافات میں پانی کی شدید قلت اور خشک سالی برپا ہے۔ جس کے باعث عوام الناس اپنے گھربار، جائیداد و املاک چھوڑ چھاڑ کر دور افتادہ علاقوں میں چلے گئے ہیں۔ اِن میں سے اکثر لوگوں کے مال مویشی خشک سالی، قحط، پانی اور غذائی قلت کی وجہ سے مر گئے ہیں۔ اور وہاں کے درندے، وحشی جانور، چرند پرند اُن علاقوں کو چھوڑ کر دور دراز علاقوں میں چلے گئے ہیں۔ درخت سوکھ کر زمین کو آ لگے ہیں۔ پہاڑ، میدان، چشمے، وادیاں،

جھیلیں ۔۔۔سب ختم ہوکرلق ودق صحرا میں تبدیل ہو گئے ہیں ۔ابنِ عربیؒ کو جب اِن تمام حالات و واقعات کا علم ہوا۔تو نہایت افسردگی کے عالم میں سوچنے لگے۔کہ! اِس وسیع وعریض علاقے کے قطب وتکوینی نظام کے نگران و ذمہ دار کہاں ہیں؟ کیونکہ آسمان سے پانی برسانا،لوگوں کورزق باہم پہنچانا، اِن کی تمام تکالیف کا ازالہ کرنا اُس علاقے کے قطب کی ذمہ داری ہے۔مخلوقِ خدا کی اتنی تباہی، اُن کا اِس قدر جانی و مالی نقصان، اللہ تعالیٰ کی زمین جنت نظیر پر اتنی ویرانی، مگر یہ بزرگ (یعنی اُس علاقے کے قطب و روحانی نگران) بالکل بے نیاز ہیں۔اگرچہ آپؒ تکوینی معاملات میں دخل دینا پسند نہیں کیا کرتے تھے۔اپنے روحانی ذرائع ومعلومات سے جب انہیں یہ معلوم ہوا۔کہ اِن تمام علاقوں اورخطوں کا قطب اِن ایام میں کوہ قاف میں قیام پذیر ہیں۔اور اپنی ریاضت وعبادت ومستغرق درعشق الٰہی وہیں کوہ قاف کی غاروں میں مصروف ہیں۔حضرت شیخ اکبرابن عربیؒ نے فیصلہ کیا۔ کہ وہ اِن سے ملاقات کریں گے۔اِن کی زیارت کریں گے۔اوراگر ہوسکا۔تو لوگوں اور جانداروں کی جملہ تکالیف ومصائب اور مشکلات سے آگاہ کریں گے۔چنانچہ وہ اندلس سے چلے۔منزل بہ منزل موسمیاتی تغیرات اور مشکلات کی پرواہ کئے بغیر بالآخرحضرت شیخ اکبرابنِ عربیؒ کوہ قاف کی اُسی غار(جس میں اُن علاقوں،خطوں اور ممالک کے قطب مصروفِ عبادت وریاضت تھے) کے دھانے پر پہنچنے میں کامیاب ہو ہی گئے۔جہاں اُس جگہ (Region) کا قطب قیام پذیر تھا۔جب آپؒ نے اُس غار کے دروازے پر دیکھا۔کہ اندرونِ غارتو تین سواولیائے مستورین سجدے میں پڑے ہیں۔اور بارگاہ الٰہی میں آہ وزاری کررہے ہیں۔ حضرت شیخ اکبرابنِ عربیؒ اُس غار کے دھانے پر محوِ حیرت ہواُن اولیاء اللہ کو دیکھتے رہے۔اورلبوں پرحضرت نبی کریم ﷺ پر درودوسلام (**شاید درودِ تنجینا**) پڑھتے ہوئے اُس شخص کی زیارت کی خواہش کی۔جواس علاقے کا قطب تھا۔اس درودِ پاک کی برکت سے ان حضرات میں سے ایک شخص اُٹھا۔اور دروازے پرآیا۔حضرت شیخ اکبرابنِ عربیؒ نے دیکھا۔کہ اِس حاضر شخص کے بدن سے نور کے نور کے عجیب وغریب شعلے نمودار ہورہے ہیں۔اس شخص نے ابنِ عربیؒ کے پاس آکر دریافت فرمایا۔ آپؒ کیسے آئے ہیں؟ تو حضرت ابنِ عربیؒ نے عرض کی۔زیارت کے لئے۔تو اُس بزرگ نے فرمایا۔مجھے تمھاری خواہش کا علم ہے۔کیونکہ مجھے حضرت خضرنبیؑ نے آپؒ کی آمد کا مقصد بتا دیا تھا۔اَب تم کوہ قاف کی وادیوں سے فوراً نکل جاؤ۔

حضرت شیخ اکبرابنِ عربیؒ اپنی تحریر میں بیان فرماتے ہیں۔کہ میں کوہ قاف سے ابھی سومیل سے کچھ زیادہ جنوب کی جانب سفر کر چکا تھا۔تو مجھے معلوم ہوا۔کہ اِس خشک وویران خطے پر بادلوں کے طوفان اُمنڈ آئے ہیں۔گرج چمک والے بادلوں نے بار بار برسنا شروع کر دیا۔پورا ایک مہینہ بارش کے عظیم طوفان برست رہے۔بارش کا اِس قدر پانی برسا۔کہ دریا، ندیاں، نالے اور میدان اس پانی کوسنبھال نہ سکے۔میدانوں، ویرانوں اور بیابانوں میں پانی کی جھیلیں بن گئیں۔

حضرت شیخ اکبرابنِ عربیؒ فرماتے ہیں۔کہ! مجھےلوگوں نے بتایا۔کہ ایک ماہ کی لگاتار بارش کے بعدآٹھ دن کے لئے بارش رُکی۔جب سورج کی شعاعیں زمیں پر پڑیں۔تو زمین سے خودروگھاس، جڑی بوٹیاں اور پھل و پھول جوان ہوکراُبھرنے لگے۔جس کی وجہ سے بھاگے ہوئے پرندے، چرند، درندے، وحشی جانور مختلف علاقوں سے اِس علاقے کا دوبارہ رُخ کرنے لگے۔ حضرت شیخ اکبرؒ فرماتے ہیں۔مجھے اِس علاقے سے آنے والے ایک شخص نے بتایا۔کہ اِن علاقوں پر اَب اگرمیلوں تک سفرکیا جائے۔تو وہاں پر خودروفصلیں اُگی ہوئی ملیں گیں۔اورمزید پیدا ہوتی جارہی ہیں۔بلکہ حدنگاہ تک پھولوں کی وادیاں لہلہانے لگی ہیں۔برسات کا یہ سلسلہ دوبرس تک مسلسل جاری رہا۔اور یہ سارا وسیع وعریض خطہ زمین سبزہ زار بن گیا۔

حضرت شیخ اکبرابنِ عربیؒ فرماتے ہیں۔کہ مَیں نے عمربھرکوشش کی۔کہ وہاں کے قطب اور رجل غیب سے جوکہ کوہ قاف کی غاروں میں رجال الغیب کی امامت کرواتے ہیں۔اُن سے دوبارہ مل سکوں۔مگروہ مجھے کہیں نظر نہ آئے۔

اقسامِ رجالُ اللہ :

کتاب مرآۃ الاسرار میں بحرالمعانی سے نقل کیا گیا ہے۔کہ! رجال اللہ کی چند اقسام ہیں۔جیسے کہ!

پہلی قسم کو اقطاب کہا جاتا ہے۔ دوسری کو غوث، تیسری کو امامہ، چوتھی کو اوتاد، پانچویں کو ابدال، چھٹی کو اخیار، ساتویں کو ابرار، آٹھویں کو نقباء، نویں کو نجباء، دسویں کو عُمداء، گیارہویں کو مکتومان، بارھویں کو مفردان، تیرھویں کو محبوبِ قطبِ عالم کہا جاتا ہے۔ اور محبوبِ قطبِ عالم سارے جہاں اور زمانے میں فقط ایک ہی ہوتا ہے۔ جسے غوثُ العالم بھی کہتے ہیں۔

دنیا اور آخرت یعنی عالمِ علوی و سفلی کے تمام موجودات (یعنی مخلوقات) محبوبِ قطبِ عالم کے وجود سے قائم ہوتے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب) جاننا چاہیئے کہ! قطبِ عالم کو قطبِ کُبریٰ، قطبِ اِرشاد، قطب الاقطاب اور قطبِ مدار بھی کہتے ہیں۔ اور قطبِ مدار جب مرتبہ قطبیت کو پہنچتا ہے۔ تو اُس کا نام عبداللہ سے موسوم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ موجوداتِ عالم (عالم علوی و سفلی) کا وجود قطبِ عالم کی برکت سے ہوتا ہے۔ اِس قطبِ مدار کے مزید آگے دو وزیر ہوتے ہیں۔ جن کو حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ نے اپنی یگانہ روزگار کتاب فتوحاتِ مکیہ میں امامان کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ایک قطبِ عالم کے دائیں طرف (بنامِ عبدالرب) ہوتا ہے۔ جبکہ دوسرا بائیں طرف (بنامِ عبدالملک) ہوتا ہے۔ اِسی ضمن میں صاحبِ فتوحاتِ مکیہ فرماتے ہیں۔ کہ! عبدالملک دایاں وزیر ہوتا ہے۔ جبکہ عبدالرب بایاں وزیر ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

بہرحال! جناب عبدالملک، قطبِ مدار کی روح سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اور اِس فیض کو عالم علوی پر تقسیم کرتا ہے۔ جبکہ جناب عبدالرب، قطبِ مدار کے قلب سے فیض حاصل کرتا ہے۔ اور اِس فیض کو عالم سفلی پر تقسیم کرتا ہے۔ جب قطبِ مدار اِس دنیائے فانی سے رحلت کر کے عُقبیٰ کو کوچ کر جاتا ہے۔ تو عبدالملک اِس کا قائم مقام ہو جاتا ہے۔ اور قطبِ مدار کا نام عبداللہ ہو جاتا ہے۔ یعنی ارض و سماء پر ایسے شخص کو عبداللہ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اگر چہ والدین نے اِس کا کچھ اور ہی نام کیوں نہ رکھا ہو۔ جبکہ بائیں طرف والے وزیر کی جگہ عبدالرب کو عبدالملک کی جگہ پر بٹھا دیا جاتا ہے۔ اور عبدالرب کی جگہ پر بُدلآء (ابدال کی جمع) میں سے اُس ابدال کو، جو کہ حضرت اسرافیلؑ کے قلب پر ہوتا ہے۔ کو (عبدالرب) کی جگہ پر بٹھا دیا جاتا ہے۔

یاد رہے کہ! تمام رجال اللہ کا نام ظاہر میں کچھ بھی ہو۔ مگر باطنی دنیا میں اُنہیں کسی اور نام سے پکارا جاتا ہے۔ لہٰذا ایسوں کو حق تعالیٰ کے مربی اسم سے موسوم کرتے ہیں۔ اِسی طرح روزِ قیامت تک تواتر کیساتھ سے یہی ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ العظیم۔

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ اپنی یگانہ روزگار کتاب فتوحاتِ مکیہ میں رقم طراز ہیں۔ کہ! تمامی اقطاب دراصل حضراتِ انبیاءؑ کے قلوب پر ہوتے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ کہ!

☆ قطبِ اوّل دراصل حضرت نوح نبیؑ کے قلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا ورد سورہ یٰسین شریف ہے۔
☆ قطبِ دوئم حضرت ابراہیم نبیؑ کے قلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا ورد سورہ اخلاص شریف ہے۔
☆ قطبِ سوئم حضرت موسیٰ نبیؑ کے قلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا ورد سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح ہے۔
☆ قطبِ چہارم حضرت عیسیٰ نبیؑ کے قلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا ورد سورہ فتح شریف ہے۔
☆ قطبِ پنجم حضرت داؤد نبیؑ کے قلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا ورد سورہ اذا زلزلت الارض زلزالھا ہے۔
☆ قطبِ ششم حضرت سلیمان نبیؑ کے قلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا ورد سورہ واقعہ شریف ہے۔
☆ قطبِ ہفتم حضرت ایوب نبیؑ کے قلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا ورد سورہ بقرہ شریف ہے۔
☆ قطبِ ہشتم حضرت الیاس نبیؑ کے قلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا ورد سورہ کہف شریف ہے۔
☆ قطبِ نہم حضرت لوط نبیؑ کے قلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا ورد سورہ نمل شریف ہے۔
☆ قطبِ دہم حضرت ہود نبیؑ کے قلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا ورد سورہ انعام شریف ہے۔
☆ قطبِ یازدہم حضرت صالح نبیؑ کے قلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا ورد سورہ طٰہٰ شریف ہے۔
☆ قطبِ دوازدہم حضرت شیث نبیؑ کے قلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا ورد سورہ ملک شریف ہے۔

آ گے چل کر حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ اپنی یگانہ روزگار کتاب فتوحاتِ مکیہ میں تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ!

اے محبوب ! اِس فقیر (ابنِ عربیؒ) کو تمام اقطاب کی قدم بوسی میسر ہوئی ہے ۔ اور ہوتی رہتی ہے ۔ اور ہر نعمت اِس فقیر کو ابتدائے حال میں وافر نصیب ہوئی ہے ۔ (الحمدللہ و ماشاءاللہ)

بہر حال اِن دوازدہ اقطاب میں سے سات عدد اقطاب سات اقالیم میں ہوتے ہیں ۔ یعنی ہر اقلیم میں ایک قطب ۔ اِن اقطابِ اقلیم میں ہر ایک کو قطبِ اقلیم کہا جاتا ہے ۔ اور باقی پانچ اقطاب میں سے ہر ایک علیحدہ علیحدہ ولایت میں ہوتا ہے ۔ اِن کو قطبِ ولایت کہتے ہیں ۔ جبکہ قطبِ عالمِ محبوب (قطبِ مدار) کا فیض اقطابِ اقالیم پر یکساں وارد ہوتا ہے ۔ اور اقطابِ ولایت کا فیض باقی تمامی اولیاء اللہ پر ہوتا ہے ۔ اِسی طرح سے یہ فیوضات قیامِ قیامت تک جاری رہیں گے ۔ انشاء اللہ العظیم ۔

اے محبوب ! جب ایک ولی اللہ ترقی کرتا ہے ۔ تو وہ قطبِ ولایت کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے ۔ اور جب قطبِ ولایت مزید ترقی کرتا ہے ۔ تو وہ قطبِ اقلیم کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے ۔ اور جب کوئی قطبِ اقلیم ترقی کرتا ہے ۔ تو وہ عبدالرب کے مقام پر پہنچ جاتا ہے ۔ جو کہ قطبِ مدار کے دائیں طرف کا وزیر ہوتا ہے ۔ اور یہ قطبِ اقلیم دراصل ابدال ہوتا ہے اسرافیل کے قدم پر ۔ اِس کو قطبِ ابدال بھی کہا جاتا ہے ۔ اس کے بعد تیسرے درجہ پر قطبِ ارشاد ہوتا ہے ۔ یعنی قطبِ عالم ہو جاتا ہے ۔ پس قطبِ عالم کی عمر دراز ہوتی ہے ۔ چونکہ وہ سلوک میں ہوتا ہے ۔ لہذا ترقی کر کے مقامِ فردانیت پر پہنچ جاتا ہے ۔

لطائفِ اشرفی میں فتوحاتِ مکیہ سے نقل کیا گیا ہے ۔ کہ ! آنحضرت رسولِ مکرم ﷺ نبوت کے پہلے افراد (مقامِ فردانیت) میں سے تھے ۔ اور حضرت خضر نبیؑ بھی افراد میں سے تھے ۔ اے محبوب غور سے سُن لے ۔ کہ ! قطبِ مدار اور دیگر اقطاب کے مراتب اِس قدر عظیم اور بلند ہیں ۔ کہ ایک ولی کو ولایت سے معزول کر کے اس کی جگہ دوسرا ولی مقرر کر سکتے ہیں ۔ یاد رہے کہ ! قطبِ عالم (قطبِ مدار) کا وہ مرتبہ ہے ۔ اگر چاہیں تو کسی بھی قطب کو قطبیت سے (بہ چشمِ زدن) معزول کر سکتے ہیں ۔ قطب الاقطاب اور غوث کی مشترکہ دُعا سے دوسرا شخص مرتبہ قطبیت پر پہنچ سکتا ہے ۔ جیسے کہ حضرت محبوبِ صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ ! اُن کے زمانہ میں ہفت ابدال میں سے ایک صاحب نے انتقال کیا ۔ تو پیرانِ پیر صاحب نے ایک کافر کو لے کر اُس کا زنار توڑا ۔ اور ابدالِ ہفت گانہ میں داخل کر دیا ۔ اِسی لئے کسی بزرگ کا ایک قول بہت مشہور ہے ۔ کہ!

چوں نزدیکِ سلطان بنشیند　　　　در ملک حکومت خود بیند

(جو کوئی بادشاہ کی خدمت میں بیٹھتا ہے ۔ حکومت کرتا ہے)

حضرت شیخ علاؤالدولہؒ فرماتے ہیں ۔ کہ ! قطبِ ارشاد کی ولایت شمسی ہوتی ہے ۔ جو آفتاب کی طرح دنیا پر چمکتی ہے ۔ جبکہ قطبِ ابدال کی ولایت قمری ہوتی ہے ۔ جو ہفت اقالیم پر تصرف کرتی ہے ۔

قطبِ مدار عرش سے تحت الثریٰ تک متصرف ہوتا ۔ جبکہ افراد (مرتبہ فردانیت کا حامل ولی اللہ) عرش سے تحت الثریٰ تک متحقق ہوتا ہے ۔ یاد رہے کہ تصرف و تحقق میں بہت فرق ہے ۔ خلاصہ کلام یہ ہے ۔ کہ ! قطبِ مدار دائمی طور پر تجلیءِ صفات میں محو ہوتا ہے ۔ جبکہ افرادِ کامل دائمی تجلیءِ ذات میں مستغرق رہتا ہے ۔ پس سمجھنا چاہیئے کہ قطبِ مدار تو خاص ہوتا ہے ہی ۔ مگر افرادِ اخص (خاص الخاص) ہوتا ہے ۔ بعض اولیائے کرام کو تجلیءِ افعالی نصیب ہوتی ہے ۔ اور بعض کو تجلی اسماء، جبکہ بعض کو تجلی آثار حاصل ہوتی ہے ۔ اِسی وجہ سے بعض اولیائے عظام مقامِ محو (ہوشیاری) میں ہوتے ہیں ۔ جبکہ بعض مقام و کیفیت سکر (مکمل محویت و استغراق) میں ہوتے ہیں ۔ اور کچھ تو دونوں مقامات (محویت و سکر کے مقامات) میں ہوتے ہیں ۔ اولیائے کرام کے یہ مقامات عالم کثرت میں ہوا کرتے ہیں ۔ لیکن اہلِ فردانیت کو اِن مقامات سے باہر تجلی نصیب ہوتی ہے ۔ کیونکہ مقامِ فردانیت لامکاں ہے ۔

روئے زمین کی مختلف جہات اور آبادیوں میں بلکہ بحر و بر میں ہر وقت ایسے رجال الغیب اور مردانِ خُدا ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں ۔ بلکہ صوفیائے کرام تو یہاں تک فرماتے ہیں ۔ کہ دنیا میں کوئی ملک، شہر، بستی یا قریہ ایسا نہیں ۔ کہ جس میں ایک قطب یا

ابدال نہ ہو۔ اور انہی کی خیر و برکت سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اور عذاب بھی ٹلتا رہتا ہے۔

ہفت ابدال کی حقیقت :

حضرت سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ کہ! **بدلاء اُمتی سبعة** ۔ میری اُمت میں سات ابدال ہیں۔ یہ ابدال عوام الناس کی آنکھوں سے پنہاں ہوتے ہیں۔ صرف اہلِ حال اور انسانِ کامل ہی اِن کو جان اور پہچان سکتے ہیں۔ اِن کے سات گروہ ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ بالا حدیثِ نبوی ﷺ میں مذکور ہے۔ بہر حال یہ سات ابدال سات اقالیم میں ہوتے ہیں۔ ایک ابدال فی اقلیم کے حساب سے ہوتا ہے۔ اِن کا کام عاجزوں اور محتاجوں کی امداد کرنا ہے۔ جب اِس قوم میں کوئی درویشِ کامل ہوتا ہے۔ تو وہ درویش اِن عاجزوں کی فریاد رسی کرتا ہے۔ جب اِن میں سے کوئی رحلت کرتا ہے۔ تو اُس کی جگہ پر کسی دوسرے صوفی کو ڈیوٹی پر لگا دیا جاتا ہے۔ اور اسی متوفی کے نام سے اُسے موسوم کرتے ہیں۔ اِن مذکورہ ساتوں ابدالوں (بدلاء) میں سے ہر ایک کسی نہ کسی نبیؑ کے مشرب پر ہوتا ہے۔ جن کی مختصر مگر جامع تفصیل یہ ہے کہ!

- ☆ پہلی اقلیم کی ولایت کا ابدال جنابِ حضرت ابراہیم نبیؑ کے مشرب وقلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا نام عبدالحی ہوتا ہے۔
- ☆ دوسری اقلیم کی ولایت کا ابدال جنابِ حضرت موسیٰ نبیؑ کے مشرب وقلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا نام عبدالعلیم ہوتا ہے۔
- ☆ تیسری اقلیم کی ولایت کا ابدال جنابِ حضرت ہارون نبیؑ کے مشرب وقلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا نام عبدالمرید ہوتا ہے۔
- ☆ چوتھی اقلیم کی ولایت کا ابدال جنابِ حضرت ادریس نبیؑ کے مشرب وقلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا نام عبدالقادر ہوتا ہے۔
- ☆ پانچویں اقلیم کی ولایت کا ابدال جنابِ حضرت یوسف نبیؑ کے مشرب وقلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا نام عبدالقاہر ہوتا ہے۔
- ☆ چھٹی اقلیم کی ولایت کا ابدال جنابِ حضرت عیسیٰ نبیؑ کے مشرب وقلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا نام عبدالسمیع ہوتا ہے۔
- ☆ ساتویں اقلیم کی ولایت کا ابدال جنابِ حضرت آدم نبیؑ کے مشرب وقلب پر ہوتا ہے۔ اور اِس کا نام عبدالبصیر ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ! ساتویں اقلیم کا ابدال دراصل حضرت خضر نبیؑ ہے۔

اِن میں سے ہر ایک ابدال لطائف اور معارفِ الٰہی کا عارف ہوتا ہے۔ اور ابرار سات ستاروں میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِن کے اندر تمام طرح کی تاثیر ودیعت کی ہوئی ہے۔ اور جو دو ابدال (یعنی کہ! چوتھی اور پانچویں اقالیم کے بُدلاء) جن کے اسماء عبدالقادر اور عبدالقاہر ہیں۔ وہ اِس ملک یا قوم پر مامور ہوتے ہیں۔ جن پر قہر نازل ہوتا ہے۔ اِس ملک و قوم کی مقہوری (تباہی) اِن کے قدموں کی بدولت ہوتی ہے۔

اِسی ضمن میں صاحب فصوص الحکم جناب حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی اندلسیؒ اپنی مشہور زمانہ کتاب فتوحاتِ مکیہ کے باب نمبر **198** میں فرماتے ہیں۔ کہ! روحانیت ہر اقلیم مرتبط ہے اُس آسمان سے۔ جو اس کے مشاکل ہے۔ تو جاننا چاہیئے۔ کہ اقلم اول مرتبط ہے ساتویں آسمان سے۔ توضیح اس کی یوں جاننا چاہیئے۔ کہ! اللہ تعالیٰ نے اِس زمین کی، کہ جس پر ہم رہتے بستے ہیں۔ اس زمین کی سات اقالیم بنائی ہیں۔ اور اپنے مومن بندوں میں سے سات اشخاص کو چھانٹ کر اِن کا نام ابدال رکھا۔ اور ہر بدل کے واسطے ایک ایک اقلیم مقرر کر دی۔ اور اس اقلیم کو اس کی وجہ سے محفوظ کر دیا۔

- ☆ اقلیم اول کی طرف آسمانِ ہفتم سے جو بھی اَمر الٰہی نازل ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف ستارہ زحل کی روحانیت ناظر ہوتی ہے۔ اور جو بدل اُس کا محافظ ہو۔ وہ درحقیقت حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کے قلبِ اطہر پر ہوتا ہے۔
- ☆ اقلیم دوئم کی طرف آسمانِ ششم سے جو بھی اَمر الٰہی نازل ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف ستارہ مشتری کی روحانیت ناظر ہوتی ہے۔ اور جو بدل اُس کا محافظ ہو۔ وہ درحقیقت حضرت موسیٰؑ کے قلبِ اطہر پر ہوتا ہے۔
- ☆ اقلیم سوئم کی طرف آسمانِ پنجم سے جو بھی اَمر الٰہی نازل ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف ستارہ مریخ کی روحانیت ناظر ہوتی ہے۔ اور

جو بدل اُس کا محافظ ہو۔ وہ در حقیقت حضرت ہارون ؑ کے قلبِ اطہر پر ہوتا ہے۔ اور وہ بتا ئیدِ محمدیؐ زندہ ہے۔

☆ اقلیم چہارم کی طرف آسمانِ چہارم سے جو بھی اَمرِ الٰہی نازل ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف ستارہ اعظم یعنی شمس کی روحانیت ناظر ہوتی ہے۔ اور جو بدل اُس کا محافظ ہو۔ وہ در حقیقت حضرت ادریس ؑ کے قلبِ اطہر پر ہوتا ہے۔ اور یہی وہ قطب ہے۔ جس کو کہ اَب تک موت نہیں آئی۔ اور جو بھی اقطاب دنیا میں ہیں۔ وہ اِس کے نائب ہیں۔

☆ اقلیم پنجم کی طرف آسمانِ سوئم سے جو بھی اَمرِ الٰہی نازل ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف ستارہ زہرہ کی روحانیت ناظر ہوتی ہے۔ اور جو بدل اُس کا محافظ ہو۔ وہ در حقیقت حضرت یوسف ؑ کے قلبِ اطہر پر ہوتا ہے۔

☆ اقلیم ششم کی طرف آسمانِ دوئم سے جو بھی اَمرِ الٰہی نازل ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف ستارہ عطارد کی روحانیت ناظر ہوتی ہے۔ اور جو بدل اُس کا محافظ ہو۔ وہ در حقیقت حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ کے قلوب پر ہوتا ہے۔

☆ اقلیم ہفتم یعنی آخری اقلیم کی طرف آسمانِ اول سے جو بھی اَمرِ الٰہی نازل ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف ستارہ قمر کی روحانیت ناظر ہوتی ہے۔ اور جو بدل اُس کا محافظ ہو۔ وہ در حقیقت حضرت آدمؑ کے قلبِ اطہر پر ہوتا ہے۔

حضرت شیخ اکبر ابن عربیؒ مزید فرماتے ہیں۔ کہ! مَیں اِن ساتوں ابدال سے مکہ معظّمہ میں حطیمِ حنابلہ کی پشت پر ملا۔ تو مَیں نے دیکھا۔ کہ وہ رکوع میں تھے۔ میں نے انھیں سلام کیا۔ بعد جواب، وہ مجھ سے باتیں کرنے لگ گئے۔

واقعی اِن سے بڑھ کر مَیں نے اللہ تعالیٰ کی یاد میں شاغل کسی اور کو نہیں دیکھا۔ اور نہ ان کے جیسا کسی اور کو پایا۔ سوئے'' حضرت سقیط الرفرف بن ساقط العرش''، جن سے مَیں قونیہ میں ملا۔ وہ فارس کے رہنے والے تھے۔

تین سوستاون ابدال کی حقیقت :

صاحب مرآۃ الاسرار فرماتے ہیں۔ کہ! اے محبوب ! تین سوستاون ابدال اور ہیں۔ اور ان میں سے کچھ تو قلبِ آدمؑ پر ہیں۔ صاحبِ مرآۃ الاسرار فرماتے ہیں۔ کہ! اِس فقیر (عبدالرحمٰن چشتیؒ) نے ایک مرتبہ اِن ابدالوں سے دریائے نیل پر ملاقات کی ہے۔ بہر حال تین سوستاون بُدلاء کا مسکن عموماً پہاڑ ہوتے ہیں۔ اِن کی خوراک درختوں کے پتے اور ہلال جنگلی جانور ہیں۔ اِسی ضمن میں ایک حدیثِ نبوی ﷺ بھی وارد ہے کہ!

اللہ تعالیٰ نے تین سو افراد پیدا کئے ہیں۔ جن کے قلوب حضرت آدم نبیؑ کے قلب پر ہیں۔

☆ اِن میں سے چالیس **40**۔ ایسے ہیں۔ جن کے قلوب حضرت سیدنا موسیٰ نبیؑ کے قلب پر ہیں۔

☆ پھر اِن میں سے **07** ایسے ہیں۔ کہ جن کے قلوب حضرت سیدنا ابراہیم نبیؑ کے قلب پر ہیں۔

☆ اِن میں سے **05** ایسے ہیں۔ کہ جن کے قلوب حضرت جبرائیلؑ کے قلب پر ہیں۔

☆ اِن میں سے **05** ایسے ہیں۔ کہ جن کے قلوب حضرت میکائیلؑ کے قلب پر ہیں۔

☆ اور اِن میں سے **01** ایسا ہے۔ کہ جس کا قلب حضرت اسرافیلؑ کے قلب پر ہے۔

☆ یہ ایک (کہ جس کا قلب حضرت اسرافیلؑ کے قلب پر ہوتا ہے)۔

جب یہ ایک وفات پا جائے۔ تو اُن تین افراد میں سے کسی ایک کو (کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم اور رسالت مآب ﷺ کی خصوصی نظر مبارک ہو) مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جب اُن تین میں سے کوئی رحلت کر جائے۔ تو اُن پانچ میں سے کسی ایک کو (کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم اور رسالت مآب ﷺ کی خصوصی نظر مبارک ہو) مقرر کر دیا جاتا ہے۔ علیٰ ھذا القیاس۔۔۔ اور جب اُن تین صد میں سے کوئی انتقال کر جائے۔ تو زہاد میں سے جو کوئی صوفی صفت و سیرت کا حامل ہو، کو مقرر کر دیا جاتا ہے۔ بہر حال یاد رہے کہ یہ تمام بُدلاء (ابدال کی جمع) اِسی ترتیب سے قطبِ ابدال (کہ جس کا قلب حضرت اسرافیلؑ کے قلب پر

ہوتا ہے) سے فیض حاصل کرتے ہیں۔

اِسی ضمن میں چند ایک انتہائی مشہور و معروف احادیثِ نبوی ﷺ پیش خدمت ہیں۔ جیسے کہ!

☆ ملک شام کے ایک تابعی بنامِ حضرت مکحولؒ، حضرت ابو درداء صحابیؓ سے روایت کرتے ہیں۔کہ! انبیاءؑ اوتادُ الارض تھے۔ جب نبوت کا سلسلہ ختم ہوا۔تو اُمتِ محمد ﷺ سے ایک قوم کو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ جن کو ابدال کہتے ہیں۔

☆ حضرت علی المرتضیٰؓ سے مروی ہے۔کہ! آپؓ نے فرمایا۔کہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا۔کہ! یقیناً ابدال (ملکِ) شام میں ہوں گے۔اور وہ چالیس مرد ہوں گے۔ جب کبھی اِن میں سے ایک وفات پا جائیگا۔تو اللہ تعالیٰ اِس کی جگہ دوسرے کو متعین فرمائے گا۔ اِن کی برکت سے بادل بارش برسائیں گے۔ اور اِن کے طفیل دشمنوں پر فتح دی جائے گی۔اور اِن کے صدقے زمین والوں کی بلائیں ٹال دی جائیں گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

☆ امام قرطبی بحوالہ ''نوادر الاصول'' (از حکیم ترمذی) میں حضرت ابو درداءؓ سے روایت کیا ہے۔ بے شک انبیاءؑ زمین کے اوتاد (ستون) تھے۔ جب نبوت کا سلسلہ ختم ہوا۔تو اللہ تعالیٰ نے اِن کی جگہ پر بطورِ متبادل اُمتِ محمدیہ ﷺ میں سے ایک (نیک وصالح) قوم کو مقرر فرمایا۔ جنہیں ''**ابدال**'' کہتے ہیں۔ اِنہیں کثرتِ صوم وصلوٰۃ کے باعث لوگوں پر فضیلت نہیں ملی ۔ بلکہ حسنِ اخلاق، صدق وتقوٰی، حسنِ نیت، عامۃ المسلمین کی خیر خواہی، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے وعظ ونصیحت، صبر وحلم، دانشمندی اور ذلت سے پاک ومبراء عاجزی کے باعث اِنہیں یہ مقام حاصل ہوا۔ سبحان اللہ۔

☆ یہ حدیثِ نبوی ﷺ امام یافعی کی مشہورِ زمانہ کتاب روض الریاحین میں مذکور ہے۔کہ! حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا۔ اہلِ شام کو بُرا مت کہو۔ کیونکہ اِن میں ابدال رہتے ہیں۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں۔کہ! سیدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ! میری اُمت میں سے شام میں **22** ابدال رہتے ہیں۔اور **18** ابدال عراق میں رہتے ہیں۔

☆ ایک اور حدیثِ نبوی ﷺ میں ہے۔کہ! میری اُمت میں **40** چالیس ابدال ہیں۔ (جن میں سے) بارہ **12**۔ ابدال صرف مُلک شام میں ہوتے ہیں۔اور اٹھائیس **28**۔ مُلک عراق میں ہیں۔

اِسی ضمن میں لطائفِ اشرفی میں تحریر ہے۔کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ نے ساری دنیا کے دو خطے فرض (مقرر) کئے ہیں۔ دنیا کا نصف خطہ شرقی کہلاتا ہے۔ جس میں خراسان، ہند (یعنی کہ! برصغیر کے تمام ممالک جیسے پاکستان، انڈیا، نیپال، بنگلہ دیش، بھوٹان۔۔۔) اور تمام مشرقی ممالک خطہ عراق میں شامل ہیں۔ جبکہ دنیا کا نصف خطہ مغربی کہلاتا ہے۔ جس میں بلاد مصر اور تمام مغربی ممالک شامل ہیں۔اور اِن چالیس بُدلاء کا فیض تمام دنیا پر پھیلا ہوا ہے۔ صاحب **کشف المحجوب** اور اکثر مشائخِ عُظام نے اِن چالیس ابدالوں کو ابرار قرار دیا ہے۔ بہر حال یہ دونوں اقوال صحیح اور متحقق ہیں۔

اِسی ضمن میں حضرت شیخِ اکبر امام محی الدین ابنِ عربیؒ اپنے مختصر رسالہ '**حلیۃ الابدال**' میں رقم طراز ہیں۔کہ!

میں نے ایک (نیک وصالح) بزرگ سے پوچھا۔ یا سیدی! ابدال کیسا بنتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا۔ ان چار چیزوں سے جو ابو طالبؒ نے اپنی کتاب ''قوت القلوب'' میں لکھی ہیں۔

1۔ خاموشی 2۔ تنہائی 3۔ بھوک 4۔ بیداری

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے جنہیں تُو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی

دو نیم اِن کی ٹھوکر سے صحرا و دریا پہاڑ اِن کی ہیبت سے مانندِ رائی

درجہ ابدال کی حقیقت وحصول کا سہل ترین طریقہ:

صاحب مواہب اللدنیہ، حضرت سیدی عبد الوہاب الشعرانیؒ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب لطائف المنن میں اور صاحبِ کیمیائے سعادت جنابِ حضرت امام غزالیؒ نے اپنی کتب احیاء العلوم و کیمیائے سعادت میں (جنابِ حضرت معروف کرخیؒ کے

حوالہ سے) فرمایا ہے۔کہ! جو شخص ہر روز دن میں تین مرتبہ یہ دُعا مانگتا رہے۔(تو وہ دنیا سے رُخصتی سے قبل درجہ ابدالیت پالے گا۔اور بروزِ قیامت ایسا شخص ابدالوں میں سے اُٹھایا جائے گا۔اور وہ ابدال میں لکھا جائے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ) دُعا یہ ہے۔

اللهم اصلح اُمة محمد صلى الله عليه واله وسلم۔

اللهم ارحم اُمة محمد صلى الله عليه واله وسلم۔

اللهم فرج عن اُمة محمد صلى الله عليه واله وسلم۔

خاصانِ خدا، خدانباشند لیکن زِخدا، جُدانباشند

اِسی طرح سے حضرت علی ثانی امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ نے اپنے اوراد بنامِ **اورادِ فتحیه** کی دُعائے رقاب میں مذکورہ دُعا کو اِس طرح سے بیان فرمایا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم٥ اللهم اغفر لامة سيدنا محمد ﷺ۔ اللهم ارحم اُمة سيدنا محمد ﷺ۔ اللهم انصر امة سيدنا محمد ﷺ۔ اللهم افتح لامة سيدنا محمد ﷺ۔ اللهم اصلح امة سيدنا محمد ﷺ۔ اللهم فرج عن امة سيدنا محمد ﷺ۔ اللهم كرم امة سيدنا محمد ﷺ۔ اللهم عظم امة سيدنا محمد ﷺ۔ اللهم تجاوز عن امة سيدنا محمد ﷺ۔

یادرہے۔کہ! علمائے عظام اوراولیائے کرام کی کثیر جماعت کا اِس بات پرقوی اتفاق ہے۔کہ! رجالُ الغیب اور خاصانِ خدا کے سرخیل وپیشوا درحقیقت حضرت ابوالعباس خضر نبیؑ ہی ہیں۔اِسی لئے آپؑ کونقیب الاولیاء اور سیدالاولیاء کہا جاتا ہے۔کیونکہ آپؑ واقعتاً اللہ تعالیٰ کے عبدِ خاص اور حاملِ علمِ لدنی وماہر حروفِ مقطعات ہیں۔اورقرآنِ پاک میں آپؑ ہی کے محاسن،کمالاتِ علمی وروحانی کا جامع اظہار ہوا ہے۔

صحیحین کے مطابق،آپؑ کے اسم ''خضر'' کا سبب یہ ہے۔کہ! اگرآپؑ سادہ فرش (زمین) پر بیٹھتے۔تو وہ سرسبز ہو جایا کرتا۔امام نوویؒ لکھتے ہیں۔کہ! آپؑ کی کنیت متفقہ طور پر''ابوالعباس''ہے۔امام نوویؒ نے ابنِ قتیبہ کے حوالے سے آپؑ کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے۔ بلیا (حضرت خضر کا اسمِ مبارک) **بن ملكان بن فالخ بن شالخ بن عامر بن ارفخشذ بن سام بن نوح نبی عليه السلام۔**

قلندراں کہ بہ تسخیرِ آب وگل کوشند زِشاہاں تاج ستانند وخرقہ بردوشند

زیادہ ترعلمائے کرام اوراولیائے عظام کے مطابق حضرت خضرؑ نبی ہیں۔جیسے کہ امام قسطلانی،ابنِ جریرطبریؒ امام نوویؒ،علامہ طحاوی وغیرہم۔مگر چندلوگوں کا خیال ہے۔کہ حضرت خضرؑ ولی کامل ہیں۔جیسے ابوالقاسم قشیری،سیدی عبدالعزیز دباغؒ وغیرہم۔

ابدال سے ملاقات اور حصولِ فیض کا مجرب المجرب طریقہ :

رجال الغیب کے حوالہ سے یہ فقیر(محمد عبدالرؤف القادری) بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔کہ!

شیخ اکبرامام محی الدین ابنِ عربیؒ اور دیگر کئی مُصنفین نے اپنی اپنی تصانیف میں رجال الغیب سے ملاقات اوراُن سے استفادہ وفیض کے حصول کے لئے اس عمل کونہایت شرح وبسط سے بیان فرمایا ہے۔اگرکوئی شائق،اولیاءاللہ،خاصانِ خُدااور رجال الغیب سے ملاقات ورقابت کا مُتمنی ہو یا پھر جب کوئی شخص کسی ایسی مشکل میں پھنس جائے۔یا اُسے کسی ایسی مُصیبت کا سامنا ہو۔یا پھر کسی ایسے امر میں ناممکن العمل امرمسئلے کا شکار ہو جائے۔کہ! جس کے حل کرنے میں ساری تدابیر میں عاجز اور متحیر ہو چکا ہو۔اوران مسائل ومصائب ومشکلات کی عقلی تدابیر کسی بھی صورت میں کارگر نہ ہوسکتی ہوں۔تو ایسے شخص کو چاہیئے۔کہ!

وہ بجانب قبلہ منہ کر کے نہایت تضرع وآہ وزاری اور خشوع وخضوع سے سرورانبیاء امام المرسلین ﷺ کی ذات اقدس پر چند مرتبہ درود وسلام بھیجے۔ ہر شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں درودِ پاک کی (طاق) تعداد خود متعین کرسکتا ہے۔ پھر وہ دعا وسلام رجال الغیب کو روزانہ کھلے آسمان کے نیچے بحالتِ خلوت **100** مرتبہ اِس طرح سے پڑھے کہ! اُس رات جس طرف کو رجالُ الغیب ہوں۔ منہ اُن کی طرف کر کے کھڑے ہو کر **10** مرتبہ دُعائے رجال الغیب پڑھ کر تین قدم دائیں کو چلیں۔ پھر **10** مرتبہ دُعائے رجال الغیب پڑھ کر تین قدم آگے کو چلیں۔ پھر **1 0** مرتبہ دُعائے رجال الغیب پڑھ کر تین قدم بائیں کو چلیں۔ پھر **10** مرتبہ دُعائے رجال الغیب پڑھ کر تین قدم پیچھے کو چلیں۔ (یاد رہے۔ کہ **دائیں بائیں آگے یا پیچھے چلتے وقت منہ رجال غیب ہی کی طرف رہنا چاہیئے**) پھر **10** مرتبہ دُعائے رجال الغیب پڑھ کر آسمان کی طرف پھونکیں۔ پھر 10 مرتبہ دُعائے رجال الغیب پڑھ کر نیچے زمین کی جانب پھونکیں۔ پھر **40** مرتبہ دُعائے رجال الغیب کو نقشے کی تاریخوں کے مطابق رجال الغیب کی طرف منہ کر کے مصلے پر بیٹھ کر پڑھتے رہیں۔ پھر آخر میں بھی درود وسلام پڑھ کر عمل کا اختتام کرے۔ پھر کچھ دیر تک وہیں بیٹھا رہے۔ اگر روزانہ اِسی عمل کو جاری رکھا گیا۔ تو صاحب عمل کو کچھ کیفیات مشاہدہ ہوں گیں۔ جیسے کہ!

چند دنوں کے بعد اسے ایسا محسوس ہوگا۔ کہ جیسے اس کے پاس سے کچھ بڑے اجسام اُڑ رہے ہیں۔ اور اڑتے ہوئے اس کے پاس سے گزر جاتے ہیں۔ اور شوں کی آواز بھی سنائی دینے لگے گی۔ کبھی کبھی تو اچانک سے صاحبِ عمل ہذا کو گرم یا ٹھنڈی ہوا چلتی ہوئی محسوس ہوگی۔ پھر چند ہفتوں بعد وہ اجسام کچھ مبہم سے نظر آنا شروع ہو جائیں گے۔ مزید بیان نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ دراصل ایک رمزِ الٰہی اور سرِ مکنون ہے۔ کہ! جس کو مزید بیان کرنے کی اجازت نہیں۔ صاحبِ عمل اَز خود ملاحظہ ومشاہدہ کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل وکرم سے اِس مجرب ومستند عمل کی بدولت اور اپنے محبوب ومقبول بندوں یعنی رجال الغیب اور ابدال کے ذریعے سے مشکلات کو حل فرمائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ یہ بات لازماً ذہن نشین رہے۔ کہ صاحب دعا اور آسمان کے درمیان کوئی چیز مثل کلاہ، چھت وغیرہ نہ ہو۔ کیونکہ یہ بھی عظیم رموز واسرار ہیں۔ بہرحال سلام رجال الغیب مع نقشہ جہات یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○السلام علیکم یا رجال الغیب ○السلام علیکم ایتھا الارواح المقدسۃ اعینونی بقوۃ وانظرونی بنظرۃ اجیبونی بدعوۃ۔ یا رقباء ویا نقباء ویا نجباء ویا بدلاء ویا اوتادالارض ویا اقطاب ویا قطب الاقطاب اغیثونی بغوثۃ امددنی فی ھذا الامر (حاجت کا نام) سلمکم اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرۃ بحق سیدنا محمد والہ اجمعین○ برحمتک یا ارحم الراحمین○
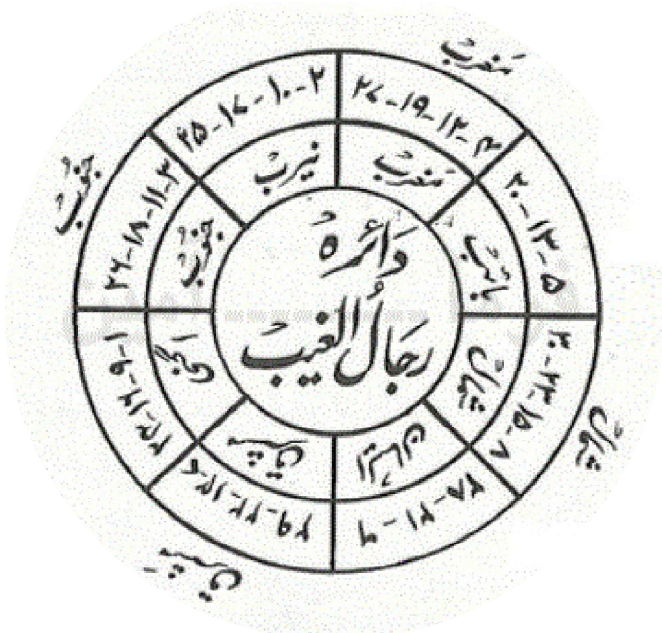
☆ اِسی طرح سے شیخ اکبرامام محی الدین ابنِ عربیؒ اپنی تصنیف (فتوحاتِ مکیہ) میں رجال الغیب سے ملاقات اور اُن سے استفادہ کے ضمن میں اپنا ایک تجربہ بیان فرمایا ہے۔ وہ فتوحاتِ مکیہ میں لکھتے ہیں۔ کہ!

ایک مرتبہ مَیں کعبۃ اللہ میں طواف کررہا تھا۔ دورانِ طواف مجھے ایک نہایت ہی خوش شکل اور دراز قد شخص نظر آیا۔ میرے دل میں بار بار خیال آتا۔ کہ مَیں اِس شخص سے ملوں۔ بات کروں۔ مگر آدابِ طواف مجھے ایسا نہ کرنے دیتے۔ طواف مکمل ہونے سے پہلے ہی یہ شخص اپنا طواف مکمل کر کے مطاف سے باہر چلا گیا۔ اور مَیں اِس کے دیکھنے کی حسرت لئے طواف کرتا رہا۔ جب مَیں نے طواف مکمل کرلیا۔ تو مقامِ ابراہیمؑ پر ادائیگی نفل کے بعد مَیں نے دیکھا کہ وہ شخص مطاف کے ایک کونے میں بیٹھا ہے۔ غالبًا وہ میرا انتظار کررہا تھا۔ مَیں دوڑا دوڑا اُس (شخص) کے پاس پہنچا۔ سلام کیا۔ (وہ شخص مجھے) کہنے لگا۔ مجھے تمھارا ہی انتظار تھا۔ اچھا ہوا کہ تم آ گئے۔ میں نے اس سے نام پوچھا۔ تو اس نے عجیب سا نام بتایا۔ میں (وہ نام سن کر) حیران رہ گیا۔ کیونکہ مَیں نے آج تک اس نام کا کوئی آدمی نہ سنا تھا۔ حالانکہ مجھے مختلف ممالک، مختلف خطوں اور مختلف ادوار کے لوگوں کے اسماءِ ذہن نشیں تھے۔ وہ میری حیرانی کو بھانپ گیا۔ اور کہنے لگا۔ چلو ناموں میں کیا رکھا ہے۔ آؤ کچھ باتیں کریں۔ تھوڑی سی گفتگو کے بعد مَیں نے پوچھا۔ آپ کی عمر کتنی ہے۔ تو فرمایا۔ ستر برس کا ہوگیا ہوں۔ اور مَیں (علمِ) عمرانیات پر عبور رکھتا ہوں۔ (پھر مَیں اِس حساب میں مستغرق ہوگیا۔ کہ!) تخلیقِ آدمؑ سے لے کر آج تک کتنے برس گزر رہے تھے۔ (پھر) مَیں نے حساب لگا کر عرض کیا۔ حضور! اِتنے سال تو حضرت سیدنا آدم (اول البشر) علیہ السلام کو اِس دنیا میں آئے ہوئے بھی نہیں ہوئے۔ آپ اپنی عمر کس طرح بتارہے ہیں۔ فرمانے لگے۔ (تم) کس آدم کی بات کرتے ہو؟ (مَیں نے عرض کیا) وہ ابوالبشر آدمؑ! وہ تو کل کا انسان ہے۔ اِس سے پہلے بھی آدم ہو گزرے ہیں۔ اور اِن میں رجال الغیب بھی ہوئے ہیں۔ جو مختلف ادوار میں کائناتِ ارضی پر سیر وسیاحت کے لئے آتے رہے ہیں۔ تم نے یہ حدیث نبوی ﷺ تو پڑھی ہوگی۔ جس میں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کہ! ''افراد'' کی ایک جماعت ملائکہ میں بھی ہے۔ جو ''عالم علوی'' کے تکوینی اُمور کی نگرانی کرتی ہے۔ اور اِن کی عمر اولادِ آدم سے کہیں زیادہ ہے۔ اور یہ ابوالبشر ایک سو ایک **101** کے بعد آنے والے آدم ہیں۔

افراد کی تعریف:

کتاب رجال الغیب کے مصنف فرماتے ہیں۔ کہ! یہ لوگ قطب کے حلقہ سے باہر ہوتے ہیں۔ کوئی دوسرا قطب اِن پر اپنا تصرف نہیں کرسکتا۔ ساری کائنات میں اِن کی تعداد صرف تین 03 یا اِس سے زیادہ ہوتی ہے۔ ''افراد'' اپنے مناصب پر بڑے استحکام سے حکومت کرتے ہیں۔ انسانوں کے علاوہ ملائکہ میں بھی افراد ہوتے ہیں۔ مگر اِن کا دائرہ کار صرف آسمانوں تک ہی محدود رہتا ہے۔ وہ اللہ تعالٰی کے جمال وجلال میں مستغرق رہتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ میری اُمت میں تین ایسے افراد ہیں۔ جو تیز رو سواریوں پر بیٹھ کر مشرق ومغرب کی سیاحت کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنے فرائض سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ یہ حضرات بعض اوقات حضرت خضر نبیؑ کی ملاقات سے بھی بے نیاز ہوتے ہیں۔ ایسے افراد میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا اسمِ مبارک درخشاں نظر آتا ہے۔ بلکہ آپؒ کو سید الافراد کہا جاتا ہے۔

افراد کا مقام:

کتاب رجال الغیب کے مصنف جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی اندلسیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ کہ ''افراد'' کسی قطب کے تابع نہیں ہوا کرتا۔ قطب کے تصرف اور احکامات سے یہ آزاد ہوا کرتا ہے۔ اِسی طرح سے علیین کے فرشتے قطب سے بیعت نہیں کرتے۔ آپؒ اپنی کتاب ''فتوحاتِ مکیہ'' میں رقم طراز ہیں۔ کہ قطب سے کوئی زمانہ خالی نہیں ہوتا۔ حضرت آدمؑ سے آنحضور نبی کریم ﷺ تک پچیس قطب گزرے ہیں۔ آپؒ نے لکھا ہے۔ کہ مَیں نے عالمِ برزخ میں اِن تمام کی

زیارت کی ہے۔میں ان دنوں قرطبہ میں قیام پذیر تھا۔(یہ اقتباس حضرت شیخ اکبرؒ کی کتاب ''فصوص الحکم'' کے دیباچہ سے لیا گیا ہے)

کافرنشدی اولذت ایماں چہ شناسی خود رانہ پرستی عرفاں چہ شناسی

حضرت خضر نبیؑ اور حضرت الیاس نبیؑ کا اولیائے محمدیہ ﷺ سے تعاون کرنا :

حضرت علاؤالدین سمنانیؒ نے اپنی کتاب **عروۃ الوثقٰی** کے بابِ ششم کی چہارم فصل میں حضرت الیاس نبیؑ اور حضرت خضر نبیؑ کا بھی اِس اُمت کے طبقہ رجال اللہ میں ذِکر کیا ہے۔حضرت خضر نبیؑ قطبِ ابدال کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں۔اِن کی عزت کا خیال رکھتے ہیں۔اور اگر اِن کی کوئی ضروریات ہوتی ہیں۔تو نقدی کی صورت میں اُن کی معاونت کرتے ہیں۔حضرت خضر نبیؑ کا نام اور کچھ شجرہ ءنصب یوں ہے۔حضرت خضر نبیؑ کا نام ملکان بن ملیان بن طیان بن سمعان بن سام بن نوحؑ ہے۔جبکہ حضرت نوحؑ کا نام ملکان بن متوشلح بن ادریسؑ ہے۔اور ادریسؑ کا نام اخنوع ہے۔چونکہ وہ درس بہت دیا کرتے تھے۔اِسی لئے اِن کا نام ادریس مشہور ہو گیا۔اور اِسی طرح سے حضرت نوحؑ نوحہ اور زاری کی وجہ سے، جو آپؑ کیا کرتے تھے۔نوحؑ مشہور ہو گئے۔اور حضرت خضر نبیؑ کو خضر اِس لئے کہا جاتا ہے۔کیونکہ جب آپؑ کہیں تشریف فرما ہوتے۔تو وہ جگہ بفضلِ خُدا سرسبز ہو جاتی تھی۔اور حضرت خضر نبیؑ کی ولادت باسعادت فارس کے مقام پر ہوئی۔جو دراصل شہرِ شیراز سے دو کوس کے فاصلے پر واقع ہے۔بہر حال حضرت خضر نبیؑ اور حضرت الیاس نبیؑ کے مناقب کتبِ کثیرہ میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔جیسے مرآۃ الاسرار، قصص الانبیاءؑ وغیرہ۔۔۔

فصل الخطاب میں حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ کے حوالے سے مرقوم ہے۔کہ! دراصل اقطاب کی بے شمار اقسام ہیں۔اور ہر قسم کے لئے علیحدہ ایک قطب ہوتا ہے۔مثلاً ! قطبِ زہاد الگ ہوتا ہے۔قطبِ عباد الگ ، قطبِ عُرفاء الگ ، قطبِ متوکلاں الگ ، ۔۔۔علی ھذا القیاس۔۔۔

اِسی ضمن میں حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ اپنی کتاب نفحات الانس میں فرماتے ہیں۔کہ! شیخ احمد حافیؒ کو قطبِ اولیاء کہا گیا ہے۔جو کہ تمام دنیا میں ایک ہوتا ہے۔اور اِسے قطبِ ولایتِ مطلق بھی کہتے ہیں۔بلکہ اِس کو قطبِ جہاں اور جہانگیرِ عالم کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔کیونکہ تمام اقسام کی ولایت کا قوام اِن کے وجودِ بابرکت سے ہی ہوتا ہے۔ہر مقام پر اِن کی محافظت کے لئے ایک ولی اللہ مقرر ہوتا ہے۔جو کہ درحقیقت اِسی شہر کا قطب ہوتا ہے۔خواہ اِس شہر میں بسنے والے مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔اگر مومن ہوں۔تو اسم **ھادی** کی تجلی سے پرورش پاتے ہیں۔اور اگر کفار ہوں تو اسم **مذل** کی تجلی کے تحت پرورش پاتے ہیں۔دونوں صفات اِسی ایک ہی ذات بابرکات کی ہیں۔(**فھم من فھم**۔سمجھا۔جس نے سمجھا، سمجھ لیا)

نِسبت کی حقیقت :

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں۔کہ! مشائخ کے تمام سلاسل طریقت کا ماحصل انسانی نفس کی تہذیب و آراستگی ہے۔مشائخ اسے نسبت کا نام دیتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے۔کہ یہ سکونِ قلبی اور نور کی شکل وصورت میں اللہ جل شانہ سے انتساب و ربط کی حقیقی صورت ہے۔اس کی حقیقت یہ ہے کہ نسبت نفس ناطقہ میں ایک ایسی کیفیت وحالت کا نام ہے۔جسے فرشتوں سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔اسکی مزید تفصیل یہ ہے۔کہ سالک جب ☆ اطاعات واتباعات الٰہیہ ☆ طہاراتِ ظاہری و باطنی ☆ اور تلاوتِ قُرآنی و درود خُوانی، اوراد و اذکار، وظائف و اشغال پر مداومت و استقلال سے عمل پیرا ہو جاتا ہے۔تو اس کے نفس ناطقہ میں ایک صفت قائم ہو جاتی ہے۔اور توجہ کا ملکہ راسخہ پیدا ہو جاتا ہے۔

اُٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے مشرق ومغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

شیخ کے قُرب کا فیض بقول حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ :

احمد بن مبارک سلجماسیؒ کہتے ہیں۔کہ ایک مرتبہ ایک فقیہہ نے حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ سے یہ سوال کیا۔کہ پیر کی

موجودگی میں مرید کی روحانی کیفیت میں اضافہ اور عدم موجودگی میں کمی کیوں واقع ہوتی ہے ؟ اِن کا سوال یہ تھا۔

اے میرے آقا! میرا اگلا سوال یہ ہے۔ کہ جب کوئی مرید کسی عارف باللہ کامل شیخ کی صحبتِ بابرکت اختیار کرتا ہے۔ اور وہ شیخ اس بات کا دعویدار ہو۔ کہ وہ (شیخ فقط) اپنی توجہ کے ذریعے اس (مرید) کی تربیت کرسکتا ہے۔ تو پھر موت یا سفر کے باعث شیخ کی ظاہری عدم کوجودگی کی صورت میں اس مرید کی روحانی کیفیت، علم اور عمل میں کمی کیوں محسوس ہوتی ہے؟ لہذا حال اور توجہ کے ذریعے تربیت کرنے کا کیا فائدہ ہوا؟ کہ ذرا سی دوری کیا آئے، کہ تربیت کارگر ہی نہیں رہتی۔

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ نے اس سوال کا یہ جواب مرحمت فرمایا۔ کہ! شیخ کامل کی توجہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی راہ پر اس کے ایمان کا نور ہے۔ اور اسی نور کی بدولت وہ اپنے مرید کی تربیت کرتے ہوئے اسے ترقی کی منازل طے کرواتا چلا جاتا ہے۔ لہذا اگر کوئی مرید اپنے شیخ کے ساتھ اس نورِ ایمان کی وجہ سے محبت کرتا ہو۔ تو شیخ کی ظاہری موجودگی یا عدم موجودگی ہر حال میں شیخ کا فیض مرید کو ہمیشہ ملتا رہے گا۔ (بشرطِ کہ شیخ کامل ہو) بلکہ اگر شیخ کے وصال کو کئی ہزار برس بھی گزر گئے ہیں۔ تو بھی اس کا فیض ختم نہیں ہوگا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ! ہر زمانے کے اکابر صوفیائے کرام، اولیائے عظام (بالواسطہ اور بلا واسطہ) حضرت نبی مکرم ﷺ کے نورِ ایمان سے فیض پا کر اپنی تشنگی دور کررہے ہیں۔ اور آپ ﷺ اِن کی تربیت کرتے ہوئے (روحانی وجسمانی طور پر) اِنہیں سلوک ومعرفت کی منازل ومراحل طے کروا رہے ہیں۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے۔ کہ! تمام اولیاء اللہ کی محبت وچاہت کا اصل سبب آنحضرت رسالت مآب ﷺ کا نورِ ایمان ہے۔ لہذا جب بھی کوئی مرید اپنے شیخ کے ساتھ صِرف شیخ کی ظاہری شخصیت کی وجہ سے محبت کرے گا۔ اور اس کی توجہ شیخ کے نورِ ایمان کی طرف نہیں ہوگی۔ تو اس وقت اسے شیخ کی ظاہری موجودگی میں توفیق ملے گی۔ مگر شیخ کی غیر موجودگی (یعنی غیر حاضری) کی صورت میں فیض نہیں مل سکے گا۔ ظاہری شخصیت کے ساتھ محبت کی علامت یہ ہے۔ کہ مرید دنیاوی واُخروی استفادے ومنافع کے حصول یا نقصان کو پانے یا بچنے کی خاطر اپنے شیخ سے بے انتہا محبت کرے۔ اور شیخ کے نور ایمان کے سببِ محبت وچاہت کی دلیل بھی صِرف یہی ہونا چاہیئے۔ اور اِسی طرح مرید کی غرض وغایت اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا حصول ہو۔ اس کے علاوہ اور کوئی مقصد ومطلب نہ ہو۔ لہذا جب بھی کوئی مرید اپنے شیخ کی غیر حاضری میں اپنے اندر کوئی کمی یا روحانی فیض کے حصول میں رکاوٹ محسوس کرے۔ تو اس عدم فیض کو بجائے اپنے شیخ کے اپنا ہی قصور سمجھے۔

شیخ اور مرید کے آداب بقول حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ :

ایک مرتبہ ایک فقیہہ نے عیدی عبدالعزیز دباغ سے کسی بزرگ کے اس قول کے بارے میں دریافت کیا۔ کہ اَب (روحانی) تربیت باقی نہیں رہی۔ کیا یہ قول صحیح ہے یا نہیں ؟ اِس (فقیہہ) کے سوال کی اصل عبارت یہ ہے۔

اے میرے آقا وپیشوا! اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہی (روحانی) فتوحات عطا فرمائی ہیں۔ جو اس نے اپنے اکابر اولیائے کرام کو عطا فرمائی تھیں۔ اِس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اہلِ بیتِ رسول ﷺ سے نسبت کا شرف کا عطا فرمایا ہے۔ آپ اپنے علوم میں سے ہمیں بھی کچھ عطا فرمائیں۔ تا کہ لوگوں کے قلوب میں سے شکوک وشبہات دور ہوسکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ لدنی سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔ آپ واضح عبارات میں مثالوں کے ہمراہ جواب مرحمت فرمائیں۔ تا کہ ہمارے ذہن صاف ہو سکیں۔ (کیونکہ!) نبی مکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ!

الخلق عیال الله واحب الخلق الی الله انفعهم لعیا له ۔ (مجمع الزوائد۔ ہیثمی)

ترجمہ: تمامی مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے۔ اور مخلوقات میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا محبوب وہ شخص ہے۔ جو اس کی عیال کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچائے۔

مشہور صوفی بزرگ شیخ زروق فرماتے ہیں۔ ''آج کل وہ تربیت (خانقاہی نظام میں روحانی تربیتِ سلوک و

معرفت) ختم ہو چکی ہے۔ جسے تصوف کی اصطلاح میں تربیت کہا جاتا ہے۔آج کل تو صرف ہمت اور حال باقی رہ گئے ہیں۔لہذا تم کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھام لو۔اور اِس میں کوئی کمی یا اضافہ مَت کرو۔'' کیا تربیت کا یہ انقطاع صِرف شیخ زروق ؒ کے زمانے ہی میں تھا؟ یا حضرت عیسیٰ نبیؑ کی تشریف آوری تک جاری وساری رہے گا؟ اور اگر یہ انقطاع اَب بھی موجود ہے۔تو اِس کا بنیادی سبب کیا ہے؟ اور اگر اَب بھی یہ تربیت باقی ہے۔تو روئے زمین پر وہ کون سا شیخ ہے؟ جو اپنی پسند اور طریقہ کار کے مطابق مرید کی صحیح اور بہتر تربیت کر سکتا ہے؟ آپ ؒ ہمیں بتائیں۔کہ وہ شیخ کون سی مملکت اور کس شہر کا باسی ہے۔جس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کوئی شخص کامیابی حاصل کر سکتا ہے؟

سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ نے جواب دیا۔روحانی تربیت کا بنیادی مقصد تو یہ ہے۔کہ! انسان کے وجود کو رعونت سے پاک کیا جائے۔تاکہ وہ سِر خداوندی کو حاصل کرنے کے قابل ہو سکے۔اور یہ اُسی وقت ہی ممکن ہے۔جب اس کے اندر موجود تمام تاریکیاں اور ظلمتیں چھوٹ جائیں۔اور کسی بھی حوالے سے اس کا باطل کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہ رہے۔بعض اوقات باطل سے لاتعلقی کی صورت یہ ہوتی ہے۔کہ! اصل خلقت کے اعتبار سے انسان پاک وصاف پیدا ہوتا ہے۔یہ خصوصیت عام طور پر قرونِ ثلاثہ سے تعلق رکھنے والے حضرات میں پائی جاتی ہے۔اِسی لئے ہی تو اِس زمانے کو خیر القرون کہا جاتا ہے۔کیونکہ اس زمانے سے تعلق رکھنے والے لوگ حق کے ساتھ نہایت پختہ تعلق رکھتے تھے۔سوتے جاگتے کسی بھی وقت حق سے جدا اور لاتعلق نہیں رہتے تھے۔لہذا اگر کوئی شخص روحانی طور پر اِن کے باطن کا جائزہ لینے کی کوشش کرے۔تو وہ اس نتیجے پر جا پہنچے گا۔کہ ان میں سے بیشتر حضرات کی توجہ کا مرکز تو اللہ تعالیٰ اور اِس کے محبوب رسولِ معظم کی خوشنودی ورضا کا حصول ہی تھا۔اسی لئے ان سے کثرت کے ساتھ بھلائی کا صدور ہوتا تھا۔کیونکہ ان کے وجود میں حق کا نور واضح اور روشن نظر آتا تھا۔علم وفضل کے اعتبار سے یہ لوگ اجتہاد کے اس مرتبے تک پہنچ چکے تھے۔جسے کہ الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔لہذا ان لوگوں کو رسمی تربیت کی قطعًا ضرورت نہ تھی۔عام طور پر کوئی مرید صِرف اپنے شیخ سے ملاقات کر کے شیخ کے سِر اور نور کا وارث بن جاتا۔شیخ صِرف مرید کے کان میں جب کوئی ایک بات کہتا۔تو اس کے نتیجے میں مرید کو فتح نصیب ہو جاتی۔کیونکہ وہ مرید باطنی اعتبار سے نہایت پاکیزگی کا مالک ہوتا تھا۔اور اس کی تمام تر توجہ کا مرکز ہدایت ورہنمائی کا حصول ہوتا تھا۔

بعض اوقات شیخ کو اپنے مرید کے وجود سے تاریکیاں دور کرنے کے لئے اس کی تربیت کرنی پڑتی تھی۔ یہ صورتِ حال اس وقت پیش آئی۔جب قرونِ ثلاثہ کا بہترین زمانہ (دَور) رُخصت ہو چکا تھا۔لوگوں کی نیتوں میں فتور آ چکا تھا۔ان کے ارادے اور خواہشات خراب ہو چکے تھے۔دنیا ان کے دل ودماغ پر قابض ہو چکی تھی۔اور ان کی زندگی کا مقصد صرف شہوانی خواہشات کی تکمیل تھی۔اس زمانے میں جب کسی شیخ طریقت کو کوئی اہل مرید نظر آتا۔اور شیخ یہ دیکھتا۔کہ مرید کی تمام تر توجہ کا مرکز دنیا ہے۔تو وہ اس کی فکر کی اصلاح کے لئے خلوت مین بیٹھ کر ذکر کی کثرت اور خوراک کی قلت کی اس مرید کو تلقین کیا کرتا۔اسی خلوت کی وجہ سے وہ مرید باطل پرست لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا۔اور کو دبھی باطل کلام اور لغو گفتگو سے محفوظ رہتا۔خوراک کی قلت کے باعث خون کے بخارات کم ہو جاتے۔اور اس کی طبیعت شہوانی خواہشات سے یکسر ہٹ جاتی۔جس کے نتیجے میں بالآخر اس مرید کی مکمل توجہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول ﷺ کی طرف مبذول ہو جاتی۔جب مرید اس حد تک پاک وصاف ہو جاتا۔تو اس کا وجود سِر کو برداشت کرنے کا اہل ہو جاتا۔پھر ایک طویل عرصے تک یہی طریقہ کار جاری رہا۔یہاں تک کہ حق وباطل،نور وظلمت کے مابین کسی قسم کا کوئی امتیاز نہ رہا۔بعض لوگوں نے تو مشیخیت کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو خلوت میں لے جا کر تعویذات وعملیات اور اسی نوعیت کی چلہ کشی کرنے کی تلقین شروع کر دی۔جس کے نتیجے میں انسان کو ظاہری طور پر کچھ کرتب دکھانے کی صلاحیت حاصل ہو جاتی تھی۔اور شیخ زروق ؒ کے زمانے میں یہی رواج اور چلن عام تھا۔اسی لئے تو اُنہوں نے لوگوں کو یہ مشورہ دیا۔کہا گر تم تربیت کے حصول کے لئے کسی شیخ کے پاس جاؤ گے۔اور اگر وہ شیخ دھوکہ باز،فریبی

اور بازی گر ہوا۔ تو تمھارا اپنا (روحانی اور مالی وجانی) نقصان ہوگا۔ اس سے بہتر یہ ہے۔ کہ تم کتاب وسنت کے راستے کو اختیار کرو۔ کیونکہ اس راستے میں دھوکہ بازی، فریب کاری اور بازی گری کا کسی بھی قسم کا کوئی اندیشہ یا شائبہ نہیں ہے۔ کیونکہ ان کے ذریعے ہدایت حاصل کرنے والا شخص گمراہی اور گناہوں سے پاک ومبراء رہتا ہے۔ اسی لئے شیخ زروق ؒ یا اِن جیسے دیگر مشائخِ عظام کا کلام حزم واحتیاط شمار ہوگا۔ (یادرہے۔ کہ!) اس کا یہ مطلب بالکل نہیں ہوگا۔ کہ! روحانی تربیت مکمل طور پر دنیا میں ناپید ہو چکی ہے۔ اور یہ ممکن ہو بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ نبی مکرم ﷺ کے روحانی فیوضات وبرکات قیامت تک اہلِ ایمان کے شامل حال رہیں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

اَب رہا آپ کا یہ سوال کہ! آپ کو واضح طور پر بتایا جائے۔ کہ! وہ کون سی سلطنت یا کون سے شہر میں قیام پذیر ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ! اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مختلف ممالک میں ایسے بہت سے افراد (مذکورہ خصائل کے حامل) موجود ہیں۔ مگر اہل سنت والجماعت سے (وہ ہستیاں) باہر نہیں ہیں۔ اگر آپ انہیں تلاش کریں۔ تو ضرور پالیں گے۔

بحالتِ بیداری رویتِ سید المرسلین ﷺ :

فقیہہ مذکور نے دوسرا سوال یہ کیا۔

اے میرے آقا ؒ! اگر ایک شخص اِس بات کا دعوٰی کرتا ہے۔ کہ اِس نے بحالتِ بیداری آنحضرت نبی کریم ﷺ کا دیدار کیا ہے۔ (جبکہ) بعض صوفیاء کا تو یہاں تک کہنا ہے۔ کہ! ایسے شخص کا دعوٰی گواہی کے بغیر قابل قبول نہیں ہوگا۔ جب تک کہ وہ یہ گواہی نہ دے۔ کہ! اُس نے **2999** مقامات طے کر لئے ہیں۔ جب وہ یہ دعوٰی کرے۔ تو اُس سے کہا جائے۔ کہ وہ اِن تمام مقامات کو بیان کرے۔ آپ ؒ سے گزارش ہے۔ کہ آپ ؒ اشاروں کناؤوں میں ہی اپنی سہولت کے مطابق اِن مقامات (میں سے چند مقامات کو ہی سہی) بیان فرمادیں۔ تفصیل کی ضرورت نہیں۔

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ نے جواباً فرمایا۔ کہ ہر شخص کے جسم میں **366** رگیں ہوتی ہیں۔ اور ہر رگ کی اپنی مخصوص خاصیت ہوتی ہے۔ صاحب کشف ولی اِن تمام رگوں کی انفرادی خصوصیات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ کسی رگ کا تعلق جھوٹ کے ساتھ ہوتا ہے۔ کوئی حسد سے متعلق ہوتی ہے۔ اسی طرح ریا، غداری، خود پسندی، غرور وتکبر وغیرہ الگ الگ رگوں میں روشن دکھائی دیتے ہیں۔ جس وقت کہ کوئی صاحب کشف کسی دوسرے انسان کو دیکھتا ہے۔ تو گویا اسے اس انسان کے جسم کے فانوس میں 366 قمقمے روشن ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کا رنگ دوسرے سے (قدرے) مختلف ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر رگ کی ایک مخصوص کیفیت کی مزید کئی تفصیلات ہیں۔ مثلاً اگر ایک رگ رگ شہوت کے ساتھ متعلق ہے۔ جبکہ شہوت کی تو کئی اقسام ہیں۔ کبھی اس کا تعلق شرم گاہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ کبھی یہ مرتبہ ومقام سے متعلق ہوتی ہے۔ اور کبھی دیگر خواہشات اور مال کے ساتھ اس کا تعلق ہوتا ہے۔ لیکن جھوٹ کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً ایک شخص خود جھوٹ بولتا ہے۔ یہ الگ قسم ہے۔ جبکہ ایک شخص دوسرے کو جھوٹا سمجھتا ہے۔ اور اس کی بات کے بارے میں شک وشبہ کا شکار رہتا ہے۔ تو یہ ایک الگ قسم ہے۔

جب تک کہ انسان اِن تمام مقامات کو طے نہ کرلے۔ اس وقت تک اسے فتح نصیب نہیں ہوتی۔ (اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ تو انسان کو یہ مقامات طے کئے بغیر بھی نواز سکتا ہے۔ کیونکہ وہ کلی قدرت کا مالک ہے) لہٰذا جب بھی اللہ تعالیٰ کسی شخص کو نوازنا چاہے۔ اور اسے فتح عطا فرمانا چاہے۔ تو اسے ان تمام عوارض سے بتدریج پاک صاف کرتا چلا جاتا ہے۔ مثلاً جب کذب (جھوٹ) کی بُری خصوصیت ہی (وجود وطبیعت میں) باقی نہیں رہے گی۔ تو انسان پہلے صدق پھر تصدیق کے مقام پر فائز ہوگا۔ (انشاء اللہ) جب انسان میں مال ودولت کی محبت ختم ہو جائے گی۔ تو انسان زُہد کے مقام پر فائز ہو جائے گا۔ جب انسان سے گناہوں کی لذت حاصل کرنے کی محبت ختم ہو جائے گی۔ تو وہی انسان اللہ تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت کا اسیر بن جائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) جب انسان سے دنیاوی جملہ خواہشات کا پھیلاؤ ختم ہو جائے گا۔ تو انسان دنیا سے بے رُغبت ہو جائے گا۔ وہ دنیا جو درحقیقت دھوکے کا گڑھ

ہے۔اور پھر اللہ تعالیٰ خوش ہوکر انسان کو فتح عطا فرما کر اپنا سر اس کی ذات میں رکھ دیتا ہے۔تو ایسا شخص مختلف جہانوں کے مشاہدات کے قابل ہوجاتا ہے۔اُس شخص کو یہ مشاہدہ بتدریج (اضافہ کے ساتھ) نصیب ہوتا چلا جاتا ہے۔

مُشاہدات کی تفصیلات و طرق:

جب انسان اِن گناہوں سے پاک صاف ہوکر تقویٰ کی طرف گامزن ہوجاتا ہے۔تو اُسے مختلف قسم کے مشاہدات نصیب ہوتے ہیں۔جن میں سے چند مشاہدات کی تفصیلات و طرق یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ فرماتے ہیں۔کہ! سب سے پہلے انسان کو عالم ناسوت کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔یہ بھی بتدریج ہوتا ہے۔مثلاً انسان کو پہلے تمام روئے زمین، پہاڑوں، دریاؤں، یہاں تک کہ ساتوں زمینوں کا مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔پھر اسے زمین و اسمان کے مابین موجود خلاء کا مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔پھر پہلا آسمان، پھر دوسرا آسمان ۔۔ مختصراً اسی طرح وہ ساتوں آسمانوں (اور ان کے اندر موجود عجائبات و غرائب) کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔پھر برزخ، ارواح، ملائکہ، محافظ فرشتوں اور اُمورِ آخرت کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔ پہلے پہل جب انسان عالم ناسوت کا مشاہدہ کے قابل ہوجاتا ہے۔تو پھر اسے عالم جبروت کی طرف متوجہ کردیا جاتا ہے۔اس کے بعد اسی انسان کے سامنے عالم ملکوت کے اسرار نمایاں ہونے لگتے ہیں۔جب انسان تمام عوالم کا مشاہدہ کرلیتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ اُسی انسان کو اپنے عظیم ترین افعال کا مشاہدہ کرواتا ہے۔

(یاد رہے۔کہ! اِن اَسرار و رموز کو کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔نہ ہی اِن مشاہدات کو اپنے تقویٰ، نیکیوں یا اپنی ذات پر محمول کرے۔یہ صِرف اور صِرف اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ انعامات و احسانات ہی ہیں۔کہ ایک انسان اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے)

اِن تمام تر مشاہدات میں سے ہر ایک مشاہدے میں انسان پر لازم ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوقِ ربوبیت کا مکمل خیال رکھے۔اور اپنے فرائضِ بندگی میں بھی ہر ایک فرض کو ادا کرے۔کیونکہ اِن مشاہدات کے دوران کچھ ایسی خوفناک اور خطرناک چیزوں سے سامنا ہوتا ہے۔جو انسان کے لئے تباہ کن ثابت ہوسکتی ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق اور فضل و کرم انسان کے شامل حال نہ ہو۔تو انسان کم از کم اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہوہی جائے گا۔(جیسا کہ کچھ صفحات آگے سرالٰہی کے سلسلے میں کچھ حکایات بیان کی جائیں گی) اپنی ذات کے اندر موجود رگوں اور اِن کے خواص کا مشاہدہ کرنے کی بہ نسبت اِن جہانوں کا مشاہدہ زیادہ مشکل ہوتا ہے۔کیونکہ خصوصیات کا مشاہدہ ایک باطنی اَمر ہے۔جبکہ جہانوں کی سَیر ایک ظاہری اَمر ہے۔جنہیں انسان اپنی ظاہری آنکھ سے مشاہدہ کرتا ہے۔اور یہ کیفیت فتح کے حصول کے بعد ہی نصیب ہوتی ہے۔لہذا جب بھی انسان کی نظر پاک صاف ہوجائے گی۔اور اس کا نورِ بصیرت بھی مکمل ہوجائے۔اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی شامل حال ہوجائے۔یہاں تک کہ کسی بھی قسم کی بدبختی کا شائبہ تک نہ رہے۔تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو اد دنیا کے سب سے عظیم ترین اور افضل و اشرف ترین انسان یعنی آنحضرت نبی مکرم ﷺ کی زیارت کا شرف عطا فرماتا ہے۔اور پھر انسان بحالتِ بیداری سَر کی آنکھ کے ساتھ حضرت رسالت مآب ﷺ کی زیارت عطا فرماتے ہیں۔(سبحان اللہ) یہ ایک ایسی کیفیت ہے۔کہ! جسے زبان بیان کرنے سے یکسر قاصر ہے۔بلکہ اس کے بارے میں تو سوچا بھی نہیں جاسکتا۔اس وقت انسان کو بے انتہا لذت و سرور (اور بہت ہی اعلیٰ قسم کا نور) میسر ہوتا ہے۔(جس بھی انسان کو یہ سعادتِ عظمٰی و کبرٰی نصیب ہوجائے) تو ایسا شخص یقیناً قابل صد تحسین و مبارک باد کا مستحق ہے۔

جب آپ انسان کی ذات میں موجود (رگوں کے) خواص اور جہانوں کی سیر کے دوران پیش آنے والے مشاہدات کو گننا شروع کریں گے۔تو اِن کی تعداد آپ (سوال کرنے والے اُس فقیہہ کو سیدی دباغؒ مخاطب کررہے ہیں) کے بیان کردہ اعداد **2999** سے بھی تجاوز کرجائے گی۔اور پھر نبی اکرم ﷺ کے ظاہری و باطنی فضائل و کمالات سے اہلِ علم (علمائے حق) ہی کچھ نہ کچھ حد تک وقوف و ادراک اور شناسائی حاصل کرسکتے ہیں۔(اس ضمن میں ایک حدیثِ نبوی ﷺ بھی موجود ہے۔جس کا

مفہوم یہ ہے۔کہ! آنحضور نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا۔کہ! آپؓ ہر وقت میرے ساتھ تو ہوتے ہیں۔لیکن آپؓ بھی مجھے نہیں پہچانتے۔یعنی کہ حضور ﷺ کی رسالت و نبوت، عظمت وشان، رفعت و بزرگی کے مرتبے و مقام کو بجز اللہ تعالیٰ کی ذات کے آج تک کوئی بھی انسان نہ جان سکا۔) سیرت کی کتابوں میں آنحضور ﷺ کے ظاہری و باطنی فضائل، خصائل اور کمالات کا ذکرِ خیر ملتا ہے۔لہذا جو بھی شخص حالتِ بیداری میں آنحضرت ﷺ کی رویئت کا دعوے دار ہو۔تو لازمی ہے۔کہ اِس شخص سے آنحضور نبی مکرم ﷺ کی ظاہری دلکشی و رعنائی کے بارے میں دریافت کیا جائے۔(کیونکہ یہ روزِ روشن کی طرح ایک طے شدہ اَمر ہے۔کہ!) بحالتِ بیداری کی سعادت کا حامل شخص اپنے دیئے گئے جاب کے انداز و کیفیت سے بالکل صاف طور پر جانا اور پہچانا جائے گا۔(کہ وہ اپنے اس دعوے میں کس قدر صادق ہے)

اِسی ضمن میں حضرت جناب **محمد یوسف بن اسماعیل النبہانی**ؒ اپنی کتاب ''**سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علیٰ سید الکونین** ﷺ'' میں فرماتے ہیں۔کہ! الیائے کرامؒ کے آنحضور نبی مکرم ﷺ سے فیض حاصل کرنے کی صورت یہ ہے۔کہ اِن کی ارواح رسولِ مکرم ﷺ سے بالمشافہ ملاقات کرتی ہیں۔یہ ملاقات جسمانی نہیں روحانی ہوتی ہے۔پس اِن کا اجتماع آنحضور ﷺ سے ویسا نہیں۔جیسا صحابہ کرامؓ کا تھا۔اسے سمجھو۔حضرت سیدی ابوالعباس المرسیؒ فرمایا کرتے تھے۔کہ فقیر کا مقام اُس وقت تک کامل ہی نہیں ہوتا۔جب تک کہ رسول اللہ ﷺ سے میل ملاپ اور ہر معاملہ میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی طرف سے اسی طرح سے رجوع نہ ہو۔جس طرح شاگرد کا استاد کی طرف ہوتا ہے۔فرمایا۔ہمیں یہ خبر پہنچی ہے۔کہ سیدی محمد عمریؒ نے جب مصر میں اپنا دارالعلوم اور مسجد قائم کی۔تو اس کی کسی واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی۔سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا۔تعمیر کرو۔ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔مَیں نہیں جانتا۔کہ یہ بالواسطہ اجازت حصولِ کمال سے پہلے کی تھی۔یا آنحضور ﷺ سے شرم وحیا کی بنا پر تھی۔بالواسطہ اجازت چاہی۔ویسے ان کے مرتبے و مقام کے لائق یہی صورت تھی۔بے شک وہ کمال میں مشہور تھے۔

اِسی طرح سے حضرت سیدی یاقوت عرشیؒ فرمایا کرتے تھے۔جو بھی شخص یہ دعویٰ کرے۔کہ مَیں نے بالمشافہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے علم واَدب حاصل کیا۔اِس سے تمام کیفیت پوچھو۔اگر کہے کہ مَیں نے ایسا نور دیکھا ہے۔جس نے مشرق و مغرب کو نورانیت سے بھر دیا تھا۔اور مَیں نے ایک کہنے والے کو اس نور میں سے یہ کہتے ہوئے سنا۔کہ! جو میرے ظاہر و باطن میں تھا۔کسی خاص جہت میں محدود نہ تھا۔غور سے میرے رسول نبی کریم ﷺ کا حکم سنو۔ایسے آدمی کی تصدیق کرو۔ورنہ مفتری چھوٹا ہے۔تو معلوم ہوا کہ! بلاواسطہ حضور ﷺ سے (علم وفیض اور اَدب) حاصل کرنے کا مقام بہت معزز و مکرم مقام ہے۔اسے ہر شخص نہیں پاسکتا۔

اِسی طرح سے مَیں نے سیدی علی المرصفیؒ کو فرماتے سنا۔فقیر اور رسولِ مکرم ﷺ سے بلاواسطہ فیض حاصل کرنے میں **2,74,299** (دولاکھ چوہتر ہزار دوسو ننانوے) مقامات ہیں۔اِن کی اصل **100000** (ایک لاکھ) مقامات اور اِن کے خاص **1000** (ایک ہزار) مقامات ہیں۔ پس جو شخص جب تک اِن تمام مقامات کو طے نہ کرلے۔اس کا مذکورہ طریقے سے فیض یاب ہونا درست نہیں۔

اِسی طرح سے سیدی ابراہیم متبولیؒ فرمایا کرتے تھے۔کہ دنیا میں پانچ اشخاص ایسے ہیں۔کہ جن کا رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی شیخ نہیں۔

شیخ عبدالرحیم القناویؒ۔ شیخ ابومدینؒ۔ الجعبدی (یعنی وہ خود سیدی ابراہیم متبولیؒ)۔
شیخ ابوالحسن الشاذلیؒ۔ شیخ ابوالسعود بن الشعارؒ۔

اِسی طرح سے حضرت امام عبدالواہاب الشعرانیؒ فرماتے تھے۔کہ! میرے بھائی جان لو۔کہ! اَب مصر میں ظاہری فقراء

میں سے مجھے اپنے سوا دوسرا کوئی فقیر ایسا معلوم نہیں ۔جس کا واسطہ رسول اللہ ﷺ تک مجھ سے زیادہ قریب ہو۔کہ میرے اور حضور نبی مکرم ﷺ کے درمیان صِرف دو اشخاص کا واسطہ ہے۔

اول حضرت سیدی علی الخواص ؒ ۔ اور دوئم سیدی ابراہیم متبولی الجعیدی ؒ ۔

اِسی طرح سے مشہور محدث ومفسر جناب حضرت امام جلالا دین السیوطی الشافعی ؒ کے بارے میں بھی تواتر کے ساتھ یہ روایت مشہور ہے۔کہ! اُنہیں 70 سے زائد مرتبہ آنخضور نبی مکرم ﷺ سے بحالتِ بیداری شرف ملاقات حاصل رہا ہے۔

(بہر حال اسی کتاب ’’سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین ﷺ میں اسی موضوع پر طویل بحث مذکور ہے۔)

حصولِ فتح کے بعد کی تفصیلات و کیفیت :

بندہ فقیر (**محمد عبدالرؤف**) اِس ضمن میں قارئینِ کتاب ہذا کی خدمت میں عرض گزار ہے۔کہ! جب انسان تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔اوراُسے توبہ نصوحہ حاصل ہوجاتی ہے۔تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کرم کی برسات شروع کر دیتا ہے۔اوراُسے فتوحات ملنا شروع ہوجاتی ہیں۔علمائے تصوف اوراولیائے عظام کی اپنی اپنی اصطلاحات کے مطابق فتح دراصل کئی معنوں ومفاہیم میں استعمال کی جاتی ہے۔لیکن زیادہ تر کا یہ خیال ہے۔کہ فتح کا مطلب یہ ہے۔کہ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے تقوٰی وبزرگی حاصل ہونے کے بعد مستجاب الدعوات ہوجاتا ہے۔اوراوراُس کے تمام اُمور اَز جانب الٰہی خود بخود ہوتے چلے جاتے ہیں۔اوراُس سے مافوق الفطرت اعمال وافعال اور اقوال کا اظہور ہونے لگتا ہے۔تو اِن تمام انعامات، احسانات اور اکراماتِ الٰہیہ کو فتح کے لفظ سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ فرماتے ہیں۔کہ! جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو فتح نصیب کرتا ہے۔تو بہت سے انوار اِس کے وجود میں داخل ہوجاتے ہیں۔یہاں تک کہ یہ تمام انوار اِس شخص کی رگوں،ہڈیوں اور گوشت پوست میں کے ریشوں میں سما جاتے ہیں۔اور اِن کے داخلے کے جو ٹھنڈک وفرحت اور تازگی کا مسحور کن احساس ہوتا ہے۔اس کی کیفیت بوقت نزع (جو کہ شہادت سے پہلے ہو) کی تکلیف کی مانند ہوتی ہے۔اِن انوار کی خصوصیت یہ ہے۔کہ! جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کسی بھی قسم کی مخلوق کا مشاہدہ کروانا چاہتا ہے۔تو یہ انوار اس مخلوق سے اَسرار کو اُس بندے کے سامنے نمایاں کر دیتے ہیں۔اس لئے کہ جب تک یہ زمین، بنی نوعِ انسان،حیوانات، جنات،حشرات اور جمادات وغیرہ تمام اشیاءِ انسانی وجود میں سرایت نہ کر جائیں۔اس وقت تک انسان مخلوقات کا مشاہدہ نہیں کرسکتا۔اور اِن کے اَسرار کی آمد کے وقت بھی انسان کو نزع کی سی تکلیف کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے۔کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا دیدار اور مشاہدہ اس وقت تک نصیب نہیں ہوسکتا۔جب تک کہ آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات کے ساتھ انسان کا وجود سیراب نہ ہوجائے۔

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ اِس ضمن میں فرماتے ہیں۔کہ مذکورہ بیان کی مثال ہم یوں بیان کر سکتے ہیں۔کہ! فتح سے پہلے انسانی ذات ایک تاریک اور ظلمت وغفلت کا وجود رکھتی ہے۔جبکہ نبی مکرم ﷺ کی عظیم المرتبت ذاتِ اقدس ایک (اشرف ترین بشر اور) نور کی مانند ہے۔جس کی کئی اقسام ہیں۔اور یہ اقسام ایک لاکھ انوار سے متجاوز ہیں۔جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے تاریک وجود کو (نبی کریم ﷺ کے) نور سے منور کرنا چاہتا ہے۔تو اس وقت نورِ محمدی ﷺ کی تجلی انسان کے وجود پر وارد ہوتی ہے۔چناچہ انسان کا وجود (کی 366 رگوں، گوشت پوست، ہڈیوں اور تمام جسم) کے اندر آپ ﷺ کی ذات بابرکات کے اَسرار سرایت کر جاتے ہیں۔ جیسے کہ!

آپ ﷺ کی نورانیت میں صبر کا پہلو اِس کے وجود میں صبر کی رگ میں داخل ہوجائے گا۔تو اِس (صبر) کی ضد یعنی بے صبری و عُجلت انسان کے وجود سے رُخصت ہوجائے گی۔(انشاء اللہ) جب آپ ﷺ کے نور کی رحمت کا پہلو انسان کے وجود میں موجود مخصوص رَگ میں داخل ہوگا۔تو اس کی ضد یعنی عدم رحمت انسانی وجود سے رُخصت ہوجائے گی۔(انشاء اللہ) اور اسی طرح سے

جب آپ ﷺ کے نورِ حلم کا پہلوانسان کے وجود میں داخل ہوگا۔ تو تو اس کے وجود سے اس کی ضد یعنی عدم حلم رخصت ہو جائے گا۔ (انشاءاللہ) مختصر یہ کہ! جیسے ہی آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کے انوار انسان کے وجود میں داخل ہوتے چلے جائیں گے۔ انسان کے وجود کی رہ رگ (گوشت پوست اور ہڈیوں) سے ظلمت و تاریکی (اور غفلت) رخصت ہو کر ختم ہوتی چلی جائے گی۔ (انشاءاللہ) اور جب تک کہ انسان کے وجود میں تاریکی کا ایک بھی ذرہ موجود ہوگا۔ اس وقت تک انسان مشاہدہ نبوی ﷺ کی عظیم ترین نعمت وسعادت کے لائق اور اہل نہیں ہوسکتا۔

(یہاں یہ بات ضرور ذہن نشین رہے۔ کہ!) کسی ولی اللہ کے جسم میں آپ ﷺ کی نورانیت کے اَسرار داخل ہونے کا یہ مطلب (اور غرض و غایت) نہیں ہے۔ کہ! جو عظمت و رفعت، معجزات و کمالات، نبوت و رسالت اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی آخرالزماں ﷺ کی ذات اقدس کے ذاتی انوار و اَسرار کو حاصل ہے۔ بلکہ ہر ولی اپنی صلاحیت کے مطابق اِن اَسرار سے فیض یاب اور سیراب ہوتا ہے۔ اور ولی کو حاصل ہونے والے اَسرار کی بدولت آپ ﷺ کے انوارِ بابرکات میں کسی بھی قسم کی ذری برابر بھی کمی نہیں آتی۔ کیونکہ یہ انوار اس نوعیت کے ہرگز نہیں ہیں۔ کہ! انہیں دوسروں کو عطا کرنے سے جگہ خالی ہو جائے گی۔ لہذا اس تمام گفتگو کے بعد ہم بآسانی اس نتیجے تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ کہ! کوئی بھی بندہ خدا اس وقت تک (بحالتِ بیداری) زیارت النبی ﷺ کے قابل نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ اس کے اپنے وجود میں موجود تمام ذاتی اوصاف ختم نہ ہو جائیں۔ اور اِن کی جگہ نبی اکرم ﷺ کے انوار و اَسرار نہ سما جائیں۔ (لہذا یاد رہے۔ کہ!) اس مقام و مرتبے تک پہنچنے کے لئے بے شمار مقامات و مراحل اور کٹھن منازل کو طے کرنا پڑتا ہے۔ بقول امام بوصیریؒ!

فان فضل رسول الله ليس له　　　　حد فيعرب عنه ناطق بفم

ترجمہ: آپ ﷺ کے فضائل و کمالات کی کوئی حد نہیں۔ تو کوئی کیسے اِنہیں (بھلا) بیان کرسکتا ہے۔

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ فرماتے ہیں۔ کہ! جن حضراتِ کرام نے مشاہدہ نبوی ﷺ (بحالتِ بیداری) کی غرض سے **2000** مقامات کی قید عائد کی ہے۔ تو انہوں نے لازمًا اپنے ذاتی تجربات اور کیفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہوگا۔ ورنہ اِن **2000** مقامات کے علاوہ دیگر کئی مدارج، مراحل اور منازل ہیں۔ نیز ہم نے جو کہا۔ کہ جب تک کہ انسانی وجود اموارات نبوی ﷺ سے سیراب و فیض یاب نہ ہو جائے۔ اس وقت تک اس کو مشاہدہ نصیب نہیں ہوسکتا۔ اس سے مراد کامل مشاہدہ ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص جزوی طور پر آپ ﷺ کے انوار سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اور پھر اسے آپ ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی ہے۔ تو یہ عین ممکن ہے۔ کہ! ہم اسے کامل مشاہدہ قرار نہیں دیں گے۔

☆ **مُراد**: مراد وہ ہے۔ کہ جس کی رضا کا شیخ یعنی پیرومرشد خود متلاشی ہو۔ اس کی ہر لغزش سے بلا مؤاخذہ اُسے مطلع کرے۔ اور اُس کی تھوڑی سی عبادت کو زیادہ سمجھ کر قبول کرے۔ اِس بات سادہ لفاظی میں یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔ کہ! مرید محبّ ہے۔ اور مراد محبوب۔ یعنی مرید طالب ہے۔ اور مراد مطلوب۔

قول حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ　　　　در سینہ عاشقاں ہمہ درد نہند

☆ **شَیخِ طریقت (پیرومرشد، ھادی و رھبر)**: شَیخِ طریقت ایسی ہستی کو کہا جاتا ہے۔ کہ! جس کو احکاماتِ شریعت پر مکمل کاربند رہنے، اخلاص، توکل، رضاالٰہی، عبادت و ریاضت کے باعث خلافت و اجازت حاصل ہو۔ اور اُس کو اپنے شَیخِ طریقت سے ربط وتسلسل ہوتا ہوا آنحضور ﷺ تک سلسلہ طریقت پہنچتا ہو۔

حضرت سلطان باہوؒ اپنی مشہور کتاب ''نورالھدیٰ'' میں فرماتے ہیں۔ کہ! فقر کا تمام راستہ ریاضت و مجاہدے سے حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ آنحضرت نبی مکرم ﷺ کی نگاہِ حق اور عنایت سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ مرشد کامل اپنی خاص توجہ سے طالب کو حضورِ اکرم ﷺ کی

بارگاہ میں پہنچا دیتا ہے۔اور ہر ہر منصب اور مرتبہ آنحضور ﷺ سے سفارش کر کے دِلوا دیتا ہے۔واضح ہو کہ توجہ کی دو اقسام یہ ہیں۔

☆ اول توجہ وہ ہے۔کہ مرشد اپنے مرید و طالب کو ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم سے اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شرف عطا کرا دیتا ہے۔یعنی جسّہ اربعہ عناصر صفات سے یک دم باہر آ کر غرق فنا فی اللہ ذات ہو جائے۔

☆ دوم وہ توجہ کہ طالب (اپنے مرشد کی) ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم سے مجلس خصوصی یعنی بزم نبوی ﷺ میں پہنچ کر جملہ انبیاءؑ ، اہل، بیتِ رسول ﷺ ،صحابہ کرامؓ ، اولیاء، اصفیاء، اور جملہ اصحابِ کبار و پنج تن پاک، آئمہ مجتہدینؒ ،حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کے دیدار پر انوار اور ملاقات متبرکات سے مشرف ہو کر ان سب پاک ہستیوں کے منظورِ نظر ہو کر ملازمِ درگاہ ہو جائے۔ اور اُن سے جملہ مہمات دینی و دنیاوی و اُخروی اور معرفت توحید و رسالت ،جمیعت و حقیقت کے ظاہری و باطنی خزائن کی کلیدات حاصل کر کے جملہ مخلوقات کو قید و مسخر اور تصرف میں بآسانی لا سکتا ہے۔ایسا عارف کامل ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم میں اپنا دَم ملا کر حضرت جبرائیلِ امینؑ کے ساتھ ملا لیتا ہے۔

شَیخ و پیر و مرشد اور مربی کے اوصافِ عالیہ :

حضرت خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلویؒ فرماتے ہیں۔کہ! پیر درحقیقت وہ ہے۔کہ جسے مرید کے باطن پر تصرف حاصل ہو۔اور وہ ہر لحظہ و ہر گھڑی مرید کے ظاہری و باطنی معاملات و مشکلات کو معلوم کر کے حل کر سکے۔اور اُس کے آئینہ باطن کو پاک و مصفّٰی کر سکے۔اگر یہ کام کر سکنے کی اُس کے اندر صلاحیت و قابلیت موجود نہیں۔تو وہ پیر طریقت کہلانے کا قطعًا حقدار نہیں۔

اِس ضمن میں حضرت سلطانُ الفقر سلطانُ العارفین سلطان باہوؒ فرماتے ہیں۔کہ پیر وہ ہے۔کہ جو مرید کو ارادت میں داخل کرتے ہی بزمِ نبوی ﷺ تک پہنچا سکے۔اور مرید کرتے ہی اُسے مقام خوف و رِجآء سے بآسانی گزار سکے۔ بعدازاں طالب حق کو علم معرفت الٰہی، رموز حقیقتِ اشیاء اور لوحِ محفوظ کی سیر کرا دے۔ بلکہ حضرت سلطان صاحب کا تو یہاں تک کہنا ہے۔کہ وہ پیر و مرشد نہیں۔جو اپنے مرید کو بسہا برس تک ریاضت و عبادات کی چکی میں پیستا رہے۔تب بھی وہ درجاتِ ولایت کو عبور نہ کر سکے۔مرشد کامل اپنے مرید یعنی طالبِ صادق کو نہ ذکر واذکار میں ڈالتا ہے۔اور نہ ہی لمبے چوڑے ورد و ظیفے بتا تا سکھا تا ہے۔اور نہ ہی مراقبات و محاسبات میں ڈال کر اُس کا قیمتی وقت ضائع کرتا ہے۔ بلکہ تصور اسمِ ذات ''اللہ'' کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچا کر رب العالمین کی نظر میں قبول و منظور کروا دیتا ہے۔اور اِسی تصور اسم ذات ''اللہ'' ہی کی توجہ سے اُس کے باطن کو معمور، منور اور مزین کرا دیتا ہے۔یادرہے۔کہ اسم اللہ ذات کی تاثیر سے طالب روشن ضمیر کو علم غیب الغیب اور ہدایتِ لاریب بطریق نعم البدل ازراہ فیض و فضل لا متناہی حاصل ہوتا رہتا ہے۔یہ مرحلہ تو ابتدائی فقر کی اصل ہے۔

☆ **کامل (پیرومرشد، ھادی و رھبر)** : ایسا شیخِ طریقت کہ جس کو اصطلاحِ صوفیہ میں کامل اُس شخص (اُستاد یا پیر و مرشد یا ھادی و رہبر) ہیں۔جو اپنی ذات تک تو کامل ہوتا ہے۔لیکن کسی دوسرے کو باطنی فیض نہیں پہنچا سکتا۔

☆ **اکمل (پیرومرشد، ھادی و رھبر)** : ایسا شیخِ طریقت کہ جس کو اصطلاحِ صوفیہ میں اکمل اُس شخص (اُستاد یا پیر و مرشد یا ھادی و رہبر) ہیں۔جو خود بھی صاحبِ کمال ہو۔اور اپنے علاوہ دوسروں کے لئے بھی متنفع ہو۔یہ درجہ اور ایسا شخص متذکرۂ الصدر یعنی کامل سے بدرجہا بہتر و بزرگ تر ہوتا ہے۔

☆ **اکمل (پیرومرشد، ھادی و رھبر)** : ایسا شیخِ طریقت کہ جس کو اصطلاحِ صوفیہ میں مکمل اُس شخص (اُستاد یا پیر و مرشد یا ھادی و رہبر) ہیں۔جو خود اِتنا صاحبِ کمال ہو۔کہ وہ مشیتِ ایزدی اور تقدیرِ الٰہی کے موافق دیگر لوگوں کو بھی پلک جھپکتے میں کامل بنا دے۔ بلکہ جو کشف و کرامات اور علم لدنی اپنے پاس رکھتا ہے۔وہ مرید کو بھی اُسی لمحے عطا کر دے۔ایسا شخص کامل و اکمل سے کئی سو گنا اکمل و معظم ہوتا ہے۔اِس کی دو مشہور امثال سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت باقی باللہؒ ہیں۔

☆ **قلندر** : قلندر درحقیقت سریانی زبان کا لفظ ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔عوامُ النّاس

کہتے ہیں۔ کہ قلندر بھی دیگر سلسلاسل طریقت کی طرح ایک روحانی سلسلہ ہے۔ جیسے قادری، چشتی ۔۔۔لیکن میرے (مؤلفِ کتاب) کے مطابق یہ سلسلہ نہیں۔ بلکہ ایک مشرب کا نام ہے۔ یہ ایک طریقہ کا نام ہے۔ بلکہ یہ کہنا بدر جہا بہتر ہوگا۔ کہ قلندر ایک روحانی کیفیت اور طبیعت کا نام ہے۔جس میں کہ صاحب ولایت (یعنی قلندر) تجرید وتفرید میں یکتا اور دنیا و مافیا سے نے نیاز و لاپرواہ ہوجاتا ہے۔ اور اُس کی کیفیت کشف اور ولایت کی وجہ سے تمام عالم کا حال اُس پر روزِ روشن کی طرح واضح ہوجاتا ہے۔ ایسا شخص ایک ہی وقت میں مجذوب بھی ہوتا ہے۔اور سالک بھی۔ بحالتِ صحو بھی رہتا ہے اور سکر میں بھی۔ اِن میں اکثریت خود کو سلسلہ ازدواج سے قطعاً منسلک نہیں کرتے۔ اور ایسے صاحب ولایت کو بسلسلہ اویسیہ **Directly** حضرت علی المرتضٰی ؓ سے فیوضات و برکات حاصل ہوتے ہیں۔یعنی کہ قلندری سلسلہ کی مکمل رہنمائی، پرورش، سیاق وسباق اور روحانی تربیت حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا کے ذمہ کرم پر ہوتی ہے۔ اکثر علمائے کرام اور اولیائے عظام کا اِس بات پر قوی اتفاق ہے۔ کہ! اِس وقت تک فقط اڑھائی قلندر ہوئے ہیں۔☆ حضرت بوعلی قلندر پانی پتیؒ۔☆ حضرت شہباز قلندر۔☆ آدھی قلندر یعنی حضرت رابعہ بصریؒ۔

لیکن میرے (مصنف کتابِ مستطاب **گلشن اَسرارِ محبوب**) خیال کے مطابق اِن اڑھائی قلندروں کے علاوہ دیگر کئی ایسے اولیاء اللہ بھی گزرے ہیں۔جن میں قلندری صفات و کیفیات اور فیض اَز حضرت علی المرتضٰی ؓ جیسے خصائل وفضائل پائے جاتے تھے۔ بہرحال! صاحب آئینہ تصوف نے قلندروں کی دواقسام کا ذکر کیا ہے۔ مہری و قہری۔

☆ **قلندرِ مہری:** قلندرِ مہری صفت کے حامل اولیاء اللہ آبادی میں رہتے ہیں۔اور لوگوں کے ہاتھوں سے یا لوگوں کا پکا ہوا کھانا، پینا و مشروب بخوشی کھاتے پیتے ہیں۔ایسے لوگ بعض اوقات کسی ایک جگہ کو اپنا ٹھکانہ بنالیتے ہیں۔قلندرِ مہری والی صفت کے حاملین اولیائے عظام میں کچھ اولیاء تو چلتے پھرتے اپنی زندگی گزار دیتے ہیں۔

☆ **قلندرِ قہری:** قلندرِ قہری صفت کے حامل اولیاء اللہ آبادی سے دور جنگلوں، بیابانوں، ویرانوں یا غیر آباد جگہوں میں بستے ہیں۔اور لوگوں کے ہاتھوں سے یا لوگوں کا پکا ہوا بالکل نہیں کھاتے پیتے۔لوگ ایسی صفت کے حامل کو مست ملنگ یا مست قلندر کہتے ہیں۔ایسے لوگ تنہا پسند، خلوت پسند اور متوکل علی اللہ ہوتے ہیں۔ صفتِ **صمدیت** اِن کی پہچان ہوتی ہے۔قلندرِ قہری والی صفت کے حاملین اولیائے عظام میں اکثر اولیاء تو چلتے پھرتے اپنی زندگی گزار دیتے ہیں۔

اِسی ضمن میں یہ فقیر پرتقصیر قارئینِ کتاب ہٰذا کی خدمت میں عرض پرداز ہے۔ کہ! یہ جو لوگوں میں مشہور ہے۔ کہ قلندری سلسلے کے لوگ صِرف حالتِ جذب میں رہتے ہیں۔ اِن کو اپنا ہوش بھی نہیں رہتا۔ اور اِن میں اکثریت چرس، بھنگ اور دیگر نشے وغیرہ کرتے ہیں۔ اُن پر نماز روزہ و دیگر تمام فرائض معاف ہوتے ہیں۔ یہ محض جھوٹ، افتراء، اور بہت ہی عظیم بہتان ہے۔ ولی چاہے کسی بھی حالت میں ہو۔ وہ بہرصورت شریعت کا لازمی پابند ہوتا ہے۔ یاد رہے۔ کہ! ہر ولی اللہ کو شریعت پر مکمل عمل پیرا ہونے کے بعد ہی ولایت نصیب ہوتی ہے۔ کشف و استدراج تو مسلم کے علاوہ غیر مسلموں کو بھی حاصل ہے۔

☆ **خضرِ وقت:** خضرِ وقت وہ ہے۔ کہ! اُن پر حضرت خضر نبیؑ کی طرح علمِ لدنی منکشف ہوتا ہے۔ اور وہ اسرار الٰہی سے بھی کافی حد تک وقوف و ادراک رکھتا ہے۔ ایسا شخص جس پر ایک نظر ڈالے۔ اُس کو کامل کردے۔ مگر ایسے لوگ بہت قلیل ہوتے ہیں۔ خضرِ وقت جیسے لوگ بھی ہو گزرے ہیں۔ جیسے حضرت باقی باللہؒ، سیدی عبدالعزیز دباغؒ اور حضرت سلطان باہوؒ وغیرہ۔

☆ **صُوفی:** صوفی اولیاء اللہ میں سے ایسی پاک نفس ہستی کو کہا جاتا ہے۔ کہ! کہ! جس کا ظاہر و باطن ہمیشہ پاک و مصفی رہتا ہو۔ اور بوقتِ عبادت اُس کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لئے متفرق ہو کر ذکر واذکار پر کاربند رہتے ہوں۔ اگر کسی ایسی حالت میں سلطان الاذکار حاصل ہوجائے۔ تو صوفی بہت سرعت کے ساتھ منازل سلوک و معرفت طے کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور بہت جلد مقامِ فنا فی اللہ سے گزر کر بقا باللہ کی طرف پہنچ کر واصل باللہ ہوجاتے ہیں۔ ایسے

حضرات قلیل ہوا کرتے ہیں ۔ جیسے کہ! حضرت امام مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ؒ اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی ؒ وغیرہ ۔۔۔

مشائخ صوفیہ درحقیقت رسولِ اکرم ﷺ کی کمال متابعت کی وجہ سے مرتبہ وصول (وصال در حب اللہ) تک پہنچ کر اِس کے بعد مخلوق کی ہدایت پر مامور ہوئے ہیں ۔ اِن کو **کاملانِ مکمل** بھی کہا جاتا ہے ۔ کیونکہ یہ لوگ خلقِ خدا کی ہدایت اور تکمیل پر مامور ہوتے ہیں ۔ اور اپنی ذمہ داری کو بخوبی نبھاتے ہیں ۔

☆ **صُوفی ابن الوقت :** صوفی ابن الوقت وہ ہے ۔ کہ! ظاہر و باطن تو پاک و مصفیٰ رکھتا ہو ۔ لیکن ایسا شخص اپنی طبیعت و کیفیت میں نہ اپنی مرضی سے بے ہوشی طاری کرسکتا ہے ۔ اور نہ ہی اپنی مرضی سے ہوش میں آسکتا ہے ۔ مگر جب تک کہ اللہ نہ چاہے ۔ (بے ہوشی یعنی کیفیت فنا فی اللہ) ایسا شخص اُس کی طرح ہے ۔ کہ جس کو بخار یا لرزہ طاری ہو جائے ۔ تو وہ اپنے امراض کو اُتارنے پر قادر نہ ہوسکے ۔

☆ **صُوفی ابوالوقت :** صوفی ابوالوقت وہ ہے ۔ کہ! ظاہر و باطن پاک و مصفیٰ رکھتا ہو ۔ ایسا شخص اپنی طبیعت و کیفیت میں جب چاہیے ہوشی طاری کر لے ۔ اور جب چاہے ۔ ہوش میں آجائے ۔ (بے ہوشی یعنی کیفیت فنا فی اللہ) ایسا شخص صوفی ابن الوقت سے بدرجہا اولیٰ و بہتر ہوتا ہے ۔ یہ درجہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی ؒ کو حاصل تھا ۔

☆ **مجذوب :** صوفیاء و اولیاء اللہ میں مجاذیب ایسی صفت و کیفیت کے حامل شخص کو کہا جاتا ہے ۔ جو ہر وقت مستی کے عالم میں رہتا ہو ۔ اور اُس کا پتا نہ چلے ۔ کہ کب وہ حالت سکر میں آئے ۔ اور کب حالت صحو میں ہو ۔ یعنی کہ اُس کی کیفیات اُس کے اپنے دائرہ اختیار میں نہ ہوں ۔ (اُس ضمن میں فقیرِ حقیر پرتقصیر قارئین کی خدمت میں عرض گزار ہے ۔ کہ مجذوب بھی قلندر کی طرح ایک کیفیت و طبیعت کا نام ہے ۔ یہ کوئی سلسلہ طریقت نہیں ہے)

مجاذیب کی مزید دو اقسام ہیں ۔ مجذوبِ ازلی ۔ مجذوبِ کسبی ۔

☆ **مجذوبِ ازلی (مجذوبِ وہبی) :** اولیاء اللہ میں مجذوبِ ازلی یا مجذوبِ وہبی ایسے شخص کو کہتے ہیں ۔ کہ! وہ بروزِ میثاق (جب **الستُ بربکم** کی صدا لگی تھا ۔) تو مجذوبِ ازلی کی ارواح نے '' **بلٰی** '' کہہ کر رب العزت کے مشاہدہ جمالِ لایزال سے مست ہوگئے ۔ اور تمام خواہشات و شہواتِ دنیاوی و لذاتِ اُخروی کو اپنے دل و دماغ سے نکال باہر کیا ۔ اور جب وہی عالمِ ارواح سے عالم اجساد یعنی دنیا میں تشریف لائے ۔ تو اُسی طور بے خبر ہی رہے ۔ اور یہی لوگ عالم برزخ میں بھی مست و الست ہوتے ہوئے جنت میں داخل ہو جائیں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

یاد رہے ۔ کہ مجذوبِ ازلی مقامات و منازل سیر و سلوک اور معرفت و حقیقت کا وقوف و ادراک سے نابلد ہوتے ہیں ۔ ہاں البتہ! جس قدر روزِ اول سے ایسے لوگوں کو معلوماتِ ولایت حاصل تھیں ۔ یہ لوگ اُسی منزل پر ہی مستقر ٹھہرے رہے ۔ اور اکثر مجاذیب کو نہ تو مکاشفہ کونی ہوتا ہے ۔ اور نہ ہی مکاشفہ ذاتی ۔

☆ **مجذوبِ کسبی (مجذوبِ بے اِختیاری) :** اولیاء اللہ میں مجذوبِ کسبی یا مجذوبِ بے اختیاری ایسے اولیاء کو کہا جاتا ہے ۔ کہ یہ لوگ عالم ارواح سے عالم اجسام میں دنیا کے اندر بحالتِ ہوشیاری تشریف لائے ۔ اور مدت تک سمجھ بوجھ میں ہی رہا ۔ مگر اتفاقاً کسی کامل پیر و مرشد کا مرید ہوا ۔ اور مرشد نے اپنے خاندان کے موافق صدری تعلم و تلقین فرمائی ۔ مگر جب سلطان الاذکار کی نوبت پہنچی ۔ اور ہر جانب سے غلبہ انوار حاصل ہونے لگا ۔ تو بے اِختیار ہو کر ہوش و خرد کے جامہ سے باہر نکل آیا ۔ ایسے اشخاص اگر سلطان الاذکار کے متحمل ہوتے ۔ تو سالکین میں سے ہوتے ۔ اور بہت بلند درجات پاتے ۔

کتاب **مخزن الاسرار الالٰہیہ** میں لکھا ہے ۔ کہ! ایک طائفہ اولیاء اللہ کا مجاذیب و قلندروں کا ہے ۔ جو کہ جناب سرورِ عالمین سید المرسلین ﷺ کے سامنے اُن کے حواسِ ظاہری کے ساتھ مگر ہاتھ پاؤں باندھ کر ایک پیالہ کہ جس کے اندر سرخ رنگ کا شربت خوشبودار اور لذیذ ہوتا ہے ۔ پلایا جاتا ہے ۔ اور وہ لوگ محض نور کی جانب متوجہ و مائل کیئے جاتے ہیں ۔

☆ **سالک** : اولیاءاللہ میں طریقت کی راہ کے چلنے والے کو سالک کہا جاتا ہے۔اور سلوک یہ ہے۔کہ! جو کچھ مقسوم و مقدور میں ہے۔وہ بزرگوں کی تعلیم و تلقین اور تربیت سے آہستہ آہستہ حاصلؒ ہوتا جاتا ہے۔اور جیسے جیسے راہبر و راہنما چلتے چلتے منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ایسے ہی سالک بھی اپنے راہبر و رہنما یا پیر و مرشد و شیخ طریقت کی ہدایات پر مَن وعَن عمل پیرا ہو کر سلوک و معرفت کی کٹھن راہوں کو طے کرتے ہوئے واصل مقصود ہو ہی جاتا ہے۔منزل کسی کو جلدی یا بدیر مل جانا کچھ مقدر اور زیادہ تر محنت پر منحصر ہے۔بشرطِ کہ! اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو۔

کتاب **مخزن الاسرار الالٰہیہ** میں لکھا ہے۔کہ! جس وقت عارف کو آنحضور سرورِ کائنات ﷺ کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔تو اُس وقت مجذوب بنانا ہو تو سرخ پیالہ اور اگر سالک بنانا ہو تو سفید رنگت کا جام (بحکمِ نبوی ﷺ) پلایا جاتا ہے۔کسی کو ایک پیالہ اور کسی کو ایک سے زائد پیالے (حسبِ ظرفِ برداشت) نوش کرائے جاتے ہیں۔

اِس ضمن میں صاحبِ مرآۃ الاسرار مشہورِ زمانہ کتب نفحات الانس اور عوارف المعارف کے حوالوں سے فرماتے ہیں۔کہ! اولیاءاللہ العُظامؒ کے طبقات کے مراتب اِن کے درجات کے مطابق تین ہیں۔

☆ **واصلین و کاملین۔** ☆ **سالکانِ طریقِ کمال۔** ☆ **اھلِ نقصان۔**

واصلین و کاملین :

پہلا طبقہ یعنی واصلین و کاملین و مقربین اور سابقین، سالکینِ ابرار، اصحابِ یمین، مقیمانِ اسرار، اصحابِ شمال، اور اھلِ وصول، بعد از انبیاءؑ ہیں۔اِس طبقہ اول کی بھی دو اقسام ہیں۔پہلی مشائخِ صوفیہ کی ہے۔جو رسولِ اکرم ﷺ کی کمال متابعت کی وجہ سے مرتبہ وصول (وصال در حب اللہ) تک پہنچ کر اِس کے بعد مخلوق کی ہدایت پر مامور ہوئے ہیں۔اِن کو کاملانِ مکمل بھی کہا جاتا ہے۔کیونکہ یہ لوگ خلقِ خدا کی ہدایت اور تکمیل پر مامور ہوتے ہیں۔جبکہ قسم ثانی اُن حضرات پر مشتمل ہے۔جو وصول کے بعد خلقِ خدا کی طرف رجوع و توجہ نہیں کرتے۔کیونکہ اِنہیں یہ خدمت (Duty) تفویض نہیں ہوئی ہے۔

سالکین :

دوسرا طبقہ سالکین کا ہے۔سالکین کی بھی دو اقسام ہیں۔1۔طالبانِ حق۔ 2۔طالبان آخرت و بہشت۔

طالبانِ حق کی مزید دو اقسام ہیں۔ 1۔متصوفہ۔ 2۔ملامتیہ۔

متصوفہ وہ حضرات ہیں۔جو اپنے نفس کی بعض صفات سے خلاصی حاصل کر لیتے ہیں۔اور اوصافِ حسنہ میں سے بعض اوصاف اور احوال سے متصف ہو جاتے ہیں۔لیکن ملامتیہ وہ لوگ ہیں۔جو اخلاص کی سختی سے نگہداشت کرتے ہیں۔اور اپنے تمام اوقات میں اخلاص کی تحقیق کی طرف مکمل طور پر متوجہ رہتے ہیں۔جس طرح کہ ایک گناہ گار اپنے گناہ کے ظہور سے پُر خوف رہتا ہے۔اِسی طرح سے یہ لوگ اپنی طاعت کے ظہور سے ڈرتے رہتے ہیں۔کیونکہ اِس سے رعایا کا گمان پیدا ہوتا ہے۔ملامتیہ فرقہ کے بعض لوگ مشربِ قلندریہ کو بھی اپنے اندر شمار کرتے ہیں۔

طالبانِ آخرت کے چار گروہ :

طالبانِ آخرت کے چار گروہ ہیں۔

زہاد (جمع زاہد)، عُباد (جمع عابد)، خُدام (جمع خادم)، فقراء (جمع فقیر)

زہاد وہ ہیں۔جو نورِ ایمان و یقین سے آخرت کے جمال کا مشاہدہ کرتے ہیں۔اور دنیا کی بُرائی اِن کی نظروں میں ہوتی ہے۔یاد رہے کہ زہاد اور صوفیہ میں یہ فرق ہے۔کہ! زاہد اپنے حظِّ نفس کی وجہ سے حق سے محجوب رہتا ہے۔کیونکہ بہشت حظِّ نفس کا مقام ہے۔اور صوفی مشاہدہ جمال ازلی میں ہر دو عالم سے محجوب رہتا ہے۔

عُبّاد وہ گروہ ہے۔ جو ہمیشہ مختلف عبادات، نوافل اوراد و وظائف وغیرھم میں مشغول رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ آخرت کے ثواب کی اُمید میں رہتے ہیں۔ اگرچہ یہ وصف صوفی میں بھی ہوتا ہے۔ لیکن صوفی حق کی خاطر پرستش کرتے ہیں۔ نہ کہ ثواب اُخروی کی خاطر۔ بنا کسی لالچ وطمع دینی و دنیاوی۔۔۔

خدام وہ گروہ ہے۔ جو فقراء اور طالبانِ حق کی خدمت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اپنے اوقات کو فرائض کی ادائیگی کے بعد معاش اور امدادِ خلق میں صَرف کرتے ہیں۔ وہ اِس بات کو نوافل پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور جائز طریق سے طلبِ معاش کرتے ہیں۔ اِن میں سے بعض کسب کے ذریعے، بعض بھیک مانگ کر، بعض لینے دینے اور بعض فتوحِ غیب کے ذریعے سے۔ لیکن اِن کی نظر ہمیشہ حق پر ہی رہتی ہے۔ اور اِس حالت میں خادم اور شیخ دونوں کی حالت ایک دوسرے کے مشابہ ہوتی ہے۔ لیکن خادم اور شیخ میں بنیادی فرق یہ ہوتا ہے۔ کہ! خادم کی خدمت اُمیدِ ثواب پر منحصر ہوتی ہے۔ لیکن اِس میں مقیّد نہیں ہوا جا سکتا۔ جبکہ شیخ مرادِ حق سے قائم ہوتا ہے۔ نہ کہ مرادِ نفس سے۔ یعنی صِرف حق کا طالب ہوتا ہے۔

فقراء وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے آپ کو دنیا کی کسی چیز کا مالک ومختار نہیں سمجھتے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں اپنا سب کچھ ترک کر دیتے ہیں۔ اِن حضرات کا ترک تین وجوہات کی بناء پر ہوا کرتا ہے۔ پہلی وجہ تخفیفِ حساب اور خوفِ عُتاب ہے۔ کیونکہ حلال کا تو حساب ہوتا ہے۔ جبکہ حرام کا عذاب۔ دوسری وجہ توقع فضلِ ثواب اور جنت میں داخل ہونے میں سبقت کا حصول ہے۔ کیونکہ فقراء لوگ اغنیاء سے پانچ سو برس قبل بہشت میں داخل ہوں گے۔ اور تیسری وجہ جمعیتِ خاطر اور سکونِ قلب ہے۔ تاکہ یکسوئی اور حضورِ قلب کے ساتھ عبادت میں مشغول رہ سکیں۔

اِس ضمن میں حضرت سلطان العارفین سلطان باھوؒ فرماتے ہیں۔ کہ! ولایت میں سب سے بلند اور اعلیٰ مرتبہ ''**فقر**'' کا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اَب تک پانچ سلاطینِ فقر کو پیدا فرما چکا ہے۔ جبکہ باقی دو نے ابھی آنا ہے۔ مَیں اس وقت پانچویں نمبر پر ہوں۔

اِس بات کی مزید توضیح ہم حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ کی کتابِ مستطاب ''**مُخزن الاسرار**'' سے بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ تاکہ ہم بھی ثوابِ دارین میں شامل ہو سکیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

رسالہ روحی شریف (مصنفہ حضرت سلطان باھوؒ) میں ایک مسئلہ جس کی تشریح وتوضیح نہایت ضروری ہے۔ بلکہ یہ مسئلہ علمائے ظاہر (مادہ پرست) کے اعتراضات کی آماجگاہ بنا رہتا ہے۔ وہ مسئلہ یہ ہے۔ کہ! کہ رسالہ روحی شریف میں دنیا کے تمام اولیاء اللہؒ میں سے صِرف سات **07** معزز وممتاز اولیاء اللہؒ کو سلاطینِ فقراء اور حضرت سید الکونین ﷺ کے جلیل القدر احباب کے لقب سے موسوم کیا ہے۔ جن میں سے پانچ محترم المقام ہستیاں دنیا میں تشریف لا چکی ہیں۔ جن کی ترتیب یہ ہے۔

☆ **اول روحِ پاک حضرۃ جنابہ خاتونِ جنت فاطمۃُ الزھراء طیبہ وطاہرہؓ۔**

کیونکہ! آنحضور نبی آخر الزماں ﷺ نے اپنی پاک باز محترم بیٹی کے بارے میں خود فرمایا ہے۔ کہ!

فاطمة بضعة مني۔ من اذاها فقد اذاني۔ ومن ابغضها فقد ابغضني۔

ترجمہ: فاطمہؓ میری جان کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اِسے ایذا پہنچائی۔ (بلاشبہ) اُس نے مجھے ایذا پہنچائی۔ اور جس نے اِن سے بُغض رکھا، گویا! اُس نے مجھ سے بغض رکھا۔

☆ **دوئم روحِ محترم جناب حضرت خواجہ حسن بصریؓ (خلیفۂ حضرت علی المرتضیٰؓ)۔**

☆ **سوئم روحِ مبارک جناب حضرت سید شیخ عبد القادر جیلانی ثم بغدادیؒ۔**

☆ **چہارم روحِ مکرم جناب سید عبد الرزاق بن سید عبد القادر جیلانیؒ۔**

☆ **پنجم روحِ معظم جناب سلطان العارفین حضرت سلطان باھوؒ۔**

حضرت سلطان باہوؒ اپنے اِسی رسالے ''رسالہ روحی شریف:: میں مزید فرماتے ہیں۔ میرے بعد مزید دو فقراء نے اِس دنیا میں تشریف لانا ہے۔ جب تک وہ دونوں اِس دنیا میں تشریف نہیں لائیں گے۔ قیامت قائم نہیں ہوگی۔اور اِن سات اولیاءاللہ کے قدم تمام اولیاءاللہ (غوث،قطب وغیرہا) کے سَر پر ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فقر کے سلسلے میں چند احادیثِ نبویہ ﷺ بھی پیشِ خدمت ہیں۔جیسے کہ!

☆ **الفقر فخری وبه وافتخر علٰی سائرالانبیاء یوم القیامۃ۔** **ترجمه :** فقر کے کمال پر مجھے فخر ہے۔ اور اِسی بے مثل کمال (فخر) کے باعث،مَیں بروزِ قیامت تمام انبیائے کرامؑ کے درمیان سَر بلند ہوں گا۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

☆ **الفقر فخری وبه والفقر منی۔** **ترجمه :** فقر میرا فخر ہے۔اور فقر ہی میرا اصل ترکہ و وِرثہ ہے۔

☆ **الفقرعز لا هله۔** **ترجمه :** فقر (درحقیقت) اہلِ فقر کے لئے موجب عزت ہے۔

حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے کسی نے فقر کی تعریف پوچھی۔تو آپؒ نے فرمایا۔

☆ **لیس الفقیرمن لیس له درهم ولا دینار بل الفقیر من قال لشیء کُن فَیَکُون۔**

ترجمه : دنیائے باطن میں فقیر (درحقیقت) وہ نہیں۔کہ جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں۔ بلکہ (اصل) فقیر (تو) وہ ہے۔جو کسی شیئ کے لئے کہہ دے۔ہو جا۔پس (بلا شبہ) وہ ہو جائے۔(یعنی اُس کے پاس'' **کُن** '' کی کنجی ہر وقت موجود ہو)

مختلف کتب میں فقر کی ایک اور تعریف یہ بھی آئی ہے۔

☆ **الفقرإذا اتم فهوالله۔** **ترجمہ :** یعنی کہ جب فقر کا مرتبہ تمام ہو جاتا ہے۔تو بس اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے۔

فقراء، ملامتیہ اور متصوفہ میں بنیادی طور پر یہ فرق ہے۔کہ فقراء طالبِ بہشت اور خواہانِ حظِ نفس ہیں۔جبکہ ملامتیہ اور صوفیہ طالبِ حق اور اِس کے قرب کے خواہاں ہیں۔اِس مرتبے سے اوپر فقر میں ایک مقام ہے۔جو کہ ملامتیہ اور متوصفہ کے مقامات سے بلند تر ہے۔وہ صوفیہ کا وصفِ خاص ہے۔کیونکہ اگر چہ صوفی کا مرتبہ فقر کے مرتبہ سے بلند ہے۔اور مقامِ فقر کا خلاصہ صوفی کے مقام میں مندرج ہے۔اِس کی وجہ یہ ہے۔کہ صوفی کو مقامِ فقراء پر تمام شرائط ولوازم کے ساتھ عبور حاصل ہوتا ہے۔

کھلتے نہیں اِس قلزمِ خاموشی کے اَسرار **جب تُو اِسے ضَربِ کلیمی سے نہ چیرے**

بہر حال فقر ایک لازوال نعمت مترقبہ ہے۔جو خوش نصیب لوگوں کو ہی میسر ہو سکتی ہے۔یعنی کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم ہو۔جیسا کہ رب العالمین فرماتا ہے۔کہ! **ذالك فضل الله یؤ تیه من یشآء۔ والله ذوالفضل العظیم۔**

ترجمہ : یعنی کہ! یہ اللہ تعالیٰ کا (خصوصی) فضل ہے۔جِسے چاہے۔عطا کرے۔اور اللہ تعالیٰ فضلِ عظیم کا مالک ہے۔

اسی ضمن میں کتاب کشف المحجوب میں ایک حکایت درج ہے۔کہ! کہتے ہیں۔کہ! ایک درویش کی کسی بادشاہ سے ملاقات ہوئی۔بادشاہ نے کہا۔کچھ مانگئے۔درویش نے فرمایا۔مَیں اپنے غلاموں سے کوئی حاجت روائی نہیں چاہتا۔بادشاہ نے متعجب ہو کر پوچھا۔یہ کس طرح؟ درویش نے فرمایا۔میرے دو غلام ہیں۔اور وہ دونوں تیرے مالک و مصاحب ہیں۔ایک حرصِ دنیا اور دوسرا طول امل یعنی اُمید غیر متناہی۔

چار اوتادوں کی حقیقت:

صاحب مرآۃ الاسرار اِن چار اوتادوں کے ضمن میں رقم طراز ہیں۔کہ!

اے محبوب! یہ چار اوتاد دنیا کے چاروں حصص (مشرق۔مغرب۔شمال اور جنوب) میں رہتے ہیں۔اِن میں سے عبدالودود نامی اوتاد مغرب میں رہتا ہے۔اور اِن میں سے عبدالرحمٰن نامی اوتاد مشرق میں رہتا ہے۔اور اِن میں سے عبدالرحیم نامی اوتاد جنوب میں رہتا ہے۔اور اِن میں سے عبدالقدوس نامی اوتاد شمال میں رہتا ہے۔جب اِن میں سے کوئی وفات پا جاتا ہے۔تو نائبین میں

سے کسی ایک کو (کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم اور رسالت مآب ﷺ کی خصوصی نظر مبارک ہو) اُس فوت شُدہ کی جگہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ دنیا کے چاروں حصص اِنہی چار اوتادوں سے پُر ہیں۔ چنانچہ ! یہ زمین کو ساکن رکھنے کے لئے پہاڑ کا کام دیتے ہیں۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ کہ ! **والجبال اوتادا**۔ (سورہ نباء۔ آیت نمبر 7) یعنی پہاڑ مثل اوتاد کے ہیں۔

☆ **نُقباء** : تمام نُقباء کی تعداد تین سو ہے۔ اور تمام نقباء کے اسماء ''**علی**'' ہیں۔ اِن کا مسکن ارضِ مغرب ہے۔ یعنی ارضِ سویدا۔ جہاں دن کی لمبائی صبح سے چاشت کے وقت تک کے برابر ہوتی ہے۔ باقی سب رات ہوتی ہے۔ لیکن وہ نماز طی الارض (طی الارض کا مطلب ہے۔ زمین کا سمٹ جانا۔ یہ ایک ایسی کرامت ہے کہ ! اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور کرامت سے چشمِ زدن میں محض ایک لمحہ کے اندر ہزاروں، لاکھوں میل کا فاصلہ طے کیا جاسکتا ہے) کے ذریعے سورج کی تاثیر دیکھ کر مقررہ وقت پر ہی ادا کرتے ہیں۔ اور پانچوں اوقات کی نماز اور تہجد باقائدگی سے ادا کرتے ہیں۔

☆ **نُجباء** : تمام نُجباء کی تعداد ستر ہے۔ اور تمام نقباء کے اسماء ''**حسن**'' ہیں۔ اِن کی سکونت بلادِ مصر میں ہوتی ہے۔

☆ **اخیـــار** : تمام اخیار کی تعداد سات ہے۔ اور تمام نقباء کے اسماء ''**حسیــن**'' ہیں۔ اخیار ہمیشہ سیاحت میں رہتے ہیں۔ کیونکہ اِن کو کہیں بھی سکون و قرار نہیں آتا۔

☆ **عُمداء** : تمام عُمداء کی تعداد چار ہے۔ اور تمام عُمداء کے اسماء ''**محمّد**'' ہیں۔ یہ دنیا کے مختلف گوشوں میں رہتے ہیں۔

☆ **غوث** : تمام دنیا میں ایک وقت میں ایک ہی غوث ہوا کرتا ہے۔ جس کا نام **عبداللہ** ہوتا ہے۔ غوث کا ویسے تو مسکن مکہ معظّمہ ہی ہے۔ لیکن یہ مسکن ہمیشہ صحیح نہیں آتا۔ کیونکہ اکثر بزرگانِ دین، جو کہ غوث ہو گزرے ہیں۔ وہ مکہ معظّمہ میں سکونت نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ زیادہ تر بغداد میں رہتے تھے۔ حضرت غوث شیخ ابوالعباس قصابؒ امّل میں رہتے تھے۔ حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ جو کہ غوثِ وقت تھے۔ وہ بھی مکہ میں نہیں رہتے تھے۔

اولیائے اکملین کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت و کرامت ودیعت کی ہے۔ کہ وہ بیک وقت کئی جگہوں پر موجود ہو سکتے ہیں۔ اور طرفۃ العین (پلک جھپکنے میں) طی الارض کے ذریعے مختلف مقامات پر اپنے آپ کو ظاہر کر سکتے ہیں۔

جب غوث کا وصال ہوتا ہے۔ تو عمداء میں سے کسی ایک (کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم اور رسالت مآب ﷺ کی خصوصی نظر مبارک ہو) کو مقرر کر دیا جاتا ہے۔ اور جب کوئی عُمداء میں سے رحلت کر جاتا ہے۔ تو اخیار میں سے کسی ایک کو (کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم اور رسالت مآب ﷺ کی خصوصی نظر مبارک ہو) کو مقرر کر دیا جاتا ہے۔ **علیٰ ہذا القیاس**۔۔۔ اور جب نُقباء میں سے کوئی نقیب فوت ہوتا ہے۔ تو عوام الناس میں سے کسی عام شخص کو (کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم اور رسالت مآب ﷺ کی خصوصی نظر مبارک ہو) کو مقرر کر دیا دیا جاتا ہے۔

بعض مشائخ ایک ہی شخص کو غوث اور قطب لکھتے اور سمجھتے ہیں۔ نفحاتُ الانس میں حضرت شیخ مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ رقم طراز ہیں۔ کہ ! ایک ہی شخص کے دو اسماء ہیں۔ قطب و غوث۔ لیکن یاد رہے کہ اِسی طائفہ کے سردار حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ اپنی اکثر تصانیف میں فرماتے ہیں۔ کہ ! غوث الگ ہے۔ اور قطب الاقطاب جُدا۔ چنانچہ حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ لطائفِ اشرفی میں فرماتے ہیں۔ کہ ! اگر غوث اور قطب کا وجود دنیا میں نہ ہو تو سارا جہاں زیروزبر ہو جاوے۔ (واللہ اعلم بالصواب)۔ لیکن جب غوث یا قطب ترقی کرتے ہیں۔ تو افراد بن جاتے ہیں۔ یعنی یہ لوگ مرتبہ فردانیت پر فائز ہو جاتے ہیں۔

یاد رہے۔ کہ ! مفردین (صاحب افراد) وہ ہیں۔ جو درحقیقت **حضرت علی المرتضیٰ**ؓ کے قلب پر ہوتے ہیں۔ اور حضرت علیؓ دراصل آنحضرت ﷺ کے قلب پر ہیں۔ جیسا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ ! علیؓ ابن ابی طالب کے سوا مجھے کسی نے حقیقتِ نبوت میں، کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے خلق (پیدا) کیا، نہیں دیکھا۔

جب افراد ترقی کرتا ہے۔ تو قطبِ وحدت ہو کر مرتبہ محبوبیت (یعنی مقامِ معشوقی) پر پہنچ جاتا ہے۔ دو افراد اِس مقامِ معشوقی پر پہنچے ہیں۔ ایک پیرانِ پیر سید شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ اور دوسرے حضرت شیخ نظام الدین اولیاء بدایونی ؒ۔ یہی دونوں حضرات ولایت کے آخری مقام تک پہنچ پائے ہیں۔ کیونکہ اِن کے ساتھ سلوک میں عمر اور کمال (دونوں) نے وفا کی۔ جس کی وجہ سے اِن دونوں حضرات نے جلدی جلدی ترقی حاصل کرتے ہوئے مقامِ معشوقی (مرتبہ محبوبیت) کو بفضلِ الٰہی حاصل کر لیا۔ **ھذا من فضل ربی**۔ اِن دونوں حضرات کا مشرب روحِ احمد ﷺ تھا۔ حضرت خضر نبیؑ فرمایا۔ کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ اور حضرت شیخ نظام الدین اولیاء بدایونیؒ (دونوں حضرات ہی) مقامِ معشوقی (یعنی مقامِ محبوبیت) پر تھے۔ اِن کی مثل کوئی دوسرا نہیں ہوا۔ کتاب بحر المعانی میں لکھا ہوا ہے۔ کہ! حضرت خواجہ بایزید بسطامی ؒ اور حضرت خواجہ ابوبکر شبلی ؒ بھی مقامِ معشوقی تک پہنچے ہیں۔ **واللہ اعلم بالصواب**۔ بہرحال! ولایت میں باقی تمام حضرات اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم، آنحضور ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ ؓ کے تصدق وتوسل سے مقامِ فردانیت تک بمشکل پہنچ پائے ہیں۔ کیونکہ سلوک میں عمر اور کمال نے اِن کے ساتھ وفا نہ کی۔ اِسی لئے وہ جلد ہی) عالمِ بقاء کی طرف کوچ کر گئے۔

ولی کو ولی کی پہچان ہونا :

صاحب لطائفِ اشرفی فرماتے ہیں۔ کہ! ایک دن حضرت شیخ محمد ابن کبیر ؒ (المعروف حضرت درِّ یتیم ؒ) نے حضرت قدوۃُ الکبریٰ ؒ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا۔ کہ! اقوالِ مشائخ میں آیا ہے۔ کہ! **ولی را ولی می شناسد**۔ (ولی کو ولی پہچانتا ہے) اور ایک حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے۔ **اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری**۔ (ترجمہ) **میرے اولیاء (یعنی اولیاء اللہ) میری قُباء کے نیچے ہیں۔ اِن کو سوائے میرے کوئی نہیں پہچانتا**۔ اولیاء اللہ کے مذکورہ قول سے عدمِ انحصار ثابت ہوتا ہے۔ یعنی کہ جس کے پاس نورِ ولایت موجود ہے۔ (صِرف) وہی اولیاء کو دیکھ سکتا ہے۔ اور اصفیاء تک بھی اس کی رسائی ہو سکتی ہے۔ اور حدیثِ قدسی سے حصر وانحصار کا اظہار ہوتا ہے۔ کہ سوائے حق تعالیٰ کے کوئی دوسرا اِن اولیائے کرام کو جو قبائے عزت کے ساکنین ہیں۔ نہیں دیکھ سکتا۔ اِن **مختلف المعانی کلمات** میں تطبیق کیسے ہو سکتی ہے۔

اولیائے مکتوم :

حضرت قدوۃُ الکبریٰ ؒ نے ارشاد فرمایا۔ کہ یہ احتمال ہے۔ کہ ان اولیائے کرام سے مراد اولیائے مکتوم ہیں۔ یعنی وہ چار ہزار اولیاء اللہ جو باری تعالیٰ کے قبائے عزت میں مجوب ہیں۔ اور حق تعالیٰ کے ماسوا کوئی دوسرا اِن سے آگاہ نہیں۔ اِن کے احوال کا جمال ہمیشہ غیروں سے مخفی رہتا ہے۔ اور یہ گمان غالب ہے۔ کہ غیروں سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو اَسرارِ ولایت سے محروم ہیں۔ اور انوارِ ہدایت سے مہجور ہیں۔ اور وہ حضرات جو اپنے اوصاف جمیلہ کی فنائیت کے بعد یعنی اپنی قدرت، ارادت سمع اور بصر کو حق تعالیٰ کی قدرت، ارادت، سمع و بصر میں فنا کر چکے ہیں۔ اور قربِ نوافل کی منزل (جس میں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کی زبان، کا ہاتھ، پاؤں اور فعل بن جاتا ہے) پر فائیز المرام اور متمکن ہیں۔ یا اس گروہ کے برعکس وہ حضرات جو قربِ فرائض حاصل کر چکے ہیں۔ یعنی اربابِ قربِ نوافل وصاحبانِ قربِ فرائض میں سے کوئی بھی گروہ ہو۔ وہ اغیار میں داخل نہیں ہیں۔

حضرت قدوۃُ الکبریٰ ؒ نے فرمایا۔ کہ اولیائے مکتوم دو قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں۔ جن کے بارے میں ابھی بیان کیا گیا ہے۔ اور ایک طائفہ ایسا بھی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ بیگانگی کے پیراہن میں ملبوس رہتے ہیں۔ (یعنی کہ عام اولیاء اللہ اور فقراء کے ظاہری احوال کی طرح اُن کی حالت وکیفیت نہیں ہوتی) چنانچہ جو غیر ہیں۔ وہ انہیں نہیں پہچان سکتا۔ (اسی ضمن میں) شیخ محمد شنگرف سے منقول ہے۔ کہ جب سلطان محمود غزنوی ؒ کے والدِ محترم جناب امیر سبکتگین ؒ ہرات شہر میں پہلے مرتبہ تشریف لائے۔ تو اس کے لشکریوں میں سے ایک سپاہی نے ایک دہقان (کسان) سے گھاس کا گھٹا خریدا۔ اور اس کی پوری قیمت ادا کی۔ اور نہایت مہربانی سے پیش آیا۔ اور اس دہقان سے کہا۔ کہ تم میرے گھوڑے کے لئے پھر گھاس لے کر آنا۔ اسی طرح سے جب گھاس کی خرید وفروخت (سپاہی اور

دہقان کے مابین) جاری رہی ۔ تو اس دہقان کے والد کی اس سپاہی سے دوستی ہوگئی ۔ اسی زمانہ میں عیدِ قرباں (عیدالاضحیٰ) کا یومِ عرفہ (یومِ حج) آ گیا ۔ اس دہقان نے کہا ۔ کہ آج کے دن لوگ حج ادا کر رہے ہوں گے ۔ کاش میں بھی آج وہاں ہوتا ۔ تو سپاہی نے کہا ۔ کہ اگر تم چاہو ۔ تو میں تمھیں وہاں پر پہنچا دوں؟ لیکن شرط یہ ہے ۔ کہ تم کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا ۔ اس نے وعدہ کرلیا ۔ کہ وہ اس بات کا کسی سے ذکر نہیں کرے گا ۔ اس لشکری (سپاہی) نے اسی دن اسے عرفات کے میدان میں (بکرامتِ طی الارض بحفاظت پہنچا دیا ۔ دونوں نے حج ادا کیا ۔ اور پھر واپس آ گئے ۔ دہقان نے (حسرت وحیرت سے) کہا ۔ کہ مجھے سخت تعجب ہے ۔ کہ آپ ؒ اس حال (بزرگی وکرامت) کے مالک ہیں ۔ اور سپاہیوں میں شامل ہیں ۔ صاحبِ حال سپاہی نے کہا ۔ کہ اگر مجھ جیسے لوگ لشکر میں نہ ہوں ۔ تو پھر تم جیسے کمزور اور ضعیف لوگوں کی دادرسی کون کرے گا؟ اگر لشکری کسی عورت کو زبردستی لے جائیں ۔ تو اس عورت کو اں ظالموں کے ہاتھ سے کون چھڑائے گا ؟ (اسی لئے تو ہم عوام الناس کی خدمت اور دادرسی ومعاونت کے لئے شاہی لشکر کی سپاہ میں بطور سپاہی شامل ہیں) پھر آپ ؒ نے ارشاد فرمایا ۔ کہ لوگوں کو چشمِ حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیئے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دوست (اولیائے مکتومان) محجوب رہتے ہیں ۔ جب تک کہ (کسی میں اہلیت وخاصیت) بصیرت وفراست صادق نہ ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر اختیار نہ جتاؤ ۔ کہ شاید نتیجہ میں خود اپنے ہی اوپر ظلم کرو ۔ تقریباً زبانِ گوہرفشاں سے فرمایا ۔

خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر　　　　تو چہ دانی کہ دریں گرد سواری باشد

پھر حضرت قدوۃ الکبریٰ ؒ نے مزید ارشاد فرمایا ۔ کہ ! مَیں نے حضرت شیخ علاؤالدین سمنانی ؒ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ۔ کہ ! جو کوئی ولایت کے مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے ۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈال دیتا ہے ۔ اور مخلوق کی نگاہوں سے اس کو چھپا دیتا ہے ۔ پس ''**اولیاء تحت قبائی**'' کے بھی یہی معنی ہیں ۔ اور یہ قبا بشریت کی صفت ہے ۔ کپڑے وغیرہ کا پردہ نہیں ۔ اور بشریت کا خاصہ نہیں ۔ کہ ان کا عیب بیان کرے ۔ یا ان کے ہنر کو لوگوں کی نظر میں بشکلِ عیب ظاہر کیا جائے ۔ (کیونکہ) **لا یعر فھم غیری** کے یہی معنی ہیں ۔ کہ جب تک کسی کے باطن کو اللہ تعالیٰ نورِ ارادت سے منور نہیں فرماتا ۔ اس وقت تک وہ ولی اللہ کو نہیں پہچانتا ۔ پس حقیقت میں شناخت تو وہ نور کرتا ہے نہ کہ انسان ۔ (یعنی کہ جب نور ہی نے شناخت کی ۔ تو اس کا مطلب ہے ۔ **لا یعر فھم غیری** ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے شناخت فرمائی ۔)

یہ ارشادِ گرامی بھی حضرت شیخ علاؤالدین سمنانی ؒ کا ہے ۔ کہ درویش لوگ جو کہ کام میں مشغول ہیں ۔ مناسب ہے ۔ کہ ناکاروں کے لئے اُن تک آنے کو راستہ ہی نہ ہو ۔ کیونکہ ایک بے کار آدمی کام کے کرنے والے صد آدمیوں کو بھی بے کار کر دیتا ہے ۔

یہی حدیثِ قدسی مکمل طور پر کتاب **کشف المحجوب** (حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری ؒ) اور کتاب **احیاء العلوم** (حضرت امام غزالی ؒ) میں یوں ہے ۔ کہ ! اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیلِ امین ؑ سے فرمایا ۔ اور حضرت جبرائیل ؑ نے آنحضور ﷺ کو بتایا ۔ کہ ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ **اولیائی تحت قبائی لا یعر فھم غیری الا اولیائی** ۔ (ترجمہ) میرے دوست (اولیاء اللہ) میری قبا کے اندر ہیں ۔ انہیں میرے اور میرے دوستوں کے ماسوا کوئی نہیں جانتا ۔

صاحب ولی مکتومان کے ضمن میں صاحبِ **کشف المحجوب** (حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری ؒ) فرماتے ہیں ۔ کہ !

مکتومان یعنی اولیائے پوشیدہ جو کہ دراصل مجموعی طور پر چار ہزار ہیں ۔ ہر زمانے میں ہوتے ہیں ۔ یہ ایک دوسرے کو جانتے پہچانتے بھی نہیں ہیں ۔ اور نہ ہی اپنے حال کے جمال کو پہچانتے ہیں ۔ وہ کل احوال میں اپنے آپ سے اور خلقِ خدا سے مستور (پوشیدہ) ہیں ۔ اِسی ضمن میں لطائفِ اشرفی میں لکھا ہوا ہے ۔ کہ ! اکثر مکتومان (اولیائے مخفیہ) غیر آشنا ملبوسات میں ظاہر ہوا کرتے ہیں ۔ جنہیں موحد اہلِ باطن کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں پہچانتا ۔

مَردے باید کہ باشد شہ شناس　　　　تا شناسا شہ او ہر لباس

بادشاہ کو پہچاننا مَرد کا کام ہے ۔ کہ ہر لباس میں اُسے (بادشاہ کو) پہچان لے ۔

ولایتِ مطلقہ اور ولایتِ مقیدہ:

صاحب مرآۃ الاسرار فرماتے ہیں۔کہ! غوث الوقت حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی چشتی ، حضرت علی المرتضیٰؓ کے دیوان کی شرح اور مشائخ متقدمین سے لطائفِ اشرفی میں یوں روایت کرتے ہیں۔کہ! ولایت کی چار اقسام ہیں۔

☆ اول ولایت مطلقہ (جو نبوت کا باطن ہے) ☆ دوئم ولایت مقیدہ ہر نبیؑ (جو ہر نبیؑ کی انفرادی شان و حقیقت پر مبنی ہے) ☆ سوئم ولایتِ مطلقہ ہر نبیؑ ☆ چہارم ولایتِ مطلقہ عامہ۔

پہلی قسم کی ولایت کا خاتمہ حضرت علیؓ خود ہیں۔اسی لئے ہی تو آپؓ نے یہ فرمایا۔کہ! اگر چاروں آسمانی کتابوں والے جمع ہو جائیں۔تو میں ان میں سے ہر ایک کو اس کی اپنی ہی کتاب سے حکم کر سکتا ہوں۔دوسری قسم کے ولایت کے خاتمہ یعنی خاتمِ ولایتِ مقیدہ بہ محمد ﷺ ، بقول حضرت شیخ اکبر امام محی الدین ابنِ عربیؒ خود ہیں۔تیسری قسم کے ولایت کے خاتمہ یعنی خاتمِ ولایت مطلقہ محمدی ﷺ حضرت امامِ مہدیؓ ہوں گے۔جو دراصل آنحضور ﷺ کی نسل میں سے ہوں گے۔چوتھی قسم کے ولایت کے خاتمہ یعنی خاتمِ ولایت مطلقہ عامہ کے خاتم حضرت عیسیٰؑ ہیں۔کہ جن کے زمانی بابرکت میں حضرت امام مہدیؓ ہوں گے۔

اِسی ضمن میں حضرت میر سید علی ہمدانیؒ فرماتے ہیں۔کہ خاتمِ ولایت مقیدہ بہ محمد ﷺ قطبِ محمدؐ کے مرتبہ پر پہنچتا ہے۔اور خاتم ولایت مطلقہ محمد ﷺ درحقیقت آنحضور ﷺ کے مرتبے پر پہنچتا ہے۔

ولی کون ہوتا ہے ؟

حضرت داتا صاحبؒ اپنی کتاب کشف المحجوب میں فرماتے ہیں۔کہ! لفظ ولایت کی تحقیق میں اولیائے کرام اور مشائخِ عظامؒ نے بہت سے رموز (مفاہیم اور اصطلاحات) بیان کئے ہیں۔جیسے کہ!

☆ حضرت ابو علی جرجانیؒ فرماتے ہیں۔کہ! ولی وہ ہے۔کہ وہ اپنے حال سے فانی اور مشاہدہ حق کے ساتھ باقی ہو۔اس کے لئے ناممکن ہے۔کہ وہ اپنے حال کی کسی کو کچھ خبر دے سکے۔اور سوائے ذاتِ حق کے غیر سے آرام پائے۔

☆ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔کہ! ولی وہ ہے۔کہ! جس کو خوف نہیں ہوتا۔اس لئے کہ خوف تو اس چیز سے ہوتا ہے۔کہ جس کے آنے سے دل کراہت محسوس کرتا ہے۔کہ یہ آئندہ زمانہ پر وارد ہو۔یا اس سے خائف ہے۔کہ زمانہ آئندہ میں وہ جو محبوب اس وقت موجود ہے۔چلا جائے گا۔ولی ابن الوقت یعنی صاحب الوقت ہوتا ہے۔اس کو آئندہ ایسا وقت (درپیش) نہیں۔کہ جس سے وہ ڈرے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ خود قرآنِ حکیم میں فرماتا ہے۔ **الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحز نون**۔(سورہ یونس۔آیت نمبر 62) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔کہ! خبردار رہو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء (دوستوں) کو نہ خوف ہے نہ غم۔جس طرح کہ ولی کو خوف نہیں ہوتا۔اسی طرح ولی کو (اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی سے کسی قسم کی کوئی) اُمید بھی نہیں ہوتی۔اس لئے کہ رجا وہ اُمید ہے۔جس میں آئندہ محبوب کے ملنے کی امید ہو۔یا پھر اس امر کی امید ہو۔کہ جو سختیاں (بصورتِ مصائب و مشکلات اور آزمائشیں) آرہی ہیں۔وہ اس سے ٹل جائے۔اور ولی کا یہی وہ وقت ہوتا ہے۔(کہ اِن مصائب و مشکلات اور آزمائشوں کے باوجود) اسے کوئی غم نہیں ہوتا۔اس لئے کہ غم تو کدورت سے ہوتا ہے۔تو جو رضا کی روشنی میں آگیا۔اور موافقت کے باغ میں متمکن ہوگیا۔اسے (بھلا) کب غم ہوسکتا ہے۔

☆ حضرت ابو عثمان مغربیؒ فرماتے ہیں۔کہ! ولی مخلوق میں مشہور (تو) ہوتا ہے۔لیکن مخلوق کے ساتھ مبتلا نہیں ہوتا۔

☆ حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کے بارے میں ایک حکایت ہے۔کہ! آپؒ نے ایک شخص کو فرمایا۔کہ کیا تو چاہتا ہے؟ کہ تُو اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے ولی ہو۔اُس شخص نے عرض کیا۔ہاں! میں چاہتا ہوں۔تو آپؒ نے فرمایا۔کہ! دنیا اور عقبیٰ (آخرت) کی کسی شئے سے رغبت نہ کر۔اس لئے کہ دنیا سے رغبت کرنا اپنے رب کریم و رحیم سے اعراض کر کے باقی شئے کی طرف جانا ہے۔

☆ حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں۔کہ! ولی وہ ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے امرونہی پر صبر کرے۔

ولی کی حقیقی تعریف :

صاحب مرآۃ الاسرارفرماتے ہیں۔کہ! ولی کی تعریف کے ضمن میں حضرت شیخ اکبرمحی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔کہ! ولی وہ ہوتا ہے۔جوحضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی عظیم ترین ذات اوراُس کی ذاتی صفات کا عارف ہو۔طاقتِ بشری کے مطابق اور اِس عرفان کے باوجود ظاہری وباطنی طاعت وعبادت کامکمل پابند ہو۔اورظاہری و باطنی معصیت سے اجتناب کرتا ہو۔(لیکن یادرہے۔کہ) ولی کے لئے کرامات و خرق عادات کاظہوراُس کی ولایت کی نشاندہی کے لئے شرط نہیں ہے۔مگرعصمت شرطِ ولایت ہے۔لیکن ولی محفوظ ہوتا ہے۔جبکہ نبی معصوم۔

ہمارے پیارے نبی مکرم ﷺ تین مرتبے رکھتے ہیں۔ 1۔ ولایت۔2۔ نبوت۔ 3۔ رسالت۔

کیونکہ آنحضرت امام المرسلین ﷺ نے فرمایا۔**اول ما خلق الله نوری** ۔(ترجمہ)سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نورکو پیدا کیا۔پس تمام انبیائے کرامؑ اوراولیائے عظام کے انوارنورِ محمدی ﷺ سے پیدا ہوئے ہیں۔نیز تمام اولیاء اہلِ کشف اِس بات پر متفق ہیں۔کہ تمام حضراتِ انبیائے کرامؑ وجمیع رُسُلؑ دراصل حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کے نائب تھے۔چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔کہ! **کنت نبیاوآدم بین الماء والطین** ۔ میں(اُس وقت بھی) نبی تھا۔جب حضرت آدمؑ پانی اورمٹی کے درمیان تھے۔

یعنی کہ رسول اللہ ﷺ کے کہنے کامفہوم ہے۔کہ! میں اُس وقت بھی بفضلِ خدااپنی نبوت ورسالت سے بخوبی آگاہ وآشنا تھا۔جبکہ آپ ﷺ ایجادواجسام سے قبل جب حالتِ روح میں تھے۔اور دنیا میں تمام انبیائے کرامؑ (ازحضرت آدمؑ تاحضرت عیسیٰؑ) درحقیقت آنحضرت نبی مکرم ﷺ کانوراورعکس ہیں۔جوآپ ﷺ کی روحانیت سے ہرزمانے تک جوبھی رسولؑ پہنچتا رہا۔اوراپنے دور کے رسولؑ کی شریعت میں ظاہرہوا۔چونکہ اُس وقت ہمارے نبی اکرم ﷺ اِس دنیا میں ظاہرتونہیں ہوئے تھے۔لیکن اُن کے زمانے کی شریعت بھی آنحضور ﷺ ہی کی شریعت کاعکس تھی۔جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔**علمت علم الاولین والآخرین** ۔ (یعنی کہ! مجھےاولین وآخرین سب کاعلم دیا گیا ہے۔)اورروزِ قیامت تک سب آپ ﷺ کا ملک ہے۔اور دنیا کے وجود سے ہمیشہ تک آپ ﷺ کاحکم چلے گا۔جیسے کہ موجودہ دور میں چنداولیائے عظام کاحکم چلتا ہے۔چونکہ حضورِ پاک ﷺ کی اس عظیم المرتبت اُمت کےاولیائے کرامؒ حقیقی وارث ہیں۔اِسی لئے جوبھی ولی اللہ آنحضرت ﷺ کی خصوصیت کا وارث ہو۔اُسے محمدی کہتے ہیں۔اورجوحضرت عیسیٰؑ کی ولایت کاوارث ہوا۔اُسے عیسوی کہاجاتا ہے۔**علی ھذا القیاس**۔۔

فلاں ولی کا فلاں نبیؑ کے قدم مبارک پر ہونے کا مطلب :

صوفیائے عظام کی اصطلاح میں یہ کہاجاتا ہے۔کہ! فلاں ولی اللہؒ کا قدم فلاں نبیؑ یا پھر رسولؑ کے قدم مبارک پر ہے۔یعنی کہ وہ ولی اللہ علوم وفنون ،تجلیات،عادات واطواراورمقامات واحوال جواُس پیغمبرؑ سے مخصوص ومنسوب ہیں۔اُس ولی کو اُس پیغمبرؑ کی معاونت حاصل ہے۔لیکن یہ تمام اولیاءؒ مشکوٰۃ محمدی ﷺ سے ہیں۔پس وہ ولی مثلاً محمدی ہے،موسویؑ ہے، عیسوی ہے۔**علیٰ ھذا القیاس**۔۔۔

یادرہے۔کہ شیخ عبدالقادرجیلانیؒ نے بھی یہی کلمہ حق بلند کیا۔کہ میراقدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔۔۔

ولایتِ محمدی ﷺ کی اقسام :

جاننا چاہیئے کہ! ولایتِ محمدی ﷺ کی تین اقسام ہیں۔پہلی قسم کی ولایت تمام تصرفات کی جامع ہے۔جوکہ قطب کا خاصا ہے۔دوسری قسم کی ولایت ظاہری ہے۔اس ولایت کے تصرف ظاہری کی دواقسام ہیں۔جوکہ سلاطین کا خاصا ہے۔اِس ولایت کی تین اقسام ہیں۔ایک وہ جومقرون بخلافت ہو،دوسری وہ جومقرون بخلافت نہ ہو۔اورتیسری قسم کی ولایت وہ ہے۔جوتصرف ظاہری اور باطنی کی جامع نہ ہو۔

مگر یا د رہے کہ! وہ ولایتِ محمدی ﷺ جو کہ درحقیقت تمام انبیاء والمرسلینؑ کی ولایت کی جامع ہے۔اِس ولایت کی صاحب فتوحاتِ مکیہ (حضرت شیخ اکبر ابنِ عربیؒ) کے قول کے مطابق چار اقسام ہیں۔جبکہ ہر قسم کی ولایت کے لئے ایک خاتم ہوتا ہے۔جن کی مختصر مگر جامع تفصیل یہ ہے۔کہ!

ولایت کی پہلی قسم، جو ظاہری و باطنی تصرف کی جامع ہے۔اور مقرونِ خلافت ہے۔اِس ولایت کے خاتم خلیفہء چہارم جناب حضرت مولا علی المرتضیٰؓ ہیں۔اِسی ضمن میں حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے۔کہ! رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا۔ **انا خاتم الانبیاء و انت یا علی خاتم الاولیاء۔** (جیسے کہ) میں خاتم الانبیاءؑ ہوں۔اور اے علیؓ! (بالکل اِسی طرح سے) تُم خاتم الاولیاء ہو۔پس اِس خاتم کو خاتم کبیر کہتے ہیں۔جو حضرت علیؓ کی شخصیت بابرکت ہیں۔

مرضی مولا میں جو انسان ڈھل جاتا ہے وہ نظر کردے اگر تو پتھر بھی پگھل جاتا ہے

ولایتِ محمدی ﷺ کی دوسری قسم، جو ظاہری و باطنی تصرف کی جامع ہے۔اور مقرونِ خلافت نہیں ہے۔اِس ولایت کے خاتم جناب حضرت امام مہدیؓ ہیں۔جو دراصل آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔آپؓ کا کا اسم گرامی ''محمد'' ہوگا۔اور خلق میں حضرت محمدِ مُصطفیٰ ﷺ کی صورت کے مانند ہوں گے۔خلق ان کے تابع فرمان ہوں گے۔اِن کے بعد کوئی بادشاہ نہ ہوگا۔پس یہ ولایت اِنہیں پر ختم ہوگی۔ولایت کی یہ قسم خاتم صغیر کہلاتی ہے۔

ولایتِ محمدی ﷺ کی تیسری قسم، جو ظاہری و باطنی تصرف کی جامع تو نہیں ہے۔بلکہ صرف تصرف معنوی (باطنی) سے مخصوص ہے۔اور مقرونِ خلافت بھی نہیں ہے۔اِس ولایت کے خاتم جناب حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ ہیں۔ولایت کی یہ قسم خاتم اصغر کہلاتی ہے۔

ولایتِ محمدی ﷺ کی چوتھی قسم، جو ظاہری و باطنی تصرفات کی مکمل جامع ہے۔بلکہ صرف تصرفاتِ ظاہری و باطنی اور ارض و سماء سے مخصوص ہے۔اِن کے بعد کوئی ولی اللہ نہیں ہوگا۔اور اِس قسم کی ولایت اِن کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گی۔اِس ولایت کے خاتم جناب حضرت روح اللہ عیسیٰؑ ہیں۔ولایت کی یہ قسم خاتم اکبر کہلاتی ہے۔

(یہاں مرآۃ الاسرار کی عبارت ختم ہوتی ہے)

ولایت کا مزید بیان :

حضرت داتا صاحبؒ نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں فرماتے ہیں۔کہ! اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں واضح طور پر فرمادیا ہے۔کہ! **الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا یحزنون** ۔(ترجمہ) خبردار ہو۔بے شک! اللہ تعالیٰ کے دوستوں (یعنی اولیائے عظام) پر کوئی خوف اور غم نہیں۔(سورہ یونس۔آیت نمبر **62**) اور فرمایا۔ **نحن اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ** ۔(ترجمہ) ہم تمھارے دنیا اور آخرت کی زندگی میں مددگار ہیں (سورہ فصلت۔آیت نمر **31**)۔اور فرمایا۔ **اللہ ولی الذین آمنوا** ۔(ترجمہ)۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا مددگا (یعنی دوست) ہے۔جو ایمان لائے (سورہ بقرہ۔آیت نمبر **257**)

اسی ضمن میں ایک حدیثِ نبوی ﷺ بھی پیشِ خدمت ہے۔کہ! آنحضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔کہ! اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایسے بھی ہیں۔جن پر انبیائے کرامؑ اور شہدائے عظامؓ غبط (یعنی رشک۔برابری کی خواہش) کریں گے۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون ہیں؟ ان کی صفات بیان فرمائیں۔شاید ہم ان سے محبت کریں۔فرمایا۔وہ ایک قوم ہے۔جو بغیر مال و منال کو حاصل کئے اپنے رب کی خوشنودی میں خوش (خوشحال) رہتی ہے۔ان کے چہرے منور ہیں۔اور نوری منبروں پر بے فکر بیٹھے ہیں۔وہ خائف نہیں ہوتے۔جبکہ انہیں لوگ ڈرائیں۔اور غمگین نہیں ہوتے۔جبکہ لوگ انہیں غمگین کرتے ہوں۔اور عوام گھبرا رہے ہوں۔

ایک حدیثِ قدسی میں حضور مکرم ﷺ نے فرمایا۔ کہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (کہ) جس نے میرے کسی ولی کو ایذا دی۔ اس نے اپنے لئے میری (طرف سے) جنگ جائز کر لی۔

یاد رہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے برہانِ نبوت (نبوت کی حجت) کو آج تک باقی رکھا ہوا ہے۔ اور اولیائے کرام کو اس برہان کے اظہار کا سبب بنا دیا ہے۔ تاکہ ہمیشہ حق کے نشانات اور حضرت سید المرسلین ﷺ کی سچائی کی دلیل ہمیشگی کے ساتھ قائم و دائم رہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) اور ایسے خاص اولیاء اللہ کو عالم کا متصرف کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ تنہا اللہ تعالیٰ کی بات کے لئے وقف ہو گئے ہیں۔ یعنی اولیائے کرام کے اقوال اللہ تعالیٰ کی تائید میں ناطق ہیں۔ اور نفس کی متابعت کا راستہ ان پر بند ہو گیا ہے۔ تاکہ آسمان سے بارش انہیں کے قدموں کی برکت سے نازل ہو۔ اور ان کے احوال کی صفائی کی وجہ سے زمین سے نباتات اُگیں۔ اور مسلمان کی ادعیہ کی برکت و بدولت کفار پر نصرت و سبقت اور کامرانی حاصل کریں۔

حضور داتا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ! مجھے خود بھی بحمد اللہ اس بحث میں متعدد احادیثِ نبوی ﷺ واضح طور پر پہنچی ہیں۔ لیکن وہ ان چار ہزار اولیائے کرام میں جو ارباب حل وعقد ہیں۔ جنہیں سرہنگانِ درگاہِ حق تعالیٰ کہا جاتا ہے۔ جو پاشیدہ رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو پہچانتے بھی نہیں۔ حتی کہ اپنے حال کی خوبی سے بھی ناواقف ہیں۔ اور تمام حالات میں خود اپنی ذات اور خلقت سے چھپے رہتے ہیں۔ بلکہ اس کے متعلق احادیث وارد ہوئی ہیں۔ اور اولیاء اللہ کا کلام اس پر ناطق ہے۔

مجھے خود بحمد اللہ اس بات کے متعلق بھی خبر ملی ہے۔ جو لوگ عالم میں اہل تصرف اور درگاہ حق کے سرلشکر ہیں۔ وہ 300 ہیں۔ جن کو اخیار کہتے ہیں۔ 40 دوسرے ہیں۔ جن کو ابدال کہا جاتا ہے۔ 7 اور ہیں۔ کہ جن کو ابرار کہا جاتا ہے۔ 4 اور ہیں۔ کہ جن کو اوتاد (اوتاد الارض) کہا جاتا ہے۔ 3 اور ہیں۔ کہ جن کو نقیب (نقباء) کہا جاتا ہے۔ 1 اور ہے۔ کہ جس کو غوث اور قطب کہا جاتا ہے۔ یہ سب ایک دوسرے کو جانتے اور پہچانتے ہیں۔ اور نظام معاملات و امورِ تصرف میں ایک دوسرے کے اِذن و اجازت کے محتاج ہیں۔ اور اس پر احادیث ناطق ہیں۔ اور اربابِ حقیقت بھی اس بات پر متفق و متحد ہیں۔

ولایت کے مضمون کو مزید جاننے کے لئے ہم یہاں پر حضرت شیخ قطب الدین دمشقیؒ کی تصوف واخلاق کی یگانہ روزگار، بلند پایہ کتاب ''**ارشاد الملوك ترجمه امداد السلوك**، ماخوذ از **رساله مكيه** سے اقتباس فیض حاصل کرتے ہیں۔ انشاء اللہ العظیم۔

حضرت شیخ دمشقیؒ فصل نمبر 20 کے تحت رقم طراز ہیں۔ کہ! جان لے کہ سرورِ کائنات ﷺ کی اُمتِ مرحومہ باقی تمام اُمم میں معزز و مقبول ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ! **كنتم خير امة** ۔ (اے اُمتِ محمدیہ ﷺ) تم سب اُمتوں میں بہتر ہو۔ نیز ارشاد فرمایا۔ کہ! **جعلنكم امة وسطا**۔ (ترجمہ) میں نے تم کو اُمتِ وسط (یعنی عادل) بنایا۔ (ماشاء اللہ وسبحان اللہ)

لہٰذا قیامِ قیامت تک اِس اُمت میں ولایت قائم رہے گی۔ چنانچہ فخرِ رسل ﷺ نے فرمایا ہے۔ کہ! ''میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِن کی مدد کی جائے گی۔ اور کسی کا مدد نہ کرنا ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔'' علمائے کرام کا اِس بات پر اتفاق ہے۔ کہ! وہ جماعت دین اور علم کے حاملین کا عظیم گروہ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے بھی اِنہی کے لئے یہ دعا فرمائی ہے۔ کہ! اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے۔ جس نے میرا کلام سُن کر اُسے محفوظ رکھا۔ اور پھر جیسا سُنا۔ ویسا ہی ادا کر دیا۔ اور دوسروں کو پہنچا دیا۔ نیز حضور ﷺ نے ان کو عدول فرمایا۔ اور ان کو تبلیغ کے احکام کا حکم دیا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ کہ! تم میں سے حاضرین کو چاہیئے۔ کہ غائبین کو پہنچا دیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ تبلیغ بدوں عدالت و ثقاہت کے صحیح نہیں۔ اور اِس اُمت میں سب سے بہتر حضورِ انور ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی عظیم جماعت ہے۔ اِن کے بعد تابعین کی جماعت۔ پھر تبع تابعینؒ کی جماعت اور پھر اولیائے عظام کی جماعت ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ کہ! سارے زمانوں میں بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر وہ جو اس کے متصل ہے۔ پھر وہ جو اُن کے متصل ہے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ سے ایک حکایت مروی ہے۔کہ! جب انہوں نے صحائف میں حضورِ اکرم ﷺ کی عظیم المرتبت اُمت کی مدح وفضیلت ملاحظہ کی۔تو دعا کی۔کہ ''الٰہی! اِس گروہ کو میری اُمت بنا دے۔'' حکم الٰہی ہوا۔کہ اِن کو تمھاری اُمت نہیں بناؤں گا۔اِس لئے کہ وہ میرے حبیب ﷺ کی اُمت ہے۔اِس کے بعد دوبارہ حضرت ابراہیمؑ نے یہ دعا کی۔کہ! الٰہی اگر تو اِن کو میری اُمت نہیں بناتا۔تو اُن کی زبان میرے حق میں سچی رکھیو۔پس حضرت ابراہیمؑ کی یہ دعا قبول ہوئی۔(کہ ساری اُمتِ محمدیہ ﷺ نے نبوت وخلعت میں حضرت ابراہیم نبیؑ کا اقرار کیا) اور یہی وجہ ہے۔کہ! تمام اُمتِ محمدیہ ﷺ اپنی ہر نماز میں ''**التحیات**'' کے بعد درود وسلام میں آنحضور نبی مکرم ﷺ (مع آل) اور حضرت ابراہیم نبیؑ (مع آل) کا لازمی ذکر کرتی ہے۔اِس طرح ہر مسلمان (جو کہ اربوں کھربوں کی تعداد سے تجاوز کر چکے ہیں۔اور مزید قیامِ قیامت تک آتے بھی رہیں گے) تمام حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کو ہر نماز میں اللہ تعالیٰ کے ذریعے سے درود وسلام بھجتے رہتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

مزید برآں یہ کہ! جب حضرت موسیٰ کلیم اللہؑ نے توریت میں اِس اُمت کی تعریف وتوصیف ملاحظہ فرمائی۔تو خواہش ظاہر کی۔کہ اِس جماعت کو میری اُمت بنا دے۔حکم ہوا۔کہ! اِن کو تمھاری اُمت نہیں بناؤں گا۔(کیونکہ) وہ میرے حبیب ﷺ کی اُمت ہے۔تب انہوں نے دعا کی۔کہ پھر مجھ ہی کو اس اُمت میں داخل فرما۔حکم ہوا۔کہ! تمھارا ظہور اِن سے بہت دور ہے۔کہ! تم اِن کے زمانہ کو نہیں پہنچ سکتے۔اِسی طرح سے جب حضرت عیسیٰ روح اللہؑ نے اِنجیلِ مقدس میں جب اِس اُمت کی توصیف وفضیلت ملاحظہ فرمائی۔تو عرض گزار ہوئے۔کہ الٰہی! اِس جماعت کو میری اُمت بنا دے۔حکم ہوا۔کہ! اِن کو تمھاری اُمت نہیں بناؤں گا۔(کیونکہ) وہ میرے آخری پیغمبر ﷺ کی اُمت ہے۔تب انہوں نے دعا کی۔کہ پھر مجھ ہی کو اس اُمت میں داخل فرما۔چنانچہ اُن کی یہ دعا قبول ہوگئی۔کہ حق تعالیٰ نے اُن کو زمین سے آسمان پر زندہ اُٹھا لیا۔یہاں تک کہ آخر زمانہ میں ان کو زمین پر اُتار کر اِس عظیم المرتبت اُمت میں داخل فرمایا جائے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

زمین وآسمان ہر دو شریفند   قلندر را دریں ہر دو مکاں نیست
نظر در دیدہ ہا ناقص فتادہ   وگرنہ یارِ من اَز کس نہاں نیست

ولایت کا مزید بیان: (سیدی عبدالوہاب الشعرانیؒ)

اولیاءاللہ کی اقسام کے ضمن میں سیدی عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب ''**طبقات امام شعرانی**'' میں رقم طراز ہیں۔کہ! اولیاءاللہ کی دو اقسام ہیں۔صالحین اور صدیقین۔پس صالحین انبیاءؑ کا بدل ہیں۔جبکہ صدیقین رسلؑ کا بدل ہیں۔اسی صالحین وصدیقین کے درمیان فضیلت کا بھی وہی معیار ہے۔جو کہ انبیاءؑ اور مرسلینؑ کے درمیان ہے۔اِن میں سے ایک گروہ ایسا ہے۔جو کہ حضور نبی مکرم ﷺ کی طرف سے مادہ میں منفرد ہیں۔جس کا کہ وہ عین الیقین کے ساتھ مشاہدہ کرتے ہیں۔اور وہ تعداد میں قلیل ہیں۔جبکہ تحقیق میں کثیر ہیں۔ہر ہر نبیؑ کا مادہ اور ہر ہر ولی کا مادہ دراصل آنحضور نبی کرم ﷺ ہی سے ہے۔لیکن اولیاءاللہ میں سے بعض ان کے عین کا مشاہدہ کرتے ہیں۔جبکہ بعض سے ان کے عین اور ان کا مادہ مخفی رہتا ہے۔پس وہ اسی میں ہی فنا ہو جاتا ہے۔جو کہ اس پر وارد ہوتا ہے۔اور اپنے مادہ کے طلب میں مصروف نہیں ہوتا۔بلکہ وہ اپنے حال ہی میں محو ومستغرق رہتا ہے۔اور اپنے وقت کے ماسوا کچھ نہیں دیکھتا۔اور ان میں سے بعض کی نورِ الٰہی کے ساتھ معاونت کی جاتی ہے۔پس وہ اسی کے ساتھ ہی دیکھتے ہیں۔حتیٰ کہ انہیں تحقیق کے ساتھ اس بات کا عرفان حاصل ہو جاتا ہے۔کہ وہ دراصل کیا ہیں؟ اور یہ ان کی کرامت ہے۔اور اس کا انکار صرف وہی کرتا ہے۔جو کہ اولیاءاللہ کی کرامات کا انکار کرتا ہے۔پس ہم (امام شعرانیؒ) عرفان کے بعد انکار سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے عاشق اور معشوق محبین کی منازل کا بیان:

سیدی عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب ''**طبقات امام شعرانی**'' میں رقم طراز ہیں۔کہ! محبّ کی پہلی منزل کہ جس

سے وہ ترقی کر کے بلندی کی طرف چلتا چلا جاتا ہے۔ وہ ہے نفس۔ پس جب وہ اس کی تادیب اور ریاضت میں مصروفِ عمل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی معرفت اور تحقیق تک جا پہنچتا ہے۔ اس مرحلے اور منزل کے عبور کرنے کے بعد اس پر دوسری منزل کے انوار چمکتے ہیں۔ اور وہ ہے قلب۔ پس جب وہ اس کی تادیب میں مصروف ہو جاتا ہے۔ یہوں تک کہ اسے بھی پہچان لیتا ہے۔ اور اس سے اس پر کچھ باقی نہیں رہتا۔ تو اس پر تیسری منزل کے انوار چمکنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ہے روح۔ اور جب وہ اس کی بھی اصلاح میں مصورفِ عمل ہور ہتا ہے۔ اور اس کی معرفت اور عرفان مکمل ہو جاتا ہے۔ تو اس پر تھوڑا تھوڑا کر کے انتہائی حدوں تک یقین کے انوارات چمکتے ہیں۔ اور یہی عوام کا راستہ ہے۔

اَب رہا خواص کا طریق، تو اس کی تھوڑی سی ہی تشریح میں عقول مضمحل ہو جاتے ہیں۔ اور جسے اللہ تعالیٰ اصلی عقل کے نور سے استعانت فرماتا ہے۔ وہ اس موجود کا بعین مشاہدہ کرتا ہے۔ جس کی اس بندے کی نسبت سے نہ کوئی حد ہے اور نہ ہی کوئی انتہا۔ بلکہ اس میں تو ساری کائنات ہی مضمحل ہو جاتی ہے۔ پس کبھی وہ اس کائنات کا اس میں ایسے مشاہدہ کرتا ہے۔ جیسے کہ کوئی معمار ہوا میں سورج کے انوارات کے ساتھ کسی گھر کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور کبھی آفتاب کی روشنی کے جھروکے سے بدل جانے کی وجہ سے اس کا مشاہدہ نہیں کرتا۔ پس وہ سورج کہ جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے۔ نورِ یقین کے مادے کے بعد عقل لازم ہے۔ اور جب یہ نور مضمحل ہو جاتا ہے۔ تو ساری کائنات ختم ہو جاتی ہے۔ اور یہ موجود باقی رہ جاتا ہے۔ پس کہیں تو فنا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی باقی بھی رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس کے ساتھ کمال کا ارادہ کیا جاتا ہے۔ تو اس میں ایک خفیہ سی ندا دی جاتی ہے۔ جس کی آواز تو نہیں ہوتی۔ مگر اسے سمجھنے کے لئے اس کی معاونت ضرور کی جاتی ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ جو اسے غیر اللہ سمجھتا ہے۔ تو اس کا رب العزت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس اس وقت وہ اپنی بے ہوشی سے بیدار ہوتا ہے۔ اور عرض کرتا ہے۔ کہ! اے میرے پروردگار! مجھے ثابت (قدم) رکھ۔ ورنہ میں ہلاک ہونے والا ہوں۔ پس وہ یقینی طور پر جان لیتا ہے۔ کہ یہ ایک ایسا سمندر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اسے اس سے کوئی نجات نہیں دلا سکتا۔ پس اس وقت اسے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ موجود وہی عقل ہے۔ جس کے متعلق آنحضور نبی آخر الزماں ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ سب سے پہلے جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ ''عقل'' ہے۔ پس اس بندے کو اس موجود کے نور کے لئے عاجزی اور اطاعت عطا کی گئی۔ کیونکہ وہ اس کی حد اور انتہا پر قادر نہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ اپنے اسماء کے نور کے ساتھ اس بندے کی استعانت فرماتا ہے۔ تو یہ پلک جھپکنے میں سب کچھ (یعنی تمام منازل ولایت) طے کر لیتا ہے۔ یا پھر جیسے اللہ تعالیٰ چاہے۔ جس کے لئے چاہے۔ درجات بلند فرماتا ہے۔ پھر روحِ ربانی کے نور کے ساتھ اس کی معاونت فرماتا ہے۔ تو وہ اس موجود کو بخوبی پہچان لیتا ہے۔ پس روحِ ربانی کے میدان کی طرف ترقی کرتا ہے۔ پس یہ بندہ ان تمام احوال کے ساتھ جن سے کہ وہ متصف ہوا۔ اور جن سے کہ فارغ ہوا چلا جاتا ہے۔ اور ایسے باقی رہتا ہے۔ گویا کہ موجود ہی نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اپنی صفات کے انوارات کے ساتھ زندگی عطا فرماتا ہے۔ پس اسے اس زندگی کے ساتھ اس وجودِ ربانی کی معرفت میں داخل فرما دیتا ہے۔ تو جب وہ اس کی صفات کی اصل مہک پاتا ہے۔ تو قریب ہے۔ کہ وہ چلا اُٹھے۔ **ھواللہ**۔ تو جب اس کے ساتھ عنایتِ ازلی شاملِ حال ہوتی ہے۔ تو اسے ندا دیتی ہے۔ خبردار! یہ موجود وہی ہے۔ کہ کسی کو جائز نہیں۔ کہ اسے کسی صفت کیساتھ موصوف کرے۔ اور نہ ہی یہ کہ کسی شئے کے ساتھ کسی نہ اہل کے سامنے اس کی تعبیر کرے۔ لیکن وہ اس کے غیر کے نور کے ساتھ اسے پہچانتا ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ ستر ارواح کے نور کے ساتھ اس کی مدد فرمائے۔ تو وہ اپنے نفس کو ستر کے میدان کے دروزے پر بیٹھا ہوا پاتا ہے۔ پس وہ اپنی ہمت بلند کرتا ہے۔ تا کہ اس موجود کو پہچانے۔ جو کہ ستر ہے۔ پس وہ اس ادراک سے نابینا ہو جاتا ہے۔ پس اس کے تمام اوصاف ''**لا شیء**'' ہو جاتے ہیں۔ گویا کہ وہ کچھ بھی نہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ اپنے ذاتی نور کے ساتھ اس کی مدد فرماتا ہے۔ تو اسے باقی رہنے والی زندگی عطا فرماتا ہے۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ پس وہ اس زندگی کے نور کے ساتھ تمام معلومات کو دیکھتا ہے۔ اور ہر شئے میں نورِ

حق کو چمکتا ہوا پاتا ہے۔ اس کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔ پس اسے قریب سے ندا دی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ نہ کھانا۔ کیونکہ مجوب تو وہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ حجاب میں رہا۔ کیونکہ محال ہے۔ کہ اسے اس کا غیر حجاب میں میں رکھے۔ اسے وہاں ایک ایسی زندگی عطا ہوتی ہے۔ جسے کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں ودیعت فرمایا ہے۔ پھر کہتا ہے۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔ حتیٰ کہ تیرا غیر نہ دیکھوں۔ یہ علی الاعلیٰ کے دربار کی طرف ترقی کرنے کا راستہ ہے۔ اور یہی محبین کا راستہ ہے۔ جو کہ انبیاءؑ کا بدل ہیں۔ اور اس منزل کے بعد ان میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ جو بھی کچھ عطا فرماتا ہے۔ کوئی اس کا ایک ذرہ بھی بیان نہیں کر سکتا۔ اور اس کی (لاتعداد و بے شمار) نعمتوں پر سب خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ رہا محبوبین کا راستہ، جو کہ ان کے ساتھ مخصوص ہے۔ تو وہ اس سے اس کی طرف اس کے ساتھ ہی ترقی کرتا ہے۔ کیونکہ محال ہے۔ کہ اس کی طرف اس کے بغیر رسائی حاصل نہ ہو سکے۔ پس قدم کے بغیر ان کا پہلا قدم اس وقت ہے۔ جب ان پر اس کے نورِ ذات کی تجلی ہوتی ہے۔ پس انہیں اپنے بندوں کے درمیان غائب کر دیتا ہے۔ اور انہیں خلوتوں کی محبت عطا فرماتا ہے۔ اور ان کے اعمالِ صالحہ حقیر ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے ہاں (صرف اور صرف) زمین و آسمان کا پروردگار ہی عظیم ہوتا ہے۔ پس وہ اس کیفیت میں ہوتے ہیں۔ کہ انہیں عدم کا لباس پہنا دیا جاتا ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ تو ''لاشیء'' ہیں۔ اس کے بعد ان پر ان کی اپنی ہی نظر سے غائب ہونے کی ظلمت لگا دیتا ہے۔ پس ان کی نظر عدم ہو جاتی ہے۔ جس کی کوئی علت نہیں۔ پس تمام علتیں مٹ جاتی ہیں۔ اور ہر حادث زائل ہو جاتا ہے۔ پس کوئی حادث نہ وجود۔ بلکہ اس عدم کے بغیر کچھ بھی نہیں۔ کہ جس کی کوئی علت ہو۔ پس کوئی معرفت اس کے ساتھ متعلق نہیں ہوتی۔ معلومات مضمحل اور مرسومات ایسی زوال پذیر کہ ان میں کوئی علت نہیں۔ اور وہی باقی رہ گیا۔ جس کی طرف کہ اشارہ کیا گیا۔ جس کی کوئی وصف ہے نہ صفت اور نہ ہی کوئی ذات۔ اوصاف بھی مضمحل، اسماء و صفات بھی اسی طرح، اس کا نہ کوئی نام نہ کوئی صفت اور نہ ذات۔ پس اس وقت وہ ظاہر ہوا۔ جو کہ ہمیشہ سے ہی ظاہر رہا۔ جس میں کوئی علت نہیں۔ بلکہ اپنے اِر کے ساتھ اپنی ذات کے لئے اپنی ہی ذات میں ایسا ظہور پایا۔ کہ جس کی اولیت نہیں۔ بلکہ اپنی ذات سے اپنی ہی ذات کے لئے اپنی ذات کی نظر فرمائی۔ اور وہاں اس کے ظہور کے ساتھ بندہ ناچیز ایسی حیات متبرکہ پاتا ہے۔ کہ اس کی کوئی علت نہیں۔ اور اپنے ہی ظہور میں اول ہوا۔ کہ اس سے پہلے کچھ ظاہر نہیں۔ پس اس کے اوصاف کے ساتھ اشیاء پائی گئیں۔ اور اس کے نور کے ساتھ اسی کے نور میں ظاہر ہوئیں۔ پھر ایک سمندر کے بعد دوسرے سمندر میں غوطے لگاتا ہے۔ حتیٰ کہ ستر کے سمندر تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ پس جب ستر کے سمندر میں داخل ہوتا ہے۔ تو ایسا غرق ہوتا ہے۔ کہ پھر ابدالآباد تک کبھی اس سے نکلنا ممکن نہیں ہوتا۔ پھر اگر اللہ رحیم و کریم چاہے۔ تو اسے نبی مکرم ﷺ کے نائب کے طور پر اُٹھاتا ہے۔ اس کی بدولت اپنے بندوں کو زندہ فرماتا ہے۔ اور اگر چاہے۔ تو اسے چھپائے رکھتا ہے۔ اپنی مملکت میں جو چاہے، کرے۔ یہ خاص و عام کے راستے کا عنبر ہے۔ پس تو آگاہ رہ۔

ولایت کا مزید بیان :

حضرت غوث العالم مخدوم حضرت جناب میر اوحد الدین سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ کے ملفوظات بنام ''لطائف اشرفی'' میں مرقوم ہے۔ کہ!

قال الاشرف :

الولاية هي قيام العبد مع البقاء بعد الفناء واتصافه بصفة التمكين والصفا۔

ترجمہ : بندہ کا قائم رہنا بعد فنا کے بقاء کے ساتھ اور متصف ہونا صفتِ تمکین وصفا سے ولایت ہے۔

حضرت کبیر نے عرض کیا۔ کہ کیا آیاتِ بینات (قرآنِ کریم) میں کوئی ایسی آیت ہے۔ جو کہ اولیاء اور اِن کے گروہ عالیہ کی ولایت کے سلسلے میں مشعر و مظہر ہو۔ حضرت نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ کہ عالم ربانی حضرت امام عبداللہ الیافعی الیمنیؒ نے اپنی

بعض تصانیف میں دس قرآنی آیات اور صحاحِ ستہ سے دس احادیثِ نبویہ ﷺ بیان فرمائی ہیں۔ اور اِن (آیات واحادیث) کو اس گروہ صوفیہ کی جلالتِ شان اور علومرتبت پر دلیل بنایا ہے۔ حضرت قدوۃُ الکبریٰ ؒ نے فرمایا۔ کہ بہت سی دلیلیں قرآنِ مجید میں اور احادیثِ نبوی ﷺ میں اس سلسلہ میں (بکثرت) موجود ہیں۔ لیکن بخیالِ اختصار صِرف تین آیات (نصوص) اور تین احادیث نبویہ ﷺ (یہاں پر) بیان کی جاتی ہیں۔

فأ لئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصد يقين --- و كفٰى با لله عليما ۔(سورہ نساء۔آیت نمبر 70-69)

ترجمہ : وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔ انبیاءؑ ،صدیقین ،شہداء اور صلحاء ہیں۔ اور یہ اچھے رفیق ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کافی ہے جاننے والا۔

الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم --- ذٰ لك هو الفوز العظيم ۔(سورہ یونس۔آیت نمبر 64-62)

ترجمہ : بے شک! اولیاءاللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے دوستوں) کے لئے نہ (کوئی) خوف ہے۔ اور نہ (ہی) وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے۔ اور پرہیزگار ہیں۔ اِن کے لئے دنیا میں اور آخرت میں بھی خوشخبری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلمات میں تبدیلی نہیں ہے۔ اور یہ بڑی مراد پر پہنچنا ہے۔

ان الذين قا لوا ربنا الله ثم الستقا موا --- نزلا من غفو ر رحيم ۔(سورہ حم السجدہ۔آیت نمبر 32-30)

ترجمہ : بے شک! جنہوں نے یہ کہا۔ کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ اور انہوں نے اس پر صبرِ استقامت (اختیار) کی۔ تو اِن پر فرشتے (یہ کہتے ہوئے) نازل ہوتے ہیں۔ کہ تم مت ڈرو۔ اور غمگین مت ہو۔ اور اس جنت سے خوش ہو جاؤ۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم تمھارے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں دوست ہیں۔ اور تمھارے لئے ہے اس میں۔ جو تمھاراجی چاہے۔ اور تمھارے لئے اس میں۔ جو مانگو۔ مہربانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔

اَب اِسی ضمن میں تین احادیثِ نبویہ ﷺ بیان کی جاتی ہیں۔

1۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ جس نے میرے کسی ولی (دوست) سے دشمنی کی۔ اِس سے میرا اعلانِ جنگ ہے۔ اور میرے بندوں میں سے جس نے مجھ سے تقرب چاہا۔ اور اس نے کسی ایسی شئے کو مجھ سے تقرب کا ذریعہ نہیں بنایا۔ اس چیز کے مقابلے میں، جو مَیں نے اس پر فرض کیا ہے۔ اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے قرب (نزدیکی) حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔ پس جب اس کو دوست رکھتا ہوں۔ تو اس کی شنوائی (کانوں سے سننے کی اہلیت) ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی بینائی ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کوئی سوال کرے۔ تو (مَیں یعنی اللہ) پورا کروں گا۔ اور (وہ) پناہ مانگے۔ تو پناہ دوں گا۔

اور حدیث نبوی ﷺ مین'' **استعاذ ربی** '' بھی مروی ہے۔ ن اور ب دونوں سے۔ اور حدیث میں'' **اذ نته با لحرب** '' کے معنی ہیں۔ کہ میں خود اس سے جنگ کرنے والا ہوں۔

2۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ! انہوں نے کہا۔ کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا۔ کہ بہت سے ایسے پراگندہ مو ہیں جو دروازوں سے دھکے دیئے جاتے ہیں۔ اس مرتبہ کے ہیں۔ کہ وہ کسی بات کے لئے قسم کھالیں۔ تو اللہ تعالیٰ اِن کے قول کو سچا کر دیتا ہے۔

3۔ حضرت ابی ہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ میری اُمت باراں کی مانند ہے۔ کہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس کا اول اچھا ہے یا اس کا آخر بہتر ہے۔

اِس (آخری حدیثِ نبوی ﷺ) کی حقیقتِ جامعہ سے صادر ہوا یہی مفہوم معلوم ہوتا ہے۔ کہ! یہ اُمت محمدی ﷺ کسی زمانہ میں کسی وقت بھی اولیائے مشائخ اور علمائے راسخین سے خالی نہیں رہے گی۔ جو شریعتِ ظاہری کے کے علمبردار اور بطونِ حقیقت کے مظاہر ہیں۔ اور یہ اپنی عمدہ باتوں یا اچھے کاموں سے اُمت کو آدابِ شریعت وطریقت کا پابند کرتے ہیں۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ اس طائفہ مقدسہ کے اسلاف کا طریقہ عمل یہ رہا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے اعمال وافعال کے انوار کو اُن ریاضات ومجاہدات سے کہ جن کی شریعت میں ممانعت نہیں ہے۔ حاصل کر کے اپنے مریدین اور استفادہ کرنے والوں کے بطون کو متاثر اور منور کیا۔ وہ حکایات وروایات میں مشغول نہیں ہوتے تھے۔ اس دور میں تصنیفات بھی کم تھیں۔ اور'' **لسان الحال انطق من لسان المقال** '' یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ! زبانِ حال سے زبانِ قال زیادہ گویا ہوتی ہے۔ اور یہی حضرات حقیقت میں انبیاء ورسل ؑ کے واقعتاً ورثاء وخلفاء ہیں۔ اور یہی اربابِ حقائقِ توحید ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو صادق فراست سے اور الہامات سے نوازے گئے ہیں۔ اور قیامِ قیامت تک رسولِ اکرم ﷺ کی مبارک سنتوں پر عمل پیرا رہنے والے ہوں گے۔ اور عالم ہمیشہ ان کے نورِ ولایت سے منور اور روشن رہے گا۔ اور ہر ایک زمانہ میں اس گروہ کے برگزیدہ اشخاص کو روشن نشانیوں (انعامات وکرامات اور فیوض وبرکات) کے ساتھ مہم پر نصب کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ اس عظیم اُمت کی رہبری ورہنمائی کریں۔ اور لوگوں کو انسانی خواہشات کی پستی سے نکال کر خالقِ کائنات کی بندگی کی بلندی پر پہنچائیں۔

اہلِ تحقیق کی اصطلاح میں یہی طائفہ صوفیہ کے نام سے موسوم ہے۔ (درحقیقت یہی لوگ متصوفین یا صوفیاء کہلاتے ہیں) یہی وہ حضرات ہیں۔ جو رسولِ مکرم ﷺ کی کامل اتباع اور پیروی کے باعث مرتبہ وصول تک پہنچ گئے ہیں۔ اور اس کے بعد یہ حضرات اس منصب پر بطریقِ متابعت ماذون ومامور کئے گئے ہیں۔ کہ اتباعِ شریعت کی لوگوں کو دعوت دیں۔ جیسا کہ حضرت امام ابوالقاسم القشیری ؒ نے (اپنے رسالہ قشیریہ میں) فرمایا ہے۔ کہ!

عہدِ اسلام میں کوئی زمانہ بھی ایسا نہیں گزرا۔ کہ اس میں اس گروہ صوفیہ کے مشائخ میں سے کوئی شیخ جو کہ توحید ومعرفت کے مرتبہ عالی پر فائز المرام ہو۔ موجود نہ رہا ہو۔ اور اس نے عوام کی امامت کا فرض ادا نہ کیا ہو۔ اور اس زمانہ کے آئمہ اور علماء اس شیخ کے مطیع نہ رہے ہوں۔ اور اس کے حضور میں انہوں نے عجز وانکساری نہ کی ہو۔ اور اس سے برکتیں حاصل نہ کی ہوں۔

حضرت نورالعین ؒ نے حضرت قدوۃُ الکبرٰی کے حضور میں درخواست کی۔ کہ '' ولایت '' کے معنی سے آگاہ وسرفراز فرمائیں۔ تو حضرت قدوۃُ الکبرٰی ؒ نے فرمایا۔ کہ ولایت دراصل ولا سے مشتق ہے۔ جس کے معنٰی قرب (نزدیکی) کے ہیں۔ ولایت دو طرح کی ہے۔ ولایتِ عامہ۔ ولایتِ خاصہ۔

ولایتِ عامہ اور ولایتِ خاصہ کا بیان :

ولایتِ عامہ :

ولایت عامہ تو تمام اہل ایمان میں مشترک ہے۔ اور ہر صاحب ایمان اس میں شریک ہے۔ ولایت عامہ کو لطفِ الٰہی سے قرب ہے۔ اور اسی طرح تمام مؤمنین حق سبحانہ تعالٰی کے لطف وکرم سے قریب ہوئے۔ اس لئے اللہ تعالٰی نے استغفار کے ذریعے کفر سے ان کو نکال دیا۔ اور نورِ ایمان عطا فرما دیا۔ اور وہ اس کے قریب ہوگئے۔ جیسا کہ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔ **اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمت الی النور** ۔ ترجمہ۔ اللہ تعالٰی ان لوگوں کا دوست ہے۔ جو ایمان لائے۔ اور ان کو وہ تاریکی (ظلمت) سے روشنی (نور) میں نکال کر لایا۔ یہ تھی ولایتِ عامہ۔

ولایتِ خاصہ :

ولایت خاصہ اربابِ سلوک میں جو حضرات واصلانِ حق ہیں۔ ان کے لئے مخصوص ہے۔

وھی عبارة عن فناء العبد فی الحق وبقا ئه۔ قا لوا الو لی ھوالفا نی فیه والباقی به۔

ترجمہ۔ اوراس سے مراد بندے کے حق میں اوراس کی بقاء میں فناء ہونا ہے۔اور کہا کہ ولی (اللہ تعالیٰ کا دوست) وہ ہے۔ جواللہ تعالیٰ میں فانی ہو۔اوراس کے ساتھ باقی ہو۔

سیر الی اللہ کا اختتام اس وقت ہوتا ہے۔کہ درویش بادیہ وجود کوصدق کے قدموں سے یک بارگی طے کرلے۔اور سیر فی اللہ اس وقت متحقق ہوگی۔کہ اللہ تعالیٰ بندے کووجودی اور ذاتی فنائے مطلق کے بعد تمام آلائشِ حدوث سے پاک فرمادے۔تاکہ وہ اس عالم میں اوصافِ الٰہی اوراخلاقِ لامتناہی سے متصف ہوکر ترقی کرے۔شیخ ابوعلی جرجانیؒ فرماتے ہیں۔کہ'' **الولی ھو الفا نی من حا له والباقی فی مشاھدة الحق لم یکن له عن نفسه اخبار لا مع غیر الله قرار** ۔(ترجمہ)ولی وہ ہے۔جواپنے حال سے فانی ہوا۔اور مشاہدہ حق میں اس طرح باقی ہو۔کہ نہ اس کواپنے نفس کی (کوئی) خبر ہو۔اور نہ ہی غیر اللہ کے ساتھ کوئی قرار ملے۔

اسی ضمن میں حضرت ابراہیم بن اُدھمؒ نے ایک شخص سے فرمایا۔کہ! کیا تم ولی (اللہ تعالیٰ کے دوست) بننا چاہتے ہو؟ اس (خوش نصیب شخص) نے کہا۔جی ہاں! تو آپؒ نے فرمایا۔تو پھر تم دنیا یا عُقبیٰ کی کسی بھی چیز کے ساتھ رُغبت نہ رکھو۔اوراپنے نفس کوصِرف اللہ تعالیٰ کے لئے فارغ بنالو۔اوراس (ذاتِ متعال) کی طرف متوجہ ہوجاؤ۔

ولی (ولی اللہ) کون ہے ؟

حضرت قدوۃُ الکبریٰ نے رسالہ قشیریہ سے یہ قول مبارک نقل فرمایا۔بے شک! ولی کے دومعنیٰ ہیں۔ایک فعیل کے وزن پر بمعنی مفعول یعنی کہ وہ شخص جس کے امر کا متولی اللہ تعالیٰ ہے۔(کیونکہ) اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے۔کہ! **وھو یتولی الصالحین** ۔(ترجمہ) اوروہ صالحین کا ذمہ دار ہے۔

اوروہ (اللہ تعالیٰ) اس (اپنے ولی) کوایک لحظہ کے لئے بھی اس کے نفس کے حوالے نہیں کرتا۔اوراللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داری کی رعایت فرماتا ہے۔ جبکہ دوسرے معنی فعیل یعنی فاعل کے ہیں۔یعنی وہ (اللہ تعالیٰ) اپنی بندگی، اطاعت اور عبادت کا ذمہ دار ہے۔اوراس (ولی اللہ) پرتواتر کے ساتھ یہ ذمہ داری جاری ہے۔بغیر اس کے کہ نافرمانی درمیان میں آئے۔پس انسان میں یہ دونوں اوصاف (فعیل بمعنی مفعول اور فعیل بمعی فاعل) میں موجود ہونے چاہئیں۔تاکہ وہ ولی بن جائے۔یعنی اس کا حق تعالیٰ کی ادائیگی پرتمام وکمال قائم ہوجانا اورحق تعالیٰ کا ہمیشہ اس کا محافظ ہونا، خواہ خوشی ہو یا غم۔

حضرت کبیرؒ نے شرائطِ ولی کے بارے میں عرض کیا کہ اِن کی صراحت فرمائیں۔

قال الاشرف : الولی قلبه مستا نس با لله متو حش عن غیر الله ۔(ترجمہ) حضرت اشرفؒ نے فرمایا۔ کہ ولی وہ ہے۔کہ جس کا قلب (دل) حق سبحانہ تعالیٰ سے انسیت رکھے۔اور غیرِ حق سے متوحش اور گریزاں ہو۔

اس ارشاد کے بعد حضرت قدوۃُ الکبرڑی نے شرائطِ ولی کے سلسلے میں ارشاد فرمایا کہ!

شرطِ ولی یہ ہے۔کہ! گناہوں سے محفوظ ہو۔جس طرح کہ (کسی بھی) نبیؑ کی شرط یہ ہے۔کہ وہ معصوم (عن المعصیت والخطاء) ہو۔ اور جس کسی پر بھی ازراہِ شریعت اعتراض ہو۔(للشرع علیہ اعتراض) پس وہ مغرور اور فریب خوردہ ہے۔(ولی نہیں)

پاسِ شریعت :

حضرت ابویزید بسطامیؒ ایک ایسے شخص کو ملنے چلے۔کہ جس کی ولایت آپؒ سے بیان کی گئی تھی۔ جب اِن کی مسجد کے قریب آپؒ پہنچے۔تواِن کے باہر آنے کے انتظار میں بیٹھ گئے۔کچھ دیر کے بعد جب وہ شخص (مسجد سے) باہر نکلا۔تواس نے منجانب قبلہ تھوک دیا۔توحضرت بایزید بسطامیؒ (اس کا یہ فعل دیکھ کر) وہاں سے واپس پلٹ پڑے۔اوراس شخص کو سلام تک نہیں کیا۔اور

فرمایا۔ کہ جب آدابِ شریعت کا اس کو پاس نہیں۔ تو یہ (ولی اللہ) اَسرارِ خداوندی کا کیسے امین ہوسکتا ہے؟

حضرت قدوۃُ الکبرٰیؒ فرماتے ہیں۔ کہ کوئی شخص حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ کی خدمتِ اقدس میں پہنچا۔ اور اس نے پہلے اپنا بایاں پاؤں مسجد میں رکھا۔ تو شیخ نے اس سے فرمایا۔ لوٹ جاؤ۔ کہ جو شخص دوست کے گھر (مسجد۔ اللہ کا گھر) کے داخل ہونے کے آداب سے ہی واقف نہیں ہے۔ اس سے ہم کلام وہم نشین ہونا مناسب نہیں۔ حضرت کبیرؒ نے عرض کیا۔ ولی کے لئے شرطِ محفوظ سے مراد تمام عصیاں سے محفوظ ہونا ہے یا بعض سے؟ تو آپؒ نے فرمایا۔ کہ شرط یہ ہے۔ کہ **اصرار علی المعصیت** سے محفوظ رہے۔ تاکہ گناہ پر اس کا قیام نہ ہو۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ ولی صغیرہ گناہوں پر بھی قائم رہنے سے محفوظ ہے۔ (یعنی صغیرہ گناہوں پر اصرار نہیں ہے) حضرت جنیدؒ سے ایک شخص نے سوال کیا۔ اے ابوالقاسمؒ! کیا ولی سے زِنا سرزد ہوسکتا ہے؟ تو آپؒ کچھ دیر سر جھکائے رہے۔ پھر فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر فعل کا اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ (یعنی جو کچھ اس ولی کے مقدر میں مقرر ہو چکا ہے۔ وہ مصدور و متحقق ٹھہرا۔ یعنی وہ ہو کر ہی رہے گا)

حضرت قدوۃُ الکبرٰیؒ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانیؒ سے سنا ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا ہے۔ کہ! انبیاءؑ اظہارِ گناہ کرنے سے معصوم ہیں۔ اور اولیائے کرامؒ گناہوں کی ذلت سے محفوظ ہیں۔ (اسی ضمن میں ایک حدیث نبوی ﷺ ہے۔ کہ!) حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ کہ! تو بخشتا ہے اے اللہ سب کو بخش دے۔ کون بندہ بے گناہ ہے تیرا۔

آگے فرماتے ہیں۔ مجھ بیچارے کے نزدیک کوئی گناہ اس سے بدتر نہیں۔ کہ بندہ خود کو خطا کار اور مجرم نہ سمجھے۔

اتباعِ رسول اللہ ﷺ شرطِ ولایت :

حضرت قدوۃُ الکبرٰیؒ فرماتے ہیں۔ کہ ولی کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے۔ کہ! وہ (یعنی ولی اللہ) حضرت رسولِ مکرم ﷺ کا قولاً، فعلاً اور از روئے اعتقاد تابع ہو۔ (کیونکہ) اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے۔ کہ! **قل ان کنتم تحبون اللہ فا تبعونی** ۔ (ترجمہ) اے رسول اکرم ﷺ فرمادیجیئے۔ کہ! (اگر) تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھنا چاہتے ہو۔ تو میری (حضرت نبی اکرم ﷺ کی) پیروی کرو۔ پس (اِس آیت سے ثابت ہوا کہ) سلوک طریقت میں آنحضور ﷺ کی پیروی کے راستے کو طے کرنے میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نہیں برتنی چاہیئے۔ ولی کو اپنے متبوع کے حکم کا ہر وقت تابع پابند ہونا چاہیئے۔ انہی لوگوں کے حق میں ہے۔ کہ! ماسوٰی سے کلی طور پر اعراض کرے۔ اور خواہشات سے قطعی گریزاں رہے۔ اسی طرح دنیاوی خیر و شر کی طرف بھی قطعاً التفات نہ کرے۔ کیونکہ ولی کی نظر میں کونین کا وجود اور عدم دونوں یکساں ہیں۔ اور جس کو یہ دولتِ دارین (یعنی ولایت) نصیب ہوگئی۔ اُس کو تختِ سلطنت پر جلوس فرمانے کی مطلقاً خواہش نہیں رہتی۔

حضرت قدوۃُ الکبرٰیؒ فرماتے ہیں۔ کہ ولی کی شرائط یہ بھی ہیں۔ وہ عالم ہو جاہل نہ ہو۔ منفصؒ ہو متصل نہ ہو۔ (کیونکہ) جب وہ منفصل ہو جائے گا۔ تو پھر متصل بھی ہو جائے گا۔ جیسا کہ (اسی ضمن میں) حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ نے فرمایا۔ کہ (حصولِ) طہارت انفصال ہے۔ جبکہ (ادائیگی) نماز اتصال ہے۔ اگر طہارت میں غیر اللہ سے منفصل نہ ہوگا۔ تو نماز میں اللہ تعالیٰ سے متصل بھی نہ ہو گا۔ اور جب اتصال، انفصال ہی کا نتیجہ ہے۔ تو منفصل صاحبِ کشف ہوگا۔ اور صاحبِ کشف عالم ہوگا۔ جبکہ جاہل نہ ہوگا۔ اور عالم ربانی ولی ہوتا ہے۔ اور حق تعالیٰ کا ولی (دوست کبھی بھی) جاہل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ! **ان اللہ لا یتخذو لیا جا ھلا قط** ۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہرگز کسی جاہل کو اپنا دوست نہیں بناتا۔ ایک حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے۔ کہ!

حدیثِ نبوی ﷺ : **الجاھل عدوی والعاقل صدیقی** ۔ جاہل میرا دشمن اور عاقل میرا دوست ہے۔

علمِ وراثت :

حضرت قدوۃُ الکبرٰیؒ فرماتے ہیں۔ کہ! اگر علم کا چراغ (کسی) ولی کے قلب میں نہ ہو۔ تو اُسے شر کی خبر نہیں ہو

سکتی۔اور وہ صحرائے ظلمت اور دشتِ کدورت میں مارا مارا پھرتا رہے۔ ہاں اس علم سے مراد علمِ مدرسہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ علم ہے۔ کہ جس کو علم وراثت کہا گیا ہے۔اور علمائے کرام درحقیقت انبیائے کرامؑ کے حقیقی وارث ہیں۔ یہ علم تصرفات الٰہیہ اور اس کی لاتمنا ہی عنایت سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

قال الاشرف: ان اللہ ناصر الذین اٰمنوا ثم اخراجھم عن حجب الطبیعت و کشف عن قلو بھم نورالا حدیت۔ (ترجمہ) حضرت اشرفؒ نے فرمایا۔کہ! اللہ تعالیٰ اِن حضرات کا مددگار ہے۔جو ایمان لائے۔اور اللہ تعالیٰ نے اِن کو حجاب ہائے طبیعت سے باہر نکالا۔اور نورِ احدیت اِن کے قلوب پر ظاہر کیا۔

اگر اِس علم سے علمِ مدرسہ (دراست) مقصود ہوتا۔تو پھر علمائے ظواہر ہیسر حلقہ روزگار اور پیشوئے اصفیائے نامدار ہوتے۔اور ایسا نہیں ہے۔اس لحاظ سے یہ ثابت ہوا۔کہ ولی کو علم وراثت کا عالم ہونا چاہیئے۔اس موقع پر حضرت نورالعین نے عرض کیا۔(تو پھر) علمِ وراثت سے کیا مراد ہے؟ آپؒ نے فرمایا۔علمِ وراثت (دراصل) وہ علم ہے۔جو بغیر تعلیم (اور مدرس) سے حاصؒ ہوتا ہے۔اور یہ ایک ایسا سبق ہے۔کہ بغیر رابطہ تکلم کے سمجھا جاسکتا ہے۔جیسا کہ میت کا ترکہ،جس کے بارے میں کہ علمائے ظواہر میں مشہور ہے۔کہ رشتہ قرابت سے سے حاصل ہوجاتا ہے۔جبکہ وہ علم (یعنی کہ علمِ وراثت فرحقیقت) علمِ لدنی ہے۔جس کا ذکر قرآنِ مجید میں ایسے آیا ہے۔

وعلمنه من لدنا علما۔ (ترجمہ) اور ہم نے اپنے پاس کے علم سے اس کو تعلیم دی۔

یعنی کہ اللہ تعالیٰ کے علمِ ذاتی سے ولی کو کچھ حصہ تعلیم کیا جاتا ہے۔اگرچہ از روئے ظاہر (وہ ولی اللہ) ابجد آشنا بھی نہیں ہوتا۔اس ضمن میں ہمارے مجذوب حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا ہے۔

نگارِ من کہ بمکتب نہ رفت وخط نہ نوشت ۔۔۔ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

چنانچہ ایسے حضرات متقدمین صوفیہ کرام میں بھی بہت ہیں۔اور متاخرین بزرگوں میں بھی کثرت سے موجود ہیں۔جن میں سے چند ایک کہ جن کو علمِ لدنی سے نوازا گیا۔کا ذکرِ خیر یہاں بطور تبریک کیا جاتا ہے۔

حضرت شیخ الاسلام احمد النامقی الجامیؒ :

حاملینِ علمِ لدنی میں سے ایک حضرت شیخ الاسلام احمد النامقی الجامیؒ تھے۔جب اِن کو 22 برس کی عمر میں توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔تو حضرت جامیؒ پہاڑ پر جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت میں مشغول و مستغرق ہوگئے۔اٹھارہ برس کے بعد جب اِن کی عمر 40 سال ہوئی۔تو اِنہیں مخلوق میں بھیجا گیا۔علمِ لدنی کے دروازے (دورانِ عبادت و ریاضت) کھلے ہوئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے علم توحید و معرفت سر و حکمت، روش طریقت و اسرارِ حقیقت میں 300 تین صد سے زائد رسالے تصنیف کئے۔اور وہ رسائل اتنے بلند پایہ پڑ علم حکمت تھے۔کہ کوئی عالم اور دانشور حضرت جامیؒ کے کسی قول پر اعتراض نہ کرسکا۔اور نہ کوئی کرسکتا ہے۔کیونکہ حضرت جامیؒ کی تمام تر تصانیف نصوصِ قرآنی اور احادیث نبویہ ﷺ پر مشتمل ہیں۔وہ اپنے ہر قول کی دلیل نصِ قرآنی یا حدیثِ نبوی ﷺ سے پیش کرتے ہیں۔تقریباً تین لاکھ افراد نے حضرت جامیؒ کے دستِ مبارک پر توبہ کی عظیم سعادت حاصل کی۔اور وہ گناہ گار اشخاص گناہ کے راستے سے پلٹ کر سعادت و معرفت کے راستے پر گامزن ہوئے۔

حضرت غوث الوقت سیدی عبدالعزیز الدباغؒ :

حاملینِ علمِ لدنی میں سے ایک حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ بھی تھے۔آپؒ صریح اُمی ولی اللہ تھے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت دباغؒ کو اپنی عظیم معرفت اور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ اِنہیں ایک ایسی مضبوط نسبت عطا فرمائی ہوئی تھی۔کہ جس کے نتیجے میں اِن کا سینہ مبارک اَسرار و معارف کا خزینہ بنا ہوا تھا۔آپؒ اپنی محافل و مجالس عوام الناس کو اللہ تعالیٰ کا قرب اور سیدی نبی اکرم ﷺ کے عشقِ لامنتہا کی خیرات اور فیوضاتِ رحمانی سے آشنائی کے حصول کی خاطر پیار و محبت کے تربیتی انداز میں ایسے ایسے

اسرار و معارف سے آگاہ فرماتے رہتے تھے۔ کہ جس کے نتیجے میں عوام الناس کو اِن کے اصلاح واحوال کا بہترین موقع میسر آتا تھا۔ اور لوگوں کے پراگندہ، پرحجاب قلوب کو طہارتِ ظاہری و باطنی کے فیوضات و برکات حاصل ہوتے تھے۔ اِسی ضمن میں اُن کے مرید خاص حضرت احمد بن مبارک بن محمد بن علی سلجماسی ؒ نے اُن کے فیضانِ محبت اور تعلیمات کو اُنہی کے ملفوظات بنام ''الابریز'' کے طور پر مرتب کر کے علم لدنی کے ابواب کی عقدہ کشائی کی۔ اس کتاب میں ایسے ایسے مخفی اسرار و معارف پوشیدہ ہیں۔ کہ کتاب کو پڑھنے سے ہی انسان کو ولایت کے حصول کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت احمد بن مبارک ؒ فرماتے ہیں۔ کہ اُن کے پیر و مرشد حضرت دباغ ؒ کی صحبتِ بابرکت اور اُن کے اقوال کی تاثیر اور لذت مَیں اور میرے دیگر پیر بھائی اور اُن کے معتقدین و متوسلین کئی کئی ایام تک محسوس کیا کرتے تھے۔ حضرت دباغ ؒ کے چند چنیدہ اقوال کو اِسی کتاب میں بطور تبریک پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ عام و خاص حضرات (بشمول میرے جیسے کم علم و عقل) علمِ لدنی کے اسرار و معارف سے آشنائی و آگاہی حاصل کر کے صراطِ مستقیم پر چلیں۔ اور ثواب دارین حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے محبوبین اور مقبولین میں ہم بھی شامل ہو سکیں۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر نقشبندی ؒ :

حاملینِ علمِ لدنی میں سے ایک ولی الصفت بزرگ حضرت ابو سعید ابوالخیر ؒ تھے۔ جن کو خرقہ خلافت بیس اولیائے کاملین سے میسر ہوا۔ اور سلسلہ عظیمہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ تک جا پہنچتا ہے۔ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی ؒ اور حضرت شیخ ابوالعباس قصاب ؒ بھی محض امی تھے۔ اور ایسے اُمی کہ ''کاف'' اور ''قاف'' میں تمیز تک نہیں کر سکتے تھے۔ ایک بزرگ کو کہتے تھے۔ **انت ما شوکی۔** (معشوق کو ماشوکی کہا کرتے تھے) اس کے باوجود یہ حضرات یگانہ روزگار اور فرید عصر ہو گزرے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے وقت کے غوث، جو کہ اکابر اولیاء کا سرخیل اور سردار ہوا کرتا ہے۔ وہ اور دیگر بزرگ اولیاء اللہ انہیں سے کسبِ فیض حاصل کیا کرتے تھے۔

حضرت شیخ احمد جام ؒ :

حاملینِ علمِ لدنی میں سے ایک ولی الصفت بزرگ حضرت شیخ احمد جام ؒ بھی تھے۔ جن کے بارے میں حضرت قدوۃ الکبریٰ ؒ نے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک روز حضرت شیخ احمد جام ؒ کو شیخ الاسلام عبداللہ انصاری ؒ کی خانقاہ سے کسی دعوت میں لوگ لے جا رہے تھے۔ جب خادم نے جوتے سامنے رکھے۔ شیخ نے فرمایا۔ ذرا ٹھہر جاؤ۔ ایک ضروری کام ہے۔ جونہی حضرت جام ؒ واپس آئے۔ تو دیکھا کہ ایک ترکمان اپنی زوجہ اور ایک خوبصورت مگر نابینا (13 سالہ) بیٹے کے ہمراہ حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا۔ کہ! اے شیخ ؒ! اللہ تعالیٰ نے ہم کو دنیا کی ہر نعمت عطا فرمائی ہوئی ہے۔ لیکن اِس بیٹے کے علاوہ ہماری کوئی اور اولاد نہیں ہے۔ ہم نے جہاں کہیں کسی بزرگ، طبیب یا مزار کے بارے میں سنا۔ ہم وہاں گئے۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ہم نے سنا ہے۔ کہ آپ ؒ اللہ تعالیٰ سے جو بھی کچھ طلب فرماتے ہیں۔ وہ (بِاذن اللہ) پورا ہو جاتا ہے۔ آپ ؒ ہمارے اِس لڑکے پر توجہ فرمائیں۔ تاکہ اس کی آنکھیں پرنور (روشن و بینا) ہو جائیں۔ ہمارے پاس جو بھی کچھ ہے۔ وہ آپ ؒ پر قربان!!! اور اگر ہمارا مقصد پورا نہیں ہوا۔ تو ہم (دونوں میاں بیوی) آپ ؒ کے دَر پر سر پٹخ پٹخ کر اپنی جان دے دیں گے۔ حضرت شیخ احمد جام ؒ نے فرمایا۔ (یہ تو) عجیب معاملہ ہے۔ (کیونکہ! اللہ تعالیٰ کے حکم سے) مردے زندہ کرنا، نابیناؤں کو بینا کرنا اور کوڑھی کو درست کرنا یہ سب تو حضرت عیسیٰ ؑ کے معجزات ہیں۔ احمد ؒ کون ہے۔ اور اس کی کیا ہستی ہے۔ اس سے بھلا یہ محال کام کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہ کہہ کر وہ (شیخ احمد جام ؒ) جانے لگے۔ اور یہاں ترکمان اور اس کی بیوی نے اپنے اپنے سر پٹخنا شروع کر دیئے۔ جب حضرت شیخ ؒ شہر دالان پہنچے۔ تو آپ ؒ پر ایک عجیب حالت طاری ہوئی۔ اور آپ ؒ کہنے لگے۔ ہم کریں گے۔ ہم کریں گے۔ وہاں پر موجود چند حضرات نے حضرت شیخ کے یہ جملے سنے۔ اور حضرت شیخ دالان ہی سے واپس پلٹ پڑے۔ اور خانقاہ میں تشریف لے آئے۔ اور چبوترے کے کنارے پر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا۔ اس نابینا لڑکے کو لایا جائے۔ چنانچہ اُس نابینا لڑکے کو آپ ؒ کے روبرو لایا گیا۔ آپ ؒ نے اپنے دونوں انگوٹھے اس نابینا

لڑکے کی دونوں آنکھوں پر رکھے۔ اور کھینچ لیا۔ اور فرمایا۔ **انظر باذن الله** ۔ (دیکھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اسی وقت اس نابینا لڑکے کی دونوں آنکھوں میں روشنی لوٹ آئی۔ وہاں پر موجود چند حضرات نے آپؒ سے دریافت کیا۔ کہ پہلی مرتبہ تو آپؒ کی ابان سے وہ کلمات (یعنی انکار) ادا ہوئے۔ اور پھر یہ کلمات ادا ہوئے۔ ہم کریں گے۔ ہم کریں گے۔ یہ دونوں باتیں کس طرح درست ہوسکتی ہیں۔ حضرت شیخ احمد جامؒ نے فرمایا۔ کہ جو کچھ اول مرتبہ کہا گیا (یعنی بینائی نہ لوٹانے والی بات) وہ احمدؒ کا قول تھا۔ اور اس کے علاوہ کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جب مَیں دالان میں پہنچا۔ تو غیب سے ندا آئی۔ کہ احمدؒ ٹھہرو! زندہ کرنا حضرت عیسیٰؑ کا ہی کام تھا۔ اور کوڑھی کو درست کرنا بھی انہیں کا کام تھا۔ اَب تم بھی کہہ دو۔ کہ ہم کریں گے۔ ہم کریں گے۔ اَب ہم نے اس لڑکے کی آنکھوں کی روشنی تمھارے اختیار میں دے دی ہے۔ غیب کی یہ آواز میرے قلب میں اس طرح آئی۔ کہ یہی کلمات اسی طرح میرے دل ہی میں اُتر گئے۔ اور پھر میری زبان سے بھی وہی کلمات ادا ہوگئے۔ پس وہ قول وفعل جو کچھ بھی تھا۔ وہ حق تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ جو درحقیقت احمدؒ کے ہاتھ اور زبان سے ظاہر ہوا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خرقہ مبارک:

حضرت قدوۃ الکبریٰؒ نے فرمایا۔ کہ حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر نقشبندیؒ جس خرقہ کو پہن کر عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ اِن کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے سلسلہ بہ سلسلہ مشائخین سے پہنچا تھا۔ ان کو بتا دیا گیا تھا۔ کہ یہ خرقہ تم احمد جامؒ کے سپرد کر دینا۔ حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ نے اپنے فرزند ارجمند شیخ ابو طاہرؒ کو وصیت فرمائی۔ کہ میرے مرنے کے چند برس بعد ایک نوجوان، نوخط بلند و بالا، حسن میں یوسفؑ، نیلگوں چشم، جس کا نام احمدؒ ہوگا، تمھاری خانقاہ میں آئے گا۔ اس وقت تم اپنے احباب واصحاب کے مابین میری مسند پر تشریف رکھتے ہوگے۔ تم یہ خرقہ یقیناً اس نوجوان کے سپرد کر دینا۔ جب شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ کا وقتِ وصال قریب ہوا۔ تو شیخ ابو طاہرؒ کے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی۔ کہ! اپنی نعمت وولایت والد محترم اور شیخ وقت ابوسعید ابوالخیرؒ مجھے عطا فرمائیں۔ حضرت شیخؒ نے فوراً آنکھیں کھولیں۔ اور فرمایا۔ کہ جس ولایت ونعمت کی تم جستجو وآرزو کر رہے ہو۔ وہ دوسرے (شیخ احمد جامؒ) کو بحکمِ الٰہی عطا کی جا چکی ہے۔ اور ہماری مشیخیت کا علم خرابات کے دروازے پر گاڑ دیا گیا ہے۔ اَب ہماری روش اور ہمارا کام ان (شیخ احمد جامؒ) کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ کوئی بھی اس صورت کو نہ سمجھ سکا۔ شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ کی وفات کے چند برس بعد اُن کے صاحبزادے شیخ ابو طاہرؒ نے ایک خواب ملاحظہ کیا۔ کہ کہ اُن کے والد اور شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ اپنے چند رُفقاء کے ہمراہ بہت تیزی سے کہیں جا رہے ہیں۔ شیخ ابو طاہرؒ نے عرض کیا۔ اے شیخِ محترم! یہ کیسی عجلت ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ کہ تم بھی چلو۔ کہ قطب الاولیاءؒ تشریف لا رہے ہیں۔ (دراصل وہ قطب الاولیاء شیخ احمد جامؒ کی شکل وصورت میں شیخ ابو طاہرؒ کو دکھائے گئے)

دوسرے دن شیخ ابو طاہرؒ خانقاہ میں تشریف فرما تھے۔ کہ ایک نوجوان (رات کے خواب والے قطب الاولیاء) داخل ہوا۔ جو انہیں صفات کا حامل تھا۔ جن کی بشارت شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ نے دی تھیں۔ شیخ ابو طاہرؒ نے فوراً بھانپ لیا اور سمجھ گئے۔ کہ! یہی وہ عظیم ہستی ہیں۔ شیخ ابو طاہرؒ نے ان کی بہت عزت وتکریم کی۔ لیکن بتقاضائے بشریت انہیں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ اپنے والدِ محترم اور شیخؒ کا خرقہ ہاتھ سے کیوں جانے دوں۔ شیخ ابو طاہرؒ کے دل میں ابھی خیالی خطرہ گزر راہی تھا۔ کہ اس نوجوان نے فرمایا۔ کہ اے خواجہؒ! امانت میں خیانت روا نہیں۔ خواجہ ابو طاہرؒ بہت خوش ہوئے۔ فوراً اُٹھے۔ اور وہ خرقہ مبارکہ جو کہ اُن کے شیخ اور والد محترم شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ سے ملا تھا۔ لاکر اس نوجوان (شیخ احمد جامؒ) کو بصد عزت واحترام پہنا دیا۔ شیخ احمد جامؒ کے بعد معلوم نہیں وہ عظیم خرقہ کس پاک طینت ہستی کے پاس گیا۔ یہ شیخ احمد جامؒ اپنی ابتدائی زندگی میں بڑے مے خوار ہوا کرتے تھے۔

حضرت شیخ محمد معشوق طوسیؒ:

(بقول حضرت قدوۃ الکبریٰؒ) حاملینِ علمِ لدنی میں سے ایک ولی الصفت بزرگ حضرت شیخ محمد طوسیؒ مجذوبِ زمانہ اور بہترین

دانشوروں میں سے تھے۔ شہر طوس میں آپ ؒ کا قیام تھا۔ اور آپ ؒ کا مزار بھی اسی شہر طوس ہی میں واقع ہے۔ حضرت قدوۃُ الکبرٰیؒ محض آپ ؒ کی زیارت کے لئے نیشا پور بھی تشریف لے گئے تھے۔ یہ مزار شہر طوس کے ایک گاؤں میں واقع ہے۔ بقول ایک درویش! حضرت شیخ عین القضاء ہمدانیؒ نے اپنے بعض رسائل میں لکھا ہے۔ کہ شیخ محمد معشوق نماز نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت خواجہ محمد عمویہ ؒ اور حضرت شیخ احمد غزالیؒ (برادرِ محترم حضرت امام محمد بن محمد غزالیؒ صاحب احیاء العلوم) سے روایت ہے۔ کہ قیامت کے دن صدیقوں کو یہ تمنا ہوگی۔ کہ وہ خاک ہوتے۔ اور شیخ محمد معشوق ؒ اس خاک پر اپنے قدم مبارک رکھتے۔ یہی مجذوب محمد معشوقؒ ایک روز طوس کی جامع مسجد میں پہنچ گئے۔ اس وقت حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر نقشبندیؒ وعظ فرما رہے تھے۔ محمد معشوقؒ نے اپنی قباء کا بند (جس کو کہ وہ ہمیشہ کھلا رکھتے تھے) باندھ لیا۔ بندِ قبا باندھتے ہی شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ خاموش اور ساکت ہوگئے (گویا کہ زبان انس کو یارائے گویائی ہی نہ رہا) کچھ دیر کے بعد جب بولنے کی سکت پیدا ہوئی۔ تو بولے اے سلطانِ عصر! اے سرور! اپنی قبا کا بند کھول دیجئے۔ (کیونکہ) آپ ؒ نے اپنی قبا کا بند باندھ کر ساتوں آسمانوں اور زمینوں کو بھی باندھ دیا ہے۔ اللہ اللہ! یہ (حضرت شیخ محمد معشوقؒ) کیسے اُمّی تھے۔ کہ علوم اولین و آخرین کے (علم و حکمت کے) چشمے اِن کے قلب و زبان سے رواں دواں تھے۔

زہے معشوق چوں بند قبا بست　　　　ہزاراں بند بر دل از جفا بست

ایک دن حضرت قدوۃُ الکبرٰیؒ کے سامنے عطائے علمِ غیبی کی بات چل نکلی۔ تو فرمایا۔ کہ اہلُ اللہ اور درویشوں کے لئے علمِ غیبی عطا کرنا اور پوشیدہ سچی باتوں کو ظاہر کر دینا آشِ جَو کھانے سے زیادہ سہل ہے۔

حضرت قدوۃُ الکبرٰیؒ کا حضرت نور العینؒ سے تصرف کروانا :

حضرت قدوۃُ الکبرٰیؒ کی خاطر شریف میں اکثر یہ بات پیدا ہوتی۔ کہ حضرت نور العینؒ کے تصرف کو دوسروں کے اندر بچشمِ خود ملاحظہ فرمائیں۔ اور یہ بھی دیکھیں۔ کہ حضرت نور العینؒ کا کمالِ تصرف بعینہٖ اِن میں سرایت کر چکا ہے یا نہیں۔ جیسا کہ ایک استاد اپنے کسی شاگرد کی ظاہری و باطنی تربیت کیا کرتا ہے۔ تو اس کی یہ بھی خواہش ہوتی ہے۔ کہ اپنی تربیت کا اثر بچشمِ خود ملاحظہ کرے۔ تا کہ اس میں یہ اعتماد پیدا ہو جائے۔ کہ اس کی تربیت اثر کر چکی ہے۔ اور اگر شاگرد کے معاملے میں کہیں ذرا سی خامی، کوتاہی یا کمی رہ گئی ہو۔ تو اس کا مکمل تدارک کر دیا جائے۔ اسی خیال کے پیشِ نظر حضرت قدوۃُ الکبرٰیؒ نے حضرت نور العینؒ کو ارشاد فرمایا۔ کہ امیر علی بیگ ؒ نے ایک عرصہ دراز سے اس خاندان اور دودمانِ عالی کی خدمت کی ہے۔ اَب اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ وہ (امیر علی بیگ) راہِ سلوک پر گامزن ہو۔ اور راہِ طریقت (معرفت الٰہی اور علم لدنی) کے عظیم سفر کو اختیار کرے۔ اور کسی نے بھی اس کی باطنی تربیت اَب تک نہیں کی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں۔ کہ تم میرے سامنے ہی اس کی تربیت معنوی میں مشغول ہو جاؤ۔ تا کہ مَیں اس کا اثر ملاحظہ کر سکوں۔ اور مجھے تمھاری قوتِ تصرف پر بھی اعتماد ہو جائے۔

حضرت نور العینؒ نے جب یہ حکم سنا۔ تو از روئے انکسار اور نہایت عاجزی و اضطرار سے عرض کیا۔ کہ جہاں آسمانِ ہدایت کا آفتاب اور زمانہ پیشوائی کا سلطانِ جمشید جناب کے رحم و کرم کے محل سرائے شرافت میں جلوہ اَفروز ہو۔ وہاں میری کیا طاقت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس آفتابِ عالمتاب پر زوال نہ ڈالے۔ اور ذاتِ بابرکات کہ اَسرارِ الٰہی کی مظہر ہے۔ اور صفاتِ والا درجات کہ نامتناہی انوار کا سرچشمہ ہے۔ آسمان و زمین کا ماوا و ملجا ہے۔ تندرستی و صحت کی گودوں میں ہمیشہ پلا کرے۔ حضرت نور العینؒ نے فرمایا۔ کہ آفتابِ عالمتاب کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی کیا مجال کہ تصرف و جذبہ کے زور میں اپنے کو امتحان و دشواری میں ڈالے۔ اور (اس) غریب ستارے کی کیا طاقت کہ صاف اور روشن آفتاب کے سامنے تصرف کا دَم مارے۔

لیکن جب اِدھر (حضرت قدوۃُ الکبرٰیؒ کی جانب) سے زیادہ اصرار ہوا۔ تو سرتابی کی مجال نہ تھی۔ اور آدابِ طریقت کے خلاف تھا۔ لہٰذا حضرت امیر علی بیگؒ کی باطنی تربیت پر آپ (حضرت نور العینؒ) کمربستہ ہو گئے۔ حضرت نور العینؒ مراقبہ میں

بیٹھے۔اور حضرت بیگ ؒ کے تصرفِ باطن پر متوجہ ہوگئے۔اور انجذابِ روحانی پر توجہ فرمائی۔ذرا سی دیر کے بعد تصرف کے آثار حضرت امیر علی بیگ ؒ کے بشرہ سے ظاہر ہونے لگے۔جس کے بعد اُن کی زبان سے توحید آمیز اور وجدانگیز کلام ادا ہونے لگا۔اس بلندی کا یہ عالم تھا۔کہ اس وقت بعض عالم بھی جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔اس کو نہیں سمجھ سکے۔ان علماء میں بعض ایسے بھی تھے۔جو درویشوں کے حال کے منکر تھے۔حضرت قدوۃُ الکبریٰ ؒ نے اِن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔کہ تمام لوگ اس بات سے تو واقف ہیں ہی۔کہ امیر علی بیگ ایک اَن پڑھ ترک ہے۔اَب آپ میں سے جس کسی کو کسی بھی علم میں کچھ اشکال پیش ہو (مسئلہ یا سوال کرنا مقصود ہو۔) تو امیر علی بیگ سے دریافت کیجئے۔اگر وہ اس کو حل نہ کردیں۔تو مَیں ضامن!!!

آپ ؒ کے ارشاد کے موجب بعض علماء نے عجب عجب سوالات کئے۔اور علم ہیئت وفلک کے پیچیدہ مسائل امیر علی بیگ سے دریافت کئے۔تو انہوں (حضرت امیر علی بیگ ؒ) نے ایک ایک سوال کا ایک ایک نہیں بلکہ دس دس جوابات دیئے۔بلکہ دس کے سو جوابات بھی دیئے۔اور وہ ان مشکل مسائل کو اس طرح سے فی البدیع حل کرتے جارہے تھے۔کہ جو ان علماء کے علم وحکمت اور فہم سے بھی بالا تھے۔صحیح تو یہ ہے۔کہ آپ ؒ کے التفات کے آفتاب کا ایک پرتو بھی اگر کسی پر پڑ جائے۔تو ذرہ کے نور سے تمام عالم جگمگا اُٹھے۔

کسی دوسرے کو اپنی ولایت اور نعمت بخشنا :

حضرت کبیر ؒ نے خدمت والا میں عرض کیا۔کہ عام وخاص میں یہ بات بہت مشہور ومعروف ہے۔کہ فلاں بزرگ نے اپنی وفات کے وقت اپنی ولایت کے آثار اور اپنی نعمت دوسرے (یعنی کسی مرید یا خلیفہ یا اپنے کسی جانشین) کو بخش دی۔کیا یہ عجیب سی بات معلوم نہیں ہوتی۔کہ وہ ولایت جو ہزار محنت کے بعد حاصل کی جاتی ہے۔اور وہ نعمت جو صد ہارحمتوں کے بعد حاصل ہوتی ہے۔اور جب آخرت میں اس سے محفوظ ہوتے ہیں۔اور درجاتِ عالیہ اس کی بدولت نصیب ہوتے ہیں۔پس ایسی ولایت اور نعمت دوسروں کے کس طرح حوالے کی جاسکتی ہے۔اور دے دینا درست مان بھی لیا جائے۔تو بعض اولائے کرام ؒ میں وہ تصرف جو ان کی زندگی میں ان کو حاصل تھا۔انتقال کے بعد کس طرح قائم رہتے ہیں۔جبکہ وہ اپنی ولایت اور نعمت دوسروں کو بخش چکے ہوتے ہیں۔حضرت کبیر ؒ کے مذکورہ سوال کے جواب میں حضرت قدوۃُ الکبریٰ ؒ نے فرمایا۔کہ اس ایثارِ ولایت اور عطائے نعمت سے مراد یہ نہیں ہے۔کہ وہ اپنی مخصوص ولایت اور اپنی خاص نعمت دوسروں کو دے دیتے ہیں۔بلکہ اس سے مراد تو یہ ہے۔کہ وہ طریقہ اور اشعار کسی ایک کو یا کئی لوگوں کو بخش دیا جاتا ہے۔جو بخشنے والے کی ذات تک محدود تھا۔اور دوسرا اس سے محروم تھا۔تاکہ یہ نعمت و روش اور طرزِ خاص بخشی گئی ہے۔اس روش اور اصولِ سلوک کو اپنا کر اس راہ کو طے کرے۔

حضرت شیخ خواجگی ؒ نے فرمایا۔کہ شیخ کے پاس نعمتِ وِلایت (ولایت میں واؤ کے نیچے زیر ہے) اور دولتِ وَلایت (وَلایت کے واؤ کے اوپر زبر ہے) دونوں ہوتی ہیں۔اور جو کچھ خلق سے لگاؤ ہے۔وہ پہلی وِلایت ہے۔مثلاً مرید کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبول ﷺ تک پہنچایا جائے۔اور طریقت کے آداب اس کو سکھائے جائیں۔لیکن دوسری وَلایت محبتِ الٰہی اور حضرت سرورِ کونین ﷺ کا قرب ہے۔جب ایک شخص دنیا سے انتقال کرتا ہے۔تو اس کو پہلی وِلایت جس کسی کو چاہتا ہے۔دے دیتا ہے۔اگر وہ خود کسی کو نہیں دیتا۔تو حق تعالیٰ اپنے دوستوں (اولیاء اللہ) میں سے کسی ایک کو بخش دیتا ہے۔لیکن دوسری وَلایت (حُبِّ الٰہی اور قرب رسول مکرم ﷺ) کو وہ اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔اور وہ اسی کے ساتھ ہی باقی رہتی ہے۔

اگر زینجا سفر درپیش گیرم　　　زِ عشقت زادِ راہ خویش گیرم

اِسی ضمن میں یہ بات بہت مشہور ومعروف ہے۔کہ حضرت امیر خسرو ؒ کو اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی ؒ سے عشق کی حد تک محبت تھی۔اور حضرت خواجہ نظام الدین ؒ کو بھی حضرت امیر خسرو سے بہت پیار تھا۔حضرت خواجہ ؒ اُنہیں ولایت عطا کرنا چاہتے تھے۔اسی لئے انہوں نے ایک تھال میں کچھ کھانے کی چیزیں پیالیوں میں رکھ کر اپنے خلیفہ خاص

حضرت خواجہ نصیرالدین چراغ دہلوی ؒ کو بھجوائیں۔ جب حضرت امیر خسرو ؒ حضرت چراغ دہلوی ؒ کی خدمت میں گئے۔تو حضرت چراغ ؒ نے اُن کی طرف بغور دیکھا۔ پھر برتن خالی کر کے تھال واپس کر دیا۔

جب حضرت امیر خسرو ؒ اپنے پیرو مرشد ؒ کی بارگاہ میں پہنچے۔تو حضرت پیرو مرشد ؒ نے حضرت امیر خسرو ؒ سے پوچھا۔کہ! حضرت چراغ دہلوی ؒ نے آپ ؒ سے کچھ کہا ؟ تو حضرت امیر خسرو ؒ نے نہایت اَدب سے نفی میں جواب دیا۔اور بتایا۔کہ! بس کھانا اپنے برتن میں ڈال کر خالی برتن واپس دے دیئے۔تو حضرت خواجہ نظام الدین ؒ نے فرمایا۔اے امیر خسرو ! میں کچھ نہیں کر سکتا۔مَیں نے تو چاہا تھا۔کہ! تمھیں ولایت دے دوں۔لیکن منظوری نہیں ہوئی۔یہ (شاید) تمھاری تقدیر میں نہیں ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی ؒ تو اپنے چہیتے مرید جناب حضرت امیر خسرو ؒ کو منصبِ ولایت سے سرفراز کرنا چاہتے تھے۔لیکن عطا نہ کر سکے۔ ہاں البتہ اُنھیں اپنا سلام عطا کر دیا۔اور فرمایا۔کہ! جو میرے پاس (میری زندگی یا میرے وصال کے بعد) آئے۔ پہلے اُنھیں (یعنی حضرت امیر خسرو ؒ) کو سلام کرے۔

صحابی ؓ ،تابعی ؒ اور ولی کا بیان :

علمائے کرام ؒ کے نزدیک صحابی ؓ ایسے شخص کو کہا جاتا ہے۔کہ جس نے آنحضرت رسولِ اکرم ﷺ کے زمانہ ہی میں اسلام قبول کیا ہو۔اور شریعتِ محمدی ﷺ کو اپنایا ہو۔اگر چہ اُن (صحابی ؓ) کو آنحضور ﷺ کی صحبتِ بابرکت میسر نہ ہوئی ہو۔جبکہ تابعی ؒ ایسے مسلمان شخص کو کہا جاتا ہے۔کہ جس نے رسول آخرالزماں ؐ کے کسی صحابی ؓ کی زیارت کی ہو۔اگر چہ مجالست و مصاحبت نہ بھی ہوئی ہو۔اور ولی ایسے متقی مسلمان کو کہا جاتا ہے۔جسے اللہ تعالیٰ اپنا دوست گردانتے ہوں۔اور وہ متقی شخص بھی اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہر چیز کو کوئی اہمیت نہ دے۔چنانچہ فرمایا گیا۔ **الله ولی الذین آمنوا**۔ اللہ تعالیٰ ان کا ولی (دوست) ہے۔جو ایمان لائے۔

چنانچہ اِسی بابت (مشہور کتاب) حلیۃ الاولیاء میں ابونعیم ؒ نے ایک حدیثِ نبوی ﷺ نقل کی ہے۔کہ! جب آنحضرت رسولِ مکرم ﷺ سے ولی (ولایتِ خاصہ) کی تعریف دریافت کی گئی۔کہ! **یارسول اللہ ﷺ! اولیاء اللہ کون ہیں؟** تو آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ وہ وہ لوگ ہیں۔جب ان کو دیکھا جائے۔تو اللہ تعالیٰ یاد آ جائے۔ایک اور **حدیثِ قدسی** میں یوں آیا ہے۔کہ میری مخلوق میں میرے محبین و اولیاء وہ (خوش نصیب لوگ) ہیں۔کہ میرے ذکر کے ساتھ ان کا ذکر کیا جائے۔اور میں اُن کے ذکر سے یاد کیا جاؤں۔اِسی طرح حقائق اسلمی میں آیا ہے۔کہ جناب حضرت عیسیٰ روح اللہ ؑ سے فرمایا گیا۔کہ اُن (پاک باز لوگوں) کے پاس اُٹھنا بیٹھنا اختیار کرو۔کہ جن کی زیارت تمھیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے۔اور آخرت کی رُغبت دلائے۔(کیونکہ) یہی ہے ولایتِ خاصہ۔حق تعالیٰ سے ہم دست بستہ دعا گو ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کے توسل و تصدق سے ہمیں اور جملہ طالبین کو ولایتِ خاصہ سے بہرہ ور فرمائے۔آمین ثم آمین۔

نسیما جانبِ بطحا گذر کن — زِاحوالم محمد ﷺ راخبر کُن

ببرایں جانِ مُشتاقم بہ آنجا — فدائے روضۂ خیر البشر کُن

تُوئی سُلطانِ عالم یا محمد ﷺ — زروئے لطف سوئے من نظر کُن

مشرف گرچہ شُد جامی ؒ زلطفش — خدایا ایں کرم بارِ دِگر کُن۔

اِسی ضمن میں ایک اور بات بھی فقیر عبدالرؤف کے پیشِ نظر ہے۔جس کو قارئین کی دلچسپی کے لئے یہاں بیان کیا جاتا ہے۔وہ یہ کہ ! ولایت میں دو درجات ہیں۔ایک کو ولایتِ عامہ کہا جاتا ہے۔اور دوسرے کو ولایتِ خاصہ یعنی صاحبِ ولایت اَمر۔

☆ **ولایتِ عامہ**: ولایت کی یہ قسم تمام اولیاء اللہ ؒ کو حاصل ہوتی ہے۔

☆ **ولایتِ خاصہ (صاحبانِ اَمر)**: ولایت کی قسم چند مخصوص اولیاء اللہ ؒ کو ہی حاصل ہوتی ہے۔اِس ولایت کا

حامل بزرگ مشیتِ ایزدی اور تقدیرِ الٰہی کے موافق دیگر لوگوں کو بھی پلک جھپکتے میں کامل بنا دے۔ بلکہ جو کشف و کرامات اور علم لدنی اپنے پاس رکھتا ہے۔ وہ مرید کو بھی اُسی لمحے عطا کر دے۔ اور یہ بزرگ بعد اَز وِصال اور بھی زیادہ فیض رساں اور متنفع ہو جاتا ہے۔ اور اپنی قبر سے لوگوں کو بھرپور فیض سے نوازتا ہے۔

مقامات، اقسام و درجات اولیاء اللہ :

اَب ہم تاریخ کی عظیم کتاب **شریف التواریخ** (جلدِ اول) **نفحاتُ الانس، الابریز، آدابُ المریدین، مِراۃُ الاسرار** اور **سرِ دلبراں** سے پیر و مرشد کے مابین تعلق اور اولیاء اللہ کی چند مخصوص حالتوں اور اُن کے مقامات کا ذکر کرتے ہیں۔ کیونکہ اِن کا جاننا اصطلاحاتِ تصوف میں لازمی ہے۔

☆ **مُرید** : ایسا شخص جو اپنے پیر و مرشد، ہادی و رہبر اور پیشوا کی جناب سے صدق قلب سے ارادت رکھتا ہو۔ عبادات و ریاضات، حسنِ اخلاق، مشاغل و مراقبات کے ذریعے اپنے پیر و مرشد کی خوشنودی کو حاصل کرنے کی صدق دل سے بھرپور سعی کرے۔ اور اپنا سارا وقت احکامات شریعت اور پیر و مرشد کی رضا میں صَرف کرے۔ پیر و مرشد اپنے مرید کو تین قسم کے غسلوں سے مغسول کرواتا ہے۔ غسل شریعت۔ غسل طریقت۔ غسل حقیقت

☆ **غسل شریعت:** مرید ایسا غسل کرے۔ جیسے کہ جنابت سے پاکی کے حصول کا غسل کیا جاتا ہے۔ اور تمام ظاہری صغیرہ کبیرہ گناہوں سے خود کو پاک کرلے۔ اور آئندہ کوئی گناہ نہ کرنے کا مصمم عہد کرلے۔

☆ **غسل طریقت:** مرید ایسا غسل کرے۔ کہ تجرد اختیار کرے۔ خلوت گزین ہو جائے۔ اور اپنا وقت احکاماتِ شریعت میں صَرف کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔

☆ **غسل حقیقت:** مرید ایسا غسل کرے۔ باطنی توبہ اختیار کرے۔ خود کو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور عشق میں دائمًا محو و مستغرق کرلے۔ نیز اِس غسل میں یہ بھی شرطِ عین ہے۔ کہ پیر و مرشد کی ہر بات کو حرف آخر سمجھ کر اُس پر یقین کرتے ہوئے عمل پیرا ہو۔ کسی بھی قسم کا شک دل میں نہ لائے۔ کیونکہ پیر و مرشد اپنے مرید کے لئے بمنزلہ ترقی و مشاطہ ہے۔ جو کچھ وہ کہتا ہے۔ مرید کی کمالیت کے لئے کہتا ہے۔ تاکہ مرید کو ولایت میں عروج حاصل ہو سکے۔

یاد رہے۔ کہ! مرید دو اقسام میں منقسم ہوتا ہے۔ مرید رسمی۔ مریدِ حقیقی۔

☆ **مُریدِ رسمی :** ایسا مرید جس کو پیر و مرشد یہ تلقین کرے۔ کہ نادیدنی کو نہ دیکھے۔ اور ناشنیدنی کو نہ سنے۔ اور اپنا تمام وقت اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول میں لگاتا رہے۔ خلوت میں رہ کر خود کو ذکر و اذکار، مشاغل و مراقبات میں ہر وقت مشغول رکھے۔ نمازِ پنج گانہ اور تہجد و اشراق و چاشت کی پابندی لازم کرلے۔ ایسے مرید کو پیر و مرشد ہر وقت اپنے نگاہ کرم میں رکھتا ہے۔ اور اُسے سلوک و معرفت کی منازل بھی طے کرواتا رہتا ہے۔

☆ **مُریدِ حقیقی :** ایسا مرید جس کو پیر و مرشد سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھے۔ اور منازل سلوک و معرفت بھی اُسے طے کرواتا رہے۔ ایسا خوش قسمت مرید ہر وقت اپنے پیر و مرشد کی نگاہوں کے سامنے رہتے ہوئے بہت جلد سلوک و معرفت کی منازل کو طے کرتے ہوئے روحانی ترقی کے مدارج کو جلدی جلدی طے کرتا چلا جاتا ہے۔ اگر پیر و مرشد واقعی ولایت کے بلند مقام پر ہوگا۔ تو مرید بھی جلد ولایت کی بلندی (Extreme Progression) پر جلدی پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ۔

بہر حال مرید صادق وہ ہے۔ کہ جس کو دنیا میں ماسوا اپنے شیخ کے کوئی اور محبوب نہ ہو۔ اور وہ اپنے پیر و مرشد کو ہر وقت، ہر جگہ پر حاضر و ناظر خیال کرے۔ مرید کے دل و دماغ میں جو بھی نیک و بد تخیلات گزریں۔ وہ اپنے پیر و مرشد سے لازمی اظہار

خیال (Discuss) کرے۔ اگر مرید کے دل میں اپنے پیرومرشد کے بارے میں ذرہ بھر بھی کوئی شک وشبہ پیدا ہو۔ تو وہ مریدِ صادق نہیں کہلا سکتا۔ اِس ضمن میں یہ فقیر محمد عبدالرؤف قارئین کی خدمت میں یہ ضرور عرض کرنا چاہے گا۔ کہ پیرومرشد کو بھی ایک انسان (سچا مومن) خیال کریں۔ پیرومرشد سے بھی غلطی ممکن ہے۔ جیسے کہ ایک عام انسان غلطی کرتا ہے۔ مگر یہ ضرور ہے۔ کہ شریعت کے خلاف اُسے مسلسل کوئی کام کرتا دیکھے۔ تو اپنی مریدی کا سلسلہ منسوخ کرسکتا ہے۔ اِسی ضمن میں ایک چھوٹا سا واقعہ پیشِ خدمت ہے۔ ایک دفعہ تین مریدین کہ جن کی ارادت مختلف پیران سے تھی۔ ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ اور ایک صاحب ولایت کے سامنے اپنے درجات کے جاننے کے لئے پہنچے۔

پہلے مرید نے کہا۔ کہ میں فجر کی نماز خانہ کعبہ میں پڑھتا ہوں۔ ظہر کی نماز مدینہ منورہ میں پڑھتا ہوں۔ عصر کی نماز بیت المقدس میں پڑھتا ہوں۔ اور مغرب وعشاء کی نماز گھر کے قریب کی مسجد میں پڑھتا ہوں۔

دوسرے مرید نے کہا۔ کہ میں فجر کی نماز خواجہ خواجگان (حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ) کے مزار کی ملحقہ مسجد اجمیر میں پڑھتا ہوں۔ ظہر کی نماز خواجہ خواجگان (حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ) کے مزار کی ملحقہ مسجد دہلی میں پڑھتا ہوں۔ میں عصر کی نماز خواجہ خواجگان (حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ) کے مزار کی ملحقہ مسجد پاکپتن میں پڑھتا ہوں۔ اور مغرب وعشاء کی نماز گھر کے قریب کی مسجد میں پڑھتا ہوں۔

تیسرے مرید نے نہایت عاجزی وانکساری سے کہا۔ کہ یہ دونوں مریدین بہت بلند مقامات پر ہیں۔ اِن کو کرامتِ طی الارض حاصل ہے۔ میری تو اتنی پرواز نہیں۔ البتہ میں اِس بات پر بہت خوش ہوں کہ مَیں ہر نماز پیرومرشد کی معیت میں پڑھتا ہوں۔ پیرومرشد کا دیدار میرے لئے قبلہ وکعبہ کے دیدار کی حیثیت رکھتا ہے۔

جب اُس بزرگ نے تینوں مریدین کے احوال سنے۔ تو اُنہوں نے فرمایا۔ کہ تم میں سب سے بہتر یہ آخری مرید ہے۔ کہ جس کو ہر نماز میں اپنے پیرومرشد کا دیدار نصیب ہوتا رہتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مقامِ محبوبیت:

صاحبِ بحرالمعانی ایک بزرگ کا واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ جن کو حضرت خضر نبیؑ کی مصاحبت ورفاقت میسر ہوئی ہے۔ کہ!

مَیں ایک دن دریائے نیل میں حضرت خضرؑ کے ہمراہ ایک کشتی میں بیٹھے محوِ گفتگو تھا۔ (ہمارے مابین) محبوبانِ خدا کے متعلق باتیں ہورہی تھیں۔ (دورانِ گفتگو) حضرت خضرؑ نے فرمایا۔ کہ! سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت خواجہ نظام الدین محبوبِ الٰہی دہلویؒ ہر دو حضرات ''مقامِ محبوبیت'' پر فائز ہیں۔ اولیائے اُمت میں سے یہ رُتبہ دیگرے اولیاء اللہ میں سے کسی اور کو عطا نہیں ہوا۔

بعض اہل اللہ کی شان:

حضرت سیدی عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنی کتاب ''طبقات امام شعرانی'' میں فرماتے ہیں۔ کہ! رات کے مرد ہی اصل میں مرد ہیں۔ جب بھی وقت میں تاریکی آتی ہے۔ تو کاز مّا ولی کا نور قوت پاتا ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ کا دوست (یعنی ولی اللہ) اللہ تعالیٰ کے حضور ایسے ہے۔ جیسے شیرنی کا بچہ اس کی گود میں۔ کیا تو سمجھتا ہے۔ کیا وہ شیرنی اپنا بچہ اس کے لئے چھوڑ دے گی۔ جو اسے ہلاک کرنا چاہتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں۔ جن کے افعال اس کے افعال کے ساتھ ہیں۔ جن کے اوصاف اس کے اوصاف کے ساتھ ہیں۔ اور ان کی ذات اس کی ذات کے ساتھ محو ومستغرق ہوگئی ہے۔ اور اس نے انہیں ایسے ایسے اَسرار سپرد فرمائے ہیں۔ کہ جنہیں عام اولیاء اللہ تو سن بھی نہیں سکتے۔ **من عرف نفسه فقد عرف ربه** ۔ کے معنی بھی یہی ہیں۔ کہ! جس نے اپنے نفس کو ذلت اور عاجزی کے ساتھ پہچان لیا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کو عزت اور قدرت کے ساتھ پہچان لیا۔

چار زندہ اولیاء اللہؒ :

حضرت شیخ علی قرشی عراقیؒ نے فرمایا کہ میں نے اولیاء اللہؒ میں سے چار ایسے اولیاء اللہؒ کو بعد از وصال میں نے دیکھا۔ کہ وہ اپنی قبور میں بھی تصرف کرتے ہیں۔ (اور ان کا یہ تصرف ان کی زندگی کی حالت سے کسی بھی طرح کم نہیں۔ بلکہ بعد از وصال اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔) وہ چار اولیاء اللہؒ یہ ہیں۔

1۔ حضرت خواجہ معروف کرخیؒ 2۔ حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
3۔ حضرت شیخ عقیل منجیؒ 4۔ حضرت شیخ حیات بن قیسؒ ۔

طالبانَ علم وعرفان کے لئے قبرِ اطہر سے جاری ہے رہبری

اسی ضمن میں یہ راقم الحروف (محمد عبدالرؤف القادری ساکن کوئٹہ) قارئینِ کتاب ہذا کی خدمت میں عرض پرداز ہے۔ کہ !
سرزمینِ پاک وہند میں حضرت سلطان العارفین سلطان باھوؒ (شورکوٹ۔ جھنگ)، حضرت خواجہ معین الدین چشتی (اجمیر شریف، انڈیا)، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ (انڈیا)، حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ (پاک پتن)، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء (دہلی، انڈیا)، حضرت میاں میر لاہوریؒ، حضرت شیخ علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش (لاہورؒ)، حضرت شاہ محمد غوث لاہوریؒ، حضرت علاؤالدین صابر کلیری (کلیر۔ انڈیاؒ)، حضرت بوعلی قلندرؒ (پانی پت۔ انڈیا)، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ (سرہند۔ انڈیا)، حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری (انڈیاؒ)، حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ (کلاچی۔ ڈیرہ اسماعیل خان)، حضرت بہاؤالدین قلندر (حُجرہ شاہ مقیم، اوکاڑہ)، حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ (ملتان)، حضرت سید محمد عثمان مروندی المعروف سائیں لعل شہباز قلندرؒ (سہون شریف۔ سندھ)، حضرت جلال الدین سرخ پوش بخاریؒ (اوچ شریف۔ بہاولپور)۔ حضرت جہانیاں جہاں گشت بخاریؒ (اوچ شریف۔ بہاولپور)۔ حضرت مخدومِ جہاں شرف الدین احمد یحیٰی منیریؒ، حضرت بابا تاج الدین اولیاء ناگپوریؒ (ناگ پور۔ انڈیا)۔ حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی پیر پٹھان (تونسہ شریف، ڈیرہ غازی خان)۔ حضرت بری سرکار، حضرت سخی سرور (ڈیرہ غازی خان) وغیرہ کے علاوہ دیگر کئی اولیاء اللہ پاک وہند بلکہ تمام روئے زمین پر اپنے اپنے مزارات میں محو استراحت ہیں۔ اُن سے فیض لیا جا سکتا ہے۔ بشرطِ کہ! جو شخص فیض لینا کا متمنی ہے۔ اُس کے اندر اتنی قابلیت اور اہلیت موجود ہو۔

اور دیگر لا تعداد پیرانِ عُظام درحقیقت اپنی قبور میں رہتے ہوئے زندہ پیروں سے بھی زیادہ تصرفات پر اختیار رکھتے ہیں۔ اور اُن کا واقعتاً حُکم چلتا ہے۔ کیونکہ! یہ لوگ اور اِن جیسے دیگر کئی اولیاء اللہ صاحبانِ اَمر ہیں۔ اگر کوئی شخص ان کی قبور پر مسلسل کچھ ایام تک نوافل پڑھ کر اور قُرآن خوانی کر کے ان کو ثواب بخشتا رہے۔ اور ان بزرگوں میں سے کسی بزرگ کے تصدق وتوسل سے اللہ تعالیٰ سے اپنی دینی و دنیاوی حاجات کے لئے عرض گُزار ہو۔ تو اس شخص کی حاجات ضرور پوری ہوں گیں۔ بلکہ وہ بزرگ خواب میں آ کر اپنے دیدار کا شرف بھی عنایت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

کُھلتے ہیں اس قُلزمِ خاموشی کے اسرار جب تک تو اسے ضربِ کلیمی سے نہ چیرے

اِس ضمن میں یہ فقیرِ حقیر (عبدالرؤف القادری کوئٹہ) قارئینِ کتاب (گلشنِ اَسرارِ محبوب) میں کشف القبور وکشف الارواح کے چند طریقے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ لہذا کشف القبور ودعوتِ ارواح کے چند مجرب اور مستند طریقے پیشِ خدمت ہیں۔ تاکہ شائقین حضرات کی تشنگی دور کی جاسکے۔ اور وہ اِن اعمال سے کما حقہ مستفید و متنفع ہو سکیں۔ انشاء اللہ۔ بہر حال جو بھی فائدہ اُٹھائے۔ وہ مجھ فقیر کو بھی اپنی دعاؤں میں لازمی یاد رکھے۔

جزاك الله خيرا۔

دعوۃ القبور (از سلسلہ سروری قادری) :

دعوۃ القبور کے سلسلہ میں یہ طریقہ سلسلہ سروری قادری میں انتہائی مجرب ومقبول ہے۔اس طریقہ کو حضرت سلطان الفقر پنجم سلطان العارفین جناب سلطان باھوؒ نے اپنی تمام تصانیف میں بیان فرمایا ہے۔اور فقیر نور محمد سروری قادری کلاچویؒ آف ڈیرہ اسماعیل خان نے اس طریقہ کو نہایت سہل انداز میں شرح وبسط سے پیش فرمایا ہے۔فقیر نور محمد سروری قادریؒ اس ضمن میں اپنی تصنیف جلیلہ عرفان (جلد دوئم) میں فرماتے ہیں کہ!

دعوت القبور کا طریقہ یہ ہے۔کہ رات کو کسی بزرگ ، ولی ، کامل ،شہید ،غوث یا قطب کی قبر اطہر میں طالب حاضر خدمت ہو۔صاحب دعوۃ پہلے تو اہل قبر پر مسنون طریقے سے سلام کہے بعد میں اہل قبر کے حق میں فاتحہ درود پڑھے۔ترتیب یہ ہے۔کہ!

درود شریف اور سورۃ فاتحہ مع تسمیہ ایک ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھ کر ثواب اہل قبر کو پہنچائے (**اگر وقت ملے تو سورۃ یٰسین ایک بار،سورۃ الملک تین بار اور سورۃ مزمل گیارہ مرتبہ پڑھ کر درود،سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کے ہمراہ اہل قبر کو ایصال ثواب کریں۔تاکہ صاحب قبر کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو**)اس کے بعد صاحب دعوت اپنے مقصد ومطلب یعنی دعوۃ القبور کے لئے مستعد ہو جائے جسکا طریقہ یہ ہے۔کہ قبر کے اردگرد ایسے اذان (بانگ) دے کہ بانگ کو قبر کے سرہانے قبلہ کی طرف سے پھرتا ہوا سرہانے ہی آکر ختم کرے۔پھر صاحب قبر یعنی روحانی کو مخاطب کر کے قبر پر ہاتھ رکھ کر مکمل یقین کے ساتھ کہے۔

یَا عَبۡدُاللّٰہ قُمۡ بِاِ ذۡنِ اللّٰہِ   احضرواْ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ

اگر صاحب دعوت متقی پرہیزگار ہوگا۔تو روحانی (یعنی صاحب قبر) فوراً حاضر ہوکر ہم کلام ہوگا۔یاد رہے کہ! صاحب قبر کے حاضر ہونے کی یہ علامت ہے۔کہ قبر میں جنبش پیدا ہوگی۔یعنی قبر ہلتی ہوئی یا کشتی کی طرح جھول کھاتی ہوئی معلوم ہوگی۔اور قبر سے ایسا رعب ودبدبہ اور جلال ٹپکے گا۔کہ! دیکھنے سے ہی دہشت آنے لگے گی۔اور صاحب قبر روحانی کے حاضر ہونے کی یہ علامات اور آثار ہوں گے۔صاحب دعوت کے دل کی دھڑکن تیز ہو جائے گی۔دل میں رقت پیدا ہوگی۔اور پورے جسم پر عجیب سی کپکپی طاری ہو جائے گی۔جس سے بے اختیار گریہ جاری ہو جائے گا۔دائیں یا بائیں کان میں تن تن کی سی آواز آئے گی۔آنکھوں میں عجیب قسم کی چمک ہوگی۔اہل دعوت کو اپنا وجود بڑا بھاری، وسیع اور وزنی معلوم ہوگا۔اور روحانی اس اہل دعوت کو اپنی خوشبو بخشے گا۔یا الہام وآواز دے گا۔غرضیکہ ان علامات میں سے جو بھی علامت یا علامات ظاہر ہوں۔تو اس کا مطلب ہے۔کہ روحانی حاضر ہو گیا ہے۔

بہرحال جب روحانی (یعنی صاحب قبر) کے متوجہ اور حاضر ہونے کی مذکورہ علامات اور آثار ظاہر ہو جائیں۔تو صاحب دعوت کو چاہیے۔کہ فوراً شور شرابے سے پرے ہوکر مراقب ہو جائے۔اگر موقع ملے۔تو قبر کے پاس ہی لیٹ جائے۔انشاءاللہ روحانی حاضر ہوکر ہر طرح کی مشکل کو حل کر دے گا۔کیونکہ!

اذا تحیر تم فی الامور ۔ فاستعینو من اهل القبور ۔

اگر روحانی (اہل قبر) حاضر نہ ہو۔یا کوئی علامت واثر معلوم نہ ہو۔تو صاحب دعوت کو چاہیے۔کہ قبر کے سرہانے بیٹھ کر ایک بار سورۃ یٰسین ، تین بار سورۃ ملک اور گیارہ مرتبہ سورۃ مزمل پڑھے۔اگر پھر بھی حاضر نہ ہو۔تو قبر کے سینے کے مقابل بیٹھ کر ایک بار سورۃ یٰسین ، تین بار سورۃ ملک اور گیارہ مرتبہ سورۃ مزمل پڑھے۔اگر پھر بھی حاضر نہ ہوتو قبر کے پچھواڑے بیٹھ کر ایک بار سورۃ یٰسین ، تین بار سورۃ ملک اور گیارہ مرتبہ سورۃ مزمل پڑھے۔اگر اس بار بھی کوئی علامت ظاہر نہ ہو۔تو آخری بار قبر کی پائنتی کی طرف بیٹھ کر ایک بار سورۃ یٰسین ، تین بار سورۃ ملک اور گیارہ بار سورۃ مزمل پڑھے۔پاؤں کی طرف سے یہ دعوت پڑھنے سے روحانی ، صاحب دعوت سے تنگ آجاتا ہے۔اور ضرور کوئی نہ کوئی علامت ظاہر ہوتی ہے۔اگر پھر بھی کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو تب بھی یہ دعوت روز پڑھی جائے۔تو چند دنوں تک صاحب قبر اور صاحب دعوت کے مابین ایک روحانی نسبت وانسیت پیدا ہو جائے گی۔انشاءاللہ۔

اِسی ضمن میں فقیر حقیر پر تقصیر عرض گزار ہے۔کہ! اگر ایک مزار پر اِس پورے عمل (**Procedure**) کو کرنے کے بعد

کامیابی حاصل نہ ہو۔تب بھی گھبرانا نہیں چاہیئے ۔ بلکہ اپنے ذوق وشوق، تحقیق وجستجو میں اضافہ کرتے ہوئے اِسی عمل کو مختلف مزارات پر متعدد مرتبہ کرتے رہنا چاہیئے ۔تا کہ کامیابی قدم چومے ۔ کیونکہ مشق کی مسلسل تکرار ہی انسان کو کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے ۔

شائقینِ دعوۃُ القبور کے شائقین کے لئے یہاں پرکچھ تفصیلات بیان کرنے کی جسارت کر رہا ہوں ۔تا کہ مجھے اور شائقین حضرات کو دعوۃُ القبور کی تعریف، شرائط اور فوائد سے خاطر خواہ آ گاہی وادراک حاصل ہو سکے (انشاء اللہ)۔ جیسے کہ! حضرت سلطانُ العارفین سلطان باھوؒ کے تربیت یافتہ جناب حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ آف ڈیرہ اسماعیل خان کے خلیفہ جناب فقیر محمد ارشد سروری قادریؒ اپنی کتاب ''تذکرہ نور'' میں فرمایا ہے ۔کہ!

حضور سلطان باھوؒ نے اپنی کتابوں میں دوعلوم پر بحث فرمائی ہے ۔ایک تصورِاسمِ ذات اور دوئم علمِ تصرف دعوتُ القبور ۔انہیں دونوں کو کبھی اول کو علمِ اکسیر اور دوئم کو علمِ تکسیر سے تعبیر فرمایا ہے ۔اور کبھی اول کو تصرفِ توفیق اور کبھی دوئم کو تصرفِ تحقیق سے بھی موسوم کیا ہے ۔ان ہر دو علوم کو تمام باطنی قوتوں کا اصل اور روحانی دنیا کے تمام خزانوں کی کنجیاں ثابت کیا ہے ۔ چونکہ تصورِاسمِ ذات ''اللہ'' سے انسانی جسم میں تزکیہ پیدا ہوتا ہے ۔اور انوارِ باطنی جگمگا اُٹھتے ہیں ۔اور انسان دعوت القبور میں تصرف حاصل کرنے کے لئے قابل اور اہل ہو جاتا ہے ۔دعوتِ قبور کے ضمن میں یہاں تفصیل بیان کی جاتی ہے ۔

عالمِ اَمر کی غیبی مخلوق دو قسم پر مشتمل ہیں ۔ایک نوری اور دوئم ناری ۔

نوری مخلوقات: نوری مخلوقات میں انبیاء ورسلؑ ،اولیاء اللہؒ نیک مسلمانوں کی ارواح، ملائکہ اور مسلمان جنات ہیں ۔

ناری مخلوقات : ناری مخلوقات میں کفار کی ارواح، سفلی عاملین، جادوگروں، شیاطین، کافر جنات، استدراجی طاقتوں کے حاملین اور منکرین ومرتدین افراد کی خبیث ارواح شامل ہیں ۔

یاد رہے ۔کہ! جب انسان نیک اعمال سرانجام دیتا ہے ۔اور تلاوتِ قرآنِ پاک، درود شریف پڑھنے اور اوراد ووظائف، مشاغل و مراقبات میں محو اور مستغرق ہو کر خود کو انہیں میں مشغول کر لیتا ہے ۔تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی ضرور مدد فرماتا ہے ۔مؤکلات (یعنی ملائکہ ارضی وسماوی) اور ارواحِ عینیہ جو درحقیقت مدبرات الامر ہیں ۔کے ذریعے بھی معاونت فرماتا ہے ۔اور اس نوری مخلوق کے ذریعے ایسے خوش نصیب لوگوں کے تمام امور بخیر وخوبی انجام پاتے ہیں ۔جیسے کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے ۔

ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملئکة ۔ سورہ سجدہ۔آیت نمبر 30۔بے شک! وہ لوگ (کہ) جنھوں نے کہا۔(کہ) ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے ۔اور پھر اسی بات پر قائم اور پختہ رہے ۔تو ایسے لوگوں پر فرشتے نازل ہوتے ہیں ۔

چنانچہ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی امداد کے لئے ہزاروں کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے نازل ہوئے ۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔**انی ممد کم بالف من الملٰٓئکة** ۔سورہ انفال ۔آیت نمبر 9 ۔کہ مَیں تمھاری ایک ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا ۔

اور جب کوئی انسان برے اعمال کرتا ہے ۔تو شیاطین اس پر خوش ہوتے ہیں ۔اور شیاطین ایسے لوگوں کی برائیوں میں مدد کے لئے کافر جنات اور ارواحِ خبیثہ کے ذریعے سے مدد کرتے ہیں ۔ چنانچہ قرآنِ حکیم میں ہے ۔**ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض له شیطنا فهو له قرین** ۔اور جو (شخص) غفلت برتتے ہوئے اندھا ہو جائے رحمان (اللہ تعالیٰ) کے ذکر سے ۔تو ہم شیطان کو اس پر مسلط کر دیتے ہیں ۔اور وہ (شیطان) اس (غافل) کا ساتھی بن جاتا ہے ۔

اسی لئے ہی تو سفلی عاملین، جادوگران اور کفار عاملین انہی شیاطین اور کفار جنات کی مدد سے نہایت حیرت انگیز اور محیر العقول کارنامے سرانجام دیتے ہیں ۔اور ان کے تمام امور انہی طاقتوں کے مرہونِ منت ہوتے ہیں ۔لیکن ان کا زور نمازی اور عبادت گزار لوگوں پر قطعاً نہیں چلتا۔ کیونکہ یہ امر مسلم ہے ۔کہ! شیاطین کی طاقت سے روحانی، نورانی اور قرآنی طاقت بہت ہی زیادہ ہے ۔اسی طرح سے جنات کی طاقت سے ملائکہ اور مؤکلات کی طاقت بھی بہت زیادہ ہے ۔اور ارواحِ طیبیہ کی طاقت سے ارواحِ

خبیثہ کی طاقت بہت ہی کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔لہذا سفلی عاملین سے علوی، روحانی اور نورانی عاملین کی طاقت بہت ہی زیادہ ہوا کرتی ہے۔اَب ہم دعوتُ القبور کی چند اہم شرائط کا ذکر کرتے ہیں۔

دعوۃ القبور کے سلسلے میں چند شرائط بہت ہی زیادہ ضروری ہیں۔جن کی تفصیل عرفان (جلد دوئم) مصنفہ حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔یہاں پر اختصار سے بیان کی جاتی ہیں۔

اکل حلال۔ صدق مقال۔ تن بدن اور کپڑے پاک صاف ہوں۔اور خوشبودار، بخورات یا اگربتی ساتھ رکھے۔ بدبودار چیزوں سے پرہیز رکھے۔جیسے کہ حقہ، تمباکونوشی یا پھر کچا لہسن، پیاز وغیرہ۔ پرہیز جلالی و جمالی۔ جگہ اور وقت مقرر و معین ہو۔ نمازِ پنج گانہ، قرآن خوانی، درود شریف، اسماء الحسنیٰ کی مداومت نہایت ضروری ہے۔ جسم و جان اور روح کو شریعت کے عین مطابق ڈھالنا۔ شیخ کامل سے روحانی، جسمانی اور نورانی رابطہ اور اجازت حاصل ہو۔ (آخری تین شرائط اَز حد ضروری ہیں)

کیونکہ ان آخری تین شرائط کے بغیر دعوت پڑھنا انتہائی خطرناک اور ناقابل عمل ہے۔کیونکہ جب دعوت پڑھی جاتی ہے۔ تو عامل کو مختلف الاقسام طریقوں سے ارواحِ مقدسہ سے ملاقات اور امداد کا ظہور ہوتا ہے۔بعض کو خواب کے اندر،بعض کو مراقبات کے اندر بعض کو صحیح وہم کے ذریعے،بعض کو مختلف اشاروں سے اور بعض کو ظاہری آنکھوں سے جاگتے ہوئے،لیکن یہ آخری معاملہ اُن منتہی برگان کو ہوتا ہے۔جن کی خواب اور بیداری ایک جیسی ہو۔اور ظاہر و باطن کی آنکھ ایک ہو جاتی ہے۔اسی طرح اہلِ قبر روحانی کے بھی مختلف مدارج ہوتے ہیں۔بعض اہلِ قبر جلالی ہوتے ہیں۔اُن سے دشمنوں کے خلاف کام لیا جاسکتا ہے۔بعض روحانی تسخیر القلوب کے لئے بہت موزوں ہوتے ہیں۔بعض روحانی ترقی دنیوی یا ترقی ولایت کے لئے اور بعض دفع بلا وامراض کو دور کرنے کے لئے معاون ثابت ہوتے ہیں۔ جبکہ بعض روحانی ماضی و مستقبل کے حالات کے انکشاف کے لئے مناسب ہوتے ہیں۔اور بعض اہلِ قبور سے انسان کا روزینہ مقرر ہو جاتا ہے۔علاوہ ازیں بعض روحانی سے زندگی میں خیر و برکت اور خوشیوں کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ان تمام امور کے علاوہ ہزاروں مصائب و مشکلات میں یہ دعوتِ قبور ایک انتہائی بہترین، سریع التاثیر اور بزرگانِ دین کا مجرب المجرب عمل ہے۔حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ فرمایا کرتے تھے۔کہ جب کوئی روحانی عامل دعوتِ قبور کی غرض و غایت سے کسی ولی اللہؒ کی قبر کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔تو بعض اوقات ایک خاص قسم کی (میٹھی وشیرینی اور دلرُبا) خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے۔اور بعض عاملین کو لذت و سرور اور رقت طاری ہو جاتی ہے۔اور بعض عاملین کے جسم کا کوئی حصہ بھاری ہو جاتا ہے۔یا کوئی آواز آتی ہے۔یا کانوں کے پاس عجیب سی بھنبھناہٹ کی سی آواز آتی ہے۔یا دل میں بیداری، آنکھوں میں نور اور دل میں سرور پیدا ہوتا ہے۔اور بعض کا منہ میٹھا ہو جاتا ہے۔بہرحال کئی اقسام کی کیفیات عاملین پر وارد ہوتی ہیں۔یاد رہے۔کہ جب بھی کسی قسم کی کوئی کیفیت پیش آئے۔تو عامل کو چاہیئے۔کہ! فوراً مراقب ہو یا قبر کے پاس ہی لیٹ جائے۔انشاءاللہ روحانی سے ضرور ملاقات ہوگی۔دعوت پڑھنے کے تین طریقے ہیں۔

نمبر1۔ قبر کے پاس بیٹھ کر دعوت پڑھی جائے۔

نمبر2۔ قبر کے پائنتی کی جانب دعوت پڑھی جائے۔

نمبر3۔ قبر کے اوپر بیٹھ کر دعوت پڑھی جائے۔

دعوت پڑھنے کے لئے عامل کا متقی ہونا اور کسی مرشد کامل کی اجازت کا ہونا اَز حد ضروری ہے۔ورنہ دعوت پڑھنے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔بلکہ بعض اوقات تو فائدے کے بجائے شدید نقصان اور رجعت کا اندیشہ رہتا ہے۔

اسی ضمن میں حضرت سلطان العارفین سلطان باھوؒ فرماتے ہیں۔کہ دعوت صرف تین مقاصد کے لئے پڑھی جاسکتی ہے۔

اول: کسی بادشاہِ اسلام کے لئے، تا کہ اسے کفار پر برتری حاصل ہو۔ اور اس کا ملک اور مسلمان عوام محفوظ رہیں۔
دوئم: رافضیوں، خارجیوں اور بدمذہبوں اور منافق علماء سے مقابلے، مناظرے ومباہلے کے لئے۔۔۔
سوئم: بارانِ رحمت کے نزول کے لئے۔

لیکن اگر کوئی شخص اِن مقاصد کے علاوہ اپنے لئے دعوت پڑھے۔ تو چاہیئے۔ کہ! اپنے نفسانی، شہوانی اور شیطانی خیالات کو دور کر کے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور آنحضور رسالت مآب ﷺ سے محبت اور قلب کی نورانیت و ترقی منازل ولایت کے لئے دعوت پڑھے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے حضرت سلطان باہوؒ کا مزار نہایت ہی بہترین اور بسیار مجرب ہے۔

اگر (خدانخواستہ) کسی شخص کا مرشد نہ ہو۔ تو وہ کسی عارف باللہ ولی اللہ (جیسے کہ) سرزمینِ پاک وہند میں حضرت سلطان العارفین سلطان باہوؒ (شورکوٹ۔ جھنگ)، حضرت خواجہ معین الدین چشتی (اجمیر شریف، انڈیا)، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ (انڈیا)، حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ (پاک پتن)، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء (دہلی، انڈیا)، حضرت میاں میر لاہوریؒ، حضرت شیخ علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش (لاہورؒ)، حضرت شاہ محمد غوث لاہوریؒ، حضرت علاؤالدین صابر کلیری (کلیر۔ انڈیاؒ)، حضرت بوعلی قلندرؒ (پانی پت۔ انڈیا)، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ (سرہند۔ انڈیا)، حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری (انڈیاؒ)، حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ (کلاچی۔ ڈیرہ اسماعیل خان)، حضرت بہاؤالدین قلندر (حُجرہ شاہ مقیم، اوکاڑہ)، حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ (ملتان)، حضرت سید محمد عثمان مروندی المعروف سائیں لعل شہباز قلندرؒ (سہون شریف۔ سندھ)، حضرت جلال الدین سرخ پوش بخاریؒ (اوچ شریف۔ بہاولپور)۔ حضرت جہانیاں جہاں گشت بخاریؒ (اوچ شریف۔ بہاولپور)۔ حضرت مخدومِ جہاں شرف الدین احمد یحیٰی منیریؒ، حضرت بابا تاج الدین اولیاء ناگپوریؒ (ناگ پور۔ انڈیا)۔ حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی پیر پٹھان (تونسہ شریف، ڈیرہ غازی خان)۔ حضرت بری سرکار، حضرت سخی سرور (ڈیرہ غازی خان) وغیرہ کے علاوہ دیگر کئی اولیاء اللہ پاک وہند بلکہ تمام روئے زمین پر اپنے اپنے مزارات میں محوِ استراحت ہیں۔ اُن سے فیض لیا جا سکتا ہے۔ بشرطِ کہ! جو شخص فیض لینا کا متمنی ہے۔ اُس کے اندر اتنی قابلیت اور اہلیت موجود ہو۔ یا میرے پیر و مرشد غوث الفقراء قطب الاولیاء سید محبوب علی شاہ بن عثمان علی شاہ بخاری قادریؒ یا کسی بھی صاحب عارف کامل وصاحبانِ اَمر میں سے کسی ولی کامل کے مزار پر جا کر تعلق پیدا کرے۔ روزانہ جا کر دعوت پڑھے۔ تو یقیناً چند ہی دنوں میں اس روحانی (صاحب قبر سے باطنی رشتہ اور روحانی رابطہ وسچا تعلق پیدا ہو جائے گا) انشاءاللہ تعالیٰ۔ جیسے کہ حضرت سلطان باہوؒ نے فرمایا کہ!

ہر کہ مرشد را نیابد در جہاں — از قبر عارف شود صاحب عیاں

اسی ضمن میں حضرت سلطان ارشد القادریؒ اپنے واقعات وتجربات پیش کرتے ہیں۔ جناب ارشد صاحبؒ اپنی کتاب ''دعوتِ ارواح'' فرماتے ہیں۔ کہ سیدی ومرشدی حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ نے مجھے دعوت القبور کا عمل اپنی ہی معیت میں حضرت میاں میر لاہوری قادریؒ کے مزار پر انوار پر شروع کرایا تھا۔ چونکہ روحانی طور پر میری یہ ملاقات سب سے پہلی تھی۔ اسی لئے تمام معاملہ مجھے خواب کی سی طرح نظر آیا۔ اس کے بعد جس روحانی کی قبر پر میں نے عمل کیا۔ فوراً ملاقات ہو جاتی تھی۔ اور باطنی روحانی بصیرت جس قدر کھلتی گئی۔ اسی قدر مشاہدات میں زیادہ وثوق اور یقین میں پختگی ہوتی چلی گئی۔ چنانچہ ابتداء میں ایک دفعہ یہ شیطانی وسوسہ میرے دل ودماغ پر چھا گیا۔ کہ! جو کچھ میں کشفی طور پر دیکھتا ہوں۔ کہیں وہ میرے خیالات اور تصورات ہی تو نہیں۔ جو میرے ذہن میں متشکل ہو کر مسلط ہو جاتے ہیں۔ اسی دوران اتفاق سے ایک مرتبہ کوہاٹ جانا پڑا۔ وہاں ایک مشہور بزرگ سید عبداللہ المعروف حاجی بہادرؒ کا مزار تھا۔ ان کی بزرگی اور شہرت سن کر میرے دل میں ان کی قبر مبارک پر دعوت پڑھنے کا شوق دامن گیر ہوا۔ چنانچہ دعوت میں بہت سے حقائق کھلے۔ جن کا تفصیلی ذکر میری (سلطان ارشد قادری) کتاب ''تذکرہ نور'' میں

موجود ہے۔ جبکہ یہاں صرف ایک ہی حصے کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ وہ یہ کہ آپ (حاجی بہادر) ؒ نے فرمایا۔ آپ ؒ چونکہ ہمارے مہمان ہیں۔ لہٰذا ہمارے ہاں چائے کی دعوت قبول فرمائیں۔ اور مجھے دو روپے دے دیئے۔ کہ ان کی چائے پی لیا۔ جب مجھے استغراقی کیفیت سے افاقہ ہوا۔ تو وہ دو روپے میرے ہاتھ میں بعینہٖ موجود تھے۔ چنانچہ میرا وہ شک وشبہ رفع ہوگیا۔ کہ یہ تخیلاتی و تصوراتی ملاقات نہ تھی۔ بلکہ حقیقی تھی۔ ورنہ یہ دو روپے کہاں سے آ گئے۔

اسی طرح سے حضرت سلطان ارشد سروری قادری ؒ اپنی کتاب ''تذکرہ نور'' میں فرماتے ہیں۔ کہ! ایک میرے مخلص ہیں میاں عزیز صاحب۔ جن کو میں بہت پسند کرتا ہوں۔ میری خواہش ہوئی۔ کہ انہیں بھی مَیں دعوت قبر (کا عمل) سکھاؤں۔ اسی غرض و غایت سے مَیں انہیں حضرت میاں میر لاہوری ؒ کے مزار پرانوار پر لے گیا۔ کہ سب سے پہلے حضور (قبلہ مرشد فقیر نور محمد سروری قادری ؒ) نے مجھے بھی اسی جگہ سے (دعوت القبور کا عمل) شروع کرایا تھا۔ لہٰذا اس کو بھی یہیں سے عمل شروع کرایا جائے۔ مَیں نے پوری کوشش کی۔ لیکن اُن پر دعوت نہ کھل سکی۔ حضرت میاں میر قادری لاہوری ؒ سے مَیں نے دریافت کیا۔ کہ حضور ؒ اس پر دعوت کیوں نہیں کھلتی۔ تو آپ ؒ نے فرمایا۔ کہ جب تک عالم ملکوت نہ کھلے۔ دعوت کا پورا ہونا مشکل ہے۔ عالمِ ناسوت اور عالمِ ملکوت کے درمیان سینکڑوں حجابات ہیں۔ جب تک کہ ان تمام حجابات کو ایک ایک کر کے ریاضتوں اور عبادتوں سے توڑا نہ جائے۔ عالمِ ملکوت بالکل نظر نہیں آ سکتا۔ چنانچہ مجھے وہ حجابات بھی دکھائے گئے۔ ہر ہر حجاب پر اس کا نام لکھا ہوا تھا۔ ان حجابات میں سے اکثر کو مَیں نے پڑھا۔ (جن میں سے چند ایک یہ ہیں) مثلاً! **ریا۔ حسد۔ بغض۔ شہوت۔ حرص۔ تکبر۔ حبِّ دنیا۔ حبِّ جاہ۔ اِصراف۔ غیبت۔ جھوٹ۔ چغل خوری۔** غرضیکہ اسی قسم کے نام اُن پر لکھے ہوئے تھے۔ میں بہت حیران ہوا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ! حضور مجھے یہ یقین ہے۔ کہ! مَیں نے (بھی) ان حجابات کو نہیں پھاڑا تھا۔ بلکہ ان میں سے بہت سارے عیوب اَب بھی میرے اندر موجود ہیں۔ پھر مجھ پر یہ انکشاف کیونکر ہوگیا؟ (یعنی ان میں سے کافی عیوب ہونے کے باوجود مجھے کیسے کشف القبور حاصل ہوگیا) تو آپ ؒ (حضرت میاں میر قادری لاہوری ؒ) نے فرمایا۔ کہ صرف تمھارے پیر و مرشد حضرت فقیر نور محمد سروری قادری ؒ کی نگاہِ کرم سے آپ سے یہ تمام حجابات اُٹھالئے گئے۔ ورنہ اِن تمام حجابات کو دور کرنے کے لئے ایک مدت مدید چاہیئے۔

کشفُ الارواح کا مجرب طریقہ :

یہ مجرب المجرب طریقہ شیخ العالمین حضرت سید خواجہ یٰسین علی نظامی حسنی ؒ نے اپنی گراں مایہ تصنیف بنام **کمالات مسمر یزم** میں تحریر فرمایا ہے۔ آپ ؒ فرماتے ہیں۔ یہ وہ طریقہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے صاحب قبر کی روح عامل کے سامنے آ جاتی ہے۔ اور عامل اس روح سے ہم کلام ہو کر نہ صرف روحانی فیض سے مستفید ہو سکتا ہے۔ بلکہ نیک و بد حالات بھی معلوم کر سکتا ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی شخص کسی صاحب قبر کی روح مبارکہ سے ملاقات کا شائق اور متمنی ہو تو اس کو لازم ہے۔ کہ نوچندی جمعرات کو غسل کر کے پاکیزہ و معطر کپڑے پہن کر شب جمعہ میں رات کو بوقت تہجد جس روح سے ملاقات کرنے کا متمنی ہو۔ وہ صاحب قبر کے سرہانے جا کر دو رکعت نماز اس طرح سے ادا کرے۔ کہ ہر رکعت میں **سورۃ فاتحہ** کے بعد سو بار **سورۃ صمدیہ** (اخلاص) پڑھے۔ بعد سلام سو بار **درود سلام** پڑھے۔ اور نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس روح کے ظاہر ہونے کی دعا کرے۔ بعد ازاں دوبارہ سے سو بار **درود و سلام** پڑھ کر سات بار **سورۃ یٰسین معہ تسمیہ** اس طرح پڑھے۔ کہ ہر بار **سلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ** کی سات بار تکرار کر کے سورۃ یٰسین کو مکمل کرے۔ مگر یہ بات ضرور ذہن نشین رہے۔ کہ اس آیت مبارکہ کو قبر کی طرف نظر اٹھا کر اور مخاطب ہو کر پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روح حاضر ہوگی۔ پس عامل پر لازم ہے۔ کہ سورۃ یٰسین ختم کر کے روح سے ہمکلام ہو۔ اور اس کے سلام کا جواب دے۔ اور سورۃ مبارکہ ختم ہونے کے بعد آخر میں بھی سو بار درود و سلام پڑھیں۔

صاحبِ عمل **سید یٰسین علی نظامی حسنی** ؒ فرماتے ہیں کہ یہ عمل ان کا مجرب ہے۔ اور کچھ شک وشبہ اس

عمل میں قطعاً نہیں ہے۔ اگر کسی صاحب سے ایک دفعہ نہ ہو۔ تو دو بار، سہ بار، بلکہ بار بار یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ ضرور بالضرور ملاقات ہوگی۔ نیز نزول ارواح کے وقت عامل کو کسی قسم کا خوف نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس عمل کی بدولت و برکت سے صاحب قبر کی روح حالت بیداری میں عامل کی آنکھوں کے سامنے دکھائی دیتی ہے۔ اس عمل میں یہ بھی ضروری شرط ہے۔ کہ عامل وقبر کے درمیان کسی بھی قسم کا کوئی حجاب نہ ہوا۔ ورنہ ہی کوئی دوسرا شخص وہاں پر موجود ہو۔

ذکر و صلوۃ برائے کشف القبور :

صاحب **جواہر خمسہ** جناب حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ اپنی کتاب **اوراد غوثیہ** میں رقمطراز ہیں۔ کہ جب بھی کوئی سالک **کشف القبور** کا عمل کرنا چاہے۔ تو اسے چاہئے۔ کہ نوچندی جمعرات کو روزہ رکھے۔ اور افطار میں بہت تھوڑا سا کھانا کھائے۔ تمام رات کو بیدار رہے۔ اور جمعہ کے دن بھی روزہ رکھے۔ بعد نماز جمعہ مسلمانوں کے قبرستان جائے۔ مگر یاد رہے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد سے لے کر قبرستان جانے تک نہ ہی سالک کسی سے بات چیت کرے۔ نہ کسی چیز کی طرف توجہ کرے۔ قبرستان پہنچ کر قبور کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o السلام علیکم اھل الدیار من المؤمنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون o اسئال اللہ لنا ولکم العافیۃ o اس کے بعد **سورہ فاتحہ** پڑھ کر تین مرتبہ **سورہ اخلاص** پڑھے۔ اور اس پڑھائی کا ثواب حضور ﷺ کی تمام اُمت اور اس قبرستان کے تمام اہل قبور کو ایصال کرے۔ پھر بآواز بلند چالیس (40) مرتبہ **اللہ اکبر اللہ اکبر** کہے۔ پھر دو قبور کے درمیان مصلا بچھا کر (بحساب **خذ حرفا قل مائۃ**) یہ اسم مبارک ایک ہزار سات سو پینسٹھ (1765) مرتبہ پڑھے۔ **یا قریب المجیب المدانی دون کل شیء قربہ یا قریب o** اس کے بعد چار رکعت ایک سلام سے اس طرح سے نیت کر کے پڑھے۔ **نویت ان اصلی للہ تعالیٰ اربع رکعات صلوۃ اظہار اصحاب القبور متوجھا الی جھۃ الکعبۃ۔ اللہ اکبر**۔ چاروں رکعتوں میں **سورہ فاتحہ** کے بعد نو بار **سورہ اذا جاء نصر اللہ** اور نو بار **سورہ اخلاص** پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر آنحضور ﷺ پر دس مرتبہ درود و سلام پڑھے۔ پھر حالت تشہد ہی میں بیٹھے بیٹھے سر نیچے کر کے اپنی طرف متوجہ ہو کر تین سو ساٹھ (360) مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھے۔ **یا قریب المجیب المدانی دون کل شیء قربہ یا قریب o** پھر سر اوپر کی جانب اٹھا کر بآواز بلند تین سو ساٹھ (360) مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھیں **یا قریب المجیب المدانی دون کل شیء قربہ یا قریب o** اس کے فوراً بعد یہ کہے۔ **فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید o** چند ہی منٹوں کے بعد پردہ غیب سے تمام ارواح قبرستان ہذا کی نظر آئیں گیں۔ **انشاء اللہ تعالیٰ**۔ اور عامل و سالک اپنے تقویٰ اور استعداد کے مطابق ہر ایک روح کے حال سے واقف ہو جائے گا۔ لیکن اپنے عامل و سالک اس راز کو عوام الناس پر قطعاً ظاہر نہ کرے۔ آگے چل کر جناب حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ عمل میں نے لکھنا نہیں تھا لیکن چونکہ یہ اوراد فقیر (جناب حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ) کے خاص الخاص اوراد میں سے ہیں۔ اس لئے اس پر بھی قلم چلا دیا گیا۔ کیونکہ اسرار مسطور تو ویسے بھی مخفی رہنا ضروری ہیں۔

کشف القبور و کشف الارواح کا آسان عمل :

خانۂ دل میں تم آئے ہم نے پردہ کر دیا　　　سب کے سب باہر ہوئے وہم و خرد ہوش و تمیز

یہ عمل مبارک ہمارے مرشد و مربی شیخ سید محبوب الٰہی شاہ بخاری قادری دہلویؒ اور کئی دیگر لوگوں کا مجرب المجرب عمل ہے۔ شاد گیلانی صاحب نے خود بھی یہ عمل کیا۔ اور اپنے کئی شاگردوں سے بھی یہ عمل کرایا۔ لہٰذا اس عمل کو مجرب المجرب اور مستند ہونے کی قوی سند حاصل ہے۔ اس عمل کا طریقہ کار یہ ہے۔ کہ نوچندی شب جمعہ کو تنہائی میں یہ کلماتِ عظیمہ پڑھیں۔

یا صمد ۔یا صمد۔ا للہُ ا لصمد ۔

پہلی شب میں یہ کلمات عظیمیہ 5000 پانچ ہزار بار پڑھنے ہیں۔ پڑھائی کے دوران آنسو زار و قطار آئیں گے۔ رقت طاری ہوگی۔اور قلبی ڈھرکن بھی تیز ہوجائے گی۔ دراصل یہ تمام کیفیات اس عمل کی استجابت کی علامات اور نشانیاں ہیں۔

دوسری شب میں یہی کلمات عظیمیہ 4000 بار پڑھیں۔

تیسری شب میں یہی کلمات عظیمیہ 3000 ہزار بار پڑھیں۔

چوتھی شب میں یہی کلمات عظیمیہ 2000 ہزار بار پڑھیں۔

پانچویں یعین عمل کی آخری رات کو یہ کلمات عظیمیہ صرف 1000 ایک ہزار بار پڑھیں۔

اس کے بعد روزانہ مداومت کے لئے بعد نماز فجر یا صبح کو اور بعد نماز عشا یا سونے سے قبل 1000۔1000 بار پڑھتے رہنا ہے۔تا کہ حاملِ عمل اس عمل کی برکت سے ہی عالم رویاء میں بزرگان دین کی زیارات سے ہمیشہ مستفید و متفع ہوتا رہے گا۔انشاء اللہ العظیم۔

بعد ریاضت اگر کسی مزار پر کشف القبر کا شوق دامن گیر ہو۔تو وہاں پر جا کر طریقہ مسنونہ کے مطابق فاتحہ پڑھ کر 1001 ایک ہزار ایک بار یہ کلمات عظیمیہ (**یا صمد ۔یا صمد۔ ا للہُ ا لصمد**)بچشم بند پڑھیں۔تو ضرور بالضرور کشف القبو ر حاصل ہو گا۔بعض جگہ پر یہی کلماتِ عظیمہ **الصمد الصمد الله الصمد** بھی آئے ہیں۔(پیرو مرشد کی کتاب جواہر اولیاء)

لیکن یہ یاد رہے۔کہ اس تصرف کو حاصل کرنے کے لئے اگر پہلی رات 5000 پانچ ہزار بار پڑھنے کے دوران اگر رقت طاری نہ ہو آنسو نہ نکلیں یا قلبی دھڑکن بہت تیز نہ ہوئی تو سمجھ لیں کہ عمل میں کامیابی نہیں ہوگی۔لہذا اگلے ماہ کی نوچندی جمعرات کا انتظار کریں۔کیونکہ!

ا یں سعادت بزور بازو نیست   تانہ بخشد خدائے بخشند ہ

ذکر برائے کشف القلوب وکشف القبور :

یہ عمل مشہورِ زمانہ کتاب جواہر خمسہ میں مذکور ہے۔حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری ؒ فرماتے ہیں۔کہ جو کوئی اس دُعائے ہفت پیکر کو سات روز تک برابر علی الترتیب ہذا بشرائطِ خلوت معہ پرہیز روحانی پڑھے گا۔تو ایسے شخص کو کشف القلوب وکشف القبور حاصل ہوگا۔اور عالم ملائکہ اس پر منکشف ہوگا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔دعائے ہفت پیکر یہ ہیں۔

☆ پیکر اول :(شب شنبہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اللهم يا جليل تجللت بالجلال والجلال فی جلال جلالك يا جليل يا دائم المعبود ويا منعم المقصود ويا من لا اله الا الله يا احكم الحاكمين ☆

☆ پیکر دوئم :(شب یک شنبہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اللهم يالطيف باوصاف كماله باللطافةُ واللطافةِ فی لطافة لطافتك يا لطيف انا سمعنا كتابا انزل من بعد موسیٰ مصدق لما بين يديه ويهدی الی الحق والی طريق مستقيم ويا خير الرازقين ☆

☆ پیکر سوئم :(شب دوشنبہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اللهم ياسميع البرهان واذا صر فنا اليك نفرا من الجن يستمعون القُرآن يا سميع تسمعت بالسمع والسمع فی سمع سمعك يا

سمیع والذین یؤمنون بما انزل ایلك وما انزل من قبلك وبالآ خرة هم یوقنون وهوالحق الوکیل یا احسن الخالقین ☆

☆ پیکر چہارم: (شب سہ شنبہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اللھم یا معز یا مذل یا علیم یا عظیم تعظمت بالعظمۃ والعظمۃ فی عظمۃ عظمتك یا عظیم فاعلم انه لا اله الا الله واستغفر لذنبك وللمؤمنین والمؤمنات والله یعلم متقلبکم ومثوٰکم ویا خیر الناصرین ☆

☆ پیکر پنجم: (شب چہار شنبہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اللھم یارحیم ترحمت بالرحمۃ والرحمۃ فی رحمۃ رحمتك یا رحیم یا حفیظ تحفظت بالحفظ والحفظفی حفظ حفظك یا حفیظ یا مکرم الصادقین ویا منعم الحافظین ☆

☆ پیکر ششم: (شب پنجشنبہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اللھم یا یا کریم تکرمت بالکرم والکرم فی کرم کرمك یا کریم والله یعلم غیب السمٰوٰات الارض ☆ والله بصیر م بما تعملون یا سریع الحاسبین ☆

☆ پیکر ہفتم: (شب جُمعۃ المبارک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اللھم یا غفور تغفرت بالمغفرۃ والمغفرۃ فی مغفرۃ مغفرتك یا غفور۔ لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ☆ برحمتك یا ارحم الراحمین ☆

کچھ بزرگوں کے تجربات کی روشنی میں یہ بات بھی ضرور ذہن نشین رہنی چاہیئے۔ کہ اُنہوں نے بعداز تجربہ یہ فرمایا ہے۔ کہ چونکہ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ ایک عظیم اور بلند مرتبت ولی اللہ تھے۔ اِسی لئے اُن کو اِس عمل میں ایک ہفتہ کے اندر کامیابی نصیب ہوئی۔ لیکن عوام الناس اور میرے جیسے حقیر پر تقصیر حضرات کو یہ عمل مسلسل 28۔ایام تک بجالانا ہوگا۔ تاکہ اِس عمل میں ناکامی بالکل نہ رہے۔

ذکر برائے کشف القبور :

یہ عمل میرے پیرو مرشد کا مجرب عمل ہے۔ اِس طریقے کو مسلسل کرنے سے صاحبِ قبر سے انسیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ صاحب عمل کے ساتھ عالم رویاء میں روزانہ ملاقات کرتا رہتا ہے۔ اِس مجرب عمل کا طریقہ یہ کہ روزانہ رات کو سونے سے قبل مزار پر جا کر سب سے پہلے تو صاحب قبر کو سنت نبوی ﷺ کے مطابق سلام مسنونہ کے بعد فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے۔ پھر قبر کے سینے کے مقابل بیٹھ کر اول طاق مرتبہ درود و سلام پڑھے، پھر یہ آیتِ طیبہ **1000** مرتبہ پڑھے۔

لا یجلیھا لو قتھا الا ھو۔ (سورہ اعراف۔ آیت نمبر۔187)

آخر میں طاق مرتبہ درود و سلام پڑھ کر بغیر کسی سے بات چیت کئے اپنی جگہ پر آ کر سو جائے۔ چند ہی ایام میں ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

کیفیت زیارت قبور بزبان علامہ علی قاریؒ :

عاشق رسول ﷺ حضرت امام علامہ محمد یوسف بن اسماعیل النبہانیؒ اپنی گراں مایہ تصنیف **شواھد الحق فی الاستغاثہ**

بسید الخلق میں فرماتے ہیں۔کہ حضرت علامہ ملاعلی قاری الحنفیؒ نے **شرح حصن حصین** میں ایک عظیم فائدہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔کہ اس صورت کا اپنانا اور یہ کیفیت اختیار کرنا ہر اس شخص کے لئے مستحب ہے۔ جو قبور انبیاءؑ اور رسل علیہم السلام یا قبور صحابہؓ واولیائے عظام وعلمائے حق وشہداء کی زیارت سے بہرور ہونا چاہے۔ یا پھر کسی نبیؑ ولیؒ یا شہید یا پھر کسی عالم وصالح کی زیارت کا مشتاق ہو۔ یا پھر کوئی یہ خواہش رکھے۔کہ کسی صاحب قبر کی روح اقدس تیرے پاس آن حاضر ہو۔اور حاجت مند شخص ان صاحب قبر کے سامنے اپنی حالت زار عرض کرے۔خواہ زبان قال سے یا زبان حال سے۔تاکہ وہ (یعنی صاحب قبر) اس حاجت مند کے حق میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش وشفاعت (سفارش) کریں۔اوراس کی مشکلات میں کفایت کریں۔اور ہمہ قسم امراض جسمانیہ وروحانیہ سے شفادیں۔تو ایسے شخص کو چاہیے۔کہ وہ **سورہ اخلاص 11** گیارہ مرتبہ پڑھے اور اگر قرآن مجید کا دل مقدس یعنی **سورۃ یٰسین** بھی پڑھے۔تو زیادہ بہتر ہے۔اور قضائے حاجت میں سریع الاثر ہیں۔اور سورۃ فلق اور سورۃ والناس ہر ایک کو تین تین مرتبہ پھر سورہ فاتحہ ، سورہ بقرہ کی پہلی آیات (**الم** سے ھم المفلحون تک) اور سورہ بقرہ کی آخری آیات (**امن الرسول** سے آخر سورۃ تک) اور پھر ۹۹۔ اسماء الحسنیٰ پڑھے اور پھر آنکھیں بند کرکے اور اپنے دل کو پوری طرح حاضر کرکے تین بار لا الہ الا اللہ پڑھے۔پھر تین بار صرف اللہ اللہ اللہ کو اس طرح پڑھے۔کہ اسم ذات **اللہ** کے لام ادا کرتے وقت آواز کو لمبا کرے۔پھر تھوڑا سا توقف کرکے کہے۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ یا سیدی (نام صاحب قبر)!

بعد ازاں صاحب مزار کے حضور دل ہی دل میں اپنی تمام پریشانیاں پیش کرے۔تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم اور صاحب مزار کی شفاعت سے فوری طور پر ان شدائد ومصائب کو دور فرمائے۔یہ فائدہ عظیم ترین فوائد میں سے ایک ہے۔

بزرگوں کی زیارت کا مجرب صابری عمل :

حضرت سیدنا علی احمد صابر کلیریؒ سے منقول ومنسوب ہے۔کہ کچھ لوگ کشف القبور کے خواہشمند ہوتے ہیں۔حالانکہ (میرے نزدیک) تو یہ ایک بچوں کا کھیل ہے۔خیر اگر ابتدائے سلوک میں اسی کا شوق ہو تو چاہیئے۔کہ سب سے پہلے کسی کامل بزرگ سے بیعت ہو۔بعدہٗ پرہیز عمومی کے ساتھ روزانہ سونے سے بیشتر تجدید وضو کے بعد پاک صاف اور معطر بستر پر تنہا قبلہ رخ منہ اور سر شمال جانب کرکے لیٹ کر آیت الکرسی مع تسمیہ اور چاروں قل شریف مع تسمیہ پڑھ کر سینہ پر دم کیا کریں۔اس کے بعد دس مرتبہ سورہ فاتحہ مع تسمیہ، تین مرتبہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے متبرکہ، پھر تین مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے اسمائے مبارکہ پڑھ کر اپنے دائیں وبائیں دم کرتے رہیں۔پھر درود وسلام سو مرتبہ پڑھ کر سر کی جانب پھونکے۔اور پھر سورہ الم نشرح لاتعداد مرتبہ پڑھتے پڑھتے سو جائیں۔انشاءاللہ تعالیٰ ہفتہ عشرہ میں ہی بزرگوں کی زیارتیں ہونا شروع ہو جائیں گیں۔اکتالیس یا زیادہ سے زیادہ اکیاون دنوں بعد تو جس بھی بزرگ کا دل میں خیال آئے گا۔انہیں کی زیارت ہوگی۔اور جس بھی قبر کے پاس باوضو دوزانو ہو کر بیٹھ کر مراقبہ کرے گا۔تو انشاءاللہ تعالیٰ معاً صاحب قبر کی زیارت ہوگی۔اور اگر دل زیادہ مصفی ہوا۔اور باطن بھی صاف ہوا۔تو عین ممکن ہے۔کہ صاحب قبر سے ملاقات بھی ہو جائے۔اور صاحب قبر سے فیوض وبرکاتِ باطنی بھی حاصل ہوں۔انشاءاللہ العظیم۔

عظیم المرتبت عزیمت برائے حصولِ کشف :

یہ عزیمت دراصل صاحب تذکرہ غوثیہ نے اپنے شیخِ طریقت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ سے منسوب کی ہے۔اور حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ کو یہ عزیمت گوالیار کے ایک متقی لوہار سے میسر ہوئی تھی۔یہ عزیمت بہت ہی عجیب وغریب اور صدہا تاثیرات کی حامل ہے۔بعد از دعوت ، یہ عزیمت جس بھی مقصد کے لئے پڑھی جائے گی۔مقاصد پورے ہوں گے۔بالخصوص کشف القبور، کشف القلوب وامور مخفیہ کے کشف میں یہ عزیمت باکمال وبے مثال ہے۔اس عزیمت کی دعوت کا طریقہ یہ ہے۔کہ! پرہیز روحانی کے ساتھ کوئی تخلیہ کی جگہ مقرر کرکے **41**۔ایام تک ہر نماز کے بعد **25-25** مرتبہ اور رات کو سونے سے قبل

111 (ایک سو گیارہ) مرتبہ اس عزیمت کو پڑھیں۔ دورانِ پڑھائی کوئی بخور یا اگربتی لازمی جلائیں۔ بعد از دعوت اس عزیمت کو دن میں کسی بھی وقت 11 مرتبہ صبح اور 11 مرتبہ رات کو سونے سے قبل تاحیات پڑھنے کا التزام رکھیں۔ یاد رہے کہ! مداومت عمل ہی سے اس کی تاثیر باقی رہے گی۔عزیمت بابرکت وکثیر الفوائد یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اقسمت و عزمت علیکم یا روقیائیل یا احمر یا میکائیل یا موھبن الحارث یا عزرائیل یا مذھب یا اھرافیل یا برقان الیھود ویا رویائیل ویا شمھورش ویا غشائیل والابیض ویا دردائیل ویا میمون ویا ایھاالارواح العلویۃ والسفلیۃ احضرونی فی قضاءِ حاجتی العجل العجل العجل یا حی یا قیوم یا ما لک یا نور یا باسط یا جواد یا عزیز یا جباریا متکبر یا قھار یا سریع یا قریب یا مقلب القلوب یا ودود یا رؤف یا علام الغیوب یا عالم الخفیات یا باسط یا جواد یا قاھر یا قادر عزمت و اقسمت علیکم یا معشرالجن والانس والارواح ویا صاحب السحرالوسواس الخناس اَلذی یوسوس فی صدورالناس من جنود ابلیس یا کنوز الملك یا میم یامیم یا نور یا نور بحق میمون حبشی میمون اعمٰی و جمیع الکتب التی انزلت علی جمیع الانبیاء والمرسلین و بحق سلٰم قف قولا من رب رحیمo وامتازو الیوم ایھالمجرمون☆ وبحق طٰہٰ ویسین وبحق کھیعص و بحق حم عسق وبحق قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا☆یھدی الی الرشد فآمنا به ط ولن نشرك بربنا احدا☆وبحق یایھاالمزمل☆قم الیل الا قلیلا☆وبحق قل ھوالله احد ☆الله الصمد☆وبحق قل اعوذبرب الناس☆ملك الناس☆وبحق الحمدلله رب العالمین☆وبحق یایھاالارواح العلویۃوالسفلیۃ یھودیا اومسلما یا نور بحق میمون ابن المیمون الذی اقری وبحق میمون زنگی ومیمون نوبی صاحب الاعوان الھندی اجر من الجن الشجر والاشجار اُخرجوا من الکن والاکنان ومن الرکن والارکان اُخرجوا من کل مکان وبحق خاتم سلیمان ابن داؤد علیھما الصلاۃ والسلام وبحق آصف ابن برخیه سالارِ پریاں وبحق قیقطوش سبط الجن والشیاطین وبحق سیدنا محمد رسول الله صلی الله علیه واله و صحبه وبارك وسلم یا قو قل قوقلان یا عجوز ام الصبیان خُذ ھذا با شد الآ خِ وبحق توریت موسٰی علیھما الصلاۃ والسلام وانجیل عیسٰی علیھما الصلاۃ والسلام وزبور داؤد علیھما الصلاۃ والسلام فُرقانِ حمید سید محمد صلی الله علیه

واله و صحبه وبارك وسلموبحق ارواح السفليه ☆ اُحضرونی فی قضاءِ حاجتی وامددنی فی وقتی هذا (حاجت کا نام) وبحق سُلطان الاولیاءِ وسید المشائخ و شیخ الکل شیخ سید عبدالقادر الجیلانی رحمة الله تعالیٰ علیه۔ العجل العجل العجل الساعة الساعة الوحا الوحا الوحا☆ و صلی الله تعالٰی علیٰ خیر خلقه نور عرشه سیدنا وسندنا محمد صلی الله علیه واله و صحبه وبارك وسلم☆برحمتك یا ارحم الراحمین☆آمین یا رب العالمین☆

عمل کشف القبور :

میرے شیخِ طریقت اپنی قلمی بیاض بنام رسالہ حل المُشکلات میں رقمطراز ہیں۔ کہ اولیائے کاملین کا یہ معمول رہا ہے۔ کہ وہ خود اور اپنے مریدین کی اصلاحی تربیت کے دوران اُن کو مزارات پر بھیجا کرتے تھے۔ تاکہ وہ خود یا اُن کے مریدین، معتقدین، متوسلین مزارات پر جا کر صاحب مزار سے کچھ پوچھ سکیں۔ اور بعد از دریافت غیبی امور وہ مستفید و متنفع ہوسکیں۔ مزید براں! اُن سے فیوضات و برکات حاصل کرسکیں۔ اس ضمن میں میرے پیرو مُرشد و مُربی نے کشف القبور کا اپنا صدری و مجرب طریقہ بتلایا ہے۔

جُمعرات کو نہا دھو کر پاکیزہ و مُعطر کپڑے پہن کر عطر لگا کر رات کو بوقت تہجد جس صاحب قبر کی روح سے مُلاقات کرنا مقصود ہو۔ اس قبر کے سرہانے جا کر دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ یاد رہے کہ عامل اور قبر کے مابین کوئی پردہ، کوئی دوسری قبر یا کسی بھی قسم کی کوئی چیز حائل نہ ہو۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **100** مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ پھر سلام پھیر کر نہایت صدق قلب وخشوع و خضوع سے اللہ جل شانہ کے آگے اس صاحب قبر کی روحِ مبارک کے حاضر ہونے کی دل سے دعا کرے۔ پھر **100** مرتبہ درود شریف پڑھ کر **حزب البحر شریف** (یہ مشہور و معروف حزب شیخ ابوالحسن شاذلیؒ سے منقول و منسوب ہے اور اس دعا کا اہتمام و التزام تمام سلاسل طریقت میں کیا جاتا ہے) کو پڑھے اور جب اس جگہ پر پہنچے۔ **ستر العرش مسبول ---- ورآئهم مُحیط** ☆ تو اِن کلماتِ عظیمہ کو قبر کی طرف نظر اُٹھا کر مسلسل تکرار کرتا رہے۔ تو کچھ ہی لمحات بعد روح آن حاضر ہوگی۔ جب روح حاضر ہو جائے تو عامل کو چاہیئے کہ فوراً کھڑے ہو کر دایاں ہاتھ سینے پر رکھ کر نہایت ادب و احترام و عاجزی سے حاضر روح کو سلام مسنون کرے۔ وہ روح جواب دے گی۔ عامل روح سے باتیں کرے گا۔ اور اپنے حل طلب مسائل کا حل چاہے گا۔ انشاءاللہ۔

سلسلہ عظیمیہ برزخیہ میں کشف القبور کا مجرب المجرب طریقہ :

حضرت خواجہ شمس الدین عظیمیؒ اپنی مشہور و معروف اور گراں قدر کتاب ''**مُراقبہ**'' میں رقمطراز ہیں کہ مراقبہ کشف القبور کا طریقہ یہ ہے کہ !

کسی بھی مزار پر جا کر مسنون طریقہ سے فاتحہ خوانی کر کے اور قُرآن سے جو زبانی یاد ہو پڑھ کر اس کا ثواب صاحبِ قبر کو ایصال کر کے قبر کی پائنتی کی جانب نہایت عاجزی وانکساری اور ادب کے ساتھ بیٹھ کر ناک کے ذریعے آہستہ آہستہ سانس اندر کی جانب کھینچیں۔ جب سینہ بھر جائے تو سانس کو روکے بغیر آہستگی سے باہر نکال دیں۔ اس مشق کی 11 گیارہ مرتبہ تکرار کریں۔ پھر دونوں چشم بند کر کے اپنے تصور کو قبر کے اندر مرکوز کر دیں۔ پھر کچھ دیر کے بعد ذہن کو قبر کے اندر گہرائی کی طرف لے جائیں۔ گویا کہ قبر ایک گہرائی ہے۔ اور آپ کی تصوراتی و باطنی توجہ قبر کی گہرائی میں اُترتی ہوئی چلی جارہی ہے۔ اس توجہ کے تسلسل کو قطعاً ٹوٹنے نہ دیں۔ چند ہی لمحات کے بعد باطنی توجہ مُتحرک ہونا شروع ہو جائے گی۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ صاحبِ مزار کی روح عالمِ غیب میں

صاحبِ مشق کی بند آنکھوں کے سامنے آ کر نمودار ہو گی۔

یاد رہے کہ صاحبِ مشق کے تقوٰی، ذہنی سکت اور باطنی قوت کی بیداری ہی کی مناسبت سے مسلسل مشق، کوشش اور اس عمل کے بار بار تکرار ہی سے عمل میں کامیابی ممکن ہے۔ اور جب بار بار مزارات پر جا جا کر اصحابِ قبور سے ملاقات کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ تو صاحبِ مشق و عمل ہذا اسی تصوراتی مشق کے ذریعے محض اپنے قوی تصور سے گھر پر بیٹھے بیٹھے کسی بھی صاحبِ مزار کے مزار و قبر کا نقشہ ذہن میں لا کر نہ صِرف ملاقات کر سکتا ہے۔ بلکہ اپنے حل طلب مطالب و مقاصد میں استعانت بھی حاصل کر سکتا ہے۔

یہ بات ذہن نشیں رہنی چاہیئے کہ کشف القبور و کشف القلوب اور کشف الارواح اور چہل اسمائے الہیہ کے عظیم المرتبت اور جلیل القدر تصرفات کے حصول کو بناء تقوٰی اور شریعت پر بھرپور پاسداری کے بغیر ناممکن العمل امر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

وما توفیقی الا باللہ۔

ملفوظاتِ حضرت شاہ عبدالحق دہلویؒ

کلام نبوی ﷺ بالکل مختصر اور فوائد کثیر (جوامع الکلم):

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنی کتاب مدارج النبوت میں آنحضرت رسالت مآب ﷺ کے بارے میں رقم طراز ہیں کہ اُن ﷺ کا کلام انتہائی مُختصر و جامع مگر پُر علم و کثیر فوائد پر مشتمل تھا۔ آنحضور ﷺ کی چند مختصر احادیث بیان کی جا رہی ہیں۔

☆ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

☆ جو مرد عمدہ طریق پر اسلام لایا۔ اِس نے تمام لُغویت سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔

☆ مسلمان وہ ہے۔ جس کے ہاتھ اور زبان سے تمام مسلمان محفوظ رہیں۔

☆ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے۔ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

☆ دین (اول تا آخر) مکمل نصیحت و بھلائی ہے۔

☆ محفلوں کی باتیں امانت ہیں۔

☆ جس سے مشورہ لیا جائے۔ وہ بات کا امین ہے۔

☆ بُرائی کو چھوڑنا صدقہ ہے۔

☆ حیاء کامل بھلائی ہے۔

☆ علم کی فضیلت، عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے۔

☆ صحت و فراغت خسارے کی نعمتیں ہیں۔ اِن دونوں میں اکثر لوگ مُبتلا ہیں۔

☆ جس نے مِلاوٹ کی۔ وہ ہم میں سے نہیں۔

☆ نیکی کی راہ دکھانے والا ایسا ہی ہے جیسے اِس نے نیکی کی۔

☆ قناعت ایسا خزانہ ہے۔ جو کبھی ناپید نہیں ہوتا۔

☆ تدبیر کی مانند عقل نہیں ہے۔

☆ زبان روکنے کی مانند پارسائی (تقوٰی) نہیں ہے۔

☆ خوش اخلاقی کی مانند مُحبت نہیں ہے۔

☆ جو عہد کو پورا نہ کرے۔ وہ ایمان دار نہیں۔

☆ آدمی کی خوبصورتی اِس کی زبان کی فصاحت ہے۔

☆ جہالت سے بڑھ کر سخت مُحتاجی نہیں ہے۔

☆ نیکی کا خزانہ مصائب کو چھپانے میں ہے۔

☆ دنیا میں مِثل مُسافر (راہ چلنے والے) کے مانند رہو۔ اور اپنے آپ کو صاحبِ قبر شمار کرو۔

☆ درگُزری (معاف کرنا) بندے میں عزت کو بڑھاتی ہے۔

☆ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔

☆ تواضع (عاجزی) درجہ کی بُلندی کو زیادہ کرتی ہے۔

☆ عُمدہ طریق سے پوچھنا نصف علم ہے۔

☆ اپنے بھائی کو شرمسار نہ کرو۔ کہیں خُدا تمھاری گرفت نہ کرے۔ اور تمھیں بھی اِس میں آلودہ نہ کردے۔

☆ خرچ میں میانہ روی نصف معیشت ہے۔

☆ لوگوں سے محبت کا برتاؤ کرنا نصف عقل مندی ہے۔

☆ عقل سے زیادہ پیارا مال (تونگری) نہیں ہے۔

☆ سب سے سچا خواب صبح صادق کے وقت دیکھنا ہے۔

☆ جس کا آخری کلام **لا اله الا الله** ہے۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (انشاءاللہ)

☆ مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (**نية المؤمن خير من عمله**)

☆ جو شخص دسترخوان سے کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اُٹھا کر کھائے۔ وہ فراخی کی زندگی گزارتا ہے۔ اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کم عقلی سے محفوظ رہتی ہے۔

حضرت سید المرسلین ﷺ کے خصائص اور علوم کا بیان :

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضورِ انور نبی مکرم ﷺ کی ذات ''جامع الکمالات'' میں معجزاتِ باہرہ، آیات بینہ، اور کثیر علوم و معارف کے خزانے جمع فرمائے۔ اور ان خصائص و خصائل اور اُسوہ کامل سے مخصوص فرمایا۔ جو تمام مصالح دین و دنیا اور کامل معرفت الہیہ پر مشتمل ہیں۔ جنھیں احکامِ شریعہ اصولِ دینیہ اور مصالح عبادیہ کہا جاتا ہے۔ اور اُممِ سابقہ وقرونِ ماضیہ زمانہ آدمؑ سے تا ایندم احوال و اخبار اور ان کی شریعتوں، کتابوں، سیرتوں، شخصی صنعتوں اور ان کے مذاہب و اختلاف و آراء اور ان کی معرفت اور طویل عمروں اور ان کے دانشوروں کی حکمت اور ہر ہر امت کی کفار پر حجتوں اور اہل کتاب کے ہر ہر فرقہ کے ان معارضوں کی جو ان کی کتابوں میں ہیں۔ اور ان کے قدیم وجدید، عیاں و پنہاں رموز و اسرار و مخفیات و مدفون علوم و فنون اور اُن تمام خبروں کو جو وہ چھپاتے ہیں۔ اور ان میں تغیر و تبدل کرتے ہیں۔ اور عرب کی لغتوں، نادر لفظوں اور احاطہ اقسام فصاحت او ضاع حفظ ایام و امثال و حکم، ضرب الامثال صحیحہ و دقیقہ اور ان کی مُرادوں پر حکم، گہری فہم رکھنے والے انداز کے مطابق اور ان کی مشکلات کے بیان و وضاحت وغیرہ کے علوم کا ربانی علم عطا فرمایا۔ اور آپ ﷺ کی شریعتِ مُطہرہ ان جمیع مُحاسن و اخلاق، محامد و آداب، حفظِ نفس کے اصول و قوائد و ضوابط اور ان کے اعراض و احوال و اقوال پر مُشتمل ہے۔ اور یہ اربابِ عقل کے نزدیک لازمی و مُستحسن ہیں۔ کیونکہ وہ عقلِ سلیم کے حامل ہیں۔ برخلاف ان کے جو معاند مخذول اور مخالف معقول ہیں۔ جو کہ جُہلاء میں مشہور و مروج ہیں۔ اور اُمتِ محمدیہ ﷺ ان سے قطعًا پاک و لاتعلق ہے۔

اشیاء کی حقیقت : تمام چیزوں کی حقیقتیں واضح اور ثابت ہیں تمام عقائد و احکام کی بنیاد صرف اس عقیدے پر ہے۔ کہ ہر چیز کی ایک حقیقت ہے۔ اور یہ حقیقت کسی کے عِلم میں آنے یا اعتقاد کرنے پر موقوف نہیں۔ اور محض وہم و خیال پر بھی دارومدار نہیں رکھتیں۔

عالم کی حقیقت : یہ عالم حادث (یعنی عارضی) ہے۔ ذاتِ حق اور اس کی صفات کے علاوہ ہر چیز حادث ہے۔ ہر چیز عدم سے وجود میں آئی ہے۔ اور کوئی چیز قدیم نہیں کیونکہ حدیثِ نبوی ﷺ ہے کہ!

كان الله ولم يكن معه شىء — اللہ تعالیٰ ازل میں موجود تھا۔ اسکے ہمراہ کوئی چیز موجود نہیں تھی۔

اور یہ عالم فانی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ!

كل شىء هالك الا وجهه — اس کے علاوہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

دیدارِ خُداوندی : ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ قیامت کے دِن مومنوں (ایمان والوں) کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔اسی ضمن میں حدیثِ نبوی ﷺ بھی ہے کہ! **انکم سترون ربکم یوم القیامة کما ترون القمر لیلة البدر** (تم عنقریب اپنے اللہ کو اس طرح دیکھو گے جس طرح چودھویں کا چاند دیکھتے ہو)

اس حدیث میں تشبیہ صرف دیکھنے میں ہے۔چاند اور باری تعالیٰ میں تشبیہ نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کے دیدار میں مُقابلہ،مواجہہ اور قُرب وبُعد نہیں۔اسی آنکھ کو قُوت بصیرت عطا کی جائے گی۔جولوگ دُنیا میں دیدارِ خُداوندی کو چشمِ بصیرت (دِل کی آنکھ) سے دیکھتے ہیں۔ایسے لوگ بروزِ قیامت بچشمِ سر دیکھیں گے۔انشاء اللہ۔خواص مومنین (جیسے کہ انبیاءورُسل اور صحابہ کرامؓ) دن میں کئی مرتبہ اورعوام الناس (جیسے کہ تمام انبیاءورُسل کے مومن اُمتی) کو بروزِ جُمعہ دیدارِ الٰہی نصیب ہوگا۔**واللہ اعلم بالصواب۔**

بعض کتب میں لکھا ہے کہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب نہیں ہوگا۔صِرف **حضرت جبرائیلؑ** کو تمام عُمر میں ایک مرتبہ دیدار نصیب ہوگا۔**جنات** کو اللہ تعالیٰ کا دیدار کا دیدار نصیب نہیں ہوگا۔اس ضمن میں حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہؒ اور دیگر آئمہؒ کا ایک طبقہ یہ فرماتا ہے۔کہ نہ انہیں ثواب حاصل ہوتا ہے۔اور نہ بہشت میں داخِل ہوں گے۔نیک اور مُسلمان جنات کی نیکیوں کا بدلہ صِرف یہی ہے۔کہ وہ دوزخ کی آگ سے نجات پائیں گے۔

عورتوں کا اللہ تعالیٰ کے دیدار کے سِلسلے میں عُلمائے حق کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔مگر حق تو یہ ہے۔کہ مومن عورتوں (ایمان والیوں) کو کبھی کبھی دیدار نصیب ہوگا۔جیسے کہ سال میں دو، چار یا کچھ مرتبہ۔مگر یہ بات بھی ذہن نشین رہے۔کہ کچھ خواتین جیسے کہ حضرت حواؑ،حضرت آسیہؓ،حضرت خدیجۃ الکُبریٰؓ،حضرت عائشہ صدیقہؓ،حضرت فاطمۃ الزہراءؓ،حضرت رابعہ بصریؒ وغیرہ جو کہ عرفانِ الٰہی ،معرفتِ خُداوندی اور کمالِ زُہدوتقویٰ میں مَردوں سے بھی بڑھ کر ہیں۔ایسی عورتوں کو بھی ہفتہ عشرہ میں کئی مرتبہ دیدارِ الٰہی نصیب ہوگا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

دیدارِ خُداوندی درعالمِ رویاء :

اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھنے کے مُتعلق عُلمائے عُظام میں اختلاف پایا جاتا ہے۔مگر صحیح اور حق تو یہ ہے۔کہ خواب میں دیدارِ الٰہی صحیح اور حق ہے۔اور سلف صالحین سے اس ضمن میں مُختلف روایات بھی مِلتی ہیں جیسے کہ!

امام احمد بن حنبلؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا تو عرض کی کہ!

اے پروردگارِ عالم! سب عبادتوں میں افضل ترین عبادت کونسی ہے؟ اور (یااللہ تعالیٰ) آپ کی بارگاہ میں پہنچنے کا نزدیک ترین راستہ کونسا ہے؟ تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ! قُرآنِ مجید کی تلاوت۔

☆ اسی طرح حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہؒ سے منقول ہے۔کہ انہوں نے ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا۔

☆ اسی طرح پیرانِ پیر سیدی شیخ عبدالقادرالجیلانیؒ اور دیگر لاتعداد اولیاء نے کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ کی خواب میں زیارت کی ہے۔اور یہ سرفرازی حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہی کی اُمت کو حاصل ہوا ہے۔دیدارِ خُداوندی درحقیقت مُشاہدہ قلبی ہے۔نہ کہ ظاہری آنکھ سے دیکھنا۔مُحدثین ،فُقہاء ،مُتکلمین حتیٰ کہ مشائخِ طریقت کا اس بات پر قوی اتفاق ہے۔کہ اولیاءاللہ میں سے کسی نے بھی سر کی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا۔اور نہ قیامت سے پہلے دیکھ پائیں گے۔دیدارِ خداوندی کی نعمت جنتیوں کو حاصل ہوگی۔انشاءاللہ العظیم۔

علم الملائکہ :

اس ضمن میں شیخ عبدالحق مُحدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔کہ یہ جزوِ ایمان ہے۔**امنت باللہ وملائکة ۔۔۔**فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے نورانی اجسام میں پیدا فرمایا ہے فرشتے ہر شکل اختیار کرنے کی قُدرت رکھتے ہیں ان کی ارواح مجروہ ہیں۔ان کے ہاں

مُذکر و مؤنث کا امتیاز یا پھر توالد و تناسل کا سلسہ نہیں پایا جاتا ۔ آسمان و زمین بلکہ تمام اجزائے عالم پر فرشتے مؤکل ، مدبر و نگہبان ہیں ۔ ایک ایک آدمی پر کئی کئی فرشتے مُقرر ہیں ۔ بعض اعمال لکھنے ، بعض شیاطین و دیگر موذیات سے بچانے پر مُقرر و مُحافظ ہیں ۔ تمام عالم علوی و سفلی میں کوئی بھی ایسی جگہ نہیں جہاں پر فرشتے معمور نہ ہوں اسی ضمن میں حدیثِ نبوی ﷺ بھی ہے کہ !

(اگر) تمام مخلوقات کے دس حصے تصور کئے جائیں تو ان کے نو حصے فرشتے ہی ہوں گے ۔

فرشتوں کے پر اور بازہ بھی ہوتے ہیں لہذا اس بات پر (کہ ان کے پر بھی ہوتے ہیں) ایمان لانا اور اعتقاد رکھنا ضروری اور واجب ہے حدیثِ نبوی ﷺ بھی ہے کہ ! حضرت سید الانبیاء والرسل ﷺ نے شب معراج کو جبرائیلؑ کے چھ سو پَر (Wings) دیکھے ۔

بہر حال تمام فرشتوں میں مُقرب فرشتے چار ہیں ۔ جو کہ دنیا کے بڑے بڑے انتظامات ، ملک و ملکوت پر معمور ہیں ۔

۱۔ حضرت جبرائیلؑ ۲۔ حضرت میکائیلؑ ۳۔ حضرت اسرافیلؑ ۴۔ حضرت عزرائیل ۔

حضرت جبرائیلؑ : حضرت جبرائیلؑ پر علومِ ربانی کا اِلقاء اور وحی الٰہی کی انبیاءؑ تک ترسیل کی عظیم ترین ذمہ داری ہے ۔

حضرت میکائیلؑ : حضرت میکائیلؑ پر تمام مخلوقات تک رزق کی بہم رسائی اور تقسیم و مقدار کے تعین کا تقرر ہے ۔

حضرت اسرافیلؑ : حضرت اسرافیلؑ کے ذمہ صور کا پھونکنا ہے ۔ یہ صور پہلی مرتبہ تمام عالم کی ہلاکت کے لئے پھونکا جائے گا ۔ دوسری مرتبہ صور پھونکنے سے تمام مُردے قبروں سے اُٹھ کر میدانِ حشر میں حاضر ہوں گے ۔

حضرت عِزرائیلؑ : حضرت عِزرائیلؑ بحکمِ خُدا تمام مخلوقاتِ عالم کی ارواح قبض کرنے کے مجاز ہیں ۔

اکثر علمائے کرام کا اس بات پر قوی اتفاق ہے ۔ کہ حضرت جبرائیلؑ تمام فرشتوں میں افضل و اشرف ہیں ۔ مگر کچھ علماء ان چاروں مقرب فرشتوں کو ہم رُتبہ خیال کرتے ہیں ۔ ان چار کے علاوہ وہ آٹھ فرشتے بھی حیثیت میں کم نہیں ۔ جنہوں نے عرشِ عظیم کو اُٹھایا ہوا ہے ۔ مُنکر و نکیر بھی دو فرشتے ہیں ۔ جو بڑے ہی عظیم ، ہیبت ناک ، سیاہ رنگ اور نیل آنکھوں والے ہیں یہ دونوں قبر میں آکر ہر انسان سے (چاہے وہ کسی بھی مذہب و مِلت سے ہو) تین سوالات کرتے ہیں کہ !

☆ تمھارا دین کیا ہے؟ ☆ تمھارا رسولؑ کون ہے؟ ☆ تمھارا رب کون ہے؟

جوابات صحیح ہونے پر وہ مُردہ ناز و نعمت سے سرفراز ہوگا ورنہ اس کو عذاب دیا جائے گا ۔ احادیث نبوی ﷺ میں کئی جگہوں پر آیا ہے کہ گناہ گار کی قبر میں ستر اژدہے اور بچھوہوں گے ۔ اور ان کے زہر کی شِدت کا یہ عالم ہوگا ۔ کہ اگر ان میں سے ایک بھی ڈس لے تو دُنیا کے تمام درخت خاکستر ہو جائیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اژدہے ۔ اور بچھو انسان کی صفاتِ ذمیمہ ، افعالِ قبیحہ اور دنیاوی تعلقات کی تمام صورتیں ہیں ۔ جنہیں عالم قبر میں اژدہے اور بچھوؤں میں تبدیل کر دیا جائے گا ۔

علم الصحائف :

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے بعض رسولوںؑ پر اپنی کتب کو نازل فرمایا ۔ اور تمام انسانوں کو ان تمام پر ایمان لانے اور ان پر عمل و اتباع کرنے کا حُکم صادر فرمایا ۔ ان الہامی کتب و صحائف کی تعداد ایک سو چار تک ہے ۔ مگر ان تمام کتب میں چار کتابیں بڑی اور مشہور ہیں ۔

توراتِ پاک : یہ کتاب حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی ۔ **زبور شریف :** یہ کتاب حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی ۔

انجیل مُقدس : یہ کتاب حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی ۔ **قُرآنِ مجید فُرقانِ حمید :** یہ کتاب حضرت سید الانبیاء والرسل امام المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی ۔ یہ چوتھی اور آخری کتاب ہے ۔ جو کہ سابقہ تمام کتابوں کا مُفصل خُلاصہ ہے ۔ اس کتاب کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ **ذلك الكتاب لا ريب فيه** ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مکمل و مفصل و جامع الہامی کتاب و صحیفہ ہے ۔ جو کہ تمام عالمین کی تمام مخلوقات کی ہدایت کے لئے بھیجی گئی ہے ۔ اور اِس کتاب کے اندر ذرہ برابر بھی شک نہیں ۔ اور اِس کے اندر تمام قدیم و جدید علوم و فنون کو یکجا کیا گیا ہے ۔ اگر کوئی اِس صحیفہ کے ظاہر و باطن سے آگاہ نہیں ہوسکتا ۔

ماسوائے رسولِ مکرم ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے چنیدہ اشخاص۔۔۔۔

ایمان و اسلام :

اسلام و ایمان (انتہائی قلیل فرق کے ساتھ) ایک ہی کیفیت و حالت، مزاج و طبع کے دو نام ہیں۔ ہاں البتہ ایمان کے مفہوم سے مُراد تصدیقِ قلبی اور حالِ باطن ہے۔ اور اسلام ظاہری اعمال کے اتباع اور انعقاد کا نام ہے۔ جیسا کہ سورہ الحجرات آیت نمبر۱۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ! اعرابیوں نے کہا ہم ایمان لائے۔

اے محمد ﷺ! آپ ﷺ انہیں فرمادیں۔ تم ایمان تو نہیں لائے (یعنی کہ تصدیقِ قلبی نہیں کی) لیکن یہ کہو کہ ہم مُسلمان ہیں (یقین ظاہری احکام کے فرمانبردار ہے)۔

مکتوباتِ غوثیہ : (اَز زبانِ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔ کہ! حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر الجیلانی البغدادیؒ کا کلامِ مبارک اللہ تعالیٰ کے غیر متناہی علوم (کے عظیم الشان سمندروں) میں سے ایک دریا ہے۔ کہ عبارات سے اس کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ (بہرحال یہاں پر آنحضرت غوثِ پاکؒ کے ایک مکتوبات پیشِ خدمت ہے)

اے عزیز! جب شہود کے کنارے پر بادل کے پھٹنے سے فیض چمکنے لگے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **یھدی اللہ لنورہ من یشآء** ۔ ترجمہ (اللہ تعالیٰ جس کو چاہے۔ اپنے نور کی ہدایت دیتا ہے) اور وصول کی ہوائیں مہربانی کے راستے سے چلنا شروع کریں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **یختص بر حمتہ من یشآء** ۔ ترجمہ (اللہ تعالیٰ جس کو چاہے۔ اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے) اور محبت کی خوشبوئیں قلوب کے باغات میں ظاہر ہوں۔ اور شوق کے بلبلے ارواح کے باغات میں۔ (جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) **یا اسفٰی علٰی یوسف** ۔ ترجمہ (اے افسوس، یوسفؑ کے فراق پر) کے نغمات سے ہزار داستان ترنم میں آئے۔ اور اشتاق کی آگیں مخفی عالم میں شعلہ اُڑائیں۔ اور افکار کی پرواز زیادہ اُڑانے کی وجہ سے بے پَر ہوجائے۔ اور بڑی بڑی عقلیں سرفت کی وادی میں پاؤں گم کریں۔ اور بڑے بڑے افہام کی بنیادیں ہیبت کے ٹکرانے سے تزلزل میں آجائیں۔ اور مقاصد کی کشتیاں **ما قدر اللہ حق قدرہ** ۔ ترجمہ (اللہ تعالیٰ کی قدر کا اندازہ نہ کر سکے) جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ **وھی تجری بھم فی موج کالجبال** ۔ ترجمہ (وہ ان کے ساتھ موج میں پہاڑ چل رہی تھیں) کی ہواؤں کے ساتھ حیرت کی گہرائیں میں داخل ہوجائیں۔ اور **یحبو ھم و یحبو نہ** ۔ ترجمہ (وہ ان سے محبت کرتے ہیں۔ اور اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں) کے عشق کے دریا کی موجیں ٹھاٹھوں میں آئیں گیں۔ ہر ایک زبانِ حال پر نذر کرے گا۔ **رب انزلنی منزلا مبارک وانت خیر المنزلین** ۔ ترجمہ (اے میرے اللہ تعالیٰ اسابقہ مہربانی مجھ کو مبارک مقام پر اُتار۔ (کیونکہ) تو بہتر اُتارنے والا ہے) **ان الذین سبقت لھم منا الحسنٰی** ۔ ترجمہ (یقیناً جس کے لئے ہماری طرف سے بہتری سبقت کر چکی ہے۔ پہنچ جائے گی) اور اِن کو **فی مقعد صدق** ۔ ترجمہ (راست اور عزت کی بیٹھک میں) کے دریا کے کنارے پر اُتار دے گا۔ **الست بربکم** ۔ ترجمہ (کیا مَیں تمھارا رب نہیں؟) کی شراب کے مستانوں کی مجلس میں پہنچائے گا۔ **للذین احسنوا الحسنٰی وزیادۃ** ۔ ترجمہ (جنہوں نے احسان کیا۔ ان کے لئے بہتری اور زیادتی ہے) کی نعمتوں کے دسترخوان سامنے لائے گا۔ اور وصل کے پیالے **بایدی سفرۃ** ۔ ترجمہ (ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے) **وسقا ھم ربھم شرابا طھورا** ۔ ترجمہ (فرشتوں کے ہاتھوں سے اور اِن کو اِن کا ربِ پاک پاک شراب پلائے گا) **واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا** ۔ ترجمہ (جب اس جگہ کو دیکھے گا۔ نعمتیں اور بہت بڑا ملک دیکھے گا) ہمیشگی کا ملک اور ہمیشگی کی دولت سامنے آئے گی۔ ہمیشگی کے ملک اور ہمیشگی کی دولت کا مشاہدہ ہوگا۔

ملفوظاتِ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔ اور اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اور اپنے نفس کی حرکتوں اور اعمال کی بُرائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اُسے کوئی گُمراہ نہیں کرسکتا۔ اور جس پر وہ اپنی توفیق ارزانی نہ کرے۔ تو اُسے کوئی راہ پر نہیں چلاسکتا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور ہم شہادت دیتے ہیں۔ کہ ہمارے آقا حضرت سید الانبیاء و المرسلین ﷺ اس کے عبدِ خاص اور (آخری) رسول ﷺ ہیں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ نذیر و بشیر بنا کر (تمام جہانوں کیلئے) مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ پر آپ ﷺ کے آل واصحاب، ذریات وازواجِ مطہرات اور تمام اُمت پر اللہ تعالیٰ کی لاتعداد و بے شُمار رحمتیں و برکتیں اور اربوں درود وسلام ہوں۔ آمین۔

سوال: بیعت واجب ہے یا سُنت؟ بیعت کے سُنت ہونے میں کیا حکمت ہے؟ بیعت لینے والے کی اہلیت وشرائط کیا ہیں؟ ایفائے بیعت کیا ہے؟ بیعت توڑنے سے کیا مُراد ہے؟ نیز ایک ہی بزرگ یا کئی بزرگوں سے دوبارہ بیعت جائز ہے یا نہیں؟ بیعت کے لئے کون سے الفاظ منقول ومتداول ہیں؟

جواب: بیعت سُنت ہے واجب نہیں، صحابہ کرامؓ نے آنحضور ﷺ سے بیعت کے ذریعے یقیناً قُربِ خداوندی حاصل کیا۔ مگر یاد رہے کہ کسی شرعی دلیل سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی تارک بیعت کو گناہ گار قرار دیا گیا ہو اس پر آئمہ دین میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے۔ گویا بیعت کے واجب نہ ہونے پر اجماع ہے۔ اور اسی طرح بیعت کے سُنت ہونے میں یہ حکمت سمجھ میں آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت اور طریقہ یہ ہے کہ اس نے نفس پر مخفی امور کو ظاہری افعال واقوال سے وابستہ کردیا اور ایک اعتبار سے زبان کو دل اور ضمیر کا ترجمان قرار دیا ہے۔ اور اسی طرح مُرشد کی اہلیت وشرائط میں سب سے پہلی اور ضروری بات یہ ہے کہ وہ قُرآن وحدیث کا علم بھی رکھتا ہو اور متبع شریعت بھی ہو۔ اس سے ہماری مُراد یہ نہیں کہ وہ ان علوم میں چوٹی کی مہارت رکھتا ہو۔ یعنی اس سے ہماری یہ مُراد ہے کہ وہ قُرآنِ مجید کے مطالب ومعانی، اسکی لُغاتِ مشکلہ، شانِ نزول، اعراب اور قصص وغیرہ سے باخبر ہو اسی طرح احادیث میں وہ کم ازکم مشکوٰۃ المصابیح کو اچھی طرح پڑھ کر سمجھ چُکا ہو۔ اسی طرح مرشد کے لئے دوسری شرط یہ ہے۔ کہ وہ عدل وانصاف اور تقوٰی کے بلند مرتبے پر فائز ہو۔ مُرشد کے لئے تیسری شرط یہ ہے کہ وہ دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو ترجیح دیتا ہو اور اس کی طرف راغب ہو مؤکدہ عبادات مکمل پابندی سے ادا کرتا ہو اور صحیح احادیث میں وارد شدہ ذکرواذکار پر عامل ہو اور ہمیشہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے لولگائے رکھے اور اسے یادداشت کی مشقِ کامل حاصل ہو۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ خود بھی اور اپنے مریدین ومعتقدین کو نیکی کا دائمًا حکم دیتا رہے اور بُرائیوں سے روکتا رہے۔ مرشد کے لئے پانچویں شرط یہ ہے کہ وہ طویل عرصہ تک مسلسل مشائخ کی صحبت اور تربیت سے فیض حاصل کرچُکا ہو اور اس نے دورانِ تربیت مشائخ سے باطنی نور اور قلبی سکون کی دولت حاصل کی ہو یہ اس لئے کہ انسان سنت الٰہی کے مطابق اس وقت تک فلاح حاصل نہیں کرسکتا جب تک اس کا تعلق اور واسطہ فلاح یافتہ افراد سے نہ پڑے۔

بیعت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ بالغ وعاقل ہو اور اس معاملے میں شوق اور دلچسپی بھی رکھتا ہو حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے کہ آنحضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بیعت کے لئے ایک بچہ پیش کیا گیا آپ ﷺ نے اس کے سر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا، دُعا دی مگر اس سے بیعت نہ لی۔

مشائخ کے ہاں بیعت کا جو سلسلہ جاری ہے۔ اسکی عمومًا تین صورتیں ہیں مثلاً تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے توبہ پر بیعت، اسناد حدیث کے سلسلے میں شامل ہونے اور برکت حاصل کرنے کی نیت سے بیعت اور احکام الٰہیہ پر صدقِ دل اور مصمم ارادے کے ساتھ عمل پیرا ہونے اور دل کو اللہ تعالیٰ سے وابستہ کرنے کے عزم پر بیعت۔ اور یہی تیسرا طریقہ اصل ومقصود ہے۔ کیونکہ پہلی دونوں صورتوں میں

بیعت کی تکمیل اور اسے پورا کرنے یا اس کے ساتھ وفاداری نبھانے سے مُراد یہ ہے۔ کہ مرید کبیرہ گناہوں سے بچے۔ اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرے۔ فرائض، سُنن اور مستحبات کی لازماً پابندی کرے۔ بیعت توڑنے یا اس عہد سے باہر نکل جانے سے مراد یہ ہے۔ کہ مرید ان تمام باتوں سے روگردانی کرے۔ تیسری صورت میں بیعت کے عہد کو نبھانے اور اسے پورا کرنے سے مراد یہ ہے۔ کہ مرید عبادت، ریاضت و مجاہدے میں اتنی محنت شاقہ کرے۔ کہ بالآخر وہ ایمان، اطمینان، ایقان اور یقین کے نور سے اس قدر منور ہو جائے۔ یہاں تک کہ یہ جملہ چیزیں بطور عادت و فطرت اس سے صادر ہونے لگیں۔ اس حالت میں بعض دفعہ سالک کو ایسی چیزوں کی اجازت دی جاتی ہے۔ جن کی شریعت نے اجازت دی ہے۔ کہ اِن میں بعض جسمانی فائدہ بخش چیزیں یا ایسی چیزیں جن کی ضرورت پڑتی ہے۔ شامل ہیں مثلاً علوم دینی کی تدریس و تعلیم، یا عہدہ قضاء کے فرائض کی ادائیگی۔ اور اس بیعت و عہد کو توڑنا یہ ہے۔ کہ مرید مذکورہ امور سے عمداً غافل ہو جائے۔

دوبارہ بیعت کرنا:

آنحضرت نبی کریم ﷺ سے دوسری مرتبہ بیعت لینا ثابت ہے اسی طرح مشائخِ صوفیہ سے بھی دوسری مرتبہ بیعت لینا منقل و مرفوع ہے اگر دوسرے مرشد سے بیعت پہلے پیر میں کسی خلل یا غیر متشرع بات کے ظہور کی وجہ سے ہے تو دوسری بیعت میں کوئی مُضائقہ نہیں۔ اور اسی طرح مرشد کے وصال یا کسی طرح غائب ہو جانے کی صورت میں بھی دوسری بیعت میں کوئی حرج نہیں جس میں اس کی واپسی کی امید باقی نہ رہی ہو البتہ بلا وجہ دوسرے شیخ سے بیعت کرنا اسے ایک کھیل سمجھنا تصور ہوگا۔ اس طرح نہ تو خیر و برکت حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی مشائخ دلی طور پر توجہ کر کے منازل سلوک طے کرواتے ہیں۔

بیعت کے لئے منقول و متداول الفاظ:

مشائخ سلف سے بیعت کا جو طریقہ بیان ہوا ہے اس کے مطابق پہلے خُطبہ مسنونہ پڑھے۔ جو کہ یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ٥ الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له فلا هادى له☆واشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله☆ و صلى الله عليه وعلٰى اله و صحبه و بارك وسلم☆

اس کے بعد مرید کو ایمان کی اجمالاً تلقین کرے اور کہے کہ!

میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا (مُرادِ خُداوندی کے مطابق) اور میں ایمان لایا۔ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر اور تمام انبیاءؑ پر، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ کی تشریح اور مُراد کے مُطابق، اور میں دین اسلام کے سوا تمام ادیان سے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔ اور اسی طرح میں ہر قسم کے صغیرہ و کبیرہ گُناہوں اور نافرمانیوں سے صدقِ دل کے ساتھ توبہ کرتا ہوں۔ اور میں اسلام کی تجدید کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں!

اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله ☆

اس کے بعد مُرید سے کہے! کہ، میں نے بیعت کی آنحضرت محمد ﷺ سے، آپ ﷺ کے خُلفاءؓ کے واسطے سے، ان پانچ باتوں پر! **اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله ☆** ۲۔ نماز کے قائم کرنے پر ۳۔ زکوٰۃ کے دینے پر ۴۔ رمضان کے روزوں پر ۵۔ استطاعت کی صورت میں فریضہ حج کے ادا کرنے پر

پھر مُرید کو کہا جائے کہ وہ یہ کہے کہ!

میں نے بیعت کی آنحضرت محمد ﷺ سے، آپ ﷺ کے خُلفاءؓ کے واسطے سے، اور بیعت کی میں نے ان باتوں پر کہ میں کبھی بھی دانستہ یا غیر دانستہ طور پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو قطعاً شریک نہیں کروں گا، نہ کبھی میں چوری کروں گا، نہ کبھی میں جھوٹ بولوں گا، نہ کبھی میں بدکاری کروں گا، نہ کبھی میں کسی کو قتل کروں گا، نہ کبھی میں اپنی طرف سے کسی پر بُہتان لگاؤں گا اور کسی بھی امر

میں آنحضور سید المرسلین ﷺ کی نافرمانی کروں گا۔اس کے بعد قرآنِ مجید کی یہ دو آیتیں پڑھے۔

یا یھا لذین آمنوا انقوا الله وابتغوا الیه العسیلة و جاھدو فی سیله لعلکم تُفلحون ☆ (سورہ المائدہ، آیت نمبر ۔ ۳۵) **ان الذین یبا یعونك انما یبایعون الله یدالله فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علٰی نفسه امن اوفٰی بما عھد علیه الله فسیؤتیه اجرًا عظیمًا** ☆ (سورہ الفتح، آیت نمبر ۱۰)

اس کے بعد مُرشد اپنے لئے ،مُریدین کے لئے اور حاضرین مجلس کے لئے اجتماعی دُعا کر کے یہ کہے ۔**بارک الله لنا ولکمو نفعنا و ایاکم** ☆اس کے بعد اس تلقین میں کوئی حرج نہیں ہے ۔کہ مُرید کس سلسلہ طریقت کو اختیار کرتا ہے ۔مشہور و معروف سلاسل طریقت یہ ہیں، **قادریه ، چِشتیه ، نقشبندیه ، سُھروردیه ، قلندریه ، اُویسیه** وغیرہ ۔

آداب ومقاصد وعظ ونصیحت :

وعظ ونصیحت دین کا اہم اور بڑا رکن ہے ۔واعظ کے لئے ضروری ہے ۔کہ وہ عاقل ، بالغ و مُتقی ہو۔اور وہ تفسیر ،حدیث ،فقہ اور سلف صالحین کے حالات اور زندگیوں سے کافی حد تک باخبر ہو۔واعظ کو فصیح اللسان اور لوگوں کی ذہنی استعداد کے مُطابق گُفت وشنید کا ملکہ حاصل ہو اور وہ رحم دل ،مہربان ،مُخلص ،صاحب خلق واخلاق اور صاحب وجاہت ہو دوران وعظ نہ تو اتنا مختصر وعظ کرے ۔کہ لوگ کچھ سمجھ ہی نہ سکیں ۔اور نہ ہی اتنا لمبا وعظ کرے ۔کہ لوگ اُکتاہٹ اور بد دلی کا شکار ہو جائیں ۔لوگوں کی دلچسپی ،رغبت ،روزمرہ کے مسائل کے حل کے متعلق وعظ ونصیحت ہونا چاہیئے ۔وعظ ونصیحت کی محفل ومجلس کے لئے پاکیزہ وصاف سُتھری جگہ جیسے مسجد و مدرسہ و خانقاہ غیرہ میں انعقاد ہونا چاہیئے ۔وعظ ونصیحت کا آغاز اللہ تعالٰی کی حمد وثناء ،آنحضور رسالت مآب ﷺ پر درود وسلام اور نعت ،اور پھر وعظ ونصیحت ہو اور اختتام بھی اسی طرح سے ہو۔اور وعظ ونصیحت کے بعد حاضرین مجلس ومحفل کے لئے ایک اجتماعی دُعا بھی ہونی چاہیئے ۔

وعظ ونصیحت اور خِطاب کو صرف ترغیب وترہیب (شوق دلانا اور ڈرانا) تک ہی محدود نہ ہو۔ بلکہ ملا جلا انداز اپنانا چاہیئے ۔جیسے کہ اللہ جل شانہ کی سنت کا طریقہ ہے ۔کہ وعدے کے ساتھ وعید وخوشخبری و بشارت کے ساتھ ساتھ خوف دلاتا ہے ۔واعظ کے لئے مناسب ہے ۔کہ وہ اپنے خطاب و وعظ ونصیحت میں آسانی ونرمی کا مظاہرہ کرے ۔نہ کہ سختی وتنگی ۔۔کسی خاص گروہ فرقے یا شخص کو قطعاً نشانہ نہ بنائے ۔اور نہ ہی دنیاوی وسیاسی گفتگو میں اپنا وقت صَرف کرے ۔وعظ ونصیحت اور خطاب میں سب سے زیادہ امر بالمعروف ،نہی عن المنکر ،سیرت وسنت نبوی ﷺ اور احوال ومقامات صحابہ کرامؓ اور اولیائے عظام کے تقوٰی و کرامات وملفوظات اور ترغیب وترہیب پر زیادہ زور دے ۔

وعظ ونصیحت کے اصل مقاصد کے حصول کے لئے واعظ سب سے پہلے اپنے ہی دل میں ،اعمال واخلاق میں ،اقوال وافعال میں ،کردار وزبان پر، لہجے وگُفتار میں ایک حقیقی ملنسار و ہمدرد مسلمان کا دائمی تصور قائم کرے ۔

یہ تصور قائم کر کے واعظ ،اپنے سامنے موجود حاضرین مجلس ومحفل کو صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے بچنے اور بہتر زندگی (بمطابق اسوہ نبی کریم ﷺ) اپنانے کے لئے موت وعذاب قبر، یوم حساب کی سختی اور عذاب دوزخ سے ڈرانے ، جنت میں انعامات کے حصول کے لئے تقوٰی اختیار کرنے کے لئے جدوجہد کی ترغیبات دلائے ۔واعظ کو چاہیئے کہ ضروری باتوں کو دو یا تین مرتبہ دُہرائے ۔

ملفوظاتِ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ: (از فتاویٰ عزیزی)

یہ فتاوی نہایت ہی مفید مضامین واسفتسارات کے جوابات اور تمام اقسام کے مسائل کے فتاویٰ جات کا بیش بہا ایک ایسا عظیم علمی مگر مختصر و جامع فتاویٰ ہے۔ جو کہ ہر زمانہ میں تمام طبقات فکر کے علماء و مشائخ میں نہایت اہمیت کا حامل رہا ہے۔ صاحب فتاوی آنحضور قبلہ شاہ صاحبؒ سے پوچھے گئے چند سوالات سے عوام الناس کو آگاہ کرنے کے لئے چند سوال و جواب برائے برکت در کتاب ہذا پیش خدمت ہیں۔

سوال: زیارت قبور کی ترکیب ارشاد ہو۔

جواب: جب عوام مسلمین ومؤمنین میں سے کسی کی زیارت کے لئے جائیں تو پہلے قبلہ کی طرف پشت کر کے اور میت کے سینہ کے مقابل منہ کر کے سورۃ فاتحہ ایک بار سورۃ اخلاص تین بار پڑھے۔ اور جب مقبرہ میں جائے تو یہ کہے۔ **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤمِنِیْنَ یَغْفِرُاللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاِ نَّااِنْشَاءَ للّٰہُ بِکُمْ لَا حِقُوْنَ** ۔

اگر منجملہ اولیاء وصلحاء میں سے کسی بزرگ کی زیارت کے لئے جائے۔ تو چاہیے کہ! اس بزرگ کے سینے کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور **21** مرتبہ چار ضرب سے یہ پڑھے۔ **سُبُّوحٌ ۔ قُدُّوسٌ ۔ رَبُّنَا ۔ وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوحُ** ۔ اس کے بعد تین بار **سورہ قدر** پڑھے اور دل سے ہمہ قسم خطرات شیطانی، نفسانی اور شہوانی خیالات کو دور کر کے اپنے دل کو اس بزرگ کے سینے کے مقابل رکھے تو اس بزرگ کی روح مبارک کی برکات زیارت کرنے والے کے دل میں پہنچیں گے انشاء اللہ۔

سوال: یہ دریافت کرنے کی ترکیب ارشاد ہو کہ کیا! صاحب قبر کامل ہے یا نہیں؟ اور اگر صاحب قبر کامل ہو تو اس سے استمداد کس طرح حاصل کرنا چاہیے؟

جواب: اہل قبور میں سے بعض بزرگ کمال میں مشہور ہیں اور ان کا کمال متواتر طور پر ثابت ہوا ہے۔ تو ان بزرگوں سے استمداد کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اس بزرگ کی قبر کے سرہانے کی جانب قبر پر انگلی رکھے اور پہلے سورۃ بقرۃ کی پہلی آیت (الم .. سے مفلحون تک) پڑھے پھر قبر کے پائینہ کی طرف جائے اور سورۃ بقرۃ کی آخری آیات (امن الرسول ...۔ آخر تک) پڑھے اور زبان سے آہستگی کے ساتھ کہے کہ **اے میرے حضرت (صاحب قبر کا نام) فلاں کام کے لئے درگاہ الٰهیٰ میں دعا اور التجا کرتا ہوں۔ آپؒ بھی میرے حق میں دعا فرمائیں۔ اور اپنی سفارش کے ذریعے سے میری مدد فرمائیں** پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا اور التجا کرے انشاء اللہ چند دن میں (حاجات) پوری ہو جائینگی۔

صاحب قبر کا کمال معلوم کرنا:

آگے چل کر شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اگر صاحب قبر کا کمال نہیں معلوم یا پھر ان کا کمال مشہور نہ ہوا اور متواتر طور پر بھی معلوم نہ ہو تو ان کا کمال معلوم کرنے کے لئے طریقہ کار یہ ہے۔ کہ مذکورہ ترکیب برائے زیارت قبور میں جو طریقہ کار رہے یہی عمل بجالائے **سورہ فاتحہ**، **سورۃ بقرۃ** کی پہلی اور آخری **آیات، درود و سلام** اور **ذکر سبوح قدوس ربنا ورب الملئکۃ والروح** چار ضربی کے ساتھ جب کوئی شخص اپنا دل صاحب قبر کے سینے کے سامنے کرے۔ تو اگر اپنے دل میں راحت و تسکین اور نور معلوم ہو تو جاننا چاہیے۔ کہ یہ قبر کسی بزرگ صاحب کمال کی ہے لیکن استمداد صرف اولیاء مشہورین سے ہی کرنا چاہیے۔

(اِس ضمن میں فقیر (محمد عبدالرؤف القادری سکنہ کوئٹہ) کی جانب سے کچھ وضاحت اور چند تجربہ شدہ اعمال و عملیات برائے رویئت موتیٰ حاضرِ خدمت ہیں)

زیارتِ قبور کے آداب :

نمبر .1 سُلطان المحققین حضرت شیخ شرف الحق والدین احمد یحیٰ منیریؒ اپنے **مکتوبات صدی** میں مکتوب نمبر **21** کے تحت فرماتے ہیں۔ کہ زیارت کے لئے بہترین اور افضل تین دن ہیں۔ دوشنبہ (سوموار)، پنجشنبہ (جمعرات) اور جمعۃ المبارک۔ بعد ادائیگی نماز جمعہ، اور موسم متبرکہ جیسے عشرہ ذوالحجہ، عیدین، عاشورہ، اور متبرک و مقدس راتیں جیسے شب برات، رمضان المبارک کا آخری عشرہ وغیرہ جو کوئی چاہے۔ کہ زیارت قبور کو جائے۔ وہ زوال کے اوقات کا خیال کر کے قبرستان جانے سے پہلے گھر پر دو رکعتیں اس طرح پڑھے۔ کہ **سورہ فاتحہ** کے بعد ایک بار **آیت الکرسی** اور تین بار **سورہ اخلاص** پڑھے۔ اور سلام کے بعد یوں کہے کہ! **یا ارحم الراحمین** ۔ **اس نماز کا ثواب فلاں شخص** (مردے یا مردوں کے نام یا پھر تمام ارواح المسلمین کہہ دے) **کو پہنچادے۔ آمین**. تو حق تعالیٰ اس کی یا ان تمام کی ارواح کو ایک نور پہنچادے گا۔ اور اس نماز پڑھنے والے کے حق میں بہت سے ثواب لکھے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نمبر .2 سلطان المحققین حضرت شیخ شرف الحق والدین احمد یحیٰ منیریؒ اپنے **مکتوبات صدی** میں مکتوب نمبر۲۱ کے تحت اور صاحب **نُزھۃ المجالِس** (جلد اول) میں اور صاحب کتاب **المُختار و مُطالعُ الانوار** فرماتے ہیں۔ کہ متقدمین کی کتابوں میں آیا ہے۔ کہ مردے پر کوئی رات پہلی رات سے زیادہ سخت نہیں ہوتی۔ اسی لئے چاہیئے۔ کہ مردے کے نام کا صدقہ دے۔ اور اگر صدقہ دینے کی توفیق نہ ہو تو دو رکعت نماز اس طرح سے ادا کرے۔ کہ ہر رکعت میں **سورہ فاتحہ** کے بعد ایک مرتبہ **آیۃ الکرسی**، دس مرتبہ **سورہ تکاثر** اور گیارہ مرتبہ **سورہ اخلاص** پڑھے۔ بعد سلام کے کہے۔ **یا ارحم الراحمین** ، میں نے اس نماز کا ثواب فلاں بن فلاں مردے کو بخش دیا ہے۔

تو اللہ کریم اس نماز کی برکت سے اُس مردے کی قبر میں ایک ہزار فرشتے نور کی مشعلیں **تُحفتًا** لئے ہوئے بھیجے گا۔ اور ایک ہزار شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اعمال و عملیات برائے روئیتِ موتی۔

سیدنا حضرت موسیٰؑ کی زیارت بحالت رویا:

کتاب مواقع النجوم میں لکھا ہے۔ کہ میاں پہلوان کہتا تھا۔ کہ ایک دفعہ مجھے خواب میں پیر رحم شاہ نے ایک وظیفہ بتایا تھا اور کہا تھا۔ کہ اگر تو اسے پڑھے گا۔ تو تیری سیدنا حضرت موسیٰؑ سے ملاقات کروائی جائے گی۔ چنانچہ میں نے یہ وظیفہ کیا۔ تو واقع مجھے حضرت موسیٰؑ کی زیارت بھی ہوئی۔ سیر بھی کروائی گئی۔ اور جو وظیفہ مجھے خواب میں بتایا گیا تھا۔ وہ یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مُوسیٰ بِمِیمٍ یا مُوسیٰ ۔

چونکہ کتاب میں تعداد نہیں لکھی گئی۔ لیکن اِس ضمن میں میرا (محمد عبدالرؤف القادری کا) گُمان ہے۔ کہ اس ورد کی تعداد روزانہ رات کو سونے سے پہلے بحالت وضو (رُو بہ قبلہ بر مُصلہ) **300** یا **1000** مرتبہ ہوگی۔

حضرت سلیمان بن داؤدؑ سے ملاقات کا طریقہ (بر عالم رویائے صادقہ) :

اگر کوئی شخص روزانہ بعد نمازِ فجر اور بعد نمازِ عشاء دُعائے برھتیہ کو 100 - 100 مرتبہ اس نیت سے پڑھتا رہے۔ کہ اسے حضرت سلیمان ابن داؤدؑ کی خواب میں زیارت نصیب ہو۔ تو چندہی راتوں میں ایسا شخص اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔ انشاء اللہ العظیم۔

دُعائے برھتیہ تصحیح شدہ یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥ بِسۡمِ اللّٰہِ الۡمَلِکُ الۡمُحِیۡطِ الدَّآئِمِ الۡقَدِیۡمِ الۡاَذَلِیۡ الَّذِیۡ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیۡءٍ

عِلْماً وَّ اَحَاطَ عِلْمُه، بِجَمِيْعِ الْكَائِنَاتِ الْكُلِيَّاتِ مِنْهَا والْجُزْئِيَاتِ وَ يُسَخِّرُ جَمِيْعَ عَالِمِ عُلْوِيَّةٍ وَسِفْلِيَّةٍ
الدَّآئِمِ الْقَدِيْمِ الْاَبَدِیْ الَّذِیْ لَا اِبْتِدَآءَ لِقَدَمِهٖ وَ لَيْسَ لَه، اِنْتِهَآءَ الَّذِیْ اَشْرَقَ بِسَاطِعَ نُوْرُ وَ جهِهٖ عَلٰی
جَمِيْعِ الْاَكْوَانِ وَاَمَدَّ هَا بِقُوَّةِ جَذْبَةٍ هَيْبَةٍ سُلْطَانِهٖ عَلٰی كُلِّ فَلَكٍ وَّمَلَكٍ وَّجِنٍّ وَّاِنْسٍ وَّ شَيْطَانٍ
وَّسُلْطَانٍ فَخَافَتْه، جَمِيْعُ مَخْلُوْقَاتِهٖ وَاِذْ عَنَتَ وَ تَوَاضَعَتِ لَه، الْمَلٰئِكَةُ الْكِرُّ وُ بِيُّوْنَ مِنْ اَعْلٰی مَقَامَا تِهَا
وَسَجَدَتْ وَ اَجَابَتْ لِدَعْوَةِ اِسْمِهِ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ لِمَنْ تَكَلَّمَ بِهٖ وَاَسْرَعَتْ بِا لِاجَابَةِ وَالْبُرْهَانِ
الْمُحْكَمِ الْمَكْتُوْبِ فِیْ اَلْوَاحِ قُلُوْبِ الْمُتَصَرِّفِيْنَ بِسِرِّ بُدُّوحِ اَجْهَزِطٍ وَ بَطَدٍ زَهَجٍ وَاحِ اَللّٰهُمَّ اَرِنِی
فِی مَنَامِی حضرت سليمان ابن داؤد نبی عليه الصلوة والسلام بحق و بِعِزَّةِ بَرْهَتِيهِ ۲ كَرِيْرٍ ۲ تَتْلِيهٍ
۲ طُوْرَانٍ ۲ مَزْجَلٍ ۲ بَزْجَلٍ ۲ تَرْقَبٍ ۲ بَرهَشٍ ۲ غَلْمَشٍ ۲ خُوْطِيْرٍ ۲ قَلْنَهُوْدٍ ۲ بَرْشَانٍ ۲ كَظْهِيْرٍ
۲ نَمُوْشَلْخٍ ۲ بَرْهَيُوْلاً ۲ بَشْكِيلَخٍ ۲ قَزْمَزْ ۲ اَنْغُلِ لِيْطٍ ۲ قَبْرَاتٍ ۲ غَيَاهاً ۲ كَيْدَهُوْلاً ۲ شَمْخَاهِرٍ ۲
شَمْخَاهِيْرٍ ۲ شَمْهَاهِيْرٍ ۲ بِكَهْطَهُوْ نِيهٍ ۲ بَشَارِشٍ ۲ طُوْنَشٍ ۲ شَمْخَا بَارُوْحٍ ۲ بِحَقِّ هٰذَا الْعَهْدِ الْمَاخُوْذِ
عَلَيْكُمْ يَا خُدَّام هٰذِهِ الْاَسْمَآءُ اِلَّا مَا اَسْرَعْتُمُ الْاِنْقِيَادُ وَ الْاِنْفَاذُفِيْمَا تُوْمَرُوْنَ بِهٖ بعزة الله العزيز المعتز
فی عز عزه وَاَوْفُوْ بِعَهْدِاللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَاتَنْقُضُوْا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْجَعَلْتُمُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ كَفِيْلاً ٥
(سورہ نحل نمبر 91) وَبِحَقِّ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ٥ (سورہ شوریٰ نمبر 11) وَبِحَقِّ الْاِسْمِ
الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اَوَّلُه، اٰلُ وَاٰخِرُه، اٰلُ وَهُوَاٰلُ شلع ۲ يَعُوْ ۲ يَوْيَيْهٍ ۲ يَهٍ ۲ يِيهٍ ۲ وَآهٍ ۲ آهٍ ۲ بَتْكَهٍ ۲
بَتْكَفَالٍ ۲ بِصَعْیٍ ۲ كَعْیٍ ۲ مَمْيَالٍ ۲ مُطِيْعِيْنَ لَكَ مَا اَعْظَمَ اِسْمُكَ يَاآلِ جَلِ زُرْيَا لِ مَا سَمِعَ اِسْمُكَ
رُوْحٌ وَّعَصٰی اِلَّا صَعِقَ وَاِحْتَرَقَ مَنْ عَصٰی اَسْمَآءُ اللّٰهُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ وَعَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ بِعَالِمِ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ ٥ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ الَّتِیْ تَعَاهَدْتُّمْ بِهَاعِنْدَبَابِ الْهَيْكَلِ الْكَبِيْرِ وَفِی الْاَصْلِ
وَهُوَ بَعَلْشَاقَشٍ ۲ مِهْرَاقَشٍ ۲ اِقْشَامَقَشٍ ۲ شَقْمُوْنَهَش ۲ رَكْشاً ۲ كَشْلَخٍ ۲ عَكَشٍ ۲ طَهْشٍ ۲ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ
ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْه، عَذَاباً صَعَداً (سورہ جن نمبر آیت ۱۷) وَبِحَقِّ اِهْيَاً اَشْرَاهِيَاً اَذُوْ نَائِیْ اَصْبَاُ وُتْ اٰلُ شُدَایْ
وَبِحَقِّ اَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِیْ وَبِحَقِّ بَطَدٍ زَهَجٍ وَاحٍ وَبِحَقِّ بُدُّوحِ اَجْهَزِطٍ وَاِنَّه، لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ٥
(سورہ واقعہ نمبر ۷۶) اَلْوَحَا ۲ اَلْعَجَلَ ۲ اَلسَّاعَةُ ۲ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ وَلَا حَوْلَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ٥

حضرت خضر نبیؑ سے ملاقات کرنے کے 6 مختلف طریقے:

حضرت سیدنا خضر نبیؑ سے ملاقات کا اول طریقہ:

اس مجرب المجرب عمل کو حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ نے حضرت سید گل حسن شاہ قلندری قادریؒ کو ایک پرانی کتاب سے بتایا تھا۔ جب سید گل حسن شاہ صاحبؒ نے اس عمل کو آزمایا۔ تو فی الواقع سو فیصدی درست پایا۔ اس کے بعد یہی عمل مذکورہ کئی بزرگوں کے متعدد متوسلین و معتقدین نے آزمائے۔ اور تمام لوگ حضرت سیدنا خضر نبیؑ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ بہر حال اس عمل کا طریقہ یہ ہے۔

منگل کا دن گزار کر شب بدھ کو سونے سے پہلے تو بہ تجدید وضو دو رکعت صلوٰۃ نفل بہ نیت رویئت سیدنا خضر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرح پڑھیں۔ کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین بار آیت الکرسی، تین بار، سورۃ الم نشرح اور گیارہ بار

سورۃ صمدیہ (اخلاص) پڑھیں۔سلام پھیرنے کے بعد درج ذیل عزیمت کو 7۔مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر کے شمال کو رخ کر کے بصورت محمد ﷺ سو جائیں۔اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور اِس عمل کی بدولت شب بدھ سے شب جمعہ تک یا پھر چند ہی راتوں میں ضرور بالضرور بحالت خواب (یعنی در عالم رویا) زیارت کا شرف حاصل ہو جائیگا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔عزیمت یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ حُبٌّ ، قُبٌّ ، ۔ طَبَابِیۡقٌ ۔ طَنَابِیۡقٌ ۔طَاعٍ ۔ طِبٌّ ۔ لِحُبِّ ۔ شَافِعٌ ۔ وَشَفِیۡعٌ ۔ وَمُجۡتَمِعٌ ۔ وَحِرز ۔ و حَرِیز ۔ وَدِیق ۔ وَجنَّةٌ ۔ بحَقِّ اِیَّا كَ نَعۡبُدُ وَاِیَّا كَ نَسۡتَعِیۡنُ و بحَقِّ فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَا اٰتَیۡنٰهُ رَحۡمَةً عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمَا ۔

عزیمت پڑھ کر بنا کسی سے بات چیت کئے اکیلے سو جائیں۔انشاءاللہ تعالیٰ زیارت کا شرف حاصل ہو جائے گا۔

حضرت سیدنا خضر نبیؑ سے ملاقات کا دوسرا طریقہ:

مشہور کتاب ہشت بہشت میں مرقوم ہے کہ!

ظہر کی نماز کے بعد دس رکعت نماز نفل دو دو رکعتیں کر کے اس طرح سے پڑھیں۔کہ تمام رکعتوں میں قرآن پاک کی آخری دس سورتیں ہی پڑھی جائیں۔بعدازاں فرمایا کہ اس نماز کو ﴿صلوٰۃ الخضرؑ﴾ کہتے ہیں۔دراصل یہ نماز حضرت خضر نبیؑ کی ہے۔جو بھی شخص اس نماز کو ہمیشگی کے ساتھ ادا کرتا رہتا ہے۔تو اسے ضرور بالضرور حضرت سیدنا خضر نبیؑ سے ملاقات حاصل ہوتی رہے گی۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

حضرت سیدنا خضر نبیؑ سے ملاقات کا تیسرا طریقہ:

صاحب جواہر خمسہ فرماتے ہیں۔کہ اگر کوئی شخص دعائے سیفی کو **41** بار روزانہ پڑھے۔تو حضرت سیدنا خضرؑ اس کے پاس آئیں گے۔انشاءاللہ۔ **دُعائے سیفی شریف** حضرت علی المرتضیٰؓ سے منسوب و منقول ہے۔اور آج کل اوراد و وظائف کی تمام کتب میں موجود ہے۔

(میری رائے کے مطابق دعائے سیفی کا سب سے صحیح نسخہ حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ کی کتاب مخزن الاسرار میں ہے)

حضرت سیدنا خضر نبیؑ سے ملاقات کا چوتھا طریقہ:

صاحب روض الریاحین (علامہ یافعیؒ) اپنی کتاب میں فضائلِ حج کے باب میں فرماتے ہیں۔کہ ایک بزرگ نے حضرت خِضر نبیؑ سے اپنی مُلاقات کا بہت طویل قصہ نقل کیا ہے۔اور آخر میں فرماتے ہیں۔کہ حضرت خِضر نبیؑ نے فرمایا۔کہ میں صبح کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھتا ہوں۔اور طلوعِ آفتاب تک حطیم میں رُکنِ شامی کے قریب بیٹھا رہتا ہوں۔اور ظہر کی نماز مدینہ طیبہ میں پڑھتا ہوں۔عصر کی نماز بیت المقدس میں پڑھتا ہوں۔مغرب کی نماز طُورِ سینا پر پڑھتا ہوں۔اور عشاء کی نماز سدِ سکندری پر۔صاحب حال لوگ (جن کا ظاہر و باطن مصفیٰ ہو تقوی اور زُہد میں بھی کمال حاصل ہو وہ حضرات) مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ یا بیتُ المقدس جا کر شرفِ ملاقات حاصل کر سکتے ہیں۔

حضرت سیدنا خضر نبیؑ سے ملاقات کا پانچواں طریقہ:

صاحب کتبِ کثیرہ اپنی تصانیف و تالیفات میں فرماتے ہیں۔کہ جو شخص نمازِ پنجگانہ کا پابند ہو۔اور روزانہ قرآنِ پاک کی کچھ نہ کچھ تلاوت بھی کرتا رہتا ہو۔اور روزانہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے (بنیتِ حضرت سید خضر نبیؑ) بعد نمازِ صبح اور بعد نمازِ عشاء **1000-1000** مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتا رہتا ہو۔تو ایسے شخص کے پاس حضرت خضر نبیؑ خود تشریف لاتے ہیں۔اور بے حجاب کلام فرماتے ہیں۔کیونکہ حضرت خضر نبیؑ کو سورہ اخلاص سے بہت محبت واُنسیت ہے۔

تصوف کی کتب میں ایک بات تواتر کے ساتھ آئی ہے۔کہ حضرت خضر نبیؑ نے فرمایا۔کہ لوگوں کو مجھ سے ملنے کی تمنا ہے۔جبکہ میں

سورہ اخلاص کو کثرت سے ورد کرنے والوں کا مشتاق رہتا ہوں۔(یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے روزانہ ایک ہزار یا اِس سے زیادہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتا رہے گا۔ایسے خوش نصیب شخص سے حضرت حضر نبیؑ ملنے کی تمنا رکھتے ہیں۔اور اُن کے ساتھ ملاقات کرنے کے مشتاق ومنتظر رہتے ہیں)

حضرت سیدنا خضر نبیؑ سے ملاقات کا چھٹا طریقہ:

صاحب طبقاتِ امام شعرانیؒ میں **شیخ علی نتبیتی**ؒ کے حالات میں مرقوم ہے۔آپؒ کی (اکثر و بیشتر) حضرت خضر نبیؑ سے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔اور یہ آپؒ کی ولایت کی بہت بڑی دلیل ہے۔کیونکہ حضرت خضر نبیؑ صِرف اسی شخص سے ہی ملتے ہیں۔جس کا ولایتِ محمدی ﷺ میں قدم راسخ ہو۔حضرت سیدی عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔کہ! میں نے مدرسہ کاملیہ میں حضرت شیخ علی نتبیتیؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔کہ! حضرت خضر نبیؑ کسی شخص کو نہیں ملتے۔مگر جبکہ اس میں تین خصلتیں جمع ہو جائیں۔اگر (یہ تینوں خصائل) جمع نہ ہوں۔تو کبھی نہیں ملتے۔گرچہ وہ ملائکہ جیسی عبادت ہی کرتا ہو۔

☆ پہلی خصلت یہ ہے۔کہ! بندہ اپنے تمام احوال میں ان کے طریقوں پر ہو۔

☆ دوسری خصلت یہ ہے۔کہ! اسے دنیا پر کوئی حرص نہ ہو۔

☆ تیسری خصلت یہ ہے۔کہ! اہلِ سلام (یا اسلام) کے لئے اس کا سینہ صاف ہو۔کینہ نہ بغض نہ حسد۔

حضرت مولا علیؓ بن ابی طالب کو خواب میں دیکھنا :

سرمایہ درویش کے مصنف جناب پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی فرماتے ہیں۔کہ! یہ (مجرب) عمل مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت کے ساتھ ساتھ روحانی بیداری اور ترقی کے لئے بھی خاص الخاص ہے۔جو لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت کے متمنی ہیں۔وہ ضرور اس عمل کو کریں۔(عمل یہ ہے)

بعد نمازِ عشاء نوچندی جمعرات سے اول وآخر 11-11 مرتبہ درود شریف (اور درمیان میں) 4100 مرتبہ یہ وظیفہ پڑھیں۔ **یا حی یا قیوم برحمتك یا رحم الراحمین** ۔لباس پاک وصاف اور خوشبو لگا کر یہ عمل کسی الگ کمرے میں کریں۔اس کمرے میں اور کوئی نہ آئے۔دورانِ عمل بہت خوشبوئیں آئیں گی۔ 41 دن کا وظیفہ پورا کریں۔انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ زیارت کرانے پر قادر ہے۔

سیدنا حسینؓ بن علیؓ کی زیارت بحالت رویا:

عمل ہذا کتاب ہشت بہشت ملفوظات چشت اہل بہشت سے ماخوذ ہے۔جو شخص جناب حضرت حسین بن علیؓ کی زیارت کا متمنی ہو۔تو اسے چاہیے۔کہ شب یکم محرم الحرام سے بارہویں محرم الحرام تک ہر رات کو بوقت نیم شب بعد از صلاۃ الیل (نماز تہجد) 100 بار درود وسلام، پھر دو دو رکعت کر کے دس رکعتیں اس طرح سے پڑھیں۔کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **15-15** بار سورہ اخلاص پڑھیں۔بعد سلام بحالتِ تشہد بیٹھے بیٹھے **100** مرتبہ سورہ اخلاص اور **70** بار آیت الکرسی پڑھ کر سیدنا حسین بن علیؓ کو ایصال ثواب کرے۔تو اُسے انشاء اللہ العظیم چند ہی راتوں میں زیارت نصیب ہو جائے گی۔یہ مجرب عمل مبارک حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ کا تھا۔

سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ کی روح سے ملاقات کا طریقہ :

1۔ علمائے عاملین نے اس ضمن میں فرمایا ہے۔کہ آدھی رات گزرتے ہی غسل کرے۔بعد میں دو رکعت نماز ننگے سر بہ نیت کشف الروح سیدنا پیران پیر شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ اس طرح پڑھے۔کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں بعد سلام شمال ومغرب کے گوشے کی جانب اپنا رخ اور منہ کر کے اسی مصلے پر کھڑے ہو کر اپنا دایاں ہاتھ سینے پر نہایت عاجزی وانکساری سے یہ کلمات دوسو بار پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ یا حضرت میراں سید محی الدین احضرو۔ اللھم صل وسلم علی نور محمد فی الارواح۔

اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم اور اس عمل کی بدولت وبرکت سے عالم بیداری ہی میں ورنہ عالم رویاء میں تو ضرور بالضرور زیارت نصیب ہو گی ۔ انشاء اللہ العظیم. بہرحال جب تک زیارت نہ ہو جائے۔ عمل کے تسلسل کو نہ ٹوٹنے دیں۔ عمل کے بعد تقریباً ایک آدھ گھنٹے تک جاگیں۔ پھر آپ کی صوابدید پر ہے۔ کہ سو جائیں یا عبادت کرتے ہوئے فجر کی نماز تک جاگیں۔ چند ہی راتوں میں ضرور بالضرور زیارت سے مشرف ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ عمل مجرب ہے۔

2۔ ایک انتہائی مہربان بزرگ شخصیت حضرت فقیر بہاول صاحب آف نوتک سکھانی، ڈاک خانہ کالا، ڈیرہ غازی خان (یہ بزرگ کثیر عمری، حضرت علامہ محمد اقبال ؒ، شاعر مشرق کے احباب میں سے تھے) نے میرے خالہ زاد بھائی جناب مقصود علی لاشاری (جو کہ ہنر خطاطی میں گولڈ میڈلسٹ ہیں) کو اُن کے خصوصی تقاضے پر زیارتِ پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر الجیلانی ؒ کے لئے اپنا ذاتی مجرب وظیفہ بذریعہ خط عطا فرمایا تھا۔ جس کا مختصر مگر جامع متن یہ ہے۔

آپ عزیز (جناب مقصود علی لاشاری صاحِب) نے حضرت قبلہ پیر دستگیر حضرت شیخ محی الدین (عبدالقادر) جیلانی ؒ کی زیارتِ مبارک کے لئے وظیفہ کی خاطر استفسار فرمایا ہے۔ عرض ہے۔ کہ مندرجہ ذیل تسبیاں (یعنی تسبیحات جو 100-100۔ مرتبہ کی ایک تسبیح بنتی ہے) ہر نماز کے بعد اپنا معمول رکھیں۔ بفضلِ خدا آپ اپنے جذبہء شوق اور مقصد میں (ضرور) کامیاب ہوں گے۔ (انشاء اللہ العظیم) ا۔ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥** ایک تسبی (یعنی ایک سو مرتبہ) ۲۔ **لاکھ شُکر ھے۔** ایک تسبی (یعنی ایک سو مرتبہ) ۳۔ **یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئا للہ ۔** مددکر میری فی سبیل اللہ۔ ایک تسبی (یعنی ایک سو مرتبہ) ۴۔ **درود شریف۔** ایک تسبی (یعنی ایک سو مرتبہ) ا۔ **توبہ استغفار** ایک تسبی (یعنی ایک سو مرتبہ)

اِس فقیر کی طرف سے آپ عزیز (جناب مقصود احمد لاشاری) کو اجازت ہے۔۔۔۔۔

3۔ شریف التواریخ میں حضرت شاہ بلاق دھوخ ؒ کے واقعات میں درج ہے۔ کہ! آپ ؒ نے فرمایا جو (بھی) شخص اسمائے ذیل کا وظیفہ (فقط) ایک لاکھ مرتبہ کی تعداد میں کرے۔ اِس کو حضرت غوثِ اعظم ؒ کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یا لطیف یا عزیز یا رزاق یا شیخ عبدالقادر شیئا للہ۔

حضرت عبدالعزیز دباغ ؒ سے استعانت و استمداد کا حصول :

یہ طریقہ بہت مجرب ہے۔ حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ کے مرید وخلیفہ جید فقیہہ جناب سیدی علی بن عبداللہ الصباغی ؒ نے جناب دباغ ؒ سے عرض کیا۔ کہ! اے میرے آقا ؒ! آپ ؒ کے قریب رہنے والے لوگ بڑے خوش قسمت ہیں۔ انہیں جب بھی کوئی ضرورت پیش آتی ہے۔ آپ ؒ کے پاس آکر مشورہ کر لیتے ہیں۔ لیکن اگر مجھے کوئی مسئلہ درپیش ہو۔ تو میں کیا کروں؟ کیونکہ میرے اور آپ ؒ کے درمیان تو چار دنوں کی مسافت حائل ہے۔ تو آپ ؒ نے فرمایا۔ جب تمھیں کوئی مسئلہ درپیش ہو۔ اور اِس وقت یہ سمجھ نہ آئے۔ کہ کیا کرنا چاہیئے؟ تو تم تنہائی میں جا کر دو رکعت نفل ادا کرو۔ اور ہر رکعت میں (سورہ فاتحہ) کے بعد 11 گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھو۔ سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ مجھے ندا کرو۔ اور یہ سمجھو کہ میں تمھارے پاس موجود ہوں۔ تو تمھیں جواب مل جائے گا۔ (انشاء اللہ)۔۔۔۔ پھر مَیں نے ایک مرتبہ اِسی طرح کیا۔ تو آپ ؒ کی برکت سے میرا مسئلہ حل ہو گیا۔۔۔۔ کچھ عرصے بعد جب مَیں آپ ؒ کی خدمت میں پہنچا۔ تو آپ ؒ نے فرمایا۔ آئندہ کبھی بھی پریشان مت ہونا۔ چاہے کتنی ہی بڑی مشکل کیوں نہ ہو۔ جامع ومترتب کتاب ''الابریز'' احمد بن

مبارک فرماتے ہیں ۔مَیں نے حضرت سیدی دباغ ؒ سے عرض کیا۔کہ اِس عمل (دو رکعت نفل) کی اِذن صرف سیدی علی بن عبداللہ صباغی ؒ کو ہے؟ یا ہر شخص یہ عمل کرسکتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا۔ ہر شخص یہ عمل کرسکتا ہے۔

حضرت سلطان باہو ؒ کوخواب میں دیکھنا :

یہ طریقہ بہت مجرب ہے۔اگر کوئی شخص روزانہ رات کوسونے سے پہلے بحالت وضومصلے پر بیٹھ کر پہلے **11** بار درود پھر ایک بار سورہ یٰسین، تین بار سورہ الملک پھر **11** بار سورہ مزمل پھر **3** مرتبہ رسالہ روحی شریف (جو کہ اِسی کتاب میں چند صفحات آگے دیا گیا ہے) پھر ایک ہزار مرتبہ رُباعی اس طرح سے پڑھیں۔کہ ہر سینکڑہ پر شعر کو **11** مرتبہ پڑھیں۔پھر **11** بار درود پڑھ کر اکیلا سو جائے۔تو اس شخص کو چند ہی راتوں میں دیدار نصیب ہو جائے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔لیکن جب تک کہ دیدار نصیب نہ ہو۔صاحب عمل کو چاہیئے۔کہ اس عمل کی مداومت واستقلال میں قطعاً کمی نہ آنے دے۔غوث الوقت حضرت سلطان العارفین، سُلطانُ الفقر جنابِ سلطان باہو ؒ کا لازمی دیدار نصیب ہوگا۔انشاءاللہ۔ رُباعی یہ ہے۔

ہر کہ طالب حق بود من حاضرم — **زِ ابتداء تا انتہا یک دم برم**

طالب بیا، طالب بیا، طالب بیا — **تا رسانم روز اول با خدا**

اورشعر یہ ہے۔

شُد اجازت باہورا۔اَز مصطفیٰؐ — **خلق راتلقین بکن بہر از خدا**

اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم اور اِس عمل سے چند ہی راتوں میں زیارت نصیب ہوگی۔اِنشاءاللہ العظیم۔

زیارت بابا فرید گنج شکر ؒ و حاجت روائی :

اللہ محمد ﷺ چار یار حاجی خواجہ قطب فرید **حق فرید ، حق فرید**

صاحب **اقتباس الانوار** نے حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر ؒ کی زیارت کے لئے یہ عمل تحریر فرمایا ہے۔آیت الکرسی 41 مرتبہ+سورۃ فاتحہ 41 مرتبہ+سورۃ اخلاص 100 مرتبہ+ درود پاک 50 مرتبہ+کلمہ تمجید 50 مرتبہ اور اس کے علاوہ جو قرآن مجید سے یاد ہو۔ پھر شیخ فرید ؒ 100 مرتبہ + خواجہ فرید ؒ 100 مرتبہ + مولانا فرید ؒ 100 مرتبہ + درویش فرید 100 مرتبہ + حاجی فرید ؒ 100 مرتبہ وِرد کرنا ہے۔پھر اپنے دائیں ہاتھ کی اُنگشتِ شہادت سے سینہ پر تسمیہ 3 مرتبہ + یاغفور مرتبہ + یا اللہ 3 مرتبہ + اور یا ہو 3 مرتبہ اپنے سینہ پر لکھیں۔تاکہ بحالت رویاء (یعنی درخواب) بات کرنے کی صلاحیت پیدا ہوسکے۔بے شمار بزرگوں کا یہ مجرب عمل ہے۔زندگی میں ایک بار اِس عمل کو ضرور کرنا چاہیے۔کیونکہ !

نہ کتابوں سے نہ کالج کے در سے پیدا — دین تو ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

رویئت موتی :

یہ عمل نہایت مجرب ومبارک ہے۔اگر کوئی شخص کسی نبیؑ یا شہید یا کسی ولی اللہ یا اپنے عزیز واقارب میں کسی متوفی یا اپنے کسی دوست وپیارے کو عالم رویا میں دیکھنے کا متمنی ہو۔تو ایسے شخص کے لئے یہ طریقہ انتہائی اعلی ہے۔اس عمل کا طریق کار یہ ہے۔کہ بعد نماز عشاء مگر سونے سے پہلے پاک ومصفی ومعطر سفید کپڑے پہن کر لوگوں اور شرشور سے ذرا الگ تھلگ ہوکر دو رکعت نماز اس طرح سے پڑھیں۔کہ پہلی رکعت میں **سورہ فاتحہ** کے بعد **سورہ والشمس** ۷ بار اور دوسری رکعت میں **سورہ فاتحہ** کے بعد **سورہ واللیل** ۷ بار پڑھ کر درج ذیل نقش زعفران وعرق گلاب کی روشنائی سے بنائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ص	م	ل	ا
ا	ص	م	ل
ل	ا	ص	م
م	ل	ا	ص

حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔ نعم المولیٰ و نعم الوکیل۔

اب دو رکعت کی ادائیگی کے بعد لیٹے ہوئے اس نقش کو زیر بالیں رکھ کر یہ دعا 7 مرتبہ پڑھنی ہے۔ **بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اللھم اٰرنی فی منامی روح فلاں بن فلاں** ۔ (اُس نبیؑ یا شہید یا ولی اللہ یا عزیز وا قارب میں کسی متوفی یا اپنے کسی دوست و پیارے کا نام) پھر یہ دعا پانچ بار پڑھتے پڑھتے سو جائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ واجعل لی فی امری فرجا و مخرجا وا رزقنی فی منامی ما استدل بہ علی اجابۃ دعوتی بحق قل ھو اللہ احد o اللہ الصمد o لم یلد۔ ولم یولد oولم یکن لہ کفوا احد o

رویئت موتی از حسن بصریؒ :

بعض کتب جیسے مجربات دیربیؒ ، مجربات سنوسیؒ اور مجربات امام غزالیؒ اور دیگر کئی کتب میں یہ مجرب عمل کثرت سے آیا ہے۔نماز وتر کے بعد چار رکعت نماز نفل بہ نیت **رویئت موتیٰ** اس طرح پڑھیں۔کہ!

ہر رکعت میں **سورۃ فاتحہ** کے بعد **سورۃ الھاکم التکاثر** تلاوت کرو۔اور سلام کے بعد یہ کلمات پڑھتے پڑھتے سو جاؤ ۔ **اللھم ارنی فی منامی** (فلاں بن فلانۃ) **علی الحالۃ التی علیھا**۔ تیسری رات یا چند ہی راتوں تک ضرور بالضرور زیارت نصیب ہو جائے گی۔ **انشاء اللہ تعالیٰ** ۔

رویئت موتی:

قارئینِ کتاب ہٰذا کی خدمت اقدس میں مرتبِ کتاب ہٰذا (**محمد عبدالرؤف القادری**) نہایت ادب سے عرض پرداز ہے کہ! میں نے اور میرے چند رفقاء واحباب اور اقارب نے اِس عمل کا تجربہ کیا۔کہ اگر روزانہ رات کو سونے سے قبل اپنے کسی عزیز یا دوست وغیرہ کے ایصالِ ثواب کے لئے بحالتِ وضو 100 مرتبہ درودِ پاک ،100 مرتبہ سورہ فاتحہ، 300 مرتبہ سورہ صمد یہ(**اخلاص**)اور 300 مرتبہ **سبحٰن اللہ وبحمدہ** ، 70 مرتبہ **آیتُ الکرسی** اور 10 مرتبہ سورہ یٰسین اور آخر میں 100 مرتبہ درودِ پاک پڑھی جائے۔اور اِسی عمل کو مسلسل جاری بھی رکھا جائے۔تو متوفی کو بے حد فائدہ ہوگا۔اور وہ متوفی خود خواب میں آکر بتاتا ہے کہ! آپ کی پڑھائی سے مجھے بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے۔اور اگر آپ مزید پڑھتے رہیں گے۔تو میں اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے دائمی طور پر متنفع و مستفید ہوتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

ھل من مزید--- ھل من مزید--- ھل من مزید---

رویئت موتی یا استخارہ مجربہ:

یہ عمل مجربات سنوسیؒ میں بہت تعریف وتوصیف سے بیان ہوا ہے۔علامہ سنوسیؒ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔ یہ عمل نہایت صحیح اور مجرب ہے۔اس میں ہرگز شک نہیں کرنا چاہیئے ۔ بعد نماز عشاء تازہ وضو کرکے سونے سے قبل پاک صاف بالکل سفید کپڑے پہنو۔اور پاک بچھونے پر دائیں کروٹ قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جاؤ۔اور لیٹے لیٹے **سورہ والشمس** 7بار، **سورہ والضحی** 7بار، **سورہ واللیل** 7بار ، **سورہ الم نشرح** 7بار ، **سورہ والتین** 7بار اور **سورہ اخلاص** 7بار پڑھ کر کم از کم 11 بار یہ دعا مانگتے سو جائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اللھم بحق ما تلو تہ من کلا مك القدیم الذی انزلتہ علی نبیك و رسولك الکریم ارنی فی منا می فلا ن بن فلاں (متوفی کا نام مع والدہ) **ھذا ما ھو** (اگر کوئی استخارہ یا مقصد ہوتو) **بقدرتك یا علی یا عظیم و اجعل لی من امری فرجا و مخرجا یا علیم یا حکیم و بین لی فی نومی ما یدلنی علی اجا بۃ دعوتی انك علی کل شیء قدیر۔ برحمتك یا ارحم الراحمین**o

اس عمل کی برکت سے پہلی ہی شب میں مقصد پورا ہو جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ ورنہ سات راتوں تک ضرور بالضرور مقصد حاصل ہو ہی جائے گا۔ **انشاء اللہ العظیم** ۔ اور اگر 7 راتوں میں بھی کوئی نتیجہ معلوم نہ ہو۔ تو اس کا مطلب ہے۔ کہ عامل کی پڑھائی یا پاکیزگی میں کچھ نہ کچھ نقص واقع ہوا ہے۔ دوبارہ سے اسی عمل کو بجالاؤ۔ تا کہ خاطر خواہ نتیجہ اخذ کیا جا سکے۔ کیونکہ اس عمل کے ناکام ہونے کا سبب عامل ہی کی کوئی غلطی ہوسکتی ہے۔ ورنہ یہ عمل تو انتہائی سریع الاجابت اور پرتاثیر عمل ہے۔ کیونکہ اِس مجرب المجرب عمل کی صداقت میں کسی بھی قِسم کا کوئی شُبہ نہیں۔

رویئت موتی.

ملاقات ارواح مقدسین کے ضمن میں ہے۔ کہ جب ارواح طیبین مقدسینؒ سے عالم رویا میں شرف باریابی کا شوق دامن گیر ہو ۔ یا پھر رب العالمین سے کسی قسم کی کوئی حاجت وضرورت درپیش ہو۔ تو اس عمل کو بجالائیں۔ اس عمل میں **سورہ یسین** کو فقط 11 بار اس طرح پڑھنا ہے۔ کہ ہر **مبین** پر درج ذیل دعا کو 3 بار پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o سبحا ن المنفس عن کل مد یون ۔ سبحا ن المفرج عن کل مخزون ۔ سبحا ن النا صر عن کل مظلوم ۔ سبحا ن المخلص عن کل مسجون ۔ سبحا ن العا لم بکل مکون ۔ سبحا ن من جعل خزا ئنہ ملکہ بین الکاف و النون o سبحا ن من ا جر ی الما ء فی ا لبحا ر و ا لعیون o سبحا ن اللہ وبحمدہ۔ اذا ارا د شیئا ان یقول لہ کن فیکون o فسبحا ن الذی بید ہ ملکوت کل شیء و الیہ تر جعو ن ۔ سبحا ن ربك ر ب العزۃ عما یصفون ۔ و سلا م علی ا لمر سلین ۔ و ا لحمد للہ رب ا لعا لمین۔ اللھم یا مبین یا مبین یا مبین اسئلك با سمك ا لعظیم الا عظم و بحق نبیك الکر یم المکرم ان تفعل لی (کذا و کذا) یا قا ضی الحا جا ت۔ انك علی کل شیء قدیر o

جب پہلی بار **سورہ یسین** پڑھیں۔ تو آیت قلب (**سلم قف قو لا من رب رحیم o**) کو 18 بار پڑھیں۔ اس کے بعد باقی دس بار پڑھائی میں **آیت قلب** کو 100-100 بار پڑھیں۔ تین سے سات ایام کے اندر نہ صرف حاجات پوری ہو جائیں گی۔ بلکہ قلبی راحت وسکون بھی میسر ہوگا۔ انشاءاللہ۔ یہ عمل درحقیقت مجربات میں سے ایک خاص الخاص عمل ہے۔ جو کبھی فیل نہیں ہوتا۔ قارئین کے لئے ایک خصوصی ہدیہ بھی ہے۔

کسی خاص روح سے ملاقات کا طریقہ:

ترکیب عمل کے مطابق عمل کے روز صاحب عمل روزہ رکھے۔ اور روزہ افطار کرنے کے بعد خلوت کے کسی پاک و پاکیزہ مکان یا کمرہ کو خوشبویات یا اگربتی سلگا کے ماحول کو خوشبودار بنا دے۔ پھر عشاء کی نماز وہیں یا مسجد میں پڑھ کر اسی جگہ آجائے۔ پہلے دو رکعت **بنیت رویئت موتی** کے اس طرح پڑھے۔ کہ ہر رکعت میں **سورۃ فاتحہ** کے بعد 3 بار **آیت الکرسی** 3 بار **سورہ الم نشرح** اور 11 بار **سورۃ اخلاص** بھی پڑھ کر بعد سلام بحالتِ تشہد 110 بار سورہ اخلاص پڑھ کر 11 مرتبہ درودِ پاک پڑھے۔ اور اس نماز، سورتوں اور درود پاک کا ثواب اسی روح کو ایصال ثواب کرے۔ جس کو خواب میں وہ دیکھنے کا متمنی ہو۔ اس کے بعد 330 مرتبہ عزیمت پڑھ کر بنا کسی سے بات کئے سو جائے۔ عزیمتِ عمل یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥ حُبٌ۔ قُبٌ۔ طَبَا بِیقٌ۔ طَبَائِیقٌ۔ طَاعِ۔ طِب۔ طَب۔ لِحُبٍّ۔ شَافِعٌ۔ وَ شَفِیۡعٌ۔ وَ مُجۡتمعٌ۔ وَحِرۡزٌ۔ وَ حَرِیۡزٌ۔ وَ دِیۡقٌ۔ وَ جَنَّةٌ۔ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن۔ اللهم ارنی فی منا می (جس بزرگ ولی شہید صحابیؓ یا پیغمبرؑ کی زیارت کرنا مقصود ہو۔ تو مع والدہ یا اگر والدہ کا نام معلوم نہ ہو۔ تو والد کا نام) حاضر شو۔ حاضر شو۔ حاضر شو۔ بحق الاحد الواحد و بحق انا انزلنا ---- من الف شهر۔ تک) اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور اِس عمل کی برکت سے اُسی رات یا چند راتوں میں بحالت رویاء ضرور بالضرور زیارت ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

کسی صاحبِ مزار سے ملاقات کا طریقہ:

یہ طریقہ عمل نہایت آسان ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی مجرب اور مستند طریقہ ہے۔ اِس طریقہ کی مختصر مگر مکمل اور جامع تفصیل یہ ہے۔ کہ! آپ جس بھی سلسلہء عالیہ طیبہ میں مرید ہیں۔ اُس سلسلہ کے شجرہ کو زبانی یاد کرلیں۔ اور جس بھی مزار پر جائیں۔ وہاں فاتحہ پڑھنے کے بعد اپنے سلسلہء طریقت کا شجرہ پڑھ کر صاحبِ مزار سے ملاقات کے لئے اُن تمام بزرگان کا صاحب قبر کی طرف وسیلہ پیش کر کے بہ چشمِ بند ملاقات کی جستجو کریں۔ اور شجرہ مبارکہ میں موجود تمام بزرگان کی ارواح سے بھی استمداد کریں۔ کہ وہ آپ کی ملاقات صاحب مزار سے کرادیں۔ اِس طریقہ کو تمام مزارات پر کرتے رہیں۔ انشاء اللہ کچھ ہی عرصے بعد ہر مزار پر ملاقات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ یہ ایک صدری و مجرب المجرب عمل ہے۔

اب ہم دوبارہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے فرمودات کی طرف آتے ہیں۔

سوال۔: کس چیز (ورد یا ذکر) کی برکت سے گناہوں سے نفرت ہوتی ہے؟ اور اطاعت کی رغبت ہوتی ہے؟

جواب: اس مقصد کے لئے یہ مفید ہے کہ **لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه** کثرت سے پڑھیں اور **نفی اثبات۔ کلمه توحید** کی اور اس کی ضرب شد و مد کے ساتھ قلب پر لگاتے رہیں اور معوذ تین (یعنی **سورۃ فلق۔ سوره والناس**) صبح و شام پڑھا کریں۔ ان امور کی با قائدہ ادائیگی کی برکت سے گناہوں سے نفرت اور اطاعت الٰہیہ کی طرف یقینی رغبت ہوتی ہے۔

سوال: نفس کی چا اقسام کیا ہیں؟ (تفصیل سے آگاہ فرمائیں)

جواب: نفس کی چار اقسام یہ ہیں۔ ۱۔ نفس ناطقہ۔ ۲۔ نفس امارہ ۳۔ نفس مطمئنہ ۴۔ نفس لوامہ

تفصیل ان چار نفوس کی یہ ہے۔

۱۔ نفس ناطقه: نفس ناطقہ گویا بیج کے مانند ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ اس کی وجہ سے گویائی فصیح اور پاکیزہ قسم کی ہو۔ کہ دل سے چسپاں ہو۔ عُلماء کے نزدیک اور جُہلاء کے نزدیک دلپذیر اور دل پسند ہو جائے۔

۲۔ نفس اماره: نفس امارہ گویا مانند شاخ کے ہے۔ جسکے معنی یہ ہیں۔ کہ گویائی بے فائدہ ہو۔ کہ جس کو سُخن لا اُبالی کہتے ہیں۔ اور عُمدہ کھانا اور ہر اُس چیز کی خواہش ہو۔ کہ جس میں آخرت کا نفع نہ ہو۔

۳۔ نفس مطمئنه: اس کی وجہ سے گویائی کبھی بہتر نہایت خوبی کے ساتھ ہو۔ اور اس کے ساتھ نیک فعل بھی ہو۔ اور کبھی نہایت قبیح گویائی ہو۔ کبھی اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کے موافق اس کا عمل ہوتا ہو۔ اور کبھی شرع کے خِلاف ہوتا ہے۔

٤۔ نفس لوامه: اس کی وجہ سے شب و روز ہر لحظہ اور ہر ساعت شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کے موافق اس کا عمل ہوتا ہے۔ حاصل کلام ان چاروں طریقوں کے خِلاف اسکا عمل نہیں ہوتا۔

بُت پرستی اور قبر پرستی کے متعلق استفسار

سوال: کوئی بُت پرست اگر بُت سے مدد چاہتا تھا۔ کسی عالم نے اسکو منع کیا۔ کہ شرک مت کرو۔ تو بُت پرست نے کہا۔ کہ اگر میرا عقیدہ یہ ہو۔ کہ بُت خُدا کا شریک ہے۔ اور اس وجہ سے اس کی پرستش کروں۔ تو البتہ یہ شرک ہے۔ اور اگر میرا اعتقاد یہ ہے۔ کہ بُت مخلوق ہے۔ اور اس کی پرستش کروں۔ تو یہ کیوں کر شرک ہوگا؟ اس عالم نے فرمایا۔ کہ قُرآنِ مجید میں متواتر آیا ہے۔ کہ غیرِ خُدا سے مدد

نہ چاہو۔تو بت پرست نے کہا۔کہ آدمی ایک دوسرے سے کیوں سوال کرتے ہیں؟ تو عالم نے کہا۔کہ آدمی زندہ ہیں۔ان سے سوال منع نہیں۔اور تیرے بُت مثلاً کنھیا اور کالکا وغیرہ مُردہ ہیں۔یہ کسی چیز پر قادر بھی نہیں۔تو بُت پرست نے کہا۔کہ جب تم لوگ اہلِ قبور سے مدد اور شفاعت چاہتے ہو۔تو اس سے لازم آتا ہے۔کہ تم بھی شرک کرتے ہو ؟ حاصل کلام۔تم لوگ اہلِ قبور کو جیسا جانتے ہو۔ویسے ہی ہم لوگ کنھیا اور کالکا کی تصویر (مُورتی) کو سمجھتے ہیں۔ظاہرًا نہ تو اہل قبور میں کچھ قوت ہے۔اور نہ ہی بت میں ہے۔اور اگر تمھارا کلام یہ ہے۔کہ اہلِ قبور میں باطنی قوت ہے۔اسی وجہ سے اِن لوگوں سے حاجت روائی ہوتی ہے۔تو بتوں سے بھی اکثر حاجت روائی ہو جاتی ہے۔اور اگر تم لوگ یہ کہو۔کہ ہم لوگ اہل قبور سے صِرف یہی کہتے ہیں۔کہ خُدا سے ہمارے واسطے شفاعت کرو۔تو میں بھی بتوں سے ایسی ہی شفاعت چاہتا ہوں۔تو جب ثابت ہوا۔کہ اہلِ قبور سے استمداد جائز ہے۔تو بعض مسلمان ضعیف الاعتقاد ستیلا اور مسانی وغیرہ کی پرستش سے کیوں باز آئیں گے ؟

جواب : اس سوال کے چند مقامات میں شُبہ واقع ہوا ہے۔اِن مقامات سے خبردار ہونا چاہیئے۔اس وقت انشاء اللہ تعالیٰ اس سوال کا جواب بفضلہٖ تعالیٰ واضح ہو جائے گا۔

1۔ اول یہ کہ مدد چاہنا دوسری چیز سے ہے۔اور پرستش دوسری چیز ہے۔عوام مسلمانوں میں یہ نُقصان ہے۔کہ وہ لوگ خِلاف شرع طور سے اہل قبور سے مدد چاہتے ہیں۔مگر وہ بھی پرستش نہیں کرتے۔جبکہ بت پرست لوگ تو بتوں سے مدد بھی چاہتے ہیں۔اور پرستش بھی کرتے ہیں۔پرستش سے مُراد یہ ہے۔کہ کسی کو سجدہ کرے۔یا کسی چیز کی عبادت کی نیت سے اس چیز کا طواف کرے۔یا بطریق تقرب کے کسی کے نام کا وظیفہ کرے۔یا اس کے نام سے کوئی جانور ذبح کرے۔یا اپنے آپ کو کسی کا بندہ کہے۔اور جو جاہل (ناقص العلم) مسلمان اہل قبور کے ساتھ ایسا کوئی امر کرے۔ جیسے اہل قبور کو (خُدا سمجھ کر) سجدہ کرنا، تو وہ فی الفور کافر ہو جائے گا۔اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

2۔ دوسرا یہ امر اس سوال میں قابل لحاظ ہے۔کہ مدد چاہنا دو طور پر ہوتا ہے۔ایک طور یہ ہے۔کہ کوئی مخلوق دوسری مخلوق سے مدد چاہے۔جیسے امیر اور بادشاہ سے نوکر اور فقیر اپنی اپنی حاجتوں میں مدد چاہتے ہیں۔اور عوام الناس ایسا ہی اولیاء اللہؒ سے یہ چاہتے ہیں۔کہ اللہ جل شانہ کی درگاہ میں آپ (ہمارے لئے) دُعا کریں۔کہ اللہ تعالیٰ کے حُکم سے ہمارا فلاں مطلب حاصل ہو جائے۔تو اس طور سے مدد چاہنا شرعًا زندہ اور مُردہ سب سے جائز، مستحب اور مستحسن ہے۔

3۔ تیسرے طور پر مدد چاہنے کا مطلب یہ ہے۔کہ جو چیزیں خاص اللہ تعالیٰ کی قُدرت میں ہیں۔مثلاً بیٹا دینا، پانی برسانا، بیناریوں کو دفع کرنا، عُمر زیادہ کرنا یا ایسی اور چیزیں جو خصوصی طور پر صِرف اللہ تعالیٰ ہی کی قُدرت میں ہیں۔ایسی چیزوں کے لئے کسی مخلوق سے کوئی شخص التجاء کرے۔اور اس شخص کی نیت یہ نہ ہو کہ وہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دُعا کرے۔کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمارا یہ مطلب حاصل ہو۔تو یہ حرام مطلق ہے۔بلکہ کُفر ہے۔اور اگر کوئی مسلمان اولیاء اللہؒ سے اس ناجائز طور سے مدد چاہے۔کہ ان کو قادر مطلق سمجھے۔خواہ وہ اولیاء اللہ زندہ ہوں یا مُردہ۔تو وہ مسلمان (دائرہ) اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

بت پرست لوگ بھی اسی طرح ناجائز طور سے اپنے معبودانِ باطل سے مدد چاہتے ہیں۔اور اس امر ناجائز کو وہ لوگ جائز سمجھتے ہیں۔اور اس سوال میں یہ جو مذکور ہے۔کہ بت پرست نے کہا۔کہ میں بھی اپنے بتوں سے صِرف شفاعت چاہتا ہوں۔جیسا کہ تم لوگ پیغمبروں اور اولیاء اللہؒ سے سفارش چاہتے ہو۔تو ان کا یہ کلام بھی مکر وفریب سے خالی نہیں۔اس واسطے کہ بت پرست لوگ ہرگز شفاعت نہیں چاہتے۔بلکہ بت پرست لوگ تو شفاعت کے معنی تک نہیں جانتے۔اور نہ ہی ان لوگوں کو شفاعت کا خیال ہوتا ہے۔کیونکہ شفاعت سے مُراد تو سفارش ہے۔اور سفارش سے مقصود یہ ہے۔کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے مطلب کے لئے کسی تیسرے سے کہے۔مگر بت پرست لوگ ایسا تو سمجھتے ہی نہیں۔اور نہ وہ لوگ بت سے یہ کہتے ہیں۔کہ تم ہماری سفارش اللہ جل شانہ کی درگاہ میں کرو۔اور ہمارا مطلب اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں حاصل کرادو۔بلکہ وہ لوگ خاص بتوں سے اپنا مطلب چاہتے ہیں۔اور یہ جو اس بت

پرست نے کہا۔کہ اہل قبور کو جیسا کہ تم جانتے ہو۔ ویسا ہی کنھیا اور کالکا کی تصویر کو ہم بھی سمجھتے ہیں۔تو یہ بھی غلط در غلط ہے۔اس واسطے کہ یہ ثابت ہے۔کہ اگر چہ بعد موت کے بدن قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے۔مگر اس بدن کے ساتھ روح کا تعلق ضرور رہتا ہے۔اس واسطے کہ ایک مدتِ دراز تک اس بدن میں روح رہ چکی ہوتی ہے۔اور بت پرست لوگ اپنے معبودانِ باطلہ کی قبور کی قطعاً تعظیم نہیں کرتے۔ بلکہ خود تصویروں ، پتھروں ، درختوں اور دریاؤں کو قرار دیتے ہیں۔کہ یہ فلاں کی تصویر ہے۔حالانکہ اس کی روح کو اس چیز سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔اور ایسا بھی نہیں کہ وہ چیز وہاں جلائی گئی ہو۔تو ایسے محض فرضی قرار داد کا کچھ اعتبار نہیں۔البتہ اللہ تعالی عالم الغیب ہے۔تمام بندوں کی حالت سے بخوبی واقف ہے۔اللہ تعالی کو منظور ہے۔کہ دنیا میں لوگوں کی حاجت روائی بالکل موقوف نہ کر دی جائے۔چاہے کوئی کسی سے اپنے مطلب کے لئے خواستگار ہو۔مگر جب اللہ تعالی کو منظور ہوتا ہے۔تو وہ مطلب پورا کر دیتا ہے۔

مثلاً مہربان باپ اپنے چھوٹے بچے کی حالت جانتا ہے۔جب وہ لڑکا خِدمت گار یا اپنی دایہ سے کوئی چیز مانگتا ہے۔تو وہ چیز اس لڑکے کو اس کا باپ دے دیتا ہے۔حالانکہ خِدمت دار دایہ کے اختیار میں وہ چیز نہیں رہتی۔ایسا ہی حال بتوں کا بھی ہے۔ بلکہ اصولِ شرع کے موافق یہ ہے۔کہ جب اہل قبور اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں سفارش کرتے ہیں۔کہ فلاں شخص کا مطلب حاصل ہو۔تو جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے۔تو وہ مطلب حاصل ہوتا ہے۔

اور سوال میں جو یہ مذکور ہے۔کہ جب یہ ثابت ہوا۔کہ اہل قبور سے استمداد جائز ہے۔تو بعض مسلمان ضعیف الاعتقاد ستیلا و مسانی وغیرہ کی پرستش سے کیونکر باز آئیں تو جاننا چاہیئے۔کہ اہل قبور سے استمداد اور ستیلا، مسانی وغیرہ کی پرستش میں چند وجوہ سے فرق ہے۔

۱۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ جن اہل قبور سے استمداد کی جاتی ہے۔اور ان کا حال معلوم ہے۔وہ اہل قبور صالحین اور بزرگانِ دین سے ہو گُزرے ہیں۔جبکہ ستیلا و مسانی موہوم محض ہیں۔ان کا تو وجود تک معلوم نہیں۔ بلکہ بت پرستوں نے ان کا صرف فرضی وجود خیال کر لیا ہے۔

۲۔ دوسری وجہ فرق یہ ہے۔کہ اگر بالفرض ستیلا و مسانی کا کبھی وجود تھا بھی۔تو یہ ارواحِ خبیثہ شیاطین کی قسم سے ہوں گے۔کہ خلق کی ایذا رسانی پر کمر باندہی ہے۔انکو ارواحِ انبیاءؑ و اولیاءؒ سے کیا مناسبت ہے۔

۳۔ تیسری وجہ فرق کی یہ ہے۔کہ اہل قبور سے استمداد بطورِ دُعا کے ہوتی ہے۔کہ وہ اللہ تعالی کی درگاہ میں دُعا کریں۔تاکہ ہمارا مطلب حاصل ہو۔اور ستیلا وغیرہ کی پرستش جو لوگ کرتے ہیں۔ان کا اعتقاد یہ ہوتا ہے۔کہ ان کو مُستقل طور پر حاجت روائی کا اختیار ہے۔اور یہ قادر مطلق ہیں۔جبکہ یہ خالصتاً کُفر ہے۔ **نعوذبالله من ذالك۔**

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملفوظاتِ حضرت سید عبدالعزیز دباغ (غوثِ زماں)

علم معرفتِ الٰہیہ اور علم لدنی پر مکمل وضاحت کی جامع ترین کتاب '' **الا بریز** '' جس میں حضرت علامہ احمد بن مبارک سلجماسی نے اپنے پیرومرشد، ہادی برحق غوثِ زماں جناب سیدی عبدالعزیز دباغ کے مختصر حالاتِ زندگی، متعدد قرآنی آیات اور چند احادیثِ نبویہ ﷺ کی بے نظیر و جامع اور مفصل تفسیر و تشریح اور دیگر علوم و فنون اور علم و عرفان کی نادر باتیں (ملفوظات) جمع کی ہیں۔ اور یہ فقیر (**محمد عبدالرؤف**) بحصولِ ثواب اُن میں سے چند ملفوظات کو اس کتاب (**گلشن اسرار محبوب**) کو منور، مزین و معمور کرنے کی سعادت دائمی حاصل کر رہا ہے۔ تاکہ قارئینِ کتاب کو کماحقہ فوائد و منافع حاصل ہوسکیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ آمین۔

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ کی سِرِّ الٰہیہ کے بارے میں فرمودات :

☆ حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں۔ کہ! غوثِ زماں حضرت شیخ احمد بن عبداللہ المصری فرماتے ہیں۔ کہ! مجھے اپنے ایک مرید کے ساتھ شدید محبت تھی۔ ایک دن مَیں اِس کے سامنے سرکارِ دوعالم ﷺ کے فضائل و کمالات کا ذکرِ خیر کر رہا تھا۔ کہ دوران گفتگو مَیں نے اپنے اسی چہیتے مرید کو بتایا۔ کہ اگر (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کا نورِ مبارک نہ ہوتا۔ تو زمینی اَسرار میں سے کوئی ایک (مخفی) راز بھی ظاہر نہ ہوتا۔ اگر (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کا نورِ مبارک نہ ہوتا۔ تو (زمین پر) کوئی بھی چشمہ نہ پھوٹتا۔ اور نہ ہی کسی دریا کا وجود ہوتا۔ میرے عزیز! آپ ﷺ کا نورِ مبارک مارچ کے مہینے میں تین مرتبہ تمام بیجوں پر مہکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں پھل پیدا ہوتا ہے۔ میرے بیٹے! درجے کے اعتبار سے سب سے کم تر ایمان اس شخص کا ہے۔ جس کے نزدیک اس کا اپنا ایمان پہاڑ کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو اوروں سے زیادہ حق دار سمجھے۔ لیکن ذاتِ انسانی بسا اوقات ایمان کے بوجھ کو اُٹھانے سے عاجز آ کر اُسے پھینک دینے کا ارادہ کرتی ہے۔ کہ دفعتاً نورِ محمدی ﷺ مہکتا ہے۔ اور بارِ ایمان کے اُٹھانے میں معاون ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے مومن کو اپنا ایمان شیریں اور پاکیزہ معلوم ہونے لگتا ہے۔ (اور وہ تباہ ہونے سے بچ جاتا ہے)

جب میں اسی طرح آنحضرت ﷺ کی عظمت و رفعت کا ذکرِ خیر کر رہا تھا۔ اور اُن کی برکات کا ذکر کر رہا تھا۔ جو مجھے آپ ﷺ سے حاصل ہوئیں۔ یہاں تک کہ میں ذاتِ محمدی ﷺ میں (اس قدر) محو و مستغرق ہوگیا۔ (جو بیان سے باہر ہے) میرے مرید نے جب میری یہ حالت دیکھی۔ تو کہا۔ اے میرے آقا!

مَیں آپ کو اِسی نبی محترم ﷺ کی جاہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کہ مجھے سِر عطا فرما دیں۔ مَیں نے انکار کرنا چاہا۔ مگر جب اتنی بڑی ذات کے جاہ کا واسطہ پیشِ نظر آیا۔ تو میں نے اس کی بات مان لی۔ اور اسے راز دے دیا۔ مگر چند ہی دن گزرے تھے۔ لوگوں نے اس پر کفر کی گواہیاں دیں۔ اور اس کو قتل کر دیا گیا۔ (کیونکہ یہ شخص اس راز کے قابل نہ تھا) یہ شخص خود عرب تھا۔ اور مصر کے ایک شہر کے محلّہ میں گوشہ نشیں تھا۔ مجھ سے سِرِّ الٰہی لے کر اپنے وطن چلا گیا۔ لوگ اس کے پاس آئے۔ اور یہ ان کو اَسرارِ الٰہیہ سنانے لگا۔ جو کہ عوام الناس کے عقول سے بہت بالا تھے۔ اس پر اُنہوں نے اس کے خلاف ان راز کی سنی ہوئی باتوں پر، جو اس نے ظاہر کی تھیں، گواہی دے دے کر اسے قتل کروا دیا۔

☆ اِسی ضمن میں ایک اور واقعہ بھی پیشِ خدمت ہے۔ کہ ایک مرید نے سچی لگن کے ساتھ اپنے پیرومرشد کی تقریباً بارہ برس تک خوب خدمت کی۔ پیرومرشد کہتے ہیں۔ کہ مجھے اپنے اس مرید سے بہت زیادہ محبت تھی۔ حتّٰی کہ میرا ارادہ تھا۔ میں اپنی لڑکی کی اس سے شادی کر دوں۔ میں ہر ہفتے میں تین دن کے لئے اپنی بستی چھوڑ کر ساحل سمندر پر جا بیٹھتا تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ! ان غائب رہنے کے ایام کے دوران عید آ گئی۔ میرے چھ لڑکے، تین لڑکیاں اور ایک خادم تھا۔ جب میں گھر واپس آیا۔ تو دیکھا کہ اس نے سب کے لئے کپڑے سلوائے ہوئے ہیں۔ اور جس جس چیز کی ضرورت تھی۔ وہ بھی خرید کر گھر میں دے دی ہے۔ یہ سب

دیکھ کر مجھے دلی خوشی ہوئی۔ جب وہ میرے سامنے آیا۔ تو وہ مجھ سے بہت محبت وعقیدت سے مِلا۔ اور اچانک سے درخواست کی۔ کہ! مَیں اِسے سِرِّ الٰہی عطا کروں۔ اور اپنی اس بات پر اُس نے بڑا اِصرار کیا۔ چنانچہ مَیں نے اسے بادلِ نخواستہ سرِالٰہی دے دیا۔ ابھی چالیس دن ہی گزرے تھے۔ عوام الناس نے اِس سے ایسی راز کی باتیں سُنیں۔ جنہیں لوگوں کی عقلیں باور کرنے سے یکسر قاصر تھیں۔ اور ان اسرار کی بدولت لوگوں نے اسے پھانسی پر چڑھوا کر قتل کروا دیا۔

اِس طرح کے دیگر بھی کئی واقعات ہیں۔ لیکن ہم انہیں دو پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ کی مختلف علوم وفنون میں مہارت :

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ اپنے شیخ وپیر ومرشد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ کہ! مَیں نے سیدی عبدالعزیز دباغؒ سے کئی احادیثِ نبوی ﷺ کے متعلق استفسار کیا۔ جو اس وقت مجھے بھی یاد نہیں۔ آپؒ کا جواب بالکل علمائے محدثین کے موافق ہوتا تھا۔ (بلکہ اُن سے بھی عمدا)۔ عجیبات تو یہ تھی۔ کہ! جب میں آپؒ سے اس بابت گفتگو کیا کرتا تھا۔ تو آپؒ صریح طور پر نشاندہی فرما دیا کرتے تھے۔ کہ یہ حدیث صحیح بخاری کی ہے یا صحیح مسلم کی۔ اور اُس حدیث کو واضح امتیاز کے ساتھ بتا دیا کرتے تھے۔

بالآخر جب ایک عرصے تک مَیں آپؒ کا امتحان کرتا رہا۔ اور مجھے تحقیق ہوگئی۔ کہ آپؒ حدیث اور غیر حدیث میں آسانی امتیاز کر سکتے ہیں۔ تو مَیں نے ایک مرتبہ اُن سے دریافت کیا۔ کہ! آپؒ کیسے معلوم کر سکتے ہیں؟ (کہ یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں؟) تو آپؒ نے فرمایا۔ کہ! نبی اکرم ﷺ کا کلامِ مبارک چُھپا نہیں رہ سکتا۔ (پھر آپؒ نے ایک مثال سے یہ توضیح بیان فرمائی۔ کہ!) جب کوئی شخص موسمِ سرما میں بات کرتا ہے۔ تو اُس کے منہ سے بھاپ نکلتی ہے۔ لیکن یہ بھاپ موسم گرما میں نہیں نکلتی۔ یہی حال اُس شخص کا بھی ہے۔ کہ جو کلامِ نبی کریم ﷺ کو جب بیان کرتا ہے۔ تو اِس کے کلام سے نور نکلتا ہے۔ اور جو کسی اور کا کلام پڑھتا ہے۔ تو وہ کلام بغیر نور کے نکلتا ہے۔ ایک مرتبہ مَیں نے اپنا یہی سوال دہرایا۔ (کہ یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں؟) تو آپؒ نے فرمایا۔ کہ! جب چراغ غذا (یعنی تیل وغیرہ) حاصل کرتا ہے۔ تو اِس کا نور (روشنی) قوی ہو جاتا ہے۔ لیکن جب اِسی چراغ کو غذا کے بغیر چھوڑ دیا جائے۔ تو یہ اپنی ہی حالت پر قائم رہتا ہے۔ اِسی طرح سے عارفین کا بھی یہی حال ہے۔ کہ! جب وہ نبی کریم ﷺ کے کلام مبارک کی سماعت کرتے ہیں۔ تو اُن کے انوار قوی اور اُن کے معارف میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ لیکن جب وہ لوگ غیر (نبی ؑ) کا کلام سنتے ہیں۔ تو اپنی حالت پر قائم رہتے ہیں۔ جس کے بعد مجھے یہ یقین ہو گیا۔ کہ! آپؒ کی معرفت نہایت قوی ہے۔ اور احادیث کی پہچان کے حوالے سے آپؒ کسی (بہت بڑے) پہاڑ کی مانند ثابت قدم ہیں۔ پھر مَیں نے قرآن وحدیث کے بارے میں آپؒ کی آزمائش شروع کر دی۔ کیونکہ آپؒ قرآنِ پاک کے حافظ تو تھے ہی نہیں (اور نہ ہی آپؒ کو تمام احادیث زبانی یاد تھیں) اسی لئے مَیں بعض اوقات آپؒ سے کوئی آیتِ قرآنی کے متعلق پوچھتا۔ کہ یہ قرآنی آیت ہے یا حدیث؟ تو آپؒ فرماتے۔ کہ یہ قرآنی آیت ہے۔ اور بعض اوقات میں کسی حدیث کے بارے میں استفسار کرتا۔ کہ یہ قرآن ہے یا حدیث؟ تو آپؒ فرماتے۔ یہ حدیث نبوی ﷺ ہے۔ مَیں ایک مدت تک اسی نوعیت کے سوالات پوچھتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک دن مَیں نے یہ جملہ پڑھا۔ **حافظوا علی الصلوٰت الوسطیٰ۔ (وھی صلوٰۃ العصر) وقوموا للہ قانتین** ۔

ترجمہ: سب نمازوں کی محافظت کرو۔ بالخصوص درمیانی نماز کی۔ (جو عصر کی نماز ہے) اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں سراپا ادب ونیاز بن کر قیام کرو۔ پھر مَیں نے دریافت کیا۔ کہ یہ قرآنی آیت ہے یا حدیثِ نبوی ﷺ؟ تو آپؒ نے فرمایا۔ کہ! اِس میں زیادہ تر الفاظ قرآنِ پاک کے ہیں۔ اور کچھ حدیث کے۔ اور واقعی اِس جملے میں **وھی صلوٰۃ العصر** ۔ اور وہ عصر کی نماز ہے۔ جب مَیں نے یہ سوال پوچھا تھا۔ تو کافی سارے علماء کی جماعت حاضر خدمت تھی۔ اور ہم سب حضرت سیدی دباغؒ کے جوابِ مستطاب کو سن کر بہت متحیر ہوئے۔ اور مَیں نے یہ بات سن کر آپؒ کی دست بوسی کی۔ اور پھر مَیں

نے آپؒ سے یہ درخواست کی۔ کہ آپؒ مجھے حدیث، حدیثِ قدسی اور قرآنِ پاک کے درمیان فرق بتائیں۔ کیونکہ حدیثِ قدسی اور قرآنِ مجید دونوں کلام ہونے کے اعتبار سے مشابہت رکھتے ہیں۔ (کیونکہ قرآن تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ جبکہ حدیثِ قدسی بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام بذریعہ رسول اللہ ﷺ ہی ہے) لیکن حدیثِ قدسی کی تلاوت کا حکم نہیں دیا گیا۔ تو آپؒ نے فرمایا۔ کہ!

یہ تینوں (کلام۔ حدیث نبوی ﷺ، حدیثِ قدسی اور قرآنِ پاک) اگرچہ نبی مکرم ﷺ کے مبارک ہونٹوں سے ہی برآمد ہوئے ہیں۔ اور اِن تینوں میں ہی نبی اکرم ﷺ کے کچھ انوارات پائے جاتے ہیں۔ لیکن اِس کے باوجود اِن تینوں میں واضح فرق موجود ہے۔ جیسے کہ!

☆ قرآنِ مجید کا نور قدیم ہے۔ جس کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس کے ساتھ مخصوص ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام قدیم ہے۔

☆ حدیثِ قدسی میں موجود نور کا تعلق حضرت نبی مکرم ﷺ کی روحِ مبارکہ کے ساتھ ہے۔ یہ قرآنِ پاک کے نور کی مانند نہیں ہے۔ کیونکہ قرآنِ کریم کا نور قدیم ہے۔ جبکہ یہ نور قدیم نہیں۔

☆ حدیث نبوی ﷺ میں پایا جانے والا نور آپ ﷺ کی ذات (بشری) کا نور ہے۔ روح کا نہیں ہے۔

لہذا اِن تینوں (قرآنِ پاک، حدیثِ قدسی اور حدیثِ نبوی ﷺ) کی تینوں اقسام کا نور نسبت کے اعتبار سے مختلف وجداگانہ ہوگا۔

نبی مکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس کی طرف کامل توجہ کے حصول کا طریقہ :

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ اپنے شیخ و پیر و مرشد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ کہ! مَیں نے سیدی عبدالعزیز دباغؒ سے دریافت کیا۔ کہ نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کی طرف کامل توجہ کس طرح سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ سیدی دباغؒ نے جواب دیا۔ کہ! تین چیزوں (باتوں اور اعمال سے)۔

حضور ﷺ سے کامل محبت۔ حضور ﷺ کی کامل تعظیم۔ حضور ﷺ کے فضائل و کمالات کو پیشِ نظر رکھنا۔

آگے چل کر سیدی دباغؒ فرماتے ہیں۔ کہ! یہ تینوں نعمتیں اس وقت حاصل ہوسکتی ہیں۔ کہ جب انسان کے وجود کے سات حصص مکمل طور پر آنحضرت نبی آخرالزماں ﷺ کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ (وہ سات حصص یہ ہیں) ☆ سوچ (فکرِ نفس)۔
☆ غوروفکر (خیال)۔ ☆ عقلِ مثال (عقل کی کامل توجہ یا پھر نظرِ عقل)۔ ☆ ذات۔ ☆ روح۔ ☆ علم۔

چنانچہ ایک عارف کی توجہ کاملہ کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ! اِن ساتوں امور کے تصور کا انحصار آنحضرت ﷺ کی ذاتِ شریفہ میں ہو۔ اور جب اِن ساتوں شرائط کے انوار آنحضرت ﷺ کی ذاتِ مقدسہ پر موجود مرکوز ہوں گے۔ تو محبت، تعظیم اور تعجب کے ساتھ توجہ حاصل ہوگی۔ اور ماسوا کی آرزو نہیں رہے گی۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

نیک اعمال کی اقسام :

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ بیان فرماتے ہیں۔ کہ! اعمال کی دو اقسام ہیں۔

نمبر 1. کچھ ایسے اعمال ہوتے ہیں۔ جو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے مخصوص ہیں۔ اور بظاہر مخلوق کو اِن سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ جیسے کہ! نماز، روزہ، رکوع و سجود، خشیتِ الٰہی اور وہ تمام نیکیاں جن کا تعلق صِرف اللہ تعالیٰ ہی ذات سے ہے۔

نمبر 2. کچھ ایسے اعمال ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے ظاہری طور پر مخلوقِ خدا کو فائدہ حاصل ہو رہا ہوتا ہے۔ جیسے کہ! غلام کا آزاد کرنا، صدقہ وزکات دینا، لوگوں کی حاجت روائی کرنا اور اِسی نوعیت کے دیگر اُمور دوسرے قسم کے نیک اعمال میں آتے ہیں۔

اَب اِن دونوں قسم کے نیک اعمال کی توضیح حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ نے یوں بیان فرمائی ہے۔ کہ!

☆ پہلی قسم کے نیک اعمال کی جزاء تو یہ ہے۔ کہ! اللہ تعالیٰ عمل کرنے والے شخص کو ایک ایسا نور عطا فرماتا ہے۔ کہ! جس کی بدولت نہ صرف اُس شخص کے ایمان میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ بلکہ اس کی معرفت وعرفان کی قوت بھی مضبوط ہوتی چلی جاتی

ہے۔وسوسے اورشکوک وشبہات ختم ہوتے چلے جاتے ہیں۔اور دنیا ہی میں اِس کا ایمان صاف ہو جائے گا۔اورآخرت میں اسے عظیم مشاہدہ نصیب ہوگا۔(انشاءاللہ تعالیٰ) لہذا اِس قسم کی جزاء نورِمحض اورقوتِ ایمان ہے۔

☆ دوسری قسم کے نیک اعمال کی جزاء یہ ہے۔کہ! اِن اعمال کے کرنے سے انسان کی اپنی ہی ذات کی اصلاح ہوتی ہے۔مثلاً رزق میں خیرو برکت و وسعت اور کثرت ہوتی ہے۔اس طرح ذات کو بہت نفع حاصل ہوتا ہے۔انسان مختلف قسم کی آفات و بلیات اور مصائب سے محفوظ و مامون رہتا ہے۔جس کے نتیجے میں انسان کو دنیا ہی میں بے پناہ ولا تعداد نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔اور آخرت میں یہی صدقات جنت کی نعمتوں کی شکل میں ڈھل جائیں گے۔جن سے کہ وہ شخص لطف اندوز ہوگا۔

لہذا یہ بات واضح ہوگئی۔کہ! پہلے قسم کے اعمال کی جزاء کا فائدہ ایمان کی شکل میں حاصل ہوتا ہے۔اور دوسری قسم کے اعمال کی جزاء ذات کی اصلاح کی شکل میں حاصل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی معرفت :

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ بیان فرماتے ہیں۔کہ! اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی (جیسے کہ! قرآنِ کریم میں یا کسی حدیثِ قدسی یا پھر کسی رحمانی صحیفہ میں) یہ بات ارشاد نہیں فرمائی۔کہ تم اپنے نفس کو خوش کرنے کے لئے کوئی (نیک) عمل کرو۔تو میں تمھیں اس کا اجروثواب عطا کروں گا۔بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے۔کہ تم پورے خلوص کے ساتھ صِرف میری ہی عبادت کرو۔تو میں تمھیں اجروثواب عنایت کروں گا۔لہذا تم اپنے اعمال کے بارے میں یہ نیت و گمان رکھو۔کہ یہ تمام اعمال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ورضا کے لئے ہیں۔اور اِنہیں بجالانے کا مقصد صِرف اور صِرف اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور بلندترین مقام ومرتبہ کے سامنے سرِتسلیم خم کرنا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر لاتعداد و بےشمار انعامات، اکرامات واحسانات کئے ہیں۔اور مزید بھی وہ اپنی نوازشات کو محض اپنے ہی فضل وکرم اور مہربانی کی بدولت ہمیں اجروثواب سے نوازتا رہے گا۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

ہر ایک کو یہ بات ضرور سمجھنی چاہیئے۔کہ! وہ شخص کتنا ہی بڑا جاہل ہوگا۔جو کہ اس غلط فہمی کا شکار ہو۔کہ جو نیک اعمال اور اچھے امور کی انجام دہی ہونے کے بعد محض اپنی محنت و دیانت سے اجروثواب حاصل کرتا ہے۔جبکہ وہ یہ بات بخوبی جانتا اور سمجھتا بھی ہے۔کہ اس کے اعمال اور نیک امور کی سرانجام دہی میں اس کی اپنی ذات کا کوئی عمل دخل نہیں (جب تک کہ رب متعال نہ چاہے) کیونکہ اس کی اپنی ذات اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ ہے۔اور اس کے اعمال بھی اللہ کے مخلوق (تخلیق شدہ) ہیں۔تو یہ کیسے ممکن ہے۔کہ! ہم اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ اعمال میں سے نیکیوں کو اپنے ہی کھاتے میں شامل کرلیں۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم و عنایات کو پس پردہ ڈال کر اپنی محنت جتائیں۔(توبہ نعوذ باللہ) درحقیقت ہماری غفلت، گناہوں کی کثرت اور عبادات سے لاپرواہی ہماری آنکھوں کو اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات سے محجوب کردیتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے۔آمین۔

معرفت الٰہیہ کے چند واقعات :

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ نے معرفت الٰہیہ کے چند واقعات کا تذکرہ فرمایا ہے۔جو یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔

نمبر 1. ایک عبادت گزار شخص ایک ذاتی مقصد کے حصول کے لئے تقریباً بیس برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا۔وہ نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ دعائیں مانگتا رہا۔لیکن اس کے باوجود اس کا مقصد حاصل نہیں ہوتا تھا۔جس کے باعث اس کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوجاتا تھا۔آخر کار وہ حیران و پریشان ہوکر یہ سوچنے لگا۔کہ! آخر کیا وجہ ہے ؟ کہ! مسلسل بیس برس تک دعائیں مانگنے کے باوجود بھی مجھے میرا مقصد حاصل نہیں ہوا۔اور اتنی طویل عبادت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مجھ پر مہربانی نہیں فرمائی۔(توبہ نعوذ باللہ)

اللہ تعالیٰ نے اس عابد پر اپنی رحمت فرمائی۔اور اسی وقت اسے اس کے نفس اور اس کے اعمال کی معرفت عطا فرمائی۔اور اس شخص کو یہ وقوف وادراک عطا فرمایا۔تو اس نے اَز خود یہ اعتراف کیا۔کہ! مَیں تو بہت ہی بڑا احمق ہوں۔کہ اللہ تعالیٰ نے ہی مجھے اور

میرے جملہ اعمال ونیکیوں کوتخلیق فرمایا۔اسی نے مجھے صحت دی۔عبادت کے لئے یہ مکان عطا فرمایا۔وضو کے لئے پانی عنایت فرمایا۔وہ کپڑا مجھے عطا فرمایا جس سے میں خود کو ڈھانپ کر عبادت کیا کرتا تھا۔ اوراس وقت کو پیدا فرمایا۔کہ جس میں مَیں عبادت کیا کرتا تھا۔ان سب میں میرا کیسا عمل دخل ہے۔جس کے نتیجے میں مَیں اللہ تعالیٰ سے کسی عمل یا نیکی کا اجر وثواب یا بدلہ طلب کروں۔اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل وکرم ومہربانی سے معاف فرمائے۔کہ مَیں نے تو یہاں تک یہ کہنا اور سمجھنا شروع کر دیا۔کہ! میں اس کے دروازے پر بیس برس تک کھڑا رہا۔اوراس نے مجھے کچھ عطا نہ فرمایا۔اے میرے رب! میں تیری بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں۔اوروہ شخص بار بار وہ شخص توبہ کے الفاظ دہرانے لگا۔جونہی اِس شخص نے سچے دل سے توبہ کی۔تو اللہ تعالیٰ نے اِس کی تمام آرزوئیں پوری فرمادیں۔اوراسے وہ معرفت عطا فرمائی۔کہ جس کی ہم سر اور کوئی نعمت نہیں ہے۔یہاں تک کہ جنت بھی اس کی برابری نہیں کرسکتی۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

نمبر 2. حضرت امام جلال الدین سیوطی الشافعیؒ نے اپنی کتاب ’’ البدور السافرہ ‘‘ میں آنحضور نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث نقل کی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ!

پرانے زمانے میں ایک شخص نے چھ سو برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔وہ شخص سمندر کے درمیان ایک جزیرے میں تنہا رہتا تھا۔وہاں اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک میٹھے پانی کا چشمہ جاری کر دیا تھا۔(اسی طرح) اللہ تعالیٰ نے (اسی جزیرے پر) انار کا ایک درخت اُگایا تھا۔جس پر روزانہ ایک انار اُگا کرتا تھا۔ جسے وہ شخص کھالیتا تھا۔وہ ایک ہی انار اس کی ایک دن کی خوراک کے لئے کافی ہوتا تھا۔(اور) وہ شخص کسی اُکتاہٹ اور کاہلی کے بغیر مسلسل چھ سو برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہنے کے بعد انتقال کرگیا۔جب (اس کی روح) بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوئی۔تو اللہ تعالیٰ نے اس (عبادت گزر شخص کو) فرمایا۔میری رحمت اور فضل کے نتیجے میں جنت میں داخل ہوجا۔اس (عابد شخص) نے عرض کی۔اے میرے پروردگار! مَیں 600 چھ سو برس پر مشتمل اپنے (نیک) عمل اورعبادت کی بدولت جنت میں داخلے کا مستحق قرار پاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اس (چھ سو برس کے عابد شخص) سے حساب کتاب لینا شروع کیا۔اوراس سے فرمایا۔تیری یہ تمام عبادت میری عطا کردہ ایک نعمت کا بدلہ بھی نہیں ہوسکتی۔(کیونکہ)

☆ میں نے کھارے پانی والے سمندر کے وسط میں تیرے لئے میٹھے پانی کا چشمہ جاری کیا۔میری یہ نعمت تیری کس خوبی کا نتیجہ تھی ؟

☆ میں نے تیرے لئے ایک درخت پیدا کیا۔جو (کہ) روزانہ پھل دیتا تھا۔حالانکہ اِس کے جیسے دیگر درخت سال بھر میں صِرف ایک مرتبہ پھل دیتے تھے۔مجھے بتا (کہ تیری) کس نیکی کے عوض میں تو اس نعمت کا حقدار قرار پاتا تھا۔

☆ مَیں نے تجھے طویل عمر عطا کی۔حالانکہ دوسرے لوگوں کی زندگی بہت مختصر ہوتی ہے۔

☆ اور پھر مَیں نے اس تمام عرصے کے دوران (صحت وتندرستی کے ساتھ) عبادت کرنے کی تجھے طاقت عطا کی۔حالانکہ دوسرے لوگ اس سے بہت کم عبادت کر پاتے ہیں۔

☆ اس تمام عرصے کے دوران مَیں نے تجھے شیطانِ (لعین) کے شَر سے محفوظ رکھا۔حالانکہ اس (شیطان) نے دوسرے بہت سے لوگوں کو تباہ وبرباد کیا ہے۔

☆ اتنے طویل عرصے تک مَیں نے تجھے صحت عطا کی۔حالانکہ دیگر بہت سے لوگ اس نعمت سے محروم رہتے ہیں۔

☆ مَیں نے تجھے پیدا کیا۔حالانکہ اس سے پہلے تو کچھ بھی نہیں تھا۔

☆ مَیں نے ہی تیری (تمام تر) حرکات وسکنات کو پیدا کیا۔اور تجھے ہر طرح کی نعمتیں عطا کیں۔

(اِن تمام باتوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم ہوگا۔کہ!) اِس شخص کو جہنم میں ڈال دو۔جب فرشتے اسے جہنم کی طرف لے جانے لگیں گے۔تو اس (عابد شخص) کے سامنے واضح ہوجائے گا۔کہ اس کی ہلاکت قریب ہے۔تو وہ عرض گزار ہوگا۔کہ!

اے میرے پروردگار! (تو اپنے) فضل وکرم کی بدولت مجھے جنت میں داخل فرمادے۔پس اللہ تعالیٰ، جو سب سے زیادہ کرم و

رحم فرمانے والا ہے۔حکم دے گا۔کہ! اسے واپس لاؤ۔اور میری رحمت کے وسیلے سے اِسے جنت میں داخل کردو۔ پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کوحکم دے گا۔کہ! میری رحمت کے وسیلے سے جنت میں داخل ہوجاؤ۔(کیونکہ)تم میرے اچھے بندے تھے۔

اِس بارے میں حضرت سیدی دباغؒ نے فرمایا ہے۔کہ! کوئی بھی عبادت گزار اپنی کی گئی عبادت کی وجہ سے صِرف اِس وقت ہی نجات کا مستحق قرار پا سکتا ہے۔کہ! جب اسے اس بات کا قوی یقین ہو۔کہ! اس کی ساری عبادت صِرف اور صِرف اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ توفیق کی مرہونِ منت اور نتیجہ ہے۔اور اس کا یہ یقین مستقل ہونا چاہیئے۔اگر وہ (غلطی سے) کبھی بھی اپنے اِسی یقین و عقیدے سے ہٹ گیا۔تو اس کے تمام اعمال ہلاک (ضائع)ہو جائیں گے۔

والدین کی نافرمانی کے نقصانات اور فرمانبرداری کے فوائد :

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ اپنے شیخ حضرت عمر بن الہواریؒ سے نقل کرتے ہیں۔کہ! والدین کی نافرمانی کے چار (بڑے) نقصانات یہ ہیں۔

نمبر 1. دنیا اس (اپنے والدین کے نافرمان شخص) سے دور ہو جاتی ہے۔یہاں تک کہ لوگ اِس سے اس قدر نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔جتنی نفرت کوئی بندہ مومن جہنم سے کیا کرتا ہے۔

نمبر 2. ایسا شخص لوگوں کے درمیان بیٹھ کر (جب) گفتگو کرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ سامعین کی توجہ کسی اور طرف مبذول کروا دیتا ہے۔اس شخص کی گفتگو سے نور و برکت نکال دیتا ہے۔اور لوگ ایسے شخص (کی گفتگو سن کر) اسے ناپسند کرنے لگ جاتے ہیں۔

نمبر 3. دیوانُ الصالحین کے اراکین ایسے شخص کی طرف مہربانی اور شفقت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔(یہاں تک کہ اسے مصائب و مشکلات میں گھائل دیکھ کر بھی)اس پر ترس نہیں کھاتے۔

نمبر 4. ایسے شخص کا نورِ ایمان دن بدن کم (اور کمزور)ہوتا چلا جاتا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ جس شخص کو تباہی کا شکار کرنا چاہے۔تو اس کے ایمان کا نور مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔اور ایسے شخص کی موت کفر کی حالت میں ہوا کرتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس آفت سے محفوظ فرمائے۔(آمین)اور وہ ناقص ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس آفت سے محفوظ و مامون رکھے۔(آمین)

(اس فقیر **محمد عبدالرؤف** کی اللہ تعالیٰ کے حضور دست بستہ ،نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ یہ دعا ہے۔کہ! اللہ تعالیٰ ہم سب کو دائمی طور پر دولت ایمان کے ساتھ زندہ رکھے۔اور دولتِ ایمان کے ساتھ ہمیں دنیا سے اُٹھائے۔آمین)

اسی طرح سے والدین کی فرمانبردری کے چار (بڑے) فوائد یہ ہیں۔جو کہ مذکورہ نقصانات کی ضد ہیں۔

نمبر 1. دنیا اس شخص سے اس طرح محبت کرتی ہے۔جس طرح کہ ایک بندہ مومن جنت کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

نمبر 2. لوگ اس کی گفتگو، توجہ اور دلچسپی سے سنتے ہیں۔

نمبر 3. اولیائے کرام ایسے شخص سے محبت کرتے ہیں۔

نمبر 4. ایسے شخص کا ایمان (روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے۔

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ نصیحت فرماتے ہیں۔کہ! اِن چاروں فوائد اور نقصانات کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھو۔

ایمان میں اضافے کے اسباب :

حضرت احمد بن مبارک کہتے ہیں۔کہ! ایک مرتبہ حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ نے اِن اُمور کا تذکرہ کیا۔کہ جن کی بدولت ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

نمبر 1. قبور کی زیارت کرنا۔

نمبر 2. صِرف اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لئے صدقہ کرنا۔

نمبر 3. جھوٹی قسم کھانے سے بچنا۔

نمبر 4. جن اعضاء کے پردے کا حکم دیا گیا ہے۔ (اپنے اُن اعضاء کو چھپانا۔ اور دوسرں کے) اُن اعضاء کی طرف دیکھنے سے بچنا۔

نمبر 5. (خود کو گناہوں سے بچانا) اور اپنے اور دیگر لوگوں کے گناہوں کی پردہ پوشی کرنا۔ کیونکہ جو شخص دوسرے لوگوں کے گناہوں کی ٹوہ میں رہنا شروع کر دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں یہ وسوہ پیدا کر دیتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس گناہ گار کے تمام تر گناہوں کے باوجود اس قدر نعمتوں سے نوازا ہے۔ کہ شاید یہ نعمت اس کے گناہوں کی بدولت میسر آئی ہے۔ (استغفر اللہ۔ توبہ نعوذ باللہ)

نمبر 6. حاملینِ شریعت یعنی علمائے کرام کی تعظیم بھی ایمان میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِن کی قدر پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ فرماتے ہیں۔ کہ! اگر لوگوں کو علمائے عظام کی قدر و قیمت کا پتہ چل جائے۔ تو وہ اُنہیں زمین پر چلنے بھی نہ دیں۔ بلکہ ہر علاقے کے لوگ اپنے علماء کو کندھوں پر آٹھا کر گھومیں۔

عارف باللہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کا فرمانِ عالیشان ہے۔ کہ!

مسلمانوں کے چہروں کی طرف نظر کرنے سے بھی دولتِ ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

اِسی ضمن میں حضرت احمد بن مبارک کہتے ہیں۔ کہ! مسلمان اللہ تعالیٰ کے کتنے ہی نافرمان کیوں نہ ہوں۔ اِن کی قربت کی اہمیت پھر بھی بہت فائدہ منداور نفع بخش ہوتی ہے۔ کیونکہ دین وشریعت کے احکامات کی معرفت ہی سب سے قیمتی چیز ہے۔ لہذا ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ ہم مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے۔ مسلمانوں کے ہمراہ رہتے ہیں۔ گلیوں ، بازاروں اور حالتِ سفر اور زندگی کے دیگر تمام معاملات (جیسے لین دین، رشتے ناطے اور دیگر کئی اُمور) میں بہرحال ہمارا واسطہ مسلمانوں ہی سے پڑتا ہے۔ بطور خاص جہاں اَمر بالمعروف کی دعوت اور نہی عن المنکر کی روک تھام اور دیگر نیک کاموں کے نصائح کئے جاتے ہیں۔ یا جہاں دعوت دو دین کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ (شکر الحمدللہ رب العالمین)

اِرتکابِ گناہ کے نقصانات:

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ نے (احمد بن مبارک سلجماسی ؒ سے) دریافت کیا۔ کیا تم جانتے ہو؟ کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ دردناک عذاب کسے دیا جائے گا؟ مَیں نے عرض کیا۔ آپ ؒ بیان فرمائیں۔ (تو) آپ ؒ نے فرمایا۔ کہ!

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے تندرست جسم، مکمل عقل اور پوری صحت عطا کی ہو۔ اور اِس کے ساتھ اسے زندگی کی تمام نعمتوں سے بھی سرفراز کیا ہوا ہو۔ اور پھر اِس (غافل شخص) کو ایک، دو یا اِس سے زیادہ دنوں تک خیال بھی نہ آسکے۔ اور اس کے برعکس جب وہ کسی گناہ کا ارتکاب کرنے لگے۔ تو مکمل طور پر اس گناہ کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اس سے بھر پور لذت حاصل کرے۔ اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری سے بے نیاز ہو کر اس گناہ کے ارتکاب کو اچھا سمجھنے لگے۔ غرض یہ کہ گناہوں کی دلدل میں پوری طرح سے دھنس جائے۔ اور اللہ تعالیٰ سے مکمل طور پر لاتعلق ہو جائے۔ پوری طرح سے گناہوں میں مائل ہو جائے۔ اور اِن کا ارتکاب اس طرح کرے۔ جیسے کہ یہ ایک جائز عمل ہو۔ ایسے شخص کو قیامت کے دن یہ عذاب دیا جائیگا۔ کہ اسے مکمل طور پر آگ میں ڈال دیا جائے۔ اس آگ کی وجہ سے ایسے شخص کو ہر جہت سے عذاب ہوگا۔ اور اسے اس عذاب کی مزید طلب اسی طور سے ہوگی۔ جیسے کسی خارش زدہ کو خارش کی طلب ہوتی ہے۔ حالانکہ خارش کرنا خود اسی کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔

اِرتکابِ گناہ کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا :

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ نے مزید فرمایا۔کہ! گناہوں کے ارتکاب کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا بہت ہی عمدا اور افضل عمل ہے۔اس لئے جب کوئی بندہ (خدانخواستہ) کسی گناہ کا مرتکب ہونے لگے۔تو اسے چاہیئے۔کہ یہ بات پیشِ نظر رکھنے کی کوشش کرے۔کہ اس کا پروردگار زبردست قدرت (طاقت) کا مالک ہے۔انشاءاللہ اس (اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تخیل وتصور) کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جائے گا۔(جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کے گناہ معاف فرما دے گا) لیکن اگر گناہوں کو معاف نہ بھی کیا گیا۔تو بھی اس کے عذاب میں ضرور کمی آجائے گی۔

ایک مرتبہ حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ نے گناہ کے ارتکاب کے وقت اپنے رب کو یاد کرنے کے بارے میں اپنے شیخ حضرت عمر بن الہواری ؒ کے حوالے سے ایک حکایت بیان فرمائی۔کہ!

حضرت عمر بن محمد الہواری ؒ فرماتے ہیں۔کہ! ایک مرتبہ ایک انتہائی گناہ گار شخص میرے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا۔میں بھی اس وقت اپنے شیخ کے پاس موجود تھا۔اس نے میرے شیخ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔اے میرے آقا۔میں بہت گناہ گار ہوں۔اور مسلسل گناہوں کا ارتکاب کرتا رہتا ہوں۔اس سے بچنے کی کیا صورت ہوسکتی ہے ؟ میرے شیخ نے فرمایا۔تجھ پر افسوس ہے۔کہ تو اپنے پروردگار کی نافرمانی میں مشغول ہے۔گناہوں کو چھوڑ دے۔اور دوبارہ گناہوں کے مرتکب نہ ہونا۔اس نے عرض کی۔یہ میرے لئے ممکن نہیں ہے۔شیخ نے فرمایا۔تجھ پر افسوس ہے۔تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں توبہ کر لے۔پھر اس نے یہ عرض کی۔کہ یہ بھی نہیں کر سکتا۔تو شیخ نے اپنی توجہ اس سے ہٹالی۔وہ (گناہ گار) شخص ایک دو دن تک وہاں ٹھہرا رہا۔آخر کار جب وہ اُٹھ کے جانے لگا۔تو دوبارہ اپنے شیخ سے دریافت کیا۔کہ اے میرے آقا! مَیں گناہوں سے کیسے نجات حاصل کروں۔شیخ نے فرمایا۔تُو جب بھی (کسی چھوٹے یا بڑے) گناہ کا ارتکاب کرنے لگے۔تو تین باتیں ذہن میں رکھ لینا۔

نمبر 1. جو گناہ و برائی تم کرنے لگے ہو۔اول تو تم اس گناہ اور برائی کو یاد رکھو۔اس کی قباحتوں اور اس کے ارتکاب کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی وغضب کے بارے میں سوچ لینا۔

نمبر 2. اپنے وجود کی کم مائیگی اور کمزوری کا خیال کرنا۔کہ (اس قدر حقیر ہونے کے باوجود تم) کس طرح تم اپنے (مہربان، رحیم وکریم ذات کے حامل) رب تعالیٰ کی نافرمانی کر رہے ہو۔

نمبر 3. اپنے پروردگار کی عظمت وطاقت وقدرت اور اُس کے سطوت وقہر کا خیال دل میں لانا۔کہ وہ جب چاہے۔تمھاری گرفت کر کے تمھیں قرار واقعی سزا (بھی) دے سکتا ہے۔اور پھر یہ سوچنا۔کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے درگزر کرتے ہوئے کس طرح تمھارے عیوب پر پردہ ڈال رکھا ہے۔

ان تینوں باتوں کو پیشِ نظر رکھو گے۔تو پھر جو جی میں آئے کر لینا۔چنانچہ وہ شخص چلا گیا۔اور کچھ مدت کے بعد مجھے (الہواری ؒ کو) ملا۔اور مجھے سلام کیا۔اور کہا۔کہ (شاید) آپ ؒ مجھے نہیں پہچانتے ؟ میں نے کہا۔آپ کون ہیں ؟ کہنے لگا۔میں وہی معاصی ہوں۔حضرت کے کلام کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میری دستگیری فرمائی۔اس طرح کہ جس وقت میں معصیت کا ارادہ کرتا۔تو جن اُمور (مذکورہ تین باتیں) کو حضرت (الہواری ؒ) نے یاد رکھنے کو فرمایا تھا۔(اِن تینوں باتوں کو جب میں) یاد کرتا تھا۔تو گناہ نہیں کر سکتا تھا۔اور یہی (تین نصائح) میری توبہ کا سبب بنے۔

دنیاوی اسباب کی مثال :

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ نے ارشاد فرمایا۔کہ! دنیاوی ذریعہ معاش خواہ تجارت ہو یا زراعت، اِن کی حیثیت فقیر (سیدی دباغ ؒ) کے ہاتھ میں کشکول کی مانند ہے۔اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔کہ وہ کسی سبب کے بغیر رزق عطا نہیں فرماتا۔ بلکہ

جب بندہ دنیاوی اسباب میں سے کسی ایک سبب کا کشکول ہاتھ میں لے کر اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان بارگاہ میں دست سوال دراز کرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ اپنی شانِ ربوبیت کے مطابق اُسے رزق عطا فرما دیتا ہے۔اسی لئے انسان کو چاہیئے۔کہ! وہ اپنے اختیار کردہ کشکول کی اصل حقیقت کو پیشِ نظر رکھے۔اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرتے ہوئے سبب کے بجائے اللہ تعالیٰ کی عظیم المرتبت ذات کو اپنی توجہ کا مرکز بنائے۔ بالکل اسی طرح جیسے کسی فقیر کی پوری کی پوری توجہ اپنے کشکول کے بجائے صدقہ وخیرات دینے والے کی طرف مبذول ہوتی ہے۔جب انسان اِسی کیفیت کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی وسیع بارگاہ میں دست سوال دراز کرتا ہے۔تو اس کا اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات سے تعلق قائم ہو جاتا ہے۔جس کے نتیجے میں اِس کا ظاہری ذریعہ معاش بھی قرب خداوندی کا سبب بنے گا۔کیونکہ اس کا اصل اعتماد اور بھروسہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان ذات پر ہے۔ اِسی لئے وہ صِرف وہی ذرائع آمدن کے ایک یا زیادہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔کیونکہ رزق دینے والی ذات تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔اگر وہ چاہے۔تو کسی ایک ذریعے سے اس قدر رزق عطا فرما دے۔جو دوسروں کو متعدد ذرائع سے حاصل ہوتا ہے۔(لہذا اِن تمام نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے)انسان کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔اور ہمیشہ آمدن کے جائز ذرائع اختیار کرنے چاہیئے۔اولیاءاللہ کا بھی یہی طریقِ اسلوب ہے۔

لوگوں کی اقسام:

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ نے ارشاد فرمایا۔کہ! انسان کو چاہیئے۔کہ! وہ ہمیشہ اپنی کیفیت کا جائزہ لازمی لیتا رہے۔کہ وہ کس مقام پر موجود ہے۔اور اس نے اپنی ذات کے لئے کون سا دروازہ کھول رکھا ہے۔(یاد رہے۔کہ یہ کام فوراً کر لینا چاہیئے۔اور ہمیشہ اِس کام کی مسلسل تکرار کرنی چاہیئے)اس سے پہلے کہ انسان اپنے کیئے پر شرمسار و شرمندہ ہو۔(کیونکہ! اگر کافی وقت گزر گیا) تو اس کی ندامت بھی کسی کام نہیں آئے گی۔بقول شاعر!

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبر یست وقتِ پیری گُرگ ظالم میشود پرہیزگار

اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔کہ! ظاہری طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرنا ''بابُ الحق'' کو کھولنے کے لئے کافی ہے۔جیسا کہ ظاہری طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نافرمانی کرنا شر کے دروازوں کو کھولنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔حالانکہ حقیقت حال تو اس سے مختلف ہے۔کیونکہ ظاہر کا باطن کے مطابق ہونا لازمی ہے۔لہذا اِس اعتبار سے لوگوں کی (غالبًا) چار قسمیں ہوں گی۔

نمبر 1. وہ لوگ کہ جن کا ظاہر و باطن دونوں ہی اللہ کے ساتھ ہوں۔ظاہر کی صورت یہ ہے۔وہ انسان مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرے۔جبکہ باطنی تعلق کا مفہوم یہ ہے۔کہ ظاہری اطاعت کے وقت انسان کسی بھی قسم کی غفلت کا شکار نہ ہو۔اور اسے مراقبے ومشاہدے کی صلاحیت بھی حاصل ہو۔اس قسم سے تعلق رکھنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہوں گے۔(انشاءاللہ تعالیٰ)اگر کوئی انسان یہ سوچ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول و مائل ہو۔کہ عبادت کا اہل صِرف اور صِرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔تو اس کی عبادت میں کبھی بھی کوئی وسوسہ یا شائبہ داخل نہیں ہو سکے گا۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

نمبر 2. وہ لوگ کہ جن کا ظاہر و باطن دونوں ہی غیر اللہ کی جانب مبذول ہوں۔(اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اِس سے محفوظ رکھے۔آمین)یہ تو وہ لوگ ہیں۔کہ جن کا ظاہر بھی احکاماتِ خداوندی کی خلاف ورزی میں مشغول ہے۔اور اِن کے باطن پر تو ویسے بھی غفلت وتاریکی کے اندھیرے چھائے ہوئے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین لوگ ہیں۔

نمبر 3. جو وہ لوگ کہ جن کا ظاہر تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ متعلق نظر آئے۔اور اِن کا باطن غیر اللہ کی طرف مائل و مشغول ہو۔چنانچہ ظاہری طور پر تو یہ لوگ احکامِ خداوندی کی پیروی میں مشغول نظر آتے ہیں۔مگر اِن کا باطن غفلت کا شکار رہتا ہے۔

نمبر 3 کی توضیح میں حضرت دباغؒ مزید فرماتے ہیں۔کہ! اس خامی کی بنیادی وجہ یہ ہے۔کہ! انسان عبادت کرتے وقت صِرف عام عادت کے تحت چند افعال سرانجام دے۔اِن کے نزدیک عبادت بھی دیگر عام عادات کی مانند ایک عادت ہی کی حیثیت

رکھتی ہے۔جس کی وجہ سے اِن کا وجود اِس عادت سے مانوس ہو جاتا ہے۔لہذا یہ احکامِ شریعت کی پیروی کے بجائے صِرف اپنی عادت سے مجبور ہو کر عبادت کیا کرتے ہیں۔

یاد رہے۔کہ! اِس قسم سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کی کیفیت تو یہاں تک ہوتی ہے۔کہ ایسے لوگ دیگر لوگوں میں ایک متقی و پرہیز گار اور عبادت گزار و نیک شخص کی حیثیت سے مشغول ہو جاتے ہیں۔اور پھر اِس بات سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔کہ! اگر ہم نے عبادت نہ کی۔یا عبادت میں کوئی کوتاہی وغفلت برتی۔تو ہماری شہرت کو نقصان پہنچے گا۔(ریا کار مسلمان کی یہی نشانی ہے) ایسے لوگ ہمیشہ دیگر لوگوں کی نظروں میں اپنی قدر ومنزلت اور اپنے تقوٰی و نیکی کی ساکھ کو برقرار رکھنے کے لئے دائمًا عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔یہ تو وہ لوگ ہیں۔کہ جتنی زیادہ عبادت کرتے جائیں گے۔اُسی قدر ہی اللہ تعالیٰ اور اُس کی عنایات و اکرامات سے دور ہوتے چلے جائیں گے۔(اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی عبادت سے محفوظ و مامون رکھے۔آمین) بعض اوقات ایسے بھی ہوتا ہے۔کہ! اِس قسم سے تعلق رکھنے والے افراد میں سے کسی شخص کی ملاقات پہلی قسم سے تعلق رکھنے والے اولائیے کرام سے ہو جاتی ہے۔وہ ولی اللہ اس (ریا کار) شخص کے باطن میں موجود پروان چڑھنے والی خرابی وتباہی کو پہچان کر اس شخص کی اس بیماری سے نجات کے لئے ایسے شخص کو ظاہری عبادات سے روک کر عدم ادائیگی کا حکم دیتا ہے۔جن کا کہ یہ شخص عادی ہو چکا ہوتا ہے۔لیکن وہ اپنی عادت و بیماری سے مجبور ہو کر اُس ولی اللہ کی نصیحت کو قبول نہیں کرتا۔اور بدستور ظاہری عبادات کی ادائیگی میں محو ومستغرق اور مشغول رہتے ہوئے خود کو تباہ و برباد کر لیتا ہے۔(استغفر اللہ۔توبہ ونعوذ باللہ) بہت سے عبادت گزار صِرف اِسی وجہ سے جہنم کا ایندھن بنے ہیں۔کہ اُنہوں نے اپنی کی ہوئی عبادت پر بھروسہ کر لیا۔

احمد بن مبارک سلجماسیؒ اسی نوعیت کا ایک سبق آموز واقعہ حضرت بایزید بسطامیؒ سے نقل کرتے ہیں۔کہ! اِن کے زمانے میں کسی شخص کی باطنی کیفیت ایسی ہی ہو گئی تھی۔تو حضرت بسطامیؒ نے اُس شخص کو نوافل کی ادائیگی نہ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔لیکن اس نے آپؒ کا حکم نہ مانا۔اس کے ساتھیوں نے اسے سمجھایا بھی۔کہ! تم آخرا تنے بڑے ش؟ شیخ کی بات کیوں نہیں مان رہے۔لیکن حضرت بایزیدؒ نے اُس کے ساتھیوں کو کہا۔کہ اسے اس کے اسی حال پر چھوڑ دو۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نظروں سے گز چکا ہے۔

نمبر 4. وہ لوگ کا جن کا ظاہر تو غیر اللہ کی طرف مائل ومشغول محسوس ہوتا ہے۔لیکن باطنی اعتبار سے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ومشغول ہیں۔اسے لوگ ظاہری طور پر تو شریعت کے احکامات کی (کھلم کھلا) خلاف ورزی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔لیکن اِن کا باطن اللہ تعالیٰ ہی کی طرف مائل بہ کرم مراقبہ حق میں مشغول ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔چنانچہ وہ معصیت کے ظاہری ارتکاب کے باوجود مشاہدہ حق سے غافل نہیں ہوتا۔کیونکہ ایسے لوگوں کو گناہ بہت بھاری محسوس ہوتے ہیں۔اور اسے یوں لگنے لگتا ہے۔کہ جیسے اس پر پہاڑ پھینک دیا گیا ہو۔ایسا شخص ہمیشہ پریشان اور غمگین رہتا ہے۔اس قسم سے تعلق رکھنے والے افراد تیسری قسم کے لوگوں سے بدجہا بہتر اور افضل ہوا کرتے ہیں۔کیونکہ ظاہری عبادات کا بنیادی مقصد تو انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت خشوع وخضوع اور عاجزی وانکساری کا جذبہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔جو اس قسم کے افراد کو میسر ہو جاتا ہے۔لیکن تیسری قسم کے لوگ محرومی کا شکار رہتے ہیں۔

آداب وحالات وتفصیلاتِ دیوانُ الصالحین بقول حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ :

سیدی عبدالعزیز دباغؒ چونکہ خود مرتبہ غوثیت پر فائز المرام تھے۔اور اکثر وبیشتر وی بزمِ نبوی ﷺ، میں حاضر خدمت بھی رہتے تھے۔اور مرتبہ غوثیت کے جملہ اُمور کی ذمہ داری بھی حضرت سیدی دباغؒ کے اوپر تھی۔اِسی لئے اُنہوں نے اولیاء اللہ کے دیوان اور بزمِ نبوی ﷺ کو مفصلاً یہاں بیان کیا ہے۔جس کو کہ یہاں (کتاب **گلشن اَسرارِ محبوب** میں) اِختصار کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔

دیوانُ الصالحین کے انعقاد کی جگہیں :

سیدی عبدالعزیز دباغؒ فرماتے ہیں۔کہ! صالحین (اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کے چند چنے ہوئے بزرگ اولیاء اللہ) کا دیوان اسی غارِ حرا میں منعقد ہوتا ہے۔جس میں کہ نبی مکرم ﷺ بعثت نبوت سے قبل تنہائی میں عبادت و ریاضت کیا کرتے

تھے۔اور سال بھر میں صرف ایک مرتبہ دشتِ سوس اور سوذان کے مغربی حصے کے درمیان ''زاوی اسا'' نامی جگہ پر سوڈان سے تعلق رکھنے والے اولیائے کرام کا اجتماع ہوا کرتا ہے۔اِن میں سے بعض حضرات صِرف اِسی ایک رات میں دیوان میں تشریف لایا کرتے ہیں۔تو میں (احمد بن مبارکؒ) نے دریافت کیا کیا اِن دومقامات کے علاوہ بھی کسی جگہ پر زیادہ سے زیادہ اولیائے کرام کا اجتماع ہوتا ہے؟ تو آپؒ نے فرمایا۔کہ! اِن دومقامات کے علاوہ کسی بھی جگہ پر زیادہ سے زیادہ دس اولیائے کرام اکٹھے ہو سکتے ہیں۔اس سے زیادہ نہیں ہوتے۔کیونکہ زمین اِن کے انوارات کو برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ومنشاء بھی یہی ہے۔کہ! یہ حضرات (اولیائے کرام) پوری کی پوری روئے زمین کے درمیان پھیلے رہیں۔(یادرہے۔کہ!) جب اولیائے کرام اس مقدس دیوان میں اکٹھے ہوتے ہیں۔تو یہ ایک دوسرے کی روحانی مدد بھی کرتے ہیں۔چنانچہ اِن کے وجود سے انوار نکل کر دوسروں کے وجود میں اس طرح داخل ہوتے ہیں۔جیسے تیر ایک طرف سے چل کر دوسری طرف لپکتا ہے۔لہذا جب یہ مجلس برخواست ہوتی ہے۔تو تمام اولیاء اللہ کی روحانیت ونورانیت میں (بہت زیادی) اضافہ ہو چکا ہوتا ہے۔نچلے طبقے کے اولیاء اپنے وجود کے ہمراہ حاضر ہوتے ہیں۔(یعنی کہ جب وہ حاضر ہوں گے۔تو اپنے گھر بار یا لوگوں کی نظروں کے سامنے نہیں ہوں گے) جبکہ اکابر اولیاء اللہ کے لئے ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔(یعنی وہ اپنے گھروں میں بھی موجود ہوتے ہیں۔لوگوں کے سامنے بھی ہوتے ہیں۔اور دیوان میں بھی موجود ہوتے ہیں۔کیونکہ اِن کو یہ تصرف حاصل ہوتا ہے۔کہ ایک وقت میں وہ کئی جگہوں پر موجود رہتے ہیں۔جیسا کہ کئی اولیاء اللہ کے واقعات بہت مشہور ومعروف ہیں)

دیوان کے انعقاد کامخصوص وقت اور قبولیت دعا کی گھڑی :

دیوان کے انعقاد کا مخصوص وقت رات کا وہ آخری حصہ ہے۔کہ جب نبی آخرُ الزماں ﷺ کی مبارک پیدائش ہوئی۔رات کا یہ تیسرا پہر مقبولیت کے لئے بھی ایک بنیادی سبب ہے۔اِس ضمن میں ایک حدیث نبوی ﷺ کی روایت کے یہ الفاظ ہیں۔ہمارا پروردگار رات کے آخری پہر میں آسمانِ دنیا پر اپنی خصوصی توجہ فرماتا ہے۔اور ارشاد فرماتا ہے۔کون ہے؟ جو مجھ سے دعا مانگے۔اور مَیں اس کی دعا کو قبول کروں۔

اِسی ضمن میں صاحب **الابریز** فرماتے ہیں کہ! جوشخص وقتِ قبولیت کو پانا چاہے۔اُسے چاہیئے۔کہ وہ سوتے وقت (بحالتِ وضو) سورہ کہف شریف کی آخری آیات (11 مرتبہ) پڑھ کر پاک وصاف بستر پر سو جائے۔اور نیت یہ ہو کہ! رات کو بوقتِ استجابت آنکھ کھلے۔یعنی کہ! یا اللہ تعالیٰ (رات کے جس وقت) ساعتِ قبولیت ہو مجھے اپنے خصوصی فضل وکرم سے بیدار فرمادے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ '' مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ '' وَّاحِدٌ '' ج فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۝

اس کے بعد صاحب عمل ہذا یہ دُعا کرے۔کہ! یا اللہ تعالیٰ (رات کے جس وقت) ساعتِ قبولیت ہو۔مجھے اپنے خصوصی فضل وکرم، وسعتِ رحمت اور اپنی عظمت وربوبیت کے صدقے سے بیدار فرمادے۔آمین۔

یہ شیخ عبدالرحمٰن ثعالبیؒ کا بیان ہے۔کہ! ہم نے بارہا اس (عمل) کو آزمایا۔اور اس کو اوروں نے بھی تجربہ کیا۔حتٰی کہ اکثر ایسا ہوا۔کہ متعدد اشخاص نے یہ آیات پڑھ کر (ساعتِ قبولیت کے وقت) جاگنے کی دعا مانگی۔اور کسی ایک کو دوسرے کی نیت کا بھی علم نہیں تھا۔مگر جب بیدار ہوئے۔تو بھی ایک ہی وقت میں۔ (سبحان اللہ)

حضرت سیدی دباغؒ اِس ضمن میں مزید فرماتے ہیں۔کہ! جب فرشتے کسی شخص کو دیکھتے ہیں۔کہ وہ صحیح بخاری کا کوئی پارہ لے کر

کسی ولی اللہؒ کے مزار و درگاہ کی جانب (اپنی حاجت روائی کے مقصد سے) جا رہا ہے۔ اور وہ یہ بھی دیکھ لیں۔ کہ اس شخص کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ تو وہ اس شخص (باطنی طور پر رہنمائی کر کے) اُسے سیدھے راستے پر لا کر دعا کے دوران اس کے دل میں عاجزی و انکساری کے جذبات پیدا کر دیتے ہیں۔ اور اِسی شخص کے ہمراہ مزار و درگاہ تک تشریف لے جاتے ہیں۔ ظاہری طور پر تو صحیح بخاری شریف کے اوراق اس شخص کے پاس ہوتے ہیں۔ لیکن کتاب میں موجود الفاظ کے اَسرار فرشتوں نے اُٹھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ جب وہ شخص دعا کرتا ہے۔ تو فرشتے ساتھ میں آمین کہتے جاتے ہیں۔ لہذا اس شخص کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ فرشتے یہ دیکھ لیں۔ کہ! اس شخص کے نصیب میں حاجت روائی نہیں ہے۔ تو وہ اس کتاب (صحیح بخاری شریف) کے اَسرار کو نکال کر الگ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ شخص کتاب کے ظاہری وجود کو ہاتھ میں لے کر مزار و درگاہ کی طرف (خالی اور برکت کے بغیر) جاتا ہے۔ حضرت سیدی دباغؒ نے مزید فرمایا۔ ہم عموماً دیکھتے ہیں۔ کہ! بہت سے ایسے اوراق زمین پر گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن پر کہ اللہ تعالیٰ کا اسم (یا مختلف اسماء) تحریر ہوتے ہیں۔ اور یہ اوراق عوام الناس کے پَیروں کے نیچے بھی آتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔) اگر فرشتے اِن اسمائے الٰہیہ کے اَسرار نہ نکالیں۔ تو بہت سے لوگ بے ادبی ہی کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں۔

قبولیتِ دعا کے سلسلے میں حضرت سلطان الفقر سلطان جناب سلطان باہوؒ کی تصنیف ''نور الہُدیٰ'' میں فرماتے ہیں۔ کہ!

فقر کا تمام راستہ ریاضت و مجاہدے سے حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ آنحضرت نبی مکرم ﷺ کی نگاہِ حق اور عنایت سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ مرشد کامل اپنی خاص توجہ سے طالب کو حضورِ اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا دیتا ہے۔ اور ہر ہر منصب اور مرتبہ آنحضور ﷺ سے سفارش کر کے دِلوا دیتا ہے۔ واضح ہو۔ کہ توجہ کی دو اقسام یہ ہیں۔

☆ اول توجہ وہ ہے۔ کہ مرشد اپنے مرید و طالب کو ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم سے اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شرف عطا کرا دیتا ہے۔ یعنی جسّہ اربعہ عناصر لباس وصفات سے یک دم باہر آ کر غرق فنا فی اللہ ذات ہو جائے۔

☆ دوم وہ توجہ کہ طالب (اپنے مرشد کی) ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم سے مجلس خصوصی یعنی بزم نبوی ﷺ میں پہنچ کر جملہ انبیاءؑ، اہل، بیتِ رسول ﷺ، صحابہ کرامؓ، اولیاء، اصفیاء، اور جملہ اصحابِ کبار و پنج تن پاک، آئمہ مجتہدینؒ، حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کے دیدار پر انوار اور ملاقات متبرکات سے مشرف ہو کر ان سب پاک ہستیوں کے منظورِ نظر ہو کر ملازمِ درگاہ ہو جائے۔ اور اُن سے جملہ مہمات دینی و دنیاوی (اور اُخروی) اور معرفت توحید و رسالت، جمعیت و حقیقت کے ظاہری و باطنی خزائن کی کلیدات حاصل کر کے جملہ مخلوقات کو قید و مسخر اور تصرف میں بآسانی لاسکتا ہے۔ تو ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کے اس طالب کا نفس مَر جاتا ہے۔ اور دل روشن ہو جاتا ہے۔ ایسا عارف کامل ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم میں اپنا دَم ملا کر حضرت جبرائیلِ امینؑ کے ساتھ ملا لیتا ہے۔ جو کچھ پیغام و الہام اللہ تعالیٰ کے قرب (وحضور) سے (از قسم) اَسرارِ ربانی اَز نص حدیث نبوی ﷺ و آیاتِ قرآنی چاہیئے۔ اس کے قلب پر القاء ہو کر مشروطاً ظاہر و ہویدا ہو جاتے ہیں۔ دیگر اِسی طرح سے جب وہ () عارف کامل ولی اللہ) اپنی ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تصرف، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم، ایک ہی جذب اور ایک ہی حاضرات سے اپنا دَم حضرت میکائیلؑ سے ملا لیتا ہے۔ تو اُسی وقت بارانِ رحمت قطرات و مطرات جس قدر چاہے، برس جاتی ہیں۔ اور برکتِ حاضرات اسمِ اللہ ذات سے حضراتِ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ اُسی طرح صاحب تصور کی قید و قبض اور حکم میں مستعد رہتے ہیں۔ د دیگر اِسی طرح سے جب وہ () عارف کامل ولی اللہ) اپنی ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تصرف، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم، ایک ہی جذب اور ایک ہی حاضرات سے اپنا دَم حضرت اسرافیلؑ کے دَم سے ملا کر صورِ اسرافیلؑ بن جاتا ہے۔ پھر وہ جس ملک و آبادی پر جلالیت (اور قہر و غذب اور عذاب) کی نظر کرتا ہے۔ تو وہ ملک و آبادی ویران (تباہ و برباد) ہو جاتے ہیں۔ اور قیامت تک آباد نہیں ہوتے۔ اور دیگر اِسی طرح سے جب وہ () عارف کامل ولی اللہ) اپنی ایک

ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تصرف، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم، ایک ہی جذب اور ایک ہی حاضرات سے اپنا دَم حضرت عزرائیلؑ کے ساتھ ملا کر عزرائیلی دَم سے دشمن کی جان کو جذب وقبض میں کر کے بے جان و کر دیتا ہے۔ اور اسے ہرگز نہیں چھوڑتا۔ جب تک کہ دشمنِ موذی مکمل ہلاک نہ ہو جائے۔ یا دشمنِ موذی اہلِ نفس، دشمنِ موذی کافر جو کہ مسلمانوں کو آزار (دکھ و تکلیف) پہنچانے والا ہو۔ یا پھر بے دین اہلِ بدعت (جو کہ دینِ محمدی ﷺ) سے پھر گیا ہو۔ غرض یہ کہ (ہزاروں) چلوں میں ریاضتیں، مجاہدے کرنے اور ہزاروں دعوتیں پڑھنے اور حد سے زیادہ بے شمار ذکر و فکر کرنے اور لشکر و سپاہ پر خزانہ و مال و دولت بے شمار خرچ کرنے سے بدر جہا بہتر اور مفید تر ہے۔ کہ تصور و توجہ فقیر کامل و تصرف فقیر مکمل و تفکر فقیر اکمل اور جذب فقیرِ جامع ایک بار ہو جائے۔ جو فقیر (فنا فی اللہ) اللہ تعالیٰ سے توجہ حاصل کرنے (کا طریقہ) جان جائے۔ تو اس کی توجہ قیامت تک روز بروز ترقی پذیر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور روز قیامت تک کبھی بھی موقوف نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ایسی توفیق جب بھی عطا فرماتا ہے۔ (یاد رہے۔ کہ!) ایسا کامل درویش صفت فقیر حامل ولایت، صاحب مراتب و مدارج عارف کامل ہی ہوا کرتا ہے۔

اور اسی سلسلے میں حضرت سلطان الفقر سلطان العارفین جناب سلطان باہوؒ کی تصنیف ''**نور الہدیٰ**'' کی تشریح و تفصیل (بمصداق ایک نقطہ سے لکیر اور لکیر سے تصویر یا پھر مثل دیگر جیسے کہ! دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے) ''**حق نمائے نورُ الہدیٰ**'' میں حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ رقم طراز ہیں۔ کہ!

ایسا عارف کامل اہلِ دَم، جو تصور اسمِ ذات (اللہ) کی عطا کردہ توفیق سے جس نبیؑ، ولی یا فرشتے سے (اپنا) دَم ملاتا ہے۔ تو یہ اسم (اللہ) ذات کی باطنی برقی طاقت سے اُس نبیؑ، ولی یا فرشتے سے اپنا روحانی رابطہ و رشتہ ملا لیتا ہے۔ اور اس کی باطنی شخصیت نور سے مملو ہو کر اس کی عظیم صفت اختیار کر لیتا ہے۔ اور وہی کام کرتا ہے۔ کیونکہ ہر نبیؑ، ولی اور ہر فرشتہ باطن میں درحقیقت ایک مخصوص صفت سے متصف ہے۔ مثلاً!

اگر کسی عارف کامل کو بارش برسانے کی ضرورت ہے۔ چونکہ اِس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیلؑ (فرشتے) کو مخصوص کیا ہوا ہے۔ اور تمام بادلوں پر یہی فرشتہ انچارج و آفیسر مقرر و تعینات کیا گیا ہے۔ اسی لئے عارف کامل قوتِ تصور اسمِ اللہ ذات کے ذریعے سے اپنا دَم حضرت میکائیلؑ سے ملا لیتا ہے۔ اور جس ملک یا شہر پر جس قدر بارش برسانی مقصود و مطلوب ہو۔ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدرت و اِذن سے وہاں پر بارش برسنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور اِسی طرح حضرت عزرائیلؑ سے دَم ملا کر نور جلال موت و مرگ سے عارف کامل متصف ہو کر جس دشمن کو چاہے۔ اپنے دَم میں پکڑ کر اُس کی روح قبض کر لیتا ہے۔ (آگے حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ اسی کتاب ''حق نما نور الہدیٰ'' میں اپنا ایک ذاتی واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ جس میں اُنہوں نے برسات کرا دی تھی۔) یہ تو ملائکہ اور فرشتوں سے دَم ملانے کی توضیحات تھیں۔ اسی طرح پیغمبروںؑ سے بھی دَم ملایا جا سکتا ہے۔

اِس ضمن میں حضرت بایزید بسطامیؒ کا ایک بہت مشہور و معروف واقعہ ہے۔ کہ! اُن کے پاؤں تلے (نادانستگی میں) ایک کیڑا کچلا گیا۔ اور وہ ہلاک ہو گیا۔ جس سے حضرت سلطان العارفینؒ کو بہت رنج و تاسف ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میرے پاؤں کے نیچے آ کر کچلی گئی۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے۔ ہم تو ایسے ظالم ہیں۔ کہ جان بوجھ کر بے ضرر حشرات الارض کو مار دیتے ہیں۔ یا کچل دیتے ہیں) تو حضرت نے اس وقت اس کیڑے کی دوبارہ حیات کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ ملتجی و ملتمس ہوئے۔ فرماتے ہیں۔ کہ مَیں نے اُس وقت دیکھا۔ کہ حضرت عیسیٰ نبیؑ کی روحانیت وہیں پر اچانک سے ظاہر ہو گئی۔ اور مَیں نے اُنؑ کے توسل اور وساطت سے اُن کے ساتھ اپنا دَم ملا کر اِس مردہ کیڑے کو (بِاذن اللہ تعالیٰ) دوبارہ زندہ کر دیا۔ اسی طرح سے ہر ہر نبیؑ، ولی اللہؒ اور فرشتے سے دَم ملا کر اُن سے انہی کی مخصوص صفت کے مطابق امداد و استعانت حاصل کی جا سکتی ہے۔ **دعا کے وقت ہاتھوں کا بھاری معلوم ہونا یا جسم کا وسیع و عریض ہونا یا دعا کے وقت لذت و شیریں**

خوشبوئیات کا احساس ہونا یا پھر جسم پر کپکپی اور رقت کا طاری ہونا ، یہ سب علامات دعا کی استجابت کی بعین نشانیاں
ہیں۔انسان کے ہر دَم اور سانس میں اُس کی روح اور دل کے خیالات ملے جلے ہوئے ہوتے ہیں۔اور اگر سانس اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر سے نکلتا ہے۔تو وہ دَم اور سانس زندہ کہلائے گا۔ورنہ مردہ۔۔۔۔

اسی ضمن میں حضرت فقیر نور محمد سروری قادری اپنی مشہورِ زمانہ کتاب ''عرفان'' حصہ دوئم میں فرماتے ہیں۔کہ! جس وقت سالک اپنی دعوت میں منتہی ہو جاتا ہے۔تو اس کا دَم ، دعوت سے زندہ ہو جاتا ہے۔اس وقت اسے دعوت کے لئے زبان ہلانے اور ہونٹوں کو حرکت تک دینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بلکہ نظر، توجہ اور دَم سے ہی کام لیتا ہے۔ایسا زندہ دَم عامل ہر فرشتے ، ولی اللہ اور نبی و رسلؑ سے دَم ملا کر اتحاد پیدا کر لیتا ہے۔(جیسے کہ حضرت فقیر نور محمد سرورؒی نے اپنا اور حضرت بایزید بسطامیؒ کا واقعات ابھی ذکر ہوئے ہیں) اور اس فرشتے ، ولی یا نبیؑ کے نور اور طاقت (Power) سے بھر پور بھر جاتا ہے۔اور جس قدر اس میں استعدادِ وسعت اور توفیق ہوتی ہے۔اسی قدر اس نور اور پاور سے کام لیتا ہے۔اور استفادہ اور استمداد کرتا ہے۔

قضائے حوائج کے سلسلے میں چند جلیل القدر اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین سے منقول و منسوب اعمال یہاں پر قارئین کتاب ہذا کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔تا کہ لوگ اپنی حاجات اور مشکلات میں اِن سے کما حقہ مستفید و منتفع ہو سکیں۔ویسے اِسی ضمن میں اِس کتاب کے حصہ دوئم میں ایک مکمل باب دیا گیا ہے۔

قضائے حوائج کا قادری عمل مبارک :

میرے پیر و مرشد و ہادی برحق جناب سید عبدالقادر جیلانی البغدادی اپنے ملفوظات و خطابات بنام ''الفتح الربانی'' کی مجلس نمبر **26** میں فرماتے ہیں۔کہ! جب کوئی امر تجھ پر مشکل ہو۔(جس کی وجہ سے) تُو نیک صالح اور منافق کے مابین امتیاز نہ کر سکے۔کہ کون صالح ہے اور کون منافق؟ پس تُو رات میں کھڑا ہو۔اور دو رکعت نمازِ نفل پڑھ کر پھر یہ دُعا مانگ۔

بِسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم o یَا رَبِّ دُلَّنِی عَلٰی الصَّالِحِینَ مِن خَلقِكَ دُلَّنِی عَلٰی مَن یَدُلَّنِی عَلَیكَ وَ یُطعِمُنِی مِن طَعَامِكَ یَسقِینِی مِن شَرَابِكَ وَ یَکحِلُ عَینَ قَلبِی بِنُورِ قُربِكَ وَ یُخبِرُنِی بِمَا رَاٰی عِیَانًا تَقلِیدًاo آمین.

قضائے حوائج کا مجرب المجرب عمل :

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور اور حضرت شاہ عبدالعزیز مُحدث دہلویؒ نے اس عمل کو بہت زیادہ مجرب المجرب قرار دیا ہے۔آپ حضراتؒ فرماتے ہیں کہ جب کسی بندہ خُدا کو اللہ تعالیٰ سے کسی قسم کی کوئی (جائز) حاجت ہو تو ایسا شخص ایک ہی نشست میں بناء کسی سے بات چیت کئے ان کلمات کو بارہ سو یا بارہ ہزار مرتبہ چند روز تک پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ایسا شخص اپنی حاجت برآری میں نوازا جائے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔وہ کلماتِ عظیمہ یہ ہیں۔ **یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع**۔

ہر مہم میں کامیاب ہونے کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ بحالت درماندگی و لاچارگی جو شخص اِن کلمات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اس کی وہ مہم ضرور پوری ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

انك اقوٰی معین و اھدٰی دلیل بحق ایاك نعبد و ایاك نستعین o

جبکہ! صاحب جواھر خُمسہ نے اِن کلمات کو اس طرح لکھا ہے۔

انك قوی معین واحد دلیل بحق ایاك نعبد و ایاك نستعین o

اسم الٰہی لطیف کے فوائد

بعضے عارفین نے فرمایا ہے کہ!

☆ اگر کسی کی مُعیشت تنگ ہو اور دنیا کی کوئی بھی چیز اس کے پاس نہ ہو انتہائی غریب ہو۔

☆ یا اگر کوئی غریب ہو اور دل کسی دولت مند دوشیزہ کی الفت اور چاہت میں گرفتار ہو گیا ہو۔ اور وہ اس دوشیزہ سے نکاح کا خواہاں ہو۔ جبکہ وہ دوشیزہ یا اُس کے گھر والے اس عاشق صادق کی غُربت وافلاس اور تنگ دستی کی وجہ سے اسے ناپسند کرتے ہوں

☆ یا کوئی ایسا شخص جو کہ ایسا بیمار ہو۔ کہ حُکماء واطباء اس کے علاج سے عاجز آ چکے ہوں۔

تو ایسے اشخاص کو چاہیئے۔ کہ دو رکعت (اپنی حاجت برآری کی نیت سے) پڑھ کر اس اسم مبارک کو **16641** مرتبہ روزانہ صدق نیت اور پختہ یقین سے دریک نشست پڑھا کریں۔ تو چند ہی ایام میں تمام مُشکلات حل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ کیونکہ لوگوں کے تجربات واسناد کو اگر مدنظر رکھا جائے۔ تو یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ یہ اسم مبارک (**یا لطیف**) تکالیف، مصائب و مُشکلات کے وقت جتنا پُرتاثیر اور سریع الاجابت ہے۔ کسی اور اسم کی طرف اس اسم کی نِسبت نہیں کی جاسکتی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

کیونکہ اس اسم کے عجیب وغریب اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر کسی کے روح یا بدن میں تکلیف ہو۔ تو وہ اس اسم کا ورد کرے اثنائے ورد میں ہی اللہ تعالیٰ ازالہ فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔

جستجو نے کسی منزل پہ ٹھہرنے نہیں دیا ہم بھٹکتے ہی رہے آوارہ خیالوں کی طرح

اسمِ ''لطیف'' کے بارے میں حضرت جناب قدرت اللہ شہاب ؒ اپنی کتاب ''شہاب نامہ'' میں فرماتے ہیں۔ کہ! ہر نماز کے بعد یا پھر کم از کم ایک نماز کے بعد 129 مرتبہ یا لطیف (کیونکہ اسم الٰہی ''لطیف'' کے اعداد بحسابِ ابجد قمری 129 بنتے ہیں) کا ورد کرنا بہت سی مشکلات، مصائب اور غموں کا علاج ہے۔

اور اگر ہمت کر کے زندگی بھر میں صِرف ایک بار ایک نشست میں لگاتار اسم مبارک ''لطیف'' (بشمول حرف ندا) کا **16641** مرتبہ (**129 x 129 =16641**) ورد کر لیا جائے۔ تو انسان کی زندگی میں پریشانیوں، مصیبتوں اور غموں کا رُخ موڑنے اور آسانی سے برداشت کرنے کی صلاحیت بدرجہ اَتم بڑھ جاتی ہے۔ اس ورد کے اول وآخر گیارہ یا اکیس یا اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ لینا چاہیئے۔

دُعائے نبویہ ﷺ برائے اِستجابت :

یہ دُعا حضرت امام غزالی ؒ کی قلمی کتاب **القاطع الازھر والسیف الامع الاکبر** میں ہے۔ آپ ؒ فرماتے ہیں۔ کہ! **دُعا عن ابن عباس ؓ ان علیاً فیسئال الرسول اللہ ﷺ شیئا من الدنیا فقال والذی بعثنی بالحق نبیا ما عندی قلیل و کثیر ولکنی اعلک شیئا یاتی بہ جبرائیل ؑ فقال ھذہ الھدیھمن اللہ عزوجل والیک لی لعظھا احد قلبک ولا یدعو بھا ملھوفا ولا مکروبا ولا خائف من سلطان الا فرج اللہ عند۔ فقال نبی اللہ وھی ھذہ الدعاء** (دعا یہ ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆ **اللھم یا کریم العفو یا حسب التجاوز یا کاشف البلایایا مُحسن یا مُفضل یا منعم انت الذی سجدلك سواد اللیل و نور النھار وضوء القمر وشُعاع الشمس وذوی الماء وھفیف الشجر یا اللہ لا شریك لك۔**

ثم تد عوا الحاجتک لا تقوم من مقا مک حتی یستجاب لا تعلموھا السفھاء۔

عمل قضائے حاجت :

علامہ کمال الدین الدمیری ؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب حیات الحیوان میں رقم طراز ہیں ۔ کہ حضرت شیخ شہاب الدین احمد بن عباس البونی القرشی ؒ نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے نقل فرمایا ہے ۔ کہ!

اگر کسی شخص کو کوئی ضروری حاجت پیش آجائے ۔ تو ایسا حاجتمند شخص بروزِ بُدھ، جمعرات اور جمعۃ المبارک (اپنی حاجت روائی کی نیت سے) روزہ رکھے ۔ اور بروزِ جمعۃ المبارک مسجد کو جاتے ہوئے یہ عظیم دعا پڑھتا ہوا جائے ۔ اور بعد نمازِ جمعہ (فرض کے بعد بحالت تشہد بناء کسی سے بات چیت کئے) یہ عظیم دعا 11 مرتبہ (اول و آخر طاق مرتبہ درود وسلام کے ساتھ) پڑھے ۔ تو انشاءاللہ اُس کی حاجت پوری ہوجائے گی ۔ یہ عمل بارہا کا مجرب و آزمودہ ہے ۔ اس ضمن میں علمائے عُظام فرماتے ہیں ۔ کہ اس عمل کو بیوقوفوں کو مت سکھاؤ ۔ ورنہ وہ کسی کے خلاف بددعا کریں گے ۔ اور استجابت پائیں گے ۔ وہ عظیم الشان دعا یہ ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اللھم انی اسئلك بأ سمك بسم الله الرحمٰن الرحيم oالذی لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة oهو الرحمٰن الرحيمo و اسئلك بأ سمك بسم الله الرحمٰن الرحيمoالذی لا اله الا هو الحی القيوم لا تا خذه سنة ولا نوم ۔ و اسئلك بأ سمك بسم الله الرحمٰن الرحيمoالذی مرآت عظمته السمٰوٰت والارض ۔ و اسئلك بأ سمك بسم الله الرحمٰن الرحيمoالذی لا اله الا هو عنت له الوجوه وخشعت له الا بصار و وجلت القلوب من خشيته ۔ ان تصلی و تسلم علٰی سيدنا محمد وعلٰی الِ سيدنا محمد وان تعطينی و مسئلنی و تقضی حاجتی و تسيمها برحمتك يا رحم الرا حمينo

یہ عمل انتہائی مجرب ومستند عمل ہے ۔ اس عمل مبارک کو بہت سے علمائے عاملین، محدثین ومفسرین نے نہایت شرح وبسط سے اپنی اپنی شہرہ آفاق تصانیف وتالیفات میں تحریر فرمایا ہے ۔

سلسلہ چشتیہ میں ایک اسم مبارکہ سے حاجت روائی :

صاحب اقتباس الانوار فرماتے ہیں ۔ کہ! یہ بات سلسلہ چشتیہ و دیگر سلاسل میں انتہائی مشہور ومعروف اور سریع الاثر و مجرب المجرب ہے ۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی جائز حاجت برآری کے لئے باوضو ہوکر فقط ایک لاکھ مرتبہ **یا شمس الدین تُرك** کا وظیفہ کرے ۔ تو تعداد پوری ہونے سے پہلے حاجت پوری ہوجائے گی ۔ انشاءاللہ ۔ بالفرض اگر کوئی شخص تنہا نہ پڑھ سکے ۔ تو اوروں کو بھی شریک کرسکتا ہے ۔ اکثر ہوتا یہ ہے ۔ کہ ابھی لاکھ کی تعداد پوری نہیں ہوتی ۔ کہ اللہ تعالٰی ان بزرگ کے نام کے تصدق وتوسل سے حاجت پوری فرمادیتا ہے ۔

پتھر ذہن گلاب نہیں ہوندے ۔۔۔۔۔ کورے کاغذ کتاب نہیں ہوندے
جے کرلی، یاری بھلیا! ۔۔۔۔۔ یاراں نال حساب نہیں ہوندے

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی ؒ اپنی کتاب (اقتباس الانوار) میں رقم طراز ہیں ۔ کہ ہمارے خاندان میں ہر مشکل ومصیبت اور تکلیف کے وقت یہی ورد کیا جاتا ہے ۔ اور میں بذاتِ خود بھی اکثر اوقات اپنی حاجات کے لئے یہی اسم مبارک پندرہ سے بیس مرتبہ پڑھتا ہوں ۔ تو بفضلِ خُدا میری مشکل آسان اور حاجت پوری ہوجاتی ہے ۔ اور میں نے جس کسی کو بھی پڑھنے کا بتایا ۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب و بامُراد ہوا ۔ اور اب بھی ضرورت منداور حاجتمندان کو اس اسم کے پڑھنے کی اِذن عام ہے ۔ بشرطیکہ ، اعتقاد درست ہو ۔ اور باوضو ہوکر پڑھے ۔ تو کارسازِ حقیقی سے قوی اُمید ہے ۔ کہ حاجت مند کا مقصد ضرور پورا ہوگا ۔ انشاءاللہ تعالٰی ۔

بقولِ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ؒ !

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خُدا ۔۔۔۔۔ ناقصاں راپیرِ کامل، کاملاں را راہنما!

عجیب الغریب و سریع التا ثیر اسمائے معظمه :

صاحب **منبع اصول الحکمة** اپنی کتاب عظیمہ **شمس المعارف** کے آخر میں فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے شیخ حضرت عبداللہ قرشیؒ جو کہ عرب و مصر کے مشہور مشائخِ کبار میں سے تھے۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے بہت سے مشائخ کبار سے ملاقات کی اور چھ سو سے زیادہ مشائخ سے اکتساب فیض حاصل کیا۔

مزید فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت ابو محمد مُغاوریؒ کی خدمت اقدس میں گیا۔ تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ! میں تم کو ایک ایسی چیز (دُعائے عظیمہ) تعلیم کرتا ہوں۔ کہ جب تم کو ضرورت ہو تو تم اس سے کام لیا کرو۔ میں نے کہا بہت بہتر۔ فرمائیے۔ تو فرمایا۔ جب ضرورت ہو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم o اللهم انی اسئلك یا واحد ۔ یا احد ۔ یا واجد ۔ یا جواد ۔ انفحنا منك بنفحة خیر تغننی بها عمن سواك ۔ o انك علٰی كل شیء قدیر o

تو فرماتے ہیں۔ جب سے میں نے سُنا ہے۔ اسی (دعا) سے خرچ کرتا ہوں۔ اور فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہو گئی۔ اور تمام خلقت کے مراتب اور انبیائے کرامؑ کے مقامات اور احوال کی صورتیں جس طرح کہ ان کے کرنے والوں پر ظاہر ہوں گیں۔ سب مجھ کو نظر آئیں اور برزخ و مُردوں کے احوال مجھ پر ظاہر ہوئے۔ اور قرآنِ عظیم کے حقائق بھی مجھ پر منکشف ہوئے۔ اور اس طرح میں ان کے اسرار سے مطلع ہوا۔

عمل قضائے حاجت :

علامہ دیربیؒ اپنی کتاب الفتح المجید المعروف بہ مجرباتِ دیربیؒ میں اور حضرت کلیم اللہ شاہ جہاں آبادیؒ نے اپنی کتاب مرقع کلیمی میں اعمالِ قضائے حوائج کے ضمن میں رقم طراز ہیں کہ! ابو زید عمارہ بن زیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک بزرگ سے در بارہ اسمائے عظامِ حق تعالٰی کے سوال کیا کہ جن کے ساتھ دعا کرنے سے انسان محروم نہیں رہتا تو انہوں نے مجھ سے بعد سرزنش و امتناع کے یعنی بعد تاکید اخفائے غیر کے یہ کہا کہ! اے عمارہ! مجھ کو تیرے ساتھ وثوق و اعتماد نہ ہوتا تو میں تجھ کو نہ بتلاتا۔ سو یہ تیرے پاس امانت رہے کہ اِس کو کسی کے تئیں مت سکھلانا مگر بجز اُس شخص کے کہ جس کے دین سے تو راضی اور مطمئن ہو۔

اے عمارہ! یہ اسمائے مبارکہ قرانِ مجید میں (ترتیب توفیقی کی طرز میں باترتیب ہوں) مذکور ہیں۔ چنانچہ اِس شخص نے اِن اسماء کو مجھ سے بیان کیا اور کہا کہ میں نے اِن اسمائے مبارکہ کے ساتھ بارہا دعا مانگی ہے تو اپنی دعا کو قریبِ اجابت پایا۔ اور ایک جماعت نے مجھ سے اِس کو لکھ لیا اور ان سب نے مجھ سے اِن اسماء کی نسبت سرعتِ تاثیر و عجالہ اجابت ظاہر کی۔ اور پھر یہ کہا کہ اے عمارہ! اِنہیں اسمائے مبارکہ کے اندر اسمِ اعظم پوشیدہ ہے سو جب تو اِن کے ساتھ دعا کرنے کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ روزِ پنجشنبہ (جمعرات) روزہ رکھ اور شب جمعہ کے ثلث اخیر میں بوقتِ سحر اِن اسمائے مبارکہ کے ساتھ دعا مانگ! قسم ہے اِس حق تعالٰی کی کہ جس کے سوا کوئی لائق الوہیت نہیں ہے جو بندہ مومن اِس (یعنی اِن اسمائے طیبات) کے ساتھ دعا مانگے گا بالضرور حق تعالٰی مستجاب فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔ یہاں تک کہ اگر وہ شخص برائے رفتار بالائے آب (**مشی علی الماء**) کا سوال کرے گا یا ہوا پر مابین آسمان و زمین کے قصدِ سیر (**طیران فی الهوا**) کا کرے گا تو البتہ یہ دعا بھی اِن اسمائے مبارکہ کے پڑھنے والی کی مستجاب فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔ اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم o اللهم انی اسئلك یا الله یا رب یا رحمٰن یا رحیم یا مٰلك یا محیط یا قدیر یا علیم یا حکیم یا تواب یا بصیر یا واسع یا بدیع یا سمیع یا کافی رؤف یا شاکر یا اله یا واحد یا غفور یا حلیم یا قابض یا باسط یا حی یا قیوم یا علی یا عظیم یا ولی یا غنی یا حمید یا وهاب یا قا ئم یا سریع یا رقیب یا حسیب یا شهید یا غا فر یا عفو یا مقیت یا وکیل یا فاطر یا قاهر یا قادر یا لطیف یا خبیر یا محی یا ممیت یا نعم المولٰی ویا نعم النصیر یا حفیظ یا قریب یا مجیب یا ودود یا ذوالعرش المجید یا

فعال لما یرید یا کبیر یا متعال یا حنان یا منان یا خلاق یا رزاق یا صادق یا وارث یا باعث یا کریم یا حق یا مبین یا نور یا هادی یا فتاح یا شکور یا غافر یا قابل التوب یا شدید العقاب یا ذالطول یا رازق یا ذالقوۃ یا متین یا بَرُّ یا ملیك یا مقتدر یا باقی یا رب المشرقین و یا رب المغربین یا ذالجلال والاکرام یا اول یا آخر یا ظاهر یا باطن یا عالم الغیب والشهادۃ یا قدوس یا سلام مؤمن یا مهیمن یا عزیز یا جبار یا متکبر یا خالق یا باریء یا مصور یا خیرالرازقین یا احکم الحاکمین یا مبدیء یا معید یا احد یا صمد یا لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ۔ برحمتك یا ارحم الراحمین ۔ آمین ۔

۔اِن اسمائے مبارکہ کی صحیح ترتیب صاحب عمل کوخود معلوم کر کے پڑھنی چاہیئے ۔اور اِس کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ صاحب عمل ایک قرآنِ پاک کاختم اس طرح سے کرے کہ حاجت اپنے مقصد کی ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ازخود اسماءِ الٰہیہ تلاش کرتا جائے اور لکھتا جائے ۔ جب ختمِ قرآن کر لے تو بروز پنج شنبہ یہ عمل سرانجام دے ۔انشاءاللہ اپنی ہر جائز خواہش کی تکمیل پائے گا۔ یہ طریقہ بہت پرتاثیر وسریع الاجابت ہے ۔

صلوٰۃ الحاجۃ مجربہ:

عاملین وکاملین حضرات فرماتے ہیں کہ! ''جس شخص کو اللہ تعالٰی سے کوئی حاجت ہوتو وہ کامل وضوکر کے دورکعتیں (اِس طرح سے) پڑھے ۔کہ! پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ **اٰمن الرسول** ۔۔۔آخر تک (**سورہ بقرہ** کی آخری آیات) اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے ۔ یادرہے کہ اِن دونوں رکعتوں کے چاروں سجدوں میں تین ۔تین مرتبہ **سبحان ربی الا علٰی** کے بعد چالیس ۔ چالیس مرتبہ آیتِ کریمہ (**لا اله الا انت سبحنك ا نی کنت من الظا لمین**) ہر ایک سجدہ میں پڑھنی ہے ۔اِس طرح چاروں سجدوں میں آیتِ کریمہ کی مجموعی تعداد 160 ہو جائے گی ۔ پھر سلام پھیر بنا کسی سے بات چیت کئے ایک ہی نشست میں بیٹھ کر بحالتِ تشہد یہ آیت کریمہ (**بسم الله الرحمٰن الرحیم ۔لا اله الا انت سبحنك ا نی کنت من الظا لمین ۔**) بارہ سو مرتبہ پڑھے ۔ تو اِس کی حاجت پوری ہو گی ۔ اِس نماز کو روزانہ رات کو سونے سے قبل پڑھنا چاہیئے چند ہی ایام میں بفضل یزداں حاجت ضرور پوری ہو جائے گی ۔انشاءاللہ تعالٰی ۔

سیدنا پیرانِ پیر شیخ عبدالقادرالجیلانی البغدادیؒ کی عظیم دعائے مبارکہ: (دعائے عماد) :

علمائے متصوفین روایت کرتے ہیں ۔ کہ سلطان العارفین سیدمحی الدین شیخ عبدالقادرالجیلانیؒ نے فرمایا ہے ۔کہ جو شخص سنیچر کے روز سے مندرجہ ذیل دعا عظیمہ کو بعد نمازِ فجر دس مرتبہ پڑھے ۔اور روزانہ دس مرتبہ پڑھتا رہے ۔تو وہ سردار ہووے ۔انشاءاللہ اس دعا کے پڑھنے والے کا ہر مقصد پورا ہوگا ۔اس دعا کے ضمن میں چند بزرگ فرماتے ہیں ۔کہ اس دعا کے پڑھنے والے کو اگر دنیا میں اجر نہ ملے ۔تو قیامت کے دن وہ میرا دامن گیر ہو ۔ بہرحال دعا یہ ہے ۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم o سبحان الله القادر القاهر القوی المعا نی لا اله الا هو یا حی یا قیوم یا ذالجلال والاکرام ۔ ولا حول ولا قوۃ الا با لله العلی العظیم ۔اللهم انك قلت و قولك الحق المبین ۔ ا دعونی استجب لکم و انك لا تخلف المیعاد ۔

صلوٰۃ الحاجۃ مجربہ (بمطابق حدیث نبوی ﷺ) :

امام حاکم سے صاحب **التر غیب و التر هیب** جناب حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) حدیث نمبر ۴/۴۷۵ ۔روایت فرماتے ہیں کہ!

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے (صلوۃ الحاجہ کا ایک طریقہ اس طرح سے تعلیم)فرمایاہے۔کہ رات میں یاکسی بھی وقت (12) بارہ رکعت نماز (نفل بنیت صلوۃ الحاجت) پڑھے۔کہ ہر دو رکعتوں کے درمیان التحیات پڑھواس طرح جب (اس) نماز کی آخری التحیات پڑھ چکو۔تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرو۔اور نبی مکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجو۔اور پھر بحالت سجدہ سورہ فاتحہ (مع تسمیہ) سات بار،آیت الکرسی (مع تسمیہ) سات بار اور دس بار یہ پڑھو۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھو ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاِسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْاَعْلٰی وَكَلِمَاتِكَ التَّآمَّةِ پھر اپنی حاجت کا (بزبان عربی) سوال کرو۔اس کے بعد سر سجدہ سے اٹھاؤ۔اور دائیں بائیں سلام پھیر دو۔یہ (صلوۃ الحاجت) بیوقوفوں اور ناسمجھ لوگوں کو نہ سکھاؤ۔ورنہ وہ (ایک دوسرے کے خلاف الٹی سیدھی) دعائیں کریں گے۔اور وہ قبول ہو جائیں گی۔(یادرہے۔کہ یوں تو یہ روایت سند کے اعتبار سے کمزور ہے۔لیکن حافظ منذری، حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام حاکم جیسے محدثین نے اس روایت کو یہ کہہ کر قبول کرلیا ہے کہ!

﴿ وَالاعتماد فی مثل هذا علی التجربة لا علی الاسناد ﴾

صلوٰۃ الحاجۃ مع دعائے ادریسیؒ :

خدا کے در سے اگر میں نہیں ہوں بے گانہ تو ذرہ ذرہ عالم ہے آشنا میرا

یہ نماز قدیم وجدید علمائے محدثین ومفسرین اور علمائے عاملین میں انتہائی معروف ومشہور اور مجرب المجرب خیال کی جاتی ہے۔اس نماز کا طریقہ انتہائی سادہ ہے۔دو رکعت نماز نفل برائے قضائے حاجت پڑھیں۔سلام کے بعد اول 3 بار درود پھر دعائے ادریسیؒ 11 بار اور آخر میں 3 بار درود پڑھ لیں۔اللہ تعالیٰ سے پختہ یقین رکھیں۔اسی دن یا چند دن یہ نماز پڑھنے سے مردہ بھی زندہ ہو جائے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔ دعائے ادریسی یہ ہے۔(قدیم وجدید اولیائے کرام اور علمائے عظام کے مطابق یہ دعا نہایت ہی مجرب المجرب اور مستند ہے۔)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَللّٰهُمَّ يَاوَدُوْدُ يَاوَدُوْدُ يَاوَدُوْدُ يَاذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْد۔ اللهم انی اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ الَّتِی قَدَّرْتَ بِهَا عَلٰی جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَاَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ☆

نماز برائے قضائے ہزار حوائج :

بہت سی کتب میں مرقوم ہے۔کہ امام نجم الدین نسفیؒ سے منقول ہے۔کہ! مجھ کو یہ نماز برائے قضائے ہزار حوائج حضرت خضر نبیؑ نے تعلیم فرمائی ہے۔دو رکعتیں جس وقت چاہے (ماسوائے اوقاتِ زوال) پڑھیں۔مگر شب جمعہ کو پڑھنا افضل ہے۔ طریقہ یہ ہے۔کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورہ اخلاص (صمدیہ) پڑھے۔پھر بعد سلام کے سر سجدہ میں رکھ کر دس مرتبہ درود وسلام پڑھیں۔ پھر دس مرتبہ سوئم کلمہ تمجید، پھر دس مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ **اللهم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار o** پھر دس مرتبہ یوں کہیں۔

یا غیاث المستغیثین اغثنا۔پھر اپنی ایک یا کئی حاجات کہیں جتنی یاد آئیں پھر کہے۔

یارب العالمین میری ہزار حاجتیں دینی ودنیاوی پوری فرما۔آمین۔

اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے تمام حاجات پوری ہوں گیں۔انشاءاللہ تعالی

قضائے حوائج کا مجرب المجرب عمل:

صاحب **مکتوبات صدی** جناب شیخ محقق شیخ شرف الحق والدین احمد یحیٰ منیریؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی کتاب **شفاء العلیل** میں رقمطراز ہیں کہ قضائے حاجات، حل المشکلات اور کفایت مہمات کے مقصد کے لئے یہ چار رکعتیں جس وقت چاہو پڑھو (سوائے وقت زوال کے) مگر شب آدینہ اس کے لئے بہت بہتر ہے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ **لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظالمین ۔ فا ستجبنا له و نجینه من الغم و کذلك ننجی المؤمنین** ٥(سورہ انبیاء آیت نمبر 87--88) پڑھیں۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ **رب انی مسنی الضر و انت ارحم الرا حمین** ٥(سورہ انبیاء آیت نمبر 83) پڑھیں۔ تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ **و افوض امری الی الله ۔ ان الله بصیر م بالعباد** (سورہ غافر آیت نمبر 44) پڑھیں۔ چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ **حسبنا الله و نعم الوکیل** ٥(سورہ آل عمران آیت نمبر 173) پڑھیں۔ سلام پھرنے کے بعد سو مرتبہ **رب انی مغلوب فانتصر** ٥ (سورہ القمر آیت نمبر 10)۔ پھر شیخ محقق فرماتے ہیں۔ کہ اس نماز کو بہتر سمجھو۔ اور جملہ مہمات اور حاجات میں پڑھو۔ کیونکہ اس نماز میں فتوح بہت ہیں۔

صاحب جواھرخمسه کا قضائے حوائج کا مجرب المجرب عمل مبارك :

حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ اپنی کتاب جواہرِ خُمسہ میں اور جناب اقبال احمد نوری صاحب اپنی مشہورِ زمانہ کتاب شمع شبستانِ رضا میں رقمطراز ہیں کہ اگر صدقِ نیت سے (یہ نماز کسی) مُردہ پر بھی پڑھی جائے تو وہ (بھی) زندہ ہو جائے۔ وہ نماز یہ ہے۔

چار رکعت دو سلام سے اس طرح پڑھے۔ کہ اول رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **قل اللهم ---- حساب** ٥ تک، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کوثر، تیسری کعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون، چوتھی کعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص (صمدیہ)، ہر ایک کو پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اور سلام کے بعد دُعائے مرقومہ ذیل کو **313** مرتبہ پڑھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ (وہ شخص ابھی) مُصلے سے اُٹھنے نہ پائے گا۔ کہ حق تعالیٰ شانہ اُس کی حاجت کو پورا کردے گا۔ وہ دُعائے مُکرم و مُعظم یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحیم ٥ لا اله الا انت سُبحنك انی كنت من الظالمین☆ حسبنا الله و نعم الو کیل☆رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین☆و أُفوضُ امری الی الله ان الله بصیرم بالعباد ☆ یا من ذکره شرف للذاکرین ☆و یا من طاعته نجاة للمطیعین ☆ یا من رافته ملجأ للعالمین ☆یا من لا یخفٰی علیه ابنا حین ☆برحمتك یا رحم الراحمین ☆ انشاءاللہ العظیم۔ اس نماز کے پڑھنے سے کام فوراً بنے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ اگرچہ وہ کام کیسا ہی مُشکل کیوں نہ ہو یہ نماز و عمل بسیار مجرب و آزمودہ ہے۔

صلوٰۃُ الاولیاء برائے قضائے حوائج :

حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ اپنی کتاب جواہرِ خُمسہ میں صلوٰۃُ الاولیاء کے متعلق فرماتے ہیں کہ صلوٰۃُ الاولیاء جس مقصد کے لئے پڑھی جاوے وہ ضرور پورا ہو۔ امام زاہدؒ سے منقول ہے کہ میں نے اس نماز کو حضرت خضر نبیؑ سے سیکھا اور پڑھا اور میں نے طلب کیا خُدا سے خُدا کو پس میں نے پایا خُدا کو۔ اور ابو عیاضؒ نے طلب مال کے لئے اس نماز کو پڑھا تو مالِ کثیر پایا۔ اور ابو قاسمؒ نے طلب علم کے لئے اس نماز کو پڑھا تو علم کو حاصل کیا۔ ترکیب اس نماز کی یہ ہے کہ قبل صلاۃ الصبح (یعنی کہ جب تک تہجد نماز پڑھی جاسکتی ہو) دو رکعت نماز اس طرح سے پڑھی جاوے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ سات مرتبہ اور سورہ کافرون ایک مرتبہ، جبکہ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ سات مرتبہ اور سورہ اخلاص ایک مرتبہ پڑھی جاوے، اور بعد از سلام دس مرتبہ **کلمہ تمجید**، اور دس مرتبہ **یا غیاث المستغیثین اغثنا** پڑھ کر اللہ رب العزت سے اپنی حاجت طلب کرو۔ ضرور حاجت روائی ہوگی۔ انشاءاللہ العظیم۔

صلوٰۃ صمدیه :

یہ نماز حاجت برآری کے لئے بہت مشہور و معروف ہے اس نماز کی اسناد کے لئے درجِ ذیل کُتب مُلاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ **قوت القلوب للشیخ ابو طالب المکی**ؒ ، **احیاء العلوم للغزالی**ؒ ، **غنیۃ الطالبین للشیخ عبدالقادر الجیلانی**ؒ ، **القول البدیع للسخاویؒ، وظائف اللیالی والایام للمدینی**ؒ ، **الجواھر الخمسه للگوالیاری**ؒ **اور سر الجمیل للشیخ ابوالحسن الشاذلی**ؒ اس نماز کا آغاز شب سوموار سے کرنا ہے اس کا طریقہ کار یہ ہے چار رکعت ایک سلام سے اس طرح پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنی ہے دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد بیس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنی ہے تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تیس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنی ہے چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد چالیس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنی ہے بعد از سلام حالتِ تشہد ہی میں 75 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں پھر 75 مرتبہ یہ دعا پڑھیں **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** ۔ پھر 75 مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ☆اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنۡ تَوَالَدَ وَارۡحَمۡھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیۡ صَغِیۡرًا وَّ اغۡفِرۡ اَللّٰھُمَّ لِجَمِیۡعِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ الۡاَحۡیَآءِ مِنۡھُمۡ وَالۡاَمۡوَاتِ اِنَّکَ مُجِیۡبُ الدَّعۡوَاتِ بِرَحۡمَتِکَ یَااَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ** o پڑھیں پھر 75 مرتبہ آنحضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر ہدیہ درود و سلام بھیجیں۔

صلوۃ الحاجۃ مجربہ (بمطابق حدیث نبوی ﷺ) :

حضور پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر الجیلانی البغدادیؒ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ابو ہاشم ایلیؒ نے حضرت انس بن مالکؓ نے روایت کی ہے۔ کہ اُنہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا۔ کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ! ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو وہ کامل وضو کر کے دو رکعتیں (اس طرح سے) پڑھے۔ کہ! پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور آیت **الکرسی** پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **اٰمن الرسول** ۔۔۔۔۔۔۔ آخر تک (سورہ بقرہ کی آخری آیات) پڑھے۔ پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور یہ دعا مانگے۔ (تو) اِس کی حاجت پوری ہوگی۔ انشاءاللہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ☆اَللّٰھُمَّ یا مو نس کل وحید ویا صا حب کل فر ید ویا قریبا غیر بعید ویا شاھدا غیر غا ئب ویا غا لب غیر مغلوب۔ اسئلك با سمك بسم اللہ الر حمٰن الر حیم ۔ الحی القیوم الذی لا تأ خذہ سنة ولا نوم ۔ و اسئلك با سمك بسم اللہ الر حمٰن الر حیم ۔ الحی القیوم الذی عنت له الو جوہ و خشعت له الاصوات و و جلت منه القلوب ۔ ان تصلی علٰی سیدنا محمد و علٰی آل محمد وان تجعل لی من امری فرجا و مخرجا و تقضی حا جتی۔

صلوٰۃِ کن فیکون در سلسلہ چشتیہ :

صلوٰۃِ کن فیکون درحقیقت سلسلہ چشتیہ، مشائخ چشتیہ میں مشہور و معروف ہے۔ اس نماز کے بارے میں مشائخ چشتیہ فرماتے ہیں کہ جس کسی کو سخت حاجت پیش آوے تو اس کو چاہیئے کہ شب چہارشنبہ، شب پنجشنبہ اور شب جمعۃ المبارک تین راتوں میں بحضورِ قلب اس طرح سے پڑھے کہ اول رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور سو مرتبہ سورہ اخلاص اور دوسری رکعت میں ایک سو مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ پھر بعد از سلام سو مرتبہ یہ کہے۔ اے آسان کنندہ دُشوار یہا، وا اَے روشن کنندہ تاریکے ہا۔ پھر سو مرتبہ استغفار پڑھ کر سو مرتبہ درود پڑھے اور نہایت عاجزی و انکساری سے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے۔ شب جمعۃ المبارک یعنی تیسری رات کو اس نماز و عمل کے بعد اپنی ٹوپی یا پگڑی اُتار دے پھر اپنی آستین کو گردن میں ڈال کر روئے اور اللہ جل شانہ سے کم از کم پچاس مرتبہ اپنے مطلب کی دُعا کرے انشاءاللہ العظیم دُعا اُس شخص کی اُسی وقت مُستجاب ہوگی۔

دعا قضائے حاجت (دعائے امام مقاتلؒ) :

جناب حضرت ابوالعباس احمد بن علی البونی القرشیؒ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب شمس المعارف و لطائف العوارف فرماتے ہیں۔کہ! حضرت ابو ہذیلؓ سے روایت ہے۔کہ! حضرت عیسیٰ روح اللہؑ جب (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔تو دو رکعت نماز پڑھ کر سجدہ میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔(وہ یہ اسمآئے الٰہیہ پڑھا کرتے تھے)

یا قدیم یا دائم یا احد یا واحد یا صمد۔

حضرت امام مقاتل بن سلیمانؒ فرماتے ہیں۔کہ! مَیں اِن اسماءٔ کو چالیس برس تک تلاش کرتا رہا۔یہاں تک کہ مَیں نے ایک صاحب علم شخص کے پاس اِنہیں پایا۔آگے چل کر امام بونیؒ مزید فرماتے ہیں۔کہ!

جو شخص صبح کی نماز کے بعد بغیر کسی سے بات چیت کئے اِس دعا (آنے والی دعا) کو سو مرتبہ پڑھ کر جو حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگے گا۔ضرور پوری ہوگی۔انشاء اللہ۔بالخصوص جب کسی ظالم کے خلاف بددعا کرے۔تو فوراً وہ ظالم گرفتار مصائب و مشکلات ہووے۔بہرحال دعا یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ☆ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔یا قدیم یا دائم یا قائم یا فرد یا وتر یا احد یا صمد یا واحد یا حی یا قیوم یا کریم یا رحیم یا سند من لا سند له یا من الیه المستند یا من لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد یا ذوالجلال والاکرام۔

جناب حضرت بونیؒ اپنی اِسی یگانہ روزگار کتاب شمس المعارف کے باب دوئم میں فرماتے ہیں۔کہ! حضرت امام مقاتلؒ ہی سے ایک مجرب دعا منقول ہے۔جس سے حضرت عیسیٰؑ مُردے زندہ کیا کرتے تھے۔جب تو اِس دعا کو پڑھنا چاہے۔تو صبح کی نماز کے بعد (بعد فرض نماز کے بغیر کسی سے بات چیت کئے بحالتِ تشہد) اُسی جگہ بیٹھ کر ایک سو مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ☆ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔اللھم انی اسئلك یا قدیم یا دائم یا قائم یا فرد یا احد یا وتر یا واحد یا صمد یا حی یا قیوم یا ذوالجلال والاکرام فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو۔ علیه توکلت وھو رب العرش العظیم۔ پھر جو دعا مانگے۔قبول ہوگی۔انشاء اللہ۔

صاحب جواہر خمسہ جناب حضرت سیدی شاہ محمد غوث گوالیاریؒ فرماتے ہیں۔کہ حضرت امام مقاتل بن سلیمانؒ نے فرمایا۔کہ! جس کسی کو بحضرت قادر ذوالجلال سے کوئی دینی یا دنیوی (جائز و متشرع) حاجت پیش ہو۔تو اُس کو چاہیئے۔کہ! شب جمعہ کو (کامل یقین کے ساتھ) یہ دعا (دعائے امام مقاتلؒ) فقط سو (100) مرتبہ پڑھے۔اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت چاہے۔دعا یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ☆ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یا حی یا قیوم یا قدیم یا دائم یا فرد یا وتر یا احد یا مالك الملك یا ذوالجلال والاکرام برحمتك استغیث۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد وعلیٰ اٰله وصحبه وبارك وسلم۔

ظاہر تیری رحمت نہفتہ ہو جائے — بیدار ہمارا بخت خفتہ ہو جائے
کملایا ہوا ہے دل ہمارا یا رب — بھیج ایسی ہوا کہ وہ شگفتہ ہو جائے

اِسی کتاب جواہر خمسہ جناب حضرت سیدی شاہ محمد غوث گوالیاریؒ فرماتے ہیں۔کہ! رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے۔کہ جو کوئی روزانہ صبح کی نماز کے بعد سو (100) مرتبہ نہایت ذوق وشوق (اور کامل ایمان و یقین) کے ساتھ اِس دعا (آنے والی دعائے امام مقاتلؒ) کو پڑھے گا۔تو ایک ہی ہفتے میں اپنی قلبی مراد کو ضرور پہنچے گا۔اگر اِس ایک ہفتہ میں اِس (یعنی دعا پڑھنے والے) کی حاجت برآری نہ ہوئی۔تو (دعا پڑھنے والا) اپنی ہی خطا سمجھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ☆ ولا حول ولا قوۃ الا با للہ العلی العظیم۔ یا قدیم یا دائم یا قائم یا حی یا قیوم یا فرد یا وتر یا احد یا یا صمد یا من الیہ المصیر یا من لم یلد ولم یو لد ولم یکن لہ کفوا احد ط

صاحب خزینۃ الاسرار مولانا حق نازلیؒ اورصاحب الفتح المجید المعروف مجربات دیربیؒ اورصاحب شمس المعارف اوردیگر کئی مصنفین ومؤلفین نے اس مبارک عمل سے اپنی اپنی کتب کومزین فرمایا ہے۔ بعدنماز فجر 100 بار اگر کوئی شخص روزانہ یہ دعاپڑھتارہےتو چنددنوں میں ضرور بالضرور اُس کی جائز حاجت پوری ہوجائے گی۔ انشاءاللہ العظیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ۔ یَا قَدِیۡمُ یَا دَآئِمُ یَا قَآئِمُ یَافَرۡدُ یَا وِتۡرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا ذَاالۡجَلَا لِ وَالۡاِکۡرَامِ یَاکَرِیۡمُ یَا رَحِیۡمُ یَا سَنَدُ مَنۡ لَّاسَنَدَ لَہٗ یَا مَنۡ اِلَیۡہِ الۡمُسۡتَنَدُ یَامَنۡ لَّمۡ یَلِدۡ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ بر حمتك یا ارحم الرا حمین○

کسی سے حاجت برآری کرانے کا مجرب عمل :

حضرت امام العلامہ ولی صالح ابوعبداللہ محمد بن یوسف سنوسی الحسنیؒ اپنے مجربات میں ارشادفرماتے ہیں۔ کہ! جوشخص یہ چاہے۔ کہ کسی امیر یارئیس کے ذریعے اُس کی حاجت پوری ہو۔ تو اُس کو لازم ہے۔ کہ!

گھرمیں یامسجد میں ایک ہی نشست میں بغیر کسی سے بات چیت کئے 35 مرتبہ سورہ یٰسین شریف مسلسل پڑھ کر اُس شخص کے پاس جائے۔ اورراستے میں لاتعدادمرتبہ یہ آیت پڑھتا ہوا جائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ☆ ولما دخلوا من حیث امر ھم ابو ھم ط ماکان یغنی عنھم من اللہ من شئی الا حاجۃ فی نفس یعقوب قضٰھا ط

وہ شخص (امیرورئیس) اِس حاجت مند سے تعظیم وتکریم سے پیش آئے گا۔ اوراِس کی حاجت پوری کرے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

حاجت برآری کرانے کا مجرب عمل :

حضرت امام العلامہ ولی صالح ابوعبداللہ محمد بن یوسف سنوسی الحسنیؒ اپنے مجربات میں ارشادفرماتے ہیں۔ کہ! حضرت امام یافعی ابی اسحاقؒ سےاوروہ حضرت ابراہیم بن شیبانؒ سےاوروہ حضرت ابی عبداللہ مغربیؒ سےروایت کرتے ہیں۔ کہ!

مَیں نے جناب رسول اللہ ﷺ کوخواب میں دیکھا۔ اورمیں نے (آنحضرت نبی مکرم ﷺ سے) عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میری اللہ تعالیٰ سے ایک حاجت ہے۔ تو اب میں اُس (حاجت) کے رَوا ہونے میں کس کو وسیلہ گردانوں؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ! "تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرسجدے میں رکھ کر اپنی دونوں انگلیاں کلمہ کی، آسمان کی طرف اُونچی کر کے کہو۔ لَا اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ٭ۖ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۔ (سورہ انبیاء۔ آیت نمبر۔ 87) چالیس مرتبہ۔ اور پھر جو حاجت ہو۔ اُس کا نام لو۔ تو انشاءاللہ قبول ہوگی۔ (اور) جنابِ رسول رحمت اللعالمین ﷺ نے فرمایا۔ جوشخص (حضرت) یونس بن متّیٰؑ (نبی) کی دعا کے ساتھ دعا کرے گا۔ (تو) اللہ تعالیٰ اُس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔ (انشاءاللہ) کیونکہ اِس آیت کے فورًا بعد اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے۔ فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ ۙ وَنَجَّیۡنٰہُ مِنَ الۡغَمِّ ط وَکَذٰلِکَ نُنۡجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ○

قضائے حوائج کا مجرب المجرب عمل:

صاحب مجربات دیربیؒ فرماتے ہیں۔ بعض صالحین سے مروی ہے۔ کہ! جوکوئی (مسلمان) شخص مکمل تسمیہ (بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم) کو 625 مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ تو حق تعالیٰ اس کو جامہ ہیبت وعظمت پہناوے گا۔ وہ لوگوں میں عزیز وعظیم القدر حیثیت کا مالک ہوگا۔ اورکوئی دوسرا اِس بات پر قادر نہ ہوگا۔ کہ! اِس کو بدی یا برائی پہنچائے۔ ایسے شخص کی تمام حاجات باِذن اللہ تعالیٰ ازخزانہ غیب پوری ہوں گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

قضائے حوائج کا مجرب المجرب اعمال : (فضائلِ آیتُ الکرسی)

صاحب مجربات دیربیؒ فرماتے ہیں۔ واضح ہو کہ! آیت الکرسی کے ٹوٹل حروف ایک سوستر (170) ہیں۔اور اِس کے کُل کلمات کی تعداد پچاس (50) ہے۔اور اِس کے فصول سات ہیں۔بعضوں نے کہا ہے۔سترہ ہیں۔

☆ چنانچہ جو کوئی (مسلمان شخص) اِس کو (یعنی آیت الکرسی کو) اول روز (یعنی بوقتِ صبح) پڑھے۔تو وہ شخص پورا دن شر شیطان وایذائے انسان سے مکمل امان میں رہے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

☆ اور جو شخص اول شب سے (یعنی بعد نماز مغرب) آیت الکرسی کو پڑھے گا۔تو وہ بھی پوری رات شر شیطان وایذائے انسان سے مکمل امان میں رہے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

☆ اور جو شخص نصف شب اُٹھ کر بطریقِ احسن وضو کر کے تنہائی میں آوازِ مردم سے دور ہو کر آیت الکرسی کو بعدد حوف (یعنی ایک سوستر مرتبہ) تلاوت کرے گا۔اور حق تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے گا۔تو اُس کی حاجت برآئے گی۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

☆ اور جو شخص آیت الکرسی کو رسولوںؑ ،اصحابِ بدر اور اصحاب طالوت کے شمار (یعنی **313** مرتبہ) کے مطابق تلاوت کر کے اِنہیں کے توسط وتوسل سے دعا مانگے۔اور حق تعالیٰ سے اپنی بابت دَر اُمورِ دِین ودُنیا کسی قسم کی کوئی حاجت طلب کرے گا۔تو اُس کی حاجت (اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم اور اِذن سے) ضرور برآئے گی۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

قضائے حوائج کا مجرب المجرب اعمال : (فضائلِ سورہ یٰسین شریف)

صاحب مجربات دیربیؒ فرماتے ہیں۔ اور بعض خواص سورہ یٰسین شریف سے کفایت جمیع مہمات کے واسطے سے آیا ہے۔ کہ! اگر کوئی شخص (مسلمان صحیح العقیدہ) بعد نمازِ عشاء دو رکعت بنیتِ قضائے حاجت سورہ یٰسین کو اکتالیس (41) مرتبہ اِس طرح سے پڑھے۔کہ! ہر خاتمہ سورہ یٰسین شریف کے عقب پر تین مرتبہ یہ کہے۔ **یا من یقول للشئی کن فیکون۔ افعل بی کذا و کذا (حاجت کا نام) بحق سلٰم** قف **قولا من رب رحیمo**۔چنانچہ مقصد ومطلب اِس سورہ مبارکہ کو اِس ترتیب سے پڑھنے والے کا (باِذن اللہ تعالیٰ) ضرور بالضرور پورا کیا جائے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

سرزمینِ افغانستان کے ایک مشہور ومعروف عامل وعالم فرماتے ہیں۔سورہ یٰسین شریف کو اکتالیس مرتبہ پڑھنے میں کافی وقت لگ جاتا ہے۔سورہ یٰسین کو کم وقت میں اور سرعتِ اجابت کے حوالے سے اُن کا اپنا ایک نہایت ہی مجرب طریقہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ (یاد رہے۔کہ اِس طریقہ کو احقر [**عبدالرؤف**] نے خود بھی آزمایا۔اور چند احباب کو بھی بتایا۔ہم سب نے بہت مجرب پایا)۔

سورہ یٰسین شریف کو فقط دس مرتبہ ایسے پڑھنا ہے۔کہ! پہلی مرتبہ مکمل سورہ یٰسین خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے پڑھیں۔دوسری مرتبہ سورہ یٰسین ایسے پڑھیں۔کہ! جب آیتِ کریمہ (**سلٰم** قف **قولا من رب رحیمo**) پر پہنچے۔تو اِس آیتِ کریمہ کو اٹھارہ مرتبہ تکرار کرے۔پھر سورہ یٰسین مکمل کرے۔دوسری سے نویں مرتبہ اِس طریقے سے پڑھیں۔کہ اِس آیتِ کریمہ کی ہر دفعہ میں سومرتبہ تکرار کرنی ہے۔

(یعنی کہ نومرتبہ سورہ یٰسین شریف پڑھنے میں سورہ یٰسین نومرتبہ ہو جائے گی۔اور آیتِ کریمہ آٹھ سو اٹھارہ مرتبہ ہو جائے گی۔ٹوٹل دس مرتبہ سورہ یٰسین ،کیونکہ پہلی مرتبہ رضائے الٰہی کے لئے بھی پڑھی گئی تھی)

یہ واقعی بہت ہی مجرب طریقہ ہے۔اگر چند ایام میں حاجت پوری نہ ہو۔تو صاحب عمل ہٰذا کو چاہیئے۔کہ! اپنے تئیں ذرا سا غور وفکر کرے۔اُس نے لازماً کہیں کوئی غلطی یا کوتاہی کی ہوگی۔ **وما توفیقی الا باللہ۔**

قضائے حوائج کے مجرب المجرب اعمال :

حضرت قدرت اللہ شہابؒ اپنی کتاب ''شہاب نامہ'' کے آخری باب ''چھوٹا منہ بڑی بات'' میں رقم طراز ہیں۔کہ!

نمبر 1۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ یٰسین شریف اس طرح پڑھی جائے۔ کہ ہر مبین پر رک کر سورہ فاتحہ معہ تسمیہ سات مرتبہ پڑھی جائے۔ سورہ یٰسین شریف ختم کرنے کے بعد آخر میں بھی گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا جائے۔ اس کے بعد اپنی حاجت برآری کی دعا مانگی جائے۔ یہ تلاوت اس وقت تک ہر روز جاری رکھی جائے۔ جب تک کہ دل میں اپنی حاجت کے بارے میں سکون یا اطمینان پیدا نہیں ہو جاتا۔ یوں بھی کسی خاص حاجت یا ضرورت کے بغیر ہر جمعۃ المبارک کو ایک مرتبہ ایسا کرنا باعثِ برکت ہے۔ اور زندگی میں سہولت اور تازگی کے عناصر بڑھاتا ہے۔

نمبر 2۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر تعوذ اور تسمیہ کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنا شروع کرے۔ جب آیت کریمہ ''ایاک نعبد وایاک نستعین'' پر پہنچے۔ تو رک جائے۔ اور اس آیت کو ''ننانوے اسمائے الٰہیہ'' کے ساتھ اس طرح دہرائے۔

ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یا اللہ یا رحمٰن۔
ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یا اللہ یا رحیم۔
ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یا اللہ یا مالک۔
ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یا اللہ یا قدوس۔
ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یا اللہ یا سلام۔

اسی طرح سے ننانوے اسمائے ربانیہ پورے کرے۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ کا باقی حصہ پورا کرے۔ یہ گردان اس طور پر کرے۔ کہ جب ''ایاک نعبد'' کہے۔ تو انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ سجدہ میں چلا جائے۔ اور جب ''وایاک نستعین'' کہے۔ تو اُٹھ کر فقیروں کی طرح دامن پھیلا کر دل کی گہرائیوں سے ایسی لجاجت کے ساتھ یہ الفاظ ادا کرے۔ کہ! اپنے آپ پر رقت طاری ہو جائے۔ سورہ فاتحہ کی آیت کا یہ حصہ اور ''یا اللہ یا رحمٰن'' یا دوسرے اسمائے الٰہیہ ادا کرتے وقت ایسا انداز اختیار کرے۔ جو خود اپنی نظر میں بھی منکسرانہ اور فقیرانہ ہو۔

ایک اور آسان طریقہ یہ بھی ہے۔ کہ! گھٹنوں کے بل نیم ایستادہ ہو کر کبھی اپنا دامن پھیلائے۔ اور کبھی اپنی ٹوپی کشکول کی طرح ہاتھوں میں لے کر قادرِ مطلق کے حضور میں (نہایت اَدب واحترام سے) بڑھائے۔ اس آیت کے ساتھ اگر سجدہ اور پھر منگتوں کا سا انداز خلوصِ دل سے اختیار کیا جائے۔ تو رفتہ رفتہ رقت خود بخود طاری ہونے لگتی ہے۔ اور قرب کا احساس بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی خاص مہم یا ہنگامی حاجت پیشِ نظر ہو۔ تو موقع محل کے لحاظ سے اسماء الحسنٰی میں سے اللہ تعالیٰ کا (اپنی حاجت کے مطابق) کوئی نام منتخب کر لے۔ اور مذکورہ طریقہ سے اسے بار بار دہرانے میں اس طرح محو ہو جائے۔ کہ اس کا اپنا وجود بھی فنا ہو جائے۔ اور اس کے دل ودماغ میں اللہ تعالیٰ کی اس خاص صفت کے علاوہ کسی چیز کا گزر نہ ہو۔ مثال کے طور پر!

وسعتِ رزق کی خاطر:

ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یا اللہ یا رزاق۔

بیماری کے دفیعہ کے لئے:

ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یا اللہ یا شافی یا سلام۔

حاجت برآری کے لئے:

ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یا اللہ یا حی یا قیوم یا ذوالجلالِ والاکرام۔

حصول مال ودولت کی خاطر:

ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یا غنی یا مغنی یا منعم۔

اسی طرح باقی ضروریات کے لئے۔ اسے بے شمار مرتبہ دہرائے۔ بعد ازاں سورہ فاتحہ شریف کا بقایا حصہ ختم کرے۔

پھر حضرت قدرت اللہ شہابؒ فرماتے ہیں۔ کہ! مَیں چند ایک ایسے افراد سے واقف ہوں۔ کہ جنہوں نے کسی ہنگامی ضرورت کے تحت اسی آیت کا وِرد ایسے اضطرابانہ، اضطرارانہ اور گدایانہ انداز سے کیا۔ کہ! ایک ہی نشست میں اُن کا مطلب پورا ہوگیا۔ (ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ) یہ حقیقت ہے۔ کہ! اگر کوئی شخص دنیا و مافیہا سے غافل ہوکر صدقِ قلب سے اسی ورد کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ ہوجائے۔ تو وہ اُسے اُسی وقت ختم کرتا ہے۔ جب اسے یقینی ہوجائے۔ کہ اس کی دعا قبول ہوگئی ہے۔ تو اس کے دل پر اس بات کا سکون نازل ہوجاتا ہے۔ (اور اگر قبول نہ بھی ہو تب بھی وہ بندہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ) اس کا قبول نہ ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے عین مطابق ہے۔

اگر کوئی خاص حاجت نہ ہو تب بھی اس آیت کا پورے اسماءِ الٰہی کے ساتھ ہر روز ورنہ کم ازکم ہفتہ میں ایک مرتبہ کرتے رہنا کئی لحاظ سے باعثِ برکت ہے۔ خاص طور پر ایسا شخص دوسروں سے خائف نہیں رہتا۔ اور نہ ہی اپنی ضروریات پوری کرانے کے لئے دوسروں کے سامنے دستِ سوال دراز کرتا ہے۔ (یاد رہے۔ کہ) انسانی کردار کے یہ دونوں خصائل بڑی عظیم نعمت ہیں۔ (اس کے علاوہ بھی جناب حضرت قدرت اللہ شہابؒ کے مزید کئی اور سہل طریقے ہیں۔ کہ جن سے حاجت برآری ہوجاتی ہے۔)

عجیب وغریب و پرتاثیر دُعائے عظیمہ :

شیخ محمد سنوسی الحسنیؒ کے مجربات میں ہے۔ کہ فوائد مجربہ میں سے ہے۔ کہ! آنحضور ﷺ سے مروی ہے۔ کہ جو بندہ اِن کلمات کو پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کے رنج وغم اور مصائب کو دور فرمائے گا۔ اور حصول مقصود سے اُس کی آنکھیں ٹھنڈی کرے گا۔ اور ہمیشہ اُس کو خوشی وخرمی کے ساتھ رکھے گا۔ اور عمر اُس کی زیادہ کرے گا۔ اور اُس کے رزق میں برکت عطا فرمائے گا۔ اور ایسی جگہ سے اُس کو رزق عطا فرمائے گا۔ جہاں سے اُسے گمان بھی نہ ہوگا۔ وہ دُعا یہ ہے۔ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اللھم انی اسئلك خوف العا لمین بك و علم الخآئفین منك و یقین المتو کلین علیك و رجآء الراغبین فیك و زھد الطا لبین الیك ورع المحبین لك و تقوی المشتا قین الیك۔**

یہ دعا نہایت صحیح و مجرب ہے۔ اور اِس میں کچھ بھی شک نہیں ہے۔ اور شک ہو بھی کیسے؟ کہ صادقِ اعظم سید الجن والنس و المرسلین ﷺ نے فرمایا ہے۔ جو کہ وحی سے کلام فرماتے ہیں۔ خواہش (نفس) سے نہیں بولتے۔ اللہ تعالیٰ اُن ﷺ پر اور اُن ﷺ کی آلؑ پر درود وسلام نازل فرمائے۔ آمین۔ جن کے ساتھ ہمیں اور ہمارے دوستوں کو دین ودنیا میں امان حاصل ہے۔ بے شک، اللہ تعالیٰ ہی نیکی کی توفیق عطا فرمانے والا اور صراطِ مستقیم کی ہدایت کرنے والا ہے۔

عجیب عملِ استجابت :

صاحب **منبع اصول الحکمۃ** اپنی کتاب عظیمہ **شمس المعارف** کے اولین ابواب میں فرماتے ہیں کہ! اِن بیس اسمائے مبارکہ کے منافع یقینی ہیں۔ جو شخص اِن اسماء کے طریقِ استعمال سے واقف ہونا چاہے یا اِن اسماء کی تاثیر ملاحظہ کرنا چاہے یا کسی دینی و دنیاوی امر کا ارادہ کرے تو اُسے چاہیئے کہ وہ شخص طہارت کاملہ کے ساتھ نصف شب کو دو رکعت حضورِ قلب، عجز و حُسنِ نیت والتجاء کے ساتھ ادا کرے۔ پھر اِن اسمائے طیبات کو ایک ہزار چھ سو تہتر (1673) مرتبہ حضورِ قلب کے ساتھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو وہ دعا قبول ہو گی۔ اسمائے طیبات یہ ہیں۔ **یا اللہ ۔ یا سمیع ۔ یا علیم یا سریع ۔ یا واسع ۔ یا عدل ۔ یا علی ۔ یا عظیم ۔ یا متعال ۔ یا عزیز ۔ یا عفو ۔ یا فعال لما یرید ۔ یا رفیع ۔ یا معبود ۔ یا مانع ۔ یا نافع ۔ یا بدیع ۔ یا رفیع ۔ یا معید ۔ یا معز ۔ یا جامع ۔ یا مانع ۔ یا معین ۔ یا جامع** ۔ خصوصًا کسی علم کے حاصل کرنے یا حصولِ کشف کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ تو ایسے شخص پر علوم کے راستے اور عجائبات کا انکشاف ہوگا۔ انشاء اللہ۔ جو شخص اِن اسماء کی تحقیق کرے گا وہ عجیب اسرار کا مشاہدہ کرے گا۔ اور ایسے شخص پر عالم علوی وسفلی کے عجائب وغرائب کا انکشاف ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا بفضلِ الٰہی اُسے عنایت ہوگی۔ (حضرت امام بونیؒ کی کتاب ''**اللؤلؤ والمرجان**'' میں حاجت برآری کے سلسلے میں یہ نماز تعلیم فرمائی ہے۔ کہ! طہارتِ ظاہری و باطنی

کے ساتھ کسی خلوت کے مقام میں دو رکعت نماز رات کے آخری حصے (یعنی بوقتِ تہجد) پڑھ کر یہ اسمائے الٰہیہ پڑھے جائیں۔ **یا اللہ ۔ یا عظیم ۔ یا باعث ۔ یا فعال ۔ یا علیم ۔ یا عدل ۔ یا نافع ۔ یا بدیع ۔ یا عزیز ۔ یا عفو ۔ یا جامع ۔ یا سمیع ۔ یا رفیع ۔ یا سریع ۔ یا متعال ۔ یا معید ۔ یا معبود ۔ یا معز ۔ یا نافع** ۔ اِس عمل سے حاجات پوری ہوتی ہیں۔ اور یہ اسمائے الٰہیہ (جن کے ہر ہر حرف میں "**ع**" موجود ہے علم کے حصول کے لئے بہت مفید و منتفع قرار دیئے جاتے ہیں)
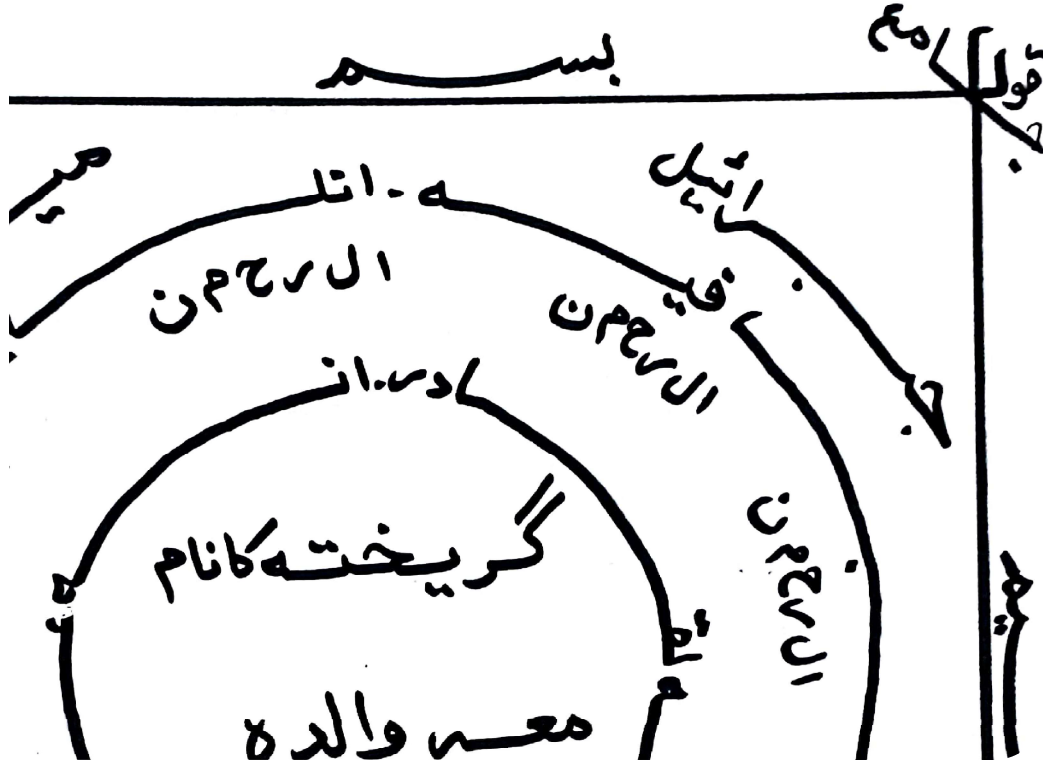
رِسالت مآب ﷺ کے توسل وتوسط سے حاجت روائی :

اِس ضمن میں حضرت شیخ محمد یوسف بن اسماعیل النبہانیؒ اپنی کتب "**شواہد الحق**" اور "**حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین** ﷺ" نے حضرت شیخ الاسلام محمد بن موسیٰ بن نعمان فاسیؒ (متوفی **683**ھ) کی کتاب "**مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام فی الیقظۃ والمنام**" کے حوالے سے چند فوائد کا ذِکر خیر فرمایا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں۔ کہ!

مغفرت کے ضمن میں حاجت روائی :

حافظ ابوسعد سمعانیؒ حضرت علی المرتضٰی سے روایت کرتے ہیں۔ کہ! نبی مکرم ﷺ کو دفن کرنے کے تین دن بعد ایک اعرابی ہمارے پاس آیا۔ اِس نے اپنے آپ کو قبرِ انور حضرت رسالت مآب ﷺ پر گرا دیا۔ پھر آنحضور ﷺ کی تربت اطہر کی خاک مبارک اپنے سر پر ڈال کر عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے جو کچھ فرمایا۔ ہم نے سنا۔ اور اچھی طرح سے ذہن نشین کرلیا۔ آپ ﷺ کی طرف جو کلام مبارک (آیات قرآنیہ) اُترا۔ اِس میں یہ آیتِ کریمہ بھی ہے۔ **ولو انهم اذظلموا انفسهم جآؤك فاستغفرالله واستغفر لهم الرسول لوجدا الله توابا رحيماo** (النساء۔ نمبر 64) ترجمہ: اور اگر یہ لوگ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھیں۔ تو آپ ﷺ کی بارگاہ میں آکر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔ اور رسول اللہ ﷺ بھی اِن کے لئے گناہوں کی معافی کی سفارش کریں۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ اِس کے بعد اُس اعرابی نے کہا۔ حضور ﷺ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اِس لئے حاضر ہوا ہوں۔ کہ آپ ﷺ میرے لئے بخشش کی دعا فرمائیں۔ قبر اطہر سے ندا آئی۔ اے اعرابی! تجھ کو بخش دیا گیا۔

شہادت کے ضمن میں حاجت روائی:

حافظ عبدالعظیم منذری ؒ بیان فرماتے ہیں۔کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے۔کہ! مشہور فقیہہ **ابو علی الحسین عبداللہ بن رواحہ حموی** ؒ (شہادت 585ھ) نے حضور ﷺ کی شانِ اقدس میں مدحیہ قصیدہ لکھا۔اور آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش کر کے یہ صلہ مانگا۔کہ! انہیں راہِ خدا میں شہادت نصیب ہو۔اور وہ راہِ خدا ہی میں شہید ہو گئے۔

قرض کے ضمن میں حاجت روائی :

حرم رسول اللہ ﷺ کے مجاور یوسف بن علی ؒ بیان کرتے ہیں۔کہ! مجھ پر قرض کی رقم بڑھ گئی۔تو مدینہ شریف چھوڑ جانے کا ارادہ کر لیا۔پھر بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو کر ادائے قرض کے لئے استغاثہ کیا۔خواب میں حضورِ انور ﷺ کی زیارت ہوئی۔فرمایا۔یہیں ٹھہرو۔اسی دوران میں اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ مہیا کر دیا۔جس نے قرض چکا دیا۔

آنکھ کی شفائے یابی کے ضمن میں حاجت روائی:

حضرت عبدالرحمان جزولی ؒ بیان فرماتے ہیں۔کہ! ہر سال میری آنکھوں کو بیماری لاحق ہو جاتی تھی۔ایک سال تو مدینہ منورہ میں تکلیف ہوئی۔تو مَیں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر اِس طرح استمداد کی۔ **یا رسول اللہ ﷺ ! انا فی حما یتك فان عینی مریضة** ۔(ترجمہ) یارسول اللہ ﷺ! مَیں آپ ﷺ کی پناہ وحمایت میں ہوں۔میری آنکھ کو تکلیف ہے۔پھر حضرت جزولی ؒ فرماتے ہیں۔کہ! بس استغاثہ کی دیر تھی۔کہ میری آنکھ ٹھیک ہو گئی۔اور پھر حضورِ انور ﷺ کی برکت سے آج تک (دوبارہ یہی آنکھ کی) تکلیف نہیں ہوئی۔

ہر مشکل اَمر میں آنحضرت ﷺ سے استمداد :

حضرت ابو عبداللہ سالم ؒ بیان فرماتے ہیں۔کہ! مَیں نے خواب میں دیکھا۔مَیں بحرِ نیل کے ایک جزیرے میں ہوں۔مَیں نے وہاں ایک مگرمچھ کو دیکھا۔جو مجھے نگل لینا چاہتا تھا۔اُسے (مگرمچھ) کو دیکھ کر مَیں خوفزدہ ہو گیا۔پھر اچانک ایک خوبرو شخص وہاں نمودار ہوئے۔مجھے یقین ہو گیا۔کہ وہ نبی مکرم ﷺ ہی تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا۔ **اذا کنت فی شدة فقل انا مُستَجِیرُ بِكَ یَا رَسُولُ اللہ۔ صلی اللہ علیہ والہ وبارك وسلم** ۔جب تو کسی مشکل میں پڑ جائے۔تو یہ کہا کر۔یا رسول اللہ ﷺ! مَیں آپ ﷺ کی پناہ چاہتا ہوں۔

میرا ایک بھائی نبی آخر الزمان ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کے لئے سفر پر روانہ ہوا۔وہ نابینا تھا۔مَیں نے اِس سے (اپنا مذکورہ بالا) خواب بیان کیا۔اور اِس نابینا کو کہا۔جب بھی مشکل پڑے۔یہی کہو۔ **انا مُستَجِیرُ بِكَ یَا رَسُولُ اللہ۔ صلی اللہ علیہ والہ وبارك وسلم** ۔دورانِ سفر جب وہ رابغ کے مقام پر پہنچا۔وہاں پانی کی قلت تھی۔اِس کا خادم پانی کی جستجو کے لئے نکلا۔وہ بیان کرتا ہے۔مجھے شدید پیاس لگی تھی۔اور میرے ہاتھ میں خالی مشکیزہ تھا۔اِس وقت مجھے نبی اکرم ﷺ کا فرمانِ عالی شان یاد آ گیا۔میں نے کہا۔ **انا مُستَجِیرُ بِكَ یَا رَسُولُ اللہ۔ صلی اللہ علیہ والہ وبارك وسلم** ۔اِسی اثناء میں مَیں نے ایک شخص کی آواز سنی۔وہ مجھ سے کہہ رہا تھا۔اپنا مشکیزہ قریب کرو۔مَیں نے اپنے مشکیزے میں پانی کے گرنے کی آواز سنی۔حتیٰ کہ وہ مشکیزہ پانی سے لبریز ہو گیا۔مَیں نے جانتا تھا۔کہ! وہ شخص کہاں سے آیا تھا۔

مشکل اَمر میں آنحضرت ﷺ سے استمداد : (علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی ؒ کا اپنا ذاتی واقعہ)

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی ؒ بیان فرماتے ہیں۔کہ! 1317ھ کو میں ایک شدید مشکل میں پھنس گیا۔مجھے اِس مصیبت کی خبر جمعرات کو ملی۔مَیں اِس وقت بیروت میں تھا۔جب جمعہ کی رات (شب جمعہ) کا ایک تہائی حصہ گذر گیا۔تو مَیں

روبقبلہ ہوگیا۔ تو میں نے ایک ہزار مرتبہ **استغفر الله العظیم** ۔ پڑھا۔ پھر میں نے یہ درودِ پاک **350** مرتبہ پڑھا۔

اللهم صل وسلم علٰی سیدنا محمد قد ضا قت حیلتی ادرکنی یا رسول الله ۔

بعدازاں میں سو گیا۔ پھر رات کے آخری حصے میں بیدار ہو کر وضو کیا۔ اور ایک ہزار مرتبہ درودِ پاک کے اِسی صیغے کا وِرد کیا۔ اگلے ہی روز اس عظیم فتنے (یعنی وہ مصیبت، جو میرے اوپر گزری تھی) کے ٹلنے کی واضح خبر آ گئی۔

علامہ یوسف نبہانیؒ فرماتے ہیں۔ میں نے درودِ پاک کے اِس صیغے کو آزمایا۔ تو بسیار مجرب پایا۔ اس کی سچائی بالکل صبح کے اُجالے کی مانند نمودار ہوئی۔ بہت سے بزرگ اِس صیغہ درود کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ! اِس درودِ پاک کو روزانہ **300** یا **350** مرتبہ پڑھنا اور مصیبت کے ازالے کے وقت **1000** مرتبہ پڑھنا تریاق مجرب ہے۔

اِس ضمن میں احقر العباد محمد عبدالرؤف مصنف کتاب گلشن اسرار محبوب قارئین وشائقین کی خدمت اقدس میں نہایت ادب واحترام سے عرض گزار ہے۔ کہ ہمارے عظیم سلسلہ کا ورد زبان بھی یہی درودِ پاک ہے۔

قضائے حوائج اور استخارہ کا عجیب وغریب اور مجرب عمل:

حضرت شیخ ولی کامل عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنی مشہور ومعروف کتاب ''لطائف المنن'' میں فرماتے ہیں۔ کہ! اللہ تعالیٰ کا ایک انعام مجھ پر یہ بھی ہے۔ کہ میں ہر روز قوم کی ذکر کردہ اصطلاح کے مطابق استخارہ کی نماز اس قصد سے ادا کیا کرتا ہوں۔ تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اِس دن یا اِس رات، اِس جمعۃ المبارک یا اِس ماہ یا پھر اِس سال میں میری تمام حرکات وسکنات اچھی اور قابل تحسین کر دے۔ کیونکہ اُسی طریقہ پر شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ، شیخ ابوالعباس المرسیؒ اور ایک نیک صالح جماعت تھی۔

اِس نماز کی صورت، جس طرح کہ! شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب ''الفتوحاتِ مکیہ'' کے آخر میں اپنی وصیتوں میں بیان کی۔ یہ ہے۔ کہ! اے برادر نیک! نیزہ بھر آفتاب بلند ہونے کے وقت (یعنی بوقتِ نمازِ اشراق) یا بعد نمازِ مغرب، یا ہر جمعۃ المبارک یا ہر ماہ یا پھر ہر برس میں دو رکعت نمازِ استخارہ اِس طرح سے ادا کیا کر۔ کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت طیبہ **وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَايَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَاكَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ** (سورۃ قصص نمبر 68) اور پھر سورہ کافرون پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں آیت طیبہ **وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُه' اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه' فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا** o (سورہ احزاب۔ آیت نمبر 36) اور پھر سورہ اخلاص پڑھے۔ بعد سلام دُعائے استخارہ (صحیح بخاری والی دعائے استخارہ) مانگے۔ جو کہ یہ ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم o اللهم انی استخیرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسئلك من فضلك العظیم فا نك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب ۔ اللهم ان کنت تعلم ان هذا الامر (یہاں پر حاجت کا تصور کرنا ہے) **خیر لی فی دینی و معا شی و عاقبة امری او عا جل امری وا' جله فا قدره لی و یسره لی ثم بارك لی فیه وان کنت تعلم ان هذا الامر** (یہاں پر حاجت کا تصور کرنا ہے) **شر لی فی دینی و معاشی وعا قبة امری اوعاجل امری وا' جله فا صر فه عنی واصرفنی عنه واقدرلی الخیر حیث کان ثم ار ضنی به ۔**

یاد رہے۔ کہ استخارہ کی دُعا میں جہاں بندے کو حکم ہے۔ کہ وہاں پر اپنی حاجت معین کرے۔ حاجت کی جگہ یہ کہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم o اللهم ان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرك فیه واسکن فیه فی حقی و حق اهلی وولدی واِ خوانی وجمیع من شاء الله فی ساعتی هذه الٰی مثلها من الیوم الاٰ خر او لیلة الاُ خری خیرلی فی دینی و معاشی وعاقبة امری وعا جله وا' جله فا قدره لی و یسره لی وان

کنت تعلم ان جمیع اتحرک فیه او اسکن فی حق و حقی غیری من اھلی وولدی وسائر من شاء اللہ فی ساعتی ھذہ الیٰ مثلھا من الیوم الاٰ خر او لیلۃ الا خری شر لی فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری وعا جلہ واٰ جلہ فا صر فہ عنی واصر فنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ا ر ضنی بہ۔

عبدالوہاب الشعرانیؒ فرماتے ہیں۔کہ! اِس ضمن میں مشائخ طرق فرماتے ہیں۔کہ جو ہر روز وشب ایسا کرے گا (یعنی یہی نمازِ استخارہ پڑھے گا) وہ کبھی بھی کسی اَمر میں حرکت (غلط فیصلہ) نہیں کرتا۔اور نہ ہی (غلط فیصلے میں) سکون کرتا ہے۔اور نہ ہی دوسرا کوئی اس (اِس نمازِ استخارہ کرنے والے) کے حق میں ایسی کوئی (غلط) حرکت کرتا ہے۔مگر یہ کہ کسی کی وہ حرکت اِس (استخارہ کرنے والے) کے لئے خیر ہوگی۔اربابِ متصوفین فرماتے ہیں۔کہ ہم نے اِس (نمازِ استخارہ) کا تجربہ کیا۔اور اِس میں ہر خیر دیکھی ہے۔کیونکہ اِس (نمازِ استخارہ) میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ ادب اور اسی کی طرف سپرداری ہے۔ نیز علمائے تصوف فرماتے ہیں۔کہ! جب کوئی شخص اس نمازِ استخارہ سے فارغ ہو جائے گا۔تو چاہیئے۔کہ شرح صدر کے ساتھ اِسی میں ہی شروع ہو جائے۔جس فعل کے کرنے یا ترک کرنے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا ہے۔پس بے شک اِس (مقصدِ استخارہ) میں اگر اِس (نمازِ استخارہ پڑھنے والے) کے لئے خیر ہوگی۔تو لازمًا اللہ تبارک وتعالیٰ اِس شخص پر اِس کے مقصد کے اسباب نہایت آسان وسہل کر دے گا۔ یہاں تک کہ مقصد حاصل ہو جائے۔انشاء اللہ۔اور اِس کی عاقبت بھی موزوں ومناسب ہوگی۔اور اگر اِس مقصد وفعل میں شر ہوگا۔تو اُس سے اِس کا سینہ تنگ ہو جائے گا۔اور اِس پر اِسے اپنے مقصد کے اسباب کا حاصل کرنا دشوار ہوگا۔انشائاللہ۔صاحب نمازِ استخارہ اِس وقت جان لے۔کہ اللہ تعالیٰ نے اِس کے لئے اِس فعل وقصد کا ترک کرنا ہی پسند فرمایا ہے۔پس اِسے (اپنے مقصد کو) نہ پانے کا ملال محسوس نہ ہوگا۔انشاء اللہ۔بلکہ اِس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرے۔کیونکہ یقینًا اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے تمام بندوں کی مصلحتوں کو خود اِس بندے سے زیادہ احسن جانتا ہے۔

پس اے بھائی! (میری بات) اِس پر عمل کرو۔اگرچہ ہفتے میں، یا مہینے میں، سال میں یا دو سال میں یا پھر اِس سے بھی زیادہ عرصے میں۔اور آپ دُعا میں یہ کہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ اللھم ان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرک فیہ واسکن فیہ فی حقی و حق اھلی وولدی واِ خوانی وجمیع من شاء اللہ فی ساعتی ھذہ الیٰ مثلھا من الیوم الاٰ خر او لیلۃ الاُ خری فی الا سبوع الاٰ خر او من الشھر الاٰ خر او من السنۃ الا خری (وھکذا) خیرلی فی دینی و معاشی وعاقبۃ امری وعا جلہ واٰ جلہ فا قدرہ لی و یسرہ لی ۔ اللھم ان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرک فیہ واسکن فیہ فی حقی و حق اھلی وولدی واِ خوانی وجمیع من شاء اللہ فی ساعتی ھذہ الیٰ مثلھا من الیوم الاٰ خر او لیلۃ الاُ خری فی الا سبوع الاٰ خر او من الشھر الاٰ خر او من السنۃ الا خری (وھکذا) شرلی فی دینی و معاشی وعاقبۃ امری وعا جلہ واٰ جلہ فا قدرہ لی و یسرہ لی ۔ والحمد للہ رب العٰلمین ۔

استخارہ کے سلسلے میں چند جلیل القدر اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین سے منقول ومنسوب اعمال یہاں پر قارئین کتاب ہٰذا کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔تاکہ لوگ اپنی حاجات اور مشکلات میں اِن سے کما حقہ مستفید و منتفع ہوسکیں۔ویسے اِسی ضمن میں اِسی کتاب ہی کے حصہ دوئم میں ایک مکمل باب دیا گیا ہے۔

استخارہ مجربہ :

بعض صالحین سے مروی ہے۔کہ دو رکعت نماز قربۃ الی اللہ اور بنیت استخارہ) اس طرح سے پڑھیں۔کہ اول رکعت میں سورۃ فاتحہ کے یہ آیت شریفہ **وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَمَّا**

يُشْرِكُوْنَ(سورۃ قصص نمبر 68) اس آیت کے بعد سورۃ کافرون پڑھیں۔ پھر دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد یہ آیت شریفہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا o (سورہ احزاب۔ آیت نمبر 36) اس آیت کے بعد سورۃ اخلاص پڑھیں۔ سلام بنا کسی سے بات چیت کئے۔ اول گیارہ بار درود پاک پڑھیں۔ پھر لیٹے لیٹے یہ دعائے عظیمیہ پڑھتے سو جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پہلی یا تیسری رات تک لازمی معلوم ہو جائے گا۔ یہ دعائے عظیمیہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ يَا حَبِيْبَ كُلِّ حَبِيْبٍ يَا اَنِيْسَ كُلِّ اَنِيْسٍ يَا مُغِيْثٍ يَا كَافِيُ يَا مُكْفِيُ يَامَنْ هُوَلِجَمِيْعَ خَلْقِهٖ مَعَافِيُ اِكْشِفْ لِيُ عَمَّا هُوَ فِيُ نَفْسِيُ خَافِيُ تَعْلَمُ مَافِيُ نَفْسِيُ وَلَا اَعْلَمُ مَافِيُ نَفْسِكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبُ بِحَقِّ لَوْحٍ وَالْقَلَمِ وَالْعَرْشِ وَالْكُرْسِيُ الْمُعَظَّمَ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ اَنْ هٰذَا الْاَمْرُ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِيُ وَيَسِّرْلِيُ وَاَرِنِيُ فِيُ مَنَامِيُ هٰذَا بَيَا ضًااَوْ مَاءً جَارِيًا وَاِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرُ (اس لفظ یعنی **الامر** پر صاحب استخارہ اپنے مطلب و مقصد کا تصور کرے) **شَرٌّ لِيَّ فِيُ دِيْنِيُ وَ دُنْيَاوِيُ وَمَعَاشِيُ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيُ وَعَاجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيُ وَاصْرِفْنِيُ عَنْهُ وَ اَقْدِرْ لِيُ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ وَاَرْضِنِيُ بِهٖ وَاَرِنِيُ فِيُ مَنَامِيُ هٰذِهٖ سَوَادًااَوْدُخَانًا ۔ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌo وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدُنَا محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔**

رات کو سونے سے پہلے جب تمام کاموں سے فارغ ہو جائیں۔ تو یہ نماز اور دعا پڑھیں۔ اور بناء کسی سے بات کرے سو جائیں۔ (اس استخارہ سے عموماً یہ بھی مشاہدے میں آیا ہے۔ کہ ایک بزرگ سفید ریش یا کوئی موکل عالم رویاء میں مطلوبہ امر کے متعلق خبر دے جاتا ہے)

استخبارہ غوثیہ مُجربہ :

فقیر غلام الرسول میمن اشاداً اپنے ایک **مکتوب** میں فرماتے ہیں۔ کہ جس وقت میری عمر 22 برس تھی۔ تب سے یہ عمل استخبارہ میرا معمول رہا ہے۔ اس عمل کی لذت کرنے کے بعد ہی محسوس ہوتی ہے۔ اسی عمل استخبارہ کو حضرت سید مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کی اولاد نے بھی تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ لکھا ہے۔ وھو ھذا۔

پینے پینے کو تو پی لوں گا مگر شرط ذرا سی ہے　　　اجمیر کا ساقی ہو بغداد کا میخانہ

جب بھی کسی امر کا معلوم کرنا مقصود ہو۔ تو بعد نماز عشاء تجدید وضو کریں۔ پھر 100 سو بار درود پاک پڑھیں۔ بعدہٗ دو رکعت نماز بنیت (معلومات امر مخفی) اس طرح پڑھیں۔ کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد 20 بیس مرتبہ سورۃ اخلاص اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے 21۔ اکیس بار سورۃ اخلاص پڑھیں۔ سلام پھیرنے کے بعد شمال مغرب کی طرف 11 قدم اٹھائیں۔

پہلے قدم پر یہ کہیں	يَا سَيِّدُ مُحَيِّى الدِّيْنِ اَمْرُاللّٰهِ
دوسرے قدم پر یہ کہیں	يَا شَيْخُ مُحَيِّى الدِّيْنِ فَضْلُ اللّٰهِ
تیسرے قدم پر یہ کہیں	يَا اَوْلِيَآءُ مُحَيِّى الدِّيْنِ اَمَانُ اللّٰه
چوتھے قدم پر یہ کہیں	يَامِسْكِيْنُ مُحَيِّى الدِّيْنِ نُوْرُاللّٰهِ
پانچویں قدم پر یہ کہیں	يَاغَوْثُ مُحَيِّى الدِّيْنِ قُطْبُ اللّٰه
چھٹے قدم پر یہ کہیں	يَا سُلْطَانُ مُحَيِّى الدِّيْنِ سَيْفُ اللّٰهُ
ساتویں قدم پر یہ کہیں	يَا خَوَاجه مُحَيِّى الدِّيْنِ فَرْمَانُ اللّٰهُ

آٹھویں قدم پر یہ کہیں — **یَا مَخْدُوْمُ مُحَیِّی الدِّیْن بُرْھَانُ اللّٰہُ**

نویں قدم پر یہ کہیں — **یَا دَرْوَیْش مُحَیِّی الدِّیْن ایات اللّٰہُ**

دسویں قدم پر یہ کہیں — **یَابَادْشَاہُ مُحَیِّی الدِّیْن غوث اللّٰہُ**

گیارہویں قدم پر یہ کہیں — **یَا فَقِیْر مُحَیِّی الدِّیْن مُشَاھِدَاللّٰہُ**

پھر قبلہ رخ ہوکر 500 پانچ سومرتبہ **اِھْدِ نَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم** پڑھیں ۔مگر یہ یادرہے۔کہ **عَلِّمْنِیْ وَاَخْبِرْنِیْ اور اھدنا الصرا ط ا لمستقیم** پڑھتے وقت مطلب ومقصد دل میں ضرور ہو۔ پھر اچانک آپکا سر دائیں یا بائیں طرف کوئی غیبی شخص گھمادے گا۔اگرچہ کسی کے سَر کو سو (100) زنجیروں ہی سے کیوں نہ باندھا ہوا ہو۔دائیں طرف کا مطلب ہے۔مقصد پورا ہوگا۔اور بائیں طرف سر گھومنے کا مطلب کہ مقصد پورا نہ ہوگا۔پس سر نے تو ہر حال میں گھومنا ہی ہے۔یہ عمل مجربات میں سے ہے۔

حضرت خواجہ احمد دیربیؒ اپنی مشہور ومعروف کتاب ''الفتح المجید'' معروف بہ مجرباتِ دیربی میں فرماتے ہیں۔کہ! یہ استخارہ مجربہ حضرت علی المرتضٰی شیر خداؓ سے مروی ہے۔آپؓ فرماتے ہیں۔کہ! جو شخص ارادہ کرے۔کہ اِس کے خواب ہی میں حق تعالٰی اس کے ارادے کو بعین مشاہدہ کرادے۔تو چاہیئے۔کہ وہ سونے سے بیشتر چھ رکعت نماز ایک ہی سلام سے اِس طرح بجالائے۔کہ پہلی رکعت میں سورہ سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والشّمس (سات مرتبہ) ، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والیل (سات مرتبہ)، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والضحٰی (سات مرتبہ)، چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح (سات مرتبہ)، پانچویں رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والتین (سات مرتبہ)، چھٹی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ القدر (سات مرتبہ) پڑھکر سلام پھیر دے۔پھر اللہ تعالٰی کی حمد وثناء اور نبی مکرم ﷺ پر صلوۃ وسلام بجالائے۔اور بعد ازاں یہ دُعا پڑھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ اللھم یا رب محمد علیہ السلام و رب ابراھیم علیہ السلام ورب موسٰی علیہ السلام و رب عیسٰی علیہ السلام و رب ا سحٰق علیہ السلام و رب یعقوب علیہ السلام الذی قد ستہ نقد یسا۔ اللھم یا رب جبرآ ئیل علیہ السلام و میکا ئیل علیہ السلام و اسرا فیل علیہ السلام و عزرآ ئیل علیہ السلام و منزل التوراتِ و الاِ نجیل وا لزبور والقرآن العظیم ۔آ رنی فی منا می اللیلة ما انت اعلم بہ منی۔ قال نبا نی العلیم الخبیر یا خبیریا خبیر یا خبیر۔

پھر سوتے وقت **یــا خبیر** پڑھتے پڑھتے سوجائے۔چنانچہ صاحب استخارہ اول ہی شب میں، خواہ دوئم شب میں، خواہ سوئم شب میں اپنا مطلب مشاہدہ کرے۔تو بہتر ورنہ ہفتم شب تک نہ پہنچے گا۔کہ صاحب استخارہ کے پاس (بحالتِ رویاء) ایک شخص آئے گا۔یعنی خواب میں۔ جو اِس سے کہے گا۔کہ! یہ امر اِس طرح سے ہے۔یا اِس طور سے ہوگا۔انشاء اللہ تعالٰی۔

مجرب المجرب استخارہ :

استخارہ یہ کہتا ہے اس سے کنارہ کرلوں — دل کہتا ہے مگر استخارہ دوبارہ کرلوں

اس مجرب المجرب اور مستند ترین استخارہ کو میرے مربی ومرشد جناب سید محبوب علی شاہؒ کے علاوہ صاحب **شمس المعارف ولطا ئف العوا رف، صاحب مجر با ت دیربی ، صاحب ا غا ثۃ المظلوم، مجربات سنوسی**ؒ کے علاوہ دیگر عاملین نے اپنی اپنی کتب کو معمور ومزین فرمایا ہے۔درج ذیل تمام مصنفین اس ضمن میں فرماتے ہیں۔کہ!

اگر کسی شخص کو کسی انجام کار کا خوف ہو۔یا یہ اندیشہ ہو۔کہ فلاں مشکل ومصیبت سے کیسے خلاصی حاصل کی جائے۔تو ایسے شخص کو چاہیے۔کہ عشاء کے فرض وسنن کے بعد مگر قبل صلاۃ الوتر استخارہ کی نیت سے گھر یا مسجد میں (کسی گوشے یا ایسی جگہ کہ جہاں پر کوئی دوران پڑھائی مخل نہ ہو) دو رکعت اس طرح سے پڑھے۔کہ **سورہ فا تحہ** کے بعد **11** مرتبہ **آ یت الکرسی** پڑھے۔

بعد سلام حالت تشہد ہی میں ۲۱ بار آیت الکرسی۔ 11 مرتبہ سورہ قدر۔ 11 مرتبہ سورہ الم نشرح۔ 11 مرتبہ سورہ والشمس۔ 11 مرتبہ سورہ واللیل۔ 11 مرتبہ سورہ والتین۔ 11 مرتبہ سورہ تکاثر۔ 11 مرتبہ سورہ اخلاص اور 11 مرتبہ معوذ تین (سورہ فلق وسورہ والناس) پڑھ کر یہ دعائیہ کلمات عظیمہ بھی 11 مرتبہ پڑھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o اَللّٰھُمَّ اِنِّی تَفَاءَلۡتُ بحق ما تلوته من کلامك الۡقَدِیۡمِ☆ الذی انزلنه علی نبیك ورسولك الکریم ﷺ☆ فَاَرِنِیۡ مَا ھُوَ الۡمَکۡنُوۡنَ وَالۡمُخۡبَآءُ ۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیۡ فل المنامی فِیۡ لَیۡلَتِیۡ ھٰذِهٖ مِمَّا سَئَالۡتُ وَمَا لَمۡ اَسۡئَلۡ وَ بَین لِیۡ الۡخُرُوۡجِ مِنۡ ھٰذَا الۡاَمۡرِ (اس لفظ یعنی **الامر** پر صاحب استخارہ اپنے مطلب ومقصد کا تصور کرے) **بقدرتك یا علی یا عظیم☆واجعل لی من امری ھذا فرجا و مخرجا یا علیم یا حکیم☆ و بین لی فی نومی ھذا ما یدلنی علی اجابة دعوتی ۔اَلَّذِیۡ اُخَافُه‘ وَاحۡذُرُوۡهُ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنۡ کَانَ خَیۡرًا فَاَرِنِیۡ بَیَاضاً اَوۡ خُضۡرَةً وَاِنۡ کَانَ شَرًا ۔فَاَرِنِیۡ سَوَادًا اَوۡ حُمۡرَةً وَ اَرۡسِلۡ لِّیۡ خَادِمًا مِنۡ خُدَّامِ ھٰذِهِ الۡاٰیَةِ الشَّرِیۡفَةِ وَ سُوۡرَةِ الۡمُبَارِکَةِ☆انك علی کل شیء قدیر☆بفضلك و کرمك یا کریم☆**

اس دعا کے بعد نماز وتر اور بقایا نماز مکمل کر کے بنا کسی سے بات چیت کئے اسی عمل کی جگہ پر دائیں کروٹ سو جائیں۔ انشاء اللہ بحکم ایزدی پہلی، تیسری یا حد ساتویں رات تک ذیل میں سے کوئی نہ کوئی ایک بات ضرور بالضرور وقوع پذیر ہوگی۔ انشاء اللہ۔

۱۔ خواب میں سفید یا سبز رنگ ظاہر ہوگا۔ اور دل کو اطمینان حاصل ہوگا۔

۲۔ خواب میں سیاہ یا سرخ رنگ ظاہر ہوگا۔ اور دل کو خوف اور وحشت ہوگی۔

۳۔ خواب میں کوئی انس، جن یا موکل حاضر ہو کر صاحب استخارہ کے مطلب ومقصد سے طالب کو آگاہی فراہم کرے گا۔ سفید وسبز رنگ اگر ظاہر ہو۔ تو اس کا مطلب ہے۔ کہ یہ کام کریں۔ سیاہ وسرخ رنگ اگر ظاہر ہو۔ تو اس کا مطلب ہے۔ کہ یہ کام ملتوی کریں۔ کیونکہ اس کام میں خیر نہیں ہے۔

سو بار تیرا دامن ہاتھوں میں میرے آیا جب آنکھ کھلی دیکھا اپنا ہی گریباں ہے

پوشیدہ اسرار و موز کا جاننا:

اگر کوئی شخص یہ چاہے۔ کہ وہ قدرت کے مخفی اسرار ورموز کو کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ وہ ان اسماء کو نو چندی شب جمعہ سے روزانہ تین ہزار (**3000**) مرتبہ مگر اول وآخر سو۔ سو مرتبہ درود وسلام، پرہیز عمومی کے ساتھ تنہا جگہ میں (**41**) اکتالیس شب تک پڑھے۔ تو وہ شخص قدرت کے حسین وجمیل اور مخفی اسرار ورموز سے آگاہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اسماء یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ یَا اَحۡمٰی حَمِیۡثًا۔وَیَا اَطۡمٰی طَمِیۡثًا۔

ان اسماء کی کچھ شرح کتاب **الابریز** میں بیان کی گئی ہے۔ جس کا ترجمہ '' **خزینہ معارف** '' کے نام سے معروف ہے۔

اسمائے خمسہ کے فوائد:

اگر کوئی طالب حق سیف زبانی چاہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ پرہیز روحانی کے ساتھ مندرجہ ذیل اسمائے سبعہ کو ایک کروڑ کی تعداد تک پہنچائے۔ تو ایسا شخص نہ صرف سیف القلم وسیف الزبان ہو جائے گا۔ بلکہ ولایت کا ملہ کا عظیم مرتبہ بھی حاصل کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ایسی باتوں کے انکشافات سامنے آئیں گے۔ کہ انسان خود کو سنبھال بھی نہیں پائے گا۔ **کشف القلوب، کشف القبور** اور **کشف الخزائن الارض** و **کشف السماوات** اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ العظیم۔ ان اسماء کی روز کی تعداد

10,000 (دس ہزار) مرتبہ ہے۔ یہ تعداد ایک ہی نشست میں بنا کسی سے بات چیت کئے پوری کرنی ہے۔ اسمائے سبعہ یہ ہیں۔

یا اللّٰہ - یا رحمٰن - یا رحیم - یا حی - یا قیوم - یا ذوالجلال والاکرام۔

پنہاں اسرار و موز کا انکشاف:

امام بونیؒ نے فرمایا۔ کہ اگر کوئی شخص یہ چاہے۔ کہ اس پر کشفِ علومِ جلیلہ و رموزِ بعدہ کا انکشاف ہو۔ تو وہ ان کلمات کو **363** مرتبہ کاغذ پر روزانہ لکھتا رہے۔ اور روزانہ رات کو سونے سے پہلے ان اسماء کو **363** مرتبہ پڑھ کر پاک وصاف بستر پر سویا کرے۔ ان کلمات میں عجیب وغریب تاثیر ہے۔ اسمائے جلیلہ یہ ہیں۔ پہلے ہی عشرے میں اللہ تعالیٰ کے عجیب وغریب رموز واسرار کا انکشاف ہونا شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (اِن اسماء کی شیخ کلیم اللہ شاہ جہاں آبادیؒ نے بھی کافی تعریف کی ہے)

اٰ ہِ اٰ ہِ اٰ ہِ اَنتَ اَنتَ۔

(بہرحال، آمدم برسرِ مطلب! اَب ہم دوبارہ دیوان الصالحین والے موضوع کی طرف پلٹتے ہیں)

غوث الوقت (جو کہ اولیائے کرام کا سرخیل **Chair-Person** ہوا کرتا ہے) غارِ حرا کے باہر بیٹھتا ہے۔ اس وقت مکہ معظّمہ اس کے دائیں کندھے کے عین پشت پر ہوتا ہے۔ جبکہ مدینہ منورہ اس کے بائیں گھٹنے کے بالکل مقابل ہوتا ہے۔ اور سات اقطاب دراصل غوث الوقت کے حکم کے تحت (دنیا میں) تصرف کرتے ہیں۔ اِن میں سے چار اقطاب تو اس غوث کے دائیں جانب بیٹھتے ہیں۔ جبکہ تین اقطاب غوث کے بائیں جانب بیٹھتے ہیں۔ اِن میں سے ہر قطب کے ماتحت مزید اولیائے کرام کی ایک جماعت ہوتی ہے۔ جو کہ اپنے سربراہ (یعنی قطب) کے زیرِ انتظام مختلف اُمور میں تصرف کرتے ہیں۔ غوث الوقت کے عین مقابل اس دیوان کا وکیل بیٹھتا ہے۔ غوث اسی وکیل کے توسط سے اہلِ دیوان سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اور یہ وکیل جملہ اراکینِ دیوان کی نمائندگی کیا کرتا ہے۔ اسی لئے اسے وکیل کہا جاتا ہے۔ وکیل کے پیچھے چھ صفیں ہوتی ہیں۔ جن کا دائرہ دائیں طرف والے چوتھے قطب سے لے کر بائیں طرف کے ساتویں یعنی آخری قطب تک ہوتا ہے۔ گویا کہ ساتوں اقطاب اس دائرے کی ایک سمت میں ہوتے ہیں۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے صف در صف کئی صفیں ہوتی ہیں۔

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ مزید فرماتے ہیں۔ کہ! بعض اوقات دیوانُ الصالحین میں (پاک طینت ومتقی) خواتین بھی حاضر ہوتی ہیں۔ تاہم اِن کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ خواتین کی صِرف تین صفیں ہوتی ہیں۔ یہ خواتین صفِ اول کے دائرہ سے اوپر غوثُ الوقت اور بائیں جانب کے اقطابِ ثلاثہ کے درمیان خالی جگہ میں ہوتی ہیں۔ بعض اوقات مرحوم اولیائے کاملین (جو کہ صاحبانِ اَمر اولیاء ہو گزرے ہیں) میں سے بھی کوئی نہ کوئی بزرگ (ایک یا ایک سے زیادہ) اِس دیوان میں تشریف لاتے ہیں۔ اور اِنہی زندہ مشائخ کے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں۔ تاہم اِن کو تین نکات کی بدولت زندہ مشائخ سے ممتاز کیا جاسکتا ہے۔

نمبر 1. مرحوم مشائخ کی ہیئت ولباس تبدیل نہیں ہوتا۔ جبکہ زندہ مشائخ کا لباس وہیئت تبدیل ہو جاتی ہے۔ مثلاً زندہ مشائخ بعض اوقات سر منڈوا کر تشریف لاتے ہیں۔ یا لباس تبدیل شدہ حالت میں ہوتا ہے۔ جبکہ مرحومین کی حالت ہمیشہ ایک ہی سی رہتی ہے۔ (اگر آپ کو اِس مقدس دیوان میں حاضری کا موقع نصیب ہو۔ تو آپ غور کریں۔ کہ!) آپ کو اہلِ دیوان میں اگر کوئی ایسا شخص نظر آئے۔ جس کی حالت کسی بھی مجلس میں تغیر وتبدل کا شکار نہ ہو۔ تو آپ سمجھ جائیں۔ کہ! وہ مرحوم ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے اسے اس حالت میں دیکھا۔ کہ اس کے سر کے بال منڈے ہوئے تھے۔ اور پھر کبھی بھی اُسی بندے کے سر کے بال اُگے ہوئے دکھائی نہ دیں۔ تو آپ سمجھ جائیں۔ کہ اِس ولی اللہ کا انتقال اسی حالت میں ہی ہوا تھا۔

نمبر 2. مرحوم مشائخ سے زندہ لوگوں کے بارے میں صلاح ومشورہ نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ یہ لوگ زندہ لوگوں کے معاملات میں تصرف نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ! یہ حضرات ایک ایسے جہاں کی طرف کوچ کر کے منتقل ہو چکے ہیں۔ کہ جو

ہماری اس دنیا سے یکسر مختلف ہے۔ ہاں البتہ! اِن حضرات سے مرحومین کے بارے میں ضرور مشورہ کیا جاتا ہے۔

حضرت سیدی دباغؒ فرماتے ہیں۔کہ! قبرستان کی زیارت کے آداب میں یہ بات شامل ہے۔کہ کسی بھی مرحوم کے لئے دعائے خیر کرتے وقت زندہ (اولیائے کرام) کے بجائے کسی مرحوم ولی اللہ کا وسیل اللہ تعالیٰ کے حضور (نہایت ادب واحترام اور عاجزی و انکساری سے) پیش کیا جائے۔کیونکہ! اس صورت میں دعا کی قبولیت کا (سریع) اثر ظاہر ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔

نمبر 3. مرحوم مشائخ کے وجود کا سایہ نہیں ہوتا۔یہاں تک کہ اگر وہ آپ کے اور آفتاب کے درمیان بھی آکر کھڑا ہوجائے۔تو سورج کی روشنی بدستور آپ پر پڑتی رہے گی۔کیونکہ اس مرحوم (**ولی الصفت عبد**) کے وجود کا کوئی سایہ نہیں ہوتا۔اس کی وجہ یہ ہے۔چونکہ موحوم مشائخ کی صِرف ارواح اس دیوان میں حاضر ہوتی ہیں۔ان کے مٹی سے بنے ہوئے اجسام تو حاضر نہیں ہوتے۔جبکہ روح کا وجود تو انتہائی لطیف وشفاف ہوا کرتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ نے ارشاد فرمایا۔کہ! کبھی کبھی ایسا اتفاق بھی ہوجایا کرتا ہے۔کہ دیوان برخاست ہونے یا اولیائے کرام کی کسی اور مجلس میں شامل ہوتے وقت سورج طلوع ہو چکا ہو۔اور اور بعض اولیاء دور سے دیکھ کر مجھے ملنے کے لئے لپک کر میری طرف (دوڑتے ہوئے) آتے ہیں۔اور میں اِنہیں اپنی ظاہری آنکھوں سے جب دیکھتا ہوں۔تو اِن کے صِرف سائے کی موجودگی یا عدم موجودگی کی بدولت اِن کے درمیان امتیاز کرلیا کرتا ہوں۔

یاد رہے۔کہ مرحوم بزرگ عالم برزخ سے پرندوں کی مانند اُڑتے ہوئے روح کی شکل میں دیوان میں آن حاضر ہوتے ہیں۔جونہی یہ دیوان کے قریب پہنچتے ہیں۔تو زمین پر اُتر کر اپنے پَیروں پر چل کر دیوان میں آن شامل ہوتے ہیں۔اِسی طرح رجال الغیب جب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔تو اِن کی ارواح چل کر ایک دوسرے کی جانب آتی جاتی ہیں۔اور جب وہ کسی دوسرے شیخ کے پاس پہنچتے ہیں۔تو اَدب ماتقدم کے تحت اپنے پَیروں پر چل کر جاتے ہیں۔

مجلسِ دیوان میں فرشتے بھی حاضر ہوا کرتے ہیں۔اِن کی صف مذکورہ چھ صفوں کے پیچھے ہوا کرتی ہے۔ح مجلسِ دیوان میں بعض کامل اور نیک جنات بھی حاضر ہوتے ہیں۔جنہیں" روحانیون " کہا اور پکارا جاتا ہے۔اِن کی صف سب سے پیچھے ہوا کرتی ہے۔

جنات وملائکہ (فرشتوں) کی حاضری کا فائدہ یہ ہوا کرتا ہے۔کہ! دیوان کے اراکین جو کام خود براہ راست سرانجام نہیں دے سکتے۔اور وہ اُمور فرشتوں اور جنات کے دائرہ کار میں شامل ہوں۔تو ایسے اُمور جنات وملائکہ کے ذمہ لگا دیئے جاتے ہیں۔

سیدی عبدالعزیز دباغؒ فرماتے ہیں۔کہ! وہ تمام اُمور جو اولیائے کرام کے براہ راست تصرف سے باہر ہوں۔اِن اُمور کی بجا آوری کے لئے ہر ہر شہر میں ملائکہ (فرشتوں) کی ایک مخصوص جماعت حاضر رہتی ہے۔مختلف علاقوں میں اِن کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔یہ فرشتے انسانی اشکال میں موجود رہتے ہیں۔یہ ملائکہ امیر وغریب، چھوٹے بڑے، خوبصورت و بدصورت ہر شکل میں موجود رہتے ہیں۔اور لوگوں کے درمیان مِل گھل کر رہتے ہیں۔لیکن لوگوں کو اِن کی اصلیت کا پتہ نہیں چلتا۔(ماسوا اہلِ بصیرت اولیائے عظام کے، کیونکہ اُن کی باطنی انکھ کھلی ہوئی ہوتی ہے)

غوثُ الوقت کی عدم تشریف آوری :

سیدی عبدالعزیز دباغؒ فرماتے ہیں۔کہ! بعض اوقات ایسے بھی ہوتا ہے۔غوثُ الوقت دیوان میں تشریف نہیں لاتا۔تو اِس کی غیر حاضری میں اہلِ دیوان کے درمیان اختلاف رائے پیدا ہوجاتا ہے۔جس کے نتیجے میں بعض اوقات کچھ حضرات کو جان سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔مثلاً ایک مسئلے میں اکثریت ایک طرف تھی۔اور کچھ حضرات کی رائے مختلف تھی۔تو اکثریت کی رائے کے مطابق عمل ہوتا ہے۔اور اقلیت اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔اگر دو مختلف آراء ہوں۔اور دونوں طرف کی تعداد بھی برابر ہو۔تو دونوں کی رائے کے مطابق تصرف ہوتا ہے۔(اور دوسری صورت یہ بھی پیش آسکتی ہے۔کہ!) اگر دونوں طرف تعداد برابر ہو۔

تو دونوں فریقین حجاب کا شکار ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ یہ حضرات تقدیرِ الٰہی کے مظاہر ہوتے ہیں۔ جب اِن کے درمیان اختلاف ہوگا۔تو تقدیر سے اِن کو چھپا دیا جائے گا۔

پھر احمد بن مبارکؒ نے استفسار کیا۔کہ! یہ حضرات تو کشف وبصیرت کی عظیم الشان دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔تو پھر اِن کے درمیان اختلاف رائے پیدا ہوتا کیوں ہے؟ آپؒ نے فرمایا۔اگر اختلاف کرنے والی جماعت کی تعداد کم ہو۔تو ان کے سامنے حجاب سا آجاتا ہے۔جس کے باعث وہ مرادِ الٰہی کا مشاہدہ نہیں کرسکتے۔اور آخر کار تقدیر کے فیصلے کے مطابق اِن کا وقت پورا ہوجاتا ہے۔اگر دونوں طرف تعداد برابر ہو۔تو دونوں فریقین حجاب کا شکار ہوجاتے ہیں۔

پھر احمد بن مبارکؒ نے استفسار کیا۔کہ! غوث الوقت کی غیر حاضری کا سبب کیا ہوتا ہے؟

تو آپؒ نے فرمایا۔غوث کی غیر حاضری کے صِرف تین ہی اسباب ہوا کرتے ہیں۔

پہلی وجہ تو یہ کہ! غوث الوقت ذاتِ باری تعالیٰ کے عظیم مشاہدے میں منہمک، محو اور مستغرق ہوتا ہے۔اور اس کیفیت میں تمام کائنات اِسکی نگاہ سے اوجھل ہوجاتی ہے۔اسی لئے اس کی توجہ دیوان کی طرف بھی مبذول نہیں ہوتی۔

دوسری وجہ عدم دستیابیٔ غوث کی یہ ہوتی ہے۔کہ! اگر کسی غوث کا تقرر کئے ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرا ہو۔مثلاً سابقہ غوث کا انتقال کچھ ہی عرصہ پہلے ہوا تھا۔اور پھر اسے مقرر کیا گیا۔تو ابتداء میں وہ (نیا) غوث مستقل طور پر دیوان میں نہیں آتا۔

تیسری وجہ غوث کی غیر حاضری کی یہ ہوتی ہے۔حضرت سرکار عالمین ﷺ جب دیوان میں تشریف لاتے ہیں۔تو اس وقت اہلِ دیوان پر اس قدر شدید ہیبت طاری ہوتی ہے۔کہ اسے (غوث الوقت کو) اس بات کی خبر بھی نہیں ہوتی۔کہ کس وقت دیوان کے معاملات انجام پذیر ہوئے ہیں۔کیونکہ اس کے حواس رخصت ہوجاتے ہیں۔یہاں تک کہ یہی کیفیت کچھ دیر جاری رہتی ہے۔اگر (خدانخواستہ) یہی کیفیت کچھ دن تک جاری رہے۔تو تمام دنیا کا نظام درہم برہم، تباہ وبرباد ہوجائے۔واللہ اعلم بالصواب۔

کیا غوثُ الوقت سے اختلاف ممکن ہے؟

سیدی عبدالعزیز دباغؒ فرماتے ہیں۔کہ! غوث کی موجودگی میں اختلاف کے طور پر بولنا تو درکنار، کوئی اکن اگر اپنا نچلا ہونٹ بھی ہلانے کی جرأت نہیں کرسکتا۔کیونکہ اِس صورت میں اس بات کا قوی امکان موجود ہے۔کہ بولنے والے کا ایمان سلب ہوجائے۔بہرحال دیوان کے اراکین اگلے روز دن میں پیش آنے والے تمام اُمور اتفاق رائے سے طے کرتے ہیں۔جو کہ قضائے الٰہی کے عین مطابق ہوتے ہیں۔یہ تمام حضرات ان امور کے مختلف پہلوؤں پر بحث کرتے ہیں۔ان کا تصرف تمام جہانوں میں ہوتا ہے۔خواہ وہ عالم علوی ہو یا سفلی۔بلکہ (عالم علوی سے اوپر) ستر حجابات کے اندر، بلکہ (اس سے بھی اوپر) عالم رقاء میں بھی اِن کا تصرف ہوتا ہے۔یہ لوگ تمام جہانوں کے رہائشیوں کے قلوب وخیالات تک میں تصرف کرتے ہیں۔اِن کے تصرف کے بغیر کسی کے ذہن میں کوئی بھی خیال پیدا نہیں ہوتا۔ستر حجابات عرش سے اوپر ہیں۔اور عالم رقاء کے حجابات تو اس سے بھی اوپر ہیں۔اگر یہ حضرات وہاں تک تصرف کرسکتے ہیں۔تو اِس دنیا میں اِن کے تصرف کا کیا عالم ہوگا۔(اولیاء اللہ کا اگر یہ حال ہے۔تو انبیائے کرامؑ وصحابہ عظامؓ کے تصرفات کہاں تک ہوں گے۔یہ تو شان ہے اس اُمت کی۔سبحان اللہ)

دیوانُ الصّالحین میں کس زبان میں گفتگو ہوتی ہے؟

سیدی عبدالعزیز دباغؒ فرماتے ہیں۔کہ! اہلِ دیوان آپس میں سریانی زبان میں گفتگو کرتے ہیں۔کیونکہ اس میں لفظی طور پر نہایت اختصار اور معنوی اعتبار سے انتہائی جامعیت ہوتی ہے۔نیز دیوان میں جو ارواح اور فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔اور ان کی زبان بھی سریانی ہوتی ہے۔(اسی لئے اگر کسی شخص میں کوئی جن حلول کرجائے۔تو آسیب زدہ شخص مبہم ولامعنی زبان میں گفتگو کرتا ہے۔جو کہ سمجھ سے بالاتر ہوتی ہے) ہاں البتہ! جب کبھی اس دیوان میں آنحضرت نبی مکرم ﷺ تشریف لاتے ہیں۔تو ادب و

تکریم اور اطاعت کے پیشِ نظر جملہ اہلِ دیوان بزبانِ عربی گفتگو کرتے ہیں۔

دیوانُ الصّالحین میں آنحضور نبی مکرم ﷺ کی آمد :

سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ فرماتے ہیں۔کہ! بعض اوقات مجلس دیوان میں نبی اکرم ﷺ بھی تشریف لاتے ہیں۔جب آپ ﷺ تشریف لے آئیں۔تو آپ ﷺ غوث الوقت کی نشست پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔جبکہ غوث الوقت وکیل کے مقام پر بیٹھ جاتا ہے۔اور وکیل پچھلی صف میں شامل ہو جاتا ہے۔جب آپ ﷺ تشرف لاتے ہیں۔تو آپ ﷺ کے ہمراہ اِس قدر انوار ہوتے ہیں۔کہ جنہیں زبان بیان کرنے سے یکسر قاصر ہے۔اِن کی یہ کیفیت ہوتی ہے۔کہ شاید حاضرینِ مجلس اِن کے انوار کی وجہ سے جل کر خاکستر ہی ہو جائیں۔یا پھر بے ہوش ہو جائیں۔یا قتل ہو جائیں۔کیونکہ یہ انوار اپنے اندر بے انتہا ہیبت، جلال اور عظمت لئے ہوئے ہوتے ہیں۔یہاں تک کہ اگر چالیس اشخاص بہادری کے انتہائی درجے پر فائز ہوں۔اور پھر انہیں اِن انوار کے روبرو لایا جائے۔تو وہ سب بے ہوش ہو کر گر جائیں گے۔مگر اللہ تعالیٰ اراکینِ دیوان کو اپنے فضل و کرم کی بدولت یہ قابلیت و صلاحیت عطا فرماتا ہے۔کہ! وہ اِن انوارِ بابرکات سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔البتہ دیوان کے اراکین میں بہت کم ایسے افراد (اولیائے کاملین) ہوتے ہیں۔جو بعد میں بھی اِن انوارات کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔جو انوار کہ نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے وقت صادر ہوتے ہیں۔نبی مکرم ﷺ غوث الوقت کو براہ راست مخاطب کرتے ہیں۔اُس وقت آنخضرت نبی کریم ﷺ کے انوارِ مطہرات اتنے شدید اور باعظمت ہوتے ہیں۔کہ بجز غوث کے اہلِ دیوان میں سے کوئی دوسرا ولی اللہ قریب بیٹھنے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہ راست نازل ہونے والے احکامات کو برداشت کرنے اور سامنا کرنے کی اہلیت، صلاحیت اور قابلیت صِرف اور صِرف آنخضور نبی مکرم ﷺ کے کسی اور کو حاصل نہیں ہوتی۔اور پھر آنخضرت نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ پاک سے صادر ہونے والے احکامات کو ماسوا غوث الوقت کے کسی اور میں سامنا کرنے کی اہلیت، صلاحیت اور قابلیت نہیں ہوتی۔آنخضرت نبی مکرم ﷺ کے احکامات کو غوث الوقت اپنے وکیل کے ذریعے ساتوں اقطاب تک پہنچاتا ہے۔اور پھر اُن کے ذریعے یہی احکامات باقی تمام اولیاء تک پہنچائے جاتے ہیں۔اور اسی طرح جب آنخضرت نبی اکرم ﷺ اہل دیوان کی مجلس میں تشریف فرما نہیں ہوتے۔تو مجلس کا سربراہ غوث ہوتا ہے۔اور غوث کے انوار بھی اس قدر شدید ہوتے ہیں۔کہ ماسوا وکیل اور ساتوں اقطاب کے کوئی اور ولی اللہ غوث کے قریب بیٹھنے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔بلکہ وہ کچھ فاصلے پر ہی بیٹھتے ہیں۔

سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ فرماتے ہیں۔کہ! پہلے زمانے میں اہلِ دیوان فرشتے ہوا کرتے تھے۔پھر جب سے نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے۔تو آپ ﷺ کی اُمت کے اولیاء اللہ کو دیوان میں شامل کر دیا گیا۔جس سے یہ پتہ چلتا ہے۔کہ یہ فرشتے اُمت محمدی ﷺ کے نائبین (Assistants) کے طور پر کام کرتے ہیں۔

دیوانُ الصّالحین میں انبیائے کرامؑ کی آمد :

سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ فرماتے ہیں۔کہ! سال بھر میں صِرف ایک رات یعنی لیلۃُ القدر (والی رات) میں انبیائے کرامؑ اور ملاء اعلیٰ سے تعلق رکھنے والے حضرات تشریف لاتے ہیں۔جس میں کہ آنخضور نبی مکرم ﷺ معہ اپنی ازواجِ مطہرات و اکابر صحابہ کرامؓ تشریف لاتے ہیں۔(قبولیت دُعا کی مخصوص گھڑی کا وقت کب ہے؟ اور لیلۃ القدر کی رات کا وجود کیسے وقوع پذیر ہوا؟ اس کی بہت لمبی تفصیل اسی کتاب ''الابریز'' میں دی گئی ہے۔وہاں سے دیکھی جا سکتی ہے)

دیوانُ الصّالحین میں اہلِ بیتِ اطہارؓ اور خلفائے راشدینؓ کی آمد :

سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ فرماتے ہیں۔کہ! جب حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لاتے ہیں۔تو آپ ﷺ کے ہمراہ حضراتِ خلفائے راشدینؓ، حضراتِ حسنینؓ اور حضرت خاتونِ جنت جگر گوشہ رسول ﷺ حضرت فاطمۃُ الزہراؓ بھی تشریف لاتی ہیں۔کبھی یہ تمام حضرات ایک ساتھ تشریف لاتے ہیں۔اور کبھی (اِن میں سے) بعض تشریف لاتے ہیں۔حضرت سیدہ و طاہرہ

خاتونِ جنت ؓ دیوان میں بائیں طرف موجود صالح خواتین کی صف میں تشریف فرما ہوتی ہیں۔اوراس وقت آپ ؓ ہی اُن (صالح خواتین) کی قائد و پیشوا ہوتی ہیں۔ سبحان اللہ۔

تصدق وتوسل کی اہمیت وفضیلت : (قرآنِ کریم اوراحادیثِ نبویہ ﷺ کی روشنی میں)

یہ فقیرِ حقیر پر تقصیر (بندہ خدا محمد عبدالرؤف القادری) شائقینِ کتاب ہذا کی خدمت میں بصد ادب و احترام سے عرض گزار ہے۔ کہ! تصدق وتوسل کی اہمیت وفضیلت پر کئی احادیثِ نبویہ ﷺ اور آثار و اخبار دال ہیں۔جن میں سے چند ایک بطور نمشتہ ہدیہ ناظرین وشائقین کتاب (گلشن اَسرارِ محبوب) حاضر خدمت ہیں۔

سب سے پہلے استعانت اور تصدق وتوسل کے ضمن میں چند آیات پیشِ خدمت ہیں۔

☆ **وتعاونوا علی البر والتقوٰی۔۔۔** (سورہ مائدہ) تم نیکی اور پرہیز گاری کے امور میں ایک دوسرے کی معاونت کرو۔

☆ **فاستعیوا بالصبر والصلٰوۃ۔۔۔** نماز اور صبر سے مدد حاصل کرو۔۔۔

☆ **یا ایها الذین آمنوا اتقوالله وابتغوا الیه الو سیلة وجاهدوا فی سبیله لعلکم تفلحون** ۔اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔اوراللہ تعالیٰ کی جانب وسیلہ ڈھونڈو۔اور اِس کی راہ میں جہاد کرو۔تاکہ تم کامیاب ہو۔(سورہ مائدہ۔آیت نمبر 35)

☆ **ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جا ؤك فاستغفروالله واستغفر لهم الرسول لواجدوالله توابا ر حیما۔** (سورہ نساء۔آیت نمبر 64) اگر یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر کے آپ ﷺ کے آستانہ مبارک پر آجائیں۔اور اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں۔تو آپ ﷺ اِن کی سفارش فرمائیں۔تو بے شک یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

☆ **اذ هبوا بقمیصی هذا فالقوه علٰی وجه ابی یات بصیرا۔** (سورہ یوسف) میری یہ قمیص لے جاؤ۔اسے والد ماجد (حضرت یعقوب نبیؑ) کے چہرہ مبارک پر ڈال دینا۔(تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اِن کی آنکھیں بینا ہو جائیں گیں۔

باب نمبر
12

تعارُف و فوائد

رسالہ

رُوحِی شَریف

اَز

حضرت سُلطانُ العارفین سُلطانُ الفقرِ پنجم

جنابِ سُلطان باھوؒ

رِسالہ روحی شریف : تعارف

(بقول فقیر الطاف حُسین قادری سروری سُلطانی)

☆ رسالہ روحی شریف کی ابتدا طریقِ روحی سے ہے۔اسی لئے اس رسالہ کا نام رسالہ روحی شریف رکھا گیا ہے۔

☆ رسالہ روحی شریف دراصل قادری سروری، سلکِ سلوک ومعرفت کا وہ جامع الہامی بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب تر قربِ حضور کا کلام ہے۔ جو خاص حضوری میں سُلطان العارفین فنا فی ھو سراسرار ذات یاھو سُلطان الفقر محمد باھوؒ کی زبانِ فیضِ ترجمان سے جاری ہوا ہے۔اسی لئے رسالہ روحی شریف پڑھنے والے کو اویسی طریقہ سے روحی فیض حاصل ہوتا ہے۔اس لئے اس کا نام روحی شریف ہے۔

☆ اس رسالہ روحی شریف کے مطالعہ اور عمل سے طالب کو ابتدا ہی سے روحانی مجلس نصیب ہو جاتی ہے اور بالآخر اس کے سلک وسلوک پر عمل کر کے حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔

☆ ہفت کلیاتر سالہ روحی شریف باطنی قوافل کی ہفت کلید ہیں جن سے فقیر ہر قسم کے غیبی خزانوں کا مالک ومتصرف ہو جاتا ہے اور جو طالب اپنے وجود کے باطنی قُفل کھول لیتا ہے وہ فی الفور فنا فی اللہ، بقا باللہ، لقاء اللہ اور آنحضور نبی آخر الزمان ﷺ کی پاکیزہ ومُصفٰی اور مُعطر مجلس ومحفل سے بھی مُشرف ہو جاتا ہے۔

☆ رسالہ روحی شریف کا عامل غالب اولیاء اللہؒ میں سے ہوتا ہے۔توفیقِ الٰہی اور باطنی تصدیق سے جس کام کا کہتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔(یعنی ایسے شخص کو **کُن** کی زبان عطا ہو جاتی ہے)

☆ اس رسالہ روحی شریف میں ہفت ارواحِ طیبات یعنی ہفت سلاطینِ فُقراء کا ذِکرِ خیر آیا ہے۔اسی لئے اس کا نام رسالہ روحی شریف رکھا گیا ہے۔

☆ اسمِ اعظم کے جیسی تاثیر رکھنے والے اس سروری قادری رسالہ روحی شریفکی برکت سے فقیر مُستجاب الدعوات ہو جاتا ہے۔اور طُرفۃُ العین میں نورحضور سے ہر مطلب حاصل کر سکتا ہے۔

☆ اس رسالہ روحی شریف کے فیوض وبرکات سے فقیر **قُم باِ ذنِ الله** کہہ کر اہلِ قبور کے روحانی وجود کو زندہ وحاضر کر کے اس سے ہمدم وہمکلام ہو جاتا ہے اور اُن اولیاء اللہؒ کی ارواح سے ہر قسم کی مُشکلات حل کر سکتا ہے۔

رسالہ روحی شریف کی دعوت وزکات کے چند طریقہ :

سلسلہ سروری قادری اور قادری کے مریدین ومعتقدین نے اس **رسالہ روحی شریف** کی زکات ودعوت کے مُتعدد طریق مقرر فرمائے ہیں۔جن میں سے چند یہاں پر بطورِ تبریک زیرِ قلم ہیں۔

☆ **رسالہ روحی شریف** بھی **قصیدہ غوثیہ** کی مانند مدحیہ، فخریہ اور ظاہری وباطنی اسرار ورموز پر مبنی کلماتِ عظیمہ کا عجیب وغریب اور پرتاثیر وسریع الاجابت مجموعہ ومُرقع ہے۔اس **رسالہ روحی شریف** کی پڑھائی کے تین طریقے ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ جس بھی طریقہ کو اختیار کیا جائے اس سے پہلے دو رکعت نمازِ نفل بہ نیت ثواب روح پُرفتوح سیدُ الانبیاء اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔اور پھر دو رکعت نماز بنیت ایصالِ ارواحِ ہفت سُلطانُ الفقراء اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھے اس کے بعد زکات ودعوات یا ویسے ہی خیر وبرکت کے لئے اس **رسالہ روحی شریف** کو پڑھنے کا دائمی اہتمام کرے۔تا کہ فیوض وبرکات حاصل کرتا رہے۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

1۔ اس **رسالہ روحی شریف** کو عمومی طور پر پڑھنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے اول وآخر

تین ۔تین مرتبہ درودِ پاک اور درمیان میں تین ۔ پانچ ۔ سات یا گیارہ مرتبہ **رسالہ روحی شریف** پڑھا کرے ۔لیکن جو تعداد حسب وقت وشوق ہو روزانہ وہی تعداد رکھے ۔ اور اپنی دینی و دنیاوی مطالب و مقاصد اور مُرادوں کو مدنظر رکھ کر پڑھا کرے ۔اور حضرت سلطان العارفین سلطان باھوؒ کی روحانیت سے استمداد کرتا رہے ۔

2۔ اس **رسالہ روحی شریف** کوخصوصی طور پر باتصور فُقراء کے پڑھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اسم ذات اللہ یا اسمِ پاک نبی مُکرم جناب سیدنا محمد ﷺ یا صورتِ شیخ یا روضہ سلطانُ العارفین سُلطان باھوؒ کا کامل تصور جمائے ۔اور ہفت مرتبہ رسالہ روحی شریف کو باادب وتعظیم اس طرح پڑھے کہ اول وآخر تین ۔تین مرتبہ درودِ پاک پڑھے ۔اور اپنے مقصد ومطلب کو مدنظر رکھے یہ تصور حقیقی ہانا چاہیئے نہ کہ وہمی وتخیلاتی ۔

3۔ اس **رسالہ روحی شریف** کوخصوصی طور پر زندہ قلبِ فُقراء کی پڑھائی کا طریقہ یہ ہے کہ رسالہ روح شریف کی پڑھائی ظاہر میں شروع کر کے باطن میں گم ہو۔ زباں قلب ، روح ، سر اور نور سے پڑھے اور تصور میں جا کر باری باری ترتیب وار ہفت سلاطینِ فُقراء کے حضور حاضر ہو کر استعانت واستمداد روحانی حاصل کرے ۔

رسالہ روحی شریف :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆**الحمد لله رب ا لعالمين☆ والعاقبة المتقين☆والصلٰوة والسلام علٰی رسو له محمد واله واصحابه واهل بيته اجمعين ☆**

بداں ! ارشدك الله تعالٰی فی الدارين☆ كنت هاهويت ۔ كنزا ياهوت ۔ مخفيا لاهوت ۔ فاردت ملكوت ۔ ان اعرف جبروت ۔ فخلقت الخلق ناسوت ۔ ذات سر چشمه ءِ چشمانِ حقيقت هاهويت ۔ حضرتِ عشق بالائے كونين بارگاهِ كبرياءِ تختِ سلطنت آراسته ۔ از كمال عبرت ماهيت ذات پاكش ۔ هزاراں هزار و بے شُمار قوافلِ عقل سنگسار ۔ سُبحا ن الله ۔ از اجسامِ عناصرِ خاكی بهزار مظهر ظهور آ ثار جمال و جلالِ قُدرت هائے كامله آئينه با صفا ساخته تما شائے روئے زيبائی فرمايد ۔ خود با خود قُمارِ عشق مے بازد ۔ خود نظرو خود ناظر و خود منظور ۔ خود عشق خود عاشق و خود معشوق ۔ اگر پرده را از خود بر اندازی ۔ همه يك ذات و دوئی همه از احول چشميست ۔ مے گويد مصنفِ تصنيف ۔ مُعتكف حريمِ جلال و جمال هاهويت حق ۔ محوِ شهودِ ذاتِ مُطلق ۔ عين عنايت از شهودِ مشهود معبود علی الحق ۔ در مهدِ ناز ۔ سُبحانی ما اعظم شانی ۔ بصدرِ عزت ۔ تاجِ معرفت وحدت مُطلق ۔ بر سر و ردائے تصفيه و تز كيهءِ انت انا و

انا انت ۔ در بر الملقب من الحق والحق ۔ سر ذاتِ یاھو فقیر باھو قدس سرہ عُرفِ اعوان ساکن قرب و جوار قلعه شور حرسها الله تعالٰی من الفتن والجور ۔ چند کلمات از ابراز تحقیقاتِ فقر مقام ھویت ذات ۔ رحمتی وسعت کل شیء ۔ تفسیر از معنی المعنٰی خاص الخاص تعلیم مے آرد ۔ عارف واصل بهر جادیده کُشاید ۔ بَجُز دیدارش نه یبند و نقشِ غیر و خودی از خود بر اندازد تا با مُطلق ، مُطلق شود ۔ بداں که چوں نورِ احدی از حجلهٔ تنهائیءِ وحدت بر مُظاهر کثرت اراده فرمود ۔ حُسنِ خود را جلوه بصفائی گرم بازاری نمود ۔ بر شمعءِ جمالشِ پروانه کونین بسوزید و نقابِ میم احمدی پوشیده صورتِ احمدی گرفت و از کثرتِ جذبات وارادت ۔ هفت بار بر خودبِجُنبید وازاں ارواحِ فُقراء باصفا فنا فی الله ، بقا بالله ۔ محوِ خیالِ ذاتِ همه مغز بے پوست پیش از آفرنیش آدم عیله الصلٰوۃ والسلام ۔ هفتاد هزارسال غرق بحرِ جمال بر شجرِ مِرآ ۃُ الیقین پیدا شدند ۔ بجز ذاتِ حق از ازل تا ابد چیزے ندیدند وما سِوٰا الله گاهے نُشنیدند بحریمِ کبریاءِ دائم بحر وصال لازوال ۔ گاهے جسد نوری پوشیده به تقدیس و تنزیهه مے کو شیدند ۔ گاهے قطره در بحر وگاهے بحر در قطره ۔ و ردائے فیض عطا " اِذا تم الفقر فهو الله بر ایشاں پس بحیاتِ ابدی و عز تاج سرمدی الفقر لا یحتاج الٰی ربه ولا اَلٰی غیره " معزز ومکرم از آفرنیش، آدم عیله الصلٰوۃ والسلام ۔وقیامِ قیامت هیچ آگاهی ندارند وقدمِ ایشاں۔ بر سر جمله اولیاء وغوث و قطب ۔ اگر آنهارا خُدا خوانی بجا و اگر بندهءِ خُدا دانی روا ۔ عَلِمَ مَن عَلِمَ ۔ مقامِ ایشاں حریمِ ذاتِ کبریا و از حق ما سوٰی الحق چیزے نا طلبیدند و بدُنیائے دَنی و نعیمِ اُخروی ۔ حور و قصورِ بهشت و دوزخ ۔ بکرشمه نظر ندیدند وازاں یك لمعه که مُوسٰی عیله الصلٰوۃ والسلام در سرا سیمگی رفته و طور درهم شکسته در هر لمحه و طرفة العین هفتاد هزار بار

لمعات جذبات انوار ذاتِ بر ایشاں وارد و دم نه زدند و آهے نه کشیدند و هل من مزید مے گُفتند ۔ ایشاں سُلطانُ الفقراء و سید الکونین اند ۔ یکے روحِ خاتونِ قیامت رضی الله تعالیٰ عنها و یکے روحِ خواجه حسن بصری رضی الله تعالیٰ عنه و یکے روحِ شیخ ما حقیقت الحق نورِ مطلق مشهود علی الحق حضرت سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی محبوبِ سُبحانی رضی الله تعالیٰ عنه و یکے روحِ سلطانِ انوار سر السرمد حضرت پیر سید عبدالرزاق فرزند حضرت پیر دستگیررضی الله تعالیٰ عنه و یکے روحِ سر ذاتِ یاهو بندهء فقیر باهو رضی الله تعالیٰ عنه و دو روحِ دیگر اولیاء ۔ بحرمت یمن ایشاں قیامِ دارین ۔ تا آنکه آن دو روح از آشیانه وحدت بر مظاهر کثرت نخواهند پرید ۔ قیام قیامت نخواهد شُد ۔ سراسر نظرِ ایشاں نور وحدت و کیمیائے عزت بهر کس پر توءِ عنقائے ایشاں اُفتاد ۔ نورِ مطلق ساختند ۔ احتیاجے بریاضت ورد اوراد ظاهری طالبان را نه پرداختند ۔ بِداں ! که فقیرِ مطلق مؤلفِ تالیف ایں کتابِ مُستطاب پرده ها و حجب حجابِ تمامی بر انداخته عین العین وحدت گُشته ۔ سبحان الله ۔ جسم ایں بنده را پردهءِ ضعیف حائل ۔ خود بخود درمیانِ هزار ها اسرارِ عجیبه و لطیفه هائے غریبه فرموده ! خود ناطق و خود منطوق ۔ خود کاتب و خود مکتوب ۔ وخود دال و خود مدلول ۔ اگر ایں را آثارِ قدرت ربانی دانندبجا و اگر وحی مُنَزّل خوانندروا ۔ معاذالله ۔ اگر ایں وثیقهءِ لطیفه را از زبانِ بنده دانی الحق ۔ اگر ولی واصل که از رُجعتِ عالم روحانی ویا عالم قدس شهود از درجهءِ خود اُفتاده باشد ۔ اگر توسل بایں کتابِ مُستطاب جوید آں را مُرشدیست کامل ۔ اگر او توسل نه گرفت اورا قَسم و اگر ما اورا نه رسانیم مارا قَسم ۔ و اگر طالب سلك سلوكِ معتصم و متمسك شود ۔ بمجرد اعتصام عارف زنده دل و روشن ضمیر سازم ۔

هر کہ طالب حق بود من حاضرم | زِ ابتدا تا انتہا یک دم برم
طالب بیا، طالب بیا، طالب بیا | تا رسانم روزِ اول با خُدا

بِدان ! کہ عارف کامل قادری بھر قدرتِ قادرو بھر مقام حاضر ۔ محو ھاھویت مطلق مصنف تصنیف می فرماید ! تا آنکہ از لطفِ ازلی سرفرازیءِ عین عنایتِ حق الحق حا صل شدہ ۔ و از حضورِ فائض النور اکرم نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم حُکم اِرشاد خلق شُدہ ۔ چہ مُسلم و چہ کافر ۔ چہ با نصیب و چہ بے نصیب ۔ چہ زندہ و چہ مُردہ بزبانِ گوھر فِشاں " مُصطفٰی ثانی و مُجتبٰی آخر زمانی " فرمودہ !

دستِ بیعت کرُد مارا مُصطفٰی ﷺ | ولدخودخوانداست مارا مُجتبٰی ﷺ
شُد اجازت باھُوؒ را، از مُصطفٰی ﷺ | خلق راتلقین بکُن بہرازخُدا
خاکِ پائم ازحُسینؓ وازحسنؓ | معرفت گُشت است برمن انجُمن

و بمنزل فقر از بار گاہِ کبریا حکم شُد کہ تو عاشق مائی ۔ ایں فقیر عرض نمود کہ عا جز را توفیقِ عشق حضرتِ کبریا نیست ۔ باز فرمود ! کہ تو معشوقِ مائی ۔ باز ایں عاجز ساکت ماند پر توءِ شُعاعِ حضرت کبریا بندہ را زرہ وار در ابحارِ استغراق مستغرق ساخت و فر مود ! تو عین ما ھستی وما عین تو ھستم ۔ در حقیقت ، حقیقتِ مائی و در معرفت یار مائی و در ھو صیرورتِ سر یا ھو ھستی ۔

وصلی اللہ تعالٰی علٰی خیرِ خلقہ سیدنا محمد وعلی الہ و اصحابہ و ذریاتہ و اھل بیتہ اجمعین ☆ برحمتك یا ارحم الراحمین ☆

باب نمبر
13
بابِ ختمِ خواجگان
سِلسلہ قادریہ غوثیہ محبوبیہ
و
دیگر سلاسلِ طریقت

ختم خواجگان قادریہ محبوبیہ بانوا کا تعارف

تصوف کے تمام سلاسل میں ختم خواجگان کو بزرگانِ دین کی ارواح کے درجات کی بلندی اور خوشنودی میں اضافہ کرنے کے لئے لازمی پڑھا اور سُنا جاتا ہے۔اور بزرگان دین ختم خواجگان کی عظیم الشان روح پرور محافل آراستہ کرتے ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے۔کہ سلسلہ عالیہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، قلندریہ، اویسیہ سلسلوں سمیت دیگر تمام سلاسل میں ختم خواجگان کی پرنور، روحانی محافل کا خصوصی انعقاد کیا جاتا ہے۔جبکہ ختم خواجگان کے آخر میں اپنے سلسلے کے بزرگان اولیائے عظام کے شجرہ مبارکہ کا بصدادب واحترام کھڑے ہوکر پڑھا اور سُنا جاتا ہے۔اپنے شیخ سے لے کر آنحضور ﷺ تک تمام ارواح کو انتہائی خوشی اور ثواب میسر آتے ہے۔اور وقتاً فوقتاً جب ختم خواجگان میں تسلسل سے روحانی تقاریب (Programmes) ترتیب دیئے جاتے ہیں۔تو ان اروح کو ختم خواجگان کا انتظار رہتا ہے۔بہرحال تمام بزرگانِ اسلام، کہ! جن کے اسمائے مبارکہ اس ختم خواجگان شریف کی محافل میں پڑھے جاتے ہیں۔وہ پڑھنے اور سننے والوں کی استعانت ضرور کرتی ہیں۔اور بعض اوقات عالم رویاء میں آکر مختلف امور کے بارے میں بھی قبل از وقت بتاتی ہیں۔غرضیکہ ختم خواجگان پڑھنے والوں پر انوار رحمانیہ، کرامات، انعامات اور رحمتوں کا کبھی نہ بند ہونیوالا دائمی سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔

میرے مربی ومرشد حضرت شیخ سید پیر محبوب الٰہی شاہ بخاریؒ ختم خواجگان کے فوائد کے بارے میں رقمطراز ہیں۔کہ برادران طریقت کی خدمت میں ختم خواجگان اور شجرہ عالیہ غوثیہ محبوبیہ سلسلہ وار آنحضرت ﷺ سے شروع ہوکر پیران پیر سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ہوتا ہوا مجھ فقیر (پیر سید محبوب الٰہی قادریؒ) تک پڑھنا ہمارے سلسلہ کا روزانہ کا معمول رہا ہے۔ اور ہمارا طریقہ ختم خواجگان دیگر جملہ ختوم سے اعلیٰ، افضل اور شرف قبولیت ایزدی میں زود اثر وسریع الاثر ہے۔اولیاء اللہ سے محبت وعقیدت رکھنے والوں اور سلسہ قادریہ محبوبیہ میں باقاعدہ بیعت شدہ اصحاب کے لئے خواجگان قادریہ بمعہ شجرہ عالیہ شریفہ بڑی مستند حیثیت واہمیت کا حامل ہے۔کیونکہ شجرہ عالیہ پڑھنے سے اپنے شیخ مقتداء رہبر طریقت سے لے کر سرکار دوعالم ﷺ تک تمام حضرات اولیائے کرامؒ کی باطنی توجہ شاملِ حال ہوجاتی ہے۔جس سے پڑھنے والے کی تمام ظاہری و باطنی مشکلات، مصائب اور مسائل دائمی طور پر حل ہوجاتے ہیں۔اس ختم شریف کی برکت سے ایک ہزار حاجات برآتی ہیں۔اور اللہ کریم اپنے سوا تمام مخلوق کی محتاجی سے بچاتا ہے۔اور شیطان ونفس جیسے خطرناک ومہلک دشمن سے حفظ وامان نصیب ہوتا ہے۔اس ختم خواجگان شریف کے پڑھنے والے کی دینی، دنیاوی، روحانی، اُخروی، جمیع مشکلات کا ازالہ، کشائش رزق اور خیروبرکت میں کثیر اور دائمی اضافہ کا موجب ہوتا ہے۔اجتماعی وانفرادی طور پر اس ختم خواجگان شریف کا انعقاد دراصل روحانی جذب وتسکین، دنیاوی خوشحالی اور شادمانی، باہمی اتحاد ویگانگت اور حب ملک وملت کو ابھارنے کا باعث بنتا ہے۔ہماری یہ دعا ہونی چاہیے۔کہ اللہ کریم اپنے حبیب آخرالزمان سرکار دوعالم ﷺ کے صدقے وطفیل جمیع بزرگان سلسلہ قادریہ چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، قلندریہ، اویسیہ بالخصوص قادریہ غوثیہ محبوبیہ بانوا کے فیضان عالی شان اور اس ختم خواجگان شریف کا انعقاد کرنیوالوں، شرکت کرنیوالوں اور کسی بھی طرح سے حصہ لینے والوں پر اپنی رحمتوں اور عنایات ونوازشات کا نزول تاابد فرماتا رہے۔ غرضیکہ اس ختم خواجگان شریف کے لامحدود، بے شمار، بے حساب فوائد وفضائل وانعامات، جو کہ یقیناً احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس طرح کی روحانی تقریبات منعقد کرنا اور ان کے فیوضات و برکات سے مستفید ہونے کا توفیق وسعادت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

این سعادت بزور بازو نیست　　　تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ختم خواجگان پڑھنے کا طریقہ و ترتیب:

نمبر شمار	اوراد و وظائف	تعداد صغیر	تعداد اصغر	تعداد متوسط	تعداد کبیر
۱	سورۃ یٰسین (مکمل)	1بار	3بار	5 بار	۱۱ بار
۲	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo	5بار	19بار	۳۳	۱۰۰
۳	اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیه واسئله التو بة۔	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۴	اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدۡ ضَاقَتۡ حِیۡلَتِیۡ اَدۡرِکۡنِیۡ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۵	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ۔	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۶	سورہ فاتحہ مع تسمیہ وآمین۔	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۷	سورۃ الم نشرح مع تسمیہ۔	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۸	سورۃ اخلاص (صمدیۃ) مع تسمیہ۔	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۹	لَا اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِّنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۔	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۱۰	اَللّٰھُمَّ یَا مُفَتِّحَ الۡاَبۡوَابِ۔	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۱۱	اَللّٰھُمَّ یَا مُسَبِّبَ الۡاَسۡبَابِ۔	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۱۲	اَللّٰھُمَّ یَا کَافِیَ الۡمُھِمَّاتِ۔	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۱۳	اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الۡبَلِیَّاتِ	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۱۴	اَللّٰھُمَّ یَاشَافِیَ الۡاَمۡرَاضِ	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۱۵	اَللّٰھُمَّ یَا حَلَّ الۡمُشۡکِلَاتِ	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۱۶	اَللّٰھُمَّ یَا جَوَّادَ الۡمُنۡعِمُ	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۱۷	اَللّٰھُمَّ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۱۸	اَللّٰھُمَّ یَا مُجِیۡبَ الدَّعۡوَاتِ	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۱۹	اَللّٰھُمَّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۲۰	اَللّٰھُمَّ یَا ذَ الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۲۱	اَللّٰھُمَّ یَا غِیَاثَ الۡمُسۡتَغِیۡثِیۡنَ اَغِثۡنَا	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۲۲	اَللّٰھُمَّ یَا اَرۡحَمُ الرَّاحِمِیۡنَ	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۲۳	یَا سَیِّدۡ مُحِیُّ الدِّیۡنِ شَیۡخَ عَبۡدَالۡقَادِر جِیۡلَانِیۡ شَیۡئًا لِلّٰہِ	5بار	11بار	۳۳	۱۰۰

۲۴	یَاحَبِیْبَ رَحْمَۃً الّلِعَالَمِیْنَ	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۲۵	یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۲۶	یٰسٓ رَحْمَۃَ لِلّعٰلَمِیْنَ ☆ صَلُّو عَلَیہِ وَ سَلِّمُوا تسلِیمًا	5بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۲۷	اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّم عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِی اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ	۵بار	10بار	۳۳	۱۰۰
۲۸	درود مستغاث شریف	ا بار	1بار	۳	اابار
۲۹	صلوٰۃ و سلام ۔ کھڑے ہوکر (جو کہ اِسی صفحے پر نیچے دیا گیا ہے)	ابار	1بار	ا بار	ا بار
۳۰	شجرہ مبارک (یا پھر اپنے سلسلہ کا شجرہ پڑھیں ۔جس سلسلہ میں آپ مرید و معتقد ہو)	ا بار	1بار	۱	ا بار
۳۱	دعائے اختتامیہ (طعام یا لنگر سامنے رکھ کر ۔اگر ہو تو ۔۔۔)	ا بار	1بار	۱	ا بار

حاضرین مجلس میں سے ایک بندہ تمام حاضرین صلوٰۃ وسلام پڑھائے گا۔صلوٰۃ وسلام تمام لوگ کھڑے ہو کر پڑھیں گے۔
صلوٰۃ وسلام بر نبی آخرالزمان ﷺ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم o

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْ لَ اللّٰہ اَلسَّلَامُ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَ اللّٰہ اَلسَّلَامُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ اَلسَّلَامُ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اَلسَّلَامُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَالْمُرسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ اَلسَّلَام   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ عَظَّمَہُ اللّٰہُ اَلسَّلَامُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ شَرَّ فَہُ اللّٰہُ اَلسَّلَام   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَخَلْقِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُحَمَّدَ بِنْ عَبْدِ اللّٰہِاَلسَّلَامُ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاجَدَّالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ اَلسَّلَام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَحْمَۃً لِّلعٰلَمِیْنَ اَلسَّلَامُ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ

صلوٰۃ وسلام کے بعد تمام لوگ بیٹھ جائیں ۔اور ایک شخص کھڑے ہو کر شجرہ شریف پڑھے ۔ باقی جملہ حاضرینِ مجلس محفل بیٹھ کر نہایت ادب اور غور و توجہ سے شجرہ شریف سنیں ۔شجرہ شریف غوثیہ قادریہ محبوبیہ بانوایہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ o اَلَااِنَّ الاَوْلِیَاءَ اللّٰہَ خَوفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَo اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۔ اَصْلُھَا ثَابِت" وَّفَرْعُھَا فِیْ السَّمآءِ۔

یا الہ العالمین یا انت خیر الرحمین
فضل کر یارب ہمارے حال زبوں پر رحم کر
تجھ کو اپنی کبریائی کی قسم ہے بے نیاز
تجھ کو دیتے ہیں تیرے جو دو سخا کا واسطہ
تیرے رحمت کے خزانے میں کمی کو ئی نہیں
ہم کہیں بے واسطہ کس منہ سے بخشش کے لئے
صدقہ سید محبوب علی شاہ نو راللہ کامل ولی
مر شدقل ھواللہ شاہ ، صل علی کے طفیل
واسطہ شاہ گلاب و یتیم شاہ اولی یقین
اولیٰ حسین ، شاہ وہاب حاجی قاسم کاملین
خواجہ نخنیان ، سیف اللہ ، بیراگ شاہ
منبع جودو سخا نورالحق عین اللہ شاہ
ابو سعید و ابو الحسن یعنی علی اور ابو الفرح
حضرت جنید بغدادی ، سری سقطی عر فان بحر
پیر کامل حبیب عجمی ، شنا ساء سر حق
والد حسن وحسین ، زوج بتو ل، حضرت علیؓ
واسطہ سید الثقلین محشر ، شفیع المذنبین
ہمارے دل رکھ دائماً ذاکر بذکر اسم ذات
وقت نزع با ایمان دنیا سے اٹھانا اے خدا
قبر میں آرا م ہم کوابتداء سے ہو عطاء
کردعا مملوئے عصیاں ہم سب کی یہ مستجاب

رحم فرما اپنی ذات کبریا کے واسطے
ڈال ہم آلو دہ عصیا ں پر رحمت کی نظر
ہم سراپا معصیت پر کر در افضال باز
فضل کا رحمت کا بخشش کا عطا ء کا واسطہ
اور تیرے جودو کرم کی انتہا کوئی نہیں
کچھ وسیلے پیش کرتے ہیں سفارش کے لئے
مقتداء ، پیشوا ، رہنما کے واسطے
تبارک شاہ ، بسم اللہ نوا کے واسطے
شاہ تقی اور مظفر شاہ سخا کے واسطے
شیخ قادر ، شاہ حلیم پارسا کے واسطے
حسن شاہ، عبدالجبار رہنما کے واسطے
شیخ محی الدین قادر غوث الوریٰ کے واسطے
عبدواحد ، شیخ شبلی باصفا کے واسطے
معروف کرخی ، داوٗد طائی ، شاہ ہدیٰ کے واسطے
خواجگا ن حسن بصری ، پیشوا کے واسطے
مشکل کشا ء ، مر تضیٰ شیر خدا کے واسطے
یٰسین مزمل محمد ﷺ کے واسطے
آل اور اصحاب احمد مجتبیٰ ﷺ کے واسطے
اور کلمہ طیبہ ہوزباں پر آخری شفاء کے واسطے
مر شدان دین پاک مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
خواجگان قادری غوث الوریٰ کے واسطے

اس شجرہ شریف کے بعد شیخ صاحب یا آل شیخ یا خلفائے مجاز میں سے کوئی خلیفہ، یا پھر متقی و پر ہیز گار شخص درج زیل دعا پڑھے۔ اگر کوئی مرید و معتقد اپنے گھر میں یہ ختم خواجگان پڑھے۔ تو وہ خود بھی دعا کرسکتا ہے۔ ایک اچھی دعا یہ ہے۔

دُعا :

یا اللہ کریم ! اس شجرہ شریف کے سچے اور پاک ناموں کی برکت سے اور بوسیلہ قطب الا قطاب، غوث الثقلین، غوث الاعظمؒ حسنی وحسینی، محبوب ربانی سرچشمہ عرفانی سیدمحی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور حضورا کرم نور مجسم، شفیع معظم، امام الانبیاءؑ، تاجدار عرب و عجم، حبیب کبریاء، حامی بے کساں، وسیلہ عاصیان سیدنا وکریمنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل ہمارے حال پر رحم فرما۔

☆ یا اللہ کریم ! ہمیں بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

☆ یا اللہ کریم جو کچھ ان اولیاء کرامؒ کو عطا فرمایا ہے۔ وہ ہمیں بھی عطا فرمایا۔

☆ یا اللہ کریم اس ختم خواجگان شریف اور حاضر طعام کا ثواب حضور علیہ الصلو ۃ والسلام کی خدمت میں ہدیۃ وتحفہ پیش کرتے ہیں آپ ﷺ کے طفیل جمیع انبیاء کرام ؑ ، اہل بیت اطہار وصحابہ کرامؓ ، تمام شہداء وصالحین اور بزرگانِ سلسلہ عالیہ قادریہ غوثیہ چشتیہ، سہروردیہ، اور جملہ خاندان طریقت کے بزرگوں اور ہمارے پیرومرشد پیر سید محبوب الٰہی شاہ قادریؒ اور کل مسلمان مرد،

عورت، چھوٹے بڑے جو اس دنیا فانی سے رحلت فرما گئے۔ ان سب کی روحوں کو پیش کرتے ہیں۔ قبول ومقبول فرما۔

☆ یا اللہ کریم! اس ختم خواجگان کی برکت سے ہماری تمام مشکلات حل فرما۔

☆ یا اللہ کریم! ہمیں ظاہری و باطنی بیماریوں سے شفا عطا فرما۔

☆ یا اللہ کریم! مخلوق کے ہر شر سے ہم کو بچا کر اپنی حفاظت میں رکھ۔

☆ یا اللہ کریم! ہم کو غیروں کے دروازے سے بچا کر اپنے ہی دروازے سے ہر قسم کی نعمت عطا فرما۔

☆ یا اللہ کریم! حضور ﷺ کی تمام اُمت پر اپنا خصوصی رحم و کرم فرما۔ اور دائمی اصلاح فرما۔

☆ یا اللہ کریم! اس بستی اور اس شہر پر رحم فرما۔ اور یہاں کے رہنے والوں کو نیک بنا کر آپس میں اتحاد و اتفاق نصیب فرما۔

☆ یا اللہ کریم! پاکستان کو اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے بچا کر ہمیشہ قائم و دائم اور سلامت رکھ۔

☆ یا اللہ کریم! جو لوگ اس محفل پاک میں شامل ہیں۔ اور جو لوگ دعا کے طالب ہیں۔ یا دعا کے لئے خط لکھتے ہیں۔ یا ٹیلی فون کرتے ہیں۔ اور جو حضرات دور ونزدیک سے سفر کر کے محض تیری عطاء سے ہمارے پاس تشریف لاتے ہیں۔ ان سب حضرات حاضر وغائب کی کل حاجتیں دینی ودنیاوی پوری فرما کر اِن تمام حضرات کو ظاہری و باطنی نعمتوں سے مالا مال فرما آمین۔ بحرمۃ سید المرسلین نبی آخر الزمان ﷺ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

اُنصُرنَا فَاِنَّکَ خَیرُ النَّاصِرِینَ ☆وَاغفِرلَنَا فَاِنَّکَ خَیرُالغَافِرِینَ ☆ وَارحمنَا فَاِنَّکَ خَیرُالرَّازِقِین ☆وَافتَح لَنَا فَاِنَّکَ خَیرُ الفَاتِحِین ☆ وَارزُقنَا فَاِنَّکَ خَیرُالرَّازِقِین ☆وَاحفَظنَا اَھلَنَا وَمَا لَنَا وَاولَادَنَا وَوَالِدَینَا فَاِنَّکَ خَیرُالحَافِظِین ☆

وَاھدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الفَقرِ وَالدَّینَ وَکُلِّ مَرَضٍ وَکُلِّ شَرِّوَقَومَ الظَّالِمِین ۔☆

سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَکبَرُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ o

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیرِ خَلقِہٖ سَیِّدنَا مُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ بِرَحمَتِكَ یَااَرحَمَ الرَّاحِمِینَ o آمین۔

ختم وفاتحہ شریف قادریہ :

جناب حضرت شیخ محمد اکرم قدوسیؒ اپنی کتاب اقتباس الانوار میں حضرت پیرانِ پیر سید شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ کے تذکرہ کے باب میں فرماتے ہیں۔ کہ! فاتحہ شریف پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ 11 مرتبہ درودِ پاک، پھر 11 مرتبہ سورہ فاتحہ، پھر 11 مرتبہ آیت الکرسی، پھر 11 مرتبہ سورہ اخلاص، پھر 11 مرتبہ سورہ فلق، پھر 11 مرتبہ سورہ والناس، پھر 11 مرتبہ درودِ پاک، پھر 111 مرتبہ دُعائے سیفت کافی المھمات پڑھے۔ پھر دو نماز برائے ایصالِ ثواب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اس طرح پڑھے۔ کہ سورہ فاتحہ کے بعد 3 مرتبہ آیت الکرسی اور 11 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ بعد سلام بحالت سجدہ دعائے ''**یا ودود یا ذوالعرش المجید۔۔۔**'' والی دعا کو 11 مرتبہ پڑھیں۔ پھر سجدے سے سر اُٹھا کر ان تمام کا ثواب جناب پیرانِ پیر سیدنا شیخ عبدالقادر

جیلانیؒ کو تحفۃً وہدیۃً پیش کریں۔ پھر دل پر دم کر کے تصور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ یا ان کے روزہ (مقبرہ) کا کر کے چند منٹ مُراقبہ کرلیں۔ اگر یہ عمل روزانہ رات کو سونے سے پہلے مسلسل کیا جائے۔ تو اس عمل کے بے شمار منافع وفوائد حاصل ہوں گے۔ اور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی بار بار زیارت کا بھی شرف حاصل ہوتا رہے گا۔ انشاءاللہ العظیم۔

ختمِ خواجگانِ نقشبندیہ :

صاحب خزینۃ الاسرار جناب مولانا مولوی حق نازلی نقشبندیؒ ختم خواجگانِ نقشبندیہ کے خواص اور فضائل کے ضمن میں رقم طراز ہیں۔ کہ تمام دینی و دنیوی مُرادوں کے حاصل کرنے کے لئے، دشمنوں وحاسدوں کے شر کو دفع کرنے کے لئے، تجلیات و اسرار و رموز کے حصول کے لئے ختمِ خواجگان دراصل اکسیرِ اعظم و کبریتِ احمر، انتہائی پُر تاثیر اور سریع الاجابت کا حامل ہے۔ ترتیب وترکیب ختمِ خواجگان کی یہ ہے۔ کہ! اول استغفار 100 مرتبہ پڑھا جائے۔ اس کے بعد 7 مرتبہ سورہ فاتحہ اور 100 مرتبہ درودوسلام پڑھا جائے۔ پھر سورہ الم نشرح 79 مرتبہ پڑھ کر 1000 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی جائے۔ پھر سورہ فاتحہ 7 مرتبہ پڑھ کر 100 مرتبہ درودِ پاک پڑھا جائے۔ پھر اس پڑھائی کا ثواب اپنے شیخ طریقت سے آنحضور نبی اکرم ﷺ تک ایصالِ ثواب کر کے اللہ تعالیٰ سے انہی تمام بزرگوں کے وسیلہ سے اپنی حاجت اللہ عزوجل کے حضور پیش کرے۔ روزانہ اس عمل کی تکرار کرے۔ زیادہ سے زیادہ 4 چار ایام میں حاجت ضرور پوری ہوجائے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ لیکن اس ورد کو کم از کم 7 ایام تک مسلسل بلاناغہ کرتے رہنا چاہیئے۔ اگرچہ حاجت پوری ہی کیوں نہ ہوجائے۔ سلاسلِ طریقت بالخصوص سلسلہ نقشبندیہ میں وِرد اسم ذات اللہ اور ذکر نفی اثبات کے بعد اس ختم کو اس کے پرتاثیری خواص وسریع الاجابت ہونے اور لوگوں کی بروقت حاجات پوری ہونے کی وجہ سے افضل وارفع مانا اور سمجھا جاتا ہے۔ اس ورد (ختمِ خواجگان) کے باقاعدہ کرنے سے ارواح طیبات ہمیشہ معاون ومددگار رہتی ہیں۔ جو مسلمان اُن ارواح سے استغاثہ کرے۔ تو وہ اس شخص کی فریادرسی ضرور کرتے ہیں۔ چونکہ ہم گناہوں میں لت پت لوگ ہیں۔ اسی لئے اِن بزرگوں کے طفیل وتوسل سے مدد طلب کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم المرتبت درجہ وحیثیت کے حامل ہیں۔ ورنہ تو!

☆ **لا تحرك ذره الا باذن الله** ☆ **نحن اقرب اليه من حبل الوريد۔**

قضائے حاجت کے لیے ختم قادریہ کی عجیب وپرتاثیر ترتیب :

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسیؒ اپنی گراں مایہ تالیف **اقتباس الانوار** میں صاحب **تحفة الراغبين** سے یہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ختم شریف قادریہ پر مداومت کرنے سے تمام مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اور تمام مشکلات حل ہوتی ہیں۔ منگل کا دن گزار کر شب بدھ سے یہ ختم شریف قادریہ شروع کیا جائے۔ اور شب جمعہ تک پڑھا جائے۔ تو انشاءاللہ مقصد پورا ہوگا۔ ورنہ حصول مقصد تک پڑھتے رہیں۔ ختم شریف قادریہ کی ترتیب یہ ہے۔ کہ!

پہلے طہارتِ ظاہری وباطنی حاصل کرے۔ پھر نماز تحیۃ الوضو ادا کرے۔ اس کے بعد ایک دوگانہ جناب پیران پیر حضور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو اس طرح سے ایصال ثواب کرے کہ ہر رکعت میں **سورہ فاتحہ** کے بعد گیارہ بار **سورۃ اخلاص** پڑھے۔ سلام کے بعد **درود و سلام** گیارہ بار، **کلمہ تمجید** گیارہ بار، **دعائے هفت کافی** ۱۱۱۔ بار اور **اسم اعظم قادریه** (یعنی کہ **شَیْأً لِلّٰهِ یَا شَیْخُ عَبْدِ الْقَادِرْ القادر جیلانیؒ**) بھی ۱۱۱ پڑھے۔ پھر **سورۃ یٰسین** ایک بار اور **سورہ الم نشرح** ۱۴۱۔ بار پڑھ کر آخر میں **درو و سلام** کا ثواب آنحضور جناب پیران پیر بانیؒ سلسلہ قادریہ کو ایصال کرے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر باری تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے۔ انشاءاللہ مقصد ضرور حاصل ہوگا۔ دعائے ہفت کافی یہ ہے۔

بِسْمِ الله الرحمن الرحیم ۔ اَللّٰهُ الْکَافِیُ ☆ قَصَدْ تُ الْکَا فِیُ ☆ وَجَدْ تُ الْکَا فِیُ ☆ کَفَا نِیَ الْکَا فِیُ ☆

لِکُلِّ الْکَافِیُ☆ وَ نِعْمَ الْکَافِیُ☆ وَھُوَ الْکَافِی☆ وَلِلّٰہِ الْحَمْدِ۔o

ختمِ خواجگانِ قادریہ کا طریقہ :

حضرت امداد اللہ مہاجر مکی ؒ اپنی کتاب ''کلیاتِ امدادیہ'' میں فرماتے ہیں۔کہ! کسی بڑی بات (حل المشکلات و قضائے حوائج) حاصل ہوجانے کے لئے دو نوافل پڑھیں۔سلام پھرنے کے بعد **111** مرتبہ ''سورہ الم نشرح'' پھر **111** مرتبہ ''کلمہ تمجید'' پھر **1** مرتبہ ''سورہ یٰسین شریف پڑھے۔

اگر بڑا ختم کرنا ہے۔تو سلام پھرنے کے بعد **1111** مرتبہ ''سورہ الم نشرح'' پھر **1111** مرتبہ ''کلمہ تمجید'' پھر **41** مرتبہ ''سورہ یٰسین شریف پڑھے۔

لیکن ہرصورت میں ختم شریف خواجگان قادری سے قبل و بعد **111** مرتبہ ''درود وسلام'' ضرور پڑھنا ہے۔(اگر ممکن ہو تو بعد اَز ختم کوئی صدقہ خیرات یا کسی شیرینی پر خواجگانِ قادری کے بزرگان کی فاتحہ پڑھ کر بانٹ دیں) اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی مراد مانگے۔

ختمِ خواجگانِ قادریہ کا طریقہ :

حضرت امداد اللہ مہاجر مکی ؒ اپنی کتاب ''کلیاتِ امدادیہ'' میں فرماتے ہیں۔کہ! ہر مشکل و مہم کے واسطے وضو کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔پہلے **10** مرتبہ درود وسلام پڑھے۔پھر **360** مرتبہ ''**لا ملجا لا منجا من الله الا اليه**'' پڑھ کر **360** مرتبہ ''سورہ الم نشرح'' پڑھے۔پھر **360** مرتبہ ''**لا ملجا لا منجا من الله الا اليه**'' پڑھ کر درود وسلام پڑھ کر ختم کرلے۔(اگر ممکن ہو تو بعد اَز ختم کوئی صدقہ خیرات یا کسی شیرینی پر خواجگانِ قادری کے بزرگان کی فاتحہ پڑھ کر بانٹ دیں) پھر اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت اَدب واحترام و عاجزی سے اپنی مراد مانگے۔

یاد رہے۔کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ نے یہ دعا اس طرح لکھی ہے۔**لا ملجا لا ينجى من الله الا الله** ۔اور اس ختم کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ ؒ اپنی کتاب ''انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ'' میں فرماتے ہیں۔ختم شریف پڑھنے کے بعد کچھ مٹھائی پر خواجگانِ چشت اہل بہشت پر فاتحہ پڑھے۔اَب اللہ تعالیٰ سے دوبارہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں۔(مگر) اسی طرح سے وہ ہر روز یہ عمل دہراتا رہے۔چند ہی ایام میں مشکل حل ہوجائے گی۔اور مقصود حاصل ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اورادِ فتحیہ شریف کے ختم کا طریقہ :

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ اپنی کتاب ''انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ'' میں فرماتے ہیں۔کہ! میر سید علی ہمدانی ؒ کا طریقہ میرے والد گرامی (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ کے والد محترم حضرت شاہ عبدالرحیم ؒ) نے اپنے قلم سے اس طرح لکھا ہے۔کہ (طالبِ صادق) نصف رات کی ابتدا میں اُٹھے۔تازہ وضو کر کے دو رکعت نفل (اس طرح سے) پڑھے۔کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پندرہ **15** مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔سلام پھیرنے کے بعد **1000** ایک ہزار مرتبہ تسمیہ شریف (**بسم الله ---**) پڑھے۔اس کے بعد **1000** ایک ہزار مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔**يا خفى الالطاف ادركنى بلطفك الخفى** ۔اس کے بعد **1001** ایک ہزار ایک مرتبہ **یا بدوح** پڑھے۔پھر اپنا سر اپنے ہی گریبان میں ڈال کر مراقب ہو۔اور ملاحظہ کرے۔کہ! عالمِ غیب سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے۔فراغت کے بعد دوگانہ پڑھ کر (اس دوگانہ اور ختم شریف) کا ثواب حضرت میر سید علی ہمدانی ؒ کو بخشے۔(حاجت پوری ہونے تک، ہر رات یہی ختم پڑھتا رہے۔انشاء اللہ چند ہی راتوں میں حاجت پوری ہوجائے گی)

مزید تفصیل کے لئے جواھر اولیاء، اقتباس الانوار اور سلسلہ عالیہ قادری کے بزرگان کی کُتب کا مطالعہ کریں۔

باب نمبر
14

بابِ نماز

سات ایام کے نوافل۔

مختلف مواقع کے نوافل۔

معمولاتِ یومیة

از

مُحمد عبدالرؤف بلوچ

نفلی نمازیں

یا یها الذین اٰ منوا اذا قمتم الی الصلاۃ فاغسلوا وجوهکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برء وسکم وارجلکم الی الکعبین ط (سورہ مائدہ۔آیت نمبر5)

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اُٹھو۔تو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو۔اپنے سروں کا مسح کرو۔اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو۔

واقم الصلٰوۃ طاِن الصلوۃَ تنھٰی عن الفحشاءِ والمنکر ط

اور نماز کو قائم کریں۔بے شک نماز بے حیائی اور نا شائستہ امور سے روکتی رہتی ہے۔(عنکبوت۔45)

جو نماز نمازی کو بدکاری سے باز نہ رکھے۔وہ نماز نمازی کو اللہ تعالیٰ سے اور دور کردے گی۔ (**المعجم الکبیر**۔طبرانی)

واقم الصلٰوۃ لذکری۔ نماز میری یاد کے لئے قائم کرو۔(سورہ طٰہٰ۔آیت نمبر14)

قد افلح المؤمنون، الذین هم فی صلا تهم خا شعون۔

وہ مومنین فلاح پاگئے۔جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔(سورہ مومنون۔آیت نمر1۔2)

فخلف من م بعد هم خلف ا ضا عوا الصلٰوۃ واتبعوا الشهٰوٰت فسوف یلقون غیا۔

پھر ان کے بعد ایسے لوگ اِن کی جگہ آئے۔جنہوں نے نمازوں کو برباد کیا۔اور اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے چلے۔چنانچہ اِن کی گمراہی بہت جلد اِن کے سامنے آجائے گی۔(سورہ مریم۔آیت نمبر59)

فو یل للمصلین الذین هم عن صلا تهم سا هون۔

ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے۔جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔

حدیث میں آتا ہے۔کہ! حضرت سعدؓ فرماتے ہیں۔(کہ)مَیں نے نبی مکرم ﷺ سے پوچھا۔**الذین هم عن صلا تهم سا هون**۔کے بارے میں پوچھا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔وہ لوگ جو نماز کو وقت سے مؤخر کرتے ہیں۔

نماز کے بارے میں چند احادیثِ نبویہ ﷺ

لا ایمان لمن لا صلٰوۃ له۔ جس کی نماز نہیں ، اُس کا ایمان نہیں۔ (الحدیث نبوی ﷺ)

الصلٰوۃ معراج المؤمنین۔(بخاری شریف) نماز مومنین کی معراج ہے۔

☆ صحیح بخاری میں ہے۔کہ! جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولِ معظم ﷺ پر ایمان لایا۔اور نماز کو قائم کیا۔اور روزے رکھے۔تو اللہ تعالیٰ پر اس (نماز پڑھنے والے نمازی) کا یہ حق ہو جاتا ہے۔کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اسے جنت میں داخل کرے۔

☆ مسند امام احمد بن حنبل میں ہے۔کہ! جو نماز کو پابندی سے ادا کرے۔تو یہ نماز قیامت کے دن اُس (نمازی) کے لئے نور، دلیل اور بخشش کا وسیلہ ہوگی۔

☆ حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے۔کہ حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔''لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو۔فرض نماز کے علاوہ مرد کی سب سے افضل نماز وہ ہوتی ہے۔جسے وہ اپنے گھر میں پڑھے۔(سنن نسائی)

☆ حضرت سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے۔کہ حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز ادا کرلے۔تو اسے چاہیئے۔کہ اپنے گھر کے لئے نماز میں سے کچھ حصہ بچا کر رکھے۔کیونکہ اللہ عزوجل اس نماز کے سبب اس کے گھر میں خیر و برکت عطا فرمائے گا۔(صحیح مسلم)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن سعدؓ کہتے ہیں۔کہ میں نے آنحضرت رسالت مآب ﷺ سے سوال کیا۔کہ جونماز میں گھر میں ادا کروں یا جونماز میں مسجد میں ادا کروں۔ان میں سے کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا۔کیاتم نہیں دیکھتے۔کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے۔پھربھی مجھے فرض نماز کے علاوہ دیگر نمازیں اپنے گھر میں ادا کرنا مسجد میں ادا کرنے سے زیادہ پسند ہے۔(سنن ابن ماجہ)

☆ جان لو! کہ تمھارے اعمال میں بہترین عمل نماز ہے۔(سنن ابن ماجہ)

☆ بندے کو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب نماز میں حاصل ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

☆ ایک مشہور ومعروف حدیثِ قُدسی ہے۔کہ ! میرا بندہ کثرت نوافل سے میرے اس قدر قریب آجاتا ہے۔کہ میں اس کی بصارت بن جاتا ہوں۔جس سے وہ دیکھتا ہے۔میں اس کان بن جاتا ہوں۔جس سے وہ سُنتا ہے۔میں اس کی زبان بن جاتا ہوں۔جس سے وہ کلام کرتا ہے۔میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں۔جن سے وہ گرفت کرتا ہے۔میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں۔جن سے وہ چلتا ہے۔جب وہ مجھ سے کوئی سوال کرتا ہے۔تو میں اسے ضرور دیتا ہوں۔

(یہ ایک مشہور حدیث قدسی ہے۔جو کہ حدیث کی کتبِ صحاحِ ستہ اور تصوف کی کتب میں تواتر اور تسلسل کے ساتھ موجود ہے۔)

فرض نمازوں کے علاوہ چند ایسی نفل نمازیں بھی احادیثِ نبوی ﷺ میں صحیح روایات کے ساتھ منقول ہیں۔جو اہلِ تقوٰی مسلمان بہن بھائیوں کے عظیم المرتبت درجات میں بلندی اور نیکیوں کے حصول کے لئے ادا کی جاتی ہیں۔اور احادیثِ نبویہ ﷺ اور آثار میں ان نمازوں کی بہت سی روایات مِلتی ہیں۔اولیائے عُظام نے توان نفل نمازوں کو اپنے اوپر فرض کررکھا تھا۔کیونکہ انہیں قائم کرنے ہی سے قُربِ خُداوندی حاصل ہوتا ہے۔

☆ ایک مشہور ومعروف حدیث ہے۔کہ ! حضرت ابوسلمہؓ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔کہ! انہوں نے فرمایا رسول اکرم ﷺ نے فرماتے ہیں۔کہ! بتاؤ۔ اگرتم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو۔اور وہ روزانہ اس سے پانچ مرتبہ غسل کرے۔تو کیا اس کے جسم پر (کوئی) مَیل باقی رہتی ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ، نہیں۔(تو) آپ ﷺ نے فرمایا۔نمازوں کی (بھی بعینہٖ) یہی مثال ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے (نمازی بندے) کی تمام خطائیں مٹادیتا ہے۔

☆ ایک حدیث ہے۔کہ ! حضرت ابوثعلبہ قلبیؓ کہتے ہیں۔(کہ) مَیں نے جناب امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا۔۔فرماتے ہیں۔رسولِ مکرم ﷺ نے فرمایا۔لوگ (گناہوں اور برے کاموں کی) آگ میں جلتے ہیں۔(جب وہ) صبح کی نماز پڑھتے ہیں۔تو (وہی صبح کی نماز) پہلے کے گناہوں کو دھوڈالتی ہے۔یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے پانچوں نمازوں کا ذکر فرمایا۔

☆ حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت حارثؓ فرماتے ہیں۔کہ! حضرت عثمانؓ بیٹھے۔پھر آپؓ نے پانی منگوا کر وضو کیا۔پھر فرمایا۔مَیں نے رسولِ اکرم ﷺ کو دیکھا۔(کہ) آپ ﷺ نے (بھی) اسی طرح وضو کیا۔جیسے مَیں نے کیا۔پھر فرمایا۔جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا۔پھر کھڑا ہوا۔اور ظہر کی نماز پڑھی۔تو صبح کی نماز سے اَب تک کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔پھر کھڑا ہوا۔اور عصر کی نماز پڑھی۔تو ظہر کی نماز سے اَب تک کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔پھر مغرب کی نماز پڑھی۔تو عصر سے مغرب تک کے درمیان ہونے والے گناہ معاف ہوجائیں گے۔پھر عشاء کی نماز پڑھی۔تو مغرب اور عشاء کے درمیان ہونے والے گناہ معاف ہوجائیں گے۔پھر شاید وہ ساری رات سویا رہا۔پھر جب اُٹھ کر صبح کی نماز پڑھے۔تو عشاء اور صبح کے درمیان پائے جانے والے گناہ معاف ہوجائیں گے۔کیوں کہ!

نیکیاں بُرائیوں کو دور کردیتی ہیں۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔یہ نیکیاں ہیں۔(تو پھر) باقیات صالحات کیا ہیں؟ (تو) آپ ﷺ نے فرمایا۔**سبحٰن اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ ولا حول ولا قوۃ الا با للہ العلی العظیم ۔**

روزِ محشر کہ جاں گداز بود　　　اولیں پُرسش نماز بود

نفل نمازوں کی فضیلت

صلاۃ اللیل (نمازِ تہجد):

فرض نمازوں کے بعد نفل نمازوں میں سب سے بڑا درجہ صلاۃُ اللیل (نمازِ تہجد) کا ہے۔صحابہ کرام ؓ ،تابعین وتبع تابعینِ ذی اکرام ؒ، اولیائے عظام ؒ و عُلمائے حق ؒ نے تو اس نماز کو اپنی فطرت بنایا ہوا تھا۔اور اُنہوں نے کئی کئی دہائیوں تک کسی ایک رات بھی اس نماز کو قضا نہیں کیا۔اور یہ حضرات اس نماز کی خیر و برکت و بدولت عظیم المرتبت وارفع مقامات سے سرفراز ہوئے۔

☆　صحیحین کی متفق علیہ یہ حدیث نبوی ﷺ ہے۔کہ!

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔جب رات کا تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔تو ہمارا رب تبارک وتعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے۔اور ارشاد فرماتا ہے۔کوئی جو مجھ سے دُعا کرے۔تاکہ میں اس کی دعا کو قبول کروں۔ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے۔تاکہ میں اسے عطا کروں۔ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے۔کہ میں اسے بخش دوں۔(صحیح مسلم ، صحیح بُخاری)

☆　حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں۔کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ جل شانہ کے مہینے محرم الحرام کے ہیں۔اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی ہے۔(صحیح مسلم،نسائی،ترمذی)

وقت اور تعدادِ نمازِ تہجد :

بعد نمازِ عشاء رات کو بوقتِ سحر اُٹھنے سے پہلے کبھی بھی۔تعداد کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔صحابہ کرام ؓ اور اولیائے عظام وعُلمائے حق تو پوری پوری رات نماز پڑھتے ہیں۔حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ ؒ اور حضور سید شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کے بارمیں ثقہ روایات میں ملتا ہے۔کہ! یہ دو حضرات چالیس سے زیادہ برسوں سے عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا کرتے رہے۔سبحان اللہ۔

صلاۃ الا شراق :

صلاۃ الاشراق کے ضمن میں ایک روایت یہ ہے۔کہ! حضرت انس ؓ سے روایت ہے۔کہ آنحضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔جو شخص صبح کی نماز باجماعت پڑھ کر طلوعِ آفتاب تک بیٹھا۔اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا۔پھر دو رکعت نمازِ اشراق ادا کی۔اس کے لئے کامل (ومقبول) حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔حضرت انس ؓ فرماتے ہیں۔کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے لفظ ''**تامہ**'' کامل تین مرتبہ فرمایا۔(جامع ترمذی،طبرانی اور بیہقی)

وقت اور تعدادِ نمازِ اشراق :

بعد نمازِ فجر سورج نکلنے کے ایک یا دو نیزے بلند ہو جانے یعنی کہ سورج نکلنے کے 15 سے 20 منٹ کے بعد سے وقت شروع ہو جاتا ہے۔تعداد کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ چار رکعتیں ہیں۔

صلاۃ الضُحیٰ (نمازِ چاشت):

☆　صلاۃ الضُحیٰ کے ضمن میں ایک روایت یہ ہے۔کہ! حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا۔مجھے میرے خلیل (رحمت اللعالمین ﷺ) نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی۔کہ مرتے دم تک انہیں نہ چھوڑوں۔ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔نماز چاشت پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔(صحیح بخاری ، صحیح مسلم)

☆　حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے۔کہ حضرت رسالت مآب ﷺ نے فرمایا۔جو شخص چاشت کی دو رکعت کی پابندی کرتا

ہے۔اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔(جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

☆ حضرت ابوذر غفاری ؓ راوی ہیں۔کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے۔اور جس میں کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ہر تسبیح صدقہ ہے۔اور ہر حمد صدقہ ہے۔اور **لا الـہ الا اللہ** کہنا صدقہ ہے۔اور **اللہ اکبر** کہنا صدقہ ہے۔اور اچھی بات کا حُکم کرنا صدقہ ہے۔اور بُری بات سے منع کرنا صدقہ ہے۔اور دو رکعت نمازِ چاشت پڑھنا ایسا ہے۔جیسا اس نے تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ دیا ہے۔(صحیح مسلم)

☆ تین محدثینؒ نے تین راویوں سے حدیث نبوی ﷺ نقل کی ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔اے ابنِ آدم! شروع دن میں میرے لئے چار رکعت پڑھ لے۔آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔(جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، الدارمی)

وقت اور تعدادِ نمازِ چاشت:

آفتاب بُلند ہونے سے نصف النہار تک اس نماز کا وقت ہے۔علمائے کرام عموماً نمازِ اشراق کے ایک یا دو گھنٹے کے بعد اس نماز کو پڑھتے ہیں۔تعداد کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

صلاۃ الاوابین (نمازِ اوابین):

صلاۃ الاوابین کے ضمن میں ایک روایت یہ ہے۔کہ! حضرت ابوہریرہ ؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت نفل اس طرح پڑھے۔کہ ان (چھ رکعت) کے درمیان کوئی بُری بات نہ کرے۔اس کے لئے یہ نفل بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے۔(جامع ترمذی، ابن ماجہ)

وقت اور تعدادِ نمازِ اوابین:

بعد نمازِ مغرب فرض، سُنت اور نفل کے بعد یہ نماز ادا کی جاتی ہے۔تعداد کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں ہیں۔صحابہ کرام ؓ اور اولیائے عظام و عُلمائے حق تو مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت کو بہت قیمتی سمجھتے تھے۔اسی لئے وہ حضرات مغرب و عشاء کے درمیان نوافل ہی پڑھتے رہتے تھے۔اقوال، حالات اور آثارِ تابعین و اولیائے عُظام و عُلمائے کرام میں وارد ہے۔کہ یہ وقت نزولِ ملائکہ کا ہے۔اسی لئے اس وقت دعائیں پُر تاثیر اور سریع الاجابت ہوا کرتی ہیں۔(واللہ اعلم بالصواب)

صلاۃ تحیۃ الوضو (نمازِ تحیۃ الوضو):

☆ صلاۃ تحیۃ الوضو کے ضمن میں ایک روایت یہ ہے۔کہ! حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے۔کہ نبی آخر الزماں ﷺ نے حضرت بلال ؓ سے نمازِ فجر کے وقت فرمایا۔اے بلال ؓ! مجھے اپنا وہ امید افزا عمل بتاؤ جو تم نے زمانہ اسلام میں کیا ہو۔کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمھارے جوتوں کی آواز سُنی ہے۔عرض کیا۔میرے نزدیک تو ایسا امید افزا کوئی عمل نہیں ہے۔ماسوائے اس کے۔کہ میں نے رات یا دن کی کسی بھی ساعت میں جب بھی وضو کیا۔تو اس کے ساتھ نماز (تحیۃ الوضو) جو قسمت میں لکھی ہے۔ضرور پڑھی ہے۔یہ حدیث نبوی ﷺ متفق علیہ ہے۔

وقت اور تعدادِ نمازِ تحیۃ الوضو:

زوال و مکروہ اوقات کے علاوہ جب بھی وضو کیا جائے۔تو یہ نماز گھر یا مسجد میں پڑھی جاسکتی ہے۔اس نماز کی تعداد صِرف دو رکعت ہی ہے۔صحابہ کرام ؓ اور اولیائے عظام و عُلمائے حق اس نماز کو باقاعدگی سے ادا فرماتے تھے۔

صلاۃ تحیۃ المسجد (نمازِ تحیۃ المسجد):

☆ صلاۃ تحیۃ المسجد کے ضمن میں ایک روایت یہ ہے۔کہ! حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں۔کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔جب (بھی) تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو۔تو دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔(متفق علیہ)

وقت اور تعدادِ نمازِ تحیۃ المسجد :

زوال و مکروہ اوقات کے علاوہ جب بھی مسجد میں داخل ہوں۔تو اگر وقت میسر ہو۔تو یہ نماز پڑھ لینی چاہیئے۔اس نماز کی تعداد صرف دو رکعت ہی ہے۔صحابہ کرامؓ اور اولیائے عظام و عُلمائے حق اس نماز کو بھی باقاعدگی سے ادا فرماتے تھے۔

صلاۃ التسبیح (نمازِ تسبیح):

صلاۃ التسبیح کے ضمن میں ایک روایت یہ ہے۔کہ! حضرت عبداللہ بن عُمرؓ فرماتے ہیں۔کہ مجھ سے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تمھارے گُناہ تمام اہلِ زمین سے بھی زیادہ ہوں۔تب بھی اس (نماز) کے باعث معاف کر دیئے جائیں گے۔میں نے عرض کیا۔اگر اس وقت نہ پڑھ سکوں؟ فرمایا۔رات اور دن میں جس وقت بھی پڑھ سکو۔(سُنن ابوداؤد)

طریقہ نمازِ تسبیح :

اس نماز کے پڑھنے میں خصوصی بات یہ ہے کہ اس نماز میں یہ تسبیح 300 مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ **سُبحان اللہ۔ والحمد للہ۔ ولا الہ الا اللہ۔ واللہ اکبر** ☆ اس نماز کا عام ورائج طریقہ یہ ہے۔کہ تکبیرِ تحریمہ کے بعد ثناء پڑھے۔ثناء کے بعد یہی تسبیح 15 مرتبہ پڑھے۔پھر تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھ کر یہی تسبیح 10 مرتبہ پڑھے۔پھر رکوع میں 3 مرتبہ **سبحان ربی العظیم** کے بعد یہی تسبیح 10 مرتبہ پڑھے۔پھر رکوع سے سیدھے ہوکر **سمع اللہ لمن حمدہ** اور **ربنا لک الحمد** کے بعد یہی تسبیح 10 مرتبہ پڑھے۔پھر سجدے میں 3 مرتبہ **سبحان ربی الاعلٰی** کے بعد یہی تسبیح 10 مرتبہ پڑھے۔پھر سجدے سے اُٹھ کر جلسہ میں یہی تسبیح 10 مرتبہ پڑھے۔پھر سجدے میں 3 مرتبہ **سبحان ربی الاعلٰی** کے بعد یہی تسبیح 10 مرتبہ پڑھے۔اس طرح پہلی رکعت میں اس تسبیح کی مجموعی تعداد 75 مرتبہ ہوئی۔باقی تینوں رکعتوں میں ثناء وتعوذ کے ماسوا اسی طریقہ سے نماز کو مکمل کریں۔ہر رکعت میں یہی تسبیح 75 مرتبہ ہوگی۔اور چاروں رکعتوں میں اس تسبیح کی مجموعی تعداد 300 مرتبہ پڑھنا ہوگی۔اِس نماز کی احادیث نبوی ﷺ میں بہت تعریف کی گئی ہے۔اور مسلمانوں کو اِس نماز کے پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

وقت اور تعدادِ نمازِ تسبیح :

زوال و مکروہ اوقات کے علاوہ جب چاہے۔یہ نماز گھر یا مسجد میں پڑھی جاسکتی ہے۔اس نماز کی تعداد صرف چار رکعت ہی ہے۔بہتر تو یہ ہے۔کہ ظُہر کی نماز سے پہلے یہ نماز پڑھ لی جائے۔صحابہ کرامؓ اور اولیائے عظام و عُلمائے حق اس نماز کو باقاعدگی سے ادا فرماتے تھے۔کیونکہ اِس کی فضیلت وخواص بہت زیادہ ہیں۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ:

نمازِ جنازہ دراصل اعتکاف ہی کی طرح فرضِ کفایہ ہے۔کہ! ایک نے بھی پڑھ لی۔تو سارے اہلِ محلّہ بری الذمہ ہوگئے۔(ورنہ جس جس کو خبر پہنچی۔اور وہ نمازِ جنازہ پڑھنے نہیں گیا۔تو وہ گناہ گار رہا۔الدرالمختار، ردالمختار، فتاوٰی ہندیہ) اور جتنے زیادہ لوگ نمازِ جنازہ میں شریک ہوں گے۔اُتنا میت کو فائدہ ہوگا۔(احادیثِ نبوی ﷺ کے مطابق، کم از کم تین صفیں تو ضرور ہوں) بہرحال! جوتا پہن کر یا جوتا اُتار کر بھی نمازِ جنازہ ادا ہو جاتی ہے۔مگر ادب کا تقاضہ یہ ہے۔کہ! جوتے اُتار کر نمازِ جنازہ پڑھی

جائے۔ اگر جوتے پہن کر یا جوتے پر کھڑے ہوکر نماز جنازہ پڑھنی ہی ہے۔ تو جوتا گندگی وغلاظت سے پاک ہونا چاہیئے۔ نمازِ جنازہ میں دوارکان ہیں۔ 1۔ 4 مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ 2۔ قیام۔

نمازِ جنازہ میں 3 چیزیں سنت ہیں۔ 1۔ اللہ عزوجل کی ثناء۔ 2۔ درودوسلام۔ 3۔ دعا برائے میت۔

نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ؛

نماز جنازہ کی نیت مع 4 تکبیرات ایسے پڑھنی ہے۔ کہ! کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لاکر ناف سے نیچے لاکر حسبِ دستور باندھ لے۔ اور یہ والی ثناء پڑھے۔ **سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالٰی جدك وجل ثناؤك ولا اله غيرك** ۔ پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے۔ پھر دوسری تکبیر اللہ اکبر کہے۔ اور درود شریف (بہتر ہے۔ کہ درودِ ابراہیمی پڑھ لے) پڑھ لے۔ بعد درود تیسری تکبیر اللہ اکبر کہہ کر اپنے، میت اور تمام مومنین مرد وخواتین کی مغفرت کی دعا مانگے۔ مشہور دعا یہ ہے۔ **اللهم اغفر لحيتنا و ميتنا و شاهدنا و غا ئبنا و صغيرنا و كبيرنا و ذكرانا وانثا نا۔ اللهم من احييته منا فا حيه على الاسلام ومن تو فيته على الايمان ۔ اللهم لا تحرمنا اجره (اجرها)ولا تفتنا بعده۔ (بعدها) ۔اللهم واغفر له (لها)وارحمه (وارحمها)وعافه (عافها)واعف عنه (عنها)واكرم نز له (نزلها)** ۔۔۔ پھر آخری یعنی چوتھی تکبیر کے بعد بغیر کوئی دعا پڑھے ہاتھ کھول لے۔ اور سلام پھیر دے۔ پس نمازِ جنازہ مکمل ہوگئی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مزید نوافل کا بیان (اسبوع الصلاۃ)

گو کہ یہ نمازیں صحاح ستہ میں تو موجود نہیں ہیں۔ لیکن ان نمازوں کو سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی البغدادیؒ نے غنیۃ الطالبین میں، حضرت شیخ الاسلام بہاؤالدین زکریا مُلتانیؒ نے الاوراد میں، حجۃ الاسلام امام غزالیؒ نے احیاء العلوم الدین میں، امام اجل شیخ ابو طالب مکیؒ نے قوت القلوب میں، شیخ عبدالحق مُحدث دہلویؒ نے ایام الاسلام میں، حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری نے جواہر خمسہ میں، سلسلہ عالیہ چشتیہ کے مشہور و معروف ملفوظات کے مجموعہ بنام ہشت بہشت میں ان نمازوں کا نہایت شرو بسط کے ساتھ بیان آیا ہے۔ چونکہ یہ حضرات اپنی ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں اور اِن سے غلط بیانی کی توقع قطعًا نہیں ہوسکتی کیونکہ ان کا اپنا ایک مخصوص و معروف مقام ہے۔ ذیل میں دی گئی ہفتے کے تمام شب و روز کی نمازوں کا بیان دیا گیا ہے۔

هفته وار ایام کے نوافل کا بیان

بروزِ اتوار کے نوافل :

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔ ''جس نے اتوار کے دن چار رکعت نماز یوں پڑھی۔ کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری آیات (**امن الرسول** ۔۔۔ سے آخر تک) پڑھیں۔ (تو) اللہ تعالیٰ اس (شخص کی نماز) کے لئے تمام نصرانی مَردوں اور عورتوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھے گا۔ اسے ایک نبیؑ کے ثواب کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔ اِس کے لئے ایک حج وعُمرہ کا ثواب لکھے گا۔ ہر رکعت کے بدلے ہزار نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اسے ہر حرف کے بدلے جنت میں خالص کستوری کا شہر عطا فرمائے گا''۔ (انشاءاللہ العظیم)

حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی المُرتضیٰؓ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ''اتوار کے دن کثرتِ نماز سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کرو۔ بے شک اللہ عزوجل یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ پس جس نے اتوار کے دن نمازِ ظُہر

کے فرض وسنتوں کے بعد چار رکعت نماز پڑھی۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اورسورہ تنزیل السجدہ پڑھی۔ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اورسورہ مُلک پڑھی۔ پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرا۔ پھر آخری دو رکعت پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اوران میں سورہ فاتحہ اورسورہ جُمعہ کی تلاوت کی۔ اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کی۔ تو اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے۔ کہ اس کی حاجت پوری فرمادے۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

بروزِ سوموار کے نوافل :

حضرت سیدنا جابر ؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔ ’’جو شخص پیر کے دن سورج بلند ہوتے وقت دو رکعتیں ادا کرے۔ ہر رکعت میں ایک بار سورہ فاتحہ، ایک بار آیت الکرسی، ایک بار سورہ اخلاص اور ایک ایک بار معوذتین (سورہ فلق وسورہ والناس) پڑھے۔ پھر سلام پھیر کر دس مرتبہ (اپنے اور والدین کے لئے) استغفار پڑھے۔ اور دس مرتبہ مجھ پر درودِ پاک پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گُناہ معاف فرمادے گا۔ (انشاءاللہ)

حضرت سیدنا انس بن مالک ؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت جناب سید المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص بروزِ سوموار بارہ رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے۔ سلام پھرنے کے بعد بارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ اور بارہ مرتبہ استغفار کرے۔ تو بروزِ قیامت ندا دی جائے گی ’’**فلاں بن فلاں کہاں ہے؟ وہ کھڑا ہو اور اللہ عزوجل سے اپنا ثواب لے لے**‘‘۔ چنانچہ بطورِ ثواب اِسے پہلے ہزار حلے اور تاج عطاء کئے جائیں گے۔ اور کہا جائے گا۔ ’’جنت میں داخل ہو جا‘‘ پس ایک لاکھ فرشتے ایک لاکھ تحائف سے اس کا استقبال کریں گے۔ اور اسے تحفے پیش کریں گے۔ حتٰی کہ وہ نور سے بنے ہوئے ہزار محلات پر جائے گا۔ جو جگمگا رہے ہوں گے۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

بروزِ منگل کے نوافل :

حضرت سیدنا یزید رقاشی ؓ، حضرت سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔ ’’جس نے منگل کے دن نصف دن کے وقت دس رکعتیں نماز پڑھیں۔‘‘ ایک روایت میں ہے۔ کہ ’’سورج بلند ہوتے وقت دس رکعتیں نماز پڑھیں۔‘‘۔ ’’ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ ایک مرتبہ آیت الکرسی اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی۔ تو ستر **70** ایام تک اس کی کوئی بُرائی نہیں لکھی جائے گی۔ اگر ستر دنوں کے اندر فوت ہو گیا۔ تو شہادت کی موت مرے گا۔ اور اس کے ستر سال کے گُناہ معاف کر دئے جائیں گے‘‘ (انشاءاللہ تعالیٰ)

حضرت سیدنا معاذ بن جبل ؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔ ’’جو شخص منگل کے روز کہ جس روز اللہ تعالیٰ نے بارش پیدا فرمائی۔ اور ابلیس روئے زمین پر آیا۔ اور اس کے لئے دوزخ کے دروازے کُھلے۔ پھر ملک الموت (حضرت عزرائیل ؑ) بندگانِ خُدا کی جانیں قبض کرنے پر مُسلط ہوا۔ اور اسی روز قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔ اور اسی روز حضرت ایوب پیغمبر ؑ بیماری میں مُبتلا ہوئے۔ (جو مسلمان اس روز) دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے۔ کہ ایک مرتبہ سورہ فاتحہ، ایک مرتبہ سورہ والتین، ایک مرتبہ سورہ اخلاص اور ایک۔ ایک مرتبہ معوذتین پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ قطرات باراں کے برابر اسے نیکیاں عنایت فرماتا ہے۔ اور بہشت میں ایک سنہری محل عطا فرمائے گا۔ اور دوزخ کے ساتوں دروازے اس پر بند ہونگے۔ اور اسے حضرت آدم پیغمبر ؑ، حضرت موسیٰ پیغمبر۔ حضرت ہارون نبی اور حضرت ایوب نبی ؑ کا ثواب مِلے گا۔ اور بہشت کے ساتوں دروازے اس پر کُھلے ہونگے۔ اور (اس نماز کے پڑھنے والا) جُملہ مصائب وآفات سے محفوظ و بے خوف رہے گا۔ (انشاءاللہ العظیم)

بروزِ بُدھ کے نوافل :

حضرت سیدنا ابو ادریس خولانی ؓ، حضرت سیدنا معاذ بن جبل ؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔ ’’جس نے بدھ کے دن سورج بلند ہوتے وقت بارہ رکعت نماز ادا کی۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ ایک

مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورہ اخلاص اور تین مرتبہ معوذتین پڑھیں۔تو عرش کے پاس ایک مُنادی نِدا دیتا ہے۔ ’’اے اللہ عزوجل کے بندے! نئے سِرے سے عمل کر تیرے گُزشتہ گُناہ بخش دیئے گئے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے تجھ سے عذابِ قبر، اس کی تنگی و تاریکی اور قیامت کی سختیوں کو اُٹھالیا۔‘‘ اس دن ایک نبیؑ کے عمل کے برابر اس کا عمل بلند ہوگا۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

حضرت سیدنا معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں۔کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔’’جو شخص بدھ کے روز۔کہ! جس دن اللہ تعالیٰ نے روشنی و تاریکی پیدا فرمائی۔دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے۔کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ، ایک مرتبہ سورہ اذا زلزلت الارض۔۔۔اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔تو اللہ تعالیٰ قیامت اور قبر کی تاریکی اس سے دور کر دے گا۔ایک سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔اور سفید نامہ اعمال اس کے ہاتھوں میں دیا جائے گا۔(انشاءاللہ العظیم)

بروزِ جُمعرات کے نوافل :

حضرت سیدنا عکرمہؓ، حضرت سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔’’جس نے جمعرات کے دن ظہر وعصر کے درمیان دو رکعتیں پڑھیں۔پہلی رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ، 100 سو مرتبہ آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ، 100 سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی۔اور(سلام کے بعد) 100 سو مرتبہ مجھ پر درودِ پاک پڑھا۔تو اللہ عزوجل اسے رجب، شعبان اور رمضان کے روزے رکھنے والے کا ثواب عطا فرمائے گا۔اور اس کے لئے حج ادا کرنے والے کی مِثل ثواب ہے۔نیز اس کے لئے مؤمنین و متوکلین کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا۔جو شخص اس دن دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے۔کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور پانچ مرتبہ سورہ اذا جاء نصر اللہ۔۔پڑھے۔اور جب عصر کی نماز پڑھے۔تو 40 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔اور 40 مرتبہ استغفار کرے۔تو اللہ تعالیٰ اسے بہشت میں ایک محل عنایت فرمائے گا۔جس میں 70 حوریں ہوں گی۔اور فرشتوں کی تعداد کے برابر ایک۔ایک سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔اور ہر ہر آیت کے بدلے ہزار۔ہزار شُہداء کا ثواب عطا ہوگا۔(انشاءاللہ العظیم)

بروزِ جمعۃ المبارک کے نوافل :

حضرت سیدنا عکرمہؓ، حضرت سیدنا علی المُرتضیٰؓ سے مروی ہے۔کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔’’جس نے جمعہ کا پورا دن نماز کے لئے ہے۔جب سورج قرار پکڑ لے۔اور نیزے کی مِقدار یا اس سے زیادہ بُلند ہو جائے۔تو کوئی بندہ مومن اچھی طرح وضو کرے۔پھر حالتِ ایمان اور ثواب کی اُمید پر دو رکعت نمازِ چاشت پڑھے۔تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے 200 نیکیاں لکھتا ہے۔اس کے 200 گناہ مٹاتا ہے۔اور جو چار رکعتیں پڑھے۔تو اللہ تعالیٰ اس کے 400 درجات بلند فرماتا ہے۔اور جو آٹھ رکعتیں پڑھے۔تو اللہ عزوجل جنت میں اس کے 800 درجات بلند فرماتا ہے۔اور اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔اور جو بارہ رکعتیں پڑھے۔تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے 2200 نیکیاں لکھتا ہے۔اور 2200 گناہ مٹاتا ہے۔اور جنت میں اس کے 2200 درجات بلند فرماتا ہے‘‘۔

حضرت سیدنا نافعؓ، حضرت سیدنا عبداللہ بن عُمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔کہ آنحضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔کہ جو جُمعۃُ المبارک کے دن جامع مسجد میں داخل ہوا۔اور جُمعہ کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز پڑھے۔ہر رکعت میں (ایک مرتبہ) سورہ فاتحہ اور 50 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لے گا۔یا اسے دکھا دیا جائے گا‘‘۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔’’جو شخص جمعہ کے دن بیس رکعت نماز پڑھے۔ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔تو بروزِ قیامت اللہ عزوجل اس شخص کو ایک لکھ صدیقین و شُہداء کے ہمراہ اُٹھائے

گا۔ ہر حرف کے بدلے نور پائے گا۔ اور پُل صراط سے بآسانی گُزر جائے گا'' (انشاء اللہ)

حضرت سیدنا معاذ بن جبل ؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔ '' جو شخص بروزِ جُمعہ دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے۔ کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ، 100 مرتبہ آیت الکرسی اور 100 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہو کر بیٹھ کر (یعنی کہ بعد سلام پھیرنے کے بحالت تشہد ہی میں) یہ دعا سات مرتبہ پڑھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ یا نور النور یا اللہ یا رحیم یا رحمٰن یا حی یا قیوم افتح ابواب رحمتک مغفرتک ومن علی ید خل الجنۃ الحنقی من النار ٥

بروزِ ہفتہ کے نوافل :

حضرت سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔ '' جو شخص ہفتہ کے دن چار رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ کافرون پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد (ایک مرتبہ) آیت الکرسی پڑھے۔ تو اللہ عزوجل ہر حرف کے بدلے اس کے لئے ایک حج وعُمرہ کا ثواب لکھتا ہے۔ ہر حرف کے بدلے ایک سال کے روزوں اور رات کے قیام (رات کے نوافل پڑھنے) کا ثواب ملتا ہے۔ اور اسے ہر حرف کے بدلے ایک شہید کا ثواب بھی عطا ہوگا۔ نیز وہ انبیاء وشُہداء کے ساتھ عرش کے سائے کے نیچے ہوگا''۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

☆☆☆☆☆☆☆☆

ھفته وار شب کے نوافل کا بیان

شب اِتوار کے نوافل :

حضرت سیدنا انس بن مالک ؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔ '' جو اتوار کی رات 20 رکعت ادا کرے۔ اور ہر رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد 50 مرتبہ سورہ اخلاص اور ایک مرتبہ معوذتین پڑھے۔ پھر 100 مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے۔ پھر 100 مرتبہ اپنے والدین کے لئے استغفار طلب کرے۔

(**اللھم اغفرلی ولولدی ولمن توالد وارحمھما کما ربیانی صغیرا واِغفر**) اور 100 مرتبہ نبی کریم ﷺ پر درودِ پاک پڑھے اور اپنی قُدرت وطاقت سے براءت کا اِظہار کر کے اللہ عزوجل کی قدرت وطاقت سے مدد مانگے۔ (یعنی **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** پڑھے) اور پھر یہ کہے۔ **اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان آدم صفوۃ اللہ تبارک و تعالیٰ و فطرتۃ و ابراھیم خلیل اللہ و موسیٰ کلیم اللہ و عیسیٰ روح اللہ و سیدنا محمد ﷺ حبیب اللہ تبارک و تعالیٰ** ۔ تو اس (نماز و ذکر کرنے والے) کے لئے اِن تمام لوگوں کی تعداد کے برابر ثواب ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ اور اِن کے برابر بھی جو دعا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ان لوگوں کے ہمراہ اُٹھائے گا ۔ جو محفوظ و مامون ہوں گے۔ اور بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہوگا۔ کہ وہ اسے انبیائے کرام ؑ کے ساتھ جنت میں داخل کرے''۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

شب سوموار کے نوافل :

حضرت سیدنا انس ؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے۔ کہ! '' جو پیر کی شب چار رکعت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **10** مرتبہ سورہ اخلاص، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **20** مرتبہ سورہ اخلاص،

تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 30 مرتبہ سورہ اخلاص اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 40 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ اس کے بعد تشہد پڑھے۔ اور سلام پھیر دے۔ پھر سورہ اخلاص 75 مرتبہ، اپنے اور اپنے والدین کے لئے استغفار 75 مرتبہ (یعنی **اللھم اغفرلی ولولدی ولمن توالد وارحمھما کما ربیانی صغیرا واغفر** کہے) اور درودِ پاک بھی 75 مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔ کہ اس کی مانگی ہوئی شئے اس کو عطا فرمائے''۔ اسے (اس مشہور و معروف نماز کو) صلوٰۃ الحاجت بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت سیدنا ابو امامہؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے۔ کہ! ''جو پیر کی شب دو رکعتیں اِس طرح ادا کرے۔ کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 15-15 پندرہ پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ والناس پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے جنتیوں میں شامل کر دیتا ہے۔ اگر چہ جہنمیوں میں سے ہو۔ اور اس کے اعلانیہ و مخفی تمام (سرزدہ) گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور اس کی پڑھی گئی ہر آیت کے بدلے ایک حج و عُمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور ایک پیر سے دوسرے پیر کے درمیان (اگر) اس (نماز کے پڑھنے والے) کی موت واقع ہو جائے۔ تو وہ شہید کی موت فوت ہوگا''۔ (انشاءاللہ العظیم)

شب منگل کے نوافل :

حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے۔ کہ! '' جس نے منگل شب منگل بارہ رکعتیں ادا کیں۔ اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 15 پندرہ مرتبہ سورہ **اذا جاء نصر اللہ** -- پڑھی۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔ جس کی لمبائی اور چوڑائی (اِس) دنیا کی وُسعت سے 700 سات سوگُنا زیادہ ہوگی''۔ (انشاءاللہ العظیم)

امیر المؤمنین خلیفہ دوئم سیدنا عمرِ فاروقؓ سے مروی ہے۔ کہ'' آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔ ''جو منگل کی رات دو رکعت نماز نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ، 7 سات مرتبہ سورہ قدر اور (سات مرتبہ) سورہ اخلاص پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم کی آگ سے آزاد فرمائے گا۔ اور بروزِ قیامت یہ نماز اس کے لئے جنت کی طرف راہنما اور دلیل ہو گی''۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

شب بُدھ کے نوافل :

خاتونِ جنت حضرت سیدنا فاطمۃُ الزہراءؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ! ''جو شخص بدھ کی رات دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں ایک مرتبہ سورہ اخلاص اور دس مرتبہ سورہ فلق پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں ایک مرتبہ سورہ اخلاص اور دس مرتبہ سورہ والناس پڑھے۔ پھر سلام (پھیرنے) کے بعد دس مرتبہ استغفار کرے۔ اور دس مرتبہ مجھ پر درودِ پاک پڑھے۔ تو ہر آسمان سے ستر ہزار 70000 فرشتے نازل ہوں گے۔ جو قیامت تک اس کا ثواب لکھتے رہیں گے۔ (انشاءاللہ العظیم)

ایک روایت میں ہے۔ کہ'' جو (بدھ کی شب) سولہ 16 رکعت نماز پڑھے۔ سورہ فاتحہ کے کے بعد جتنا چاہے (قُرآن) پڑھے۔ اور ہر دو رکعتوں کے آخر میں 30 مرتبہ آیت الکرسی پڑھے۔ اور پہلی دو رکعتوں میں 30 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ تو وہ اپنے گھر والوں میں ان دس اشخاص کی شفاعت کرے گا۔ جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

خاتونِ جنت حضرت سیدنا فاطمۃُ الزہراءؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ! ''جو شب بدھ چھ رکعتیں نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھے۔

(قل اللھم مٰلك الملك --- کل شیء قدیر o) جب (نماز) سے فارغ ہو۔ تو یوں کہے۔ **'' جزاللہ عنا سیدنا محمدا ما ھو اھلہ** '' تو اس کے ستر 70 سال کے گُناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جائے گی۔ (انشاءاللہ العظیم)

شب جمعرات کے نوافل :

حضرت سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت نبی شفیع المذنبین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ!''جس نے جمعرات کی رات مغرب وعشاء کے درمیان دو رکعتیں اس طرح پڑھیں۔ کہ ہر رکعت میں (ایک مرتبہ) سورہ فاتحہ، پانچ مرتبہ آیت الکرسی، پانچ مرتبہ سورہ اخلاص اور پانچ پانچ مرتبہ معوذتین پڑھیں۔ اور سلام کے بعد 15 پندرہ مرتبہ استغفار کیا۔ اور اس (نماز) کا ثواب اپنے والدین کو پہنچایا۔ تو بے شک اس نے والدین کا حق ادا کر دیا۔ اگر چہ ان کا (یعنی والدین کا) نہ نافرمان ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اسے شُہداء وصدیقین کا مرتبہ عطا فرمائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

شب جُمعہ کے نوافل :

حضرت سیدنا ابو ہریرہ ؓ نے حضور نبی اکم ﷺ کا یہ فرمان عالیشان نقل کیا ہے۔ کہ جو کوئی جُمعہ کی رات دو رکعت نمازِ نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی ایک۔ ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص 15 پندرہ مرتبہ پڑھے۔ (سلام پھیرنے کے بعد) آخر میں **1000** ایک ہزار مرتبہ یہ درودِ پاک پڑھے۔'' **اللھم صل علٰی سیدنا محمد ن النبی الاُمی** ''وہ مجھے دیکھے گا۔ اور اگلے جمعہ سے پہلے دیکھے گا۔ اور جس نے مجھے دیکھا۔ اس کے لئے جنت ہے۔ اور اس کے اگلے پچھلے تمام گُناہ معاف۔ (انشاء اللہ العظیم)

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ!''جو شخص شب جُمعہ (میں) مغرب وعشاء کے درمیان **12** بارہ رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور **11** مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ تو گویا اس نے **12** سال اللہ عزوجل کی اس طرح عبادت کی۔ کہ دن روزے میں اور رات قیام میں گُزاری ہو۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت سیدنا انس بن مالک ؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ!''جو شخص شب جمعہ (میں) عشاء کی نماز با جماعت پڑھے۔ اور دو سُنتیں پڑھنے کے بعد 10 رکعتیں اس طرح پڑھے۔ کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ (ایک۔ ایک مرتبہ) سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھے۔ پھر تین رکعت وتر پڑھ کر دائیں پہلو پر قِبلہ رُخ ہو کر سو جائے۔ تو گویا اُس نے شب قدر عبادت میں گُزاری۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ''روشن رات (شب جمعہ) اور چمکتے دن (بروزِ جُمعہ) مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھو۔

شب ہفتہ کے نوافل :

خاتونِ جنت حضرت سیدنا انس بن مالک ؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ!''جو شخص شب ہفتہ مغرب وعشاء کے درمیان 12 رکعتیں پڑھے۔ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا۔ اور گویا اس نے ہر مومن ومومنہ پر صدقہ کیا۔ اور یہودیوں سے بیزار ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔ کہ اس کی مغفرت فرمادے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مؤلف کے معمولاتِ عمومی (وقتاً فوقتاً)

نمبر شمار	اورادووظائف	وقت	صغیر	اکبر	کبیر
1	ایک سپارہ قرآنی مع ترجمہ	M/N	---	---	---
2	استغفراللہ العظیم	M/N	100	300	1000
3	یا سبوح یا قدوس سبحن من سبقت رحمته غضبه☆ انك لا تخلف المیعاد ۔	M/N	100	300	1000
4	یا اللہ یا حی یا قیوم یا ذوالجلال والاکرام	M/N	300	1000	2500
5	صلی اللہ علی محمد (ﷺ)	M/N	100	300	1000
6	جزاللہ سیدنا و نبینا محمد عناخیرابما ھو اھلہ۔	M/N	100	300	1000
7	لا حول ولا قوۃ الا باللہ	M/N	100	300	1000
8	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ	M/N	300	700	1500
9	اسماء الحسنی	M/N	03	10	100
10	اسماء النبی کریم (ﷺ)	M/N	03	10	92
11	سورہ اخلاص (صمدیہ) مع تسمیہ	M/N	100	300	1000
12	سبحن اللہ وبحمدہ ۔ سبحن اللہ العظیم	M/N	100	300	1000
13	آیت الکرسی مع تسمیہ	M/N	170	313	1000
14	لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ، لہ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر o	M/N	100	300	1000
15	سبحان اللہ۔ والحمد للہ۔ولاالہ الا اللہ۔ واللہ اکبر	M/N	100	300	1000
16	سورہ اخلاص	M/N	100	300	1000
17	آیت الکرسی (برائے ایصالِ ثواب جمیع اُمت محمدیہ ﷺ)	M/N	100	313	1000
18	سورہ یٰسین شریف	M/N	03	10	41
19	سورہ مزمل	N	07	41	100
20	سورہ بقرہ	N	01	01	03
	حزب البحر	N	01	03	10

M/N کا مطلب ہے۔**Night / Morning** (قبل طلوع آفتاب وبعد نمازِ عشاء)

شب جمعہ اور بروز جمعۃ المبارک کو کبیر اور باقی ایام میں صغیر یا اکبر۔

مؤلف کے روزانہ کے لازمی معمولات

نمبر شمار	اوراد و وظائف	اوقات خواندن	تعداد خواندن
1	سید الا ستغفار	بعد ہر نماز	01
2	استغفرالله الذی لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه و اسئاله التوبة۔	بعد ہر نماز.	03
3	اللهم اجر نی من النار یا مجیر ۔	بعد ہر نماز	07
4	مسبعات عشر+دعائے ابو ذرؓ + دعائے ابو درداءؓ	بعد نمازِ فجر و عصر	01
5	سوره یٰسین، سوره واقعه ، سوره مُلك ۔	بعد فجر و عشاء	03
6	اسبوع شریف (وظیفه شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ)	دن میں کبھی بھی	01
7	صلوةُ الکبری (وظیفه شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ)	دن میں کبھی بھی	01
8	دلا ئل الخیرات۔ (روزانه کی منزل)	دن میں کبھی بھی	01
9	سوره اخلاص	بعد فجر و عشاء	1000
10	صلا ة التسبیح	قبل نمازِ جمعہ	01
11	ختم خواجگان شریف قادریه	روزانہ (صغیر)	01
12	صلاة الا سرار (نمازِ غوثیہ)	ہر اسلامی ماہ کی گیارہ تاریخ	01
13	ذکر کلمه طیبه (ذِکر چہار ضربی)	بعد نماز عشاء	1200
14	الله ۔ هو۔ (ذکر نفی اثبات)	بعد نماز عشاء	1200
15	آسان اور مفید مراقبه	بعد نماز فجر و عشاء	01
16	موت علی الایمان (طریقه نمبر 01 کتاب هذا)	بعد نماز فجر و عشاء	01
17	دعوة برهتیه	دن میں کبھی بھی	11
18	دُعائے حزبُ البحر	دن میں کبھی بھی	01
19	یا سبوح یا قدوس سبحن من سبقت رحمته غضبه☆ انك لا تخلف المیعاد ۔	بعد نماز فجر و عشاء	100
20	آ یت الکرسی	دن میں کبھی بھی	70
21	آ یت الکرسی + آخر سوره بقره + سوره تکا ثر + هر چهار قل شریف	قبل النوم	3+3

گُلشنِ اَسرارِ محبوب
حصہ دوئم
مضامین بر مُشتل
روحانیات
و
عملیات
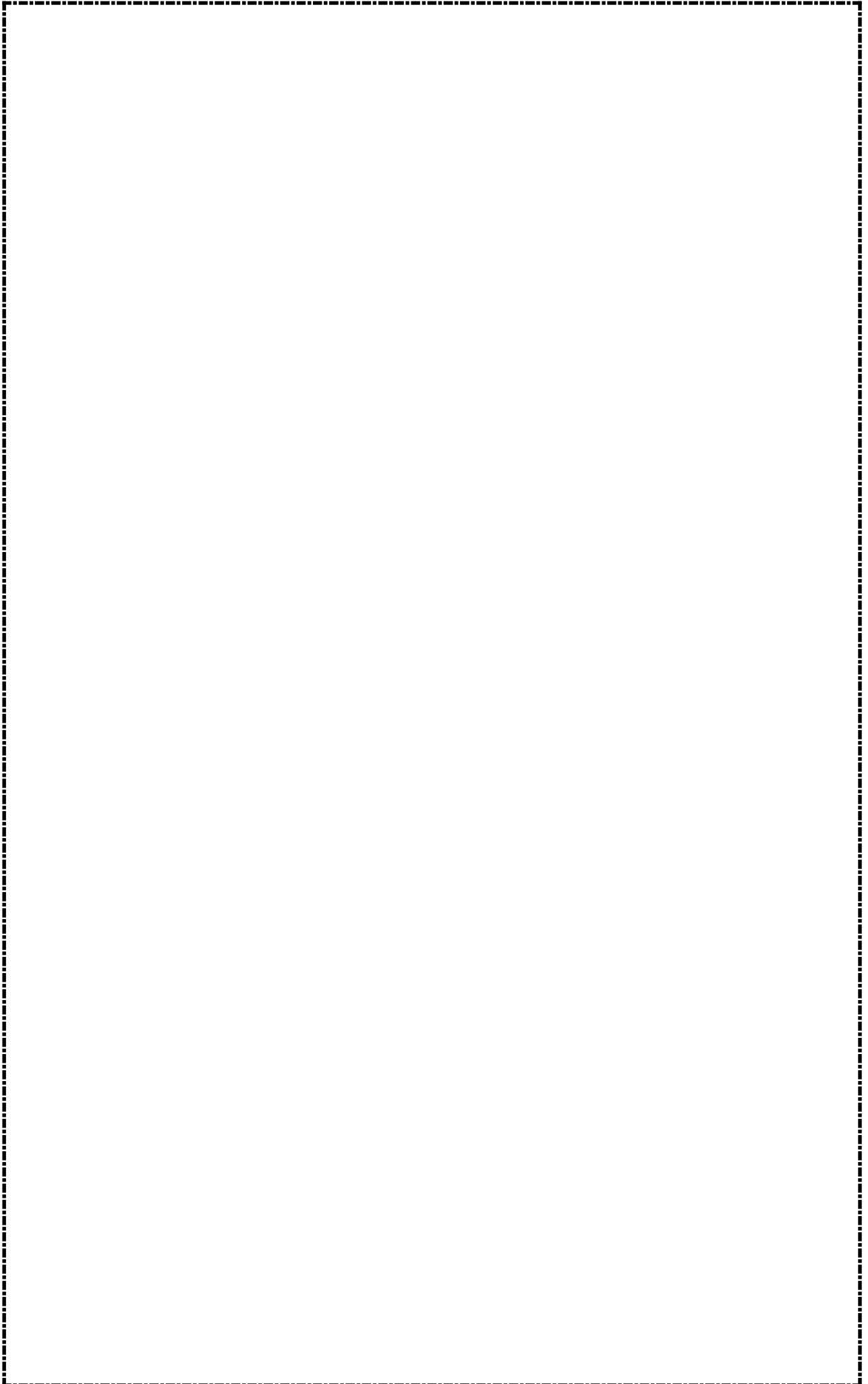
بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

الھم صل وسلم علی سید المرسلین و راحة العاشقین و زینة العارفین ﷺ

عشقِ محمد مذھبی ۔ و حبہ ملتی ۔ و طاعتہ منزلی

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بندہء پروردگارم ، اُمتِ احمد نبی ﷺ — دوست دارم چھار یارم، تابا اولادِ علیؓ

مذھب حنفیہ دارم ، ملتِ حضرت خلیلؑ — خاکِ پائے غوثِ اعظمؓ زیرِ سایہ ھر ولی

مَیں اِس کتاب کا ثواب حضرت سید المرسلین ﷺ ، حضرات خلفائے راشدینؓ ، دوازدہ امامینؓ ہفت سلطانُ الفقراء، چاروں امامانِ شریعتؒ و چاروں امامانِ طریقتؒ کی ارواحِ طیبات کو ایصالِ ثواب کرتا ہوں ۔ اور اللہ تعالیٰ میری اِس ادنیٰ سی کاوش کو اپنے رسولِ مقبول ﷺ خلفائے راشدینؓ اور اہلِ بیت کے تصدق و توسل سے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرکر مجھے، میرے والدین اور میرے پیر و مرشد کو اَجرِ عظیم عطا فرمائے ۔ آمین ۔

گلشن اسرار محبوب

(حصہ دوئم ۔ روحانیات و عملیات)

بفیضان نگاہ و کرم

جناب غوث زمان محبوب عالم مخدوم پیر سید محبوب علی شاہ نور اللہ شاہ

بانوا قادری چشتی نقشبندی سہروردی شطاریؒ

مرتب و جامعِ کتاب ہٰذا :

محمد عبد الرؤف بلوچ (کوئٹہ)

﴿ دعائے خصوصی ﴾

فقیر پیر سید محمد شاہ صائم عرف فیض الاسرار بانوا قادری محبوبیؒ (مرحوم) ۔ فقیر پیر سید عابد علی شاہ موج دریا بانوا قادری محبوبی ۔ فقیر پیر سید ابو صالح شاہ چمن صمدانی بانوا قادری محبوبی ۔ فقیر پیر سید ابو سعید شاہ گلشن بانوا قادری محبوبی ۔

باب نمبر
1
فہرستِ
ابواب

☆ حُسنِ ترتیب برائے فہرستِ ابواب ☆